UNIVERSAL
LIBRARY

OU_224810

UNIVERSAL
LIBRARY

ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینہون عن المنکر

روداد

اجلاس ششم ندوۃ العلماء

منعقدہ

۱۳-۱۴-۱۵-ذی قعدہ ۱۳۱۶ ہجری مطابق ۲۶-۲۷-۲۸-مارچ سنہ ۱۸۹۹ع

روز شنبہ یکشنبہ-دوشنبہ واقع شاہجہانپور

حسب الحکم

ارکان انتظامیہ ندوۃ العلماء

محمود اسٹیم پریس شاہجہانپور میں باہتمام محمود علی چھاپی گئی

کتب خانۂ دار العلوم ندوۃ العلما

دار العلوم مین بہت بڑا کتب خانہ قائم کرنیکی حاجت ہے

مسلمانونکی اقبالمندی کے زمانے مین کتب خانہ دولتِ لازوال سمجھا جاتا تھا کوئی گھر ایسا ہی بے نصیب ہوگا جسمین کتبخانہ نہو۔ علاوہ ان کتبخانون کے مدارس اور جوامع مین مطالعہ کیلیے بڑے بڑے کتبخانے ہوتے تھے جنمین شائقین ہر وقت مجتمع رہتے تھے اور اپنے دماغونکو علمی ذخیرے سے مالا مال کرتے رہتے تھے۔ ہندوستان کے انتہائی دور مین بھی کتبخانے جابجا قائم تھے باوجودیکہ اُس زمانے مین کتابون کے لکھنے اور لکھوانے کی زحمت اور سیکڑون روپیہ خرچ کرکے ایک ایک کتاب کے حاصل کرنیکی حاجت ہوتی تھی تاہم نہ وہ محنت مین کوتاہی کرتے تھے نہ صرف زر سے دریغ۔ کتابین جمع کرتے تھے اور اُن کو مال وزر سے زیادہ عزیز سمجھتے تھے۔ اب بھی لکھنؤ اور دہلی کے نخاس اور گدڑیون مین بعض وقت ایسی کتابین نظر آجاتی ہین جنکو گدڑیون کا لعل سمجھنا چاہیے۔ مگر افسوس ہو کہ اسلاف کے یہ بیش بہا ذخیرے تلف ہوگئے یا ہوتے جاتے ہین یا یورپ کے اقبالمندونکے کتبخانونکی زیب و زینت بنتے ہین اور وہ انسے متمتع ہوتے ہین۔ اسوقت بھی پرانے گھرانون مین ہزارہا کتابین کیڑونکی خوراک ہو رہی ہین اور ہمارے اسلاف کے یہ علمی خزانے سربستہ رہجانے والے ہین اسلیے اگر اب بھی مسلمان توجہ کرین اور ان کتابونکو دار العلوم کے کتبخانے مین بھیجدین تو وہ صرف محفوظ ہی نہین رہین گی بلکہ انکے فیض کا سلسلہ جاری ہوجائیگا جسکی نظیر مولوی عبد الرافع خانصاحب بی۔ اے۔ ڈپٹی کلکٹر اور مولانا محمد عظیم صاحب عظیم آبادی نے قائم کردی ہی مصنفین ملک اگر ہمکی طرف توجہ کرین تو علاوہ امداد کتب خانے کے انکو یہ فائدہ ہوسکتا ہی کہ تصنیف ایسے کتب خانے مین جگہ حاصل کریگی جو ہمیشہ علما کی نظر سے گذرتی رہیگی۔ یہ کچھ مشکل کام نہین ہی۔ تاجران کتب اور مالکان مطابع کی ادنی توجہ سے کتابون کا بہت بڑا ذخیرہ ہوسکتا ہی اور مصر کے کتبخانۂ خدیوی کیطرح جو مدارس و جوامع کے کتبخانونکو یکجا کرکے ترتیب دے لیا گیا ہی ایک بڑا کتب خانہ ہندوستان مین قائم ہوسکتا ہی اور مسلمانونکی بہت بڑی قومی یادگار بن سکتا ہی۔

عنوانِ تمہید

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی ھدانا لھذا وما کنا لنھتدی لولا ان ھدانا اللہ
والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا ومولانا محمد والہ وعلی من نصر دینہ وجاھد

چار سال تک متواتر ندوۃ العلما کے سالانہ جلسے اس شان و شوکت اور احتشام کے ساتھ ہوئے جو باعتبار عظمت اور اجتماع کثیر علما و مشائخ کے بے مثل مانے گئے ہین اور انسے جن نتائج حسنہ کے پیدا ہونے کی توقع ہو انکو ملک و قوم نے دل سے تسلیم کیا ہو۔ تاہم بعض احباب نے اکثر یہ خیال ظاہر کیا ہو کہ جلسے کی یہ شان و شوکت بالکل بے سود ہو اور اسمین جسقدر روپیہ صرف ہوتا ہو وہ ملک کی بربادی اور مسلمانونکی تباہی کا باعث ہو۔ ندوۃ العلما کے ذمہ دار ارکان اس نکتہ چینی سے ناآشنا نہین تھے مگر وہ جانتے تھے کہ ندوۃ العلما ابھی تک ابتدائی حالت مین ہو۔ اور گو کہ ملک و قوم نے اسکی عظمت کو تسلیم کر لیا ہو مگر مسلمانونکی معمولی سرگرمی اور دل سری پر نظر کرکے یہ امر اندیشہ ناک ہو کہ جلسہ کسی سال ملتوی کر دیا جائے یا جس پیمانے پر کیا جاتا ہو اسمین کمی کر دی جائے۔ یہانتک کہ سوء اتفاق سے سال گذشتہ مین ایسے حوادث اتفاقیہ پیش آگئے کہ خود ارکان انتظامیہ ندوۃ العلما کی یہ رائے ہوگئی کہ اس سال جلسہ سالانہ موافق معمول کے نہو چنانچہ اس سال جلسہ سالانہ کے لیے دعوت عام نہین دی گئی بلکہ جلسہ خاص کیا گیا جسمین ارکان انتظامیہ کے علاوہ وکلاے انجمن اور

خاص خاص دردمندان اسلام شریک ہوئے اور امور تصفیہ طلب مباحثہ ہوکر طے ہوئے جسکی روداد حسب دستور شائع ہوچکی ہے۔ اِس جلسے کے معمولی پیمانے پر ہونے کا یہ محسوس اور ظاہری اثر دیکھا گیا کہ ملک مین ایک عام افسردگی پیدا ہوگئی اور چندہ ممبری کے ذریعے سے یا جلسے مین شرکت کے اثر سے جو آمدنی ندوۃ العلما کی ہوجاتی تھی وہ بہت کم ہوگئی یہان تک کہ بعض بعض موقع شناس حضرات نے یہ مشہور کر دیا کہ "ندوۃ العلما ٹوٹ گیا" اس سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ ندوۃ العلما کا سالانہ جلسہ جس پیمانے پر ہوتا ہے اسکی سخت حاجت ہے اور خیالون مین تازہ سرگرمی کے پیدا کرنے کا اس سے بہتر کوئی ذریعہ نہین۔ علاوہ اِسکے علما و مشائخ کا ایک جگہ مجتمع ہونا اس اجتماع کی برکت سے انمین ارتباط کا پیدا ہونا میل جول سے اتفاق باہمی کا مستحکم ہونا۔ رؤسا اور عامۂ مسلمین کا اُنکے ارشاد و ہدایت سے مستفید ہونا۔ اور اولئك لا یشقیٰ جلیسھم کے انوار سے منوّر ہونا۔ علما اور عامۂ مسلمین کی باہمی وحشت کا دور ہوکر انمین شفقت اور انمین حسن ارادت کا پیدا ہونا۔ یہ باتین بجاے خود ایسی مفید ہین جو ہرگز نظر انداز کرنیکے قابل نہین۔ علاوہ اِسکے ندوۃ العلما کی تجویزین جس وسیع پیمانے پر دکھائی گئی ہین ایسی سہل الحصول نہین ہین جو چند افراد کے مشورے اور کوشش سے پوری ہوسکین جیسا کہ انکا اثر تمام مسلمانون پر یکسان پڑنے والا ہو ویسا ہی وہ تمام مسلمانونکی کوشش اور مشورے کی محتاج ہین یہی وجہ ہے کہ جن حضرات نے اب تک ان مقاصد کے حاصل کرنے کا ارادہ کیا اور اسکی فکر و تدبیر کو چند افراد کی کوشش تک محدود رکھا وہ اب تک کامیاب نہین ہوئے۔ بہرحال جلسے کی ظاہری شان و شوکت اور بوریانشین بزرگونکی صدر نشینی حکمت سے خالی نہین بقول سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ

هذا لنحق و هذا لنخلق۔

سلسلۂ ہدایت وارشاد کو دیکھو! ابناے زمانہ پر اثر ڈالنے کے لیے اُنکے شوق اور میلان طبیعت کے لحاظ سے ہدایت کے سامان جُدا جُدا نظر آتے ہین۔ کسی زمانے مین جادو کا زور ہے اور عصا و بیضا سے انکو گرویدہ کیا جاتا ہے۔ کبھی طبابت کو ترقی ہے تو اُبرِئُ الاکمہ والابرص و اُحیی الموتیٰ کے آیات بینات سے گردنین جھکائی جاتی ہین۔ ہمارے حضرت (روحی فداہ) کے عہد سعادت مہد مین

فصاحت و بلاغت کا سکہ بیٹھا ہوا تھا اور تمام عرب اِسکے نشے مین بدمست ہو رہا تھا اسواسطے آپکو ایسا معجزہ عطا ہوا جسنے سب کا ناطقہ بند کر دیا ارشاد ہوا لو اجتمعت الانس والجن علے ان یاتوا بمثل ھذا القرآن لا یاتون بمثلہ ولو کان بعضھم لبعض ظھیرا۔ختم نبوت کے بعد مجتہدین اور مجددین کے ذریعہ سے سلسلۂ ہدایت جاری ہوا اور ہر زمانے مین موافق عادت مستمرہ اہل زمانہ کے ہدایت مختلف طریقون سے کی گئی۔ جب فلسفۂ یونان کا زور ہوا تو مجتہدین نے اسکے مقابلے مین اِسلام کا فلسفہ قائم کر دیا اور اسمین ایسی موشگافیان کین کہ اہل زمانہ دنگ ہوگئے اور اُنکو جلد تر معلوم ہوگیا کہ فلسفہ اسلام کے سامنے فلسفۂ یونان محض بے حقیقت ہی پس جبکہ اِس زمانے مین فلسفہ جدید نے عام طور پر دلون مین اپنا سکہ جما لیا ہے اور دہریت و الحاد کا زور بڑھتا جاتا ہے اور وہ تمام کوششین بیکار ہو چکی ہین جو اِسکے روکنے مین صرف کی گئین جیسا کہ عہد قدیم مین فلسفہ یونان کے روکنے کی تدبیرین رائگان ہو چکی تھین۔ اور اس روک ٹوک کا یہ نتیجہ پیدا ہوا کہ ضرورتِ زمانہ نے علما اور عامۂ مسلمین کے ارتباط باہمی کو توڑ دیا ہی اور ان دونون گروہون مین ایسی نفرت و وحشت کی حد فاصل قائم ہوگئی ہی جس سے مغائرت اور بیگانگی روز بروز بڑھتی جاتی ہے۔ علما انکو مُنہ لگانے کے قابل نہین سمجھتے اور عامۂ مسلمین اِنکے علم و فضل کو تسلیم نہین کرتے دو سے بیٹھے بیٹھے ردو قدح ہوتی ہے۔ اور غلط بدگمانیون کے پیدا ہو جانے سے ایک کی نظر مین دوسرا بے اعتبار ہوگیا ہی جسکا نتیجہ یہ ہی کہ نہ علما کے وعظ و بیان سے نئی روشنی والے مستفید ہوتے ہین نہ اِنکے خیالات سے علما واقف ہوتے ہین جس سے حضرت کی پاک و مقدس شریعت جنگ و جدل اور نفرت و وحشت کی تختہ مشق بن رہی ہی۔ اور قیامت یہ ہی کہ جب علما رہبری کے قابل نہ سمجھے گئے یا خود ان بزرگون نے عزلت نشینی کو راہنمائی پر ترجیح دی تو ہر شخص احکام شریعت مین موشگافیان کرنے لگا۔ اور ضلوا فاضلوا کا بدنظارہ ہماری آنکھونکے سامنے پھر گیا جس سے اِس بات کا اندیشہ پیدا ہوگیا کہ اگر خدانخواستہ یہی حالت رہی تو نہایت خطرناک زمانہ آنے والا ہے۔ مگر خدا کا شکر

کرنا چاہیے کہ دفعتہً ندوۃ العلما کا خیال دلون مین پیدا ہوا اور اُسنے ابنائے زمانہ کو اپنی طرف کھینچنے کیواسطے وہ طریقہ اختیار کیا جس سے زمانے والون کو وحشت نہو اور وہ آسین شریک ہونا گوارا کرین اور دونون گروہونکے ملنے جُلنے سے رشتہ ارتباط مین ترقی ہو۔ باہمی کشیدگی اور غائبانہ بدگمانیون نے جو باہم دلون مین کدورتین پیدا کردی ہین وہ دفع ہون۔ تاثیر اور تاثیر کا سامان مہیا ہو اسلیے تاکہ ندوۃ العلما کا قائم ہونا خدا کی رحمت سمجھا جائے۔ اِس کارروائی سے جو عمدہ نتیجے پیدا ہوئے ہین وہ پچھلے سال کی رپورٹ مین تفصیل کے ساتھ دکھائے گئے ہین۔

اس امن و آسائش کے زمانے مین جبکہ ہندوستان کی تمام قومین گورنمنٹ برطانیہ کے زیر سایہ عاطفت ترقی کر رہی ہین اگر ہم اپنی دینی و دنیوی حالت کو نہ سنبھالین گے تو اِس بات کا اندیشہ ہے کہ رفتہ رفتہ سچائی اور راست بازی کا نام و نشان بھی باقی نرہے گا اور ظاہر ہو کہ دنیوی ترقی جو دینداری سے خالی ہو ہزار تنزل سے بدتر ہے ع لا بارک اللہ فی الدنیا بلا دین بہرحال جلسۂ سالانہ کا معمولی طریقے سے ہونا بہت ضروری ہے۔

شاہجہانپور مین جلسے کی تحریک

سالگذشتہ مین جلسے کے ہونے سے ہمارے دوستون نے طرح طرح کی افواہین اُڑادی تھین اور ملک مین اس بات کا چرچا پھیلا دیا تھا کہ ندوۃ العلما ٹوٹ گیا یا اُسکے ارکان متزلزل ہوگئے۔ لیکن حقیقت یہ ہو کہ وہ اس بات سے بالکل ناآشنا تھے کہ ندوۃ العلما کا وجود منجانب اللہ ہے یہ انسانی قوت کا کرشمہ نہین ہو۔ ہمنے سالگذشتہ کی روداد مین اِسکو بہت بسط کے ساتھ بیان کیا تھا اور ہمکو اُمید قوی تھی کہ اب سال اسکا ظہور معدگی سے ہوگا۔ چنانچہ جلسۂ سالانہ کی تحریک ہنوز شروع نہین ہوئی تھی کہ دفعتہً مولوی حکیم سید اشفاق حسین صاحب ڈپٹی کلکٹر پنشنر کے دل مین خیال پیدا ہوا کہ اس سال شاہجہانپور مین جلسۂ سالانہ ہو۔ اس خیال کے پیدا ہوتے ہی اُنھون نے روسائے شاہجہانپور سے خط و کتابت کی۔ اہل شاہجہانپور گویا پہلے ہی سے گوش برآواز ہو رہے تھے یہ سُنتے ہی لبیک کی صدا بلند کرتے ہوئے آگے بڑھے اور ہماری انجمن کے معزز رکن مولوی محمد مسیح الزمان خانصاحب اُستاد حضور نظام

دکن و رئیس شاہجہانپور جو پہلے سے اِس بات کے خواہشمند تھے اور شاہجہانپور کے رئیسون کو بطور خود اسکا شائق بنا چکے تھے اِسی بات کے منتظر تھے کہ خود شاہجہانپور کے رؤسا اپنی استدعا ظاہر کرین۔ جب انکو معلوم ہوا کہ شاہجہانپور مین ندوۃ العلما کی ہمدردی کا غیر معمولی جوش پیدا ہو گیا ہی اور وہانکے لوگ متمنی ہین کہ اِس مرتبہ ندوۃ العلما کا سالانہ جلسہ شاہجہانپور مین منعقد ہو لہذا بغرض انتظام جلسۂ سالانہ کے مولوی صاحب ممدوح نے اپنے مکان پر روسا و عمائد شہر کا ایک جلسہ منعقد کیا۔ حافظ محمد اسمٰعیل صاحب وکیل نے ایک پر اثر تقریر کی اور اِسی جلسے مین بالاتفاق مجلس معین الندوہ قائم کی گئی جسکے صدر انجمن مولوی شاہ عبدالواحد خانصاحب نقشبندی رئیس شاہجہانپور اور نائب صدر انجمن خان بہادر منشی سخاوت حسین صاحب بدایونی وکیل و آنریری مجسٹریٹ شاہجہانپور اور سکریٹری حافظ محمد اسمٰعیل صاحب وکیل قرار پائے اور اُسیوقت جلسے کیطرف سے باضابطہ دعوت مجلس عالیۂ ندوۃ العلما کو بھیجی گئی۔

حصول اجازت از صاحب مجسٹریٹ بہادر

اِسکے بعد خان بہادر منشی سخاوت حسین صاحب نے مسٹر ڈارا صاحب کلکٹر و مجسٹریٹ بہادر شاہجہانپور سے ملکر ندوۃ العلما کے مقاصد و اغراض بیان کیے اور اِس بات کی اجازت چاہی کہ شاہجہانپور مین ندوۃ العلما کا سالانہ جلسہ منعقد ہو۔ صاحب مجسٹریٹ بہادر نے اِسکو خوشی سے منظور کیا جسکے لیے ہم صاحب ممدوح کا اور اسیکے ساتھ گورنمنٹ کا اظہار وفاداری کے ساتھ شکریہ ادا کرتے ہین جسکے سایۂ عاطفت مین ہم سب مسلمان آزادی اور فراغ خاطر کے ساتھ اپنے فرائض مذہبی ادا کرتے ہین اور دینی و دُنیوی ترقی کی کوشش کرنا چاہین تو بآسانی کرسکتے ہین اسی کا یہ ایک ادنیٰ نمونہ ہی کہ شاہجہانپور مین مسلمانون کا گروہ کثیر اپنی بہبودی کی فکر مین جمع ہوا اور گورنمنٹ کی مہربانی سے اُسنے حسب خاطر فائدہ اُٹھایا۔

اجازت کے بلجانے کے بعد باضابطہ جلسے کا اعلان دیا گیا اور اگرچہ وقت کی تنگی سے اعلان کی اشاعت اچھی طور پر نہین ہوسکی مگر کارروائی کے ملاحظے کے بعد ناظرین کو معلوم ہوگا کہ یہ

جلسہ پچھلے جلسون سے کچھ کم بارونق نہین تھا اور اس اعتبار سے کہ دارالعلوم کے چندے کی ابتدا یہان سے ہوئی اور رؤساے شاہجہانپور نے اپنے جوش اسلامی اور غیرت ایمانی کا ایسا عمدہ نمونہ دکھایا جسکی نظیر ہندوستان مین ابتک قائم نہین ہوئی تھی یہ جلسہ پچھلے جلسون سے زیادہ مفید ہوا بلکہ اسکو آیندہ کارروائی کی بنیاد اور اساس قرار دینا کچھ بیجا نہین ہے۔

انتظام مصارف دعوت

دعوت دینے کے بعد سب سے مقدم کام یہ تھا کہ اسکے مصارف کا انتظام کیا جائے اگرچہ جن رؤسا نے جلسے کو دعوت دی تھی انمین سے ہر ایک بذات خود تمام مصارف اپنے اوپر خوشی کے ساتھ انگیز کرسکتا تھا مگر یہ بات مناسب اور مفید سمجھی گئی کہ عام چندے سے اس کام کو کیا جائے۔ اس تجویز کے موافق مولوی محمد مسیح الزمان خان صاحب۔ حاجی اعزاز حسین خانصاحب۔ مولوی حکیم عبدالقادر خانصاحب نقشبندی۔ خان بہادر منشی سخاوت حسین صاحب۔ حافظ محمد اسمعیل صاحب وکیل و منشی رفعت علی صاحب رؤساے شاہجہانپور نے فراہمی چندہ کی جانب توجہ کی اور چند ہی دنون مین اسقدر روپیہ فراہم کرلیا جو دعوت کے لیے بہت کافی تھا۔ مولوی مسیح الزمان خانصاحب اگر مصارف اپنی ذات پر انگیز کرلیتے تو انکے واسطے یہ بہت آسان تھا مگر انھون نے باقتضاے مصلحت فراہمی چندہ کے واسطے باوجود کبرسنی اور علالت مزاج کے جو تکلیف گوارا فرمائی وہ بہت شکرگذاری کے قابل ہے۔ اور خدا کا شکر ہے کہ مولوی صاحب ممدوح کی نیک نیتی بے اثر نہین رہی جلسہ اس خوبی سے ہوا اور اس سے ایسا نیک نتیجہ پیدا ہوا جو ہمیشہ دیکھنے والون کو یاد رہے گا۔

تجویز مکان جلسہ و فرودگاہ مہمانان

اگرچہ شاہجہانپور مین مکانون کی کوئی کمی نہین تھی اور اس کار خیر کیواسطے رؤساے شاہجہانپور اپنے مکانون کو خوشی کے ساتھ دیسکتے تھے۔ مگر جمعیت اور خوش اسلوبی جلسہ کے لیے محلہ ضیاجیل مین مرحوم مولوی سید محمد اسمعیل صاحب ڈپٹی کلکٹر کی کوٹھی اور محلہ اس سے بہتر موقع سمجھا گیا جسکے گرد و پیش ایسے وسیع مکانات

ہین جنہین مہانون کے ٹھہرنے کا بآسانی انتظام ہو سکتا تھا۔ اِس تجویز کو سُنکر سید محمد اظہر صاحب خلف الرشید ڈپٹی صاحب ممدوح نے بہت فخر و مسرت کے ساتھ منظور کیا۔ لطف یہ ہو کہ ہندوستان کے نامور فاضل مولوی مدّن صاحب مرحوم مغفور کا مکان اِسی محلے مین تھا جہانسے چشمۂ فیض جاری تھا اور ڈپٹی صاحب مرحوم اِنھین کی اولاد مین ہین۔ پس شاہجہانپور مین ندوۃ العلما کے واسطے اِس سے زیادہ موزون کوئی دوسرا مقام نہین ہو سکتا تھا۔ اِس کوٹھی کی پشت پر ڈپٹی صاحب مرحوم کے حقیقی بھائی مولوی محمد طاہر صاحب عُرف موتی میان کی کوٹھی اور اسکے قریب مولوی عبدالرحیم صاحب کی حویلی اور مَلِک سخاوت علی خانصاحب و ابوالحسن خانصاحب و محمد غفور خانصاحب و رابرارحسنخانصاحب کے مکانات اور باغات مہانون کے لیے خالی کر دیے گئے تھے جنہین پہلے سے آرام و آسایش کا سامان پہنچا دیا گیا تھا۔ اِن مکانون مین سے کوئی مکان جلسے سے اسقدر فاصلے پر نہ تھا کہ مہانونکو سواری کی ضرورت پڑتی۔

فراہمی سامان مہانون کے آرام و آسائش کے لیے پہلے سے ہر قسم کا سامان مہیا کر لیا گیا تھا انتظام جلسہ کیواسطے شامیانے۔ خیمے۔ قناتین۔ کُرسیان۔ بنچ۔ میز۔ فرش وغیرہ اور مہانونکے آرام کے لیے تخت۔ پلنگ۔ فرش۔ ظروف۔ لمپ وغیرہ اس کثرت سے جمع کیے گئے تھے جو ضرورت سے بہت زیادہ تھے۔

اِن اشیا کے جمع کرنے مین حضرات مندرجہ ذیل کی بے بہا کوشش شامل تھی۔ مولوی مسیح الزمان خانصاحب۔ حاجی اعزاز حسین خانصاحب۔ سید ابن حسن میانصاحب۔ مولوی عبدالواحد خانصاحب۔ حافظ محمد اسمٰعیل صاحب۔ حاجی محمد سعید خانصاحب۔ احمد حسنخانصاحب رئیس کاڑیپورہ۔ منشی فخرالدین صاحب مینونسپل کمشنر۔ حکیم بشیراللہ خانصاحب۔ صبیح الدین میان صاحب۔ احمد حسن عرف جما خانصاحب۔ مولوی احمد زمان خانصاحب۔ عبدالقدیر خانصاحب سید شمشاد علی صاحب۔ منشی امین الدین خانصاحب نائب تحصیلدار پوایان۔ منشی قدرت حسین صاحب۔ مظفر خانصاحب۔ امیر حسنخانصاحب۔ سید حامد حسین صاحب۔ منشی واحد علی صاحب۔

منشی رفعت علی صاحب۔ بابو رفیع اللہ خانصاحب۔ عبدالعزیز خانصاحب عرف کھا خانصاحب

استقبال مہمانان ۱۶ ذیقعدہ ۱۳۱۶ھ کو مولانا سید محمد علی صاحب ناظم ندوۃ العلما و مولوی سید عبدالحی صاحب مددگار ناظم لکھنؤ سے شاہجہانپور تشریف لائے اسٹیشن پر روسائے شاہجہانپور کی ایک جماعت استقبال کے واسطے موجود تھی جنمین مولوی محمد مسیح الزمان خانصاحب مولوی شاہ عبدالواجد خانصاحب۔ حاجی اعزاز حسین خانصاحب۔ منشی فخرالدین صاحب میونسپل کمشنر۔ سید ابن حسن میانصاحب۔ حافظ محمد اسمٰعیل صاحب وکیل منشی قدرت حسین صاحب و بعض عہدہ داران سرکاری و روسائے شہر شامل تھے۔ ان حضرات نے نہایت مسرت کے ساتھ خیر مقدم کیا۔ مولانا سید محمد شاہ صاحب محدث رامپوری کا استقبال بھی خاص طور پر کیا گیا تھا۔

جلسے سے دو دن پیشتر ریلوے اسٹیشن کے احاطے مین صاحب اسٹیشن ماسٹر کی اجازت سے ایک خیمہ نصب کر دیا گیا تھا اور اُسمین مہانون کی آسایش کا تمام سامان مہیا کر دیا گیا تھا کہ ریل سے اُتر کر اُسمین چند لمحہ آرام کر کے فرودگاہ کو روانہ ہون۔ اسٹیشن سے فرودگاہ اگرچہ فاصلے پر تھا مگر تیز رو گھوڑون کی گھیان شکرمین اور ایکے ہر وقت موجود رہتے تھے جو مہانون کو فرودگاہ تک بہت جلد پہنچا دیتے تھے۔ اور جو اوقات گاڑیون کے آنے کے تھے ان وقتون مین چند حضرات استقبال کے واسطے موجود رہتے تھے جنکے سینون پر زرد دوزی کے کام کا مخملی چاند تارہ لگا ہوتا تھا اور اُس مین "خادم ندوۃ العلما" کا لفظ دور ہی سے مہانون کو یہ بتا دیتا تھا کہ یہ استقبالی جماعت کے ممبر ہین شب کے وقت ان لوگون کے ہاتھ مین لالٹینین ہوتی تھین جنپر جلی قلم سے "ندوۃ العلما" لکھا ہوا تھا۔ اس جماعت کے مفصلۂ ذیل حضرات ممبر تھے جو باری باری سے اِس خدمت کو انجام دیتے تھے حکیم محمد بشیر اللہ خانصاحب رئیس محلہ امنی زئی۔ محمد جمیل اللہ خانصاحب۔ محمد ظفر علیخانصاحب۔ محمد رفعت اللہ خانصاحب۔ محمد گوہر علیخانصاحب۔ محمد ابرار حسن خانصاحب۔ محمد ریاض اللہ خانصاحب۔ محمد صدیق اللہ خانصاحب۔ محمد مشیت اللہ خانصاحب۔ محمد کرم علیخانصاحب۔ محمد عبدالعزیز خانصاحب۔ محمد مقبول حسین خانصاحب۔ محمد نزہت اللہ خانصاحب۔ محمد اقتدار اللہ خانصاحب۔ مولوی احمد زمانخانصاحب

مولوی محمد ابراہیم صاحب لاہوری۔ حافظ عبدالحق صاحب سوداگر کانپور۔ منشی نظام الدین حسین صاحب نظامی بدایونی۔ مظفر خانصاحب۔

مدارات مہمانان

مہمانون کی مدارات کے لیے دو جماعتین نامزد کی گئی تھین (۱) ایک جماعت کا یہ کام تھا کہ وہ مہمانونکو گاڑیون سے اُتار کر بآرام تمام مکانون مین ٹھہرائے جو اُنکے لیے تجویز ہو چکے تھے۔ اس جماعت مین ملک یوسف علیخانصاحب رئیس محلہ تراہی حاجی اعزاز حسین خانصاحب اور اونکے صاحبزادے حافظ عزیز حسین خانصاحب۔ حافظ محمد جعفر خانصاحب سوداگر بریلی۔ حافظ ولایت احمد صاحب ساکن پیلی بھیت اور مولوی سید محمد احسن صاحب نے اِس خدمت کو بہت خوبی سے انجام دیا مہمانون کو کچھ تکلیف نہین ہوئی اور گڑبڑ مین انکا تمام سامان محفوظ رہا (۲) دوسری جماعت کا یہ کام تھا کہ شب و روز مین چند مرتبہ مہمانون کے یہان جاکر اونکے آرام و آسائش کی فکر کرنے فرش۔ پلنگ۔ پان۔ تمباکو۔ پانی اور روشنی وغیرہ کا انتظام اسی جماعت کے سپرد تھا۔ یہ سب کام عبدالقدیر خانصاحب خلف مولوی حکیم عبدالقادر خانصاحب اور حافظ عبیداللہ عرف بچا خانصاحب اور منور زمان خانصاحب اور سید حامد حسین صاحب نے بہت خوبی سے انجام دیے جس سے مہمانون کو بہت آرام ملا اور کسی قسم کی شکایت اُنکو نہین پیدا ہوئی۔

پخت طعام و خوانید

کھانا پکوانے کا اہتمام منشی احمد حسن خانصاحب رئیس محلہ گاڑیپورہ اور ملک اکبر خانصاحب رئیس محلہ تراہی۔ عزیز احمد خانصاحب رئیس محلہ ستانی اور حیدر حسین خانصاحب رئیس محلہ سنگھی ٹولہ نے اپنے ذمہ لیا تھا اور کئی دن تک شبانہ روز اِس محنت اور دردسری سے اِس خدمت کو انجام دیا کہ عین وقتون پر کھانا ملتا رہا اور کسی دن تاخیر نہین ہوئی جس سے مہمانون کو تکلیف ہوتی۔

خوانید طعام کا یہ انتظام کیا گیا تھا کہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم کی کوٹھی کے سب سے وسیع کمرے مین دونون وقت کھانا کھلایا جاتا تھا۔ دن کو گیارہ بجے جلسے سے فراغت پاکر اسی کمرے مین سب چلے آتے تھے اور بلا انتظار کھانا کھا لیتے تھے اور شب کو نو بجے سے دس بجے تک کھانے

فراغت ہو جاتی تھی۔ کھانے کے واسطے کوئی فیس یا ٹکٹ نہین تھا۔ مہمان کھانے کے کمرے مین داخل ہوتے ہی دسترخوان پر کھانا چنا ہوا پاتے تھے۔ جسوقت مسلمانونکی عظیم الشان جماعت ایک ساتھ کھانا کھاتی تھی تو اُسوقت اسلام کی عجب شوکت نظر آتی تھی۔ کھانا کھلاتے وقت ایک جماعت میزبانونکی موجود رہتی تھی جو بہت خوشی سے اِس خدمت کو انجام دیتی تھی اِس جماعت مین حضرات مندرجۂ ذیل تھے مولوی محمد مسیح الزمان خانصاحب۔ مولوی حکیم عبدالقادر خانصاحب۔ حاجی اعزاحسین خانصاحب منشی قدرت حسین صاحب۔ مولوی احمد زمان خانصاحب و مولوی حمید الزمان خانصاحب فرزندان مولوی مسیح الزمان خانصاحب۔ عبدالقدیر خانصاحب خلف حکیم عبدالقادر خان صاحب۔ مولوی حافظ عزیز حسین خانصاحب خلف حاجی اعزاز حسین خانصاحب۔ سید محمد اظہر صاحب خلف ڈپٹی محمد اسمعیل صاحب۔ قاسم سنجانصاحب خلف شیر علیخانصاحب انسپکٹر پنشنر۔ سید ظفر علی صاحب۔ عبدالعزیز خانصاحب عرف مکھا خانصاحب۔ حافظ محمد خلیل خان عرف للو خانصاحب حاجی واحد اللہ خانصاحب۔ سید حامد حسین صاحب۔ محمد مظہر سنجانصاحب اِنکے سوا اور بھی حضرات تھے جنکے نام یاد نہین رہے

انتظام جلسہ

مولوی محمد اسمعیل صاحب مرحوم کی کوٹھی کے پائین باغمین کئی شاندار شامیانے اور قناتین نصب کرکے جلسے کے لیے مکان بنایا گیا تھا جو بہت خوشنما اور ہوادار اور وسیع مکان تھا اِس نیک کام کا اہتمام شیخ سراج الدین صاحب ٹھیکہ دار عمارت نے اپنے ذمہ لیا تھا جسکو اُنھون نے عزیز احمد خانصاحب ساکن محلہ متانی کی مدد سے بہت خوش اسلوبی سے انجام دیا۔ اسمین ایک ہزار کرسیان اور دو سو بنچین بچھائی گئی تھین اور علما کی نشست کے لیے حسب معمول ایک جانب ممتاز جگہ بنائی گئی تھی نشست کا اہتمام مندرجۂ ذیل حضرات کے ذمہ تھا۔

حاجی اعزاز حسین خانصاحب منشی فخر الدین خانصاحب۔ سید ابن حسن میاں صاحب منشی قدرت حسین صاحب۔ شیخ سراج الدین صاحب۔ سید محمد اظہر صاحب۔ مولوی احمد زمان خانصاحب۔ مولوی حمید الزمان خانصاحب۔ محمد یعقوب صاحب خلف حافظ محمد اسمعیل صاحب۔ عزیز الحسن صاحب۔ ریاض الحسن صاحب پسران منشی قدرت حسین صاحب۔ عبدالقدیر خانصاحب۔ حافظ عبدالحق

صاحب سوداگر کانپور۔ مولوی حافظ عزیز حسین خانصاحب۔ حافظ عبدالعزیز خانصاحب۔ محمد خلیل خانصاحب۔ محمد مظہر حسنخانصاحب۔ عبدالقادر خانصاحب۔ محمد علیخانصاحب۔

دارالتفریح

چند نوجوانون نے احاطہ کوٹھی مین ایک دوکان کھولی تھی حسین ہر وقت چاے شربت وغیرہ تیار ملتا تھا۔ جو حضرات اسکے عادی تھے وہ بلاتکلف دہان جاکر پی لیتے تھے۔ کُل منافع اسکا تین دن مین مبلغ ۴۰۰ ہوئے تھے جسکو ممبران دارالتفریح نے دارالعلوم کے لیے نذر کیا اسکے سکریٹری مولوی حمیدالزمان خانصاحب اور ممبران ذیل تھے محمد یعقوب صاحب خلف حافظ محمد اسمعیل صاحب وکیل۔ محمد عاشق حسین صاحب۔ مولوی حمیدالزمانخانصاحب۔ مولوی محمد امان خانصاحب۔ محمد حبیب الزمان خانصاحب محمد انوار حسینخانصاحب۔ محمد حامد حسنخانصاحب محمد محمود حسن صاحب۔ محمد اسرار حسین خانصاحب

اوقات جلسہ و تعداد مہمانان

شب و روز مین تین قسم کے جلسے ہوتے تھے (۱) اجلاس ندوۃ العلما اسکا معمولی وقت ۷ بجے صبح سے ۱۱ بجے تک رکھا گیا تھا (۲) جلسۂ وعظ جو ۵ بجے شام سے ۱۰ بجے شب تک ایک وسیع میدان مین ہوتا تھا (۳) جلسہ خاص جو تعارف باہمی کی غرض سے شب کو محلسرا کے بالاخانے مین منعقد ہوتا تھا انمین سے قبل کے دو جلسون کا نظام (پروگرام) شب کو چھپکر سویرے تقسیم ہو جاتا تھا۔ ہم حاجی محمد سعید خانصاحب سوداگر کے شکرگزار ہین جنھون نے حمیدیہ پریس کے تمام کارپردازون کو اس کام کے لیے دیدیا تھا اور وہ بلا تامل جسوقت نظام بھیجا جاتا تھا اُسکو چھاپ دیتے تھے۔

تقریباً پانسو مہمان بیرونجات سے تشریف لائے تھے جنمین بریلی۔ بدایون۔ مُرادآباد۔ امروہہ۔ پیلی بھیت وغیرہ اضلاع روہیلکھنڈ کے لوگ بکثرت تھے۔ علما اگرچہ اس مرتبہ بہ نسبت جلسہاے گذشتہ کے کم تھے مگر انکی تعداد بھی سو سے زیادہ تھی انجمن ہاے اسلامیہ کے وکلا بھی آئے تھے انجمن حمایت الاسلام لاہور کی طرف سے منشی شمس الدین صاحب جنرل سکریٹری انجمن خادم علوم اسلامیہ و مدرسۂ نعمانیہ کے اسکے جنرل سکریٹری مفتی مولوی حکیم محمد سلیم اللہ صاحب و جائنٹ سکریٹری مولوی تاج الدین احمد صاحب مختار چیف کورٹ پنجاب اور وکیل انجمن مولوی ابوالفیض محمد حسن صاحب فیضی

اور مدرسۂ اسلامیہ ڈیرہ غازیخان کیطرف سے مولوی محمد ابراہیم صاحب لاہوری اور مولوی محمد محمود صاحب مدرس اوّل مدرسۂ مذکور اور انجمن معین الندوہ پٹنہ کیطرف سے مولوی یوسف حسن صاحب برادر مولوی حکیم عبد الباری صاحب نگرنہسوی اور سید علی اسلم صاحب پھلواروی اور انجمن معین الندوہ بانکی پور کی طرف سے مسٹر محمد سلیمان صاحب بیرسٹرایٹ لا تشریف لاکر شریک جلسہ ہوئے

اجلاس اوّل

منعقدۂ ۱۳- ذیقعدہ سنہ ۱۳۱۶ھ مطابق ۲۶- مارچ سنہ ۹۹ء روز شنبہ ۷ بجے صبح سے ۱۱ بجے تک

وقت معینہ سے پہلے تمام اجلاس علما۔ مشائخ۔ رؤسا اور عامہ مسلمین سے بھر گیا تھا ۷ بجے کارروائی شروع ہوئی۔ مولوی مسیح الزمان خانصاحب رئیس شاہجہانپور نے تحریک کی کہ مولانا احمد حسن صاحب کانپوری خلیفہ شیخ المشائخ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی مدظلہ العالی صدارت کو قبول فرمائیں۔ مولانا سید محمد علی صاحب ناظم ندوۃ العلما اور مولوی محمد حبیب الرحمن خانصاحب رئیس بھیکن پور نے تائید کی اور بالاتفاق مولانا ممدوح صدر انجمن منتخب ہوئے۔ اوّل مولوی شاہ نظام الدین احمد صاحب صابری جھجھری نے کلام مجید کی چند آیتیں تبرکاً تلاوت کیں اسکے بعد حافظ محمد اسمٰعیل صاحب وکیل و سکریٹری معین الندوہ شاہجہانپور نے رؤسائے شاہجہانپور کی طرف سے انکی دعوت کے قبول کرنے اور شاہجہانپور میں علما کے تشریف لانے کا شکریہ ادا کیا اور مندرجۂ ذیل تقریر کی

تقریر حافظ محمد اسمٰعیل صاحب سکریٹری معین الندوہ شاہجہانپور

جناب صدر انجمن و پیشوایان ملت محمدیہ! مین اسوقت شاہجہانپور کے مسلمانونکی طرف سے وکیل ہوکر آپکی خدمت مین اس غرض سے حاضر ہوا ہون کہ آپ صاحبون نے انعقاد جلسہ ندوۃ العلما بمقام شاہجہانپور منظور فرماکر یہانکے مسلمانون پر جو احسان کیا ہے اسکا شکریہ ادا کرون لیکن افسوس ہی کہ مین اس خدمت کے انجام دینے کے قابل کسیطرح اپنے آپ کو نہین پاتا۔ آپ جانتے ہین کہ شکر گزاری سے مراد ہی اپنے منعم کے احسانات کا ذکر کرنا اور سراہنا سو آپ صاحبونکے احسانات سے اپنی مردہ اور افسردہ قوم پر ایسے نہین ہین کہ جنکا احاطہ ہوسکے اور اس نازک زمانے مین جو آپ نے مسلمانون کو گرداب جہالت سے نکالنے اور انکی آیندہ دینی اور دنیوی بہبودی کے لیے ہمہ تن وقف ہوکر دہ کمر ہمت باندھی ہے کہ اگر اسکی مثال تلاش کیجائے تو سوائے قرون اولے کے کسی زمانے مین نہین ملتی۔

حضرات! مسلمانونکے اقبال کا ستارہ جب اوج کمال پر پہونچکر معمول کے موافق زوال کیطرف جھکا تو اُسنے شروع مین ایسی مدھم رفتار اختیار کی تھی کہ جسکا احساس اور خاصکر ان لوگونکو جو غفلت کے نشے مین ڈوبے ہوئے تھے کسیطرح ممکن نہ تھا چنانچہ اسی حالت مین باوجودیکہ یہ قوم ایک عرصہ دراز تک اپنی بدکرداری اور اعمال قبیحہ کے بُرے نتایج اٹھاتی چلی آئی لیکن کچھ متنبہ نہوئی یہانتک کہ غدر ۱۸۵۷ء کا ایسا طپانچہ لگا کہ جسنے اِس سرے سے اُس سرے تک ساری قوم کو تہ و بالا کر دیا وہ ایسی غضب الٰہی کی آگ تھی کہ جسنے مسلمانون کی دولت۔ عزت۔ علم و فضل جو کچھ اسوقت تک باقی تھا سبکو جلاکر خاک سیاہ کر دیا۔ اگرچہ اس پُر آشوب زمانے کی کیفیت تو وہ جانین جنھون نے اپنی آنکھ سے دیکھا یا خود اپنر گذرا لیکن اگر کوئی مجھسے پوچھے تو مین اُس ہنگامہ کو خدا کی رحمت ہی کہونگا۔ نہ اپنر یہ مصیبت گذرتی نہ یہ خواب غفلت سے بیدار ہوکر اپنی اصلاح کی طرف متوجہ ہوتے بلکہ اندیشہ قوی اِس امر کا تھا کہ اگر یہ اِسی غفلت مین مبتلا رہتے تو رفتہ رفتہ اس حالت کو پہونچ جاتے

کہ آیندہ اپنی اصلاح کی ضرورت سمجھنے کی بھی اُنکو صلاحیت باقی نرہتی غرض اس ہنگامہ رستخیز سے جو لوگ جان بچاکر نکلگئے تو اب اُنکا نشہ اُترا لیکن اسوقت اُنکی مثال اُس شخص کی سی تھی کہ جو دریا مین ڈوبتا ہو اور بوجہ ناواقفیت فن شناوری کے گھبراکر موقع بموقع ہاتھ پانون مارنے لگے یعنی ہر ایک نے بجاے خود جو کچھ سمجھ مین آیا مسلمانونکی آیندہ ترقی اور بہبودی کی تدبیرین شروع کین۔

جناب صدر انجمن! یہ سوال ایک عرصے سے زیر بحث چلا آتا ہی کہ "مسلمان کیونکر ترقی کرسکتے ہین" اور اسکے جواب بھی ارباب علم وفضل اور صاحبان فہم و فراست نے بہت سے دیے ہین لیکن جہانتک غور کیا گیا خلاصہ اِن سب کا یہ ہی کہ مسلمان بغیر اسکے ترقی نہین کرسکتے کہ اوّل اُنکو طرز عمل سے یہ ثابت کرنا چاہیے کہ وہ گورنمنٹ کے خیرخواہ ہین دوم بحیثیت رعایا ہونیکے کسی حالت مین گورنمنٹ کی مرضی کے خلاف کوئی کام نہ کرین اور حکام وقت کی خوشنودی اور رضاجوئی کو بحیثیت رعایا ہونے کے مقدم سمجھین۔ یہ کھلی ہوئی بات ہی کہ خدانخواستہ اگر ہماری طرف سے گورنمنٹ یا حکام وقت کو کسی قسم کی بے اعتباری ہو تو ممکن نہین ہی کہ ہم کسیطرح ترقی کرسکین۔ کیونکہ ترقی موقوف ہی اطمینان پر اور اطمینان درصورت مخالفت گورنمنٹ یا حکام وقت کے کسیطرح حاصل نہین ہوسکتا۔ سوم دینی اور دنیوی تعلیم کا ایسے سلسلے سے بندوبست کرین کہ وقت کم صرف ہو اور زمانے کی ضرورتونکے لحاظ سے نتیجہ تعلیم کا عمدہ نکلے۔ چہارم تن آسانی اور نفس پروری چھوڑکر اور رزق حلال حاصل ہونے کی کوشش کرین مگر اسمین کلام نہین کہ یہ سب باتین بغیر علماے کرام کی خاص توجہ کے کسیطرح حاصل نہین ہوسکتین اور یہی وجہ ہے کہ چونکہ ہمارے علمانے ابتک جیسا کہ چاہیے توجہ نہین فرمائی تھی باوجود بہت سی کوششون کے کامیابی نہین ہوئی۔ لیکن شکر ہی خداوند کریم کا کہ بالآخر ہمارے علما کو بھی اپنی قوم کے حال زار پر رحم آیا کہ جسکا نتیجہ یہ مجلس ندوۃ العلما ہے

مجلس ندوۃ العلمانے سب سے پہلے اس بات پر غور کیا کہ مسلمانون کے تنزل اور ادبار کے کیا اسباب ہین اور اُنھون نے بہت صحیح خیال کیا کہ یہ ساری خرابیان مسلمانون مین بوجہ نقصان تعلیم کے پیدا ہوئے ہین۔ قدیم طریقے کی تعلیم کو مسلمانون نے اِس بنا پر چھوڑ دیا تھا کہ وہ زمانۂ موجودہ کی

ضرورتون کے لحاظ سے ناکافی ہے اور نئی تعلیم کے حاصل کرنے مین اس وجہ سے پہلوتہی کیگئی کہ اسمین احتمال مذہب کے نقصان کا تھا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ؎

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم گئے دونون جہان کے کام سے ہم		نہ اِدھر کے ہوئے نہ اُدھر کے ہوئے نہ اِدھر کے ہوئے نہ اُدھر کے ہوئے	

حقیقت یہ ہو کہ اِس زمانے مین جو سب سے اہم کام ہو وہ یہی صیغۂ تعلیم کی اصلاح و درستی ہو۔ اور اِسی پر مسلمانون کے تمام کامونکا مدار ہے اور ہمکو جو ندوۃ العلما سے کامیابی کی اُمید ہو وہ اِسی بنا پر ہے کہ اِس مجلس نے اِس امر اہم کے متعلق خاص توجہ کی ہے۔ انگریزی تعلیم کے متعلق جو مسلمانون کو سوء خیالیان تھین وہ اگرچہ اِس زمانے مین بہت کم ہوگئی ہین لیکن اِس سے انکار نہین ہوسکتا کہ جب تک انگریزی تعلیم سے پہلے اپنے پُرانے طریقے کی تعلیم، روحانی اور اخلاقی نہونگی آزادی بیجا کا مرض جو تعلیم یافتہ نوجوانون مین پیدا ہوجاتا ہو کسیطرح اُسکی روک نہین ہوسکتی ہماری مجلس ندوۃ العلما نے جو طریقہ تعلیم کا اختیار کیا ہو وہ ہی اُصول پر مبنی ہے کہ قبل داخل ہونے مدارس انگریزی کے بچونکو اِس قسم کی تعلیم دیجائے کہ جس سے باوجود تعلیم انگریزی کے اپنے عقائد مذہبی مین پختہ رہین۔ بزرگون کا ادب اور حکام وقت کی اطاعت ضروری کہ جو خاص اُصول ہماری مذہب کا ہو اپنا فرض سمجھین۔ صداقت۔ دیانت۔ مستعدی اور خودداری کے اوصاف سے متصف ہون۔ آزادی بیجا اور افعال قبیحہ اور خصائل ذمیمہ سے محفوظ اور مصئون رہین۔

پس ای بزرگان دین و اکابرین ملت خیرالانام! آپ نے جو اِس امر اہم اور نازک اور تشکل خدمت کو اپنے ذمہ لیا ہو ایسکی شکرگزاری ہم نہین کرسکتے تھے کہ مزید بران آپ نے انعقاد جلسہ ندوۃ العلما بمقام شاہجہانپور منظور فرماکر وہ احسان کیا ہو کہ جسکے بار سے کسیطرح ہم سبکدوش نہین ہوسکتے۔ شاہجہانپور نہ تو کوئی ایسا مشہور اور نامور شہر ہے جسکے دیکھنے کا اشتیاق آپ کو یہان لایا۔ نہ یہان کچھ ایسا علم و فضل کا چرچا ہے کہ جسکے شوق نے آپ کو تشریف لانے کی تحریک کی ہو بجز اِسکے اور کیا کہا جاسکتا ہو کہ آپ نے محض اپنی جاہل اور درماندہ قوم کی اصلاح مدنظر فرماکر

ہماری بہتری اور قومی خیر خواہی کے اقتضا سے ہماری درخواست کو منظور فرمایا اور اسی کا یہ نتیجہ ہے کہ آج ہم لوگون کو ان بزرگان دین کے کلام معجز نظام اور مواعظ حسنہ سے مستفیض ہونیکا موقع ملا جسکا خواب مین میسّر ہونا خیال مین نہین آسکتا تھا۔ مگر ہم اسکا معاوضہ بجز اسکے اور کیا کر سکتے ہین کہ جناب باری مین بعجز و الحاح یہ عرض کرین کہ وہ بطفیل اپنے حبیب رسول کریم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے آپکو اپنے ان مقاصد مین جنکے لیے آپ نے یہ تکلیف برداشت کی کامیاب اور مسلمانون کو اس چشمۂ فیض سے جو آپنے جاری کیا ہے بہرہ یاب فرمائے۔

حافظ محمد اسمٰعیل صاحب کی تقریر تمام ہونے کے بعد مولانا احمد حسن صاحب کانپوری صدر نشین جلسۂ ششم ندوۃ العلمانے ایک مختصر مگر نہایت موزون اور برجستہ تقریر فرمائی خطبہ مسنونہ کے بعد اوّل عجز و انکسار کے ساتھ اس بات کو ظاہر فرمایا کہ مین صدارت کے قابل نہین ہون علم و فضل کی حیثیت سے۔ ہی جلسے مین مجھسے زیادہ مرتبے کے حضرات موجود ہین مین ایک ناچیز اور بیچارہ شخص ہون لیکن ان حضرات کے اصرار سے مین مجبور ہوگیا (اس موقع مین مولانا پر رقت طاری ہوئی اور رو دئے) اسکے بعد آیۂ کریمہ اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا کی تفسیر فرمائی اور فرمایا کہ عالمون مین خوف خدا ہونا چاہیے عالم وہی ہی جسمین خوف خدا پایا جاتا ہو اور فرمایا کہ علما اکرم ہین مگر وہی جو عالم باللہ اور عالم ربانی ہین اسکے بعد اجازت دی کہ کارروائی جلسے کی شروع کیجائے۔

پہلے مولوی عبد اللہ صاحب انصاری نے حاضرین کو مندرجۂ ذیل قواعد و آداب باآواز بلند پڑھکر سنائے جو چھپوا کر پہلے سے تقسیم کر دیے گئے تھے (۱) جلسے مین خاموشی اور متانت کے ساتھ شریک ہونا چاہیے (۲) جلسے مین کوئی شخص باہم تقریر کرنے کا مجاز نہین (۳) کسی شخص کی توہین کا اختیار کسیکو نہوگا (۴) ان حضرات کے سوا جنکا نام نظام جلسہ مین درج ہوچکا ہے کسیکو تقریر کرنے یا تحریر پڑھنے کی بغیر اجازت صدر انجمن کے قطعًا اجازت نہین ہی (۵) جنکا نام نظام جلسہ مین درج ہوچکا ہے وہ اسی مضمون پر گفتگو کرین گے اور صرف وہی تحریر پڑھین گے

جسکو جلسۂ انتظامیہ نے پہلے سے منظور کر لیا ہے (۶) زمرۂ علما مین جو حضرات بیٹھین گے اُنکو اسبات کی پابندی کرنا ہوگی کہ اُنکی وضع خلاف شان علما کے نہو (۷) جلسے مین کسی امیر و رئیس کی تعظیم کے واسطے علما نہین اُٹھین گے نہ واعظ یا مقرر اپنے وعظ و تقریر کو بعد کرین گے (۸) جلسے مین اشتہار تقسیم کرنے کی کسیکو اجازت نہین ہو بجز اُن اشتہارونکے جو ندوۃ العلما کی جانب سے تقسیم کیے جائین (۹) ہر جلسے مین صدر انجمن کے احکام کی اطاعت بپابندی دستور العمل ندوۃ العلما کے ہر رکن پر لازم ہو۔

مولوی عبداللہ صاحب انصاری جب یہ سُنا چکے تو موافق نظام جلسے کے مولوی سید عبدالحی صاحب مدد گار مہتمم ندوۃ العلما نے کارروائی پیش کی اور صدر انجمن صاحب کی اجازت سے باواز بلند پڑھکر سُنائی۔

کارروائی سالانہ جلسہ

جناب صدر انجمن و دیگر اعیان و ارکان ندوۃ العلما! مین حسب دستور سالہاے گذشتہ کے اسوقت آپکے سامنے ندوۃ العلما کی وہ تمام تجویزین پیش کرنا چاہتا ہون جو جلسۂ پنجم مین منظور ہوئی تھین اور سال زیر بیان مین انکی تعمیل ہوئی ہو یا کسی وجہ سے اُنکی تعمیل نہین ہو سکی۔

مگر قبل اسکے کہ مین ان تجویزون اور کارروائیونکو پیش کرون اس بات کا ظاہر کرنا مناسب سمجھتا ہون کہ سال گذشتہ مین قحط اور طاعون اور اسی قسم کے دوسرے حوادث اتفاقیہ کیوجہ سے جلسۂ انتظامیہ منعقدہ ۲۹ شعبان ۱۳۱۵ھ ہجری کی تجویز کے موافق ندوۃ العلما کے سالانہ جلسے کی سرگشت کیلیے دعوت عام نہین دی گئی بلکہ ۱۴-۱۵ شوال ۱۳۱۵ ہجری کو کانپور مین بجاے جلسۂ عام کے جلسۂ خاص منعقد کیا گیا اور اسمین امور تصفیہ طلب پیش کیے گئے جو بہت غور و فکر اور مباحثے کے بعد طے ہوئے۔ پس اگرچہ جلسۂ عام اِن ضروری اور قابل لحاظ مصلحتونکی وجہ سے ملتوی رکھا گیا۔ مگر چونکہ ندوۃ العلما کے اکثر چیدہ رکن اس جلسے مین موجود تھے اور اسمین نہایت ضروری اُمور طے ہوئے جن پر عملی کارروائی کا مدار تھا اِسلیے ہمکو اپنی مجبوری کا زیادہ افسوس نہین ہوا۔

مذکورۂ بالا جلسے مین پانچ تجویزین منظور ہوئی تھین (۱) پہلی تجویز یہ تھی کہ دارالعلوم اسلامیہ بجاے دہلی کے لکھنؤ مین قائم کیا جائے۔ یہ تغیر اگرچہ بلحاظ اسکے کہ ایک منظور شدہ تجویز مین کیا گیا سرسری نظر مین ناموزون معلوم ہوتا ہو اور اسی وجہ سے اُسوقت بعض احباب نے اس مین گفتگو بھی کی تھی مگر بلحاظ اُن وجوہ کے جو جلسۂ گذشتہ مین پیش ہوئے تھے اور اُنپر مباحثہ ہوا تھا کثرت راے سے یہ تجویز منظور ہوئی۔ نہایت خوشی کی بات ہو کہ ہمارے دہلی اور پنجاب کے ارکان خاص نے جو اُسوقت جلسے مین موجود نہین تھے اور جنکی نظر وسیع اور اسلامی ہمدردی مقامی خصوصیات سے پاک ہو اس تجویز کو نظر قبول سے ملاحظہ فرمایا اور اُنکی دلی ہمدردی ندوۃ العلما کے ساتھ ویسی ہی ہے جیسے کہ پہلے تھی۔

(۲) دوسری تجویز یہ تھی کہ بالفعل دارالعلوم کا درجہ ابتدائی کھولا جائے پھر بتدریج اسکے اور درجے کھولے جائین۔ یہ تجویز حقیقت مین ہماری عملی کارروائی کا دیباچہ تھی اس تجویز کے متعلق جو کچھ عملی کارروائی اب تک ہوئی ہے اُسکو مین علیحدہ بیان کرونگا۔

(۳) تیسری تجویز یہ تھی کہ نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک مغربی وشمالی وچیف کمشنر اودھ کی خدمت مین ندوۃ العلما کی جانب سے وفد بھیجا جائے جو جناب ممدوح کی خدمت مین حاضر ہوکر مقاصد و اغراض ندوۃ العلما کے بیان کرے اور اطمینان دلائے کہ ندوۃ العلما کو سیاست مدن سے کوئی تعلق نہین ہی یہ تجویز پہلے جلسۂ انتظامیہ منعقدہ ۱۴۔ جمادی الاولی ۱۳۱۱ ہجری مین پیش کیگئی اور اسی جلسے مین ایک یادداشت مرتب کیگئی جسمین ندوۃ العلما کے مقاصد و اغراض اور گذشتہ سالانہ جلسون کے مختصر حالات درج کیے گئے جسکے دیکھنے سے ایک صحیح خاکہ ذہن مین آسکے اور یہ طے ہوا کہ اسکا ترجمہ مع نقل دستورالعمل کے نواب ممدوح کی خدمت مین خان بہادر منشی اظہر علی صاحب وکیل و مشیر قانونی انجمن ہند تعلقداران اودھ پیش کرین۔ چنانچہ بعد تیاری یادداشت و دستورالعمل کے نواب ممدوح کی خدمت مین بھیجدی گئی۔ مگر چونکہ ہی زمانے مین نواب ممدوح چھ مہینے کے واسطے ولایت تشریف لیجانے والے تھے اس وجہ سے اپنی واپسی تک اسکی پیشی کو ملتوی فرمادیا۔ اب یہ تجویز گورنمنٹ کی زیر

غور ہوا اور حال مین بذریعۂ چٹھی کے صاحب چیف سکرٹر بہادر نے یہ دریافت کیا ہو کہ سالہا سے گذشتہ مین ندوۃ العلما کے سالانہ جلسے کہان کہان ہوئے ہین۔

(۴) چوتھی تجویز یہ تھی کہ حسب تجویز نواب وقار الملک مولوی مشتاق حسین صاحب کے گورمنٹ اسکول کانپور کے طلبا کو دینیات کی تعلیم دلانے کے لیے کانپور کے روسا کو توجہ دلائی جائے، اس تجویز کی منظوری کے بعد کانپور کے روسا کی ایک مجلس منعقد کیگئی جسنے اس کام کو اپنے ذمہ لیا اور ندوۃ العلما کیطرف سے آمادگی ظاہر کیگئی کہ اگر مجلس مذکور اسکا اہتمام کرے گی تو مولوی عبد اللطیف صاحب مفتی ندوۃ العلما تعلیم کی خدمت کو مفت انجام دین گے مگر افسوس ہو کہ روسائے کانپور کو اسکی طرف اب تک توجہ نہین ہوئی ہے۔

جناب صدر انجمن! یہ جلسہ اگرچہ معمول کے موافق عالی شان نہین ہوا مگر جو تجویزین دارالعلوم کے متعلق اسمین منظور ہوئین وہ بے شبہہ عالی شان تھین اور اسبات کی حاجت تھی کہ ہمت مردانہ کے ساتھ انکے نفاذ کی کوشش اور تدبیر کیجائے، اسوجہ سے اسی جلسے مین ایک جماعت علما کی منتخب کی گئی جو لکھنو جاکر اسکا انتظام کرے چنانچہ ۱۰- شوال ۱۳۱۵ھ ہجری کو یہ وفد کانپور سے روانہ ہوکر لکھنؤ پہنچا اور خان بہادر منشی اظہر علی صاحب وکیل کی حسن توجہ اور منشی احتشام علی صاحب رئیس کاکوری کی فراخ حوصلگی سے دارالعلوم کے واسطے ایک نہایت ہموار اور خوش منظر قطعہ اراضی حاصل ہوئی یہ قطعہ منشی احتشام علی صاحب موصوف کے موضع برورہ حسن باڑی مین واقع ہی۔ اس موقع کے حاصل ہونے کے بعد ۱۷- شوال ۱۳۱۵ھ ہجری کو جلسۂ انتظامیہ کیا گیا اور جلسۂ مذکور نے اس موقع پر دارالعلوم کا بنانا منظور کیا۔ اسی جلسے مین بغرض فراہمی سرمایہ و نگرانی امور متعلقہ مقام کے لکھنؤ مین ایک مجلس معین "اشاعۃ العلوم" کے نام سے قائم کیگئی اور اسکے سکریٹری منشی احتشام علی صاحب قرار پائے۔ اسی مجلس کے متعلق یہ کام بھی کیا گیا کہ بالفعل درجۂ ادنی کے اجرا کے لیے کوئی مکان تلاش کرے چنانچہ چند مکانات مجلس ہذا نے منتخب کیے مگر وہ مختلف وجوہ سے نہین لیسکے آخر یہ رائے قرار پائی کہ "ایک مکان جو موقع کا ہو خرید لیا جائے" منشی احتشام علی صاحب سکریٹری معین اشاعۃ العلوم

نے اپنی بلند حوصلگی سے اس بات پر آمادگی ظاہر کی کہ جو کچھ اسکی قیمت ہوگی اسکو اپنی جیب خاص سے بطریق دستگردان بجانب ندوۃ العلما ادا کردین گے اور ندوۃ العلما کو اجازت دین گے کہ وہ دارالعلوم امین قائم کرے۔ اس تجویز کے موافق راجہ سیتاپوری کا مکان واقع گولہ گنج لکھنؤ نو ہزار دو سو روپیہ کو خرید لیا گیا اور ایک سو سولہ روپیہ اسکی رجسٹری اور بیعنامہ کی تکمیل مین صرف ہوئے جسمین سے آٹھ ہزار روپیہ منشی احتشام علی صاحب نے اپنی جیب خاص سے ادا کیے اور بارہ سو روپیہ خان بہادر منشی اطہر علی صاحب وکیل نے دیے اور ایک سو سولہ روپیہ تحویل ندوۃ العلما سے صرف ہوئے۔ بنجملہ زرثمن کے بارہ سو روپیہ ندوۃ العلما کے دوسرے مدات سے قرض لیکر خان بہادر منشی اطہر علی صاحب کو پہنچا دیے گئے ہین پس بابت قیمت مکان آٹھ ہزار روپیہ منشی احتشام علی صاحب کو دینا باقی ہے اور ایک ہزار تین سو سولہ روپیہ خزانہ ندوۃ العلما مین داخل کرنا چاہئے

مکان لجانے کے بعد ۱۵۔ ربیع الثانی ۱۳۱۶ھ ہجری کو کانپور سے دفتر ندوۃ العلما کا لکھنؤ آیا اور اسی مکان مین ترتیب دیا گیا اور ایک اعلان اس بات کا شائع کر دیا گیا کہ ۱۰ جمادی الاولے ۱۳۱۶ھ ہجری سے دارالعلوم کے درجۂ ابتدائی کا کام شروع کیا جائے گا اور جو طلبا امین پڑھنا چاہین گے وہ حسب قواعد داخلہ مندرجۂ اعلان کے لیے جائین گے اسکے شائع ہونے کے بعد بکثرت درخواستین طلبا کی موصول ہوئین اور موافق قواعد داخلہ اسوقت تک ۶۴ طلبا داخل ہو چکے ہین۔ انمین سے ۱۴ وہ ہین جو دارالاقامہ مین رہتے ہین۔

انمین سے ۱۲ طالب علمون کو دارالعلوم کی جانب سے وظیفہ اعانت دیا جاتا ہی اور دو وہ ہین جو مصارف دارالاقامہ کے خود ادا کرتے ہین باقی وہ ہین جو بطور خود شہر مین رہکر بابندی اوقات مدرسہ تعلیم پاتے ہین اسکی مفصل کیفیت اس کارروائی سے واضح ہوگی جو علیحدہ پیش کیجائے گی۔

دارالاقامہ کا انتظام جیسا کہ مرکوز خاطر ہے اس سال بھی نہین ہو سکا تاہم جو طریقہ اسکے چلانیکا اختیار کیا گیا ہی وہ اطمینان کے قابل ہی۔ سال زیر بیان مین ابتدا سے ایک منتی اور ایک محرر اس محکمہ مین کام کرتے ہین پہلے مولوی عبداللطیف صاحب سنبھلی کے متعلق یہ خدمت تھی جب دفتر کے ساتھ

دارالافتا بھی، کانپور سے لکھنؤ آیا اور دارالعلوم کا انتظام کیا گیا تو مولوی صاحب موصوف کے متعلق تدریس کی خدمت کیگئی اور بجاے اِنکے مولوی حافظ ابو اسحاق عبدالحمید صاحب برادر زادۂ شمس العلما مولانا محمد نعیم صاحب فرنگی محلی کو (جو ایک مدت سے بطور خود اس کام کو انجام دیتے تھے) تکلیف دی گئی کہ وہ بپابندی اوقات و قواعد دارالافتا اس خدمت کو انجام دین چنانچہ ۱۱- رجب ۱۳۱۶ھ ہجری سے مولوی صاحب ممدوح بہت محنت سے اس خدمت کو انجام دیتے ہین اور مولوی عبداللطیف صاحب بھی اوقات فرصت مین اِس کام کو کرتے ہین اور مسائل مشکلہ مین مباحثہ کیا جاتا ہی۔ اب چونکہ مشورۂ باہمی سے یہ کام ہوتا ہی اسوجہ سے مسائل کی تنقیح و تحقیق کا زیادہ موقع حاصل ہوا ہے اور جہان تک میرا خیال ہی مین کہہ سکتا ہون کہ جو فتاوی مرتب ہوتے ہین وہ اعتبار کے قابل ہوتے ہین۔

اگرچہ اب بھی جیسا کہ دل چاہتا ہی کام نہین ہوتا اور وہ اُسوقت تک نہین ہو سکتا جبتک کہ اِسکے واسطے خاص طور پر وہ انتظام نکیا جاے جو اِسکے چلانے کے لیے پہلے سے تجویز ہو چکا ہی اور یہ سرائے پر موقوف ہی تاہم جو کچھ ہو رہا ہے وہ اِس اعتبار سے بہت غنیمت ہی کہ جسقدر کام ہو رہا ہے اسپر مسلمانون نے اعتبار ظاہر کیا ہے اور انکی ضرورتین کم و بیش اس سے پوری ہو رہی ہین اِسکا اندازہ فتوون کے مجاریہ موصولہ سے بآسانی ہو سکتا ہی جسکی تفصیل حسب ذیل ہی سال زیر بیان مین (۶۱۹) سوالات بیرونجات سے آئے جنمین اکثر استفتے بہت دور دراز مقامات کے تھے ضلاع ممالک مغربی و شمالی و اودھ سے (۴۲۰) ضلاع پنجاب سے (۵۱) ضلاع بہار و بنگال سے (۵۲) ضلاع بمبئی سے (۱۵) مدراس سے (۴) رنگون و برہما سے (۵) آسام سے (۱) ریاستہاے ہندوستانی سے (۵۸) اس تفصیل سے معلوم ہو سکتا ہی کہ اہل اسلام کو ہیکی طرف کسقدر توجہ ہی کہ باوجودیکہ اب تک دارالافتا کے کھلنے کا پورے طور پر اعلان نہین دیا گیا تاہم بِقدر کثرت سے استفتے آئے اور اضلاع بعیدہ سے آئے مگر افسوس ہی کہ سرائے کی کمی سے اسکا انتظام خاطرخواہ نہین ہو سکتا اور جن کتابونکی ضرورت ہی وہ مہیا نہین ہوتین۔

یتیم خانۂ اسلامیہ کے حالات مین اس سال کوئی نمایان تبدیلی نہین ہوئی گذشتہ روداد مین جس زمین کا تذکرہ کیا گیا تھا اسکا قبضہ ۱۱- اکتوبر ۱۸۹۹ء کو صاحب کلکٹر و مجسٹریٹ بہادر کانپور نے باضابطہ دلا دیا ہی۔ اسکے بعد سب سے ضروری یہ کام تھا کہ یتیم خانے کے واسطے اسمین عمارت بنائی جائے تاکہ جو تکلیف اور زیر باری مکان کے نہونے سے ہو رہی ہے وہ جاتی رہے چنانچہ اسکے واسطے ایک مختصر جلسہ کیا گیا اور چند حضرات نے جو اس جلسے مین شریک تھے چھ سو روپیہ کی رقم منظور کی منجملہ اسکے مسٹر سمن صاحب بہادر اور مسٹر فارکشن صاحب بہادر جنٹ مجسٹریٹ صاحبان کانپور کی رقمین بھی شامل ہین جو انھون نے ازراہ ہمدردی اپنی جیب خاص سے عنایت کی ہین اور انکی یہ ہمدردی شکرگذاری کے قابل ہے۔ کچھ سامان عمارت کا بھی بعض لوگونکی فیاضی سے فراہم ہوا تھا مگر دفعۃً کارکن یتیم خانہ کو ایسی ضرورتین پیش آگئین جسکی وجہ سے وہ اب تک اسکا کام نہین شروع کرسکے۔ لڑکون مین اس سال کوئی معتدبہ اضافہ نہین ہوا اور انکی تعلیم و تربیت کا جو انتظام تھا وہ اس سال بھی بدستور بحال رکھا گیا ہو صنعت و حرفت کی تعلیم بھی بدستور سابق دیجاتی ہی اور حکومت نے اپنی مہربانی سے یتیمخانے کی منظور فرمائی ہے اُس سے یتیم خانہ فائدہ حاصل کر رہا ہی جسکے لیے ہم سب گورنمنٹ کے بیحد شکرگزار ہین۔ چنانچہ ۱۸۹۹ء مین چھ سو ترسٹھ روپیہ پانچ آنہ ہمکو وصول ہو چکے ہین۔

حضرات! سالگذشتہ مین جلسۂ عام کے نہونے سے ایک قسم کی افسردگی پیدا ہوگئی تھی اور یہ خیال کرنا کچھ بیجا نہین سمجھا جاتا تھا کہ ندوۃ العلما کے مقاصد و اغراض کی کامیابی مین ایک رکاوٹ پیدا ہوگئی ہے مگر مذکورۂ بالا بیان سے آپ کو اسبات کا اندازہ کرنا کچھ دشوار نہین کہ ندوۃ العلما نے اپنی ترقی کی رفتار مین ایک زینہ اور بھی طے کرلیا ہی اور قول کی چاردیواری سے نکلکر عمل کے وسیع میدان مین آگیا ہی۔ علاوہ اسکے ملک و قوم مین گو کہ جلسے کے نہونے سے تازہ سرگرمی نہین پیدا ہوئی مگر ندوۃ العلما کی کارروائیون نے جو دلون مین اپنا اثر قائم کردیا ہی وہ محو نہین ہوسکا اور اسکا اندازہ اس سے ہوسکتا ہی کہ سال زیر بیان مین ارکانکی

تعداد ۴۶۰ تھی۔ یہ تعداد اگرچہ بہ نسبت سال گذشتہ کی تعداد کے بہت کم ہے لیکن باوجود نہونے جلسۂ عام کے جو تازہ سرگرمی پیدا کرنے کا قوی ذریعہ ہے اسقدر ارکان کا ہونا نہایت تشفی بخش ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ندوۃ العلما کی قبولیت نے دلون مین گھر کرلیا ہے علاوہ اسکے حسب دستور سالہاے گذشتہ کے اس سال بھی چند مقامون پر مجلسہاے ماتحت قائم ہوئین جو سب مندرجۂ ذیل ہین۔

(۱) مجلس معین اشاعۃ العلوم لکھنؤ ۱۔ شوال ۱۳۱۵ھ ہجری کو قائم ہوئی اور منشی احتشام علی صاحب رئیس کاکوری اسکے سکریٹری معین ہوئے۔

(۲) معین الندوۂ جالندھر ۲۔ ربیع الثانی ۱۳۱۶ھ ہجری کو قائم ہوئی اور مولوی حکیم فضل محمد صاحب اسکے سکریٹری اور سید غفور اللہ شاہ صاحب اسکے صدر انجمن منتخب ہوئے۔ اور اکثر رؤساے شہر جالندھر نے اسکی ممبری قبول کی۔

(۳) معین الندوۂ پھلور پھلور ضلع جالندھر مین ۲ ظفر اللہ خانصاحب رئیس وزیر آباد کی تحریک سے قائم ہوئی اور چودھری غلام نبی صاحب زمیندار رئیس پھلور اسکے سکریٹری اور شیخ مہر علی صاحب بسترار پھلور اسکے صدر انجمن قرار پائے (۴) معین الندوۂ وزیر آباد ضلع گجرانوالہ مین مولوی غلام محمد صاحب موشیارپوری کی تحریک سے قائم ہوئی اور سردار بہادر لفٹنٹ کرنیل راجہ عطاء اللہ خانصاحب رئیس وزیر آباد اسکے صدر انجمن منتخب ہوئے اور حکیم سلطان علی صاحب سکریٹری قرار پائے (۵) معین الندوۂ اسلام پور اسلام پور ضلع پٹنہ مین ۲۔ شعبان ۱۳۱۶ھ ہجری کو قائم ہوئی اور مولوی شاہ منیر الدین احمد صاحب اسکے سکریٹری اور مولوی شاہ اکرام الدین احمد صاحب اسکے صدر انجمن قرار پائے یہ دونون چودھری محمد ظہور الحق صاحب رئیس اسلام پور کے نواسے ہین جو اس نواح مین اپنی سیر چشمی اور اولوالعزمی مین ضرب المثل تھے علاوہ اسکے اس نواح کے اکثر علما و مشائخ و رؤسا نے اس مجلس کی ممبری قبول کی ہے جسکی روداد علیحدہ موجود ہے

(۶) معین الندوۂ پانی پت۔ مولوی قاری عبد السلام صاحب خلف الرشید مولانا قاری عبد الرحمن صاحب محدث پانی پتی اسکے سکریٹری اور صدر انجمن خواجۂ الطاف حسین صاحب حالی رئیس پانی پت قرار پائے ہین

(۷) معین الندوۃ شاہجہانپور ۱۹- فروری ۹۹ء کو قائم ہوئی- مولوی عبدالواجد خانصاحب رئیس شاہجہانپور صدر انجمن اور خان بہادر منشی سخاوت حسین صاحب نائب صدر انجمن منتخب ہوئے اور حافظ محمد سمیل صاحب ناظم مجلس قرار پائے-

جناب صدر انجمن! اب تک ندوۃ العلما مین سرمایہ پیدا کرنے کی کوئی مستقل تدبیر نہین کیگئی نہ عام چندہ کھولا گیا ہی- آمدنی جو کچھ ہوئی وہ صرف اسیقدر کہ اسکے ابتدائی مصارف اس سے پورے ہون کیونکہ آمدنی کی شکلین بالکل محدود ہین- مگر اب تک جو کچھ ہوا ہی وہ اس لحاظ سے کہ کوئی علمی کام نہین شروع کیا گیا تھا چندان نقصان رسان نہین تھا اب معاملے نے دوسری شکل اختیار کی ہی لہذا اب فراہمی سرمایہ کی تدبیرون کو عمل مین لانے کی سخت حاجت ہی- اگر سالہای گذشتہ کی توفیر موجود نہوتی تو ظاہر ہے کہ ہم علمی کام نہین شروع کرسکتے تھے کیونکہ ندوۃ العلما کی ایسی معین اور مستقل آمدنی اب تک نہین ہی کہ جس سے یہ کام ہوسکے-

سال زیر بیان مین کُل آمدنی ندوۃ العلما کی مع بقایاے سنین گذشتہ کے نو ہزار دو سو تیس روپیہ چار آنے چھ پائی تھی جسمین سرمایۂ عام ندوۃ العلما کے جو بذریعۂ چندۂ رکنیت اور مختلف عطیات وقیمت کتب وغیرہ کے فراہم ہوئے پانچہزار ایکسو گیارہ روپیہ چھ آنے چھ پائی تھے اور دار العلوم کے دو ہزار چھ سو اٹھاون روپیہ گیارہ آنے تین پائی اور اشاعۃ الاسلام کے پانسو ساٹھ روپیہ نو آنے تین پائی اور دار الاقتا کے پانسو ستر روپیہ اور خزانۂ محمدیہ کے تین سو گیارہ روپیہ نو پائی تھے اور مدرسۂ زکوۃ کے سترہ روپیہ پندرہ آنے نو پائی تھے اور کل مصارف سال زیر بیان مین پانچ ہزار پانسو پچین روپیہ بارہ آنے چھ پائی ہوئے لیکن ان مصارف مین- ایک ہزار تین سو سولہ روپے بارہ آنے چھ پائی بھی شامل ہین جو بابت قیمت مکان نو خرید کے سرمایۂ دار العلوم سے قرض لیکر دیے گئے ہین لہذا اس رقم کے نکالنے کے بعد کل مصارف چار ہزار دو سو تالیس روپیہ بارہ آنے چھ پائی رہے جسکا تفصیلی حساب نقشۂ جمع خرچ سے معلوم ہوسکتا ہے اس رپوٹ کے ساتھ منسلک ہے-

مولوی سید عبدالحی صاحب مددگار ناظم جب اس کارروائی کو سنا چکے تو مولوی محمد حبیب الرحمن خان صاحب رئیس بھیکن پور نے بہت خوبی سے کارروائی پر اپنی راے ظاہر کرتے وقت ایک مبسوط تقریر فرمائی جسکا خلاصہ حسب مندرجۂ ذیل ہی۔

خلاصۂ تقریر مولوی حبیب الرحمن خانصاحب رئیس بھیکن پور

فرمایا کہ سالگذشتہ مین اجلاس نہونے سے جو نقصان انجمن کو پہونچا ہی اگر امسال جلسہ نہوتا تو وہ نقصان اور زیادہ بڑھ جاتا۔ شہر شاہجہانپور اور اس نواح کے مسلمانونکی وجہ سے اس سال جلسہ ہوا اسلیے تمام اراکین ندوہ بلکہ عام مسلمانون پر لازم ہی کہ اہل شاہجہانپور کا شکریہ ادا کرین۔ پھر دارالعلوم کی نسبت اپنی راے ظاہر فرماتے وقت کہا کہ ندوۃ العلمانے علی کارروائی کی بناڈالدی ہے۔ خان بہادر منشی اظہر علی صاحب اور منشی احتشام علی صاحب کا شکریہ ادا کیا کہ اُنھون نے دارالعلوم کی طرف دل سے توجہ فرمائی اور فرمایا کہ اگر دارالعلوم مین کوئی دلچسپ چیز ہی تو دارالاقامۃ (بورڈنگ ہاوس) ہی جہان چھوٹے چھوٹے بچے ایک ساتھ پڑھتے ہین ایک ساتھ رہتے ہین ایک ساتھ کھاتے پیتے ہین ایک ساتھ کھیلتے ہین خوشخطی فارسی اور ورزش بھی سکھائی جاتی ہے سرمائے کے نہونے سے دارالعلوم ہنوز متزلزل حالت مین ہی۔ لیکن ہمکو مالی مشکلات سے بددل نہونا چاہیے۔ گورنمنٹ کی خدمت مین ڈیپوٹیشن کے جانے کا ذکر کرکے فرمایا کہ اس جلسے کو پولیٹکل معاملات سے کچھ بحث نہین ہی نیز یہ کہ ندوۃ العلما کے کسی رُکن کے دل مین گورنمنٹ کی اطاعت کسی فرقۂ ہند سے کم نہین ہی جو لوگ خدا سے ڈرتے ہین اور اُسکے رسول کے ماننے والے ہین وہ کب اُسکے فرمانے کے خلاف کرسکتے ہین مسلمانون کے مذہب مین بادشاہ وقت کی اطاعت اور فرمانبرداری ضروری چیز ہے۔ اسلیے خاص کر مسلمانون کے علما کی نسبت تو یہ خیال ہو ہی نہین سکتا کہ یہ گروہ قدسی خدا اور اسکے رسول کے خلاف کوئی کام کرے۔ دارالافتا کی کارگزاری پر مختصر طور پر اظہار راے کرکے

اُسکے واسطے کتب فقہ اور حدیث کی ضرورت کو بیان کیا اور مسلمانون کو اسطرف توجہ دلائی کہ اپنے کتب خانون کو ایسی کتابین جو کیڑونکی خوراک بنی ہوئی ہین عنایت فرماکر عند اللہ ماجور اور عند الناس مشکور ہون اُسکے بعد یتیم خانے کا مختصر حال بیان کیا اور گورمنٹ اسکولون مین تعلیم دینیات کی ضرورت کو ندوہ کا تسلیم کرنا اور اُسکا ساعی ہونا۔ انجمناے معین الندوہ کے قائم ہونے کا تذکرہ کیا اور فرمایا کہ ندوۃ العلما قوم کی ضرورتون پر چارون طرف ہاتھ پھیلا رہا ہی۔ جو ضرورتین محسوس ہوتی ہین اُنکی طرف اپنی توجہ کو مائل کرتا ہی خدا اسکو مدد دے

مولوی حبیب الرحمن خانصاحب تقریر کرچکے تو مولوی ابو الحامد محمد عبد الحمید صاحب فرنگی محلی نے فضائل علم پر ایک بسیط اور عالمانہ تقریر فرمائی انکے بعد مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری پھلواروی کھڑے ہوئے اور مقاصد ندوۃ العلما پر نہایت بسط اور تفصیل کے ساتھ ایک مؤثر تقریر فرمائی۔ ہمارے مولانا کی خوش بیانی اور طبیعت کی روانی کے سامنے یہ بات مشکل ہو کہ آپ کی تقریر قلمبند کیجا سکے۔ بڑے بڑے زود نویس لوگون نے آپکی تقریر قلمبند کرنی چاہی مگر وہ بجز چند نامربوط فقرون کے نہ لکھ سکے انکو اس موقع پر درج کرنا آپکی تقریر کا غلط نمونہ پیش کرنا ہی اسلیے ہم معذرت کے ساتھ اسکو قلم انداز کرتے ہین۔

شاہ صاحب ممدوح کے بعد مولوی شاہ نظام الدین احمد صاحب چشتی صابری جھجھری نے ضرورت دار العلوم پر تقریر فرمائی اور اپنے بیان مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس تعلیم اور مسلمانونکے علم و اخلاق کا ذکر کرکے مسلمانونکی موجودہ جہالت اور بد اخلاقی کا تذکرہ کیا جھوٹ۔ فریب رشوت۔ سود۔ نااہلیت۔ بد چلنی اور تمام جرائم اور خلاف تہذیب اسلام باتون کا ذکر کرکے اسبات کو دکھایا کہ نئی تعلیم سے ان عام باتون کا کچھ بھی استیصال نہین ہوسکا پس ایک ایسے دار العلوم کی سخت ضرورت ہی جسمین مسلمانون مین علمی اور اخلاقی زندگی کی از سر نو پیدا ہونے کی کوشش کی جائے اور ایسے سامان بہم پہونچائے جائین جنسے علوم اسلامیہ مین مہارت و کمال پیدا ہو۔ اسکے بعد شاہ صاحب ممدوح نے امریکہ والون کی کوششون کا ذکر کرکے مسلمانونکو

غیرت دلائی۔ انکے بیان کے ختم ہونے پر ٹھیک گیارہ بجے جلسہ برخاست ہوا۔

جلسۂ عام

۵ بجے شام سے ۹ بجے شب تک

مولوی محمد طاہر صاحب عُرف موتی میاں مرحوم کی کوٹھی کے نیچے ایک وسیع میدان مین اس جلسہ کا اہتمام کیا گیا شائقین کا اسقدر ہجوم تھا کہ تین طرف کی سڑکین دور دور تک لوگون سے بھر گئی تھین اور ایک جانب مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم کی کوٹھی کے نیچے تک آدمی ہی آدمی نظر آتے تھے حسب دستور مولوی عبداللہ صاحب انصاری اس جلسے کے صدر نشین تجویز ہوئے۔

اوّل مولوی قاضی علی احمد صاحب مذاقی بدایونی نے بیان فرمایا جسمین اسلام کی ابتدائی حالت بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل ندوۃ العلما کی ضرورت اور اسکے برکات کا بہت خوبی سے ذکر کیا اس بیان کے بعد نماز مغرب اسی میدان مین عظیم الشان جماعت کے ساتھ ادا کی گئی بعد نماز مغرب کے مولوی غلام صاحب لدھیانوی مقیم شملہ اور مولوی شاہ نظام الدین احمد صاحب بجھیری نے یکے بعد دیگرے وعظ فرمائے اور جلسہ بہت خوبی سے برخاست ہوا۔

جلسۂ خاص

۸ بجے سے ۱۰ بجے شب تک

مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم کی مسہ اکے بالا خانے پر اس جلسے کا اہتمام کیا گیا علما کو پہلے سے اطلاع دی جا چکی تھی اور انجمنوں کی جانب سے جو وکلا تشریف لائے تھے انکو بھی اطلاع دیگئی تھی چنانچہ یہ سب حضرات تشریف لائے اس جلسے کا اصلی موضوع یہ ہی کہ تعارف کی وجہ سے ارتباط باہمی کو استحکام ہو اسکے سوا جو فوائد اس جلسے سے حاصل ہو سکتے ہین وہ محتاج بیان نہین حسب معمول چاء نوشی پر جلسہ ختم ہوا۔

اجلاس دوم

منعقدہ ۱۴- ذیقعدہ ۱۳۱۶ھ مطابق ۲۷- مارچ ۱۸۹۹ء روز یکشنبہ

۷ بجے صبح سے ۱۱ بجے دن تک

مولوی قاضی علی احمد صاحب بدایونی نے تبرکاً چند آیات کلام مجید تلاوت فرمائین اسکے بعد صدر انجمن صاحب کی اجازت سے مولوی سید عبد الحی صاحب مددگار ناظم ندوۃ العلما نے دار العلوم کی رپورٹ پیش کی اور اسکو باواز بلند پڑھ کر سنایا یہ رپورٹ جس راستبازی سے لکھی گئی ہے اسکا اندازہ دیکھنے والے خود کر سکتے ہین۔

روداد دار العلوم

جناب صدر انجمن و اعیان و ارکان ندوۃ العلما و رؤسائے شاہجہانپور! آپکو یاد ہوگا کہ آج سے تین برس پہلے اسی روہیلکھنڈ کے صدر مقام بریلی مین جب دار العلوم اسلامیہ کی تجویز پیش کی گئی تھی تو آپ نے نہایت مسرت کے ساتھ اسکا خیر مقدم کیا تھا اور وہ تجویز جو ہمارے دینی و دنیوی بہبودیون کا زینہ ہی خوشی سے منظور کی تھی۔ آج اسی روہیلکھنڈ کے دوسرے مشہور اور نامور شہر شاہجہانپور مین مجکو اس بات کا موقع حاصل ہوا ہے کہ مین آپکی اس منظور شدہ تجویز کی علی کارروائی کا اظہار کرون اور آپ کو مبارکباد دون کہ جس تجویز کو آپ نے سال پیوستہ مین منظور کیا تھا اُسکی بنیاد ڈالدی گئی اور لکھنؤ مین جو اودہ کا صدر مقام اور آپکے روہیلکھنڈ سے متصل ہی دار العلوم کا ابتدائی درجہ قائم کر دیا گیا۔ اگرچہ سرمایہ کے نہونے سے پنجاب کے اہل الرائے احباب نے اسکو قبل از وقت خیال کیا ہی اور وہ مجکو اس بات کا الزام دیتے ہین کہ

ہمنے مسلمانونکے عام طبقہ کی غلط بدگمانیون اور بیجا الزامون سے ڈر کر دارالعلوم کے قائم کرنے مین عجلت سے کام لیا ہو اولاً ہمکو سرمایہ جمع کرنے کی کوشش کرنی چاہیے تھی" لیکن اُنکو معلوم نہین ہو کہ ارکان ندوۃ العلما کے پیش نہاد خاطر ہمیشہ یہ حکمت عملی رہی ہو کہ وہ جب تک کہ کوئی کام شروع نہ کرین سرمائے کی خواہش سے بچتے رہین اسلیے کہ انکو اس بات کا یقین ہو کہ جب کوئی تجویز مسلمانونکے فائدے کے لیے جاری کی جائے گی جسکے فائدہ مند ہونے مین انکو بھی کچھ شامل ہونا ہوگا تو ضرور ہو کہ وہ خود اس کام کے چلانے کے واسطے سرمایہ فراہم کرین۔ اسیوجہ سے اجلاس ثالث العلما منعقدہ میرٹھ مین جب بعض حضرات نے کئی ہزار روپیہ دینا چاہا تو ارکان ندوۃ العلما نے اسکا لینا پسند نہین کیا اور دینے والون سے یہ ظاہر کر دیا گیا کہ ہمنے اس کام کو ابھی شروع نہین کیا جب شروع کرینگے تو آپ کی مدد کو بخوشی قبول کرینگے پس انھون نے جب دیکھا کہ دارالعلوم کی تجویز کو (جسکو مسودہ کی شکل مین چھپوا کر بغرض استصواب علما و اہل الرای اہل اسلام کے شائع کیا گیا تھا) اکثر علما و رؤسا اور اہل الرائے مسلمانون نے پسندیدگی اور اعتراف کی نظر سے دیکھا ہو اور انجمنہاے اسلامیہ خصوصاً انجمن حمایت اسلام لاہور اور محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس نے اپنے عام و خاص جلسون مین اس سے اتفاق کیا اور مشائخ کرام نے اسکو لطیفہ غیبی اور منجانب اللہ خیال کیا یہان تک کہ یہ تجویز جلسۂ عام بریلی مین علی رؤس الاشہاد بلا خلاف منظور کی گئی جسمین ہر طبقے کے لوگ موجود تھے تو انکو اس تجویز کی خوبی اور عمدگی اور عامۂ اہل اسلام کے واسطے مفید و سودمند ہونے پر اطمینان ہوا تاہم وہ دو برس تک عام رائے کا اندازہ کرتے رہے جسکا عمدہ ذریعہ عربی اور اُردو کے اخبار تھے جب اُنکہ ملک کے اضطراب اور بےچینی کی کیفیت محسوس ہوئی جو اس تجویز کے القوا سے پیدا ہو گئی تھی تو اُنھون نے متوکلاً علی اللہ اس تجویز کے نفاذ کو مناسب سمجھا اور حسب تجویز جلسۂ خاص منعقدہ ۱۷ شوال سنہ ۱۳۱۵ ہجری منعقدہ کانپور کے ۹ جمادی الاولے سنہ ۱۳۱۶ ہجری مطابق ۲۶ ستمبر سنہ ۱۸۹۸ء کو لکھنؤ مین دارالعلوم اسلامیہ کی شاخون مین سے درجۂ ادنیٰ کھول دیا گیا اور جلسۂ انتظامیہ کی رائے

افتتاح کی تقریب مین ۱۷- جمادی الاخر سنہ ۱۳۱۵ ہجری روز چہارشنبہ کو افتتاح دارالعلوم کا جلسہ نہایت پُرتکلف اور پُرشان طریقے سے کیا گیا جسمین علماے فرنگی محل اور روساو عمائد شہر بکثرت شریک تھے اور ہمکو خوشی ہے کہ آپکے نامور شہر کے معزز ممبر مولوی محمد مسیح الزمان خانصاحب چوندوۃ العلما کے رُکن رکین ہین اور انکے صاحبزادے جلسۂ افتتاح مین شریک تھے۔

حضرات! آپکو معلوم ہی کہ دارالعلوم کا جس غرض سے قائم کیا جانا تجویز ہوا ہے اسکے حاصل کرنے کے لیے پہلے سے دارالعلوم کے تین حصے کردیے گئے ہین تاکہ باعتبار تفاوت اذہان اور وقت و فرصت کے ہر شخص فائدہ اُٹھا سکے۔ **اوّل** - درجۂ ادنیٰ جسکی مدت خواندگی تین سال کی رکھی گئی ہے اور اسکے نصاب مین اس بات کا لحاظ رکھا گیا ہی کہ علوم عربیہ اور دینیات مین بقدر ضرورت طلبا کو مہارت ہو جائے مقصود یہ ہی کہ طالب العلم عربیت سے اسقدر آشنا ہو جائے کہ جب چاہے اسکو ترقی دیسکے اور قرآن شریف - حدیث - فقہ اور عقائد سے بھی واقف ہو جائے اسکے بعد اگر وہ آگے بڑھنا چاہے تو اسکے لیے درجۂ متوسط موجود ہے اور اگر وہ کسب معاش کے لیے کوئی اور کام کرنا چاہتا ہی تو اُسکو اس بات کا موقع رہے کہ جب چاہی کتب بینی اور منطق کے ذریعے سے اپنی استعداد بڑھا سکے اور دین و مذہب کے متعلق بقدر ضرورت وہ کسی کا محتاج نہ رہے۔ یا اگر اسکے بعد وہ انگریزی پڑھے تو قطع نظر قابلیت کے الحاد و دہریت کے حملون سے محفوظ رہے۔ **دوم** درجۂ متوسط جسکی مدت خواندگی پانچ سال ہے ان لوگون کے لیئے جو علوم و فنون متداولہ مین مرتبۂ فضیلت حاصل کرنا چاہتے ہین اس درجہ سے فارغ ہونے پر طالب علم کو ہر علم مین کافی استعداد اور قوت قریبہ پیدا ہو جائے گی اور وہ جس علم مین چاہے گا تبحر اور کمال پیدا کرسکے گا **سوم** درجۂ اعلیٰ جسکی مدت خواندگی دو سال ہی اور اس سے صرف قوت قریبہ اور استعداد پیدا کرنا مقصود نہین بلکہ قوت مطالعہ کے ساتھ استیعاب مسائل اور تبحر علمی مدنظر ہے اسلیے اس درجہ مین شوق اور میلان طبیعت کے لحاظ سے کسی علم خاص مین تکمیل کرائی جائے گی کیونکہ سب علمون مین ایک شخص کو پورا کمال نہین ہو سکتا اور اس درجے کی تحصیل کے بعد طالب العلم کو خاص لقب دیا جائے گا مثلاً

مفسر۔ محدث۔ فقیہ۔ ادیب وغیرہ پس اِن تین حصون سے ایک حصہ یعنی درجہ ادنیٰ بالفعل کھولا گیا ہی اگرچہ کھولا جانا حقیقت مین اُسوقت کہا جا سکتا ہی جبکہ اُسکے واسطے کافی سرمایہ جمع ہو جاے اور جو اندازہ اسکے لیے تجویز کیا گیا ہی اُس اندازے کے موافق کام ہونے لگے تاہم اس قلیل مدت مین جو چھ مہینے سے زیادہ نہین ہے جس طریقے سے اُسکی کارروائی ہوئی ہے اور جو انتظام اِسوقت تک کیا گیا ہی اسکی کیفیت آپ کے سامنے پیش کیجاتی ہے اگر آپ ہمت اور سیر چشمی سے کام لین گے تو ہمکو امید ہی کہ انشا اللہ العزیز ہمین جو کمی ہے وہ پوری ہو جائیگی اور ہمکو حوصلہ ہوگا کہ ہم خدا کی مدد سے درجۂ فضیلت اور درجۂ تکمیل بھی کھولدین اور مسلمانونکی روحانی زندگی کے واسطے وہ آب حیات اور اُنکی قومیت کے قالب بیجان کے لیے وہ اکسیر کا کام دے۔

صاحبو! کل ندوۃ العلما کی رپورٹ مین آپ پر یہ بات ظاہر کردی گئی ہے کہ خاص مدرسے کے لیے ایک مکان گولہ گنج لکھنو مین نو ہزار دو سو روپیہ کو خریدا گیا ہے یہ مکان ضرورت کے لحاظ سے اگرچہ کافی نہین ہی لیکن بوجہ کمی سرمایہ کے کوئی جدید عمارت اب تک نہین بنائی گئی۔ اسی مکان مین مدرسے کیواسطے ایک بڑا کمرہ اور اسکے پہلو کی دو کوٹھیان خاص کردی گئی ہین اور اسکے گرد و پیش کے قطعون مین طلبا کے رہنے کا انتظام کیا گیا ہی اور ایک جانب کو دفتر ندوۃ العلما اور دارالافتا کے لیے دو کمرے مخصوص کردیے گئے ہین ابتداے مدرسہ سے سلخ شوال تک چونسٹھ طالب العلمون کے نام باپابندی قواعد داخلہ درج رجسٹر ہو چکے ہین جنمین پندرہ طالب العلم دارالاقامہ مین رہتے ہین باقی شہر کے باشندے ہین یا شہر مین بطور خود اپنے قیام کا انتظام کرکے باپابندی اوقات مدرسے مین پڑھتے ہین وہ طلبا جو دارالاقامہ مین رہتے ہین انمین سے بارہ طالب العلمون کی مدرسے کی جانب سے بذریعہ وظیفہ کفالت مدد کیجاتی ہی اور ہر طالب العلم مصارف خورد و نوش و سکونت وغیرہ خود ادا کرتے ہین دو پانچ روپیہ اور ایک تین روپیہ ماہوار دیتا ہی انمین سے پانچ طالب العلم ضلع لکھنؤ کے باشندے ہین چار بہار کے دو ضلع مظفر نگر کے ایک سہارنپور کا ایک مانکپور ضلع پرتاب گڑھ کا ایک جونپور کا ایک ڈھاکہ کا۔

دارالاقامہ مین جو طلبا رہتے ہین اُنکے رہنے کو مکان۔ فرش۔ روشنی اور کھانا دیا جاتا ہی کھانا سب کو ایک دسترخوان پر بلا امتیاز ایک طرح کا کھلایا جاتا ہی معمولی غذا گوشت۔ روٹی خشکہ اور دال ہوتی ہے مگر فصل و موسم کے لحاظ سے اسکے اشکال بدلتے رہتے ہین کبھی کبھی پلاؤ یا میٹھے چاول معمولی غذا پر بڑھا دیے جاتے ہین اور کتابین بھی اُنکو کتب خانے سے پڑھنے یا دیکھنے کے لیے مستعار دیجاتی ہین۔ انکو یہ اجازت نہین ہی کہ وہ بلا اجازت مہتمم دارالاقامہ کے دارالاقامہ سے باہر جائین مگر ضرورت کے وقت یا خاص حالتون مین انکو اجازت دیجاتی ہے اور اُنکی تفریح اور بقاے صحت کی نظر سے ۴ بجے سے ۶ بجے تک وقت دیا گیا ہی جسمین وہ فراغ خاطر کے ساتھ احاطۂ مدرسہ مین مشی اور ورزش کرتے ہین اِنکے عادات اور اخلاق کے درست کرنے کے لیے اس بات کا لحاظ بخوبی رکھا جاتا ہی کہ انمین خوش سلیقگی اور بلند نظری اور خوبی اخلاق اور پابندی شریعت کے اوصاف پیدا ہون اور شریفانہ چال چلن کے عادی اور خوگر ہو جاوین۔ پنجگانہ نماز جماعت کے ساتھ مسجد مین پڑھائی جاتی ہی اور اِن سب اُمور کی نگرانی مولوی عبداللطیف صاحب کے متعلق کیگئی ہے جو بالطبع ان باتون کا لحاظ رکھتے ہین اور ۵ بجے سے ۱۰ بجے دن تک اور ۴ بجے شام سے ۹ بجے رات تک ان کو پیش نظر رکھتے ہین اور کھیل کے وقت بھی انکا ساتھ نہین چھوڑتے۔ ورزش جسمانی اور باورچیخانہ کا انتظام شیخ شمس الدین صاحب کاکوروی کے متعلق کیا گیا ہی جو نہایت نیکدل شخص ہین اور ان بچونکے ساتھ اسطرح سے شفقت کرتے ہین جیسا کہ ماں باپ اپنی اولاد کے ساتھ کرتے ہین۔

کمی سرمایہ کی وجہ سے اب تک خاطر خواہ مدرسین مقرر نہین کیے گئے تاہم اسکا جو انتظام ہوسکا ہی وہ یہ ہی کہ اسوقت ۷ مدرس ہین ایک مدرس اوّل جنکے متعلق علاوہ تدریس کے اہتمام مدرسے کا کام بھی کیا گیا ہی اس خدمت پر مولوی محمد حفیظ اللہ صاحب سابق مدرس اعلی مدرسۂ عالیۂ رامپور مقرر کیے گئے تھے مگر بوجہ امور خانہ داری کے انکو مکان جانا پڑا پھر وہ نہین آسکے اسواسطے مولوی قاضی محمد فاروق صاحب عباسی چریاکوٹی کو تکلیف دی گئی جنکے تبحر اور کمال سے

سب واقف ہین۔ دوسرے مولوی عبداللطیف صاحب سنبھلی ہین جو دو برس پہلے سے مدرۃ العلما مین فتویٰ نویسی کی خدمت پر مامور تھے اِنکے متعلق دینیات کی تعلیم کیگئی ہے۔ تیسرے یہ خاکسار ہے جو علاوہ اپنے فرض منصبی کے دو گھنٹے ادب کی کتابین پڑھاتا ہے چوتھے مولوی مفتی عبدالحمید صاحب فرنگی محلی ہین جو صرف ایک گھنٹہ پڑھاتے ہین باقی وقتون مین افتا کا کام کرتے ہین اور مدرسے کا اہتمام بھی بالفعل اِنکے متعلق ہے پانچوین مولوی عبدالشکور صاحب کاکوروی ہین جنکے متعلق صرف ونحو کی تعلیم ہے۔ چھٹے منشی محمد علی صاحب ہین جو دفتر مدرۃ العلما مین پہلے سے سیاہہ نویس ہین اب علاوہ کار مفوضہ کے تین گھنٹے مدرسے مین حساب کی تعلیم دیتے ہین۔ ساتوین منشی واجد علی صاحب خوشنویس ہین جو مشق خط کراتے ہین۔

حاضری مدرسے کی ۱۰ بجے سے ۴ بجے تک ہے اسمین سے ایک گھنٹہ ظہر کی نماز کے لیے دیا جاتا ہے پانچ گھنٹے درس کے ہین تین گھنٹے سبق کے ایک گھنٹہ مشق خط کا ایک گھنٹہ حساب کا ہر گھنٹے مین باری باری سے جماعتین ان مدرسین کے پاس جاتی ہین جنکے متعلق اُمور مذکورہ کر دیے گئے ہین۔

طریقہ تعلیم مین اس بات کا زیادہ لحاظ رکھا گیا ہے کہ طلبا کو بہ تیعاب مسائل کے ساتھ استعداد کامل پیدا ہو اسیواسطے ہر ہفتہ انکی خواندگی کا امتحان لیا جاتا ہے۔ جو مدرسین بطور خود اپنے اپنے درجہ کا لیتے ہین اور ماہانہ امتحان مین یہ انتظام کیا جاتا ہے کہ ہر مدرس کے متعلق دوسرے درجے والون کا امتحان کیا جاتا ہے جسکی خواندگی اِنکے متعلق نہین ہے اور امتحان تقریری وتحریری دونون طریقون سے لیا جاتا ہے علاوہ اِسکے ہر ہفتہ جمعہ کی شب کو سب طلبا جمع کیے جاتے ہین اور انسے اس عنوان پر تقریر کرائی جاتی ہے جو پہلے سے معین کر دیا جاتا ہے۔ مدرسین اسوقت موجود رہتے ہین اور انکی لغزشون پر انکو متنبہ کرتے جاتے ہین۔

علاوہ اِسکے طلبا کی شگفتگی خاطر اور وسعت معلومات کے واسطے اور نیز اسلیے کہ دنیا کی نشیب و فراز سے بیخبری کی عادت انمین نہ پڑ جائے دارالاخبار بھی قائم کر دیا گیا ہے جسمین عربی اور اردو کے

اخبار جمع ہوتے ہین اور اُنکو ہدایت کردی گئی ہے کہ ایک خاص وقت مین وہان مجتمع ہوکر اخبار دیکھا کرین۔

مگر صاحبو! مذکورۂ بالا بیان سے آپ کو یہ معلوم ہوگیا ہوگا کہ اسوقت تک جیسا کچھ انتظام ہو وہ موجودہ ضرورت کے موافق ہنگامی طور پر کرلیا گیا ہی جیسا کہ چاہیے خاص طور پر تقرر ابھی تک نہین ہوا۔ علاوہ اِسکے ادب اور ریاضی کی تعلیم اس بات کی محتاج ہی کہ اِسکے واسطے خاص انتظام کیا جائے تاکہ جو چیزین مشق عملی کے متعلق ہین اُنمین خامی نرہے پس ضرور ہی کہ اسکا خاص انتظام کیا جائے اور مدرسین بڑھائے جائین کیونکہ دارالعلوم کے قائم کرنے سے مقصود اصلی ہمارا یہ ہوکہ جو نقائص عربی کے موجودہ طریقۂ تعلیم مین پائے جاتے ہین وہ دور کیے جائین اور تعلیم کے ساتھ تربیت پورے طور پر کیجائے جسکی نایابی سے عربی تعلیم کا معیار اس زمانے مین بہت گھٹ گیا ہو اور اسی کے ساتھ زمانے کی ضرورتون کا بھی ہم اندازہ کرتے رہین پس ضرور ہی کہ ہم مدرسین کی ایک کافی جماعت تیار کرین اور خاص خاص علوم کا انکو ذمہ دار قرار دین تاکہ وہ یکسوئی کے ساتھ اِن علوم و فنون مین اپنی بلاغ نظر کو بڑھائین اور طلبا پر اسکا اثر ڈالین علاوہ اِسکے ضرورتون کا اختلاف و تعدد بھی اسی بات کو مقتضی ہی ہم یہ نہین چاہتے کہ وہ متنبی اور حریری پڑھ جائین مگر دو سطرین بھی عربی کی نہ لکھ سکین یا لکھنا آجائے مگر پانچ منٹ تک عربی مین گفتگو نہ کرسکین یا منطق مین علامہ ہوجائین مگر حساب و ہندسہ سے ناآشنا رہین۔ یا بایں ہمہ علم و فضل قرآن مجید کو تجوید و قرأت سے نہ پڑھ سکین ہم چاہتے ہین کہ سب سے زیادہ قرآن مجید اور حدیث و فقہ کے ساتھ اعتنا کیا جائے اِسکے بعد درجۂ ابتدائی مین زیادہ تر عربیت پر زور دیا جائے کیونکہ یہ درجہ مدارج مافوق کا زینہ ہی اگر بنیاد ناقص ہوگی تو مکان ہمیشہ متزلزل رہے گا اِسکے بعد طبیعت مین جودت پیدا کرنے لیے ہم منطق بھی پڑھائین اور ضرورت کے لحاظ سے حساب و ہندسہ کی تعلیم دین پس اُمور مذکورۂ بالا پر غور کرنے کے بعد میرے نزدیک مدرسین کے موجودہ نصاب کو پورا کرنے کی غرض سے

تاکہ وہ ان علوم و فنون مین جو نصاب تعلیم مین داخل کیے گئے ہین بخوبی تعلیم دیسکین ۹ نو مدرس ہونے چاہئین (۱) مدرس دینیات انکے متعلق فقہ۔ حدیث۔ تفسیر کی تعلیم کی جائے اور طلباے دارالاقامۃ کی نگرانی اُمور دینیہ کے متعلق مثلاً نماز کی پابندی اور جماعت کا التزام اور انکی ترتیب و تہذیب اخلاق وغیرہ (۲) مدرس ادب انکے متعلق ادب۔ بلاغت اور تاریخ کیجائے اور طلبا کو تحریر عربی کی مشق کرانا اور جو وقت عربی مین گفتگو کرنے کا مقرر کیا جائے اُسوقت انکی تقریر کی اصلاح کرنا (۳) مدرس منطق اور کلام (۴) مدرس صرف ونحو (۵) نائب مدرس صرف ونحو۔ صرف ونحو کے واسطے دو مدرسونکی اسلیے ضرورت ہی کہ درجۂ اولےٰ مین صرف ونحو پر پورا زور دینے کی حاجت ہی اسیواسطے وہ دُسال کی خواندگی مین داخل ہی پس ایک مدرس سے یہ کام پورے طور پر نہین ہوسکتا (۶) مدرس فارسی کہ جو چھوٹے بچے فارسی پڑھتے ہوئے داخل ہون اُنکو فارسی پڑھائین اور اُردو مضمون نگاری کی مشق بھی اُنکے متعلق کیجائے (۷) مدرس ریاضی (حساب و ہندسہ) (۸) قاری جنکے متعلق فن قرأت و تجوید کی تعلیم کیجائے (۹) خوشنویس علاوہ ان مدرسین کے دو شخص ایسے مقرر کیے جائین جو عربی اور فارسی کے اہل زبان ہون اور اُنکے متعلق نگرانی اور تالیقی کردی جائے اگر کوئی عرب ایسا ملجائے جو قاری بھی ہو تو وہ دونون کام انجام دیسکیگا صرف ایک فارسی زباندان کی ضرورت باقی رہجائے گی۔

یہ بھی ملحوظ رہے کہ ہرچند بادی النظر مین درجۂ ابتدائی کے لیے اسقدر مدرسین کا مقرر کیا جانا بے موقع خیال کیا جاسکتا ہی اور اس اندازے کے موافق درجۂ فضیلت اور درجۂ تکمیل کے واسطے بہت زیادہ مدرسین اور مصارف کی حاجت سمجھی جاسکتی ہے مگر غور کرنے سے معلوم ہوسکتا ہی کہ اس درجے مین جس غرض سے مدرسین کی تعداد بڑھائی گئی ہی وہ اسی مین ختم بھی ہوجائے گی مثلاً مدرس فارسی مدرس قرأت و تجوید خوشنویس مدرس صرف ونحو نائب مدرس صرف ونحو وغیرہ اور فارسی کے اہل زبان اوپر کے درجون مین بھی کام دیسکین گے

جناب صدر انجمن ! ایسی حالت مین جبکہ دار العلوم کا کوئی علحدہ اور مستقل سرمایہ نہین ہی اس کام کا خوش اسلوبی کے ساتھ چلانا کچھ آسان کام نہین ہی۔ دنیا کا یہ عام قاعدہ ہی کہ متعدد اور مختلف الحیثیت کام ایک وقت مین اس طور پر انجام نہین پاتے کہ سب اپنی خوش اسلوبی مین یکسان ہون آپ غور فرما سکتے ہین کہ ارکان ندوۃ العلما دار العلوم کے کھولدینے سے دو نہایت اہم کامون کے ذمہ دار ہوگئے ہین ایک سرمائے کا جمع کرنا جسپر دار العلوم کے قیام و بقا کا مدار ہے دوسرے دار العلوم کے طریقۂ تعلیم اور حسن تربیت کا عمدہ نمونہ پیش کرنا اور دونون کام مختلف الحیثیت ہین سرمائے کا جمع کرنا اس بات پر موقوف ہی کہ ارکان ندوۃ العلما کاسۂ گدائی ہاتھون مین لیکر اپنے لیے نہین بلکہ اہل اسلام کے لیے اُنھین سے در بدر بھیک مانگتے پھرین اور طریقۂ تعلیم کی اصلاح اور تربیت کی خوش اسلوبی اس بات کی مقتضی ہی کہ وہ سب کامونکو چھوڑ کر ہمہ تن تعلیم و تربیت کی نگرانی اور دار الاقامہ کے حسن انتظام کی طرف متوجہ ہون لیکن اگر روسا ہمارے دست و بازو بنجائین اور کامونکو برابر تقسیم کرلین بطرح سے کہ جو ہمارے کرنے کا کام ہے وہ ہمارے سپرد کیا جائے اور جو اُنکے کرنے کی بات ہی اُسکے وہ ذمہ دار ہون تو یہ کام بآسانی نہایت خوش اسلوبی سے چل سکتا ہی جس سے قوم و ملک بہت جلد متمتع ہو سکتا ہی

دار العلوم کے حسن انتظام کے لیے جن چیزونکی ضرورت ہی انمین سب سے مقدم سرمائے کی فراہمی ہے اسکے بعد مدرسین کا ضرورت کے موافق انتخاب کرنا جسکو مین نے اوپر مفصل بیان کیا ہی اسکے بعد خاص اس درجے کے ترقی دینے کے لیے اسقدر ضرورتین باقی رہجاتی ہین جنکا اسوقت شمار کرنا بہت مشکل ہی۔ حاجت موجودہ کے لحاظ سے جن چیزونکی ضرورت اسوقت ہمارے پیش نظر ہے اُنکو اجمالاً مین بیان کرتا ہون۔

سب سے بڑی ضرورت اس بات کی ہے کہ اس درجۂ ادنے کے لیے مکانکو وسعت دیجائے اسواسطے کہ جو کمرے درسگاہ کے واسطے خاص ہین وہ بالکل ناکافی ہین ایک ہی کمرے مین جب دو دو تین تین مدرس بیٹھتے ہین تو پڑھانے کی حالت مین اُنکی آوازین ایک دوسرے

سے لڑجاتی ہین جس سے طلبا کو فائدہ بہت کم ہوتا ہو اور مدرسین کو بھی وحشت ہوتی ہے۔ پس ضرور ہو کہ اس بڑے کمرے کے پہلو مین دوسرا بڑا کمرہ بنایا جائے اور اسکے دونون پہلو مین دو صحنچیان ہون تاکہ اسوقت کی ضرورت کے موافق درسگاہ درست ہو جائے علاوہ اسکے طلبا کے رہنے کے لیے کم از کم دس کمرون کا بنا ضروری ہے کیونکہ طلبا کی درخواستین بکثرت آرہی ہین اور مکان کے نہونے سے وہ قبول نہین کی جاتین جسقدر لیلی گئی ہین اُنکے لیے بھی دشواری سے جگہ نکالی گئی۔

دوسری ضرورت اور اہم ضرورت یہ ہو کہ طلبا کے لیے وظائف بکثرت جمع کیے جائین تاکہ وہ شریف زادے جو ناداری کی وجہ سے تعلیم و تربیت سے محروم رہجاتے ہین اس سے مستفید و متمتع ہون کیونکہ تجربے سے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ اس زمانے مین ذی مقدرت لوگون کو تعلیم و تربیت کا بہت کم خیال ہے اور اُنکے آرام طلبی سے کچھ وجوہ ایسے پیش آجاتے ہین جنسے وہ اسکو انجام بھی نہین دیسکتے۔ علاوہ اسکے انکے مربیون کو اپنی دولتمندی کے افکار سے اسقدر فرصت بھی نہین ہوتی کہ وہ اپنی اولاد کی تعلیم کیطرف ہمہ تن متوجہ ہون۔ دوسرے طبقے کے لوگ جنکو خدا نے دولتمندی کا بہت کم حصہ دیا ہے اسطرف متوجہ ہوتے ہین مگر افسوس ہو کہ وہ ناداری کیوجہ سے اسکے مصارف کو برداشت نہین کرسکتے اور نتیجہ دونون صورتون مین یکسان نکلتا ہو۔ یہی وجہ ہو کہ روز بروز جہالت پھیلتی جاتی ہو اور علم مفقود ہوتا جاتا ہو پس اگر اسکا یون انتظام کیا جائے کہ کثرت سے وظائف فراہم کیے جائین اور جو لوگ نادار مگر جوہر قابل ہین اُنکو منتخب کرکے وظائف دیے جائین تو چند دنون مین علوم و فنون کی مردہ حالت مین جان پڑجائے گی اور جیسا کہ اگلے زمانے مین علم و فضل کے شیوع سے گھر گھر اسکا چرچا ہو گیا تھا اور امیر و فقیر سبکے سب ایک رنگ مین ڈوب گئے تھے اب بھی ہو سکتا ہو ؎

فیض روح القدس ارباز مدد فرماید		دیگران ہم بکنند انچہ مسیحا میکرد	

تیسری ضرورت یہ ہو کہ دارالعلوم کے متعلق ایک کتب خانہ قائم کیا جائے جسمین ہر علم و فن کی کتابین موجود ہون خصوصًا قدما کی تصانیف جنکے مطالعہ سے ہر علم و فن کے متعلق زیادہ بصیرت حاصل ہوتی ہے کتب خانے کے قائم ہو جانے سے طلبا اور مدرسین کو انکے مطالعے کیطرف رغبت پیدا ہوگی اور اس سے اُنکو وسعت معلومات اور بلاغ نظر بآسانی حاصل ہو سکتا ہے۔ اہل یورپ کی اِس جدت پسندی اور روز افزون تحقیقات کا بڑا ذریعہ یہی کتبخانہ ہین جو یورپ مین جا بجا قائم ہین اور ہر شخص اونسے مستفید ہو سکتا ہے۔ مگر یہ کتب خانے بجز دو تین شاہی کتب خانون کے خود قوم کے قائم کیے ہوئے ہین مصر کا کتب خانہ خدیوی جو نہایت نامور کتب خانہ ہو درحقیقت شاہی کتب خانہ نہین ہی بلکہ وہ قومی کتب خانون کا ایک مجموعہ ہی مدارس اور مساجد کے کتب خانون کو خدیو مصر کے حکم سے ایک کر دیا گیا ہو۔ یہان بھی اگر مسلمان توجہ کرین تو ایک کتب خانہ کا قائم ہو جانا کچھ مشکل نہین ہی ہندوستان مین کچھ کتابون کی کمی نہین ہے مگر جا بجا کنز مدفون کیطرح مخفی ہین اور کیڑونکی غذا بن رہی ہین اگر وہ لوگ ہمت کرکے یہان بھیجدین تو اُنکی حفاظت بھی بخوبی ہوگی اور اونسے فائدہ بھی ہوگا علاوہ اِسکے تاجران کتب کو تھوڑی توجہ ہو جائے اور ایک ایک نسخہ اپنے کتب خانونسے مرحمت کرین تو انپر کچھ گران بھی نہو اور آسانی کے ساتھ ایک بڑا ذخیرہ کتابونکا جمع ہو جائے

مولوی سید عبدالحی صاحب مددگار ناظم جب یہ مضمون ختم کر چکے تو مولوی محمد حبیب الرحمن خانصاحب شروانی رئیس بھیکن پور کھڑے ہوئے اور اُنھون نے اپنا مضمون جو دارالعلوم کی ضرورت پر لکھا تھا نہایت خوبی سے پڑھکر سُنایا۔

مضمون مولوی محمد حبیب الرحمن خانصاحب شروانی رئیس بھیکن پور

حضرت صدر انجمن: بزرگان دین و اعیان قوم!

مجلس ندوۃ العلما جن مقاصد کو حاصل کرنے کی درپے ہی اُنمین ایک دارالعلوم بھی ہی۔ گذشتہ

برسون کے دوران مین مجلس مذکور نے اپنی اِس تجویز کو مختلف ذرائع سے ملک و قوم کی خدمت
مین پیش کیا ہو سالانہ جلسون مین ہزارون آدمیون کے سامنے دارالعلوم پر تقریرین کی گئین
ایک رسالہ مسودۂ دارالعلوم کے نام سے چھاپ کر شائع کیا گیا۔ اور اُسکے ہزارون نسخے مفت
مسلمانون کو تقسیم کیے گئے۔ اِس رسالے مین دارالعلوم کے اغراض و قواعد تعلیم وغیرہ۔ عمارت
کا پیمانہ۔ تربیت کا اسلوب صاف صاف اور واضح عبارت مین درج ہی۔ گذشتہ جمادی الاخر
کے مہینے مین بمقام لکھنؤ افتتاح دارالعلوم کے اعلان کے لیے ایک شاندار جلسہ کیا گیا جسمین
علما حکام، رؤسا و شرفا بھی جمع تھے۔ اس جلسے کی روداد بھی چھاپ کر شائع کیگئی۔ سب سے بڑھکر
مجتمع طریقہ اعلان وہ وسیع اور عظیم الشان مکان ہی جو لکھنؤ گولہ گنج مین واقع ہی اور جسمین دارالعلوم
کے درجۂ ابتدائی کی تعلیم ہو رہی ہی لیکن باوجود اِن تمام کوششون اور تشریحون کے نہ تو وہ
فوائد ہنوز حاصل ہوئے ہین جو ان رسالون۔ تقریرون اور جلسون سے مطلوب تھے اور نہ اور
قوم کی نظر توجہ اِسطرف مائل ہوئی ہے اور نہ وہ بدگمانی رفع ہوئی جو خواہ مخواہ اس مجلس کے
مقاصد عالیہ سے کیجاتی ہے۔ اب چونکہ دارالعلوم قائم ہو چکا ہے اُسکے مصارف کا بار ذمۂ اہلعلما
کر دیا ہی اسلیے یہ کم توجہی اور بدگمانی سنگین نقصانون کا باعث ہو رہی ہے اِسی بنا پر یہ مناسب
خیال کیا گیا کہ ایک وقت خاص شاہجہانپور کے جلسۂ سالانہ مین دارالعلوم کی نسبت بحث
کرنے کے لیے مقرر کیا جائے۔ اسی سلسلے مین یہ خاکسار بھی مامور ہے کہ کچھ تقریر کرے۔ اگرچہ
مجھسا بیمار ہیچمدان آدمی نہ اِسکے لائق ہے کہ مجمع علما و مشائخ مین زبان کھولے نہ اِسکی قابلیت
رکھتا ہو کہ ایسی مہتم بالشان علمی تحریک پر تقریر کرے۔ تاہم یہ ایک ایسی ضروری تحریک اور ایسا
اہم کام ہو کہ ہر مسلمان کو اسپر متوجہ ہونا واجب ہوا اور جو جس سے اِسکے حق مین بھلائی ہو سکے
کرنی چاہیے لہذا مین اِس تقریر کے لیے کھڑے ہونے کی جرأت کرتا ہون اور آپ سے
باادب عذر خواہ ہون۔ ع والعذر عند کرام الناس مقبول۔

حضرات! اس موقع پر سب سے اوّل یہ بحث شاید بیجا نہوگی کہ مسلمان

بحیثیت قوم کیا کیا ضرورتین رکھتے ہین - قوم اہل اسلام جن اجزا سے مرکب ہو اُنپر اگر سرسری نظر بھی ڈالی جائے تو صاف عیان ہوتا ہو کہ نسل کے اعتبار سے دنیا بھر کی نسلین اور ملک کی حیثیت سے سارے عالم کے ممالک کے باشندے اِس قوم مین شامل ہین اور ہماری قوم برخلاف اور اقوام ممالک کے ایک ایسی قوم ہو جسکا شیرازۂ جمعیت نہ نسل ہو نہ ملک بلکہ مذہب اور صرف مذہب ہو پس ظاہر ہے کہ مسلمانونکی قوم جبتک زندہ ہو اپنے بقا وحیات مین مذہب کی محتاج رہیگی اور مذہب ہمیشہ اُسکی ضروریات قومی مین داخل و شامل رہیگا -

حضرات ! دنیا مین جسقدر بڑے بڑے مذاہب قائم ہوئے باوجودیکہ اُنکو عالم وجود مین آئے سیکڑون ہزارون برس ہوگئے اور صدہا ہزارہا برس کی عمر مین اُنھون نے سیکڑون انقلابات زمانہ دیکھے تاہم وہ دنیا پر حکمرانی کر رہے ہین پس ایک ایسے عظیم الشان مذہب کی نسبت جیسا اسلام ہو یہ اندیشہ کرنا کہ "وہ خدانخواستہ دنیا سے مٹ جائیگا" شہادت تاریخ کے بھی خلاف ہے - لیکن ہان یہ ممکن ہو اور ہو رہا ہو کہ مذہب علمای ربانی کے وجود سے محروم ہو کر بازیچۂ عوام بنجاتا ہے صفات حسنہ اور انسانی فضائل اور دنیا بھر کے رذائل اور اخلاق بُرا ئیان اہل مذہب مین رائج ہو جاتی ہین اور چونکہ کوئی سمجھانے والا باقی نہین رہتا اسلیے اہل مذہب اُنکو عین مذہب اور اصل دین سمجھکر اُنپر دل و جان سے اصرار کرتے ہین اور جو باتین خود اُنکے مذہب نے حرام و ناروا بتائی ہین اُنکو اپنی نادانی کے اثر سے وہ نافہم مستحسن و بہتر سمجھکر بجالاتے ہین - مین ایسے مسلمانون سے واقف ہون جو بعض میلون مین جاکر خوک کے خون کا ٹیکا اپنی پیشانیون پر لگواتے ہین اور اوسکو داخل حسنات خیال کرتے ہین - ایسے بھی ہین جو گھر بھر مین ایک آدمی کے نمازی ہونے کو سب گھر والون کے لیے کافی سمجھتے ہین - ایسے بھی ہین جو جھوٹ بولنے دوسرون کو دغا فریب دینے کو مقتضای دانشمندی سمجھتے اور ان صفات رذیلہ سے بچنے والون کو کم نظری سے دیکھتے ہین - غرض جب مذہب کے اصلی جلوے اور حیات بخش انوار نظرون سے غائب ہو جاتے ہین تو اُنکی جگہ جھوٹے کرشمے اور تاریک خیال لے لیتے ہین - لہذا یہ امر ضروری ہو کہ قوم مین ایسے بزرگ ہمیشہ اور کافی

تعداد مین موجود رہین جو مذہب کے اُصول و فروع سے کما حقہ واقف ہون اُنکی قابلیت رکھتے ہون کہ احکام دین کو قوم مین جاری رکھین اور مسلمانون کے ہر طبقے اور فرقے مین مذہب کا حیات بخش اثر پہنچائین۔

جن لوگون نے مسلمانونکی گذشتہ اور موجودہ حالت پر غور کیا ہو اُنکو بدیہی طور پر یہ بات محسوس ہوتی ہو کہ مسلمانونکی اخلاقی حالت روز بروز زبون ہوتی جاتی ہے اُنکے معاملات یوماً فیوماً تباہ اور اُصول راستبازی سے دور ہوتے جاتے ہین۔ باہمی ہمدردی مفقود اور ادای حقوق کا سلسلہ یکقلم موقوف ہوتا جاتا ہو۔ آیا اسکا سبب کیا ہو۔ جو تعلیم جدید کے حامی بے تامل بول اُٹھینگے کہ تعلیم کی کمی سے یہ تمام خرابیان برپا ہین جسوقت تعلیم پھیلی یہ تمام بُرائیان اسطرح کافور ہو جائینگی جسطرح آفتاب کی شعاعین رات کے اندھیرے کو مٹا دیتی ہین۔ اُنکا مطلب تعلیم سے تعلیم جدید ہو۔ لیکن یہ جواب سرسری اور واقعات سے بعید ہو۔ آج سے چالیس یا پچاس برس پیشتر تعلیم جدید کا نام بھی بہت کم لوگ جانتے تھے لیکن آج سے بہت زیادہ مسلمانون کے اخلاق درست تھے اُنکے معاملات مین بہت زیادہ راستبازی تھی وہ ابنائے جنس کے حقوق کا بدرجہا زیادہ لحاظ رکھتے تھے۔ جب یہ حالت ہو تو معلوم ہوتا ہو کہ تعلیم جدید کی کمی یا بیشی ان باتون مین موثر نہین ہو بلکہ اسکا کچھ اور ہی سبب ہو۔ ایک سبب غالباً اس تباہی کا یہ بتایا جائیگا کہ علم دین کا چرچا نہین رہا لیکن یہ جواب بھی ٹھیک نہین ہو آج علوم دینیہ کی وہ وہ کتابین چھپ چھپکر شائع ہو رہی ہین اور قوم مین کھپ رہی ہین جنکے دیکھنے پر اگلے علما ناز فرماتے تھے۔ تفسیر۔ حدیث۔ فقہ کی بڑی بڑی مستند کتابین اُردو مین ترجمہ ہوکر شائع ہوگئی ہین ان فنون کی مستقل کتابین اُردو مین تصنیف ہوکر مقبول ہو رہی ہین۔ مدارس عربیہ قدم قدم پر جاری ہین۔ شہرون اور قصبون سے گذر کر دیہات مین جا بجا عربی مدرسے قائم و جاری ہین۔ سال بسال بڑی شان و شوکت سے ان مدارس مین دستار بندی کے جلسے ہوتے ہین۔ منزلون سے اہل علم تشریف لاکر ان جلسون مین شریک ہوتے ہین اور دہائیون طلبا فارغ التحصیل ہوکر ان مدارس سے نکلتے ہین۔ واعظین کے

غول کے غول ملک مین پھیلے ہوئے ہین مختلف فرقونکی باہمی نزاعون کی گرمی نے عوام مسلمین کو معرکۃ الآرا مسائل بلکہ اُنکے دلائل سے آگاہ کر دیا ہی جب یہ حالات اور واقعات آنکھونکے سامنے ہین تو کیونکر کہہ سکتے ہین کہ ملک مین علم دین کا چرچا نہین ہے۔ پس ہمکو اس تباہ حالت کا سبب دوسری جگہ تلاش کرنا چاہیے اور وہ یہ ہی کہ ملک اور قوم مین اب ویسے پاکیزہ مشرب وسیع العلم علما موجود نہین رہے جیسے چالیس پچاس برس پیشتر اور بیشتر تھے۔ یہ بزرگ مذہبی ہدایتون کی مجسم تصویر اور صفات و اخلاق اسلامی کے سراپا نمونے ہوتے تھے اُنکے فیض صحبت سے اہل علم دین اسلام کی پابندی اخلاقِ محمدی کی پیروی سیکھتے تھے اور چونکہ وہ بزرگ خود ارکان دین پر قائم اخلاق کے پابند ہوتے تھے اُنکی ذات سے دین کی وقعت دہنون مین قائم ہوتی تھی۔ جو بات اُنکی زبان سے نکلتی تھی دلون مین جاکر ٹھہرتی تھی اب ایسے علما اتنے کم ہین کہ تمام ہندوستان پر نظر ڈالکر شمار کرین تو درجۂ اعداد سے آگے نہ بڑھین گے۔ اُسی کا یہ لازم نتیجہ ہی جو نیک آثار اُنکی ذات گرامی سے وابستہ تھے وہ بالکل مفقود ہوتے جاتے ہین اور یہ مان لینا چاہیے کہ مسلمانون مین پھر ویسے اوصاف ہرگز پیدا نہین ہو سکتے جب تک پھر ویسے علما پیدا نہون۔ جو لوگ تعلیم جدید کے مؤید ہین وہ اس میرے بیان کو قبول کرنے پر آمادہ نہونگے لہذا مین اُنکی خدمت مین گزارش کرتا ہون کہ سر سید احمد خان بہادر سے بڑھکر تعلیم جدید کا مؤید کون ہو سکتا ہی تاہم اُنھون نے اس حالت کو واقعات کی بنا پر تسلیم کیا تھا اور نہ صرف تسلیم کیا تھا بلکہ علی الاعلان ایک بڑے مجمع مین بیان کیا تھا چنانچہ اُنھون نے ایجوکیشنل کانفرس کے اجلاس نہم واقع ۱۸۹۴ء مین جو لکچر دیا تھا اُسمین وہ کہتے ہین "گذشتہ زمانے مین ہماری بزرگون کی حالت نہایت عمدہ اور بے نظیر تھی۔ گذشتہ زمانے کی سوسیٹی جسے یاد کرکے ہمکو رونا چاہیے ہمارے بزرگون کو نصیب تھی۔ اخلاق محبت۔ مروت۔ دوستی۔ دوستی کا برتاؤ۔ دوستی کا پاس دلی نیکی۔ فیاضی متانت۔ چھوٹون کے ساتھ الفت۔ بڑون کا ادب۔ غریبون کے ساتھ ہمدردی قومی یگانگت۔ سب اُنمین جمع تھے۔ قومی تعلیم دینی و دنیاوی کا ایسا مستحکم اور قابل ادب سلسلہ تھا

جسکی نظیر تمام دنیا کی کسی قوم مین پائی نہین جاتی۔ ایک بزرگ مقدس عالم دن رات بلا خیال دنیوی فائدے کے خدا کی رضامندی اور اپنی قوم اور اپنے مذہب کے لوگونکی تعلیم کیلیے ایک مسجد کے کونے یا خانقاہ کے حجرے یا اپنے مکان کی کوٹھری مین بیٹھا پڑھاتا تھا پھر غریب سے غریب آدمی پڑھنے کو آئے یا بادشاہ شاہنشاہ کا بیٹا سب کی تعلیم مین مساوی برتاؤ کرتا تھا

اخیر زمانے مین بھی مگر اس زمانے سے پہلے کثرت سے ایسے بزرگ ہر قصبے و شہر مین پائے جاتے تھے جنسے اُنکو دیکھا ہے آدمی نہین فرشتہ پایا ہے۔ اُنکی صحبت کی برکت سے طالب علمون کے اخلاق درست ہوتے تھے نیکی اُنکے دل مین پیدا ہوتی تھی۔ شاید اب بھی دو ایک بزرگ ایسے ہون مگر وہ ایسے شاذ و نادر ہین جو تمام قوم کو فائدہ پہونچانے کو ناکافی ہین۔ سب سے بڑا مقصد تعلیم و تربیت سے انسان مین نیکی و اخلاق اور انسانیت اور آدمیت پیدا کرنا ہے وہ ہمکو اپنے بزرگون کی صحبت سے حاصل ہوتا تھا۔ پشت در پشت بطور ورثے کے ہمارے بزرگونکو پہونچتا تھا اور اُنسے ہمکو۔ ہمارا ملک جو خاص ہندوستان یا متوسط ہندوستان کہلاتا ہے ہر ایک امر مین کیا علم مین کیا معاشرت و تہذیب مین کیا زبان مین دوسرے ملکون کے لیے نظیر تھا انقلابات زمانہ سے نہ اب وہ زمانہ ہے نہ اب وہ لوگ جنکی صحبت سے ہم تربیت پاتے تھے غدر ۱۸۵۷ء نے جسکا الزام بدقسمتی سے مسلمانون پر لگا یا گیا رہا سہا جو کچھ تھا سب برباد کر دیا ہمارا ملک ہی نہین برباد ہوا بلکہ جیسا اُسکا اثر تمام ہندوستان پر پہونچتا تھا اسیطرح اُسکی بربادی کا اثر بھی تمام ہندوستان مین پہونچا۔

دوسری دلیل یہ ہے کہ گورنمنٹ انگریزی نے ازراہ انصاف پسندی اور دور اندیشی اپنے تعلیمی سلسلے مین کسی مذہب کی تعلیم داخل نہین فرمائی ہے اس سلسلے نے سیکڑون ہزارون تعلیم یافتہ پیدا کیے جو ملک کے ہر صیغے و شعبے مین پڑھے ہوئے ہین، سالہا سال کے تجربے نے یہ بات ثابت کردی ہے کہ بدون مذہبی تعلیم کے صرف دنیاوی تعلیم ہماری حالت درست نہین کرسکتی چنانچہ لارڈ کرزن گورنر جنرل و ویسرائے گورنر مدراس اور ہمارے نواب لفٹنٹ گورنر بہادر

نے جو حال مین تقریرین کی ہین وہ صراحۃً اسی پر زور دے رہی ہین۔

اب یہ امر غور طلب ہو کہ ویسے علما کیون نہین پیدا ہوتے۔؟ اس سوال کا جواب دینے کے لیے ہمکو ایک نظر اس بات پر ڈالنی چاہیے کہ جن علما کی کمی قوم مین ہو وہ کیونکر پیدا ہوتے تھے جن گذشتہ علماے کرام کا مین حوالہ دے رہا ہون اُنکی طالب علمی کے زمانے مین اصطلاحی مدارس کا نام بھی ملک مین بہت کم لوگ جانتے ہونگے پس وہ علما اصطلاحی مدرسون کی تعلیم یافتہ نہ تھے۔ اُس زمانے مین ملک کے مختلف شہر مثل دہلی۔لکھنؤ۔ رامپور علم کے مرکز ہو رہے تھے۔ اُن شہرون مین ہر فن کے اساتذہ و ماہرین اپنے اپنے مقام پر درس دیتے تھے علوم کے طالب اور فنون کے شائق ملک کے مختلف اطراف سے اِن شہرون مین آتے اور ہر فن کے اساتذہ سے اُس فن کو حاصل کرتے ان اساتذہ کی طرز تعلیم اور فیض صحبت کا یہ اثر ہوتا کہ اُنکے شاگرد بھی انھین کے رنگ مین رنگ جاتے تھے اور جب وہ فارغ التحصیل ہوکر وطن کو لوٹتے تو اُنمین انوار مختلفہ کا جلوہ صریح نظر آتا۔ دہلی مرحوم کے آخری دور پر بطور نمونہ ایک سرسری نظر ڈالنی چاہیے۔ مثلاً تصفیۂ قلب و روحانی صفات کے حصول کے لیے خانقاہ شریف تھی۔ جناب میانصاحب مرحوم کا آستانہ علوم دینیہ کا سرچشمہ تھا۔ ادب و معقول کی تعلیم کے لیے مولوی فضل حق صاحب مرحوم کی درسگاہ تھی۔ مفتی صدرالدین خانصاحب آزردہ کے یہان قریباً ہر فن کی تعلیم ہوتی تھی۔ طب کے درس کے لئے قانون کے نبض شناس حکیم امام الدین خانصاحب تھے۔ فارسی کی تکمیل کے لیے مرزا غالب کا دیوانخانہ تھا۔ غرض باطنی اور ظاہری کمالات کے چشمے نہین دریا اور ذخار دریا جاری تھے جنسے طلبا سیراب ہوتے تھے۔ جو لوگ اس دارالعلوم سے پڑھکر آتے وہ کمالات علمی و مجموعی صفات انسانی کے نمونے شگفتہ دماغی کے گلدستے ہوتے۔ وہانکے پڑھے ہوئے علما مین ایسے نمونے بھی تھے جو علوم عربیہ مین فاضل۔ ادب عربی و فارسی بلکہ اُردو پر قادر طب مین صاحب دستگاہ ظریف الطبع اور اُسکے ساتھ مرتاض و تہجد گزار ہوتے۔ افسوس کہ اب وہ علمی مجالس ویران ہوگئین جنسے کمال کے بازارون مین سناٹا چھا یا گیا اور وہ انسانون کے ڈھلنے کے سانچے معدوم ہوگئے ؎

خزان رسید و گلستان ازآن جمال نماند	سماع بلبل شوریدہ رفت و حال نماند
نشان بلبل این باغ از کسے پرسی	برو کہ آنچہ تو دیدی بجز خیال نماند

مین نے مولانا قاری عبدالرحمن صاحب پانی پتی کی خدمت مین جناب میانصاحب مرحوم کے مدرسے کے نصاب کی درخواست کی تھی اور بلحاظ اُس توجہ کے جو جناب قاری صاحب ممدوح کو خاکسار کے حال پر تھی اس درخواست کو پذیرا فرماکر ایک طویل خط مین سارا سلسلہ تحریر فرمایا تھا اُسکے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہی کہ کتب تعلیمیہ قریبًا وہی تھین جو اب بھی داخل نصاب اور مدارس عربیہ مین رائج ہین۔لیکن اب یہ نصاب اُس قسم کے علما پیدا نہین کرتا جیسے پہلے پیدا ہوتے تھے۔گذشتہ اور موجودہ حالات کے ملانے سے یہ بات صاف منکشف ہوتی ہو کہ اب طریقۂ تعلیم وتعلم بالکل بدل گیا ہو اور پڑھنے پڑھانے کا صرف نام باقی ہے۔ضبط اوقات۔کثرت مطالعہ توجہ کی یکسوئی۔ماسوا سے بے نیازی۔علوّہمت یہ باتین تحصیل علم کی جان ہین اور حیف کہ اب یہی قریبًا معدوم ہین اسی وجہ سے خاطرخواہ نتائج حاصل نہین ہوتے۔

جس سال مجلس ندوۃ العلما قائم ہوئی ہے اُسی سال مین نے قریبًا ان ممالک کے کل مشہور عربی مدارس کے طلباے عربی خوان کے تعداد کی بقید وطن تفتیش کی تھی۔اِس تحقیق کا یہ حسرتناک اور دردانگیز نتیجہ نکلا کہ اِن ممالک کے لوگون نے عربی پڑھنا قریبًا ترک کردیا ہو اور بہت ہی قلت کے ساتھ مدارس عربیہ مین ہمارے حصۂ ملک کے طالب علم نظر آتے ہین۔ہمارے وہ قصبے جو علمی جوہرونکی کان تھے وہان سے علوم عربیہ رخصت ہوچکے ہین۔جو مقامات علما سے معمور اور اہل کمال سے آباد تھے وہان اب معمولی مولوی بھی نظر نہین آتے۔سالہاے حال مین جن طلبا کی دستار بندی مختلف مدارس سے ہوئی ہے اُنمین اس دیار کے باشندے دیکھے جائین تو النادر کالمعدوم کے مرتبے سے آگے نہ بڑھین گے اِسکے ساتھ اسپر بھی نظر ڈالیے کہ اس پندرہ بیس برس کے عرصے مین جو نامور علما ہم مین سے اُٹھ گئے اُنمین سے کتنون کے جانشین ہوئے اور کتنے اپنا نام اپنی جگہ چھوڑکر اپنا کمال ساتھ لیگئے۔ان حالات اور واقعات سے ثابت ہوتا ہی کہ اگر یہ حالت بدستور

رہی تو عنقریب یہ ممالک اہل علم سے خالی رہجائین گے علما کی قلت سے جو اثر بد ہمارے مذہب - ہمارے اخلاق - ہمارے معاملات پر پڑ رہا ہی اُسکا بیان اوپر ہو چکا - جب خدانخواستہ علما بالکل نرہین گے تو کیا قیامت برپا ہو کر رہے گی - اللہم احفظنا من کل بلاء الدنیا والآخرہ ابھی مین نے ایک معزز اسلامی اخبار مین ایک مقام کا حال پڑھا جہان بیس ہزار مسلمان آباد ہین - اُن ہزارون اہل اسلام مین جہل کا یہ حال ہو کہ ایک فیصدی بھی اُردو نہین جانتا - کلمہ طیبہ جو اساس دین ہی وہ بھی صحیح یاد نہین - بت پرستی کا رواج ہو رہا ہی - ممکن ہی کہ اس خبر مین کچھ مبالغہ بھی ہو لیکن قرائن کی شہادت بہت کچھ اسکی صحت کا یقین دلاتی ہی - ایسے اہم واقعات اور زبردست حالات کو سرسری نظر اور کم توجہی سے دیکھنا آئین دانشمندی کے خلاف ہی - آج سے تیس برس پیشتر کے علما کی تعداد کو اس زمانے کے علما کی تعداد سے تیس برس اُدھر کے طلبا کی طالب علمی کی حالت کو آجکل کے طالبعلمون کی طالب علمی سے موازنہ کیجئے اُس قیاس موازنہ سے جو نتیجہ نکلے اُسکو سُرمۂ بصیرت بنائیے اور قیاس کی آنکھون مین لگا کر تیس برس آیندہ کے زمانے کو دیکھیے اور پھر غور کیجیے کہ حالت قابل اطمینان ہی یا اندیشہ ناک اور وحشت خیز - اگر قابل اطمینان ہو تو خداوند تعالے کا شکر ادا کیجیے اور گھر مین مطمئن ہو کر بیٹھیے اور اگر اندیشہ ناک اور ضرور اندیشہ ناک ہی تو بارگاہ الٰہی مین اُسکے دفع ہونے کی دعا مانگیے اور مردانہ عزم کے ساتھ کھڑے ہو کر اُسکے انسداد کی کوشش فرمائیے السعی منی والاتمام من اللہ -

اس موقع پر ایک اور سوال لائق توجہ ہی اور وہ یہ کہ ان ممالک کے باشندون نے جو عربی علوم کے دلدادہ تھے اُنکا پڑھنا کیون ترک کر دیا اِسکے جواب مختلف حیثیت کے ہین بعض سرسری اور سطحی اور بعض محققانہ اور واقعات پر مبنی ہین - اوّل یہ کہ عربی علوم حصول معاش مین مدد نہین دیتے اور دنیا کے لیے کارآمد نہین اسلیے لوگ اُنکو نہین پڑھتے - دوسرے یہ کہ انگریزی تعلیم کے رواج نے پڑھنے والونکو انگریزی کالجون اور اسکولون مین پہونچا دیا لہذا عربی مدارس خالی رہگئے - لیکن یہ جواب واقعات کے خلاف ہین - جو لوگ معاش کیطرف سے فارغ البال ہین - انگریزی تعلیم کے

مخالف ہین اور علوم عربیہ کے دل سے شیدا۔ ہزارون روپے سال بسال علوم عربیہ کی ترویج
مین صرف کرتے ہین وہ کیون اپنی اولاد کو عربی نہین پڑھاتے۔ جو لوگ مدارس عربی کے
بانی ہین اور علوم عربیہ کے رواج اور اُنکی تعلیم اپنے پروردگار اور اپنے رسول پاک کی خوشنودی
کا ایک ذریعہ سمجھتے ہین وہ اپنے بچونکو کیون ان مدارس مین پڑھنے نہین بھیجتے اسکے ساتھ اُنکے
بچے انگریزی بھی نہین پڑھتے۔ لوگ اپنی آنکھون سے دیکھ رہے ہین کہ کل انگریزی دگری یافتہ
معاش سے فارغ نہین بلکہ اُنمین سیکڑون پریشان حال ہین اور کل عربی دان یا فارسی دان
معاش سے محروم نہین بلکہ معزز طریقون سے روزی پیدا کرتے اور فارغ البالی سے بسر کرتے ہین
کیا کلکتہ اور بمبئی کے ہندوستانی لکھ پتی اور کروڑپتی جو ہمہ وقت ممالک یورپ سے سابقہ رکھتے ہین
سب کے سب انگریزی دان ہین؟ ہرگز نہین۔ کیا اندرون ملک کی لاکھون کروڑون پیہ سالانہ کی
تجارت انگریزی دان ہندوستانی سوداگرون کے ہاتھ مین ہی؟ ہرگز نہین۔ جب واقعات
یہ ہین تو ہم مذکورۂ بالا اسباب کو کیون صحیح تصور کرلین۔ آیندہ حالت جو کچھ ہو حالت موجودہ تو
یہی ہی۔ اسمین کوئی شک نہین کہ ان ممالک کے عربی پڑھنے والونکی کمی مین مذکورۂ بالا دونون
وجہین بھی مؤثر ہین لیکن علت تام نہین ہی اصل یہ ہی کہ خود مدارس عربیہ کی طرز تعلیم نئی اسکے
علما کی طرز زندگی اور اخلاقی حالت بہت کچھ عربی تعلیم کی راہ مین خلل انداز ہوئی ہی سالہاسال
طلبا مدارس مین رہتے ہین پڑھتے پڑھتے سپید ریش ہوجاتے ہین سب کچھ پڑھتے ہین مگر کچھ سمجھ مین
نہین آتا کہ کیا پڑھتے ہین جب دستار فضیلت باندھ کر مدرسہ چھوڑتے اور اہل ملک مین ملتے ہین تو
یہ معلوم ہوتا ہی کہ کچھ حضرات اجنبی دیس کے آئے ہوئے ہین جو زبان مین۔ حرکات سکنات مین عامۂ
خیالات مین عامۂ اہل ملک کے ساتھ میل نہین کھاتے ایسلیے اوّل تو اُنسے اور عامہ مسلمین سے
ربط ہی نہین ہوتا اور اگر ہوا تو جلد بیلیطفی سے بدل جاتا ہی۔ اکثر سند یافتہ معمولی نوشت و خواند کے
ہمارے سباق و سیاق سے غیر ماہر دنیا کے حالات سے محض بے خبر ہوتے ہین مین نہین کہتا کہ
سب ایسے ہوتے ہین مگر اسمین شک نہین کہ اکثر ایسے ہی ہوتے ہین۔ علما کی باہمی نزاعون نے

اس مقدس طبقے کے وقار و اثر کو بہت کچھ نقصان پہونچا یا ہی اور اُنکے وقار و اثر کے کم ہونے سے اُنکے علوم کا اثر و وقار بھی بہت کچھ دلون سے جاتا رہا ہی جو لوگ اِس تعلیم کو اچھا سمجھتے ہین وہ نتیجۂ تعلیم سے بد دل ہو جاتے ہین۔ موجودہ نصاب عربی کے نقائص کے نسبت وقتاً فوقتاً مجلس ندوۃ العلما مین بحث ہوئی ہے اور اکابر علماے مدرسین نے اِن نقائص کو علانیہ ظاہر و تسلیم فرمایا ہی اور اسکی اصلاح کی ضرورت مسلّم قرار پاچکی ہے۔ یہ بھی ظاہر ہے کہ ضرورت زمانہ نے یہ ناممکن کر دیا ہی کہ مسلمان انگریزی نہ پڑھین پڑھین گے اور ضرور پڑھین گے مسلمانون کے اسکولون مین پڑھین گے۔ گورنمنٹ اِسکولون مین پڑھین گے مشن اسکولون مین پڑھین گے اور اِسمین کچھ کلام نہین کہ انگریزی مسلمانون کو پڑھنی چاہیے لیکن اِسکے ساتھ یہ بھی ویسا ہی ضروری بلکہ اُس سے بڑھکر ضروری ہے کہ ان طلبا کو علوم دین و مشرقی سے واقف اور نہ صرف واقف بلکہ اُنکی واقفیت کے ساتھ اُنسے مانوس و مرتبط ہونا چاہیئے تاکہ قوم کے روپے سے تعلیم پاکر مذہب و قوم سے بیگانہ نہ رہجائین ان تمام امور پر غور کرنے کے بعد غالباً اس امر کے تسلیم کرنے مین کم مذبذبی رہے گا کہ ان تمام مدارج کی تکمیل بدون ایک زبردست اور وسیع انتظام کے نہین ہوسکتی اور ندوۃ العلما اپنے عالیشان دارالعلوم کو جن اصول پر قائم کرنا چاہتا ہی وہی ان ضرورتونکو پورا کرسکین گے۔ کئی برس کے تجربے نے یہ بات ثابت کر دی ہی کہ جو مشہور مدرسے عربی کی ملک مین جابجا قائم ہین اُنپر کافی اثر ہنوز ندوۃ العلما قائم نہین کرسکا اور اسلیے ان اُصولون کا اثر اُنپر نہین پڑسکتا اور وہ اپنی روش کو چھوڑنا گوارا نہین کرسکتے۔

جن صاحبون نے مسودۂ دارالعلوم دیکھا ہی اور وہ مختلف تحریرین اور تقریرین دیکھی ہین جنمین اُسکے اُصول بیان کیے گئے ہین اُنکے دل مین اِسکے باور کرنے کا رجحان ہوگا کہ مذکورۂ بالا ضرورتون کا احساس مجلس مذکور نے پورے طور پر کر لیا ہی اور اگر فضل الٰہی شامل حال ہے اور اُسنے مسلمانون کے دلون کو دارالعلوم کیطرف متوجہ کر دیا تو انشاء اللہ جس قسم کے علما کو آنکھین ڈھونڈھ رہی ہین وہ پھر پیدا ہونے لگین گے اور اُنکے انفاس کی برکت سے قوم مین پھر

راستبازی - دینداری - معاملات کی خوبی وصفائی پیدا ہو جائے گی - وماذلک علی اللہ بعزیز

حضرات ! اِس تمام سامعہ خراشی کا خلاصہ یہ ہی کہ علمائے کرام کا وجود روز بروز کم ہوتا جاتا ہو اُنکی کمی کے ساتھ قومی اخلاقی و دینی حالت کی خرابی زیادہ ہوتی جاتی ہی اِسکا علاج یہی ہو کہ پھر ویسے ہی علما پیدا ہون - اب اگر یہی مان لیا جائے کہ لوگ متوجہ نہین تو آپ متوجہ کیجیے - وظائف دیکر پڑھائیے - اُس قسم کے وظائف کا سلسلہ قائم کیجیے جیسا اہل کمال کے لیے زمانہ گذشتہ مین تھا - اگر سیکڑون علما اب پیدا نہین ہوسکتے تو بیسیون کیجیے اگر بیسیون بھی نہین ہوسکتے تو دس بیس کے پیدا ہو جانے کی کوشش فرمائیے - اگر یہ مان لیا جائے کہ معاش اُنکو حاصل نہین ہوسکتی تو اِسکی بھی فکر کیجیے کہ معزز طریقے سے معاش حاصل ہو اسلیے کہ علمائے کرام کا وجود آپ کی ضروریات قومی مین داخل اور قومی زندگی کی اصل اصول ہی اور قومی ضرورتون کو پورا کرنا ہمپر واجب و فرض ہی - والسّلام بالاکرام -

مولوی حبیب الرحمن خانصاحب شروانی رئیس بھیکن پور جب اپنی تقریر ختم کرچکے تو خان بہادر منشی محمد اطہر علی صاحب وکیل و مشیر قانونی انجمن ہند تعلقہ داران اودھ نے دارالعلوم کے واسطے سرمایہ جمع کرنے کی تجویز پیش کی اور اُسکے پیش کرتے وقت حسب مندرجۂ ذیل تقریر فرمائی

تقریر خان بہادر منشی محمد اطہر علی صاحب وکیل و مشیر قانونی انجمن ہند تعلقہ داران اودھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مین جسوقت سے یہان شاہجہانپور مین آیا ہون صحیح نہین ہون اور اسی وجہ سے اسوقت کے جلسے مین شریک ہونے کا ارادہ میرا نہین تھا - تجویز نمبر ۴ جسکی تحریک کا غذ تقسیم اوقات مین میرے سپرد کیگئی ہے اُسپر تقریر کرنے کا بار بوجہ نادرستی طبیعت مین نے اپنے دوست مولوی شاہ سلیمان صاحب اور مولوی حبیب الرحمن خانصاحب پر ڈالا تھا اور اُن حضرات نے میری خواہش کو منظور کرلیا تھا - مگر یکایک میرا دوش جو لکھنؤ سے مجکو ایسی حالت مین کہ وہان ضروری

کام زیادہ تھے یہان کشان کشان لے آیا تھا اِس جلسے مین بھی لے آیا۔

یہ تجویز سرمایۂ دار العلوم کے متعلق جسکے پیش کرنے کی عزت اِس جلسے مین مجکو دی گئی ہے اُتنی ہی زیادہ باوقعت ہے جتنے زیادہ باوقعت عمدہ تعلیم کے فوائد اور نتائج ہین۔

جو تقریرین قوم کی خراب حالت اور اونکی کاہلی کے مراثی مین سُنتا آیا ہون مین اپنی تقریر مین اُنکا تتبع ہرگز نہین کرونگا۔ مین دگر یہ وزاری کا وقت اب نہین ہے۔ یہ وقت دل بڑھانے کا ہے تاکہ ہم مضبوط ہوکر اُن مشکلون کا سامنا کرین جو ہمکو پیش آنے والی ہین مسلمانونکی ناداری وغیرہ کے فسانے ایسے زبان زد خلائق ہین کہ کوئی بزم اِس سے خالی نہین اور یہ ناداری کا اعتراض کسی خاص جگہ کے واسطے محدود نہین ہے ہندوستان مین تو اُسپر اعتراض کیا ہی جاتا ہے صاحبو۔ عرب و عجم کے مسلمان بھی اس شکایت سے نہین بچے ہین اور دور دور کے جزائر کے مسلمان بھی اِس امر مین متہم ہین کہ یہ فضول خرچ اور بے زر ہین۔ اِس اعتراض کو عام طرحپر مسلمان سُنکر ضرور بدول ہوتے ہونگے مگر میری رائے مین یہ اعتراض جو عام طرحپر ہے غور کے قابل ہے عقل اسکو باور نہین کرسکتی ہے کہ تمام عالم کے مسلمان ایک عادت مین بلا سبب خاص مبتلا ہو جائین نہ کسی ملک کی رفتار کا اثر اُنپر پڑے نہ کسی جگہ کی آب و ہوا اُنکی اِس حالت مین تغیر پیدا کرے نہ دُنیا کی حاجتین اُنکو اس عادت کے چھوڑنے کیطرف متوجہ کرین۔ میرے خیال مین یہ مشکل مسئلہ یون حل ہوتا ہے کہ دراصل دولت کی ہستی اچھے مسلمانون کے دلون مین نہین ہے مال دنیا اُنکی نظرون مین ہرگز رکھنے کے واسطے نہین ہے۔ غریبون۔ محتاجون اور دیگر اچھے کامون مین صرف کے واسطے ہے۔ یہ فرق ہین صرف اسوجہ سے ہے کہ کلام مجید انمین نصائح اور پند سے پُر ہے۔ احادیث رسول اللہ اِسی ترغیب اور تحریص سے مملو ہین پھر وہ کون خدا پرست اور شیفتۂ رسول اللہ ہے جو اِن نصائح پر دل و جان سے فدا نہین ہے

اے حضرات یہی سلسلہ روحی تا بر قی ہے جسمین سب مسلمان چاہے کہین ہون ایک تا ثیر مین گرفتار ہین۔ سچے مسلمانون کے کامون کا مدار زیادہ تر خدا کے برتر کے رحم اور فضل پر ہوتا ہے اگر اُنکے پاس عموماً دولت زیادہ نہین ہے تو فضل مطلقہ کا خزانہ اُنکو شاداں اور فرحان رکھتا ہے

اُنکے قلب کی وسعت اور اُنکی بلند ہمت ہمیشہ اچھے کامون کی جانب اُنکو بلا وسواس مستعد اور متوجہ کرتی ہی۔ جن مقامات پر نا امیدی کے اسباب ظاہری قلوب کو تہ و بالا کرتے ہین وہان اپنے خدائے پاک پر بھروسہ کرنا انھین کا کام ہی۔ مولانا روم کے اس شعر پر عمل کرنا مسلمانون ہی کے حصہ مین ہی

آنکہ بدہد بے امیدے چیزہا	آن خدایست آن خدایست آن خدا

اے حضرات! جو دلچسپی مجکو ندوۃ العلما سے ہی وہ ظاہر ہی میرا قیام لکھنؤ مین ہی۔ لکھنؤ اسوقت بلحاظ آبادی کے ہندوستان مین چوتھے نمبر کا شہر ہے مگر میری راے مین افلاس اور فلاکت مین نمبر اوّل ہی۔ پہلے میرا یہ خیال تھا کہ دار العلوم کے ابتدائی درجہ کے کھولنے کے واسطے صرف باشندگان اہل لکھنؤ کی عالی ہمتی کافی ہوگی۔ مگر اسوقت یہ خیال صحیح نہین ثابت ہوا تاہم آیندہ کے واسطے مین مایوس نہین ہون۔ اسوقت تک جو کچھ لکھنؤ مین اس عجلت کے ساتھ کیا گیا ہی وہ تمام حالات پر نظر کرنے سے کم نہین ہی۔ مکان دار العلوم کے واسطے لعلہ پر خرید کر لیا گیا جسکی خریداری مین نوری اعانت جسکی نہایت زیادہ ضرورت تھی ایک نوجوان ہونہار منشی احتشام علی صاحب سلمہ خلف الرشید منشی امتیاز علیخان صاحب بہادر وزیر ریاست بھوپال میرے برادر عم زادنے کی ہی اور اُنھین نے ایک بہت بڑا قطعہ آراضی کا شہر لکھنؤ کی آبادی سے کچھ باہر اپنے ایک موضع مین دار العلوم کی وسیع عمارت طیار ہونے کے واسطے دیا ہی۔ مین بھی ندوۃ العلما کی خدمات جو ہو سکتی ہین کرتا ہون۔ ہان مین اتنا صاحب دولت نہین ہون کہ اُسکے بار عظیم کو اُٹھالون۔ مگر دل اُسپر ایسا مبتلا ہی کہ اگر ممکن ہو تو دریغ نہ کرون اور سچ تو یہ ہی کہ مین ہرگز آپکو یا دوسرون کو اپنے امکان مین ہوتے ہوئے ایسے بابرکت اور فائدہ مند کام مین (اگر بار ناطر کا لحاظ ہوتا) تکلیف دینا گوارا نہ کرتا اور ثواب عظیم مین جسکا اس کام مین حاصل ہونا ضروری ہی بشریت اور شاید اپنی تنگ خیالی سے آپکا شریک ہونا پسند نہ کرتا۔

میرا یہ مضبوط خیال ہی کہ یہ کام تعلیم کا اور درستی اخلاق کا جو ہمارے علمانے اپنے ذمہ لیا ہی وہ ہرگز بغیر تائید ایزدی نہین ہی اسکی رفتار ابتدا سے یہی پکار رہی ہی اُسیکا اثر ہے کہ آج

راستبازی - دینداری - معاملات کی خوبی وصفائی پیدا ہو جائے گی - وما ذلک علی اللہ بعزیز

حضرات ! اِس تمام سامعہ خراشی کا خلاصہ یہ ہو کہ علمائے کرام کا وجود روز بروز کم ہوتا جاتا ہو اُنکی کمی کے ساتھ قومی اخلاقی و دینی حالت کی خرابی زیادہ ہوتی جاتی ہو اِسکا علاج یہی ہو کہ پھر ویسے ہی علما پیدا ہون - اب اگر یہی مان لیا جائے کہ لوگ متوجہ نہین تو آپ متوجہ کیجیے - وظائف دیکر پڑھائیے - اُس قسم کے وظائف کا سلسلہ قائم کیجیے جیسا اہل کمال کے لیے زمانہ گذشتہ مین تھا - اگر سیکڑون علما اب پیدا نہین ہوسکتے تو بیسیون کیجیے اگر بیسیون بھی نہین ہوسکتے تو دس بیس کے پیدا ہو جانے کی کوشش فرمائیے - اگر یہ مان لیا جائے کہ معاش اُنکو حاصل نہین ہوسکتی تو اِسکی بھی فکر کیجیے کہ معزز طریقے سے معاش حاصل ہو اسلیے کہ علمائے کرام کا وجود آپ کی ضروریات قومی مین داخل اور قومی زندگی کی اصل اصول ہو اور قومی ضرورتون کو پورا کرنا ہمپر واجب و فرض ہو - والسّلام بالاکرام -

مولوی حبیب الرحمن خانصاحب شروانی رئیس بھیکن پور جب اپنی تقریر ختم کرچکے تو خان بہادر منشی محمد اطہر علی صاحب وکیل و مشیر قانونی انجمن ہند تعلقہ داران اودھ نے دارالعلوم کے واسطے سرمایہ جمع کرنے کی تجویز پیش کی اور اُسکے پیش کرتے وقت حسب مندرجۂ ذیل تقریر فرمائی

تقریر خان بہادر منشی محمد اطہر علی صاحب وکیل و مشیر قانونی انجمن ہند تعلقہ داران اودھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مین جسوقت سے یہان شاہجہانپور مین آیا ہون صحیح نہین ہون اور اسی وجہ سے اسوقت کے جلسے مین شریک ہونے کا ارادہ میرا نہین تھا - تجویز نمبر ۳ جسکی تحریک کا غذ تقسیم اوقات مین میرے سپرد کیگئی ہے اُسپر تقریر کرنے کا بار بوجہ نادرستی طبیعت مین نے اپنے دوست مولوی شاہ سلیمان صاحب اور مولوی حبیب الرحمن خانصاحب پر ڈالا تھا اور اُن حضرات نے میری خواہش کو منظور کرلیا تھا - مگر یکایک میرا دوش جو لکھنؤ سے مجکو ایسی حالت مین کہ وہان ضروری

پیشنر وسکرٹری انجمن معین الندوہ میرٹھ نے معین الندوہ کی طرف سے مبلغ پانسو دس روپیہ پونے دس آنہ پیش کیے مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری نے صدر انجمن صاحب سے درخواست کی کہ انکو ایک ضروری تجویز پیش کرنے کی اجازت دی جائے اسکے بعد حاضرین کی طرف مخاطب ہوکے فرمایا کہ اس وقت حاضرین پر جو اثر ہوا وہ لکھنؤ کی اس بوڑھی عورت کی فیاضی سے ہوا ہی جس کا ذکر خان بہادر منشی محمد اطہر علی صاحب نے کیا ہی۔ یہ فیاضی ایک عورت کی طرف سے بڑی قابل قدر ہی کیونکہ عورت کے خیالات وسیع نہین ہوتے کچھ شک نہین کہ اس نیک کام مین انھون نے سب سے اول پیشقدمی کی ہی مگر بخدا مجکو ابتک یہ معلوم نہ تھا کہ وہ اس کار خیر کے بعد عالم جاودانی کو رحلت کر گئی ہین مجکو اسوقت خان بہادر کی تقریر سے معلوم ہوا چونکہ انکی یہ فیاضی تمام مسلمانون کے واسطے یکسان مفید ہی اسواسطے مین تحریک کرتا ہون کہ انکے لیے دعائے مغفرت کی جائے۔

مولوی حبیب الرحمن خانصاحب ممبر بھیکپور نے تائید کی اور اتنے بڑے مجمع مین انکے واسطے دعا مانگی گئی جس مین علما مشائخ اور عامۂ اہل اسلام ہر طبقہ اور ہر درجہ کے لوگ شامل تھے اس تحریک سے خان بہادر منشی محمد اطہر علیصاحب کی تجویز کا اثر دوبالا ہوگیا اور مینھ کی طرح روپیہ برسنے لگا۔ مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری نے اس اثر کو زیادہ بڑھانے کے لیے پھر تقریر شروع کی مگر حقیقت یہ ہی کہ اسوقت مسلمانون مین جو جوش پیدا ہوگیا تھا وہ اصلی اور سچا جوش تھا اور اب اسکی حاجت نہین تھی کہ اسکو تیز کرنے کی کوشش کی جائے چنانچہ چندہ دینے والون کے ہجوم اور ہر ایک کی پیشقدمی نے مولوی صاحب ممدوح کو کامیاب نہین ہونے دیا کئی بار تقریر شروع کرکے روک دینی پڑی مولیصاحب جو اس اثر سے جو پیدا ہوگیا تھا ایسے متاثر ہوگئے تھے کہ چندہ کی ترغیب دیتے دیتے خود اپنی طرف سے پچاس روپیہ دینے کا وعدہ فرمایا۔ مولوی محمد حبیب الرحمن خانصاحب ممبر بھیکپور اور مولوی سید عبدالغنی صاحب مددگار ناظم چندہ دینے والون کا نام اور پتہ لکھتے جاتے تھے مولوی مسیح الزماں خانصاحب ممبر شاہجہانپور

نام لکھوا رہے تھے اور حافظ محمد اسمعیل صاحب وکیل شاہجہان پور اسکا اعلان کرتے جاتے تھے اور
مولوی خلیل الرحمن صاحب سہارنپوری روپیہ لیتے جاتے تھے مگر باوجود اس کے کہ یہ حضرات اپنا
اپنا کام بڑی محنت اور کوشش سے کر رہے تھے تاہم چندہ دینے والون کا اس قدر ہجوم ہوتا جاتا تھا
کہ بار بار معذرت کے ساتھ روکنا پڑتا تھا۔ چندہ کی شکلین روپیہ اور پیسہ پر محدود نہین تھین اس
وقت جس کے پاس جو کچھ تھا وہ نذر کر رہا تھا روپیہ پیسہ کپڑے گھڑیان رومال دوشالے گاؤن
زمین غرضکہ جس سے جو ہو سکتا تھا وہ دے رہا تھا۔ مولوی عبدالواجد خانصاحب نقشبندی رئیس
شاہجہان پور چندہ دعوت مین ایکسو روپیہ دے چکے تھے مگر اس وقت کے جوش سے ایسے متاثر ہوئے
کہ بیساختہ نصف موضع خمرہ پور جو انکی ملک و تصرف مین تھا اور اس کا سالانہ منافع
پانسو روپیہ ہی دار العلوم کے واسطے عنایت فرمایا حافظ محمد اسمعیل صاحب وکیل نے جب اسکا
اعلان کیا تو اُسکے ساتھ ہی اس بات کی بھی مبارکباد دی کہ دوسرا نصف بھی بہت جلد دار العلوم
کو ملجائیگا چنانچہ چند ہی منٹ کے بعد مولوی مسیح الزمانخانصاحب رئیس شاہجہان پور کی طرف سے
اعلان کیا گیا کہ دوسرا نصف جو انکی ملک و تصرف مین ہی اور اسکا سالانہ منافع بھی پانسو روپیہ ہی
دار العلوم کو عنایت فرمایا اسوقت مسلمانون کا جوش بہت بڑھا ہوا تھا مجلس کے ہر گوشہ سے یہی
آواز آرہی تھی احمد جنخانصاحب رئیس شاہجہان پور نے مصری پور کی معافی جو پانسو روپیہ قیمت
کی ہی عنایت کی محمود خانصاحب نے ایک کھیت وقف کیا حاجی محمد سعید خانصاحب سوداگر
شاہجہان پور نے اپنے والد ماجد محمد نعیم خانصاحب مرحوم کی طرف سے دار الاقامہ مین ایک کمرہ
بنانے کے لیے تین سو روپیہ دیے مولوی حبیب الرحمن خانصاحب شروانی نے اپنے عم بزرگوار
نواب عبدالشکور خانصاحب رئیس بھیکن پور کے جانب سے ایکہزار روپیہ کا اعلان کیا خانبہادر
منشی محمد اطہر علی صاحب نے اپنے دوست حاجی قادر بخش صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ فیض آباد
کی طرف سے ایکہزار روپیہ اور منشی احتشام علی صاحب رئیس کاکوری کی طرف سے پانسو روپیہ دینے
کا وعدہ فرمایا مسٹر محمد سلیمان صاحب بیرسٹرایٹ لا (جو انجمن معین الندوہ بانکی پور کی طرف سے

وکیل ہوکر آئے تھے) بیساختہ کھڑے ہوگئے اور صدر انجمن صاحب سے اجازت لیکر ایک تقریر کی جو اثر اور درد مین ڈوبی ہوئی تھی اُنھون نے مصر کے جامع ازہر کا ذکر کیا اور کہا کہ تیرہ ہزار طالبعلم اس مین تعلیم پاتے ہین اور وہ لوگ نوکری کی غرض سے نہین پڑھتے بلکہ افریقہ جاکر اسلام کی اشاعت کرتے ہین انکے فیض ارشاد سے لاکھون آدمی مسلمان ہوچکے ہین آخر مین انھون نے نہایت جوش کے ساتھ اس بات کو ظاہر کیا کہ مین ابتک ندوۃ العلما کی کسی جلسے مین شریک نہین ہوا نہ مجکو اس کے مقاصد و فوائد سے زیادہ وقفیت اور دلچسپی تھی مگر دو دن سے جو نظارہ مین دیکھ رہا ہون اس سے میرے دل کی عجیب کیفیت ہورہی ہے مین اپنی زندگی کو ندوہ کے مقاصد کے لیے وقف کرتا ہون جو کام میرے لائق ہو وہ مجھ سے لیا جاے اور مین ہمیشہ اُسکو فائدہ پہنچانے کی کوشش کرتا رہونگا یہ بھی کہا کہ مین نہایت بے سروسامانی کے ساتھ اسکی شرکت کو چلا آیا ہون اسوجہ سے اسوقت کوئی معقول رقم چندہ مین نہین پیش کرسکتا مگر جو کچھ دے سکتا ہون وہ اگرچہ کم ہے تاہم اسکو میرے خلوص اور دردمندی کا نتیجہ سمجھنا چاہیئے۔ اسکے بعد اُنھون نے اپنا چندہ پیش کیا۔

مسٹر محمد سلیمان صاحب بیرسٹرایٹ لا کی تقریر کے بعد وقت کی تنگی سے چندہ کی کارروائی ملتوی کی گئی اور دوسرا کام شروع کردیا گیا لینے والے اگرچہ خاموش ہوگئے تھے مگر دینے والے برابر ٹوٹے پڑتے تھے یہان تک کہ جو کارروائی مندرجہ نظام تھی وہ پوری نہوسکی اور مندرجۂ ذیل تجویز پر جلسہ برخاست کیا گیا۔

خان بہادر منشی محمد اطہر علی صاحب وکیل کی تحریک اور مولانا محمد علیصاحب ناظم ندوۃ العلما کی تائید سے بالاتفاق یہ منظور ہوا کہ نواب وقار الامرا بہادر مدار المہام سرکار عالی حیدرآباد دکن اور امیر الامرا شیخ بہاء الدین خان بہادر سی آئی ای وزیر جوناگڑھ کیخدمت مین ندوۃ العلما کی جانب سے اس مضمون کے تار بھیجے جائین کہ ارکان ندوۃ العلما نے دار العلوم اس سال کھولدیا ہے یہ بھی منظور ہوا کہ آج کے چندہ کی تعداد بھی اسمین درج کردی جائے اسکے بعد مولوی شاہ

محمد سلیمان صاحب چشتی قادری نے پر اثر الفاظ مین دعا مانگی اور جلسہ برخاست کیا گیا۔

جلسۂ عام

۵- بجے شام سے ۹- بجے شب تک

کل کے عام جلسہ مین جس کثرت سے مسلمان شریک ہوے تھے اور اسوقت دیکھنے والون کو جو دلچسپی ہوئی تھی وہ بجاے خود عجیب نظارہ تھا رات ہی بھر مین اس کا گھر گھر چرچا ہوگیا اور آج اس کثرت سے لوگ جمع ہوے کہ وہ تمام میدان آدمیون سے بھر گیا اور چار دن طرف سڑکین دور دور تک رُک گئین یہ ممکن نہ تھا کہ اس طرف سے اُس طرف کوئی گزر کر سکے اس قدر مسلمانون کو ایک مجمع مین دیکھکر جس قدر مسرت اور خوشی ہوتی تھی اس کا اندازہ اُس سے پوچھنا چاہیئے جس نے دیکھا ہو۔

آج کے جلسہ مین حسب دستور جو حضرات وعظ و بیان کے واسطے نامزد ہوے تھے انکے اسماے گرامی حسب مندرجۂ ذیل ہین۔ (۱) مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیارپوری (۲) ابوالفیض مولوی محمد حسن صاحب فیضی (۳) مولوی محمد ابراہیم صاحب لاہوری (۴) مولوی عبدالجبار صاحب عمرپوری مگر ان حضرات مین سے مولوی محمد حسن صاحب فیضی ناسازی طبیعت کی وجہ سے نہین بیان کرسکے اور مولوی محمد ابراہیم صاحب لاہوری نے اپنا وقت مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب قادری چشتی کو دیدیا لہذا مولوی غلام محمد صاحب ہوشیارپوری مولوی عبدالجبار صاحب عمرپوری اور مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب قادری چشتی نے اپنے اپنے وعظ و بیان سے حاضرین کو محظوظ و مستفید فرمایا۔

جلسۂ خاص

۸ بجے شب سے ۱۱- بجے شب تک

حسب معمول شب کو جلسہ خاص منعقد ہوا علاوہ علماے کرام کے منشی شمس الدین صاحب جنرل سکرٹری انجمن حمایت اسلام لاہور و مولوی تاج الدین احمد صاحب و مفتی حکیم سلیم اللہ صاحب مدران انجمن خادم علوم اسلامیہ لاہور و دیگر وکلاے انجمن اس مجلس مین شریک کیے گئے تھے معمول کے موافق آج کی مجلس بھی نہایت پر لطف مجلس تھی بعض مسائل پر گفتگو ہوتی رہی اور چاءنوشی پر مجلس برخاست ہوئی۔

اجلاس سوم

منعقدہ ۱۵۔ ذیقعدہ سنہ ۱۳۱۶ھ مطابق ۲۸۔ مارچ سنہ ۱۸۹۹ع

صدر انجمن

مولانا حاجی احمد حسن صاحب چشتی صابری

حسب معمول ۷ ½ بجے جلسہ شروع ہوا سب سے پہلے محمد عبدالولی طالبعلم دارالعلوم خلف مولوی عبدالعلی صاحب مدراسی اور حافظ فیروز شاہ خانصاحب بریلوی نے چند آیتین کلام مجید کی تبرکاً تلاوت کین محمد عبدالولی نے مصری لہجہ مین بہت عمدگی سے سُنایا جس سے حاضرین محظوظ ہوئے اسکے بعد مولوی محمد احسان خانصاحب مدرس پہلی بہیت نے حسب مندرجۂ ذیل اُردو کی رباعیان سنائین جو اس موقع کے لیے پہلے سے تیار کر رکھی تھین

ذکر شاہجہانپور

اس شہر کو کیونکر نہ کہیں شاہجہان ہم
چندے کی فزونی سے ہوا خلقین مشہور

لے زیر کا کیا نام کوئی پیش زبر دست
یون فکرِ اضافت سے ہوا شاہجہانپور

ذکر ندوۃ العلما

دوست دشمن پہ کچھ نہین موقوف
جس کو دیکھو مطیع فرمان ہے

سچ یہ ہے مہر دفتر ندوہ
غیرتِ خاتم سلیمان ہے

ایضاً

شمس العلوم ہون کہ وہ بدر الکمال ہون
سب مجمع نفیس مین اہل رفاہ ہین

احسان صد ایہ آئے ہمین بام چرخ سے
میری طرح زمین پہ بھی مہر و ماہ ہین

ایضاً

برائے گوہر عرفان جو ہو منظور غواصی
غریق بحر ندوہ ہو یہ محنت رائگان کب ہے

مثال چشمۂ خورشید آب و تاب پائیگا
خس و خاشاک کا ای دل یہان نام و نشان کب ہے

ایضاً

نام اس کا مجمع علمائے سعید ہے
ندوہ کوئی مقام فریب و دغل نہین

نسبت ہے آسمان زمین سے فلک کو کیا
یان وہ نجوم ہین کہ جہان اک زحل نہین

ایضاً

سراپا کیون نہو جائے معطر ہر گلی کوچہ
کہ یہ مجمع ہی اک تودہ عجب پھولونکی ہارونکا

تعلق باغ ندوہ سے ہے کیا گلزار عالم
پتا بھی سن چمنین ہم نہین پائین خارونکا

ایضاً

بصد شوکت قیامت تک رہے یہ مجمع عالے
یہی اپنا وظیفہ کیون نہ ہر فرد بشر جانے

نئی تشبیہ صدر انجمن اور انجمن کی ہی		امام الماس کا تسبیح مین یاقوت کے دانے

اس نظم کے ختم ہونے کے بعد مولوی حکیم ابو یحیی محمد صاحب شاہجہانپوری نے ایک مضمون پڑہا جسمین مسلمانون کو صنعت و تجارت کی طرف توجہ دلائی ہی اور اعداد کے ذریعہ سے خاص شاہجہان پور کی مقامی تجارت مین غیر قومون کے مقابلہ مین مسلمانون کی حالت کو ظاہر کیا ہی۔ اس مضمون کو مولوی صاحب موصوف نے بہت قابلیت سے ترتیب دیا ہے اور اس قابل ہی کہ اہل اسلام اسکی طرف خاص توجہ کرین شاہجہانپور ایسے شہر مین جو مسلمانون کا شہر سمجہا جاتا ہے جب مسلمانون کے پس ماندگی کی یہ حالت ہو تو دوسرے شہرونکا کیا ٹھکانا ہے

فاعتبروا یا اولی الابصار

مضمون مولوی حکیم ابو یحیی محمد صاحب شاہجہان پوری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ نحمدہ و نستعینہ و نستغفرہ و نؤمن بہ و نتوکل علیہ و نعوذ باللہ من شرور انفسنا و من سیئات اعمالنا من یھدہ اللہ فلا مضل لہ و من یضللہ فلا ھادی لہ و اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشھد ان محمدا عبدہ و رسولہ ارسلہ بالحق بشیرا و نذیرا بین یدی الساعۃ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم و علم ادم الاسماء کلھا ثم عرضھم علی الملئکۃ فقال انبئونی باسماء ھؤلاء ان کنتم صدقین جیسا کہ یہ انجمن ندوۃ العلما بلحاظ اپنی عظمت شان اور غیر محدود برکات کے اور مسلمانون کے لیے خواہ بحیثیت مذہبی دیکھا جائے یا بلحاظ قومی صلاح دنیوی کی نظر کی جاوے ایک عجیب الشان اور نادر الوجود چیز ہے اسی طرح اس ناچیز بیچدان کا ایسے ایسے علما اور فضلا و معزز روسا و عقلا کے سامنے زبان کھولنا اور کچھ بیان کرنا ایک عجیب بات ہی مگر اپنی ناقابلیت و عدم بضاعت پر نظر کرکے چپ ہو رہین یا بیہودی

قوم کو مدنظر رکھکر جہان تک ہوسکے اپنی ہمت صرف کرین ہماری حمیت تو اسی کو چاہتی ہی
کہ ہم بُرے ٹہرین یا بھلے کسی طرح قوم کو فائدہ ہو۔
مدت سے مجکو اس بات کا خیال ہی کہ کیا وجہ ہی کہ مسلمانون سے انتزع سلطنت کو ابھی کچھ
دن بھی نہین گذرے کہ ان پر فقر و افلاس و تہیدستی و غربت کی گھٹا چھا گئی اور دوسری قوم یعنی
ہمارے ہندو بھائی جن سے سلطنت کو گئے ہوے صدہا برسین گزر گئین مگر انکی مالی حالت
مین کسی طرح کا تغیر نہوا بلکہ روز افزون ترقی کرتے جاتے ہین اور مسلمانون کی یہ حالت ہوگئی
کہ انکے اباو اجداد کی جو تعمیر کردہ عمارتین ہین اُنکی مرمت بھی نہین کرا سکتے بلکہ اُنہین عار تو نکو
بیچ بیچ کر کھانا کچھ دنون کے لیے ذریعہ معاش ہوکر بہتون پر نوبت گداگری اور بھیک مانگنے کی
پہونچ گئی۔ آپ نے جتنے فقیر اور بھک منگے مسلمانون مین دیکھے ہونگے کسی قوم مین نہ دیکھے ہونگے
بلکہ دوسری قوم کا فقیر توڈہوندھے نہین ملتا۔ ابھی چند روز کا ذکر ہی جب قحط کی بلا عالم مین پھیلی
تھی جس قدر مسلمانون کو اس سے تکلیف پہونچی اور مسلمان اس سے ہلاک ہوے کسی قوم
کو اس کا عشر عشیر بھی ضرر نہین پہونچا اُسوقت مسلمان شریف زادون کی جو حالت زار تھی
اسکے بیان سے رونا آتا ہی اسوقت کی کیا تخصیص ہمیشہ دیکھ لیجئے کیسے کیسے سادات اور شریف
زادے کس ذلت و خواری کے ساتھ گداگری کرتے پھرتے ہین اسکی کیا وجہ ہے کیا ہندوؤنکے
پاس ہاتھ پیر آنکھ کان ناک زائد ہین جو مسلمانون کے پاس نہین یا گورمنٹ نے ذرائع معاش ان کے ساتھ
مخصوص کر دیے ہین جو مسلمان انکو حاصل نہین کر سکتے یا گورمنٹ نے مسلمانون کے لیے طلب
معاش کے شرائط زیادہ کر دیے ہین اور ہندو اس سے سبکدوش رکھے گئے ہین جسکے سبب سے
وہ آزادانہ معاش حاصل کرتے ہین اور مسلمان نہین کر سکتے۔ ہرگز نہین۔ پس یہ امر قابل غور ہے کہ
کیا وجہ ہے کہ مسلمانون پر افلاس نے اسقدر جلدی کی مین نے جہان تک اسکی وجہ مین غور کیا
تو یہ معلوم ہوتا ہی کہ مسلمانون کی آمدنی کے ذرائع بہت کم اور اسکے ساتھ ہی بیجا مواقع مین صرف
زائد۔ آمدنی کی کمی کی وجہ یہ پیدا ہوئی کہ زیادہ تر اور اکثر مسلمانون نے معاش کا ذریعہ ملازمت

منحصر سمجھا اور دیگر وسائل حصول معاش مثل تجارت وصناعت وحرفت کو (برخلاف دوسری قومون کے) چھوڑ بیٹھے اور ملازمت کی حالت یہ ہی کہ علاوہ اسکے کہ بہت سی ملازمتون سے مسلمانون کا مذہب مسلمانون کو روکتا ہی اب تعلیم جدید کے قیود کی وجہ سے ملازمت کا ملنا دشوار ہوگیا اور اگر تعلیم کے قیود وشرائط کو طے بھی کیا جاوے تو ملازمتین محدود اور طالبین ملازمت کی کثرت پر نظر کرکے یہ کہنا بیجا نہ ہوگا کہ وہ غیر محدود اور حصر عدد سے زائد ہین اسوجہ سے تعلیم کے قیود کو طے کرنے سے جسقدر ملازمت کے حاصل کرنے مین کامیاب ہوتے ہین اُنسے زائد بیچارے امید ہی امید مین زندگانی ختم کرکے دنیاے فانی سے عالم جاودانی کی طرف محروم روانہ ہوجاتے ہین۔ پس ضرور اور بہت ضرور ہوا کہ ملازمت کے سوا دیگر ذرائع ووسائل معاش کی طرف توجہ کیجاے اور جیسی دوسری قومین دیگر وسائل سے بڑی آسودگی کے ساتھ آزادانہ معاش حاصل کرتے ہین یہ بھی حاصل کرین۔ ہم بڑے افسوس کے ساتھ اس بات کو ظاہر کرتے ہین کہ باوجودیکہ ہمارا یہ شہر شاہجہان پور مسلمانون کا شہر کہلاتا ہے اور برخلاف اکثر دوسرے شہرون اور قصبات کے یہان کے ہندوون اور مسلمانون کی مردم شماری قریب قریب برابر کے ہے دیگر بلاد مین ایسا نہین بلکہ ہندو مردم شماری مین بہت زائد ہوتے ہین یہان مسلمان مرد ۱۸۶۷ اور ہندو مرد ۱۹۱۵۷ ہین تو قریب برابر کے ہوے پھر بھی مسلمانون کی تجارت کی حالت بمقابلہ ہندوون کے یہ ہی کہ پیشہ کھنڈسال مین درجہ اول باستثناء چھوٹی دکانون کے ہندو ۳۴ اور مسلمان صرف ۲ اور تجارت غلہ مین ۳۹ ہندو ہین اور مسلمان صرف ۲ اور بزازی مین اگرچہ دو کوٹھی مسلمانون کی بطور کمپنی کے قائم ہین مگر دونون درجہ دوم کے ہین انکے مقابلے مین دو دکان ہندوون کی درجہ اول کی اور ۱۹ دکانین درجہ دوم کی ہین اور کرانہ فروشی مین ۲۰ دکانین ہندوون کی ہین اور ایک دو دکان مسلمان کی اور پنچونی مین ۱۴ بڑی دکانین ہندوون کی ہین اور مسلمان کی کوئی بڑی دکان نہین اور حلوائی کی ۶ بڑی دکانین ہندوون کی ہین اور مسلمان

کی کوئی بڑی دکان نہین اسی طرح صرافی مین کوئی مسلمان نہین اور ہندوون کی ۸۰ بڑی دکانین ہین
تجارت لکڑی مین ۴ بڑی دکانین ہندوونکی اور ۲ مسلمانون کی تمباکو کی دو بڑی دکانین ہندوون
کی ہین اور ایک مسلمانکی بساط خانہین باستثنا چھوٹی دکانونکے صرف ایک دکان مسلمان کی ہی اور دو ہندوونکی
ٹھیکہ داری مین درجہ اول مین ایک مسلمان اور پانچ ہندو والبتہ درجہ دوم مین چھ مسلمان اور چار ہندو ہین
لوہا فروشی مین کوئی مسلمان نہین ۸ ہندو ہین اسی طرح گڑہائی مین کوئی مسلمان نہین ۱۴ ہندو ہین
پان فروشی مین کوئی مسلمان نہین ۲ ہندو ہین - آڑھت مین صرف ایک مسلمان اور ۵۰ ہندو ہین
خوشبو و عطر فروشی مین کوئی مسلمان نہین ۲ ہندو ہین - نمک فروشی مین کوئی مسلمان نہین ۱۰
ہندو ہین - ہمارے اس بیان سے مسلمانون کو ہندوون کے ساتھ تجارت و حرفت وغیرہ مین
جو نسبت نکلتی ہی تو اس سے ایک شرمناک نتیجہ پیدا ہوتا ہی اور جبکہ یہ نسبت مسلمانون کے ہندوون
کے تجارت و حرفت کی اوس شہر مین ہی جو مسلمانون کا کہلاتا ہی تو دیگر قصبات اور شہرون مین
کیا حالت ہوگی یہ وہ شہر ہی کہ جسمین ابتدا ر وقت آبادی سے شرفار مسلمان آباد چلے آتے ہین اور انھیر
کے تمول سے ہندو تمتع ہوتے رہے اب مسلمانون کی ناعاقبت اندیشون سے وہ وقت آگیا
کہ مسلمانون کو ہندوؤن سے تمتع کی ضرورت پڑگئی اب یہ امر غور طلب ہی کہ مسلمانون کو آیندہ
عزت سے زندگی بسر کرنے کے لیے کونسا ذریعہ حصول معاش کا پیدا کرنا چاہیے - اسپر جہانتک
غور کیا جاتا ہی بجز اسکے کہ جملہ جائز حرفی و پیشی و تجارتین کم سے کم اُسی نسبت سے جو ہندو
کرتے ہین اختیار کی جاوین اور کوئی نظر نہین آتا اور ابتک جو تجارت و حرفت و پیشون کو
ذلت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہی اب بمقابلہ ملازمت کے عزت کی نگاہ سے دیکھین - انجمن ندوۃ العلما
نے جو مسلمانون کی دینوی اور اخروی بہبودی کی تدابیر کا بیڑا اُٹھایا ہی وہ ہماری اس
درخواست کو منظور فرماوے کہ اراکین و ممبران ندوہ جہان اور مسلمانون کی فلاح کی بڑی
سرگرمی سے کوششین کرتے ہین اسکو بھی مسلمانون کی حالت زار پر رحم فرماکر پیش نظر رکھین
کہ گداگرون اور تندرست بھیک منگونسے اُنکی اس ذلت و خواری کے پیشہ کو چھوڑا کر انکی ہمتون

کو حرفون اور پیشون کی طرف مبذول و مصروف کرین اور ہمیشہ مسلمان تجارت اور پیشون کو بمقابلہ
ملازمت کے عزت کی نگاہ سے دیکھین یہ جائز حرفی و پیشی جسقدر بھی ہین ان سب کی ابتدا
انبیا و صلحا سے ہی اسمین کوئی بھی موجب ننگ و عار نہین ابھی جو مین نے ایت قرآنی وعلم
آدم الاسماء کلہا پڑھی اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہی چنانچہ علامہ جلال الدین سیوطی اصول
لغت مین ابن عباسؓ سے اس آیت کی تفسیر مین نقل کرتے ہین علمہ فی تلک الاسماء الف حرفۃ مما یحتاج
اولادہ الیہا کلہا علمہ اکاش کلہا اور کتب تواریخ پر نظر کرنے سے ثابت ہوتا ہی کہ ان پیشون و صناعتون کا
سلسلہ انبیا سے ملتا ہی علامہ علاو الدین محاضرۃ الاوائل مین لکھتے ہین کہ قاعدہ کلیہ ہی کہ
کہ نسبت ہر ایسے پیشہ کے جسکا واضع اول معلوم نہ ہو طرف آدم صفی اللہ کے کرنا چاہیئے اور اکثر
نبیون کے قصے سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ کوئی نہ کوئی پیشہ یا دستکاری ضرور ذریعہ معاش کا کرتے تھے
مشہور ہی کہ سلسلہ کھیتی اور باغبانی کا آدم علیہ السلام تک پہونچتا ہی خیاطت یعنی درزی کا پیشہ حضرت
ادریس تک پہونچتا ہی اور بخاری کا سلسلہ حضرت نوح اور حضرت زکریا سے ملتا ہی۔ صابون بنانا
حضرت سلیمان سے ثابت ہی کاغذ بنانا حضرت یوسف سے۔ لوہاری کا سلسلہ حضرت داؤد سے ہی
اور بکریان چرانا تو تمام ہی انبیا کی ہی تجارت حضرت صالح و حضرت ایوب سے مروی ہی۔
چمڑہ کمانا اور اسکا پکانا حضرت طالوت سے ثابت ہی اور خود ہمارے سید مولی حضرت محمد مصطفے
صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم قبل نبوت حضرت خدیجہ کا مال بطور تجارت شام کی طرف لیگئے تھے
اکثر صحابہ اور تابعین و اولیاء کرام و ائمہ دین صناعت و تجارت کرتے تھے حضرت ابوبکر بزازی
کرتے تھے حضرت امام اعظم بھی بزازی کرتے تھے رواۃ حدیث جنپر مدار دین کا ہی کوئی زیات
کوئی سمان کوئی خداء۔ بخاری شریف مین حدیث ہی کہ پیغمبر صاحب نے فرمایا ما اکل احد طعاما
قط خیرا من ان یاکل من عمل یدیہ وان نبی اللہ داؤد کان یاکل من عمل یدیہ
خزیمہ اور طبرانی و بیہقی نے ابن عمر سے روایت کیا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان اللہ یحب العبد
المومن المحترف ترجمہ اس سے بڑھکر اور کیا ہوگا کہ پیشہ کرنے والا اللہ کا محبوب ہو گیا۔

راقم ابو یحییٰ محمد شاہجہانپوری

مولوی حکیم محمد صاحب کی تقریر کے بعد سید محمد اظہر صاحب خلف مولوی سید محمد اسمٰعیل صاحب ڈپٹی کلکٹر نے یہ تحریک پیش کی کہ گورنمنٹ اسکول شاہجہانپور کے طلبا کے لیے تعلیم دینیات کا انتظام کیا جائے اس تحریک کی تائید محمد یعقوب صاحب خلف حافظ محمد اسمٰعیل صاحب وکیل نے کی اور تائید کرتے وقت مندرجہ ذیل کی تقریر کی۔

تقریر محمد یعقوب صاحب طالبعلم خلف حافظ محمد اسمٰعیل صاحب وکیل

جناب صدر انجمن! مین اسوقت آپکے سامنے اُس تحریک کی تائید کے واسطے کھڑا ہوا ہون جسکو میرے معزز دوست سید محمد اظہر صاحب نے پیش کیا ہی لیکن قبل اسکے کہ مین اصل مبحث پر کچھ عرض کرون مجکو اس عزت افزائی کا شکریہ ادا کرنا ہی جو اسوقت اس جگہ پر کھڑے ہونے سے حاصل ہوئی ہی جہان کہ مسلمانون کے سرتاج اور دین اسلام کے محافظ بڑے بڑے جلیل القدر علما اپنی تقریرون سے جلسہ پر معجز نما اثر ڈال چکے ہین۔ حقیقت مین ایک ایسے متبرک جلسہ مین جہان کہ مقدس علما اور صاحب کمال فضلا کا ایک گروہ کثیر موجود ہی مجھ جیسے طفل مکتب کا لب کشائی کرنا اگر گستاخی نہین تو سوءادب ضرور ہی لیکن چونکہ ندوۃ العلما کے برقی اثر نے ایک خاص قسم کا جوش میرے دل مین پیدا کر دیا ہی اور حضرات علما کے ہم انگریزی خوان طلبا کی اصلاح کی طرف متوجہ ہونے نے اس امر کی ہمت دلائی ہی کہ ہم بھی اپنے خیالات کو گو وہ کیسے ہی پر کیون نہ ہون آپکے سامنے پیش کرین۔ اسواسطے مین نہایت مودبانہ حضرات علما کی خدمتمین لب کشائی کی جرأت کرتا ہون اور بحکم من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ کے جناب کا تہ دل سے ممنون ہون کہ آپنے مجکو اپنے خیالات ظاہر کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔

جناب صدر انجمن! سب سے زیادہ اہم کام جو اسوقت ندوۃ العلما کو درپیش ہی وہ طبعیات اور فلسفہ حال کے زہر آلود اثر سے جو علوم مشرقی کی اشاعت کے ساتھ طاعون کی طرح تمام ہندوستان بلکہ تمام عالم مین پھیل گیا ہی اُس سے سچے اور پاک مذہب اسلام کو بچانا ہی۔

جناب صدر انجمن! جیساکہ پرسون حضرت مولانا شاہ محمد سلیمان صاحب مدظلہ العالی نے ارشاد فرمایا ہو کہ ،، ہم بمقتضاے ضروریات وقت کے مسلمانون کو انگریزی تعلیم سے باز نہین رکھ سکتے اور اگر بفرض محال کسی طرح ایسا ممکن بھی ہو تو نعوذ باللہ اسکے یہ معنی ہین کہ مذہب اسلام فلسفہ اور طبعیات کے حملہ کو برداشت نہین کرسکتا۔ خلفاے عباسیہ کے عہد مین جبکہ مسلمانون کے جاہ و جلال کا آفتاب نصف النہار پر تھا اور علوم و فنون کے خزانون پر مسلمان قابض تھے اسوقت بھی بعض سیدھے سادے علمانے فلسفہ کو مخرب اسلام سمجھکر اُسکی تعلیم بند کرانے کی نہایت شد و مد سے کوشش کی تھی اور فلسفہ دان علما کو نہایت نفرت اور حقارت کی نظر سے دیکھتے تھے لیکن باوجود سلطنت کے زبردست اثر کے فلسفہ کا بڑھتا ہوا طوفان رُک نہ سکا اور بمقتضاے الانسان حریص علی ما منع کی سختی نے فلسفہ کی ذوق و شوق کو دوبالا کردیا اور حکمت و فلسفہ کی کالی کالی گھٹائین تمام ممالک اسلام پر چھاگئین۔ بالآخر علمانے سختی اور توبیخ کو چھوڑکر خود اُن علوم کو پڑھا اور اُنکے زہرالو اثر کو دور کرنے کی غرض سے علم کلام بنایا جسکا یہ نتیجہ ہوا کہ وہی مخرب اسلام فلسفہ اور منطق آلہ تحصیل دینیات اور خادم اسلام بنگئے۔ اسی طرح پر جب علوم مغربیہ کا آفتاب افق ہند مین نمودار ہوا اور الناس علی دین ملوکھم کے اثر نے ہر فرد بشر کو اسکا گرویدہ بنا دیا اور ضروریات وقت نے مسلمان کو اس امر پر مجبور کیا کہ وہ اپنی اولاد کو تعلیم انگریزی دلائین تو ہمارے علماے کرام نے بجاے اسکے کہ حضرت امام فخرالدین رازی علیہ الرحمہ کی طرح پر نیا علم کلام بناتے اُنھون نے نئی تعلیم کو مخرب عقائد سمجھکر اُسکے پڑھنے پر کفر الحاد کے فتوے دیدے اور ہر نئی تعلیم یافتہ جب ابتداے عمر سے عقائد اور مسائل مذہب سے بالکل ناواقف ہوگئے تو اُنکو بھی اسلام سے مغائرت اور علما سے اجنبیت پیدا ہوگئی غرض ؎ کچھ تم کھچے کھچے رہے کچھ ہم کھچے کھچے۔ اس کشمکش مین ٹوٹ گیا رشتہ چاہ کا۔ حضرات۔ مسلمان تو ابتداے زمانہ سے اس امر کے عادی رہے ہین کہ اُنکے دین دنیا کے تمام امور علما سرانجام دیتے تھے۔ دینوی قضا اور مقدمات کے وہی قاضی ہوتے اور دینی مسائل کے وہی مفتی تھے اب انقلاب سلطنت نے

مسلمانون کے دنیوی معاملات کو تو علما سے لے لیا مگر امور دینی کو علما نے خود چھوڑ دیا اور
باوجودیکہ ہماری عادل اور منصف گورنمنٹ نے ہم کو کامل مذہبی آزادی عطا کر رکھی ہے
مگر ہمارے علما نے عوام الناس سے بالکل تعلق قطع کر لیا اور رہبانیت جسکے نسبت رسول مقبول
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ لا رہبانیۃ فی الاسلام اُسکو اختیار کر لیا۔ ادہر انگریزی خوان
اپنے عقائد مذہبی سے ناواقف محض رہگئے اور جھوٹی حکایات اور مہمل قصص جنکو خیال نے گڑھ لیا
اور جنکو مذہب اسلام سے کسی قسم کا تعلق نہین ہی وہ اُنکو مذہب اسلام کے مرقعے مین دکھائی گئین
جنکو خلاف عقل اور تار عنکبوت پاکر نئی تعلیم یافتہ گروہ کو اصل مذہب سے بے اعتقادی پیدا ہوگئی
اور ایسی صورت مین جب کوئی اُنکا نگران حال نہ تھا تو ایسا ہونا کچھ تعجب بھی نہین ہی ؎
درمیان قعر دریا تختہ بندم کردۂ ۔ باز میگوئی کہ دامن تر مکن ہشیار باش۔ پس ای حضرات علما
آپ کا سب سے بڑا فرض بحیثیت نائب رسول ہونے کی یہ ہی کہ آپ ہم لوگون کی طرف جو قعر جہالت
مین ڈوبے ہوئے ہین متوجہ ہوجیئے اور ان کم عمر بچون کو جو سفید کاغذ کی طرح جو رنگ اُن پر
چڑہایا جاتا ہی اُنکے قبول کرنے کے واسطے تیار ہین صبغۃ اللہ مین رنگ دیجئے ومن احسن
من اللہ صبغۃ حضرات علماے کرام! آپ نے دار العلوم قائم کیا اور اُسمین آپ ضروریات
زمانہ کے مطابق عربی تعلیم دیتے ہین لیکن میرے نزدیک سرکاری مدارس انگریزی مین علما کا
متعین کرنا اور انگریزی خوان طلبا کو الحاد اور آزادی بیجا کے طوفان سے بچانا دار العلوم بنانے
سے بھی زیادہ ضروری ہی حاشا وکلا اس سے یہ میری مراد نہین ہی کہ مین دار العلوم کو مسلمانونکے
واسطے ضروری خیال نہ کرتا ہون بلکہ میرا مقصد یہ ہی کہ دار العلوم سے فارغ التحصیل ہوکر طالب العلم
نکلین اور پھر انگریزی پڑھین اسکو تو ایک زمانہ مدید درکار ہی ؎ قرنہا باید کہ تا یک کودک از لطف طبع
عاقلے کامل شود یا فاضلے صاحب سخن پیش پیش یزدیک الفعل یہ بہت ضروری ہی کہ ہر شہر مین چندہ کیا جائے
اور وہان کے انگریزی مدارس مین ایسے عالم جو ضروریات زمانہ سے بھی آگاہ ہون مقرر کئے جائین
جو طلبا کو علاوہ روزہ نماز کے معمولی مسائل کے یہ بھی بتائین کہ فلان امور کو مذہب سے کچھ تعلق نہین ہی

یہ خیال کا ڈھکوسلا ہی اور فلان امور اصل مذہب اسلام مین داخل ہین جو طبعیات اور فلسفہ
کے بالکل مطابق ہین اور فلان مسائل فلسفہ جو مذہب اسلام کے خلاف ہین وہ فلان فلان
اور فلان دلائل سے بالکل مہمل اور لغو ہین - مجکو امید ہی کہ اگر تمام مدارس انگریزی مین ایسا
انتظام ہو گیا (اور اگر علماے دین اسطرف توجہ فرمائینگے تو انشا اللہ ضرور ہو جائیگا) تو بہت
جلد اُسکا بیّن اثر ظاہر ہوگا - پرسون مولانا شاہ محمد سلیمان صاحب مدظلہ العالی نے اثناے
تقریر مین جس وقت مدرسۃ العلوم علیگڈھ کے دو طلبا سے مذہب کے متعلق گفتگو کا ذکر
فرمایا ہی تو بخدا مجکو سخت پریشانی تھی کہ دیکھیے آخر مین مولانا کیا فرماوین اسلیے کہ مجکو بھی اس
کالج کے طالب علم ہونے کی عزت حاصل ہی ہاے خدا کا شکر ہی کہ جناب مولانا کی تقریر سے یہ
معلوم ہوا کہ وہ طالب العلم عقائد مذہب مین پختہ اور مذہب اسلام کے سچے پیرو تھے حضرات!
یہ اثر ایم اے یا بی اے ہونے کا نہین ہی کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو تمام مدارس انگریزی کے طلبہ
خوش عقیدہ رہتے اور جو شکایت برسون سے مین انگریزی خوان طلبہ کی سن رہا ہون وہ نہ
ہوتی بلکہ یہ اثر ہی فیضان صحبت اور مواعظ حسنہ کا ہمارے مقدس عالم جناب مولانا حاجی
محمد عبد اللہ صاحب انصاری مدفیضہم کے جو مدرسۃ العلوم مین منتظم امور دینیہ ہین اور اس
وقت اس جلسہ مین رونق افروز ہین - جناب مولانا کی ذات بابرکات کی وجہ سے مدرسۃ العلوم
کے تمام طلبہ خواہ وہ کسی درجہ کے کیون نہ ہون اسلام کے سچے حامی اور پکے مسلمان رہتے ہین اور امید ہی
اگر ندوۃ العلما نے ہر انگریزی مدرسہ مین تعلیم دینی کا بندوبست کر دیا تو انشا اللہ تمام طلباے
انگریزی خواندہ کے ایسے ہی عقائد ہو جائینگے جیسے کہ مولانا شاہ محمد سلیمان صاحب نے مدرسۃ العلوم
کے دو طالب العلمون کے پائے تھے - پرسون جناب مولوی سید عبد الحئی صاحب مددگار ناظم اور نیز مولوی
حبیب الرحمن خان صاحب رئیس بھیکن پور نے گذشتہ سال کی رپورٹ پیش کرتے اور اُسپر
ریمارک کرتے وقت یہ فرمایا تھا کہ کانپور مین ندوۃ العلما نے ایک عالم کا بندوبست کیا تھا
مگر مسلمانان کانپور کی عدم توجہی کی وجہ سے اُسمین کامیابی نہ ہوئی - حضرات! چونکہ

مسلمانون کا تنزل پوری ترقی کرچکا ہی اسواسطے اُنکے ساتھ کسی قسم کی نیکی یا بھلائی کرنا بھی ایک دشوار کام ہی اُنکی یہ حالت ہوگئی ہی کہ لاد دے لدوادے لادنے والا ساتھ کردے جبتک کہ ندوۃ العلما خود ہی چندہ کرکے ایک عالم کو اپنے اہتمام سے انگریزی اسکولون مین بذریعۂ جناب ڈائرکٹر صاحب بہادر پبلک انسٹرکشن کے مقرر نہ کردی گی اسوقت تک اس مقصد مین کامیابی حاصل ہونا دشوار معلوم ہوتا ہی لہذا مین اپنے دوست سید محمد اظہر صاحب کی نہایت زور کے ساتھ تائید کرتا ہون اور امید کرتا ہون کہ ہمارے علمائے کرام اس کام کو جو میری نزدیک تمام مقاصد ندوہ سے زیادہ اہم اور افضل ہی پوری توجہ کے ساتھ انجام دینگے اور نہ صرف شاہجہانپور مین بلکہ تمام اضلاع کے انگریزی مدارس مین علوم دینی کی تعلیم کا بندوبست فرمائینگے۔ آخر مین مین معافی مانگتا ہون کہ اپنی پریشان تقریر سے مین نے آپ صاحبون کا وقت اسقدر ضائع کیا اور دعا پر اس کو ختم کرتا ہون۔

اس تقریر کے بعد بالاتفاق یہ تحریک منظور ہوئی اور یہ قرار پایا کہ انجمن معین الندوہ شاہجہانپور اسکا انتظام کرے۔ چنانچہ جلسہ کے بعد سے اسکی عملی کارروائی شروع ہوگئی ہی اور نہایت استحکام کے ساتھ شروع ہوئی ہی۔ مولوی شاہ عبدالواحد خانصاحب نقشبندی رئیس شاہجہانپور کی دریادلی کا حال اجلاس گذشتہ کی کیفیت مین درج ہوچکا ہی اور آیندہ اپنے موقع پر درج ہوگا اس معاملہ مین بھی اُنھون نے سبقت کی اور ایکسو چالیس روپیہ سالانہ منافع کی جائداد اس کام کے واسطے عنایت کی چنانچہ انکا خط بجنسہ نقل کیا جاتا ہی جو اس بارہ مین جناب ناظم ندوۃ العلما کی خدمت مین انھون نے بھیجا ہی۔

نقل خط مولوی شاہ عبدالواحد خانصاحب نقشبندی رئیس شاہجہانپور

بخدمت مبارک مولوی سید محمد علی صاحب ناظم ندوۃ العلما۔

جناب مولانا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ۱۵ ذیقعدہ ۱۳۱۶ھ کے جلسہ ندوۃ العلما مین

دو لڑکون نے جو ایک تجویز پیش کی تھی کہ دینیات کی تعلیم کا انتظام ہائی اسکول شاہجہانپور مین مسلمان طالب العلمون کے لیے کیا جاے اور اسکی ضرورت کو نہایت خوبی سے ثابت کیا مین اس سے متاثر ہوا اور اتفاق کی بات کہ میری دو ہمنام دوستونکے لڑکے یعنے محمد اظہر خلف محمد اسمعیل صاحب مرحوم ڈپٹی کلکٹر مین شاہجہانپور اور محمد یعقوب خلف مولوی محمد اسمعیل صاحب وکیل شاہجہانپور متحرک اور موئد اس تجویز کے ہوے اور نہایت شکر کا مقام ہی کہ انھون نے انگریزی مدارس مین تعلیم حاصل کرکے ضرورت تعلیم دینیات کو مدارس انگریزی مین اپنے ساتھ ہی پڑہنے والون کے لیے ضروری خیال کیا اور اسکی ضرورت کو ایک ایسے علما کے بڑے مجمع مین جس نے مسلمانون کی اصلاح تعلیم کا ذمہ لیا ہی علی الاعلان جتلایا اسپر بھی اگر مسلمان اپنے بچون کی اصلاح اور انکے مذہب اور اخلاق کی حفاظت اور درستی کا انتظام نہ کرین تو بڑے شرم کا مقام ہی خصوصًا ایسی حالتین کہ ہماری مہربان گورنمنٹ نے ہم کو کامل آزادی مذہبی دے رکھی ہی اور اس امر کو منظور فرمالیا ہی کہ ہم چاہین تو بمنظوری ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم کے اپنی طور پر انتظام تعلیم دینیات مسلمان طالب العلمون کا مدارس سرکاری مین کردین - مین نے جلسہ ندوۃ العلما مین اس تحریک کے متعلق اس خیال سے پیش قدمی نہین کی کہ شاید میری اور بھائی اُسپر متوجہ ہوکر اسکا اجر حاصل کرین لیکن چونکہ ابتک اسکا ظہور نہ ہوا لہذا اب مین آپکو اطلاع دیتا ہون کہ میرے ہان مولوی محمد ناصر صاحب ایک عالم جو بغرض تعلیم طلباے عربی خوان کے مقرر ہین اُنکو واسطے تعلیم دینیات مسلمان طلبا ہائی اسکول شاہجہانپور مجلس انتظامی ندوۃ العلما کے سپرد کرتا ہون اب یہ کام مجلس انتظامی ندوۃ العلما کا ہی کہ حسب ضابطہ صاحب ڈائرکٹر بہادر سررشتہ تعلیم ممالک مغربی وشمالی سے تحریک کرکے ہائی اسکول شاہجہانپور مین مسلمان طالب العلمون کے لیے تعلیم دینیات کا انتظام کرائین اور ایک کورس تجویز کرین اور یہ بھی تجویز کیا جاے کہ کس جماعت سے تعلیم دینیات کی شروع ہونا چاہیئے اور ہر جماعت کی استعداد کے لائق تعلیم تجویز کی جاے - میرے نزدیک یہ کورس ایسا بنایا جاوے کہ جو عام طور پر مفید ہو اور ہر طبقہ مین اُسکی اشاعت کارآمد ہو - اس بات کا ظاہر کردینا بھی

ضرور ہی کہ مولوی محمد ناصر صاحب کو جو تنخواہ میرے ہان سے ابتک ملتی ہی بدستور ملا کریگی مجلس ندوۃ العلما کو انکی تنخواہ کے انتظام کے متعلق اسوقت ذمہ دار کرنا غیر ضروری ہی۔ مولوی محمد ناصر صاحب اگر کسی وجہ سے علٰحدہ ہون تو خواہ مین خود انکی جگہ پر دوسرے عالم کو مقرر کردونگا یا مجلس انتظامی ندوۃ العلما کو اطلاع دیجائیگی اور وہان سے کوئی عالم بمشاہرہ مناسب مقرر ہونگے لیکن کسی حالت مین تنخواہ بارہ روپے سے تجاوز نہ ہوگی اور واسطے دیئے جانے اس تنخواہ کے مین نے آمدنی موضع مونڈہارس پرگنہ بڑاگانون تعدادی ۴ بسوہ سوبسوا سہ چھ کچوا سہ ۳ بنواسہ معین کردی ہی اور یہ کام مجلس انتظامی ندوۃ العلما کا ہی کہ میری بعد وہ اس امر کے نگران رہے کہ ہمیشہ ایک مولوی ہائی اسکول شاہجہانپور مین واسطے تعلیم دینیات مسلمان طلبا کے مقرر ہو اور اسکی تنخواہ جائداد موقوفہ مذکورہ کی آمدنی سے حسب مذکورہ بالا دیجایا کرے۔ مین آپکو اجازت دیتا ہون کہ آپ میری یہ تحریر اخبارات مین شائع کردین اس سے میری یہ غرض نہین ہی کہ میری نمود یا کسی قسم کی شہرت یا نام آوری ہو بلکہ مین خیال کرتا ہون کہ شاید اطلاع مین بھی ہمارے مسلمان بھائی اسکو دیکھکر اپنے بچون کی حالت پر رحم کرین اور اسی طرح دیگر مقامات کے مدارس سرکاری مین تعلیم دینیات کا انتظام ہوجاوے۔

عریضہ نیاز خادم ندوۃ العلما محمد عبدالواجد۔ ۲۵ ذی الحجہ ۱۳۱۶ھ

اس تحریر کے پڑھے جانے کے بعد مولوی سید الحی صاحب مددگار ناظم ندوۃ العلما نے یہ تحریک پیش کی کہ نواب محسن الملک بہادر نے علیگڈھ یونیورسٹی کا جو نصاب بغرض استصواب بھیجا ہی وہ چند اہل الرائے حضرات کے پیرد کیا جائے تاکہ وہ غور کرکے ایسا نصاب مرتب کردین جو مسلمانون کی دینیات وعلوم متعلقہ کی ضرورتون کو پوری طور پر حاوی ہو اور بعد تجویز اس نصاب کو جلسہ انتظامیہ ندوۃ العلما مین پیش کرین اور جلسہ انتظامیہ بعد بحث اور غور کے جوابطور کرے نواب محسن الملک کے پاس منجانب ندوۃ العلما بھیجا جاوے اس تحریک کی تائید کیلئے مولوی حبیب الرحمن خانصاحب شروانی رئیس بھیکن پور تجویز ہوئے تھے مگر مولوی صاحب ممدوح کی خوشی سے مولوی عبداللہ

صاحب انصاری کو اجازت دیگئی چنانچہ مولوی صاحب ممدوح نے اسکی تائید مین ایک مختصر تقریر کی اور یہ تحریک منظور ہوئی۔

اس کے بعد ابوالیاس احمد زمان خان صاحب مہتمم مدرسہ اسلامیہ بلرامپور نے اپنے مدرسہ کو ندوۃ العلماء کے سرپرستی مین لینیکی درخواست کی اور اس درخواست کو پیش کرتے وقت ایک مختصر تقریر کی جو مندرج ذیل ہی۔

تقریر ابوالیاس احمد زمان خان صاحب مہتمم مدرسۂ اسلامیہ بلرامپور

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

حضرات! واقعی یہ انجمن ندوۃ العلماء مسلمانون کے حق مین صرف باعث رحمت نہین بلکہ سراسر رحمت ہے۔ سال پیوستہ مین جبکہ جلسہ ندوۃ العلما لکھنؤ مین ہوا تھا کمترین خاکسار اس غرض سے شامل ہوا تھا کہ انجمن محمود سے برائیان چن کر اپنے ایسے متعصبین کو خوش کرون اور جسطرح خود اخلاص و شعار اسلام سے دور تھا اورون کو بھی دور کرون۔ بارے الحمد للہ کہ اسکے اول ہی اجلاس نے میرے قلب زنگ خوردہ کو اپنے صیقل ہدایت سے مثل آئینہ جلب روشن کردیا (این سحر سامری است و یا معجزہ کلیم) جبکہ مرے دل مین اس بات کی پشیمانی ہوتی کہ تو کسدرجہ جہالت مین ڈوبا ہوا تھا۔ فوراً خیال آیا کہ کوئی کام اللہ کے واسطے کرنا چاہیئے حضرات مندرجۂ ذیل سے اپنے مقاصد دلی کو ظاہر کرکے استصواب رای کا مستحق ہوا اول جناب مولوی احسان اللہ صاحب دہلوی۔ دوم جناب مولانا مولوی ابو محمد ابراہیم صاحب مہتمم مدرسۂ احمدیہ آرہ سوم جناب مولوی عبداللہ صاحب مدرس مدرسۂ احمدیہ آرہ چہارم مولوی ریاض الدین احمد صاحب سابق منتظم اشاعت اسلام بریلی۔ پنجم جناب مولانا مولوی شاہ امانت اللہ صاحب غازی پوری مرحوم و جناب مولانا ومخدومنا شاہ محمد سلیمان صاحب داؤدی پھلواری شریف سے دعاء خیر حاصل کی آپ سب صاحبان

نے انکی ضروریات اور فوائد سے مطلع فرما کر میری ہمت کو دو بالا فرمایا (یہ واقعات میرے رپورٹ مطبوعہ ۱۳ھ سے ظاہر ہین) مین نے بلرامپور پہونچکر ایک جلسہ کیا اور ایک مدرسہ اسلامیہ قائم کرنے کی کوشش کرنا شروع کیا جس کو یہ چوتھا سال ہی باوجودیکہ وہ ایک ہندو ریاست ہی مگر مدرسۂ بجنیال پابندی قواعد ندوہ ایک عزت سے دیکھا گیا اور کسی قسم کی پرخاش نہین ہوئی اور ایک اعلی درجہ کا جو ہر ہی جو اس ریاست عالیہ کو حاصل ہی کہ جس کے سامنے مسلمانون کا وہی اعزاز و اکرام ہی جو اور قومون کے لیے ہے دوسرے جناب فضیلت مآب منشی ممتاز علیخانصاحب ڈپٹی کلکٹر و اسسٹنٹ ایجنٹ کی توجہ قابل قدر ہی چنانچہ اس جلسہ مین میری شرکت آپکی توجہ خاص سے ہی مدرسہ کی خوشنما انتظامی نے حکام سررشتہ تعلیم و صاحبان بورڈ ضلع کو ایسا گرویدہ کیا کہ جس کو باستثنای دیگر مدارس امدادی مبلغ چھ روپیہ کی امداد سے سرفراز فرمایا مدرسہ کی طلبا کی تعداد ۱۰۰ سے زیادہ ہی طریقہ تعلیم مثل سررشتۂ تعلیم گورنمنٹ اسکول ہی اور ہر درجہ کا سبق دینیات و فارسی حسب کورس حمایت اسلام لاہور ہی گویا اودھ کی ترائی کے حصہ مین ایک اے نئے درجے کا مدرسہ نمونہ حمایت اسلام لاہور ہی امید کہ ندوۃ العلما اپنی نگرانی مین قبول فرمائینگا جیسا کہ ندوہ کی چٹھی نمبری ۴۸۴ مورخہ ۲۸ محرم ۱۳۱۴ھ و نمبر ۵۵۷ مجاریہ ۱۵ ربیع الاول ۱۳۱۴ھ مین مرقوم ہی کہ دار العلوم قائم ہونے پر ندوۃ العلما نگرانی قبول فرمائینگا اب وہ وقت موجود ہی۔

عاجز ابو الیاس احمد زمان خان سکرٹری اسلامیہ اسکول
بلرامپور ۱۵۔ ذیقعدہ ۱۳۱۶ھ شاہجہانپور۔ اجلاس سوم ندوۃ العلما

اس تقریر کے ختم ہونے کے بعد یہ درخواست انکی منظور کی گئی اس کے بعد مولوی عبد الجبار صاحب عمرپوری نے نہایت عمدہ لہجہ مین اپنا عربی کا قصیدہ سنایا جس سے حاضرین بہت محظوظ ہوئے۔

قصیدہ مولوی عبد الجبار صاحب عمرپوری

بشرى لكم يا معشر العلماء ... بشروق بدر الفيض فى الظلماء

طوبى لكم يا قاطنى الهند فقد ... هطل الى بالخصب فى الجدباء

مسك الكرامة قد تضوع فى الورى ... فتطيبت ارواحهم بصفاء

اخضر زرع الحق بعد يبوسة ... دوح الهدى فى بهجه ونماء

غنّت بطوبى فى الرياض عنادل ... قد حاوبتها سجعة الورقاء

قد غرّد القمرى اهلا مرحبا ... فلان افئدة بحسن غناء

تتعجبون لعلكم يا اخوتى ... بسطوع ضوء الشمس فى الليلاء

تتحيرون اذا نظرتم ارضكم ... بتبدل السوداء بالبيضاء

لكن حيرتكم ستر تقنع اذا ... زرتم بشوق ندوة العلماء

تجدونها برقا سناه مخطف ... ابصار اهل الكفر والاهواء

تجدونها درّ الهدى محمدٍ ... نور الانام مبصر العمياء

تجدونها روحا وريحانا لكم ... وحديقة الخيرات والآلاء

تجدونها عذبا نميرا سلسلا ... يروى صدى الظمآن فى الهيماء

تجدونها غيثا مغيثا هامرا ... ينصبّ منه الماء بالنعماء

تجدونها ذخر الفلاح فهل لكم ... فى الفوز والافلاح من رغباء

ارايتموا مرض النفاق بقومكم ... قد احدث الديدان فى الامعاء

داء عضال موبق ومخرّب ... بنيان مصلحة ودار اخاء

ذهبت به ريح الحمية والتقى ... فنيت مراسم غيرة وحياء

يا ويلتى ربع المكارم قد عفا ... اثار علم نافع بخفاء

من الفضائل احتفى بروامس ... الغفلات والجهلات والخيلاء

فلقد اتى فيكم طبيب حاذق ... بشفاء غيّ قامع الادواء

ينجيكموا من كل سقم مفسد ... للروح والاخلاق والاعضاء
ينقى قلوب الناس من دنس الهوى ... ويميط وسخ الحقد والبغضاء
اسفا على الناس الذين تفوهوا ... بخلاف تلك اللجنة العلياء
اسفا على افهامهم وعقولهم ... قد اصبحوا كالناقة العشواء
قد جاهروا بعداوة وشراسة ... ورموا بسوء ندوة العلماء
كذبوا على اهل الصلاح تعديا ... حسدوا هموا بالشر والشحناء
ماذاك الا انهم لقد اشتروا ... ثمن الدنى بالملة البيضاء
قد غرهم تسويل شيطان لهم ... وقعوا به فى الورطة الظلماء
صم وبكم هائمون لغيهم ... القوا على ابصارهم بغطاء
ان لم ير الشمس الضرير بضحوة ... فالعيب فى عينيه لا بضياء
الله يهديهم سبيل رشادا ... نهجا قويما مرجع الكملاء
نفسى الفداء لندوة العلماء ... برعت بنضرتها على الخضراء
ماذاك الا انها لتؤيد ... الدين المتين لسيد القضلاء
دين النبى الهاشمى محمد ... خير البرية كافل العزباء
من يشفع الناس الذين ذنوبهم ... خرجت عن التعديد والاحصاء
من كان ناصح قومه وملاذهم ... وشفيقهم كالام للابناء
الله يبقيها ويعصم عزها ... ويزيد فيها حيرة العقلاء
وادام عظمتها وضاعف نورها ... واقامها فى رونق وبهاء
واعز ناظمها الجليل بفضله ... واراحه من كربة وعناء
واطال مدة عمره وحياته ... عافاه فى الدنيا ودار بقاء

اسکے ختم ہونے کے بعد مولوی قاضی علی احمد صاحب مذاقی بدایونی کو اجازت دی گئی کہ وہ مولوی حکیم شیخ احمد صاحب جیتیکر رئیس بمبئی کا قصیدہ پڑھکر سنائین مولوی شیخ احمد صاحب باوجود خواہش قلبی کے جلسہ مین خود شریک نہین ہوسکے خلوص اور دردمندی کے اظہار کے غرض سے یہ قصیدہ بھیجکر خواہش کی تھی کہ ان کی طرف سے جلسہ مین پڑہا جائے کلام کی روانی اور لطافت دیکھنے کے متعلق ہی مولوی قاضی علی احمد صاحب بدایونی نے قصیدہ پڑہنے سے پہلے اسی وزن و قافیہ مین اپنے چند اشعار پڑہے اسکے بعد عربی لہجہ مین یہ قصیدہ سنایا قاضی صاحب ممدوح کے اشعار ہم کو نہین ملے اسوجہ سے اسکے درج کرنے سے معذور ہین۔

قصیدہ مولوی حکیم شیخ احمد صاحب جیتیکر رئیس بمبئی

سلام علیکم ندوۃ العلماء ۔۔۔ سراۃ ھداۃ سادۃ الفضلاء

وفی الذیل عقد قد نظمت بعیدہا ۔۔۔ اتانی بشیر بافتتاح بناء

فان اعجبتکم سادتی منہ لفظۃ ۔۔۔ فذاک مرامی والجواب رجائی

ھاموا بنا یا معشر الطلباء ۔۔۔ الی دارنا ندوۃ العلماء

ھلموا الی دار اراء اھا مشور ۔۔۔ حوت کل فرد من نجوم علاء

ھلموا الی دار السعادۃ مسرعًا ۔۔۔ لکی تلحقوا یا قوم بالسعداء

الی کعبۃ الآمال دالشوق قائد ۔۔۔ نسوق مطایانا بحسن رجاء

فقد طالما بتنا بذل لجھلنا ۔۔۔ وللذل بعد العز شر بلاء

ویا شر عہد مال عنا علی منا ۔۔۔ ضیاءً الی اغیارنا الوقباء

ویا خیر عہد قد تقضی ومالنا ۔۔۔ سوی حسرۃ من ذکرہ وبکاء

باعیانہ اضحی الانام مہذبا ۔۔۔ وضاءت نفوس الخلق حق ضواء

افاضوا علی الاقوام طرًا وھن فی ۔۔۔ دجی الجھل والاشراک والخیلاء

ان اهل انوار الدين نبينا ... بشير نذير سيد الحنفاء
رسول امين دينه عين حكمة ... وعدل وتوحيد وصدق وآء
عليه صلوة الله فى كل لمحة ... وتسليمة ما ضاء وجد ذكاء
صلوة وتسليم يعمان اله ... واصحابه والتبع اهل وفاء
سلوا فارسا من كان مطفئ ناها ... وقد شبها بغيا وسفك دماء
وروما فمن بحى سفائن بلدها ... غدت وهى فى الدرد ورجع عماء
وسندا وهندا من اتى غارسابها ... غراس لنهى قد نفورت بسراء
اولئك هم اسلافنا بعظامهم ... نباهى اذا ما عد اهل علاء
فيا قوم لو كنا اتبعنا فعالهم ... لما غلبتنا دولة السفهاء
كان لم تكن فينا علوم وثروة ... ولم تك فينا عزة بآباء
اذا انزلت قوم اكراما من العلى ... صروف الليالى فى حضيض عناء
عرتهم فتاها وفترة بعد فترة ... وارخت قواهم حيرة الضعفاء
فلا تيئسوا يا قوم من روح ربكم ... فكم شدة قد بدلت برخاء
فما دام من عزم بقلب اخى الاسى ... سعى فى مداواة الاسى باساء
واذ شخصت اعلال قوم اساتهم ... فبشر ببرء عاجل ونجاء
هم علماء القوم لله درهم ... وناديهم للقوم دار شفاء
فهل من مجيب يا لقوم مناديا ... لنادبكم او سامع لدعاء
هلموا الى دار الشفاء لتدركوا ... علاجا لداء منذر بشقاء
هلموا الى دار العلوم اساسها ... على خير تهذيب وخير ضياء
خلطتم زمانا جودة ببرداءة ... وطولتم الابحاث من غير طائل
وكم كدر مزجتم بصفاء ... وضيعتم الاوقات خلف لفاء

فهل فیکم من کامل فی صناعةٍ ... وهل فیکم من فاق فی الادباء
وکم قد فقدنا الاختلاف فروعکم ... مقاصد اهل الدین دین اخاء
ففارق عنا الاتفاق معوضًا ... نفاقا وهانا مثل داءٍ وباء
هملغادر انا بعد ماهب مدحنا ... هبیب ریاح عرضة لجفاء
اذا العلم لم یرفعك من قعر ذلة ... فللموت خیر یا اخا البرخاء
ولا ترکبن البحر والبحر کاهل ... اذا کنت ترضی قافلا بجفاء
واذا فتح الرحمن ابواب فضله ... بتاسیس دار العلم خیر بناء
لحسن مساعی ندوة عم فیضها ... زهاء السها فی لکنئو ببهاء
فیا غرة الاسلام عودی مؤنة ... ویا کرم الاسلام عد ببهاء
ویا لیلة الادبار بالله اصبحی ... ویا نیر الاقبال عد باضاء
وارخ ادیب القوم عام افتتاحها ... جری خیرنا ندوة العلماء

۱۳۱۶

اسکے بعد ابوالفیض مولوی محمد حسن صاحب فیضی وکیل انجمن نعمانیہ لاہور کو اجازت دی گئی کہ دارالعلوم کے متعلق جو نظم انھون نے لکھی ہی سنائین اسکے واسطے مولویصاحب ممدوح کو بیس منٹ کا وقت دیا گیا تھا مگر قبل اسکے کہ مولوی صاحب ممدوح قصیدہ سنائین ایک مضمون سنانا شروع کیا جس مین قوم کی طرف سے ندوة العلما کو مخاطب کیا گیا تھا ہنوز وہ مضمون بھی تمام نہین ہوا کہ انکو جو وقت دیا گیا تھا ختم ہوگیا اور مولویصاحب ممدوح قصیدہ نہ سنا سکے

مولوی محمد حسن صاحب کے بعد منشی طفیل الدین صاحب ایڈیٹر مشیر سلطنت بدایون نے اپنا قصیدہ حسب مندرجۂ ذیل خوش آیند لہجہ مین پڑھکر سنایا۔

قصیدہ منشی طفیل الدین صاحب بدایونی

پرسش احوال دل کرتا ہی کیا ای ہمنشین — ہمدم دیرینہ کی فرقت سے ہون زار و حزین
کون - وہ ہمدم کہ جسکے یمن و برکت کے سبب — تھی بنی معمورۂ بغداد مین جنت نوین
کون - وہ ہمدم کہ جسکے دم قدم سے تھا جہان — مخزن صدشان و شوکت لائق صد آفرین
کون - وہ ہمدم کہ جسکے پرتو انوار سے — سنگریزے اصفہان کے بنگئے در ثمین
کون - وہ ہمدم کہ جس کی شان و شوکت کے سبب — ہوگیا غرناطہ ہم اوج سپہر ہشتمین
کون - وہ ہمدم کہ جس سے خاک دشت دملجہ — بنگئی گلگونۂ رخسارۂ چرخ برین
کون - وہ ہمدم کہ جسکے باغ فیض وجود سے — بوعلی سینا نے بھرلی اپنی جیب و آستین
کون - وہ ہمدم کہ بو یوسف ہے جس پر فدا — بوحنیفہ کا بنایا جسنے انکو جانشین
کون - وہ ہمدم کہ جس کی اک نگاہ مہر سے — نام روشن ابن رزی کا ہی جیون مہر مبین
فخر رازی کو تھی جس کی رازداری افتخار — تھے سیوطی جس کے باعث فخر کے مسند نشین
کیا قیامت ہے کہ فرقت اور ایسے دوست کی — کیون نکلجاتی نہین تن سے مری جان حزین
کون ہی جاکر کہے جو اس حبیب پاک سے — عاشق مہجور کا تیرے ہے وقت واپسین
کل ہوا تھا جس سے تو ای مایۂ خوبی جدا — آج وہ درد و الم اندوہ و غم سے ہی قرین
ڈھل گیا گردن کا منکا آگیا ہونٹونپہ دم — بند فکر چلے اپنا کرامًا کاتبین
گر تغافل ہی یہی تو کام ہے اپنا تمام — سنتے ہین کہتے ہین یہ انسان مین کچھ بھی نہین
پیچ کیون ہو اگر لینا ہی جلدی لے خبر — ہاتھ آنے کا نہین یہ وقت و موقع بعد ازین
پھر عبث ہے تو نے گر دست تاسف بھی ملے — پھر عبث ہے گر ڈبوئی جوی خون مین آستین
جان لب پہ ہین گو سسکتے پر تجھے گر دیکھ لین — طاقت و تاب و توان رفتہ آجائے وہین
کھ گیا سب کچھ نہ بتلایا کہ وہ ہمدم ہی کون — کس کی فرقت نے بنایا تجھ کو خاکسترنشین
جس کی فرقت نے کیا ہی اسقدر زار و نزار — علم ہی وہ علم ہی وہ علم ہی ای ہمنشین
علم وہ جسکے لیے خیر البشر محبوب ہے — مقتدا و پیشوائے اولین و آخرین

خود لب معجز نما سے کر گئے ارشاد پاک
کیجیو اسکی طلب جاتا پڑے گو تا بچین

علم وہ شی ہی کہ ہی جسکی طلب ہر اک پہ فرض
اسمین داخل ہو گئے سب مسلمات و مسلمین

علم ہی تھا جس نے لمحہ مین عرب سے دور کی
مدتون سے جو جہالت ہو رہی تھی دلنشین

علم ہی تھا جس سے ٹھیرے عالمان دین پاک
اصفیا و انبیا ماسبق کے جانشین

اندلس کو جس نے اپنی ضو سے روشن کر دیا
آسمان پایہ بنی ہی مصر کی جس سے زمین

علم ہی تھا جس سے روشن بیت حکمت کا ہی نام
گو نشان اس کا نہین باقی زمانہ مین کہین

نام لیتے ہی کسی کا آگ سینے مین لگی
پھر تڑپکر رہگیا میرا دل پہلو نشین

شوق خاطر سے کرین ہم دیدہ و دل فرش راہ
وہ کرم فرما ادہر آنے کی ٹھہرائے کہین

یہ پریشانی ہوا سے شوق مین کبتک رہے
اے صبا تو ہی سنگھا خوشبوی جد عنبرین

سوچتے تھے گو بہت زانو پہ سر رکھے ہوئے
صورت بہبود پر ہوتی نہ تھی خاطر نشین

کام آئی پر دعاے حضرت خیر الورے
ہو گیا بند و پہ فضل خاص رب العالمین

ہند کے مشہور عالم حضرت لطف اللہ
ماہر احکام دین و مفتی شرع متین

صاحب فیض عمیم و محسن عالم کہ ہے
خرمن فیض و کرم سے اُن کی عالم خوشہ چین

ہو گئے مصروف دل سے جان سے اس کام پر
طیش مین آکر ہوے گو انپہ جاہل خشمگین

ان کے دم سے ہی یہ ڈہارس نا امید ونکی کہی
خوبی قسمت سے ہون سب علم و دانش کے قرین

بس قصیدہ کو یہان پر ختم کر کے ای طفیل
مین دعا کرتا ہون اب آمین کہین سب حاضرین

ہون مرادین سب مسلمانونکی حاصل یا الہ
بہر روح سرور و سردار ختم المرسلین

اتفاق و حب و الفت ہو نصیب دوستان
قسمت دشمن مین جاے کبر و نخوت بغض و کین

یا الٰہی عالمان دین کا ہو رتبہ بلند
اس مقدس حلبہ کے ہین جو معاون اور معین

لیتے ہین ہر کام مین حصہ نہایت شوق سے
انکو دیکھی ہی اس مجلس سے اسمین شک نہین

ناظم و ارکان و نائب صدر عالی مرتبہ
خوش رہین سب سے رضی اللہ عنہم اجمعین -

ہین محمل اور علی کے متبع ناظم کمال — اُن کے تابع ہو زمانہ بہر تبع تابعین
بال بانکا ہو نہ اُنکا حفظ مین تیرے رہین — ہو سر مو بھی نہ نقصان انکا رب العالمین
ہین جو ناظم کے مددگار و معاون عبدحق — دین و دنیا مین خدایا اُنکا تو رہنا معین
ایسے کارِ خیر مین تیری اعانت ہے ضرور — اِستجب ہذا اللہ عایا مستعان نستعین
خوش رہین شاہ سلیمان صاحب فضل و کمال — تاجدار اہل فقر و سرگروہ عارفین +
جو پڑھے جن ہین وہ بھی لرزان ہین انکے نام سے — رکھتا ہی اک نقش تسخیر ان کے خاتم کا نگین
صاحب تاثیر حقانی ہون اے رب کریم — ہین وہ حق بین حق نما حق دان و حق گو با یقین
کیا علو مرتبہ حاصل ہوا ان کو کہ ہے — شان و شوکت دبدبہ جاہ و حشمت دربین
اور عبداللہ انصاری ادیب باکمال — خوش رہین تیرے کرم سے یا الہ العالمین
انکے دریاے کرم سے ہے زمانہ مستفیض — انکے بحر جود سے سیراب ہین اہل زمین
حضرت قاضی علی احمد مذاقی نام ور — شر اعدا سے رہین محفوظ رب العالمین
یا الٰہی انکا ہو نخل تمنا بارور — عاشق ندوہ ہین اور اسلام کے رکن رکین
اور جو جو آئے ہین اس مجلس عالی مین آج — خوش رہین یارب طفیل رحمۃ للعالمین
جو ہوے اس شہر مین ندوہ کے آنیکا سبب — دے جزاے خیر اسکی انکو رب العالمین
خوش رہین یارب طبیب قوم مولانا مسیح — اہل تمکین و مکان جاہ و مکنت کے مکین
روح تازہ جسنے پھونکی جسم زار قوم مین — وہ لطافت روح کی پائی پی روح الامین
خوش رہین اہل سخاوت خان عالی مرتبہ — آج جنپر فخر کرتی ہی بدایون کی زمین
ای خدا ندوہ کو دن دونی ترقی ہو نصیب — آتش حسرت مین گو جلتے رہین سب حاسدین
آفتاب علم کا مرکز بنے دار العلوم — لے سبق تہذیب کا آکر گروہ جاہلین
حاضر دربار ندوہ عرض کرتا ہی سلام — ہمزبان و ہم بیان ہو جائین ساری حاضرین
کہہ چکا جو کچھ کہ کہنا تھا طفیل زار کو — سلموا یا قوم بل صلوا علی الصدر الامین

اسکے بعد منشی نظام الدین حسین صاحب نظامی بدایونی نے اپنا قصیدہ پیش کیا اور درخواست کی کہ منشی طفیل الدین صاحب کو اسکے پڑھنے کی اجازت دیجائے چنانچہ صدر انجمن صاحب کی اجازت سے منشی طفیل الدین صاحب نے اُس کو پڑھ کر سنایا

قصیدہ منشی نظام الدین صاحب نظامی بدایونی

شاید بہار آئی اسلام کی چمن مین
پھولے نہین سماتے مومن جو پیرہن مین

قدرت کے عمدہ جلوے گلشن مین ہین نمایان
ہر شان دلربائی سرو اور نارون مین

روھیلکھنڈ تجھ کو شاباش و آفرین ہو
ندوہ کا آج جلسہ ہو پھر ترے چمن مین

انصاف سے جو دیکھین اپر ابھی ہو روشن
کیا فائدے ہین پنہان اس پاک انجمن مین

اس شہر مین ہین اسدم یہ اہل علم آئے
اک جوش سا ہے پیدا یاران ہو وطنین

یہ صدر انجمن ہین یون درمیان مجلس
عضو رئیس دل ہو جیون آدمی کے تن مین

رونق پذیر جسنے ہو کرسی نظامت
یارب ہین ہمیشہ وہ ظل پنجتن مین

والی بنائے ندوہ جسنے بحسن نیت
برکت اُسے خدا دے اس کوشش حسن مین

فرزانہ یگانہ وہ عبد حی داناء
عالم علوم دین کے کامل ہر ایک فن مین

یہ قوم کے معالج حضرت مسیح دوران
ہین شمع انجمن مین اور پھول ہین چمن مین

یہ فاضل زمانہ یہ عالم یگانہ
عبداللہ واحد کیتا ہین علم و فن مین

علامہ محدث جو رام پور کے ہین
ثانی ہو کون انکا پنجاب اور دکن مین

علامہ سے ہمارے وہ انکسار یکھیز
جو لوگ مبتلا ہین نخوت سے ما و من مین

ہشیار پور سے جو آئی ہین چل کی فاضل
انکو خدا نے بخشا ہو کیا اثر سخن مین

عبدالحمید موتی بحر العلوم کے ہین
ملتا نہین ہو ثانی انکا کوئی عدن مین

خوشگوئی سلیمان مشہور ہو رہی ہو
سننے کو روح سعدی آئی ہو انجمن مین

کہتی ہو خلق جس دم ہوتے ہین گفتگو مین
بلبل چہک رہا ہی یہ ندوہ کی چمن مین

انکے سوا جو عالم آئے ہین سب ہین یکتا
مشہور ہو رہے ہین وہ اپنے اپنے فن مین

یہ پھول وہ نہین ہے جنمین نہین ہے بوئے الفت
یہ بوے خوش کہان ہی نسرین و نسترن مین

وہ چیدہ پھول ہین یہ ثانی نہین ہی جنکا
انسے بہار رفتہ پھر آئی اس چمن مین

اے حاضرین والا مطلب کی بات سنیئے
اب قوم مبتلا ہی افلاس مین محن مین

اس قوم کی ہی حالت حالی نے خوب لکھی
لکھ سکتے ہم نہین وہ وسعت کہان سخن مین

وہ قوم جو جہان مین کل صدر انجمن تھے
تم نے سنا بھی اُسپر کیا گذری انجمن مین

پائین بزم بھی اب ملتی نہین اُسے جا
روندے نہین ہی وہ گلبن پھولا تھا جو چمن مین

اس باغ کی خزان نے کچھ خاک سی اُڑادی
فصل بہار گویا آئی نہ تھی چمن مین

یہ مفت کا ہی احسان تقدیر ہے لاتی
قسمت کا انس جسکی ہوتا ہی جس دہن مین

کرتے ہین ہم دعا یہ ندوہ کے حقین ہر دم
برکت تو دے خدایا اس پاک انجمن مین

دار العلوم ندوہ یارب کرے ترقی
شہرت ہو خوب اسکی مصار اور مدنمین

اس جلسہ کے جو بانی اس شہر مین ہوے ہین
یارب نہ رکھیئے اونکو تو رنج اور محن مین

ندوہ مین یہ نظامی ہو نغمہ زن ہمیشہ
جبتک زبان اُسکی چلتی رہو دہن مین

یہ عالمان اعلے یہ حاضرین والا
یارب ہین ہمیشہ افضال ذوالمنن مین

اس کے ختم ہونے کے بعد مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری اپنا کل کا بیان ختم کرنے کو اُٹھے اور چندہ کی کارروائی پھر شروع ہوئی مسلمانون کا جوش سرد نہین ہوا تھا وہ اسی موقع کے منتظر تھے تقریر شروع ہوتی ہی ہر طرف سے روپیہ کی بارش ہونے لگی مولوی گل محمد صاحب پیش امام جامع مسجد شاہ آباد نے اپنی جیبی گھڑی اتار کر میز پر رکھدی اور نہایت جوش کے ساتھ ایک مختصر تقریر کی مولوی خدا یار خان صاحب رئیس شہر کہنہ بریلی نے پونے دو سو روپیہ سالانہ منافع کی حقیت موضع بہرنا پور کی دار العلوم کے واسطے وقف کی اور ایک تقریر بھی کی مگر چونکہ یہ تقریرین دفتر

مین موصول نہین ہوئین اس وجہ سے درج نہین ہوسکین حافظ غفور الدین صاحب ڈپٹی انسپکٹر
پنشنر بریلی نے اپنی شالی چادر اتار کر نذر کردی عبدالرزاق خانصاحب نے مبلغ تین سو روپیہ دارالاقامہ
بنانے کو دئے منشی فقیر محمد صاحب منیجر ورک شاپ علیگڈھ نے اپنی قیمتی گھڑی نذر کی اور
علاوہ اسکے کچھ نقد بھی عنایت کیا علاوہ ان کے جس قدر چندہ ہوا انکی مفصل فہرست آخر مین
درج ہی اس سے معلوم ہوسکتا ہی کہ دولتمندون کے علاوہ قلیل البضاعۃ لوگون نے بھی فیاضی
کے ساتھ چندہ مین شرکت کی ہی حتی کہ جو لوگ مزدوری پیشہ تھے اور ایام جلسہ مین وہ مزدوری
کر رہے تھے انھون نے بھی ایک ایک روزہ مزدوری اپنی چندہ دارالعلوم مین دیدی اس
جوش کو دیکھکر ایک صاحب جو واعظ تھے کتابون کا ایک پشتارہ لیئے ہوے صدر منبر
صاحب کے پاس آئے کچھ لوگ انکے ساتھ تھے ان لوگون نے بیان کیا کہ یہ صاحب علیگڈھ
اور اسکے نواح مین وعظ کہا کرتے ہین اور انکا نام مولوی عبدالرحیم صاحب ہے یہ ندوۃ العلما
کے سخت مخالف اور مخالفین کے دعاۃ مین ایک خاص آدمی ہین جلسہ مین اس غرض سے
آئے تھے کہ ندوۃ العلما کی مخالفت پھیلائین اور مخالفین ندوۃ العلما کے رسالے جو اس کے
رد مین ہین تقسیم کرین مگر یہان کی کارروائی دیکھکر انکو معلوم ہوا کہ جو واقعات انسے ندوۃ العلما
کے بابت ظاہر کیے گئے تھے وہ سب غلط ہین اور یہان کوئی کارروائی معاذ اللہ خلاف دین و دیانت
کے نہین ہوتی اسلیئے انھون نے اس پشتارہ مین سے کتابین نکال کر برسر مجلس چاک کرنا
شروع کیا جب لوگون نے دیکھکر مراحمت کی تو یہ واقعہ معلوم ہوا چنانچہ وہ چاک کیے ہوے
کتابون کے ٹکڑے اور ایک پشتارہ کتابون کا جو ہنوز چاک نہین ہوا تھا میز پر رکھدیا گیا
اور مولوی عبدالرحیم صاحب نے برسر مجلس اس واقعہ کو دہرا کر اپنے خیالات سابقہ سے
رجوع کیا۔ اسکے بعد مولوی شاہ نظام الدین صاحب چشتی صابری نے تقریر کی مگر چندہ
کی کارروائی اس تیزی مین جاری تھی کہ مولوی صاحب ممدوح کی تقریر کا لطف حاصل
نہین ہوسکا یہانتک کہ ۱۲ بج گئے اور چندہ بند نہین ہوا دھوپ کی تیزی اور گرمی کی شدت

سے حاضرین مین سے ہر شخص پریشان تھا مگر اس بات کو نہین چاہتا تھا کہ جلسہ ختم کیا جائے
منتظمین جلسہ اس بات کے خواہشمند تھے کہ جلسہ اسوقت ختم کردیا جائے تاکہ اونکو مہمانون کے
کھانا کھلانے کا موقع ملے بقیہ کارروائی ارکان انتظامیہ ندوۃ العلما بھی بلحاظ تکلیف حاضرین جلسہ
کے ختم کرنا چاہتے تھے۔ آخر کو چندے کی کارروائی بند کی گئی اور وقت کی کمی سے بجائے اس
بات کے کہ جلسے کی کارروائی پوری کیجائے اور حسب مندرجۂ نظام جلسہ کے ارکان ندوۃ العلما
کیطرف سے اہل شاہجہانپور کا شکریہ ادا کیا جائے۔ مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب قادری چشتی
نے حسب اجازت صدر انجمن صاحب کے نہایت پُرجوش طریقے سے دعا مانگی عام مسلمانونکی
صلاح و فلاح اور ارکان ندوۃ العلما کی کامیابی اور اہل اسلام شاہجہانپور خصوصًا داعیان جلسہ
و چندہ دہندگان و منتظمین و صاحب مکان کی دینی و دنیوی بہبودی کے لیے دعا کی تمام حاضرین
علما اور مشائخ اور عامہ اہل جلسہ آمین کہتے جاتے تھے۔ دعا کے ختم ہونے کے بعد جلسۂ خاتمہ ہوا

جلسۂ عام

۵ بجے سے ۱۱ بجے شب تک

اس جلسے مین بہ نسبت پچھلے دو دنون کے اور بھی زیادہ مجمع تھا اور شاید اس خیال سے لوگ
زیادہ جمع ہوئے تھے کہ یہ آخر جلسہ تھا۔ مولوی گل محمد صاحب پیش امام جامع مسجد شاہ آباد نے
بیان کیا اسکے بعد مولوی سید مشتاق علی صاحب مدرس مدرسۂ اسلامیہ فیض آباد نے بیان کیا
مولوی مشتاق علی صاحب نے نہایت متانت اور سنجیدگی سے اتباع شریعت غرا اور اجتناب
عن المعاصی کا بیان فرمایا کذب غیبت نمیمہ رشوت۔ سود خواری۔ سوء اخلاق۔ بیدینی اور تمام
معاصی کے بد انجام کو بہت خوبی اور تفصیل سے ذکر کیا۔ انکے بعد مولوی شاہ نظام الدین احمد صاحب
جھجھری نے بیان فرمایا۔ انکے بعد مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب کھڑے ہوئے ۱۱ بجے تک مولوی صاحب نے

بیان فرمایا اور اثنائے وعظ مین روسائے شاہجہانپور کی اولوالعزمی اور دریادلی کا شکریہ ادا کیا مولوی صاحب موصوف کے وعظ و بیان سے عموماً جسقدر دلچسپی لی جاتی ہو وہ ظاہر ہے محتاج بیان نہین۔

مختصر کیفیت

جلسہای وعظ بعد ختم اجلاس ندوۃ العلما

اجلاس سہ روزہ کے ختم ہونے کے بعد بھی روسائے شاہجہانپور اس بات پر مصر تھے کہ ایک دن اور جلسہ کیا جائے چنانچہ واعیان جلسہ نے بطور خود اسکا اعلان بھی کر دیا مگر ارکان انتظامیہ ندوۃ العلما نے انکی ماندگی اور خستگی اور شبانہ روز کی محنت و جانفشانی کیوجہ سے جو تکان انکو ہو گیا تھا اسکو دیکھکر یہ مناسب سمجھا کہ اب جلسہ نکیا جائے اور شب کے وعظ مین اسکا اعلان کر دیا گیا تاہم اہل شاہجہانپور کے شوق نے اس اعلان کی کچھ پروا نہین کی اور دوسرے دن شائقین کی کثرت سے جلاس کی نشست گاہین بھر گئین اسلیے مولوی حافظ ابوالحامد محمد عبدالحمید صاحب فرنگی محلی اور شاہ نظام الدین احمد صاحب جھجھری کو وعظ و بیان کی تکلیف دی گئی۔ اور حسب معمول ۱۱ بجے تک ان دونون صاحبون نے یکے بعد دیگرے نہایت خوش اسلوبی سے بیان فرمایا۔ اور اسی جلسے مین مولوی محمد اسحاق صاحب مونگیری نے عربی مین قصیدہ پڑہا اختتام جلسہ پر جن مسلمانون نے بلا استدعا اپنی خوشی سے چندہ پیش کیا وہ لے لیا گیا۔ گو کہ اس چندے کی مقدار کچھ زیادہ نہین تھی کیونکہ ان حضرات نے دو دن پہلے جلسون مین اپنی حسب حیثیت پیش کر دیا تھا۔ مگر ان غریبون کی عالی ہمتی قابل ملاحظہ تھی جو باوجودیکہ دو دو بار دے چکے تھے نہایت جوش مسرت کے ساتھ روپیہ پیسے۔ کپڑا۔ کتابین لیے ہوئے ٹوٹے پڑتے تھے اور اسکے قبولیت سے گرانبار احسان ہوتے جاتے تھے۔

جلسہ گو ختم ہو چکا تھا مگر اُسیدن سے روسا و عابد شہر کیطرف سے اسبات کا اصرار شروع ہو گیا کہ انکے مکانون پر جُدا جُدا وعظ کی مجلسین ترتیب دی جائین تاکہ عورتین اور اُنکی نیک بیویان بھی مستفید ہون۔ سب سے پہلے مولوی عبدالواجد خانصاحب رئیس شاہجہانپور نے مدعو کیا جنھون نے اپنی عالی ہمتی سے علاوہ چندۂ دعوت کے ۸ موضع حمزہ پور کے جسکی آمدنی پانسو روپیہ سالانہ ہی خالصاً لوجہ اللہ دارالعلوم کے واسطے وقف کر دیا) ذی قعدہ ۱۳۱۶ھ ہجری کی شبکو علما اور ارکان انتظامیہ ندوۃ العلما انکے مہمان ہوئے۔ وعظ و بیان کے شوق مین بکثرت مسلمان مرد اور عورتین مجتمع تھین۔ مولوی شاہ نظام الدین احمد صاحب جھجھری نے بیان کیا انکے بعد مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب پھلواروی نے وعظ فرمایا وعظ کے ختم ہوتے ہی بیویون نے نقد و زیور چندے مین دینا شروع کیا اور تنگ حال اور مفلس عورتین بھی اس کار خیر مین شریک ہوئین علاوہ زیور کے قریب سو روپیہ کے چندے مین فراہم ہوئے اسکے بعد کھانا نہایت تکلف کے ساتھ کھلایا گیا اور مولوی عبدالواجد خانصاحب کے کی نیکدل بیوی نے سات ہزار روپیہ کی قیمت کی جائداد دارالعلوم کے واسطے وقف کی اور مولوی عبدالرافع خانصاحب ڈپٹی کلکٹر گونڈہ نے اپنے والد ماجد مرحوم و مغفور مولوی عبدالباسط خانصاحب رئیس شاہجہانپور کا نفیس کتب خانہ جسکی قیمت دس ہزار روپیہ اندازہ کی گئی ہے دارالعلوم کے واسطے دیا۔ اللہ تعالے ان حضرات کو جزاے خیر عطا فرمائے اور انکے اس قرض حسنہ کو قبول فرما کر دونون جہان مین خوش حال اور بامراد رکھے۔ آمین۔

۱۷۔ ذی قعدہ ۱۳۱۶ھ ہجری کو منشی تجمل حسین خانصاحب میونسپل کمشنر نے دعوت دی اور بہت پر تکلف سامان کیا۔ مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری اور مولوی شاہ نظام الدین احمد صاحب صابری جھجھری نے وعظ بیان کیا اس جلسے مین مبلغ ایکسو روپیہ سے زیادہ چندہ ہوا۔ ۱۸ ذی قعدہ کو عبدالعلیخانصاحب رئیس محلہ امنی زئی شہر شاہجہانپور نے دعوت دی۔ مذکورۂ بالا حضرات نے وعظ فرمایا اور وہان بھی حسب معمول چندہ ہوا۔ ۹۔ ذیقعدہ کو ابوالحسن خانصاحب رئیس محلہ نگی چوپلہ

شہر شاہجہانپور کے یہان دعوت ہوئی۔ مولوی قاضی علی احمد صاحب بدایونی۔ مولوی شاہ نظام الدین احمد صاحب جھجھری اور مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری نے وعظ بیان کیا۔ اِس جلسے مین بھی حسب معمول چندہ ہوا۔

۱۹۔ ذی قعدہ ۱۳۱۶ھ ہجری کو حسب استدعای انجمن اسلامیہ بریلی اِسکے جلسۂ سالانہ کی شرکت کے واسطے مولوی سید عبدالحی صاحب مددگار ناظم مولوی شاہ نظام الدین احمد صاحب جھجھری مولوی قاضی علی احمد صاحب بدایونی۔ مولوی احمد زمان خانصاحب خلف مولوی مسیح الزمان خانصاحب رئیس شاہجہانپور ندوۃ العلما کی جانب سے بطریق وفد بریلی تشریف لیگئے۔ اور اسکے جلسے مین شریک ہوئے اِسکی رپورٹ سالانہ مین ندوۃ العلما کا شکریہ ادا کیا گیا تھا اسکا جواب مولوی سید عبدالحی صاحب مددگار ناظم نے اپنی موزون اور برجستہ تقریر مین بہت خوبی سے دیا اور انجمن کو اس بات کا یقین دلایا کہ ندوۃ العلما کو انجمن کے مقاصد و اغراض سے پوری ہمدردی ہے اور اِسکو ایسی انجمنون اور مدرسون اور یتیم خانون کو مدد دینے مین کچھ دریغ نہین۔ ندوۃ العلما کا دارالعلوم یا یتیم خانے کے قائم کرنے سے یہ مدعا نہین ہی کہ وہ ان انجمنون اور یتیم خانون اور مدرسون کو جو پہلے سے جاری ہین بالکل غیر مفید سمجھتا ہی اور اُنکو نقصان پہونچانا چاہتا ہے بلکہ اسکا مقصد یہ ہی کہ جو کام مقامی انجمنون سے پورے نہین ہوسکتے اور انکا پورا کیا جانا مسلمانون کے واسطے بیحد مفید ہی اُنکو مجموعی قوت سے پورا کرے۔ مجکو انجمن کی آمد و صرف کے سُننے سے خوشی بھی ہوئی اور افسوس بھی۔ خوشی اس بات سے ہوئی کہ انجمن نے کفایت شعاری کے اصول کو پیش نظر رکھکر خرچ کیا ہے اور افسوس اس بات پر ہوا کہ انجمن کی آمدنی مین صرف دو ہی رقمین بڑی معلوم ہوتی ہین گورنمنٹ کی امداد یا سرکار رامپور کا عطیہ مسلمانونکی امداد استقدر کم ہی جسکو کہہ سکتے ہین کہ کچھ بھی نہین ہے۔ اِسکے بعد یتیمون کی پرورش کی ضرورت اور اُسکے ثواب کو نہایت خوبی سے بیان کیا اور مسلمانون کو رغبت دلائی کہ وہ اِس کار خیر مین شریک ہون۔ اس تقریر کے بعد مولوی شاہ نظام الدین احمد صاحب جھجھری نے وعظ بیان کیا اثنائے وعظ مین میزبانی

کے واسطے چندہ شروع ہوا جس سے مولوی صاحب ممدوح کو بیان مین اختصار کرنا پڑا اور حاضرین جلسہ کی رائے سے یہ طے ہوا کہ شب کو مفتی صاحب کے دیوانخانے مین مجلس وعظ ترتیب دیجائے چنانچہ شب کو اور اُسکے دوسرے دن صبحکو اسی مکان مین مولوی علی احمد صاحب بدایونی اور شاہ نظام الدین احمد صاحب جھجھری نے وعظ بیان کیا بکثرت مسلمانان بریلی اسمین شریک تھے اور انکی تمنا یہ تھی کہ ارکان وفد دو چار دن یہان رہین اور وعظ و بیان سے اہل اسلام کو مستفید فرمائین۔ مگر چند اُمور ضروری کیوجہ سے جنکو شاہجہانپور مین ناتمام چھوڑکر یہان آگئے تھے معذرت کے ساتھ اُنکی درخواست واپس کیگئی۔ اِسکے بعد روسائے بریلی نے یہ خواہش کی کہ ندوۃ العلما کیطرف سے خاص ندوۃ العلما کے اغراض حاصل کرنے کو بریلی وفد بھیجا جائے انکی یہ درخواست لیکر حضرات مذکورہ بالا ۲۱۔ ذیقعدہ ۱۳۱۶ھ کو شاہجہانپور تشریف لائے۔

۲۲۔ ذیقعدہ ۱۳۱۶ھ کو برکت بی صاحبہ زوجۂ حاجی الطاف علیخانصاحب مرحوم نے محلۂ خلیل مین دعوت دی اور سب علما و ارکان جو اُسوقت موجود تھے شریک دعوت ہوئے مولوی ریاست علیخانصاحب و مولوی حکیم عبدالقیوم صاحب خلفاے مولانا ارشاد حسین صاحب نقشبندی مجددی بھی اِس دعوت مین شریک تھے مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری اور شاہ نظام الدین احمد صاحب صابری جھجھری نے بیان فرمایا اسکے بعد عورتون نے باہم چندہ کرکے مبلغ معیصہ نقد اور دو سو سے طلائی پیشکش کی۔

۲۳۔ ذیقعدہ ۱۳۱۶ھ کو سید شاہ فخر العالم میانصاحب خلیفہ سید شاہ ابوالحسین احمد نوری میان صاحب سجادہ نشین مارہرہ نے دعوت دی اور اسی دن میر احمد حسن صاحب ساکن شہباز نگر نے دعوت دی اسواسطے وفد کے دو حصے کر دیے گئے۔ مولوی سید محمد علی صاحب ناظم ندوۃ العلما۔ مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری۔ مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیارپوری اور مولوی مسیح الزمان خانصاحب رئیس شاہجہانپور شاہ فخر العالم میانصاحب کی دعوت مین شریک ہوئے جنھون نے نہایت اہتمام اور تکلف کے ساتھ مہمانداری کی اور

مولوی سید عبدالحی صاحب مددگار ناظم۔ مولوی شاہ نظام الدین احمد صاحب صابری اور مولوی علی احمد صاحب مذاقی بدایونی شہباز نگر تشریف لیگئے شب کو جلسۂ وعظ منعقد ہوا اور ہر سہ حضرات مذکورۂ بالا نے وعظ کہا۔ اسکے بعد مسلمانون نے چندہ دینا شروع کیا اسوقت کی حالت قابل دید تھی کہ غربا اور کم حیثیت مسلمان جو محنت و مزدوری کرکے دو دو چار چار پیسے کماتے تھے چندہ دینے کے لیے ٹوٹے پڑتے تھے اور چاہتے تھے کہ سب سے پہلے ان کا چندہ لیا جائے عورتین اپنا چندہ علیحدہ جمع کر رہی تھین۔ میر احمد حسن صاحب کی نیک بیوی نے اپنا چندہ عورتون کے چندے کے ساتھ بھیجدیا تھا مگر جب باہر مردون نے دینا شروع کیا تو اس خبر کے سننے سے انکو جوش پیدا ہوا اور دوبارہ چندہ دیا اس جوش کو دیکھکر حیرت ہوتی تھی اور قدرت خدا نظر آتی تھی وہی مسلمان جنکو کہا جاتا ہی کہ اپنے قومی حس جاتی رہی ہے اور یہ قومی کا مومنین روپیہ خرچ کرنا نہین جانتے دل کھولکر اپنی وسعت کے موافق دیتے تھے سچ یہ ہی کہ اہل اسلام دینے کو اب بھی موجود ہین لینے والا چاہیئے۔ خلاصہ یہ ہی کہ بعد ۵ نقد اور کچھ زیور وہان جمع ہوا۔ چندے کی مقدار اگرچہ کچھ زیادہ نہین ہی مگر خوشی یہ ہی کہ عام مسلمان اسمین شریک ہوئے اور انھون نے اپنی پاک کمائی سے فراہمی سرمایہ مین شرکت کی۔

کیفیت روانگی وفود

مین اوپر بیان کرچکا ہون کہ جو وفد انجمن اسلامیہ کی شرکت کے واسطے بریلی گیا تھا اس سے روسائے بریلی نے اس بات کی خواہش کی تھی کہ ندوۃ العلما کے اغراض حاصل کرنیکے لیے خاص طریقے سے بریلی وفد بھیجا جاے بعد واپسی وفد مذکورہ کے ۲۵ ذیقعدہ ۱۳۱۰ھ کو مولوی حکیم سید اشفاق حسین صاحب مودودی سہسوانی ڈپٹی کلکٹر پنشنر نے روساے بریلی کی جانب سے بذریعۂ تار کے دعوت دی اور ۲۶۔ ذیقعدہ ۱۳۱۰ھ کو ایک جماعت علما و ارکان ندوۃ العلما کی بطریق وفد کے روانہ ہوئی جسمین مفصلہ ذیل حضرات شریک تھے مولانا سید محمد علی صاحب ناظم ندوۃ العلما۔ مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب

چشتی قادری۔ مولوی شاہ نظام الدین احمد صاحب صابری جھجھری۔ مولوی سید عبدالحی صاحب
مدوگار ناظم ندوۃ العلما۔ مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیارپوری۔ مولوی قاضی علی احمد
صاحب بدایونی۔ مولوی محمد مسیح الزمان خان صاحب رئیس شاہجہانپور۔ حاجی اعزاز حسین خان
صاحب رئیس شاہجہانپور۔ حافظ محمد اسمٰعیل صاحب وکیل و سکریٹری معین الندوہ شاہجہانپور
روسائے بریلی نے نہایت جوش مسرت کے ساتھ اسٹیشن پر خیر مقدم کیا استقبالی
جماعت مین مولوی سید اشفاق حسین صاحب ڈپٹی کلکٹر پنشنر۔ قاضی عبدالجلیل صاحب رئیس و
آنریری مجسٹریٹ بریلی۔ حافظ غفور الدین صاحب ڈپٹی انسپکٹر پنشنر۔ مولوی اصغر علیخانصاحب
بی۔ اے۔ ال ال۔ بی۔ مولوی عبدالقیوم صاحب مینونسپل کمشنر و دیگر عمائد ورؤسائے شہر موجود تھے
ممبران وفد ڈپٹی اشفاق حسین صاحب اور مولوی اصغر علیخان صاحب اور حافظ جعفر خانصاحب
کے مکانون پر فروکش ہوئے ۲۷۔ ذیقعدہ ۱۳۱۶ھ کو مولوی اصغر علیخانصاحب کی کوٹھی مین جلسۂ
وعظ منعقد ہوا جسمین تقریباً چھ سو مسلمانان بریلی شریک تھے۔ مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی
قادری نے اثنائے وعظ مین ندوۃ العلما اور دارالعلوم کی ضرورت اور وفد کے آنے کا بالاجمال
بیان فرمایا۔ مولانا کے بیان سے عموماً جسطور پر دلچسپی لی جاتی ہے اسوقت بھی حاضرین محظوظ
و مستفید ہوئے۔ ۲۸۔ ذیقعدہ ۱۳۱۶ھ کو مرزا محمد جان بیگ صاحب کھنڈسالی و رئیس بریلی کے
مکان پر جلسہ ہوا۔ مولوی شاہ نظام الدین احمد صاحب جھجھری اور مولوی شاہ محمد سلیمانصاحب
پھلواروی نے بیان فرمایا۔ اس جلسے مین ایک ہزار سے زیادہ مسلمان شریک تھے اور بوجہ تنگی
مکان کے سیکڑون آدمی سڑکون پر کھڑے رہے انکو جگہ نہین ملی۔ ۲۹ ذیقعدہ ۱۳۱۶ھ کو مانزائے
کے کٹرے کے متصل مفتی محمد حسن صاحب مرحوم کے دیوانخانے مین جلسۂ عام منعقد ہوا دو ہزار
سے زیادہ اہل اسلام اس جلسے مین شریک تھے۔ ۱۰ بجے کارروائی شروع ہوئی۔ مولوی شاہ
نظام الدین احمد صاحب جھجھری نے چند آیتین تلاوت کرکے جلسے کا افتتاح کیا۔ اسکے بعد
مولوی قاضی علی احمد صاحب بدایونی نے ظہور اسلام کے متعلق ایک مختصر تقریر کی۔ اسکے بعد

مولوی سید محمد عبدالحی صاحب مددگار ناظم نے نہایت بسط و وضاحت کے ساتھ دارالعلوم کے حالات اور اُسکی ضرورتین بیان کین اور فراہمی سرمایہ پر نہایت موثر تقریر فرمائی۔ بعدہ مولوی شاہ نظام الدین احمد صاحب جھجری صابری اور مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری نے نہایت فصاحت و بلاغت سے وعظ بیان فرمائی اور فراہمی سرمایہ دارالعلوم کی ضرورت دکھائی۔ بعد ختم بیان کے حاضرین نے جنمین غربا کی تعداد زیادہ تھی تھوڑا تھوڑا کرکے ۱۵۰ جمع کیے اور کہا کہ چندے کیطرف سے ہم بالکل خالی الذہن تھے آیندہ جلسے مین پوری توجہ کرین گے بعد اِسکے جلسہ برخاست ہوا۔ دوسری شب کو عبدالستار صاحب سوداگر کے یہان دعوت تھی اُنکی فرمایش سے شاہ نظام الدین احمد صاحب جھجری اور مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری نے وعظ بیان کیے اِس جلسے مین مبلغ ۱۵۰ جمع ہوئے۔ ۲۔ ذی الحجہ کو مولوی عبدالقیوم صاحب نے دعوت کی اور مذکورۂ بالا حضرات نے وعظ کہے اس جلسے مین ۱۲۰ وصول ہوا۔ ۳۔ ذیحجہ کو قصابون نے دعوت کی اور ۱۵۰ پیش کیے ۴۔ ذیحجہ کو بھٹیاران سرائے خام نے دعوت کی اور ۱۵۰ روپیہ پیش کیے۔ علاوہ اِسکے کچھ متفرق چندہ جمع ہوا۔

بریلی کے قیام مین مولوی سید اشفاق حسین صاحب ڈپٹی کلکٹر پنشنر نے خاص طور پر مہمانداری فرمائی اور اُنھین کے مکانین میں اکثر ارکان وفد ٹھہرے تھے۔ مولوی قاضی عبدالجلیل صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ۔ مولوی اصغر علیخان صاحب بی۔اے۔ ال ال۔بی نے بھی دعوتین دین۔ ان حضرات کی مہمانداری اور حافظ غفورالدین صاحب ڈپٹی انسپکٹر پنشنر کے اہتمام اور جانفشانی کے ارکان وفد نہایت شکر گذار ہین۔

۴۔ ذیحجہ ۱۳۱۵ھ کو بریلی سے حسب استدعاے مولوی عبدالحی صاحب رئیس بدایون وکیل چندوسی کے چندوسی ضلع مرادآباد وفد پہونچا ۵ ذی الحجہ ۱۳۱۶ھ کو صبح اور شام جلسے منعقد ہوئے۔ صبح کے جلسے مین اول حافظ فضل اکرم صاحب وکیل بسولی و رئیس بدایون نے وفد کے خیر مقدم اور شکریہ مین تقریر کی اِسکے بعد مولوی شاہ نظام الدین احمد صاحب جھجری

مولوی سید عبدالحی صاحب مدد گار ناظم اور مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری نے مقاصد ندوۃ العلما اور ضرورت دارالعلوم پر تقریرین فرمائین شام کے جلسے مین مولوی شاہ علی احمد صاحب بدایونی۔ مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیار پوری۔ مولوی شاہ نظام الدین احمد صاحب جھجھری مولوی شاہ تجمل حسین صاحب بہاری اور مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری نے وعظ بیان کیے اور باوجودیکہ اس بستی مین مسلمانون کی آبادی بہت قلیل ہے لیکن مولوی عبدالحی صاحب وکیل کی خوش نیتی سے علاوہ مبلغ مالیہ کے ایک دوکان سات سو روپیہ قیمت کی جسکا کرایہ ۵۰ روپیہ سالانہ ہی دارالعلوم کو حاصل ہوئی۔ اگرچہ چندے کی رقم کچھ زیادہ نہین ہی مگر جس جوش کے ساتھ چندہ ہوا اسکا نظارہ قابل دید تھا نہ لائق شنید اس سے اسکا اندازہ کرنا چاہیئے کہ نواب محمد حسنخانصاحب رئیس مرادآباد جو جلسے کی شرکت کے لیے اپنے گھوڑے پر تشریف لائے تھے اُنپر ایسی کیفیت طاری ہوئی کہ اپنا گھوڑا نذر کر دیا جلسے کے بعد معلوم ہوا کہ نواب صاحب گھوڑے کو ویسے ہی کسا کسایا چھوڑ کر پیادہ پا چلے گئے۔

۶۔ ذی حجہ کو حسب استدعاے روساے امروہہ خصوصًا نواب وقارالملک بہادر کے یہ وفد امروہے پہونچا دوسرے دن مولوی مظہراللہ صاحب مدد گار عدالت ضلع نہٹہ ورئیس امروہہ کے مکان پر جلسہ ہوا۔ مولوی شاہ نظام الدین احمد صاحب جھجھری۔ مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری اور مولوی سید عبدالحی صاحب مدد گار ناظم ندوۃ العلما نے مقاصد ندوۃ العلما اور ضرورت دارالعلوم پر تقریرین فرمائین اور صرف ایک جلسے مین مبلغ ایک ہزار ایک سو بیتیس روپیہ تین آنے تین پائی (۱۱۳۵ ۱۰ ۳) چندہ ہوا۔ کئی دن تک بضرورت عیدالاضحی وہان قیام کیا گیا۔ اس عرصے مین سید علی منتظم خان صاحب اور حاجی سید عزاز حسنین صاحب اور نواب وقارالملک بہادر کے یہان دعوتین ہوتی رہین

سرپرست

شیخ المشائخ حضرت مولانا حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکہ مشرفہ

صدر انجمن

مولانا حافظ حاجی احمد حسن صاحب کانپوری

ارکان اعزازی

نمبر شمار	نام نامی	نمبر شمار	نام نامی
۱	شمس العلما جناب مولانا محمد نعیم صاحب نظامی فرنگی محلی	۵	جناب مولانا محمد لطف اللہ صاحب مفتی عدالت عالیہ حیدر آباد دکن
۲	مولانا شاہ عبد الوہاب صاحب فرنگی محلی	۶	مولانا محمد انوار اللہ صاحب اُستاد حضور نظام دکن
۳	مولانا سید محمد شاہ صاحب محدث رامپوری	۷	مولانا قاضی محمد فاروق صاحب عباسی چریاکوٹی
۴	مولانا شاہ محمد رشید الحق صاحب قادری عمادی سجادہ نشین عظیم آباد پٹنہ	۸	مولانا شاہ محمد عادل صاحب جانشین مولانا شاہ سلامت اللہ صاحب کانپوری

فہرست ارکان قسم اول و شرکائے اجلاس ششم ندوۃ العلما

نمبر شمار	نام نامی	تعداد نمائندگی	نمبر شمار	نام نامی	تعداد نمائندگی
	(ردیف الف)		۱۱	مولوی قاری احمد شاہ صاحب محلہ ٹکلی شاہجہانپور۔	
۱	مولوی حکیم الطاف الغنی صاحب کن مدرسہ مصباح التہذیب بریلی	۵	۱۲	مولوی اعظم حسین صاحب بیتی خیرآبادی میر منشی ریاست بھوپال	
۲	مولوی حکیم سید اشفاق حسین صاحب مودودی ڈپٹی کلکٹر پنشنر بانس بریلی	۵	۱۳	مولوی امیر حسن صاحب بہاری مدرس اسلام پور	
۳	مولوی احمد بخش صاحب مدرس مدرسہ اسلامیہ ڈیرہ غازی خان	۵		(ردیف ب)	
۴	مولوی امانت اللہ صاحب خلف		۱۴	مولوی شاہ بہاء الدین صاحب امروہوی	
۵	مولانا لطف اللہ صاحب مفتی عدالت عالیہ حیدرآباد دکن	للعہ	۱۵	مولوی بدر الحسن صاحب سہسوانی	
۶	مولوی احمد حسن صاحب بریلی		۱۶	مولوی بشیر الدین صاحب مرادآبادی مدرس مدرسہ عین العلم شاہجہانپور	
	مولوی شاہ اکرام الدین صاحب مائل اسلام پور		۱۷	مولوی ناصر علی صاحب شاہجہانپوری	
۷	مولوی احمد حسن صاحب بھیکن پور		۱۸	مولوی بشیر الدین صاحب مدرس متھرا	
۸	مولوی ابو الیاس احمد زمان خانصاحب مہتمم مدرسہ بلرامپور			(ردیف ت)	
۹	مولوی حافظ احمد حسن صاحب کانپوری		۱۹	مولوی شاہ تجمل حسین صاحب حجرہ سلیمان قدم	۵
۱۰	مولوی حاجی امانت اللہ صاحب امروہوی معلم دینیات گورنمنٹ اسکول		۲۰	مولوی تاج الدین احمد صاحب مختار چیف کورٹ پنجاب لاہور	

نمبر شمار	نام نامی	فوٹو	نمبر شمار	نام نامی	فوٹو
	(ردیف - ث)		۳۱	مولوی سدید الدین صاحب پروفیسر کالج اجمیر	✓
۲۰	مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری	✓	۳۲	مولوی سخاوت حسین صاحب گوپامؤ ضلع ہردوئی	
	(ردیف - ح)		۳۳	مولوی حافظ سعد اللہ صاحب کشمیری	
۲۱	مولوی محمد حبیب الرحمن خانصاحب رئیس بھیکن پور ضلع علیگڈھ	✓		(ردیف - س)	
۲۲	مولوی سید حامد شاہ صاحب رامپوری		۳۵	مولوی صفدر علی خانصاحب ملاکنڈا وری پہلی بھیت	
۲۳	مولوی حفیظ اللہ صاحب رئیس اعظم گڈھ			(ردیف - ط)	
	(ردیف - خ)		۳۶	مولوی حکیم سید ظہور الاسلام صاحب فتحپوری	✓
۲۵	مولوی خدا یار خانصاحب رئیس فرخ آباد	✓	۳۷	مولوی قاضی ظفر الدین صاحب پروفیسر اورینٹل کالج لاہور	✓
۲۶	مولوی خلیل الرحمن صاحب رئیس سہارنپور			(ردیف - ع)	
۲۷	مولوی خورشید حسن صاحب پٹنوی		۳۸	مولوی عبد اللہ صاحب انصاری معلم دینیات محمدن کالج علیگڈھ	لاہور
	(ردیف - ر)		۳۹	مولوی عبد الجبار صاحب عمرپوری وتاولی ضلع علیگڈھ	✓
۲۸	مولوی ریحان رضا صاحب رئیس مدراس	✓	۴۰	مولوی حکیم عظمت علیخانصاحب سندیلہ	✓
۲۹	مولوی مفتی رحیم بخش صاحب مدرس ہائی اسکول کوہ الوڑہ		۴۱	مولوی عبد اللہ شاہ صاحب رئیس کرنال	✓
۳۰	مولوی ریاست علیخانصاحب رئیس شاہجہانپور				
	(ردیف - س)				
۳۱	مولوی حکیم مفتی سلیم اللہ صاحب سکرٹری انجمن نعمانیہ لاہور	✓			

نمبر شمار	نام نامی	تعداد حاضری	نمبر شمار	نام نامی	تعداد حاضری
۴۲	مولوی حکیم علاء الدین صاحب مہاجر مکۂ معظمہ	۱		شاہ صاحب نذاقی بدایونی	
۴۳	مولوی قاری عبداللہ صاحب مدرس اول مدرسۂ صولتیہ مکۂ معظمہ	۱	۵۴	مولوی عبدالعزیز صاحب پیلی بھیت	
۴۴	مولوی سید عبدالفتاح صاحب رئیس ناسک	۱	۵۵	مولوی ابوالحامد محمد عبدالحمید صاحب فرنگی محلی لکھنؤ	
۴۵	مولوی حکیم عبدالعزیز صاحب رئیس مونگیر	۱	۵۶	مولوی محمد عبدالحی صاحب مہتمم گازاظم ندوۃ العلما لکھنؤ	۱۴
۴۶	مولوی عبداللہ شاہ صاحب سجادہ نشین درگاہ شاہ قمرالدین صاحب منفرد صاحب مجھوں	۱	۵۷	مولوی عبدالحق صاحب شاہجہانپوری	
۴۷	مولوی سید محمد عبدالرحمن صاحب ابن جعفر ابن محسن مولا خیالہ العلوی بھاونگر	۱	۵۸	مولوی عبدالحی صاحب ضلع مظفرنگر	
۴۸	مولوی عبدالمالک صاحب مدرس رامپور		۵۹	مولوی عبدالواحد خانصاحب خلیفہ مولانا محمد عبدالغفور صاحب شاہجہانپور	۱
۴۹	مولوی عبدالقیوم صاحب رئیس شاہجہانپور		۶۰	مولوی حکیم عبدالقادر خانصاحب نقشبندی سجادہ نشین شاہجہانپور	۱
۵۰	مولوی عبدالسبحان صاحب نصیرآباد ضلع راے بریلی		۶۱	مولوی عبدالعزیز خانصاحب رکن مدرسہ مصباح التہذیب بریلی	
۵۱	مولوی عبدالتواب صاحب بانسبریلوی		۶۲	ابوالغنا مولوی عبدالمجید صاحب فرنگی محلی	
۵۲	مولوی عبداللطیف صاحب سنبھلی مدرس مدرسہ دارالعلوم ندوہ لکھنؤ			**ردیف غ**	
۵۳	مولوی حافظ ابوبکر علی احمد محمود اللہ		۶۳	مولوی غلام محمد صاحب لدھیانوی ثم لہ	۱
			۶۴	مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیارپوری	۱

نمبر شمار	نام نامی	نمبر شمار	نام نامی	نمبر شمار
۶۵	مولوی شاہ غلام محی الدین صاحب مدرس مدرسہ سخاوت العلوم شاہجہان پور		اسلامیہ ڈیرہ غازیخان	۱۷
۶۶	مولوی حکیم غلام محی الدین صاحب بمبئی	۷۵	مولوی محمد بخش صاحب بیس لونشہرہ	۱۸
۶۷	مولوی شاہ غلام یاری صاحب سجادہ نشین شاہجہانپور	۷۶	مولوی ابو الفیض محمد حسن صاحب فیضی سفیر انجمن نعمانیہ لاہور	۱۹
	(ردیف۔ف)	۷۷	مولوی موسی خانصاحب لنڈی پتانی ضلع ڈیرہ غازی خان	۲۰
۶۸	مولوی محمد فضل حق صاحب مدرس دوم مدرسۂ عالیہ رامپور	۷۸	مولوی محمد احسان خانصاحب مدرس گورنمنٹ اسکول پلی بھیت	۲۱
۶۹	سید فخر عالم سیانصاحب خلیفہ حضرت شاہ ابو الحسن صاحب رہروے	۷۹	مولوی محمد خرصاحب مدرس اول مدرسہ اسلامیہ مونگیر	۲۲
۷۰	مولوی قادر بخش صاحب شمس العلماء	۸۰	مولوی محمود علی شاہ صاحب پروفیسر رندھیر کالج کپورتھلہ	۲۳
۷۱	مولوی فضل احمد صاحب پنجابی		(ردیف۔گ)	
۷۲	مولوی گل محمد صاحب پیش امام جامع مسجد شاہ آباد ضلع ہردوئی	۸۱	مولوی محمد سعید صاحب مہتمم مدرسہ صولتیہ مکہ معظمہ	۲۴
	(ردیف۔ل)	۸۲	مولوی مشتاق احمد صاحب مدرس گورنمنٹ اسکول کدھیانہ	۲۵
۷۳	مولانا محمد لطف اللہ صاحب مفتی عدالت حیدر آباد دکن	۸۳	مولوی معین الظفر صاحب بیس موضع بہن	۲۶
	(ردیف۔م)	۸۴	مولوی ابو الخیر سید محمد انوار حسن صاحب مدرس مدرسہ اسلامیہ پٹھانہ	۲۷
۷۴	مولوی محمود صاحب محدث مہتمم مدرسہ	۸۵	مولوی محمد یوسف صاحب سہارنپوری	۲۸

نمبر شمار	نام نامی	نمبر شمار	نام نامی	نمبر شمار
۸۶	مولوی مسعود علی صاحب رامپوری		وتاولی ضلع علیگڈھ	
۸۷	مولوی سید محمد شاہ صاحب محدث رامپوری	۱۰۰	مولوی محمد ابراہیم صاحب لاہوری	
۸۸	مولوی محمود حسین صاحب رکن مدرسہ مصباح التہذیب بریلی	۱۰۱	ڈیرہ غازیخان مولوی محمد احسن صاحب بہاری	
۸۹	مولوی محمد فاضل صاحب رس مدرسہ اشاعۃ العلوم بریلی	۱۰۲	مولوی منور علی صاحب رس مدرسہ عالیہ رامپوری	
۹۰	مولوی محمد عثمان صاحب رس اول مدرسہ مصباح التہذیب بریلی	۱۰۳	مولوی محمد اسحاق صاحب نگیری	
۹۱	مولوی محمد صدیق صاحب علیگڈھی	۱۰۴	مولوی محمد یوسف حسن صاحب پٹنوی	
۹۲	مولوی صوفی سید محمد حسین شاہ صاحب چشتی صابری مراد آبادی	۱۰۵	مولانا سید محمد علی صاحب ناظم ندوۃ العلما کانپور	
۹۳	مولوی محمد یٰسین صاحب رس مدرسہ اشاعۃ العلوم بریلی	۱۰۶	مولوی حکیم ابو یحییٰ محمد صاحب شاہجہانپوری	
۹۴	مولوی سید مسعود حسن صاحب بانس بریلوی	۱۰۷	مولوی محمد سلیمان صاحب رس مدرسہ اسلامیہ شاہجہانپور	
۹۵	مولوی محمد ہاشم صاحب بانس بریلوی	۱۰۸	مولوی محمد مسیح الزمان صاحب استاد حضور نظام دکن و رئیس شاہجہانپور	
۹۶	مولوی مشتاق احمد صاحب کانپوری	۱۰۹	مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری پھلواروی	
۹۷	مولوی محامد حسین صاحب رئیس ایون			
۹۸	مولوی حکیم مشتاق علی صاحب مدرس مدرسہ اسلامیہ فیض آباد	۱۱۰	مولوی ممتاز احمد صاحب صدیقی میر منشی ریاست جوناگڈھ	
۹۹	مولوی حاجی محمد یونس خانصاحب رئیس		(ردیف ۔ ن)	

نمبر شمار	نام نامی	تعداد ووٹ
۱۱۱	مولوی نور محمد صاحب مہتمم مدرسہ اسلامیہ فتحپور	۱
۱۱۲	مولوی نور محمد صاحب فی گوپامؤ ضلع ہردوئی	
۱۱۳	مولوی نور عالم صاحب مدرس مدرسہ عربیہ مراد آباد	
۱۱۴	مولوی شاہ ابو السراج نظام الدین احمد صاحب چشتی صابری جھجھری	
۱۱۵	مولوی نعمت اللہ صاحب شاہ آباد	
۱۱۶	مولوی حکیم نعمت اللہ صاحب شاہجہانپور	
	(ردیف ہ)	
۱۱۷	مولوی ہدایت اللہ خانصاحب بانس بریلوی	
	فہرست نمبر ۳- ارکان قسم دوم ندوۃ العلما	
	(ردیف الف)	
۱۱۸	چودھری الٰہی بخش صاحب زمیندار موضع سیدوپٹی ضلع ہوشیارپور	۱
۱۱۹	حکیم اکرام اللہ خانصاحب رئیس بانس بریلی	۱
۱۲۰	آدم عثمان صاحب الپی مالابار	۱
۱۲۱	اڑمی محمد صاحب دلال الپی مالابار	۱
۱۲۲	خان بہادر منشی محمد اطہر علی صاحب وکیل و رئیس لکھنؤ	۵
۱۲۳	ڈاکٹر مولوی حاجی محمد اقتدار الدین صاحب اسسٹنٹ سرجن پنشنر بدایونی	۱
۱۲۴	چودھری احمد حسن صاحب نمبردار و رئیس عارف پور نوادہ ضلع بدایون	۱
۱۲۵	منشی احمد علیخانصاحب بیخود رئیس رامپور مقیم چندوسی	للہ
۱۲۶	قاضی الٰہی بخش صاحب آنریری مجسٹریٹ چندوسی	۱
۱۲۷	حکیم اشرف علیخانصاحب رئیس آنولہ رجسٹرار چندوسی	۵
۱۲۸	سید امام علی صاحب نمبردار موضع سوتھری تحصیل و ضلع ہوشیارپور	۱
۱۲۹	منشی امام الدین خانصاحب سوداگر پارچہ جات خانپور ضلع ہوشیارپور	۱
۱۳۰	نواب سید سعید خانصاحب رئیس اردون ضلع علیگڑھ	۱
۱۳۱	محمد اختیار خانصاحب رئیس محلہ گھیر قندھاری پیلی بھیت	۱

نمبر شمار	نام نامی	تعداد خریداری	نمبر شمار	نام نامی	تعداد خریداری
۱۳۲	مرزا ابراہیم بیگ صاحب مختار میرٹھ	۱		مسجد ڈومنی بریلی	۱
۱۳۳	خان بہادر نواب محمد اسد اللہ خان صاحب رئیس میرٹھ	للعہ	۱۴۵	شیخ اشہد حسین صاحب تعلقدار گدیہ ضلع بارہ بنکی	۱
۱۳۴	حاجی انعام اللہ صاحب رئیس میرٹھ	۱	۱۴۶	احمد حسن خانصاحب بکسر ان شاہجہانپور	۱
۱۳۵	ملک امیر حسن خانصاحب محلہ میمن پورہ شاہجہانپور	۱	۱۴۷	محمد امجد اللہ خانصاحب جلال نگر شاہجہان پور	۱
۱۳۶	بابو الطاف حسین صاحب کلرک بانس بریلی	۱	۱۴۸	محمد اصغر علی صاحب رئیس بدایون وکیل عدالت آنولہ ضلع بریلی	۱
۱۳۷	سید احمد علی صاحب خلف الصدق مولوی سید محمد علی صاحب ناظم ندوۃ العلماء کانپور	۱	۱۴۹	میر احسن علی صاحب وکیل عدالت فتحپور	۱
۱۳۸	میر امتیاز علی صاحب مصنف پنشنر امروہہ	۱	۱۵۰	شیخ محمد احسن الزمانصاحب مختار عدالت فتحپور	۱
۱۳۹	محمد ابو الحسن خانصاحب محلہ متانی شاہجہانپور	صہ	۱۵۱	شیخ اعجاز احمد صاحب شیخوپور بدایون	۱
۱۴۰	منشی احمد حسن صاحب فرخ آبادی کمپوزیٹر گورنمنٹ پریس شملہ	۱	۱۵۲	شیخ احمد صاحب ٹھیکہ دار محلہ جیوبی بریلی	۱
۱۴۱	سید ابن علی صاحب اڈیٹر اخبار نیر اعظم مراد آباد	۱	۱۵۳	مولوی شفاق احمد صاحب رئیس شہر کہنہ بریلی	للعہ
۱۴۲	سید احمد حسن صاحب پیشکار سررشتہ تعلیم ریاست رامپور	۱	۱۵۴	منشی اصغر علی صاحب وکیل عدالت کہنہ بریلی	۱
۱۴۳	شیخ انصار حسین صاحب بدایونی	۱	۱۵۵	میمن الانہ احمد خانصاحب تاجر بھاؤنگر	۱
۱۴۴	سید راوت علی صاحب محلہ متصل		۱۵۶	میمن آدم جی گگیہ تاجر بھاؤنگر	۱
			۱۵۷	میان اللہ بخش صاحب بلاحہ امرتسر	۱
			۱۵۸	میر امیر شاہ صاحب سوداگر امرتسر	۱
			۱۵۹	خان بہادر سید لطاف حسین خانصاحب پنشنر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کرنال	للعہ
				حافظ سید وصاف علی صاحب اسسٹنٹ کلکٹر کرنال	للعہ

نمبر شمار	نام نامی	تعداد توپ	نمبر شمار	نام نامی	تعداد توپ
۱۶۰	احمد حسن صاحب میونسپل کمشنر کرنال	۷		موضع اوساسڑ الگانہ موسی	۷
۱۶۱	حاجی آلہی بخش صاحب عرف مونی		۱۷۴	سید اکمل صاحب کلرک محکمہ انہار شملہ	۷
	زمیندار کرنال	۳	۱۷۵	احمد حسن خان ملازم شملہ	۷
۱۶۲	حافظ آلہی بخش زمیندار کرنال	۷	۱۷۶	منشی اللہ بخش صاحب کمپوزیٹر گورنمنٹ	
۱۶۳	مولوی آلہی بخش صاحب مدرس کرنال	۷		پریس شملہ	۷
۱۶۴	منشی احمد حسن صاحب ملازم شیخ غلام		۱۷۷	اقبال الدین صاحب خلف بابو	
	شرف صاحب سوداگر	۷		فتح الدین صاحب شملہ	۷
۱۶۵	منشی محمد امتیاز علی صاحب۔ بی۔ اے		۱۷۸	سید ابو العاص صاحب خلف سید	
	وکیل و رئیس فیض آباد	۷		منظر علی صاحب آنریری مجسٹریٹ	
۱۶۶	امام الدین صاحب و لد امیر خانصاحب			لودی کٹرہ پٹنہ	۷
	گورگھ تحصیل پھلور	۷	۱۷۹	حکیم سید امیر شاہ صاحب جالندھری	۷
۱۶۷	حکیم سید ابو الحسن صاحب سبزواری	۷	۱۸۰	بابو احمد بخش صاحب پلیڈر شملہ	۷
۱۶۸	قاضی احمد خانصاحب پانی پت ضلع کرنال	۳	۱۸۱	سید احمد شاہ صاحب ٹرینسلیٹر شملہ	۷
۱۶۹	ڈاکٹر حاجی محمد اکبر علیخانصاحب پانی پت		۱۸۲	میان اویس خانصاحب زمیندار و رئیس	
	ضلع کرنال	۷		موضع میانی ضلع ہوشیار پور	۷
۱۷۰	منشی اللہ داد خانصاحب پانی پت ضلع کرنال	۷	۱۸۳	احمد بخش صاحب پٹواری موضع	
۱۷۲	سید امیر حمد صاحب لد ڈپٹی امیر حسن			گھون ضلع ہوشیار پور	۷
	صاحب پانی پت ضلع کرنال	۷		(ردیف ب)	
۱۷۳	مولوی احسن اللہ صاحب سروتی	۷	۱۸۴	برکات احمد خان صاحب محلہ	
۱۷۴	منشی شیخ امداد حسین صاحب ساکن	۷		گھوڑا بانس بریلی	۷

نمبر شمار	نام نامی	تعداد ووٹ
۱۸۶	بھیکن جمعدار عطر فروش بھاؤ نگری	۱
۱۸۷	حاجی شیخ بڈھا صاحب میونسپل کمشنر امرتسر	۱
۱۸۸	مولوی بدیع الدین صاحب شلحان عدالت محکمہ افسر ل کرنال	۱
۱۸۹	منشی بہادر علی صاحب کرنال	۱
۱۹۰	منشی محمد بدرالدین عبداللہ قورصاحب جاملی محلہ بمبئی	۱۰
۱۹۱	بابو برکت علی صاحب کلرک دفتر سنیٹری کمشنر شملہ	۱
	(ردیف ت)	
۱۹۲	سید تمیز علی صاحب رئیس امروہہ وسب رجسٹرار بلاری	۱
۱۹۳	مولوی تاج الدین احمد صاحب مختار چیف کورٹ موچی دروازہ لاہور	۱
۱۹۴	منشی تصدق حسین صاحب کرنالی	۱
۱۹۵	چودھری تصدق حسین خانصاحب پانی پت ضلع کرنال	۱

نمبر شمار	نام نامی	تعداد ووٹ
	(ردیف ث)	
۱۹۶	حکیم محمد ثناء اللہ خانصاحب سرائے خاص بالنس بریلی	۱
۱۹۷	خواجہ ثناء اللہ و عبدالغنی صاحبان سوداگران امرتسر	۱
	(ردیف ج)	
۱۹۸	منشی محمد جمیل الدین صاحب مترجم ہائی کورٹ الہ آباد	۱
۱۹۹	مولوی جان محمد صاحب صدر قانون گو	
	خلف الصدق مولانا غلام حسین صاحب مرحوم ہوشیار پور	۱
۲۰۰	حافظ جعفر خانصاحب بالنس ریلوی	۱
۲۰۱	حافظ چراغ الدین صاحب امین انجمن نعمانیہ لاہور	۱
۲۰۲	شیخ جمال الدین صاحب سالدار میجر قصبہ تجارہ ملان واڑہ ریاست الور	۱
۲۰۳	میر جمال الدین صاحب نقشہ نویس دفتر پبلک شملہ	۱
۲۰۴	مولوی چراغ علی شاہ صاحب قاری رئیس سید پور ضلع جالندھر	۱

نمبر شمار	نام نامی	تعداد جلد	نمبر شمار	نام نامی	تعداد جلد
	(ردیف - ح)		۲۱۵	میان حبیب اللہ صاحب مختار عدالت امرتسر	۱
۲۰۵	حامد حاجی محمد صاحب سوداگر۔ اپنی ملک مالابار	۱	۲۱۶	حبیب اللہ صاحب خلف الصدق حاجی میر غلام محمود صاحب مرحوم امرتسر	۱
۲۰۶	حسین بخش صاحب بازرچھاؤلان لکھنؤ	۱	۲۱۷	مولوی حبیب اللہ صاحب سوداگر پشمینہ امرتسر	۱
۲۰۷	حکیم سید حمزہ علی صاحب رئیس امروہہ		۲۱۸	حضور دائین صاحب کمشنر کرم سنگھ امرتسر	۱
	وامین منصفی چندوسی ضلع مراد آباد	للعہ ۱	۲۱۹	میان حفیظ اللہ صاحب۔ بے ای ایل ایل بے۔ امرتسر	۱
۲۰۸	منشی حمید اللہ صاحب ایجنٹ چرم چندوسی ضلع مراد آباد	۱	۲۲۰	مولوی حسن رضا صاحب مدرس عربی ہائی اسکول کرنال	۱
۲۰۹	حسن محمد خانصاحب رئیس خان پور ضلع ہوشیار پور	۱	۲۲۱	شیخ محمد حفیظ اللہ صاحب محلہ تارین بہادر گنج شاہجہان پور	۱
۲۱۰	چودھری محمد حمید اللہ خانصاحب رئیس مہاوہ ضلع ایٹہ	۱	۲۲۲	شیخ حمید اللہ صاحب ساکن کالکا	۱
۲۱۱	حسین بہادر خانصاحب رئیس پیلی بھیت محلہ اشرف خان	۱	۲۲۳	شیخ حبیب اللہ خلف شیخ اللہ بخش صاحب سوداگر چرم امرتسر	۱
۲۱۲	منشی حبیب اللہ خانصاحب نائب تحصیلدار میرٹھ	۱	۲۲۴	منشی کلیم اللہ صاحب طالب العلم محمدن اسکول چھاؤنی انبالہ	۱
۲۱۳	حافظ حامد حسین خانصاحب آنریری مجسٹریٹ میرٹھ	۱	۲۲۵	مولوی حبیب اللہ صاحب پانی پت ضلع کرنال	۱
۲۱۴	قاضی حسین میان ولد احمد میان صاحب امام نگینہ مسجد بھاؤنگر	۱	۲۲۶	منشی حقداد خانصاحب نائب محافظ دفتر سلطانپور اودھ	۱

نمبر شمار	نام نامی	تعداد حصص	نمبر شمار	نام نامی	تعداد حصص
۲۲۷	حاجی حسین علی صاحب جوتہ فروش شاہجہانپور	۱ عدد		صاحب مرحوم محلہ محمد واصل بیلی بھیت	۱ عدد
۲۲۸	منشی حکیم خانصاحب دیسمک رنگون مغل اسٹریٹ	۱ عدد	۲۳۷	میان خیرالدین صاحب دلال حاشیہ کٹڑہ اہلووالیہ امرتسر	۱ عدد
۲۲۹	حامد دوست محمد صاحب کلکتہ امرتسر		۲۳۸	سید خان محمد مولانا صاحب کورلوی	۱ عدد
۲۳۰	اسٹریٹ نمبر ۱۱	۱ عدد		(ردیف - ذ)	
۲۲	منشی حبیب اللہ صاحب کمپونڈر گورنمنٹ اسکول شملہ	۱ عدد	۲۳۹	شیخ دین محمد صاحب داگر چرم امرتسر	۱ عدد
۲۳۱	شیخ حسین صاحب بن شیخ چاند صاحب مدرس مدرسہ سرکاری محلہ عنایت واڑہ بازار حاجی خان اوندارہ دوم واڑہ بہڑوچ	۱ عدد		(ردیف - ذ)	
۲۳۲	شاہ حمیدالدین احمد صاحب رئیس اسلام پور	۱ عدد	۲۴۰	مولوی سید محمد ذاکر صاحب رئیس شاہجہانپور محلہ نجیب	۱ عدد
	(ردیف - خ)			(ردیف - ر)	
۲۳۴	خان بہادر شیخ خدا بخش صاحب اڈیشنل ششن جج امرتسر	۱۰ عدد	۲۴۱	خواجہ رحمت اللہ صاحب عرف اچھے صاحب نائب تحصیلدار ریولی	۱ عدد
۲۳۵	مولوی محمد خلیل الرحمن خانصاحب بھیکن پور ضلع علیگڈھ	۱ عدد	۲۴۲	منشی شیخ رمضان علی صاحب بابو خزانہ میرٹھ	۱ عدد
۲۳۶	خلیل احمد صاحب پسر حافظ صغیر احمد		۲۴۳	ریاض الرضا خانصاحب محلہ علی زئی شاہجہانپور	۱ عدد
			۲۴۴	میمن حاجی رحمت اللہ صاحب بن حاجی ہاشم احمد آباد شیخ کی پول	۱ عدد
			۲۴۵	میان رحیم بخش صاحب پہلوان رئیس امرتسر	۱ عدد

نمبر شمار	نام نامی	تعداد خریداری	نمبر شمار	نام نامی	تعداد خریداری
۲۴۰	حکیم رحمت اللہ صاحب کرنالی	۱	۲۵۱	منشی فرزند علی صاحب رئیس مغلپورہ فیض آباد	۱
۲۴۱	قاضی محمد رزق اللہ خانصاحب پانی پت ضلع کرنال	۱	۲۵۲	منشی سعادت خانصاحب منیجر مری کمپنی قندھاری بازار لکھنؤ	۱
۲۴۲	منشی محمد رافت اللہ صاحب خلیل آباد ضلع بستی	۱	۲۵۳	شیخ سید محمد صاحب عرف سیکو میاں رئیس شیخوپور بدایون	۱
۲۴۳	سید شاہ رمضان علی صاحب ساکن موضع دیورہ	۱	۲۵۴	حافظ سخاوت حسین صاحب محلہ چھیپیان پیلی بھیت	۱
۲۴۴	شیخ رحمت اللہ صاحب بضہ فروش شملہ مارکٹ	۱	۲۵۵	مولوی سخاوت علی صاحب قصبہ گوپامؤ ضلع ہردوئی	۱
۲۴۵	حاجی رحمت اللہ صاحب بن حاجی قاسم سمن احمد آباد شیخ کی پول	۱	۲۵۶	سعید الاسلام خلف نواب صادق حسین خانصاحب رئیس قصبہ گوپامؤ ضلع ہردوئی	۱
۲۴۶	شیخ رحمت اللہ پیر بھائی صاحب بمبئی	۱	۲۵۷	منشی محمد سلیم اللہ خانصاحب اورسیر محلہ گھوڑا بانس بریلی	۱
	(ردیف ۔ ز)		۲۵۸	سید حسن صاحب کھری ضلع لکھیم پور	۱
۲۴۷	منشی زین العابدین صاحب رئیس و محافظ دفتر عدالت کلکٹری پیلی بھیت	۱	۲۵۹	سلہا مستری ورکشاپ معینہ اسٹیشن مکالکا	۱
۲۴۸	سید زاہد حسین صاحب خلیل آباد ضلع بستی مکان رافت اللہ صاحب	۳	۲۶۰	حافظ سخاوت حسین صاحب محلہ چھیپیان پیلی بھیت	۱
	(ردیف ۔ س)		۲۶۱	قاضی سلطان حسین خانصاحب رئیس محلہ فیض گنج مراد آباد	۱
۲۴۹	میان سلطان محمد صاحب سوداگر پشمینہ شہر بردوان ملک بنگال	۱			

نمبر شمار	نام نامی	تعداد خریداری	نمبر شمار	نام نامی	تعداد خریداری
۲۶۲	میمن سلیمان گیگہ تاجر بھاؤنگر	۱۰۰	۲۷۴	شیخ صالح محمد صاحب سوداگر محلہ پکڑیا پیلی بھیت	۱
۲۶۳	حمعدار سلیمان صاحب بن محمد علی اروی بڑودہ محمود باڑی	۱	۲۷۵	منشی صدیق احمد صاحب اسسٹنٹ منیجر کورٹ میرٹھ	۱۰
	(ردیف ش)		۲۷۶	صبیح الدین صاحب شاہجہانپور محلہ کبکڑا	۱
۲۶۴	منشی شیر علی خانصاحب انسپکٹر محلہ علی زئی شاہجہانپور	۱	۲۷۷	خواجہ صدر الدین صاحب جنکا کامرتسری	۱
۲۶۵	شیخ احمد صاحب کوتوال میرٹھ	۱	۲۷۸	خواجہ صمد شاہ صاحب سوداگر پشمینہ امرتسر	۱
۲۶۶	بابو شفاعت حسین صاحب ہیڈ کلرک شفاخانہ بریلی	۱	۲۷۹	خواجہ صمد شاہ صاحب و خواجہ غلام نبی صاحب سوداگر پشمینہ امرتسر	۲
۲۶۷	منشی شمس الدین صاحب سکرٹری انجمن حمایت اسلام لاہور	۱	۲۸۰	مولوی صدیق صاحب قناش مکہ معظمہ	۱
۲۶۸	میمن حاجی شکور طاہر صانع الدباغ بھاؤنگری	۱۲	۲۸۱	حافظ صدیق اکبر صاحب پانی پت ضلع کرنال	۱
۲۶۹	منشی شہاب الدین خانصاحب کپتان	۱		(ردیف ض)	
۲۷۰	منشی شاہ محمد صاحب رئیس شملہ	۱	۲۸۲	منشی ضیا محمد صاحب گرداور تلہر ضلع شاہجہانپور	۱
۲۷۱	قاضی شاہ محمد صاحب رئیس جالندھر	۱	۲۸۳	منشی ضیاء الحسن صاحب کرنال	۱
	(ردیف ص)		۲۸۴	منشی ضمیر الدین صاحب شستہ دار محکمہ بندوبست الور	۱
۲۷۲	شاہ صبیح اللہ صاحب رئیس دلاور پور مونگیر	۱۲			
۲۷۳	حکیم صادق علی خانصاحب رئیس آنولہ ضلع بریلی	۱			

نمبر شمار	نام نامی	تعداد جلد	نمبر شمار	نام نامی	تعداد جلد
	(ردیف - ط)		۲۹۴	مولوی شاہ محمد عزیز الدین صاحب	
۲۸۵	منشی طفیل احمد صاحب رئیس مراد آباد			رئیس سب ڈپٹی کلکٹر مالدہ	۱ عدد
	وسپرنٹنڈنٹ میونسپل چندوسی	۱ عدد	۲۹۵	منشی عبد الحمید صاحب وکیل اونائو	۵ عدد
۲۸۶	طفیل احمد صاحب کلہاڑا پیر بانس بریلی	۱ عدد	۲۹۶	محمد عبد اللطیف صاحب رئیس	
۲۸۷	سیمن حاجی حبیب صاحب جراطعام			دلمؤ ضلع رائے بریلی	۲ عدد
	بھاؤنگر	۱ عدد	۲۹۷	مولوی عبد الحسین صاحب رئیس ضلع	
۲۸۸	سید طفیل احمد صاحب رئیس منگلور			نرمانگڈہ محکمہ بندوبست بریلی	۱ عدد
	وسب رجسٹرار شاہجہان پور	۱ عدد	۲۹۸	مولوی عبد القادر صاحب رئیس	
	(ردیف - ظ)			بدایون ہیڈ کلرک ریلوے بریلی	۱ عدد
۲۸۹	سید ظفر علی صاحب ہیڈ ماسٹر		۲۹۹	حافظ محمد عبد الرزاق صاحب	
	پانی پت ضلع کرنال	۱ عدد		سوداگر امین آباد لکھنؤ	۲ عدد
	(ردیف - ع)		۳۰۰	مولوی محمد عبد الحی صاحب وکیل	
۲۹۰	منشی عبد الحفیظ صاحب اورسیر			وصدر انجمن اسلامیہ چندوسی	۲ عدد
	بارہ بنکی	۱ عدد	۳۰۱	شیخ عبد اللہ صاحب رئیس سنبل	
۲۹۱	منشی محمد عبد القادر صاحب نائب			مقیم چندوسی	۱ عدد
	مالک شملہ آرمی پریس	۵ عدد	۳۰۲	منشی علی محمد خانصاحب نقلنویس	
۲۹۲	حکیم محمد عبد الرزاق صاحب بیاست			ورئیس خانپور ضلع ہوشیارپور	۱ عدد
	جونا گڈہ	۲ عدد	۳۰۳	عبد الجلیل خانصاحب رئیس	
۲۹۳	حاجی عبد الستار طاداؤد صاحب			بھیکن پور ضلع علیگڈھ	۱ عدد
	تاجر رنگون	۱۰ عدد	۳۰۴	حافظ عبد الحق صاحب رئیس محلہ عنایت گنج	
				بریلی بھیت	۱ عدد

نمبر شمار	نام نامی	نقد فی روپیہ	نمبر شمار	نام نامی	نقد فی روپیہ
۳۰۵	مولوی عبدالرحیم صاحب ڈپٹی کلکٹر پنشنر و رئیس میرٹھ	عمار		سبزی منڈی علیگڈھ	عمار
۳۰۶	منشی محمد عمر علی صاحب رئیس میرٹھ	صمار	۳۱۸	عاشق علیخانصاحب رئیس محلہ تارین بہادر گنج شاہجہانپور	عمار
۳۰۷	خان بہادر عبدالحمید خانصاحب انسپکٹر میرٹھ	صمار	۳۱۹	شیخ عظمت اللہ صاحب بہادر گنج شاہجہانپور	عمار
۳۰۸	حافظ عبداللہ خانصاحب عرف بچا خانصاحب محلہ خلیل شاہجہانپور	عمار	۳۲۰	عاشق اللہ خانصاحب محلہ قدن خیل شاہجہانپور	عمار
۳۰۹	حاجی عشرت علی صاحب رئیس امروہہ	عمار	۳۲۱	منشی عبدالوہاب صاحب وکیل عدالت فتحپور	عمار
۳۱۰	محمد عبدالرحمن صاحب چکن فروش لکھنؤ پارچہ والی گلی	عمار	۳۲۲	علی الدین احمد صاحب عدالت ڈپٹی کمشنر نینی تال	عمار
۳۱۱	مولوی عبدالعزیز صاحب پیلی بھیت	عمار	۳۲۳	علی رضا خانصاحب محلہ علی زئی شاہجہانپور	عمار
۳۱۲	حافظ عبدالحق صاحب عنایت گنج پیلی بھیت	عمار	۳۲۴	شیخ عبدالحق صاحب جلالہ بدایونی	عمار
۳۱۳	خان عزیز محمد خانصاحب رئیس موضع لندی پتانی ضلع ڈیرہ غازی خان	عمار	۳۲۵	عبدالحمید خانصاحب محلہ گھیر قندھاری پیلی بھیت	عمار
۳۱۴	نواب عزیز احمد صاحب بی سول لین	عمار	۳۲۶	حافظ علی احمد خانصاحب ولد حافظ جعفر خان سوداگر محلہ خواجہ قطب بیلی	عمار
۳۱۵	منشی عنایت اللہ خانصاحب بانس بیلی	عمار	۳۲۷	منشی عبدالستار خانصاحب مختار عام قیصر زمانی بیگم محلہ خواجہ قطب بیلی	عمار
۳۱۶	حافظ محمد عبداللہ صاحب کارخانہ دار قفل و مہر بالای قلعہ علیگڈھ	عمار			
۳۱۷	حافظ محمد عبدالغفور صاحب سوداگر				

نمبر شمار	نام نامی	تعداد خطوط	نمبر شمار	نام نامی	تعداد خطوط
۳۲۸	منشی عنایت اللہ خانصاحب محلہ شاہ آباد بریلی	۱ عار	۳۴۱	میان عزیز دار صاحب سوداگر کٹرہ کرم سنگھ امرتسر	۱ عار
۳۲۹	عبدالجامع رسول رضا صاحب محلہ سوتھ بدایون	۱ عار	۳۴۲	میان عزیز الدین و غلام محمد صاحبان سوداگران پشمینہ کٹرہ امرتسر	۱ عار
۳۳۰	بابو عطا محمد صاحب رئیس و وکیل تلہر شاہجہانپور	۱ ہے	۳۴۳	میان عبداللہ صاحب سوداگر و فوگر امرتسر	۱ عار
۳۳۱	شیخ عثمان بن عبدالعلیم الیافعی بھاؤنگری	۱ عار	۳۴۴	میان عمر جیو صاحب سوداگر امرتسر	۱ عار
۳۳۲	میمن حاجی صمار عثمان تاجر الطعام بھاؤنگری	۱ عار	۳۴۵	مستری عبداللہ صاحب زیر مسجد میان محمد خانصاحب مرحوم امرتسر	۱ عار
۳۳۳	میمن عثمان دلانہ تاجر بھاؤنگری	۱۸ عار	۳۴۶	میان عبدالرحمن خلف عبدالغفار صاحب مرحوم سوداگر پشمینہ کٹرہ بگھیان امرتسر	۱ عار
۳۳۴	میمن عیسیٰ جیو اخانصاحب بھاؤنگری	۱ عار	۳۴۷	بابو عبدالغنی صاحب وکیل کرنال	۱ ہے
۳۳۵	مولوی عبدالقادر صاحب ڈپٹی کلکٹر فیض آباد	۱ عار	۳۴۸	بابو سید علی احمد صاحب کلرک محکمہ پولیس کرنال	۱ عار
۳۳۶	منشی عبدالماجد صاحب اپیل نویس امرتسر	۱ عار	۳۴۹	بابو عبدالکریم صاحب کلرک دفتر کرنال	۱ عار
۳۳۷	منشی عزیز الدین صاحب امرتسری	۱ عار	۳۵۰	سید عبدالحمید صاحب مسلخوان عدالت ججی کرنال	۱ ہے
۳۳۸	حاجی عمر الدین صاحب امرتسری	۱ عار	۳۵۱	ڈاکٹر عبدالوہاب صاحب کرنالی	۱ عار
۳۳۹	شیخ عبدالاحد صاحب سوداگر امرتسری	۱ عار	۳۵۲	منشی عزیز بخش صاحب عرف محمد عمر صاحب کرنالی	۱ عار
۳۴۰	شیخ عبدالعزیز صاحب سوداگر بوٹ وسکرٹری انجمن حمایت اسلام امرتسر	۱ عار	۳۵۳	عبداللطیف صاحب کالکوی	۱ عار

نمبر شمار	نام نامی	تعداد خریدہ	نمبر شمار	نام نامی	تعداد خریدہ
۳۵۴	عنایت اللہ خانصاحب رئیس جہان آباد ضلع پیلی بھیت	۱	۳۶۶	ڈاکٹر عبدالوہاب صاحب صوفی پانی پت ضلع کرنال	۱
۳۵۵	مولوی عمرالدین صاحب ایم اے سب انسپکٹر حلقہ راولپنڈی	۱	۳۶۷	خان بہادر عبدالمجید خانصاحب ڈپٹی انسپکٹر پولیس کرنال	۵
۳۵۶	خلیفہ عبدالرحمن صاحب کٹڑہ سید امرتسر	۱	۳۶۸	حاجی عبدالرحیم بن حاجی اسمٰعیل صاحب امرتلا اسٹریٹ نمبر ۲۶ کلکتہ فقیر گلی	۱
۳۵۷	منشی عبدالرحمن صاحب منصرم تحصیل لگن کٹڑہ ریاست الور	۱	۳۶۹	بابو عبدالاحد صاحب سپروائزر وسب ڈویزنل افسر سڑک زکالکا تا شملہ	۱
۳۵۸	حاجی عبدالرحیم صاحب رئیس صدر بازار چھاؤنی انبالہ	۱	۳۷۰	چودھری عبدالشکور صاحب سبزی فروش شملہ متصل مارکٹ	۱
۳۵۹	منشی عبدالغنی صاحب ٹرانسپورٹ گندم محکمہ کمسریٹ صدر بازار چھاؤنی انبالہ	۱	۳۷۱	بابو عبداللہ بیگ صاحب کلرک پراونشل ڈویزن شملہ	۱
۳۶۰	عبدالرحمن صاحب بھنسی رحمت بازار	۱	۳۷۲	عبدالرب صاحب خلف مولوی منعم الدین صاحب شملوی	۱
۳۶۱	منشی عبدالستار صاحب محہوئی ڈاکخانہ مار ضلع گورکھپور	۵	۳۷۳	بابو عبدالعزیز صاحب اسٹور کیپر میونسپل کمشنر شملہ	۱
۳۶۲	حاجی عبدالرشید خانصاحب مترجم عدالت ججی مرزاپور	۱	۳۷۴	منشی عبدالغفار صاحب رئیس کشمش متصل شملہ	۱
۳۶۳	شیخ عبداللہ صاحب اور سیر مؤ کالج اجمیر	۱	۳۷۵	حافظ عبدالرحیم صاحب ابن شاہ بھائی مدرس مدرسہ سرکاری محلہ عنایت واڑہ بازار حاجی خان اونداری دوم دوارہ بمبئی	۱
۳۶۴	شیخ عمر دراز صاحب پانی پت ضلع کرنال	۱			
۳۶۵	حافظ عبدالغنی صاحب وکیل پانی پت ضلع کرنال	۱			

نمبر شمار	نام نامی	تعداد خریداری	نمبر شمار	نام نامی	تعداد خریداری
۳۷۶	شیخ عاقل بھائی صاحب بن ہاشم بھائی تاجر الحطب ناراینی دم داور بھڑچ	۱ عدد		رجسٹرار ریاست کپورتھلہ	۱ عدد
۳۷۷	سید عبداللہ صاحب بن سید صالح عرب شیخ کاروضہ بھاؤنگر	۱ عدد	۳۸۷	حاجی غلام سرور خانصاحب یزیری مجسٹریٹ چندوسی	۱ للعدد
۳۷۸	کے ایم۔ محمد عبدالقادر صاحب کتب فروش تناولی	۱ عدد	۳۸۸	حکیم غلام نبی خانصاحب طبیب خانپور ضلع ہوشیارپور	۱ عدد
۳۷۹	سیٹھ حاجی عبداللہ حاجی سمارجیلی صاحب بمبئی	۱ للعدد	۳۸۹	شیخ غلام محی الدین صاحب رئیس خان پور ضلع ہوشیارپور	۱ عدد
۳۸۰	سیٹھ عمر مولوحسین صاحب بمبئی	۱ عدد	۳۹۰	حافظ محمد غفور الدین صاحب پنشنر ڈپٹی انسپکٹر مدارس بریلی	۱ عدد
۳۸۱	منشی عمر خانصاحب گرداور قانونگو حلقہ ایٹ ضلع ہوشیارپور	۱ عدد	۳۹۱	جناب غلام محی الدین صاحب پیش امام مسجد چوبداران بھاؤنگر	۱ عدد
۳۸۲	منشی عبدالکریم صاحب رئیس موضع بین	۱ عدد	۳۹۲	خواجہ غلام نبی صاحب حکاک امرتسر	۱ عدد
۳۸۳	مولوی عبدالرؤف صاحب بیندا پٹھانہ	۱ عدد	۳۹۳	مولوی غلام محمد صاحب مالک اخبار وکیل امرتسر	۱ عدد
۳۸۴	منشی عبدالوہاب صاحب بیندار	۱ عدد	۳۹۴	شیخ غلام صادق صاحب یزیری مجسٹریٹ وناظم مجلس معین الندوہ امرتسر	۱ عدد
	(ردیف - غ)		۳۹۵	میان غلام محمد صاحب سوداگر کٹڑہ پرجا امرتسر	۱ عدد
۳۸۵	میان غلام نبی صاحب ومیان حبیب اللہ سوداگر پشمینہ امرتسر	۱ عدد	۳۹۶	غلام محی الدین صاحب عرف مدی خانصاحب رفوگر امرتسر	۱ عدد
۳۸۶	مولوی غلام صابر خانصاحب	۱ عدد			

نمبر شمار	نام نامی	تعداد روپیہ	نمبر شمار	نام نامی	تعداد روپیہ
۳۹۷	مستری غلام حسین صاحب سوداگر			سلیمان جاہ حیدرآباد دکن	۵۰
	کٹڑہ میان سنگھ امرتسر	۱۰	۴۰۷	شیخ محی الدین حیدر صاحب رئیس	
۳۹۸	صوفی غلام حسین صاحب کٹڑہ			وسینوسپل کمشنر شیخوپور بدایون	۱۰
	میان سنگھ امرتسر	۱۰	۴۰۸	شیخ فخر الدین صاحب رئیس محلہ	
۳۹۹	پیرجی غلام حسین صاحب کرنالی	۱۰		پکریا پیلی بھیت	۱۰
۴۰۰	شیخ غلام شرف صاحب سوداگر کرنال	۱۰	۴۰۹	سید فخر الحسن صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ	
۴۰۱	منشی غلام مصطفےٰ صاحب ابن وزیر محمد			چورو ریاست بیکانیر	۱۰۰
	صاحب مدرس اعلیٰ مدرسہ سرکاری		۴۱۰	حافظ فیض بخش صاحب چکن فروش	
	محلہ عنایت واڑہ بازار حاجی خان			لکھنؤ پارچہ والی گلی	۱۰
	انداری دوم وزڑہ بٹروچ	۱۰	۴۱۱	حافظ محمد فضل اکرم صاحب وکیل و رئیس	
۴۰۲	سید غفور اللہ شاہ صاحب انسپکٹر			صدر انجمن بسولی ضلع بدایون	۱۰
	پولیس و رئیس جالندھر	۱۰	۴۱۲	جناب حکیم فقیر محمد صاحب ولد غلام نبی	
۴۰۳	مستری غلام محی الدین صاحب			صاحب مرحوم مسجد جوہداران بھاؤنگر	۱۰
	سب اورسیر ہوشیارپور	۱۰	۴۱۳	میان فیروز الدین صاحب آنریری	
	(ردیف ف)			مجسٹریٹ امرتسر	۱۰
۴۰۴	شاہ فضل کریم صاحب منصرم پولیس		۴۱۴	منشی فتح دین صاحب ڈپٹی انسپکٹر کرنال	۱۰
	ولاور پور مونگیر	۱۰	۴۱۵	منشی فتح محمد صاحب کمیسریٹ ایجنٹ	
۴۰۵	منشی فقیر محمد خانصاحب کلرک پوسٹل			صدر بازار چھاؤنی انبالہ	۱۰
	درکشاب علیگڈھ	۱۰	۴۱۶	منشی فضل محمد صاحب کمیسریٹ ایجنٹ	
۴۰۶	نواب فیروز یار جنگ بہادر بازار			صدر بازار چھاؤنی انبالہ	۱۰۰

نمبر شمار	نام نامی	تعداد خریداری	نمبر شمار	نام نامی	تعداد خریداری
۴۱۷	سید فیاض حسین صاحب پانی پت ضلع کرنال	۱	۴۲۷	نواب محمد قمرالدین صاحب رئیس کرنال	۱
۴۱۸	معلم فخرالدین و قمرالدین صاحب کلکتہ امرتلا اسٹریٹ نمبر ۱	۱	۴۲۸	میر قمرالدین صاحب سابق انسپکٹر کرنال	۱
۴۱۹	بابو فضل الرحمن صاحب نقشہ نویس دفتر پبلک شملہ	۱	۴۲۹	سید قربان علی صاحب کرٹیان فروش بانس کی منڈی بریلی	۱
۴۲۰	منشی فضل محمد صاحب سکرٹری معین الندوہ جالندھر	۱	۴۳۰	منشی قطب الدین صاحب گرداور قانون گو حلقہ قصبہ بلاچور تحصیل گڈھ شنکر ضلع ہوشیارپور	۱
	(ردیف - ق)			(ردیف - ک)	
۴۲۱	منشی قوی احمد صاحب رئیس بدایون وگارڈ ریلوے بریلی	۱	۴۳۱	شیخ کرم الٰہی صاحب اسٹیشن ماسٹر سالٹہ نارتھ ویسٹرن ریلوے	۱
۴۲۲	منشی قاسم حسین صاحب رئیس دیوبند تحصیلدار اسبولی ضلع بدایون	۱	۴۳۲	شیخ کمال الدین صاحب مختار چیف کورٹ ہوشیارپور	۱
۴۲۳	قدرت حسین صاحب محلہ تارین شاہجہان پور	۱	۴۳۳	محمد کفایت اللہ خانصاحب رئیس پیلی بھیت محلہ بھورنچال	۱
۴۲۴	محمد نادر شاہ خانصاحب وکیل منصفی و مہتمم مدرسہ اسلامیہ امروہہ	۱	۴۳۴	شیخ کریم الدین صاحب سوداگر صدر بازار سیرسٹھ	۱
۴۲۵	منشی قطب عالم صاحب وکیل عدالت بریلی	۱	۴۳۵	حکیم کفیل الدین صاحب رئیس و متولی بنی خانہ بدایون	۱
۴۲۶	حافظ قطب الدین احمد صاحب مالک نامی پریس لکھنؤ	۱	۴۳۶	کلن بھائی صاحب رئیس ڈیورا پرگنہ تلہر ضلع شاہجہانپور	۱

نمبر شمار	نام نامی	تعداد جلد	نمبر شمار	نام نامی	تعداد جلد
۴۳۷	میان کریم بخش و داد بخش صاحبان کٹڑہ الہو والیہ امرتسر	۱	۴۴۷	منشی محمد سلیمان صاحب جرنیل گنج الہ آباد	۱
۴۳۸	حاجی کریم اللہ صاحب ۔ ار ۔ ایم ۔ پی صدر بازار چھاؤنی انبالہ	۱	۴۴۸	منشی محمد الدین صاحب تحصیلدار ڈیرہ اسمٰعیل خان	۱
۴۳۹	منشی کفایت اللہ صاحب پانی پت ضلع کرنال	۱	۴۴۹	شیخ محی الدین حیدر صاحب میونسپل کمشنر رئیس شیخوپور بدایون	۱۰
۴۴۰	حاجی کلب حسین صاحب متصل کتبخانہ بریلی	۱	۴۵۰	مولوی حکیم سید مشرف علی صاحب امین تحصیلی بدایون	۱
	(ردیف ۔ گ)		۴۵۱	مولوی شاہ محمد یعقوب صاحب رئیس دلاور پور مونگیر	۱
۴۴۱	گل محمد ابراہیم صاحب الپی ملک ٹالابار	۱	۴۵۲	منشی محمد اسحاق صاحب گرداور قانونگو گنگاپور ضلع بنارس	۵
۴۴۲	گلابخانصاحب پیرخانصاحب کلکتہ امرتلا اسٹریٹ نمبر ۱۱	۱	۴۵۳	منشی محمد یوسف صاحب بن منشی امجد علی صاحب ڈپٹی کلکٹر کاکوری ضلع لکھنؤ	۱
	(ردیف ۔ ل)		۴۵۴	شیخ محمد مبارک اللہ صاحب ریونیو ایجنٹ پرتاب گڈھ	۱
۴۴۳	منشی لیاقت علی صاحب رئیس قاضی محلہ بدایون	۱	۴۵۵	داروغہ نواب محمد نبی خانصاحب صابری رئیس مقیم چندوسی مرادآباد	۱
۴۴۴	خواجہ لطف حسین صاحب کرنالی	۱			
	(ردیف ۔ م)				
۴۴۵	شیخ مہتاب الدین صاحب رئیس شہر جالندھر	۱			
۴۴۶	شیخ ممتاز حسین صاحب سب اوورسیر محکمہ بارک ماسٹری جھانسی	۱			

نمبر شمار	نام نامی	تعداد جلد	نمبر شمار	نام نامی	تعداد جلد
۴۵۶	مولوی محمد نبی صاحب مختار کمشنری بریلی	۱		ضلع علیگڈھ	۱
۴۵۷	مولوی حکیم محبوب علی خانصاحب رئیس آنولہ بریلی	۱	۴۶۸	مغفور اللہ خانصاحب رئیس پلونہ ضلع علیگڈھ	۱
۴۵۸	مولوی حکیم محمد معظم علی خانصاحب رئیس آنولہ بریلی	۱	۴۶۹	مولوی محمد فاضل صاحب بہادر ڈپٹی کلکٹر میرٹھ	۵
۴۵۹	حکیم محمد حسین صاحب عرف حسینی رئیس آنولہ بریلی	۱	۴۷۰	منشی محمد علی صاحب انسپکٹر پولیس سہارنپور	للعہ
۴۶۰	منشی محمد علی صاحب محرر ندوہ لکھنؤ	للعہ	۴۷۱	منشی مظفر حسین صاحب نائب تحصیلدار ریجنی ریاست بیکانیر	۱
۴۶۱	محمد اسمعیل خانصاحب عرف چھٹن خان رئیس رامپور مقیم چندوسی	۱	۴۷۲	محمد ہادی صاحب رئیس امروہہ	۱
۴۶۲	محمد عنبر شاہ خانصاحب رئیس رامپور	۱	۴۷۳	مولوی محمد یوسف صاحب محلہ منڈی سہارنپور	۱
۴۶۳	حاجی مبارک شاہ خانصاحب رئیس رامپور	للعہ	۴۷۴	بابو مقبول الزمان خانصاحب کلرک لوکو آفس بریلی	۱
۴۶۴	محمد عابد خانصاحب عرف عبداللہ صاحب مرید میاں شیر محمد صاحب رئیس حسنا	۱	۴۷۵	محمد غفور خانصاحب محلہ متانی شاہجہانپور	۱
			۴۷۶	میر معصوم علی صاحب محلہ کلھاڑا ٹانڈہ بانس بریلی	۱
۴۶۵	مولوی محمد مظاہر الحق صاحب رئیس و وکیل بدایون	۱	۴۷۷	قاضی محمد خلیل صاحب رئیس شہر کہنہ بانس بریلی	۱
۴۶۶	حافظ محمد صدیق صاحب رئیس و وکیل عدالت سہارنپور	۱	۴۷۸	محمد مصطفےٰ علی خانصاحب رئیس امروہہ ضلع مراد آباد کالی پگڑی	۱
۴۶۷	محمد صالح خانصاحب رئیس بھیکن پور	۱			

نمبر شمار	نام نامی	تعداد خریداری
۴۷۹	منشی محمد اطہر صاحب رئیس بدایون	۱ کاپی
۴۸۰	محمد حسن صاحب محلہ رنگی چوپال شاہجہان پور	۱ کاپی
۴۸۱	محمد مبین خانصاحب	۱ کاپی
۴۸۲	سید مشتاق حسین صاحب ابن سید الطاف حسین صاحب امین منصفی پوایان ضلع شاہجہانپور	۱ کاپی
۴۸۳	شیخ محمد شفیع صاحب رئیس ضی پور چھولہا ضلع فتحپور	۱ کاپی
۴۸۴	محمود علی خانصاحب محلہ باغ کرم ریاست رامپور	۱ کاپی
۴۸۵	منگل خانصاحب تاجر ضلع شاہجہانپور	۱ لاہور
۴۸۶	منشی محمد خانصاحب وکیل عدالت بریلی	۱ کاپی
۴۸۷	سید محمد صادق صاحب جنرل سپرنٹنڈنٹ لکھنؤ	۱ کاپی
۴۸۸	مولوی محمد اسمعیل صاحب امرتسری	۱ کاپی
۴۸۹	مولوی محمد احمد صاحب ڈپٹی کلکٹر فیض آباد	۱ کاپی
۴۹۰	منشی محمد اسمعیل صاحب فیض آباد	۱ کاپی
۴۹۱	داروغہ محمد مظفر علی صاحب رئیس فیض آباد	۱ کاپی
۴۹۲	منشی محمد سلطان صاحب سوداگر پشمینہ کٹڑہ رام سنگھ امرتسر	۱ ملے
۴۹۳	مولوی محمد حسین صاحب مدرس گورنمنٹ کالج امرتسر	۱ کاپی
۴۹۴	حکیم مرید احمد صاحب امرتسر	۱ کاپی
	شیخ محمد اسمعیل صاحب سوداگر بوٹ امرتسر	۱ کاپی
۴۹۵	ملک میران بخش صاحب رئیس و پریزیڈنٹ انجمن حمایت اسلام امرتسر	۱ کاپی
۴۹۶	میان محمد بخش صاحب فوگر امرتسر	۱ کاپی
۴۹۷	میان محمد الدین صاحب داروغہ صفائی امرتسر	۱ کاپی
۴۹۸	میان محمد جیو صاحب سوداگر بردوکان احمد بابا بزاز صابونیاں	۱ کاپی
۴۹۹	میان محمد انور صاحب سوداگر موضع گلگام کشمیر	۱ کاپی
۵۰۰	میان محمد بخش صاحب ملازم خواجہ غلام محی الدین صاحب و غلام نبی صاحب حکاک بازار صابونیاں امرتسر	۱ کاپی
۵۰۱	میان مولا بخش صاحب کاک رچوبہ محلہ گوالمنڈی امرتسر	۱ کاپی
۵۰۲	میان محمد صدیق صاحب سوداگر کوچہ دھوبیان کٹڑہ سچیت سنگھ امرتسر	۱ کاپی

نمبر شمار	نام نامی	تعداد جلد	نمبر شمار	نام نامی	تعداد جلد
۵۰۳	چودھری میران بخش صاحب سبزی منڈی امرتسر	۱	۵۱۷	صدر بازار چھاؤنی انبالہ	۱
۵۰۴	مولوی محمد اشرف صاحب ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدراس کرنال	۱	۵۱۸	محمد مرتضی خلف منشی فتح محمد صاحب "	۱
۵۰۵	محمد اسمٰعیل خانصاحب پٹواری کرنال	۱	۵۱۹	محمد خانصاحب حیدر ساکن موضع کولومان تحصیل کھورہ ضلع راولپنڈی	
۵۰۶	مولوی محمد ابراہیم صاحب نمبردار "	۱	۵۲۰	محکمہ کمسریٹ پرسیورٹ انبالہ	۱
۵۰۷	نواب محمد حسن خانصاحب رئیس ٹھانہ ضلع	۱		محمد یوسف خانصاحب مستری روٹی گدام انبالہ	۱
۵۰۸	میانجی محمد حسین صاحب کتب فروش "	۱	۵۲۱	محمد صادق خانصاحب مستری کارخانہ پرنسپورٹ لائن انبالہ	۱
۵۰۹	میر محمد مصطفےٰ علیصاحب صدر قانونگو "	۱	۵۲۲	حاجی محمد ابراہیم خانصاحب پنشنر صوبہ دار گوشۂ محل حیدرآباد دکن	۱
۵۱۰	منشی منظور علیصاحب قائم مقام مسلخوان "	۱	۵۲۳	ممتاز علی صاحب عرف نواب بہادر	۱
۵۱۱	منشی مجیب الدین صاحب ڈپٹی انسپکٹر محکمہ پولیس "	۱	۵۲۴	رئیس میرٹھ مدرسہ صولتیہ مکۂ معظمہ	۱
۵۱۲	منشی مشفع احمد صاحب تحصیلدار بلیا	۲	۵۲۵	منشی منیر خانصاحب اجمیر	۱
۵۱۳	حکیم محمد علی صاحب ڈسپنسر قرع عالم ہردوئی	۲	۵۲۶	مولوی محمد یحیی صاحب پانی پت ضلع کرنال	۱
۵۱۴	چودھری محمد عظیم صاحب تعلقدار ککرالی و رئیس سندیلہ ضلع ہردوئی	۲	۵۲۷	منشی سید محمد یوسف صاحب بیرالملک پانی پت ضلع کرنال	۱
۵۱۵	منشی محمد حسین صاحب صدر منصرم تحصیل گنیش گڑھ ریاست الور	للعہ		محمد ہاشم بن شیخ حسین صاحب پارچہ فروش سرسی ضلع کاردار نورتھ کانڑا	۱
۵۱۶	محمد مصطفےٰ خلف فتح محمد صاحب	۱			

نمبر شمار	نام نامی	تعداد حصص	نمبر شمار	نام نامی	تعداد حصص
۵۲۸	پیر جی محمد حسین صاحب پانی پت ضلع کرنال	۱	۵۴۱	مولوی محبوب حسن خانصاحب رئیس	۱
۵۲۹	محمد محی الدین صاحب نگوں مغل اٹسرٹ	۱	۵۴۲	منشی مطیع الحق صاحب زمیندار	
۵۳۰	مامون صاحب ٹھیکہ دار محکمہ تعمیرات شملہ	۱		و ناظم مدرسہ اسلامیہ بٹھانہ	۱
۵۳۱	مولوی محمد شاہ صاحب صوفی		۵۴۳	مولوی محب الحق صاحب زمیندار	
	فیض آبادی واعظ مسافر دار شملہ	۱		موضع امیر گنج	۱
۵۳۲	محمد اشرف صاحب کلرک دفتر اکزامنر			(ردیف - ن)	
	صاحب شملہ	۱	۵۴۴	خان نیاز محمد خانصاحب وکیل	
۵۳۳	منشی محمد رمضان صاحب کمپوزیٹر			عدالت جالندھر	۱
	گورنمنٹ پریس شملہ	۱	۵۴۵	بابو نور بخش صاحب نقشہ نویس	
۵۳۴	مولوی منعم الدین صاحب ریڈر			پبلک ورکس شملہ	۱
	گورنمنٹ پریس شملہ	۱	۵۴۶	بابو سیتندر حسن صاحب کلرک ملٹری	
۵۳۶	منشی مشیر حسین صاحب تعلقہ دار			ڈپارٹمنٹ گورنمنٹ انڈیا شملہ	۱
	گدیہ ضلع بارہ بنکی	۵	۵۴۷	چودھری نظیر الحسن صاحب زمیندار	
۵۳۷	جمعدار محمد صاحب بن یمانی الجامیری			بلیا ضلع مونگیر	۱
	عرب لیری کاٹھیا وار	۱	۵۴۸	شیخ نبی بخش صاحب ٹھیکہ دار انہار	
۵۳۸	سیٹھ محمد عثمان چھٹالی صاحب			نہر جمن شرقی و نہر گنگ شمالی میرٹھ	۵
	رئیس اعظم بمبئی	۱	۵۴۹	حافظ شیخ نصیر الدین احمد صاحب	
۵۳۹	مقصود علی خانصاحب شاہجہانپوری	۵		نظامی صابری محلہ کرول مرادآباد	۱
۵۴۰	شاہ منیر الدین احمد صاحب رئیس		۵۵۰	شیخ نجم الدین حیدر صاحب پنشنر	
	اسلام پور و سکرٹری معین الندوہ	۱		ڈپٹی کلکٹر و رئیس بدایون شیخوپور	۱

نمبر شمار	نام نامی	تعداد خریدہ	نمبر شمار	نام نامی	تعداد خریدہ
۵۵۱	اوستاد شیخ نادر حسین صاحب رئیس محلہ شیر محمد پیلی بھیت	۱ عدد	۵۶۶	منشی نذر محمد خانصاحب کورٹ انسپکٹر پولیس امرتسر	۱ عدد
۵۵۲	منشی نصیر الدین صاحب اوورسیر محکمہ انجنیر بانس بریلی	۱ عدد	۵۶۷	منشی نثار احمد صاحب منصرم محکمہ بندوبست الور	۱ عدد
۵۵۳	حافظ نعمت اللہ خانصاحب رنگی چوپال شاہجہانپور	۱ عدد	۵۶۸	سید نظیر احمد صاحب دہلوی صدر بازار چھاؤنی انبالہ	۱ عدد
۵۵۴	شیخ محمد حسین صاحب تعلقدار گدیہ ضلع بارہ بنکی	۱ عدد	۵۶۹	نواب ناصر احمد خانصاحب پانی پت ضلع کرنال	۱ عدد
۵۵۶	نامعلوم الاسم	۱ عدد	۵۷۰	قاضی نور الدین صاحب شہر کہنہ بانس بریلی	۱ عدد
۵۵۷	نواب علی خانصاحب شاہجہانپوری	۱ عدد	۵۷۱	شیخے خانصاحب خانسامان	۱ عدد
۵۵۸	حافظ محمد نعمت اللہ خانصاحب محلہ رنگین چوپال شاہجہانپور	۱ عدد	۵۷۲	سید ناظم حسین صاحب رضوی خوشنویس بمبئی	۱ عدد
۵۵۹	میمن نور محمد صاحب گیگہ صانع النبات بھاؤنگری	۱ عدد	۵۷۳	نامعلوم الاسم فیض آباد	۱ عدد
۵۶۰	میمن آدم جی نور محمد صاحب تاجر بھاؤنگر	۱ عدد		(ردیف - واو)	
۵۶۱	نظام بیگ صاحب ناظم مینجر رسالدار	۱ عدد	۵۷۴	منشی محمد ولی الحق صاحب انسپکٹر قانون گویان پچھاد و علاقہ ریاست گولیار ضلع عیسی گڈھ	۱ عدد
۵۶۲	بابو نظام الدین صاحب امرتسری	۱ عدد	۵۷۵	منشی محمد وارث علیخانصاحب محرر مشر کالون صاحب بیرسٹرایٹ لا الآباد	۱ عدد
۵۶۳	محمد نصیر الدین صاحب گھڑی ساز امرتسر	۱ عدد			
۵۶۴	میان نور احمد صاحب سوداگر چرم امرتسر	۱ عدد	۵۷۶	مولوی حکیم محمد واجد علی خانصاحب رئیس و صدر انجمن اسلامیہ آنولہ بریلی	۱ عدد
۵۶۵	حاجی نصیر الدین صاحب سوداگر پشمینہ	۱ عدد			

نمبر شمار	نام نامی	تعداد خریداری	نمبر شمار	نام نامی	تعداد خریداری
۵۷۷	محمد وصی الزمان خانصاحب رئیس		۵۸۷	چودھری ہدایت علیخانصاحب	
	وتعلقدار میانگنج ضلع انام	۱		پانی پت ضلع کرنال	۱
۵۷۸	حکیم ولایت علیخانصاحب آنریری		۵۸۸	میر ہاشم علی صاحب کمپوزیٹر	
	مجسٹریٹ بریلی ورئیس آنولہ ضلع بریلی	۵		گورنمنٹ پریس شملہ	۱
۵۷۹	حافظ ولایت احمد صاحب محلہ واسل			(ردیف - ی)	
	پیلی بھیت	۱	۵۸۹	یعقوب صاحب عرف جانی حاجی داؤد	
۵۸۰	ولی اللہ خانصاحب موضع اکنورہ			نورانی الپی مالابار	۱
	ضلع شاہجہانپور	۱	۵۹۰	چودھری یحیی خانصاحب رئیس	
۵۸۱	منشی واجد علی صاحب سب انسپکٹر			پوری معرفت حافظ محمد اکبر رئیس میرٹھ	۱
	صدر کوتوالی بریلی	۱	۵۹۱	محمد یعقوب علے خانصاحب سوداگر	
۵۸۲	والدہ صاحبہ محمد مصطفے صاحب			بالنس بریلی	۱
	انبالہ صدر بازار	۱	۵۹۱	حافظ یوسف علی خانصاحب	
۵۸۳	سید ولایت علی شاہ صاحب کلرک			تلہر ضلع شاہجہانپور	۱
	دفتر آب وہوا شملہ	۱	۵۹۲	میمن یوسف صاحب حقانا تاجر	
۵۸۴	مستری وزیر خانصاحب کانڈکٹر			خشب بھاؤنگر	۱
	روئی گدام شملہ	۱	۵۹۳	حکیم یار محمد صاحب رئیس امرتسر	۱
	(ردیف - ہ)		۵۹۴	میر یوسف علی صاحب وکیل وناظم	
۵۸۵	مولوی ہدایت اللہ خانصاحب محلہ			معین الندوہ کرنال	۲
	شاہ آباد ضلع بریلی	۱		فہرست چندہ دہندگان بمد عطیہ	
۵۸۶	ہادی حسین صاحب وکیل عدالت بریلی	۱	۵۹۵	معرفت منشی محمد حسین صاحب آرٹھ اسکول شملہ	۵

نمبر شمار	نام نامی	تعداد حصص	نمبر شمار	نام نامی	تعداد حصص
۵۹۶	میر ہاشم علی صاحب کمپوزیٹر گورنمنٹ پریس شملہ	۱/۴	۶۰۶	غفور بخش صاحب بسولی ضلع بدایون	۲/۴
۵۹۷	متفرق چندہ از ملازمین گورنمنٹ پریس شملہ	۱/۴	۶۰۷	تدبیر احمد خانصاحب رئیس و مدرس	۱/۴
۵۹۸	مولوی شاہ محمد سلیم از منصف صاحب مجسٹریٹ درجہ اول آگرہ ریاست گوالیار	۱/۴	۶۰۸	نامعلوم الاسم	۲/۴
۵۹۹	حکیم محمد نذیر صاحب عرف ملا نذیر صاحب رئیس مکان حکیم امام الدین صاحب بریلی	۱/۴	۶۰۹	دار و غہ شجاعت علی خانصاحب رئیس و رئیس ابراہیم پور بدایون	۱/۴
۶۰۰	منشی محمد علی صاحب رئیس بدایون محافظ دفتر کلکٹری بریلی	۱/۴	۶۱۰	شیخ ظہور الدین صاحب رئیس پیلی بھیت	۱/۴
۶۰۱	منشی نجیب اللہ صاحب رئیس و وکیل چندوسی	۱/۴	۶۱۱	شیخ حبیب الرحمن صاحب نومسلم عطر فروش پیلی بھیت بازار گنج	۱/۴
۶۰۲	قاضی محمد اسحاق صاحب سکرٹری انجمن اسلامیہ بسولی ضلع بدایون	۱/۴	۶۱۲	حافظ محمد عبد اللطیف خانصاحب بھمودی ضلع علیگڈھ	۱/۴
۶۰۳	حافظ محمد اسمعیل صاحب عطار و امام و خطیب مسجد جامع	۱/۴	۶۱۳	حکیم انعام اللہ صاحب محلہ مکرما پیلی بھیت	۱/۴
۶۰۴	حاتم الزمان خانصاحب رئیس نتھو خانصاحب بتوسط حافظ فضل کریم	۱/۴	۶۱۴	چودھری حافظ عبد الرحمن صاحب بازار گنج پیلی بھیت	۱/۴
۶۰۵	مولوی صاحب رئیس بدایون صدر انجمن اسلامیہ	۱/۴	۶۱۵	منشی نور الحسن صاحب نقشہ نویس بارک ماسٹری میرٹھ	۱/۴
			۶۱۶	مولا بخش صاحب نیلگر الپی ریاست بیکانیر	۲/۴
			۶۱۷	پیرزادہ مفتی جمیل الدین صاحب محرر تھانہ اونٹ والیہ	۱/۴
			۶۱۸	محمد منیر علی صاحب مختار چورو ریاست بیکانیر	۱/۴

نمبر شمار	نام نامی	تعداد خریدہ
۶۱۹	منشی عید و خانصاحب امین چورو ریاست بیکانیر	۱
۶۲۰	شیر امعمار چورو ریاست بیکانیر	۸
۶۲۱	چاندو ولد گلا معمار 〃	۱
۶۲۲	ملا معمار 〃	۰
۶۲۳	مداری ولد مدہ معمار 〃	۱
۶۲۴	بذریعہ محمد امین صاحب 〃	۵
۶۲۵	چاندو خان 〃	۱
۶۲۶	منشی فیضاب خانصاحب پٹواری 〃	۱
۶۲۷	منشی محمد بخش صاحب 〃	۰۸
۶۲۸	میرو ولد بنیاد معمار 〃	۱
۶۲۹	نادر حسین صاحب پیلی بھیت	۱
۶۳۰	سید احمد عباس صاحب رئیس لبسولی ضلع بدایون	۱
۶۳۱	کفایت خانصاحب رئیس بدایون	۱
۶۳۲	قاضی محبوب حسین صاحب شاہجہانپوری	۱
۶۳۳	انوار حسین صاحب	۱
۶۳۴	حافظ مقبول احسین صاحب رئیس کاکوری و وکیل تلہر ضلع شاہجہانپور	۱
۶۳۵	منشی عنایت اللہ صاحب داروغہ	۱
۶۳۶	منشی حسین الدین صاحب ابن غلام علی	۱
۶۳۷	صاحب بھاؤنگری	۱
۶۳۸	میمن عزیز صاحب تاجر الطعام بھاؤنگر	۱
۶۳۸	شیدی جوہر بلال صاحب 〃	۱
۶۳۹	جناب منیر خانصاحب 〃	۱
۶۴۰	جناب سید حسین بن شفاف الحضرمی 〃	۱
۶۴۱	میمن محمد پٹیل گگیہ تاجر 〃	۱
۶۴۲	مستری فقیر محمد صاحب کالکوی	۱
۶۴۳	امیر الدین صاحب 〃	۰
۶۴۴	نبی بخش صاحب 〃	۸
۶۴۵	بہادر صاحب 〃	۴
۶۴۶	ضیا محمد صاحب 〃	۱
۶۴۷	حسنو خانصاحب ساکن موی ٹولہ شاہجہانپور	۱
۶۴۸	مولوی تجمل حسین صاحب عثمانی خطیب و امام جامع مسجد بدایون	۱
۶۴۹	والد صاحب فتح محمد صاحب انبالہ صدر بازار	۱
۶۵۰	والدہ صاحبہ شہتاز احمد صاحب 〃	۱
	صفائی بانس بریلی	۱

نمبر شمار	نام نامی	تعداد خریدار	نمبر شمار	نام نامی	تعداد خریدار
۶۵۱	والدہ صاحبہ منشی فضل محمد صاحب		۶۶۹	حاجی عبداللہ صاحب پانی پت	عدد
	انبالہ صدر بازار	۸ر	۶۷۰	محمد خانصاحب 〃	عدد
۶۵۲	حافظ شمس الدین خانصاحب پانی پت		۶۷۱	شیخ بیربل صاحب موضع باتھل 〃	عدد
	ضلع کرنال	۸ر	۶۷۲	مولوی محمد عمر خانصاحب پانی پت	عدد
۶۵۳	شیخ عبدالعزیز صاحب 〃	۲ر	۶۷۳	چودھری اللہ دیا صاحب 〃	عدد
۶۵۴	شیخ حاجی محمد ابراہیم صاحب 〃	عدد	۶۷۴	پیر خانصاحب کفش دوز 〃	عدد
۶۵۵	اشفاق حسین صاحب پٹواری 〃	۴ر	۶۷۵	مولوی محمد اشرف صاحب و شرکت انسپکٹر	عدد
۶۵۶	میانجی عبدالکریم صاحب 〃	عدد	۶۷۶	متفرقات 〃	ملے ۱۲ر
۶۵۷	محمد عمر صاحب 〃	۸ر	۶۷۷	شمس الدین خانصاحب 〃	۸ر
۶۵۸	حافظ عبدالرزاق صاحب 〃	عدد	۶۷۸	مولوی غلام محمد صاحب وکیل ندوہ	عدد
۶۵۹	رحیم بخش صاحب 〃	۴ر	۶۷۹	مولوی حبیب اللہ صاحب 〃	عدد
۶۶۰	مسیتا صاحب 〃	۴ر	۶۸۰	میر یوسف علی صاحب وکیل 〃	عدد
۶۶۱	خواجہ صدر علی صاحب 〃	عدد	۶۸۱	حافظ محمد ابراہیم و مولوی سلامت اللہ	
۶۶۲	چودھری عبدالرحمن خانصاحب 〃	عدد		صاحب 〃	عدد
۶۶۳	خیراتی خانصاحب 〃	عدد	۶۸۲	نواب ولی احمد خانصاحب 〃	عدد
۶۶۴	قاضی عبدالکریم صاحب 〃	عدد	۶۸۳	حافظ سراج الحق صاحب 〃	عدد
۶۶۵	قاضی عبدالخالق صاحب 〃	عدد	۶۸۴	منشی محمد اسحاق صاحب قانونگوی	
۶۶۶	مختار گوجر موضع مہانی 〃	۸ر		تحصیل گنگاپور ضلع بنارس	۵ر
۶۶۷	شیخ محمد بخش صاحب پانی پت ضلع کرنال	۴ر	۶۸۵	جہانگیر خانصاحب نزد بابو بلی رام صاحب	
۶۶۸	حافظ حبیب احمد صاحب پانی پت	عدد		نقشہ نویس ہمالیہ دفتر سروے شملہ	عدد

نمبر شمار	نام نامی	تعداد خریداری	نمبر شمار	نام نامی	تعداد خریداری
۶۸۶	حافظ محیی الدین صاحب مدرس گورنمنٹ اسکول شملہ	۱۰	۶۹۶	وآنریری مجسٹریٹ فیض آباد مولوی محمد اصغر علی صاحب بی اے	۱۰
۶۸۷	سیمن عثمان علے صاحب بھاؤنگری	۱۰	۶۹۷	ال ال بی وکیل عدالت بریلی شہر کہنہ	۱۰
۶۸۸	نصیر النسا صاحبہ بانس بریلی	۱۰	۶۹۸	سید علے منتظم صاحب رئیس امروہہ ضلع مراد آباد	۱۰
۶۸۹	محمد محفوظ حسین صاحب بلاکن بکان		۶۹۹	مولوی سید امتیاز علی صاحب	
	حافظ محمد حسین صاحب کوچہ فولاد عقب محل کلان دہلی	۱۰	۷۰۰	منصف بنشنر ورئیس امروہہ ضلع مراد آباد	۱۰
			۷۰۱	تجمل حسین خانصاحب شاہجہانپوری	۱۰
			۷۰۲	مولوی سید محمد اشرف صاحب وکیل کانپور	۱۰
			۷۰۳	مولوی محمد عبد اللطیف صاحب منصف مراد آباد۔ برائے خرید کتب دار العلوم	۱۰
			۷۰۴	مولوی محمد مسیح الزمان خانصاحب رئیس شاہجہانپور	۱۰
			۷۰۵	شیخ محمد اصغر علی صاحب تاجر عطر لکھنؤ	۱۰
			۷۰۶	مولوی محمد نسیم صاحب بی اے وکیل "	۱۰
			۷۰۷	حاجی شیخ امداد علی صاحب رئیس مونگیر	۱۰
			۷۰۸	مولوی عبد الرافع خانصاحب ڈپٹی کلکٹر ورئیس شاہجہانپور	۱۰
			۷۰۹	چودھری محمد عظیم صاحب تعلقدار گکرالی رئیس سندیلہ	۱۰

فہرست چندہ دار العلوم اسلامیہ ندوۃ العلما

نمبر شمار	نام نامی	تعداد خریداری
۶۹۱	معین الندوہ میرٹھ بذریعہ ڈپٹی عبد الرحیم صاحب رئیس میرٹھ	۲۵
۶۹۲	عبد الرزاق خانصاحب رئیس شاہجہانپور برائے تعمیر یک کمرہ	۱۰
۶۹۳	محمد نعیم خانصاحب سوداگر " برائے تعمیر یک کمرہ	۱۰
۶۹۴	خان بہادر منشی محمد اطہر علی صاحب وکیل لکھنؤ	۲۵
۶۹۵	حاجی شیخ قادر بخش صاحب رئیس	

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ	نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۷۰۹	مولوی محمد عبدالواجد خانصاحب رئیس شاہجہانپور	۱۰۰	۷۲۰	حاجی عبدالستار صاحب بن حاجی عبدالشکور صاحب کوچین ملک ملیبار	۱۰۰
۷۱۰	علی بھائی اسمعیل صاحب ٹھیکہ دار برائے تعمیر دارالاقامہ	۱۰۰	۷۲۱	منشی محمد احمد صاحب ڈپٹی کلکٹر فیض آباد	۵۰
۷۱۱	منشی عبدالکریم صاحب وکیل امروہہ ضلع مرادآباد	۱۰۰	۷۲۲	شاہ منیرالدین احمد صاحب رئیس اسلام پور	۵
۷۱۲	مولوی مظہراللہ صاحب رئیس امروہہ صدر مددگار عدالت ہمکنڈہ علاقہ حیدرآباد دکن	۱۰۰	۷۲۳	چندہ بروز دعوت احمد حسین صاحب رئیس شاہجہانپور	۱۲۵/۱۳
۷۱۳	صغری بی بی صاحبہ رئیسہ بہار ضلع پٹنہ	۱۰۰	۷۲۴	نواب محمد صادق حسین خانصاحب رئیس گوپامؤ ضلع ہردوئی	۵۰
۷۱۴	چندہ برادری نوربافان معرفت شیخ شہامت علی صاحب و شیخ فیض الدین صاحب شاہجہانپور	۱۲۵/۱۳	۷۲۵	چندہ بروز دعوت برکت بی بی صاحبہ معرفت حاجی اعزاز حسین صاحب رئیس شاہجہانپور	۱۰۰
۷۱۵	چندہ بروز دعوت مولوی عبدالقیوم صاحب لکھنؤ میونسپل کمشنر	۱۰۰	۷۲۶	صاحبان رسالہ نمبر ۱ لکھنؤ	۵
۷۱۶	متفرق چندہ شاہجہانپور	۱۲/۱۱	۷۲۷	کنور گردھاری سنگھ صاحب تعلقدار اسینی ضلع بارہ بنکی	۵
۷۱۷	چندہ بروز دعوت فصابان بریلی	۱۰۰	۷۲۸	شیخ نظیر حسین صاحب تعلقدار گدیہ ضلع بارہ بنکی	۵
۷۱۸	چندہ بروز دعوت امین صاحب بریلی	۹۰			
۷۱۹	مولوی حاجی محمد یونس خانصاحب رئیس دتاولی ضلع علیگڈھ	۱۰۰	۷۲۹	مولوی نورالحسن و مولوی انوارالحسن صاحب بی اے۔ رئیس کاکوری ضلع لکھنؤ	۵

نمبر شمار	نام نامی	تعداد خریدی	نمبر شمار	نام نامی	تعداد خریدی
۴۳۰	مولوی حکیم محمد عبدالعزیز صاحب لکھنؤ	۵		و شیخ ضبغۃ اللہ صاحب بیسان مرد	۱
۴۳۱	مولوی حاجی اعزاز حسین صاحب رئیس شاہجہانپور	۵	۴۴۲	از اہلکاران کورٹ بتحریک شیخ احمد علی صاحب سرپرا ہکار لکھنؤ	۱
۴۳۲	دختر منشی تجمل حسین خان عرف تجمو خانصاحب مینوسپل کمشنر	۵	۴۴۳	شیخ ناصر محمد صاحب مستاجر جاگیرات ساکن بستی پٹھ ضلع کریم نگر معرفت مولوی محمود علی صاحب وکیل ہائی کورٹ علاقہ حیدر آباد دکن	۱
۴۳۳	شیخ احمد صاحب تعلقدار گوریا و سرپرا ہکار کورٹ آف وارڈس لکھنؤ	۵			
۴۳۴	کفایت اللہ خانصاحب ٹیس 〃	۵	۴۴۴	چندہ بروز عید الضحی معرفت مولوی غلام محمد صاحب و بابو عبدالقادر صاحب	۲ ۱/۲
۴۳۵	مولوی حکیم محمد عبدالولی صاحب لکھنؤ	۵	۴۴۵	اسٹور کیپر و سکرٹری معین الندوہ	۱
۴۳۶	حجن بی بی نجبین صاحبہ تعلقدار پلیا ضلع کھیری	۵	۴۴۶	چندہ متفرق بریلی	۱۳ ۱/۲
۴۳۷	کرایہ بنگلہ موقوفہ محمد شریف صاحب وکیل غازیپور	۱۰ ۱/۲	۴۴۷	چندہ دعوت شیخ عبدالستار صاحب	۱۰ ۱/۲
۴۳۸	بذریعہ منی آرڈر منشی امین اللہ صاحب محمد اختر یار خانصاحب رئیس پیلی بھیت	۱۰ ۱/۲	۴۴۸	مولوی ظہور علی احمد صاحب وکیل دربار دل ریاست بھوپال	۱
۴۳۹	منشی بدرالدین عبداللہ صاحب قوربیبی	۱	۴۴۹	چندہ دعوت بٹھیاران سرائے خانم بریلی	۱
۴۴۰	منشی سعادت خانصاحب منیجر کارخانہ مری صاحب لکھنؤ	۱	۴۵۰	منشی ساقی داد خانصاحب پنشنر قائم گنج فرخ آباد	۵
۴۴۱	حافظ محمد قدرت اللہ صاحب		۴۵۱	کپتان سی ڈیوس صاحب افسر رسالہ چھاؤنی لکھنؤ	۵
			۴۵۲	نور محمد صاحب بن طالب صاحب جام نگر	۵

نمبر شمار	نام نامی	تعداد خریدہ	نمبر شمار	نام نامی	تعداد خریدہ
۷۵۳	حاجی ولی محمد صاحب بن حاجی حسین صاحب جام نگر	۱۰	۷۷۰	سید غلام محی الدین صاحب شاہجہانپوری	۱۰
۷۵۴	مولوی سید محمد علی صاحب ناظم ندوۃ العلما	۱۰	۷۷۱	فقیر محمد خانصاحب - لکھنؤ	۱۰
۷۵۵	نواب وقار الملک بہادر رئیس امروہہ	۱۰	۷۷۲	دار التقریح ندوۃ العلما بذریعہ	
۷۵۶	منشی سید حسین صاحب سب اسسٹنٹ		۷۷۳	حمید الزمانخانصاحب شاہجہانپوری	۱۰
	ڈائرکٹر محکمہ زراعت و تجارت لکھنؤ	۱۰		چندہ بروز عید الفطر معرفت مولوی غلام محمد و بابو عبد القادر صاحب	
۷۵۷	ڈاکٹر عبد الواحد صاحب لکھنوی	۱۰		اسٹور راکیپر شملہ	۱۰ ۳
۷۵۸	منشی فرید الدین احمد خانصاحب ڈپٹی کلکٹر گونڈہ	۱۰	۷۷۴	قیمت بالی خرد طلائی وزنی کیتولہ بذریعہ مولوی خلیل الرحمن صاحب لکھنؤ	۱۰
۷۵۹	کریم بخش صاحب پشاوری	۱۰	۷۷۵	قیمت زیور بذریعہ وعظ در مستورات شاہجہان پور	۱۰ ۱۲
۷۶۰	حکیم محمد بشیر الدین خانصاحب شاہجہانپوری	۱۰	۷۷۶	شیخ لقمان صاحب شاہجہانپوری	۱۰
۷۶۱	خان بہادر برکت علیخانصاحب رئیس	۱۰		حاجی ماجد حسین صاحب تعلقدار	
۷۶۲	اہلخانہ تجمل حسین خان عرف تجو خانصاحب	۱۰	۷۷۷	گوریا و رئیس امیٹھی بندگی میان ضلع لکھنؤ	۱۰
۷۶۳	ملک امیر حسن خانصاحب "	۱۰		مسماۃ حسنا بیگم صاحبہ والدہ محمد	
۷۶۴	منشی اعزاز حسین خانصاحب رئیس "	۱۰	۷۷۸	عرفانخانصاحب سالدار شاہجہانپور	۱۰
۷۶۵	سید محمد ولی میانصاحب رئیس "	۱۰	۷۷۹	منشی برکات احمد صاحب - بریلوی	۱۰
۷۶۶	حاجی جالو موسیٰ صاحب سوداگر	۱۰	۷۸۰	مولوی حکیم عبد القادر خانصاحب	
۷۶۷	منشی فخر الدین صاحب شاہجہانپوری	۱۰	۷۸۱	رئیس شاہجہانپور	۱۰
۷۶۸	سید ابن حسن میانصاحب رئیس "	۱۰			
۷۶۹	حامد حسین خانصاحب "	۱۰	۷۸۲	عنایت حسین خان و اشفاق حسین خان صاحبان	۱۰

نمبر شمار	نام نامی	تعداد خریداری	نمبر شمار	نام نامی	تعداد خریداری
۷۸۳	امجد اللہ خانصاحب شاہجہانپوری	۱	۷۹۵	فضل حسین خانصاحب نائب تحصیلدار شاہجہانپور	۱
۷۸۴	حاجی عبدالرحیم صاحب بن حاجی اسمعیل مرحوم کلکتہ	۱	۷۹۶	مولوی احمد زمانخانصاحب خلف مولوی مسیح الزمانصاحب رئیس شاہجہانپور	۱
۷۸۵	پیر جی علی جان صاحب رئیس امروہہ ضلع مرادآباد	۱	۷۹۷	مولوی حمید الزمانصاحب خلف مولوی مسیح الزمانخانصاحب	۱
۷۸۶	محمد امین صاحب ولد علی بخش صاحب حیفت فروش بریلی	۱	۷۹۸	مولوی صبغۃ اللہ صاحب رئیس امروہہ	۱
۷۸۷	شیخ عبداللہ صاحب رئیس چندوسی ضلع مرادآباد	۱	۷۹۹	حکیم سید حمزہ علی صاحب رئیس امروہہ	۱
۷۸۸	قیمت اسپ عطیہ نواب احمد حسن خانصاحب رئیس مرادآباد بذریعہ حافظ غفور الدین صاحب بریلوی	۱	۸۰۰	امین عدالت منصفی چندوسی ضلع مرادآباد	۱
۷۸۹	مولوی غلام محمد صاحب رئیس عربی اسکول میونسپل بورڈ شملہ	۱/۵	۸۰۱	منشی بنیاد علی صاحب انسپکٹر امروہہ	۱
۷۹۰	منشی مشرف علی صاحب وکیل گونڈہ اودھ	۱/۵	۸۰۲	منشی سجاد حسین صاحب رئیس ملہور ضلع لکھنؤ	۱
۷۹۱	بابت کتب علمائے سلف	۳/۵	۸۰۳	منشی فقیر محمد صاحب کلارک ڈکشاپ ایگزمنر	۱
۷۹۲	حافظ قطب الدین صاحب مالک مطبع نامی لکھنؤ	۱	۸۰۴	منشی مظہر علی خانصاحب ہیڈ ماسٹر مڈل اسکول کھرکپور۔	۱
۷۹۳	شیخ محمد عبدالرحمن صاحب تاجر چکن لکھنؤ	۱	۸۰۵	قاضی اشفاق احمد صاحب رئیس بریلی شہر کہنہ	۱
۷۹۴	غلام صمدانی صاحب پشاوری	۱	۸۰۶	سید شاہ محمد عبدالقادر صاحب سجادہ نشین خانقاہ اسلام پور	۱
				محمد امین خانصاحب شاہجہانپوری	۱

نمبر شمار	نام نامی	تعداد فرمائش	نمبر شمار	نام نامی	تعداد فرمائش
۸۰۷	از مستقو رات حاجی اعزاز حسین خانصاحب			ضلع مراد آباد	۵
	بذریعہ حاجی صاحب موصوف شاہجہانپور	۵ ۱۲	۸۲۰	احمد حسن خانصاحب ممبر میونسپل	
۸۰۸	مولوی حکیم سید محمد اشفاق حسین صاحب			شاہجہانپور	۵
	صدر انجمن اسلامیہ بریلی	۲	۸۲۱	مولوی خدا یار خانصاحب رئیس	
۸۰۹	شاہ نجم الدین صاحب رئیس اسیٹھی			بریلی شہر کہنہ	۵
	بندگی میان ضلع لکھنؤ	۵	۸۲۲	محمد منے خان ملازم نصلو بیگم صاحبہ لکھنؤ	۵
۸۱۰	حاجی بچن خانصاحب لکھنوی	۵	۸۲۳	حاجی خان محمد پیلی بھیتی	۵
۸۱۱	طاہر محمد صاحب بن جمال صاحب جانم نگری	۵	۸۲۴	حاجی محمد عبدالرحمن صاحب شاہجہانپوری	۵
۸۱۲	حاجی شیخ نظام علی صاحب مندیاون		۸۲۵	حافظ عبدالغفور صاحب سوداگر	
	تحصیل ضلع لکھنؤ	۵		علیگڈھ	۵
۸۱۳	منشی محمد علی متقی صاحب سب انسپکٹر		۸۲	مولوی عطا محمد صاحب رئیس	
	پولیس لکھنؤ	۵		بدایون وکیل عدالت ہلہر ضلع	
۸۱۴	مولوی محمد ادریس صاحب نگرام			شاہجہانپور	۵
	ضلع لکھنؤ	۵	۸۲۶	مولوی عبدالحی صاحب رئیس بدایون	
۸۱۵	مولوی حکیم محمد عبداللہ صاحب پشاوری	۵		گورنمنٹ پلیڈر رچندوسی ضلع مراد آباد	۵
۸۱۶	منشی مظہر علی صاحب فیض آبادی	۵	۸۲۷	قاسم میانصاحب شاہجہانپوری	۵
۸۱۷	محمد احسان اللہ صاحب رئیس بریلی		۸۲۸	کلن صاحب 〃	۵
	شہر کہنہ	۵	۸۲۹	محمود علی میانصاحب ڈپٹی انسپکٹر مدارس	۵
۸۱۸	زوجہ سرفراز حسین صاحب شاہجہانپور	۵	۸۳۰	یوسف علی خانصاحب رئیس رسالپور	
۸۱۹	حاجی ارشد علی صاحب رئیس امروہہ			رامپور ریاست لکھنڈ	۵

نمبر شمار	نام نامی	تعداد خریدی	نمبر شمار	نام نامی	تعداد خریدی
۸۳۲	حاجی عبدالرحمن صاحب شاہجہانپوری	۱	۸۴۷	طفیل احمد صاحب خلف حاجی	
۸۳۳	سید معصوم علی و سید غلام علی صاحبان رئیس بریلی	۱	۸۴۸	اشفاق احمد صاحب بی شہر کہنہ	۱
۸۳۴	والدہ حاجی محمد سعید خانصاحب رئیس شاہجہانپور	۱	۸۴۹	ابوالحسن خانصاحب بریلوی	۱
۸۳۵	صغری بی بی زوجہ محمد علی خانصاحب	۱	۸۵۰	شیخ شہاب الدین صاحب وکیل راے بریلی اودھ	۱
۸۳۶	شرافت اللہ خانصاحب 〃	۱		شمس العلما مولوی محمد امین صاحب ڈپٹی کلکٹر رامپور	۱
۸۳۷	عنایت اللہ خانصاحب بریلوی	۱	۸۵۱	منشی احمد علی صاحب ریس رامپور	۱
۸۳۸	صاحبزادہ عبداللطیف خانصاحب شاہجہانپوری	۱	۸۵۲	نواب حسن علی خانصاحب ریس مراد آباد	۱
۸۳۹	ملک یوسف علیخانصاحب 〃	۱	۸۵۳	مولوی محمد ایثار علی شاہ صاحب سجادہ نشین خانقاہ نداقیہ بدایون	۱
۸۴۰	مولوی ریحان رضا صاحب رئیس بدایون	۱	۸۵۴	شاہ محمد فصاحت عالم صاحب رئیس غازی پور	۱
۸۴۱	شیخ مولا بخش صاحب رئیس کانپور	۱	۸۵۵	ملازمین اکسپریس لکھنؤ	۹
۸۴۲	منگل خانصاحب رئیس ضلع شاہجہانپور	۱	۸۵۶	متفرق چندہ معرفت مولوی منعم الدین صاحب ہیڈ گورنمنٹ پریس شملہ	۱۴
۸۴۳	عبدالمجید صاحب ولد عبداللہ صاحب شاہجہانپوری	۱	۸۵۷	قیمت زیور فراہم شدہ بذریعہ وفد تبلی	۱۰۴
۸۴۴	حاجی وحیداللہ خانصاحب 〃	۱	۸۵۸	قیمت گھڑی عطیہ منشی امداد حسین صاحب انگریز شملہ	
۸۴۵	عبدالقادر خانصاحب 〃	۱		(بذریعہ مولوی خلیل الرحمن صاحب)	۲
۸۴۶	حاجی رحم اللہ صاحب امروہہ ضلع مراد آباد	۱			

نمبر شمار	نام نامی	تعداد خریداری	نمبر شمار	نام نامی	تعداد خریداری
۸۵۹	منشی سرفراز علی صاحب رئیس فیض آباد	۷	۸۷۲	شیخ محمد علی صاحب انجمن تعلقدار لکھنؤ	۱
۸۶۰	متفرق چندہ از بازار گورنمنٹ پریس شملہ بذریعہ مولوی غلام محمد و بابو عبدالقادر صاحب	۱۱	۸۷۳	منشی سرفراز خانصاحب لکھنؤ	۱
۸۶۱	قاری محمد حسین صاحب حیدرآباد دکن	۱	۸۷۴	مولوی مشتاق احمد صاحب رئیس سہارنپور	۱
۸۶۲	حیدر بخش ملازم خان بہادر منشی اطہر علی صاحب وکیل لکھنؤ	۱	۸۷۵	مولوی مفتی محمد رحیم بخش صاحب مدرس گورنمنٹ اسکول الہ آباد	۱
۸۶۳	مولوی عبدالرحمن صاحب شائق بمبئی	۱	۸۷۶	مرزا احمد فصیح صاحب وکیل لکھنؤ	۱
۸۶۴	چاند خانصاحب سوداگر دفرد لکھنؤ	۱	۸۷۷	سید بشیر الدین صاحب اہل مد کلکٹری میرٹھ	۱
۸۶۵	حسین بخش صاحب سوداگر گھڑی	۱	۸۷۸	شیخ محمد حسین صاحب رئیس نوادہ آنریری مجسٹریٹ بریلی	۱
۸۶۶	مولوی سید برکت حسن صاحب تحصیلدار ریاست بھوپال	۱	۸۷۹	منشی نہال الدین صاحب ٹھیکیدار مٹی بریلی	۱
۸۶۷	حافظ نذیر احمد صاحب نواب گنج بارہ بنکی	۱	۸۸۰	کاظم علی صاحب شاہجہانپوری	۱
۸۶۸	مولوی عبدالعلی صاحب آسی مراسی مالک مطبع اصح المطابع لکھنؤ	۱	۸۸۱	حافظ نور محمد صاحب سوداگر دم سڑہ ضلع بلیان	۱
۸۶۹	ولی محمد صاحب بن جمال صاحب جام نگری	۱	۸۸۲	محمد طاہر صاحب سوداگر پارچہ بھاگلپور	۱
۸۷۰	مولوی حاجی محمد احسن صاحب نگرانی نقشہ نویس دفتر پولیس لکھنؤ	۱	۸۸۳	زوجہ عبداللطیف خانصاحب شاہجہانپوری	۱
۸۷۱	منشی محمد حسین صاحب اداره پولیس	۱			

نمبر شمار	نام نامی	نمبر شمار	نام نامی
۸۸۴	زوجۂ عبدالرحمٰن خانصاحب شاہجہانپوری	۸۹۸	شیخ نظام الدین صاحب شاہجہانپوری
۸۸۵	زوجۂ عثمان خانصاحب "	۸۹۹	شیخ سراج الدین صاحب "
۸۸۶	زوجۂ غلام حسین خانصاحب "	۹۰۰	شاہ محمد حسین صاحب چشتی صابری مرادآبادی
۸۸۷	مولوی احمد حسن خانصاحب رئیس اکنورہ ضلع شاہجہانپور	۹۰۱	عبدالرشید خانصاحب برادرزادۂ محمد سعید خانصاحب رئیس شاہجہانپور
۸۸۸	شیخ اعجاز حسین صاحب شاہجہانپوری		
۸۸۹	سید عمر علی صاحب سب رجسٹرار بلاری و رئیس امروہہ ضلع مرادآباد	۹۰۲	محمد شفیق خانصاحب خلف حاجی محمد سعید خانصاحب شاہجہانپور
۸۹۰	ریاض اللہ خانصاحب شاہجہانپوری	۹۰۳	ابوالحسن خانصاحب رئیس شاہجہانپور
۸۹۱	شاہ محمد صاحب "	۹۰۴	محمد یوسف خانصاحب "
۸۹۲	حافظ عبداللہ صاحب لکڑخانہ مُہر و قفل علیگڈھ	۹۰۵	کرم علی خانصاحب "
۸۹۳	محمد خانصاحب وکیل بریلی	۹۰۶	حسین علی خانصاحب "
۸۹۴	حافظ عبدالرحیم صاحب تمباکو فروش شاہجہانپور	۹۰۷	شیخ سدن صاحب سبزہ فروش "
۸۹۵	منشی محمد ہادی حسین صاحب وکیل و رئیس شہر کہنہ بریلی	۹۰۸	فیض محمد خانصاحب گماشتہ کمپنی لکھنؤ
۸۹۶	حاجی عبدالعزیز صاحب داگر بریلی	۹۰۹	سید ضمیر الحسن صاحب برادر ابن حسن صاحب شاہجہانپوری
۸۹۷	حاجی احمد حسین صاحب چوڑی والے شہر کہنہ بریلی	۹۱۰	شیخ ننھو صاحب سبزہ فروش "
		۹۱۱	ضمیر اللہ خانصاحب "
		۹۱۲	زوجۂ حاجی عبدالرحمٰن خانصاحب "
		۹۱۳	شیخ حسن علی صاحب ٹھیکہ دار "

نمبر شمار	نام نامی	تعداد وظیفہ	نمبر شمار	نام نامی	تعداد وظیفہ
۹۱۳	عنایتی بیگم صاحبہ معرفت عشرت علی صاحب مختار عام شاہجہانپور	صہ	۹۳۱	محمد رضا خانصاحب مُنسِر امپور	صہ
			۹۳۲	محمد واصل صاحب ٹھیکہ دار	
۹۱۴	شیخ فرزند علی صاحب 〃	صہ		چندوسی ضلع مراد آباد	صہ
۹۱۵	عظیم اللہ خانصاحب 〃	صہ	۹۳۳	منشی وارث علی صاحب ہیڈ محرر	
۹۱۶	سید فدا علی صاحب 〃			تھانہ بذریعہ وفد چندوسی ضلع مرادآباد	صہ
۹۱۷	عبدالقدیر خانصاحب 〃	صہ	۹۳۴	منشی حمید اللہ خانصاحب کارخانہ دار	
۹۱۸	حبیب الرحمن خانصاحب خلف			چرم بذریعہ وفد چندوسی ضلع مرادآباد	صہ
	مولوی فضل الرحمن صاحب	صہ	۹۳۵	عبداللہ خانصاحب جینٹھ تھانہ	
۹۱۹	سید محمد اظہر صاحب شاہجہانپوری	صہ		چندوسی ضلع مراد آباد	صہ
۹۲۰	مولا بخش صاحب سبزہ فروش 〃	صہ	۹۳۶	شیخ ضیاء الدین صاحب مُنسِر سگرامپور	صہ
۹۲۱	سید واجد علی صاحب 〃	صہ	۹۳۷	حاجی الٰہی بخش صاحب مُنسِر آنریری	
۹۲۲	زوجہ محمد صبور خانصاحب 〃	صہ		مجسٹریٹ بذریعہ وفد چندوسی ضلع مرادآباد	صہ
۹۲۳	وزیر مختار صاحب 〃	صہ	۹۳۸	ساہو بدری پرشاد صاحب رئیس	
۹۲۴	محمد مبین خانصاحب 〃	صہ		وولس چیرمین میونسپل کمیٹی	صہ
۹۲۵	عشرت علی صاحب امروہہ ضلع مرادآباد	صہ	۹۳۹	منشی محمد رمضان صاحب کمپوزیٹر	
۹۲۶	سید سبط حسین صاحب 〃	صہ		گورنمنٹ پریس شملہ	صہ
۹۲۷	زوجہ عید و قصاب بذریعہ وفد بریلی	صہ	۹۴۰	مستری وزیر خانصاحب دکاندار	
۹۲۸	احمد حسین خانصاحب بذریعہ وفد 〃	صہ		روٹی گدام شملہ	صہ
۹۲۹	امراؤ علیخانصاحب اور اصغر علیخانصاحب	صہ	۹۴۱	شیخ رحمت اللہ صاحب	
۹۳۰	ممانی صاحبہ محمد اظہر صاحب رئیس شاہجہانپور	صہ		بیضہ فروش شملہ	صہ

نمبر شمار	نام نامی	تعداد خطوط	نمبر شمار	نام نامی	تعداد خطوط
۹۴۲	رانی جانی بیگم صاحبہ تعلقدار آنٹ تحصیل مصرکہ ضلع سیتا پور	۱ صہ	۹۵۶	مقتدا یار خانصاحب خلف مولوی خدا یار خانصاحب بریلی	۱ لعہ
۹۴۳	مسٹر فرچندہ چندوسی	۱ لعہ	۹۵۷	محمد قطب عالم صاحب وکیل "	۱ لعہ
۹۴۴	مولوی مشتاق علی صاحب رئیس امروہہ ضلع مراد آباد	۵ لعہ	۹۵۸	سید عبادت شاہ صاحب شاہجہانپوری	۱ لعہ
۹۴۵	منشی محمد قائم صاحب رجسٹرار و رئیس پٹنہ	۱ لعہ	۹۵۹	حاجی رحیم الدین صاحب سوداگر لکھنؤ	۱ لعہ
۹۴۶	حافظ نعمت اللہ خانصاحب شاہجہانپوری	۱ لعہ	۹۶۰	شیخ امانت حسین صاحب ناظر منصفی چندوسی ضلع مراد آباد	۱ لعہ
۹۴۷	زوجۂ اشفاق حسین صاحب "	۱ لعہ	۹۶۱	مولوی منعم الدین صاحب رٹیڈر گورنمنٹ پریس شملہ	۱ کے ہے
۹۴۸	زوجۂ خادم حسین صاحب "	۱ لعہ	۹۶۲	مولا بخش صاحب لکھنوی	۱ ہے
۹۴۹	دختران احمد حسین عرف جمعہ خانصاحب "	۱ لعہ	۹۶۳	حامد حسین خانصاحب مدرس مدرسہ تحصیل جلال آباد ضلع شاہجہانپور	۱ ہے
۹۵۰	ہمشیرہ زادہ عبدالرافع خانصاحب "	۱ لعہ			
۹۵۱	شیخ احمد حسن صاحب ٹھیکہ دار بریلی	۱ لعہ	۹۶۴	کفایت اللہ خانصاحب بریلوی	۱ ہے
۹۵۲	حافظ تجمل حسین صاحب سوداگر "	۱ لعہ	۹۶۵	قاضی محمد مہدی صاحب گوپامئو ضلع ہردوئی	۱ ہے
۹۵۳	مسٹر سلیمان صاحب بیرسٹرایٹ لا بانکی پور پٹنہ	۱ لعہ	۹۶۶	حافظ یوسف علی خانصاحب رئیس تلہر ضلع شاہجہانپور	۱ ہے
۹۵۴	مرزا سعد الدین صاحب موضع قائم گنج ضلع شاہجہانپور	۱ لعہ	۹۶۷	جمن عرابجی جلسہ ندوہ شاہجہانپور	۱ ہے
۹۵۵	شمس عالم خلف قطب عالم صاحب رئیس بریلی	۱ لعہ	۹۶۸	سلطان حسن خانصاحب "	۱ ہے
			۹۶۹	نامعلوم الاسم معرفت مولوی کفایت اللہ صاحب	۱ ہے

نمبر شمار	نام نامی	تعداد خریدہ	نمبر شمار	نام نامی	تعداد خریدہ
۹۷۰	ولایت خانصاحب بریلی شہر کہنہ	۱۰۰		میان گنج ضلع اُنام	۱
۹۷۱	والدہ منشی شفاعت حسین صاحب ہیڈ کلرک شفاخانہ بریلی	۱۰۰	۹۸۳	مولوی محمد احسان خان صاحب مدرس ہائی اسکول پیلی بھیت	۱
۹۷۲	مولنا صاحب ٹھیکہ دار تعمیرات ثملہ قیمت دو بانک فقرئی معرفت	۱۰۰	۹۸۴	بی بی حجن صاحبہ زوجہ احمد یار خانصاحب مرحوم رئیس پیلی بھیت	۱
۹۷۳	مولوی خلیل الرحمن صاحب سہارنپوری	۹۰	۹۸۵	مقصود علیخانصاحب تھانہ دار گونڈہ	۱
۹۷۴	محمد بھائی علی بھائی صاحب بمبوء برہمپور	۱۰۰	۹۸۶	حسنو خانصاحب شاہجہانپوری	۱
۹۷۵	حافظ اسداللہ خانصاحب	۱۰۰	۹۸۷	غلام جیلانی صاحب 〃	۱
۹۷۶	عبدالغفور خانصاحب سالدار لکھنؤ	۱۰۰	۹۸۸	بشارت علی صاحب 〃	۱
۹۷۷	ابو بکر جعفر خانصاحب الپی ملک ملیبار	۱	۹۸۹	ہمشیرہ محمد امین صاحب 〃	۱
۹۷۸	عبدالحمید خانصاحب کرسی ضلع بارہ بنکی	۱	۹۹۰	بیوی صاحبہ 〃	۱
۹۷۹	منشی عبدالعلی صاحب کاکوروی ضلع لکھنؤ	۱	۹۹۱	زوجہ نقشبند صاحب 〃	۱
۹۸۰	مولوی محمد عبدالرحمن صاحب بن جعفر مولا خیلہ بھاؤنگری	۱	۹۹۲	فجو نائن 〃	۱
۹۸۱	حاجی رحمت اللہ صاحب بن حاجی قاسم میمن احمد آبادی	۱	۹۹۳	سید امین الدین صاحب قصبہ باون ضلع ہردوئی	۱
۹۸۲	محمد وصی الزمان خانصاحب تعلقدار		۹۹۴	سید ابن علی صاحب منیجر اخبار نیر اعظم مراد آباد	۱
			۹۹۵	جمال الدین حجام شاہجہانپوری	۱
			۹۹۶	حمید حسین خانصاحب 〃	۱
			۹۹۷	رحیم بخش صاحب بریلوی	۱

نمبر شمار	نام نامی	تعداد خریدہ	نمبر شمار	نام نامی	تعداد خریدہ
۹۹۹	رحیم بخش و فیض اللہ صاحبان بریلوی	۱		تلہر ضلع شاہجہانپور	۱
۱۰۰۰	سبحانی سبزی فروش شاہجہانپوری	۱	۱۰۱۴	نیاز علیخان آکا والا شاہجہانپور	۱
۱۰۰۱	سید ظفر علی صاحب "	۱	۱۰۱۵	نامعلوم الاسم معرفت حکیم عبدالقادر صاحب	۱
۱۰۰۲	حافظ عبدالکریم صاحب محرر چنگی بریلی	۱	۱۰۱۶	نامعلوم الاسم	۱
۱۰۰۳	عنایت حسین خانصاحب فوٹوگرافر "	۱	۱۰۱۷	حافظ نور محمد صاحب بلیاوی	۱
۱۰۰۴	غلام حسین خانصاحب ملازم چنگی شاہجہانپور	۱	۱۰۱۸	مولوی نور محمد صاحب و ظہور محمد صاحب سوداگران ضلع امروہہ مرادآباد	۱
۱۰۰۵	فضل علیخانصاحب "	۱	۱۰۱۹	نبوت حسین صاحب	۱
۱۰۰۶	شیخ فرحت علی صاحب "	۱	۱۰۲۰	مولوی ولی اللہ صاحب رئیس اکنورہ ضلع شاہجہانپور	۱
۱۰۰۷	فضل الٰہی صاحب رئیس مرو ہہ ضلع مرادآباد	۱	۱۰۲۱	منشی عبداللہ صاحب سب اوورسیر بریلی شہر کنسر	۱
۱۰۰۸	سید فدا علی صاحب مدرس شاہجہانپور	۱	۱۰۲۲	محمد حسین صاحب شاہجہانپوری	۱
۱۰۰۹	محمد حسین خانصاحب رئیس بریلی	۱	۱۰۲۳	حبیب اللہ خانصاحب "	۱
۱۰۱۰	سید مشرف علی صاحب	۱	۱۰۲۴	پیر جی محمد احمد خانصاحب امپوری	۱
۱۰۱۱	محمد حبیب خانصاحب رئیس شاہجہانپور	۱	۱۰۲۵	منشی علی الدین احمد صاحب ساکن سمبھل نینی تال ملازم صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر	۱
۱۰۱۲	محمد صدیق خانصاحب نبیرۂ محمد نعیم خانصاحب شاہجہانپوری	۱	۱۰۲۶	منشی عبدالقیوم صاحب بدایونی طالبعلم محمدن کالج علیگڈھ	۱
۱۰۱۳	حاجی محمد حسن خانصاحب، رئیس				

نمبر شمار	نام نامی	تعداد	نمبر شمار	نام نامی	تعداد
۱۰۲۷	منشی نعمت اللہ خانصاحب ملازم حاجی محمد سعید خانصاحب سوداگر شاہجہانپور	۱	۱۰۴۱	حاجی حسین خانصاحب مدرس منجانب مظفر علیخان مرحوم پدر خود شاہجہانپوری	۱
۱۰۲۸	مولا بخش صاحب	۱	۱۰۴۲	ہمشیرہ سید واجد علی صاحب	۱
۱۰۲۹	نتھو عرابجی جلسہ ندوہ	۱	۱۰۴۳	کریم بخش صاحب بریلوی	۱
۱۰۳۰	کریمو سبزہ فروش	۱	۱۰۴۴	امام بخش سبزہ فروش شاہجہانپوری	۱
۱۰۳۱	حاجی نتھو سبزہ فروش	۱	۱۰۴۵	عبدالرحیم صاحب تمباکو فروش	۱
۱۰۳۲	شیخ واحد علی صاحب کارندہ حافظ شوکت علی صاحب	۱		منجانب مادر خود	۱
۱۰۳۳	نظام الدین صاحب	۱	۱۰۴۶	شیخ قاسم علی صاحب جفت فروش	۱
۱۰۳۴	حافظ غلام حسین صاحب	۱	۱۰۴۷	عبدالکریم صاحب سبزی فروش	۱
۱۰۳۵	امداد سبزہ فروش	۱	۱۰۴۸	سید سخاوت حسین خانصاحب کارندہ عبدالواجد خانصاحب	۱
۱۰۳۶	بو علی بخش صاحب بریلوی	۱	۱۰۴۹	عبداللطیف صاحب شاہجہانپوری	۱
۱۰۳۷	سید سجاد حسین صاحب خلف سلیم شاہ صاحب شاہجہانپوری	۱	۱۰۵۰	شیخ مشرف علی صاحب	۱
۱۰۳۸	مرزا مختار احمد صاحب گوپامؤ ضلع ہردوئی	۱	۱۰۵۱	شفیع اللہ خانصاحب	۱
۱۰۳۹	عبداللہ صاحب شاہجہانپوری	۱	۱۰۵۲	سلّو کنجڑا	۱
۱۰۴۰	برکت خانصاحب ملازم تجمل حسین خانصاحب شاہجہانپوری	۱	۱۰۵۳	شیخ فضل امام صاحب	۱
			۱۰۵۴	زوجۂ عنایت خانصاحب شاہجہانپوری	۱
			۱۰۵۵	شیخ عبدالعزیز صاحب	۱
			۱۰۵۶	علی احمد خانصاحب	۱

نمبر شمار	نام نامی	تعداد	نمبر شمار	نام نامی	تعداد
۱۰۵۷	صوفی نور محمد صاحب امروہہ ضلع مراد آباد	۱	۱۰۷۳	شیخ حسین بخش صاحب	۱
۱۰۵۸	محمد یٰسین خانصاحب	۱	۱۰۷۴	مولوی الطاف حسین صاحب وکیل بلاری ضلع مراد آباد	۱
۱۰۵۹	امین اللہ خانصاحب	۱	۱۰۷۵	حکیم محمد عبدالرب صاحب فتحپوری چندوسی ضلع مراد آباد	۱
۱۰۶۰	عبداللہ صاحب پٹواری	۱	۱۰۷۶	حافظ محمد یوسف صاحب محرر حافظ فضل اکرم صاحب وکیل منصفی بسولی ضلع بدایون	۱
۱۰۶۱	شیخ برارت حسین صاحب	۱	۱۰۷۷	شیخ رحمت اللہ صاحب ٹھیکہ دار چندوسی ضلع مراد آباد	۱
۱۰۶۲	حافظ رحمت اللہ صاحب	۱	۱۰۷۸	مولوی نادر خانصاحب ہیڈ مدرس تحصیلی اسکول	۱
۱۰۶۳	شیخ مولا بخش صاحب	۱	۱۰۷۹	حافظ فضل احمد صاحب رئیس رامپور	۱
۱۰۶۴	دُریا رنگر ریزہ ملاکا تیار ڈاکخانہ ماڈو محمد خان۔ علاقۂ سندھ	۱	۱۰۸۰	بابو وزیرالدین صاحب انچارج چندوسی ضلع مراد آباد	۱
۱۰۶۵	محمد عمران خانصاحب برہلوی	۱	۱۰۸۱	قاضی مظہر حسین صاحب رئیس بریلی مختار عدالت چندوسی ضلع مراد آباد	۱
۱۰۶۶	حاجی شیخ اللہ خانصاحب	۱	۱۰۸۲	بابو جوالا ناتھ صاحب سکرٹری میونسپل	۱
۱۰۶۷	رشید احمد صاحب	۱	۱۰۸۳	محمد بخش ملازم مولوی حبیب الرحمن خانصاحب رئیس بھکپور ضلع علیگڈھ	۱
۱۰۶۸	زوجہ مولوی ہدایت اللہ خانصاحب	۱			
۱۰۶۹	نجیب اللہ خانصاحب نبیرۂ خلیفہ میاں محمد شبیر صاحب پیلی بھیت جنیٹھ	۱			
۱۰۷۰	محمد نبی صاحب محرر منصفی چندوسی ضلع مراد آباد	۱			
۱۰۷۱	منشی تحسین صاحب	۱			
۱۰۷۲	شیخ چھدن صاحب	۱			

نمبر شمار	نام نامی	تعداد خریدہ	نمبر شمار	نام نامی	تعداد خریدہ
۱۰۸۴	منشی سخاوت حسین صاحب مچھلی شہری		۱۰۹۷	منشی محمد حفیظ صاحب اسسٹنٹ	
	محرر جنگی چندوسی ضلع مرادآباد	۱ر		فورمین شملہ	۳ر
۱۰۸۵	بابو عبدالاحد صاحب سپروائزر سب		۱۰۹۸	منشی فرزند علی صاحب ملازم ریاست	
	ڈویژنل افسر سڑک کالکا شملہ	۱ر		آنٹ تحصیل مصرکہ ضلع سیتاپور	۴ر
۱۰۸۶	متفرق چندہ معرفت منشی احمد حسین خانصاحب		۱۰۹۹	بابو حاجی محمد صاحب سب پوسٹ ماسٹر	
	گورنمنٹ پریس شملہ	۱۱ر۱۲		سوبرا	۱ر
۱۰۸۷	سعداللہ بھٹیارہ شاہجہانپوری	۴ر	۱۱۰۱	بابو عابد علی صاحب نجولی شملہ	۱ر
۱۰۸۸	مدار بخش بھٹیارہ "	۴ر	۱۱۰۲	یوسف ابراہیم صاحب ریاست	
۱۰۸۹	مولوی محمد سلیمان صاحب مدرس مدرسہ			باٹوہ۔ کاٹھیاوار	۱ر
	اسلامیہ "	۴ر	۱۱۰۳	مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب	
۱۰۹۰	محمد یوسف صاحب گلگٹ علاقہ کشمیر	۴ر		پھلواری ضلع پٹنہ	۱ر
۱۰۹۱	چندہ پنجابی نوربافان "	۴ر	۱۱۰۴	وزیر علی صاحب تاجر چرم لکھنوی	۱ر
۱۰۹۲	ڈپٹی کرامت حسین صاحب ڈپٹی کلکٹر		۱۱۰۵	حافظ علی محمد صاحب تاجر عطر "	۱ر
	ضلع بارہ بنکی	۶ر	۱۱۰۶	عبداللطیف صاحب ملازم منشی	
۱۰۹۳	عبدالشکور صاحب من میان ٹولہ	۴ر		احتشام علی صاحب لکھنوی	۱ر
۱۰۹۴	میر مصطفےٰ علی صاحب نائب ریاست		۱۱۰۷	مولوی عبدالجبار صاحب عمرپوری	۱ر
	آنٹ تحصیل مصرکہ ضلع سیتاپور	۴ر	۱۱۰۸	مولوی عبدالحکیم صاحب لکھنوی	۱ر
۱۰۹۵	عبدالمجید صاحب بذریعہ وفد چندہ دہی	۴ر	۱۱۰۹	منشی باقر علی صاحب "	۱ر
	منشی حضور احمد صاحب ملازم ریاست		۱۱۱۰	مولوی منظور النبی صاحب خلف	
۱۰۹۶	آنٹ تحصیل مصرکہ ضلع سیتاپور	۴ر		مولوی خلیل الرحمن صاحب بہارنپوری	۱ر

نمبر شمار	نام نامی	تعداد حصص	نمبر شمار	نام نامی	تعداد حصص
۱۱۱۱	نامعلوم الاسم	عہ/	۱۱۲۹	شیخ عبدالکریم صاحب شاہجہانپوری	عہ/
۱۱۱۲	حسین بخش برققاب لکھنوی	عہ/	۱۱۳۰	حفیظ اللہ خانصاحب 〃	عہ/
۱۱۱۳	واحد علی صاحب 〃	عہ/	۱۱۳۱	محمد ظہور صاحب تاجر سرمہ بریلوی	عہ/
۱۱۱۴	محمد خانصاحب ہیڈ کنسٹبل تھانۂ وزیر گنج لکھنؤ	عہ/	۱۱۳۲	حافظ عنایت اللہ صاحب شاہجہانپوری	عہ/
۱۱۱۵	نیاز اللہ خانصاحب شاہجہانپوری	عہ/	۱۱۳۳	حسن علیخانصاحب 〃	عہ/
۱۱۱۶	غلام علی خانصاحب 〃	عہ/	۱۱۳۴	زوجۂ یحییٰ خانصاحب 〃	عہ/
۱۱۱۷	منشی محمد احسان الحق صاحب سہارنپوری	عہ/	۱۱۳۵	دائی 〃	عہ/
۱۱۱۸	شیخ نتھو صاحب شاہجہانپوری	عہ/	۱۱۳۶	زوجۂ ظہیر الدین خانصاحب 〃	عہ/
۱۱۱۹	چودھری بڈھا بھٹیارہ 〃	عہ/	۱۱۳۷	نامعلوم الاسم 〃	عہ/
۱۱۲۰	غلام قادر خانصاحب 〃	عہ/	۱۱۳۸	بیوی صاحبہ 〃	عہ/
۱۱۲۱	خدا بخش بھٹیارہ 〃	عہ/	۱۱۳۹	والدۂ عرفانخانصاحب 〃	عہ/
۱۱۲۲	زاہد علی صاحب 〃	عہ/	۱۱۴۰	نامعلوم الاسم 〃	عہ/
۱۱۲۳	بخش اللہ بھٹیارہ 〃	عہ/	۱۱۴۱	نظام علی خانصاحب 〃	عہ/
۱۱۲۴	عبدالقادر صاحب 〃	عہ/	۱۱۴۲	اکبر علی خانصاحب ئیس 〃	عہ/
۱۱۲۵	نیاز و 〃	عہ/	۱۱۴۳	شیخ ابوالحسن صاحب 〃	عہ/
۱۱۲۶	کرامت علی خانصاحب معمار 〃	عہ/	۱۱۴۴	مولوی احمد حسن صاحب بریلوی	عہ/
۱۱۲۷	نظام الدین صاحب 〃	عہ/	۱۱۴۵	مولوی امانت اللہ صاحب معلم دینیات امروہہ ضلع مرادآباد	عہ/
۱۱۲۸	نبی بخش صاحب عطار 〃	عہ/	۱۱۴۶	احمد زمانخانصاحب مہتمم مدرسہ اسلامیہ بلرامپور	عہ/

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ	نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۱۱۴۷	حافظ اشرف علی صاحب شاہجہانپوری	عہ	۱۱۶۱	عاشق علی صاحب	عہ
۱۱۴۸	ابوالحسن خانصاحب	عہ	۱۱۶۲	حافظ عبدالکریم صاحب سوداگر بریلی	عہ
۱۱۴۹	امانت اللہ خانصاحب شاہجہانپوری	عہ	۱۱۶۳	حافظ عبدالقدیر صاحب معلم سعید خانصاحب شاہجہانپوری	عہ
۱۱۵۰	برکت خانصاحب 〃	عہ			
۱۱۵۱	بہار شاہ صاحب بریلوی	عہ	۱۱۶۴	عبدالحکیم صاحب سوداگر بریلی	عہ
۱۱۵۲	بشیرالدین صاحب	عہ	۱۱۶۵	مولوی غلام امام صاحب مدرس شاہجہانپور	عہ
۱۱۵۳	حفیظ اللہ حجام شاہجہانپوری	عہ			
۱۱۵۴	سید ذاکر علی صاحب مدرس 〃	عہ	۱۱۶۶	فضل احمد صاحب شاہجہانپوری	عہ
۱۱۵۵	حافظ روح النبی صاحب امروہہ ضلع مراد آباد	عہ	۱۱۶۷	حاجی فرزند علی صاحب بریلوی	عہ
			۱۱۶۸	قمرالدین خانصاحب شاہجہانپوری	عہ
۱۱۵۶	رعایت اللہ خانصاحب شاہجہانپوری	عہ	۱۱۶۹	شیخ کفایت اللہ صاحب امروہہ ضلع مراد آباد	عہ
۱۱۵۷	سعادت علی خانصاحب خلف مع لوی				
	گل محمد خانصاحب پیش امام مسجد شاہ آباد ضلع ہردوئی	عہ	۱۱۷۰	محمد اسحاق صاحب بریلوی	عہ
			۱۱۷۱	محمد حسین خانصاحب رئیس بریلی	عہ
۱۱۵۸	سیف اللہ خانصاحب محرر مولوی الطاف حسین خانصاحب وکیل شاہجہانپور	عہ	۱۱۷۲	مدد علی صاحب کارندہ قاسم علی میانصاحب رئیس شاہجہانپور	عہ
			۱۱۷۳	مولوی حکیم محمد صاحب 〃	عہ
۱۱۵۹	شیخ صالح محمد صاحب سوداگر لٹھا پیلی بھیت	عہ	۱۱۷۴	محمود علی صاحب 〃	عہ
			۱۱۷۵	محمود حسن خانصاحب 〃	عہ
۱۱۶۰	صدیق حسن صاحب شاہ آباد ضلع ہردوئی	عہ	۱۱۷۶	منشی مصطفےٰ علی صاحب 〃	عہ

نمبر شمار	نام نامی	تعداد	نمبر شمار	نام نامی	تعداد
۱۱۷۷	حافظ محمد مبین صاحب شاہجہانپوری	عہ	۱۱۹۵	منشی تجمل حسین خانصاحب شاہجہانپوری	عہ
۱۱۷۸	محمد حسین صاحب تاجر دری	عہ	۱۱۹۶	عزیز اللہ خانصاحب	عہ
۱۱۷۹	نیاز علی صاحب طالبعلم اسکول	عہ	۱۱۹۷	عبدالرحیم صاحب کمپوزیٹر	عہ
۱۱۸۰	منشی واجد علی صاحب ملازم مولوی		۱۱۹۸	سید شاہ میانصاحب خوشنویس	عہ
	محمد مسیح الزمانصاحب رئیس	عہ	۱۱۹۹	رجب علی خانصاحب و کفایت خانصاحب	عہ
۱۱۸۱	نواب امیر احمد خانصاحب رئیس بریلی	عہ	۱۲۰۰	منشی سید تصدق حسین صاحب	عہ
۱۱۸۲	فضل احمد خانصاحب شہر کہنہ بریلی	عہ	۱۲۰۱	خاکی شاہ صاحب بریلوی کلاہ فروش	
۱۱۸۳	مولوی شفیع علیخانصاحب	عہ		بریلی	عہ
۱۱۸۴	انعام اللہ خانصاحب	عہ	۱۲۰۲	شیخ مکو صاحب شاہجہانپوری	عہ
۱۱۸۵	سید آل نبی صاحب شاہجہانپوری	عہ	۱۲۰۳	فیض محمد خانصاحب	عہ
۱۱۸۶	مولوی ارشاد علی صاحب شہر کہنہ بریلی	عہ	۱۲۰۴	حشمت علی صاحب اُنام	عہ
۱۱۸۷	حفیظ اللہ صاحب مستری شاہجہانپوری	عہ	۱۲۰۵	للّو سبزہ فروش	عہ
۱۱۸۸	عبدالرحمن خانصاحب ملازم سعید خان		۱۲۰۶	نذر محمد خانصاحب شاہجہانپوری	عہ
	صاحب سوداگر شاہجہانپور	عہ	۱۲۰۷	فضلو خانصاحب	عہ
۱۱۸۹	بندہ علی خانصاحب موضع اہرونی	عہ	۱۲۰۸	عبدالرحمن صاحب ملازم ترقی دولت	عہ
۱۱۹۰	عبداللطیف صاحب شاہجہانپوری	عہ	۱۲۰۹	علی احمد صاحب ملازم ترقی دولت	عہ
۱۱۹۱	احمد علیخان ملازم عبدلواحد خانصاحب	عہ	۱۲۱۰	مزدوران مولوی مسیح الزمان خانصاحب	
۱۱۹۲	چُنّا خانصاحب	عہ		رئیس شاہجہانپور	عہ
۱۱۹۳	حافظ برکت اللہ خانصاحب	عہ	۱۲۱۱	شجاعت حسین صاحب خلف عبادت	
۱۱۹۴	منشی شرف الدین خانصاحب	عہ		شاہ صاحب شاہجہانپوری	عہ

نمبر شمار	نام نامی	تعداد اشخاص	نمبر شمار	نام نامی	تعداد اشخاص
۱۲۱۲	امامی سبزہ فروش شاہجہانپوری	عہ	۱۲۳۱	آگہی بخش صاحب بریلوی	عہ
۱۲۱۳	کاظم خانصاحب طلب زم عبدالواحد خانصاحب	عہ	۱۲۳۲	عبدالستار صاحب سوداگر "	عہ
۱۲۱۴	امان اللہ خانصاحب چونہ فروش "	عہ	۱۲۳۳	محمد ہادی صاحب امروہہ ضلع مرادآباد	عہ
۱۲۱۵	عبدالقدیر خانصاحب "	عہ	۱۲۳۴	نذر علی صاحب تلہر ضلع شاہجہانپور	عہ
۱۲۱۶	ہینگا خانصاحب "	عہ	۱۲۳۵	اشرف علی خانصاحب "	عہ
۱۲۱۷	نجیب اللہ صاحب تمباکو فروش "	عہ	۱۲۳۶	احمد اللہ خانصاحب "	عہ
۱۲۱۸	دلّو خانصاحب رند "	عہ	۱۲۳۷	عبدالغفور خانصاحب شاہجہانپوری	عہ
۱۲۱۹	علی حسین خانصاحب "	عہ	۱۲۳۸	انور علی صاحب "	عہ
۱۲۲۰	محمد نبی صاحب دلّال "	عہ	۱۲۳۹	شیخ عیدا صاحب "	عہ
۱۲۲۱	فیض محمد خانصاحب "	عہ	۱۲۴۰	شیخ تہور حسین صاحب "	عہ
۱۲۲۲	عبداللہ حامد خانصاحب "	عہ	۱۲۴۱	شیخ برکت اللہ صاحب "	عہ
۱۲۲۳	سلامی محمد صاحب شاہ آباد ضلع ہردوئی	عہ	۱۲۴۲	شیخ الّن صاحب دہلوی	عہ
۱۲۲۴	محمد حسین خانصاحب شاہجہانپوری	عہ	۱۲۴۳	زوجہ کفایت اللہ خانصاحب شاہجہانپوری	عہ
۱۲۲۵	شیخ نتھو صاحب پرچونی فروش "	عہ			
۱۲۲۶	شیخ مقصود علی صاحب ہیزم فروش "	عہ	۱۲۴۴	ہینگا خانصاحب ملازم ندوہ	عہ
۱۲۲۷	فضل خانصاحب "	عہ	۱۲۴۵	آگہی بخش صاحب بریلوی	عہ
۱۲۲۸	مولوی سراج الحق صاحب متوکل بریلوی	عہ	۱۲۴۶	عظیم اللہ حجام	عہ
۱۲۲۹	کنہئی مہتر شاہجہانپوری	عہ	۱۲۴۷	محمد حسین صاحب شاہجہانپوری	عہ
۱۲۳۰	حمید خانصاحب بریلوی	عہ	۱۲۴۸	نوازش احمد صاحب "	عہ
			۱۲۴۹	رمضانی قلعی گر "	عہ

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ	نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۱۲۵۰	مجیب اللہ خانصاحب مدرس		۱۲۶۵	محمدی ملازم ریاست بھاؤنگر	عہ/
	اینٹ گانون ضلع پیلی بھیت	عہ/	۱۲۶۶	منشی شفاعت اللہ خانصاحب	عہ/
۱۲۵۱	شاہ میر صاحب شاہجہانپوری	عہ/	۱۲۶۷	محمد یار خانصاحب ملازم ڈاکخانہ	
۱۲۵۲	نامعلوم الاسم معرفت مولوی			شاہجہانپور	عہ/
	عبداللطیف صاحب رئیس العلوم		۱۲۶۸	مسماۃ چاہنی جوگن	عہ/
	لکھنؤ	عہ/	۱۲۶۹	نثار علی خانصاحب شاہجہانپوری	عہ/
۱۲۵۳	رحیم بخش صاحب شاہجہانپوری	عہ/	۱۲۷۰	عبدالرحمن خانصاحب 〃	عہ/
۱۲۵۴	عنایت ملازم محمد یار خانصاحب 〃	عہ/	۱۲۷۱	عبدالحکیم صاحب 〃	عہ/
۱۲۵۵	عید و سبزی فروش 〃	عہ/	۱۲۷۲	حافظ یعقوب علی صاحب مرحوم	
۱۲۵۶	عبدالغفور کوچبان عبدالواجد			ضلع مرادآباد	عہ/
	خانصاحب رئیس 〃	عہ/	۱۲۷۳	مولوی عبدالقادر صاحب 〃	عہ
۱۲۵۷	شیخ شکراللہ عرف نتھو چٹائی ساز 〃	عہ/	۱۲۷۴	مولوی ارتضا علی صاحب رئیس نوگوں	عہ/
۱۲۵۸	الٰہی بخش صاحب 〃	عہ/	۱۲۷۵	شیخ دائم علی صاحب 〃	عہ/
۱۲۵۹	مستا 〃	عہ/	۱۲۷۶	حکیم الطاف علی صاحب 〃	عہ/
۱۲۶۰	سید محمد علی شاہ صاحب ساکن		۱۲۷۷	حاجی علیم اللہ صاحب 〃	عہ/
	گلاوٹھی ملازم پولیس شاہجہانپور	عہ/	۱۲۷۸	منشی افضل علی صاحب محرر مال 〃	عہ/
۱۲۶۱	عبداللہ صاحب الہ آبادی	عہ/	۱۲۷۹	دلشاد علی صاحب 〃	عہ/
۱۲۶۲	شفیع اللہ صاحب شاہجہانپوری	عہ/	۱۲۸۰	مولوی عابد علی صاحب 〃	عہ/
۱۲۶۳	شرف الدین خانصاحب 〃	عہ/	۱۲۸۱	منشی عرفان محمد خانصاحب 〃	عہ/
۱۲۶۴	امداد حسین خانصاحب ساکن		۱۲۸۲	منشی ظہور احمد صاحب 〃	عہ/

نمبر شمار	نام نامی	تعداد جلیہ	نمبر شمار	نام نامی	تعداد جلیہ
۱۲۸۳	حافظ شفیق احمد صاحب امروہہ		۱۳۰۱	عبدالحکیم صاحب	۱ عدد
	ضلع مراد آباد	۱ عدد	۱۳۰۲	عباد اللہ صاحب	۱ عدد
۱۲۸۴	عثمان خانصاحب	۱ عدد	۱۳۰۳	مستری محمد حسین صاحب نیادی ڈوڈ	۱ عدد
۱۲۸۵	مولوی مختار احمد صاحب امام مسجد کھیڑا	۱ عدد	۱۳۰۴	عبداللہ خانصاحب حالگیری گنج	۱ عدد
۱۲۸۶	چودھری امام بخش صاحب امروہہ	۱ عدد	۱۳۰۵	پرورش علی صاحب	۱ عدد
۱۲۸۷	شیخ عبدالغفور صاحب	۱ عدد	۱۳۰۶	احمد حسین صاحب ملوکپوری	۱ عدد
۱۲۸۸	مولوی سید محمد احسن صاحب	۱ عدد	۱۳۰۷	وزیر خانصاحب سید پورہ	۱ عدد
۱۲۸۹	زوجہ حاجی مصطفےٰ علیخانصاحب	۱ عدد	۱۳۰۸	چودھری ننھے صاحب بدایونی	۱ عدد
۱۲۹۰	عبدالغفور حلوائی	۱ عدد	۱۳۰۹	رحیم بخش صاحب	۱ عدد
۱۲۹۱	چودھری عبداللہ صاحب	۱ عدد	۱۳۱۰	شہزاد علی صاحب محرر چنگی	۱ عدد
۱۲۹۲	بدرالحسن خانصاحب خلف حامد حسین خانصاحب بریلوی		۱۳۱۱	الٰہی بخش صاحب شاہجہانپوری	۱ عدد
۱۲۹۳	حجن سورتی	۱ عدد	۱۳۱۲	غلام محمد صاحب چپراسی چنگی بذریعہ وفد چندوسی	۱ عدد
۱۲۹۴	فضل احمد صاحب شہواروی	۱ عدد	۱۳۱۳	اصغر حسین صاحب چپراسی چنگی چندوسی	۱ عدد
۱۲۹۵	محمد نعیم خانصاحب	۱ عدد	۱۳۱۴	کریم بخش صاحب	۱ عدد
۱۲۹۶	مکتوم النساء معصوم النساء صاحبہ	۱ عدد	۱۳۱۵	حفیظ اللہ صاحب	۱ عدد
۱۲۹۷	حاجی محمد حسین صاحب	۱ عدد	۱۳۱۶	احمد بخش صاحب جمعدار چنگی چندوسی ضلع مراد آباد	۱ عدد
۱۲۹۸	منشی محمد حسین صاحب مانی والی	۱ عدد			
۱۲۹۹	حکمت یار خانصاحب پی نوین بریلی	۱ عدد	۱۳۱۷	محمد حسین صاحب چپراسی چنگی	۱ عدد
۱۳۰۰	مبارک خانصاحب	۱ عدد	۱۳۱۸	مسیح اللہ خانصاحب جمعدار پولیس	۱ عدد

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ	نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۱۳۱۹	شیخ احمد بخش صاحب بذریعہ وفد چندوسی	۱۰ر	۱۳۳۸	عبدالعزیز صاحب فرخ آبادی	
۱۳۲۰	محمد ایوب خانصاحب مختار "	۱۰ر		ملازم سروس کلب شملہ	۱۰ر
۱۳۲۱	منشی نثار علی خانصاحب "	۱۰ر	۱۳۳۹	منشی عبدالرحیم صاحب کمپوزیٹر	
۱۳۲۲	محمد ابراہیم صاحب "	۱۰ر		گورنمنٹ پریس شملہ	۱۰ر
۱۳۲۳	منشی عبدالرحمن صاحب محرر کانجی ہوس "	۱۰ر	۱۳۴۰	منشی الہ بخش صاحب کمپوزیٹر "	۱۰ر
۱۳۲۴	چودھری نتھا میوہ فروش "	۱۰ر	۱۳۴۱	مسماۃ کریمن خانساماں دکاندار "	۱۰ر
۱۳۲۵	نیاز محمد خانصاحب مراد آبادی "	۱۰ر	۱۳۴۲	شیخ کلن صاحب کمپوزیٹر نمبر ۶	
۱۳۲۶	خدا بخش صاحب چودھری "	۱۰ر		گورنمنٹ پریس شملہ	۱۰ر
۱۳۲۷	عبداللہ خانصاحب محرر منصفی "	۱۰ر	۱۳۴۳	قدرت اللہ خانصاحب ملازم	
۱۳۲۸	منشی محمد حسین صاحب محرر چنگی "	۱۰ر		سروس کلب شملہ	۱۳ر
۱۳۲۹	نامعلوم الاسم "	۱۰ر	۱۳۴۴	نامعلوم الاسم شاہجہانپور	۱۰ر
۱۳۳۰	مقبول احمد صاحب چپراسی چنگی چندوسی	۱۰ر	۱۳۴۵	مرزا بادل بیگ صاحب ملازم	
۱۳۳۱	حشمت اللہ صاحب "	۱۰ر		ریاست آنٹ تحصیل مصرکہ ضلع سیتاپور	۱۰ر
۱۳۳۲	شھو خان ملازم احمد علی خان صاحب رامپوری	۱۰ر	۱۳۴۶	نامعلوم الاسم	۰۹ر
۱۳۳۳	غلام حسین عرف حسو خانصاحب		۱۳۴۷	بابت کتب منظومہ نحویہ	۰۸ر
	بیسہ گانوں ضلع بدایون	۱۰ر	۱۳۴۸	بھوری خانصاحب سروس کلب شملہ	۰۸ر
۱۳۳۴	کفایت حسین صاحب چپراسی چنگی "	۱۰ر	۱۳۴۹	سید عبدالسبحان صاحب "	۰۸ر
۱۳۳۵	بنا سنگھ صاحب جمعدار چنگی "	۱۰ر	۱۳۵۰	للن صاحب "	۰۸ر
۱۳۳۶	مولوی شیر حسن صاحب عثمانی "	۱۰ر	۱۳۵۱	علی بخش صاحب "	۰۸ر
۱۳۳۷	میر باز خانصاحب ملازم سروس کلب شملہ	۱۰ر	۱۳۵۲	قادر بخش نتھو مزدوران شاہجہانپوری	۰۸ر

نمبر شمار	نام نامی	نذر	نمبر شمار	نام نامی	نذر
۱۳۵۳	عبدالحکیم بھٹیارہ شاہجہانپور	۸ر	۱۳۷۲	امیر علیخانصاحب پنشنر شاہجہانپوری	۸ر
۱۳۵۴	گجو بھٹیارہ	۸ر	۱۳۷۳	جلیل خانصاحب	۸ر
۱۳۵۵	الٰہی بخش بھٹیارہ	۸ر	۱۳۷۴	شیخ حسین بخش صاحب	۸ر
۱۳۵۶	نظام الدین صاحب	۸ر	۱۳۷۵	حاجی انتظام علی صاحب امروہہ	۸ر
۱۳۵۷	گھسیٹے حجام	۸ر	۱۳۷۶	حاجی علیم اللہ صاحب	۸ر
۱۳۵۸	بصیر احمد صاحب سہسوان ضلع		۱۳۷۷	سید شیر علی صاحب	۸ر
	بدایون	۸ر	۱۳۷۸	قاسم علی خانصاحب بھوری	۸ر
۱۳۵۹	ظہیر الدین صاحب طالب علم		۱۳۷۹	ملا چھپی بذریعہ وفد امروہہ	۸ر
۱۳۶۰	گوپامؤ ضلع ہردوئی	۸ر	۱۳۸۰	خیراتی خانصاحب	۸ر
۱۳۶۱	کریم اللہ حجام شاہجہانپوری	۸ر	۱۳۸۱	منشی نبی بخش صاحب اسٹور کیپر شملہ	۸ر
۱۳۶۲	حاجی محمد حسین خانصاحب	۸ر	۱۳۸۲	عمر خانصاحب بذریعہ وفد بریلی	۸ر
۱۳۶۳	حاجی محمد حسن خانصاحب	۸ر	۱۳۸۳	ماسٹر محمد اسمٰعیل صاحب کمپوزیٹر شملہ	۸ر
۱۳۶۴	سلامت اللہ خانصاحب	۸ر	۱۳۸۴	صدیق احمد صاحب بذریعہ وفد بریلی	۸ر
۱۳۶۵	شیر علیخانصاحب	۸ر	۱۳۸۵	نور محمد صاحب گورنمنٹ پریس شملہ	۸ر
۱۳۶۶	نتھو خانصاحب	۸ر	۱۳۸۶	منشی بسنت صاحب محرر وفد چندوسی	۸ر
۱۳۶۷	شیخ امیر حسن صاحب کمپوزیٹر	۸ر	۱۳۸۷	حافظ فخر الدین صاحب نابینا شملوی	۸ر
۱۳۶۸	شیخ چھدا صاحب	۸ر	۱۳۸۸	خلیل شاہ صاحب بسولی ضلع بدایون	۸ر
۱۳۶۹	مہتران جلسہ ندوۃ العلما	۸ر	۱۳۸۹	علی بخش صاحب شملوی	۸ر
۱۳۷۰	ملازم عزیز خانصاحب	۸ر	۱۳۹۰	لالہ موہن لال صاحب خزانچی مینو سپل	
۱۳۷۱	چچی شیخ مقصود علی صاحب	۸ر		چندوسی ضلع مراد آباد	۸ر

نمبر شمار	نام نامی	نقد/جنس	نمبر شمار	نام نامی	نقد/جنس
۱۳۹۱	عبدالرحمٰن صاحب گورنمنٹ پریس شملہ	۸ر	۱۴۰۵	نامعلوم الاسم بابت قیمت لباس	۴ر
۱۳۹۲	لالہ گوری پرشاد صاحب جمعدار چنگی	۸ر	۱۴۰۶	رحمٰن خانصاحب سروس کلب شملہ	۴ر
۱۳۹۳	عبدالغفار صاحب گورنمنٹ پریس شملہ	۸ر	۱۴۰۷	محمد ضمیر صاحب 〃	۴ر
۱۳۹۴	تصدق بیگ صاحب	۸ر	۱۴۰۸	حسین بخش صاحب 〃	۴ر
۱۳۹۵	چندہ مستورات در دفتر بہ ایام جلسہ شاہجہانپور	۸ر	۱۴۰۹	قادر بخش صاحب 〃	۴ر
۱۳۹۶	امانت خانصاحب سروس کلب شملہ	۸ر	۱۴۱۰	خیراتی باورچی مہمانان جلسہ ندوۃ العلما شاہجہانپور	۴ر
۱۳۹۷	معرفت منشی عبدالرحیم صاحب کمپوزیٹر گورنمنٹ پریس شملہ	۷ر۸ے	۱۴۱۱	حسو صاحب 〃	۴ر
			۱۴۱۲	عنایت اللہ صاحب 〃	۴ر
۱۳۹۸	عبدالملازم لطافت علیخانصاحب شاہجہانپوری	۰۷ر	۱۴۱۳	خیاطہ 〃	۴ر
			۱۴۱۴	زوجہ عبدالرحیم صاحب 〃	۴ر
۱۳۹۹	از خانہ میر ہاشم علی صاحب کمپوزیٹر گورنمنٹ شملہ	۶ر۴ے	۱۴۱۵	خادمہ 〃	۴ر
				سلّو بھشتی از طرف ولی وسیدن	
۱۴۰۰	مزدوران جلسہ ندوۃ العلما شاہجہانپور	۶ر	۱۴۱۶	والدین خود 〃	۴ر
۱۴۰۱	صالح محمد خان عرابچی ملازم مولوی مسیح الزمانخانصاحب رئیس شاہجہانپور	۶ر	۱۴۱۷	جُمن بھشتی از طرف عبداللہ وعزیزان	
			۱۴۱۸	والدین خود 〃	۴ر
۱۴۰۲	سید نظام علی صاحب 〃	۵ر	۱۴۱۹	عنایت مزدور 〃	۴ر
۱۴۰۳	عظمت اللہ خان ملازم ریاست آنٹ تحصیل مصرکہ ضلع سیتاپور	۵ر	۱۴۲۰	قاسم علی صاحب رنگساز 〃	۴ر
			۱۴۲۱	نیاز اللہ صاحب کاشتکار 〃	۴ر
۱۴۰۴	منشی محرم علی ملازم ریاست 〃	۵ر	۱۴۲۲	حافظ برکت اللہ خانصاحب 〃	۴ر

نمبر شمار	نام نامی	تعداد	نمبر شمار	نام نامی	تعداد
۱۴۲۳	فخر الدین صاحب شاہجہانپوری	۴ر	۱۴۴۱	زوجۂ حسام الدین صاحب ایام جلسہ شاہجہانپور	۴ر
۱۴۲۴	شیخ سیندھا صاحب 〃	۴ر	۱۴۴۲	عیدو شاہجہانپوری	۴ر
۱۴۲۵	قدر علی خانصاحب ایام جلسہ شاہجہانپور	۴ر	۱۴۴۳	نامعلوم الاسم	۴ر
۱۴۲۶	امام خانصاحب کوچبان شاہجہانپوری	۴ر	۱۴۴۴	نامعلوم الاسم ایام جلسہ شاہجہانپور	۴ر
۱۴۲۷	رحمن خانصاحب کوچبان 〃	۴ر	۱۴۴۵	میاں منّو صاحب	۴ر
۱۴۲۸	عبدالکریم صاحب کوچبان 〃	۴ر	۱۴۴۶	نامعلوم الاسم شاہجہانپور	۴ر
۱۴۲۹	غلام امام حجام شاہجہانپوری	۴ر	۱۴۴۷	خلیل بہشتی۔ وفد امروہہ	۴ر
۱۴۳۰	ملازم شفیق اللہ صاحب 〃	۴ر	۱۴۴۸	رمضانی وفد بریلی	۴ر
۱۴۳۱	دھومن مستری 〃	۴ر	۱۴۴۹	دراز خانصاحب ملازم رودی گدام شملہ	۴ر
۱۴۳۲	الٰہی بخش نانبز 〃	۴ر	۱۴۵۰	سید تجمل حسین کمپوزیٹر سیکشن نمبر ۱ گورنمنٹ پریس شملہ	۴ر
۱۴۳۳	ناصر خانصاحب 〃	۴ر	۱۴۵۱	میر ہاشم علی صاحب سیکشن نمبر ۲	۴ر
۱۴۳۴	محمد یٰسین حجام 〃	۴ر	۱۴۵۲	گورنمنٹ پریس شملہ	۴ر
۱۴۳۵	شیخ رجب علی صاحب 〃	۴ر	۱۴۵۳	حسن الدین صاحب 〃	۴ر
۱۴۳۶	برکت 〃	۴ر	۱۴۵۴	ولایت علی شاہ صاحب 〃	۴ر
۱۴۳۷	حشمت خان عرائجی تجمل حسین خانصاحب	۴ر	۱۴۵۵	چراغ شاہ و کریم الدین صاحب نمبر ۲ 〃	۴ر
۱۴۳۸	اکبر علی خانصاحب	۴ر	۱۴۵۶	اکبر علی صاحب 〃	۴ر
۱۴۳۹	محمد دین خانصاحب پنجابی ایام جلسہ شاہجہانپور	۴ر	۱۴۵۷	عبدالرحمن خانصاحب نمبر ۳ 〃	۴ر
۱۴۴۰	بلدیو کاچھی 〃	۴ر	۱۴۵۸	خدا بخش صاحب نمبر ۳ 〃	۴ر

نمبر شمار	نام نامی	تعداد روپیہ	نمبر شمار	نام نامی	تعداد روپیہ
۱۴۵۹	عمرالدین صاحب نمبر ۲ گورنمنٹ پریس شملہ	۴ر	۱۴۷۷	کریمن و حمیدن و نجیبن شاہجہانپوری	۳ر
۱۴۶۰	عبدالغنی صاحب 〃	۴ر	۱۴۷۸	میاں شاد محمد صاحب	۳ر
۱۴۶۱	غلام حسین صاحب 〃	۴ر	۱۴۷۹	شیخ الہ دین صاحب گورنمنٹ پریس شملہ	۳ر
۱۴۶۲	میراں بخش صاحب 〃	۴ر	۱۴۸۰	عنایت اللہ صاحب شاہجہانپوری	۲ر
۱۴۶۳	عبدالفضل صاحب 〃	۴ر	۱۴۸۱	عبداللہ خانصاحب سروس کلب شملہ	۲ر
۱۴۶۴	برکت اللہ صاحب نمبر ۸ 〃	۴ر	۱۴۸۲	خدا بخش صاحب 〃	۲ر
۱۴۶۵	آلہ دا رام صاحب 〃	۴ر	۱۴۸۳	احمد علی صاحب 〃	۲ر
۱۴۶۶	عبدالعزیز صاحب 〃	۴ر	۱۴۸۴	شکر اللہ خانصاحب 〃	۲ر
۱۴۶۷	سراج الدین و امام الدین صاحبان 〃	۴ر	۱۴۸۵	امام بخش صاحب شاہجہانپوری	۲ر
۱۴۶۸	ظہور احمد صاحب 〃	۴ر	۱۴۸۶	نامعلوم الاسم 〃	۲ر
۱۴۶۹	ممتاز حسن صاحب 〃	۴ر	۱۴۸۷	حیدر علی صاحب کلاہ فروش بریلی	۲ر
۱۴۷۰	محمد علی صاحب 〃	۴ر	۱۴۸۸	مزدور شاہجہانپور	۲ر
۱۴۷۱	حاکم علی شاہ صاحب 〃	۴ر	۱۴۸۹	نامعلوم الاسم 〃	۲ر
۱۴۷۲	جھنڈی خانصاحب 〃	۴ر	۱۴۹۰	بیوی صاحبہ 〃	۲ر
۱۴۷۳	غلام احمد صاحب 〃	۴ر	۱۴۹۱	خادمہ 〃	۲ر
۱۴۷۴	بابو بہن بہاری صاحب اسسٹنٹ فورمین شملہ	۴ر	۱۴۹۲	امداد حسین صاحب بریلی	۲ر
۱۴۷۵	منشی قطب الدین صاحب کمپوزیٹر شملہ	۴ر	۱۴۹۳	حشمت حسین خان گاڑیبان تحصیل خانصاحب ایس شاہجہانپور	۲ر
۱۴۷۶	مسماۃ وخاتن جوگن شاہجہانپوری	۳ر	۱۴۹۴	حاجی رحمت اللہ صاحب بریلی	۲ر
			۱۴۹۵	شمس الدین صاحب طالبعلم مدرسہ 〃	۲ر

نمبر شمار	نام نامی	تعداد خدام	نمبر شمار	نام نامی	تعداد خدام
۱۴۹۶	شمس الدین صاحب طالب العلم مدرسہ بریلی	۲ر		گورنمنٹ پریس شملہ	۲ر
۱۴۹۷	حفیظ اللہ خانصاحب شاہجہانپوری	۲ر	۱۵۱۴	رحمت علی شاہ صاحب 〃	۲ر
۱۴۹۸	امیر الدین خانصاحب 〃	۲ر	۱۵۱۵	محمد شفیع صاحب 〃	۲ر
۱۴۹۹	پیر اپر لیسمین ایام جلسہ شاہجہانپور	۲ر	۱۵۱۶	محمد تقی الدین صاحب 〃	۲ر
۱۵۰۰	پیر خانصاحب 〃	۲ر	۱۵۱۷	سکندر خانصاحب 〃	۲ر
۱۵۰۱	اکبر علی خانصاحب دفتری 〃	۲ر	۱۵۱۸	شیخ فخر الدین صاحب سیکشن نمبر ۲ 〃	۲ر
۱۵۰۲	فجن خانصاحب دفتری 〃	۲ر	۱۵۱۹	غلام رسول صاحب 〃	۲ر
۱۵۰۳	بادل خانصاحب 〃	۲ر	۱۵۲۰	نواب حسن 〃	۲ر
۱۵۰۴	شہامت خانصاحب 〃	۲ر	۱۵۲۱	سراج الدین احمد صاحب 〃	۲ر
۱۵۰۵	نتھو سقا 〃	۲ر	۱۵۲۲	حلیم بیگ صاحب سیکشن نمبر ۲	
۱۵۰۶	میانخا نصاحب 〃	۲ر		گورنمنٹ پریس - شملہ	۲ر
۱۵۰۷	زوجۂ قاسم علی خانصاحب شاہجہانپور	۲ر	۱۵۲۳	قمر الدین صاحب دوم 〃	۲ر
۱۵۰۸	حافظ عبد الحی صاحب علیگڈھی	۲ر	۱۵۲۴	سعید الدین صاحب سیکشن نمبر ۳ 〃	۲ر
۱۵۰۹	شیخ کفایت اللہ صاحب امروہہ ضلع مراد آباد	۲ر	۱۵۲۵	سراج الدین صاحب سیکشن نمبر ۳ 〃	۲ر
۱۵۱۰	شیخ عبد اللہ نجار 〃	۲ر	۱۵۲۶	روزن علی صاحب کمپوزیٹر 〃	۲ر
۱۵۱۱	سلیم اللہ ملازم منشی عبد الکریم صاحب وفد امروہہ	۲ر	۱۵۲۷	عبد الرشید صاحب کمپوزیٹر 〃	۲ر
			۱۵۲۸	شیخ عبد اللہ صاحب 〃	۲ر
			۱۵۲۹	ممتاز احمد صاحب 〃	۲ر
۱۵۱۲	اکبر صاحب وفد بریلی	۲ر	۱۵۳۰	واجد علی خانصاحب 〃	۲ر
۱۵۱۳	وزیر خانصاحب سیکشن نمبر ۱		۱۵۳۱	عبد الرحمن خانصاحب 〃	۲ر

نمبر شمار	نام نامی	تعداد جلد	نمبر شمار	نام نامی	تعداد جلد
۱۵۳۲	نور احمد صاحب شملوی	۲ر	۱۵۵۲	فرزند علی شاہ صاحب گورنمنٹ پریس شملہ	۲ر
۱۵۳۳	محمد اسحاق گورنمنٹ پریس شملہ	۲ر	۱۵۵۳	جلال الدین احمد صاحب 〃	۲ر
۱۵۳۴	عبدالغفار خانصاحب 〃	۲ر	۱۵۵۴	مجید حسین صاحب 〃	۲ر
۱۵۳۵	بشیر احمد صاحب 〃	۲ر	۱۵۵۵	محمد عظیم صاحب 〃	۲ر
۱۵۳۶	سراج الدین صاحب 〃	۲ر	۱۵۵۶	کرم بخش صاحب 〃	۲ر
۱۵۳۷	نور احد صاحب 〃	۲ر	۱۵۵۷	خضر محمد صاحب 〃	۲ر
۱۵۳۸	حبیب اللہ صاحب 〃	۲ر	۱۵۵۸	قیمت فروخت 〃	۲ر
۱۵۳۹	عبدالکریم صاحب 〃	۲ر	۱۵۵۹	الٰہی بخش صاحب کمپوزیٹر 〃	۲ر
۱۵۴۰	ولی محمد صاحب 〃	۲ر	۱۵۶۰	کرم بخش صاحب 〃	۲ر
۱۵۴۱	عبدالشکور صاحب 〃	۲ر	۱۵۶۱	وزیر حسن صاحب ملازم سروس کلب 〃	۲ر
۱۵۴۲	سراج الدین صاحب 〃	۲ر	۱۵۶۲	آل احمد صاحب 〃	۲ر
۱۵۴۳	خدا بخش صاحب نمبر ۵ 〃	۲ر	۱۵۶۳	فدا حسین صاحب 〃	۲ر
۱۵۴۴	محمد نذیر صاحب کمپوزیٹر 〃	۲ر	۱۵۶۴	مولوی محمد حسین کمپوزیٹر گورنمنٹ	
۱۵۴۵	رحیم الدین صاحب نمبر ۲ 〃	۲ر		پولیس۔ شملہ	۲ر
۱۵۴۶	جمن خانصاحب نمبر ۶ 〃	۲ر	۱۵۶۵	میاں جیٹھو ملازم روٹی گودام 〃	۲ر
۱۵۴۷	وفات اللہ صاحب نمبر ۱ 〃	۲ر	۱۵۶۶	مرزا جہانگیر بیگ صاحب	
۱۵۴۸	حیدر خانصاحب 〃	۲ر		آنٹ تحصیل مصر کہہ ضلع سیتا پور	۲ر
۱۵۴۹	اکبر علی خانصاحب 〃	۲ر	۱۵۶۷	دوست محمد ملازم ریاست 〃	۱ر
۱۵۵۰	ابوالحسن خانصاحب 〃	۲ر	۱۵۶۸	محمد ابراہیم صاحب سروس کلب شملہ	۱ر
۱۵۵۱	ابراہیم خانصاحب 〃	۲ر	۱۵۶۹	غوث خانصاحب 〃	۱ر

نمبر شمار	نام نامی	تعداد حصص	نمبر شمار	نام نامی	تعداد حصص
۱۵۷۰	فتو کافی شاہجہانپوری	۱ر	۱۵۸۹	واجد علی صاحب شملوی	۱ر
۱۵۷۱	سید دلدار علی صاحب	۱ر	۱۵۹۰	متفرق	۰ر
۱۵۷۲	بشیر الدین صاحب بیام جلسہ	۱ر	۱۵۹۱	باز خانصاحب	۰ر
۱۵۷۳	کلن خانصاحب پریسیمن	۱ر	۱۵۹۲	قیمت علماے سلف عطیہ مولوی حبیب الرحمان خانصاحب رئیس بھیکن پور معرفت مولوی غلام محمد صاحب	۱۰ر
۱۵۷۴	امجد علی صاحب	۱ر			
۱۵۷۵	حشمت علی صاحب	۱ر			
۱۵۷۶	رمضانی صاحب	۱ر			
۱۵۷۷	صاحب دین صاحب	۱ر			
۱۵۷۸	صبیہ حاجی شہامت خانصاحب	۱ر			
۱۵۷۹	بدلو فقیر امروہہ ضلع مرادآباد	۱ر			
۱۵۸۰	عزیز الدین صاحب سیکشن نمبر ۲ گورنمنٹ پریس شملہ	۱ر			
۱۵۸۱	عبد الرزاق صاحب	۱ر			
۱۵۸۲	عبد الرشید صاحب کمپوزیٹر	۱ر			
۱۵۸۳	عبد الرزاق صاحب کمپوزیٹر نمبر ۲	۱ر			
۱۵۸۴	محمد مشیر صاحب	۱ر			
۱۵۸۵	عبد الغفور صاحب	۱ر			
۱۵۸۶	نبی بخش صاحب نمبر ۲	۱ر			
۱۵۸۷	خانصاحب	۱ر			
۱۵۸۸	حزاوز بریگ صاحب کمپوزیٹر	۱ر			

فہرست چندہ دہندگان خزانہ محمدیہ بابت سال ششم

نمبر شمار	نام نامی	تعداد حصص
۱۵۹۳	مولوی سلیم الزمان خانصاحب مجسٹریٹ آگرہ ملک مالوہ	للعہ
۱۵۹۴	حافظ محمد سعید صاحب اہلمد محکمہ بندوبست قصبہ مارہرہ ضلع ایٹہ	للعہ
۱۵۹۵	حاجی عبد الرحیم صاحب بن حاجی اسمعیل مرحوم بخشی بازار کٹک	لعہ ر
۱۵۹۶	متفرق چندہ از کاکوری	لعہ ر
۱۵۹۷	منشی احمد حسن صاحب پیشکار تعلقات ریاست رامپور	لعہ ر
۱۵۹۸	منشی محمد عمر صاحب مارہرہ ضلع ایٹہ	لعہ ر

نمبر شمار	نام نامی	تعداد خدمتگار
۱۵۹۹	داروغہ عبدالصمد صاحب ومنشی عبدالرحمن صاحب	۷
۱۶۰۰	خان بہادر منشی اطہر علی صاحب وکیل لکھنؤ	۳
۱۶۰۱	عبداللہ حاجی احمد صاحب امرتلا اسٹریٹ کلکتہ	۸
۱۶۰۲	منشی سرفراز علی صاحب بی اے رئیس فیض آباد	۷
۱۶۰۳	منشی احتشام علی صاحب رئیس کاکوری ضلع لکھنؤ	۳
۱۶۰۴	منشی ساجد علی صاحب رئیس کاکوری ضلع لکھنؤ	۶
۱۶۰۵	منشی کرامت حسین صاحب ڈپٹی کلکٹر بارہ بنکی	۱۲
۱۶۰۶	منشی اعجاز علی صاحب کاکوری ضلع لکھنؤ	۳
۱۶۰۷	ڈپٹی مولوی امجد علی صاحب کاکوری ضلع لکھنؤ	۴
۱۶۰۸	منشی اشرف علی صاحب	
۱۶۰۹	کاکوری ضلع لکھنؤ	۱۳
۱۶۱۰	منشی عبدالرفیع صاحب کاکوری ضلع لکھنؤ	۱۱
۱۶۱۱	اہلخانہ محمد یوسف صاحب کاکوری ضلع لکھنؤ	۱۰
۱۶۱۲	منشی احمد علی صاحب کاکوری ضلع لکھنؤ	۶
۱۶۱۳	منشی سلطان حسن صاحب کاکوری ضلع لکھنؤ	۶
۱۶۱۴	منشی تجمل حسین صاحب کاکوری ضلع لکھنؤ	۶
۱۶۱۵	منشی افتخار حسین صاحب کاکوری ضلع لکھنؤ	۴
۱۶۱۶	منشی عبدالعلی صاحب کاکوری ضلع لکھنؤ	۳

فہرست جائداد موقوفہ جو جلسہ شاہجہانپور میں اور اسکے بعد حاصل ہوئیں

نمبر شمار	نام واقف و بیع کنندگان حقیت	موضع جہاں جائداد واقع ہے	تعداد و حقیت جائداد مفروضہ	تعداد و حقیت جائداد منضبط	تعداد و حقیت جائداد مفروضہ	تعداد و حقیت جائداد منضبط	بابت فصل
۱۶۱۷	مولوی شاہ عبدالواحد خانصاحب نقشبندی رئیس محلہ تارین بہادرگنج شاہجہانپور	ہمزہ پور محال اول پرگنہ نگوہی متعلق تحصیل تلہر	۱۰ بسوہ	۰	لما صہ ۰۶ر	سالہ صہ ۱۰ر	اسالہ للصہ ۰۱۲ر
۱۶۱۸	مسماۃ بنی بیگم صاحبہ زوجہ مولوی عبدالواجد خانصاحب نقشبندی رئیس شاہجہانپور	پپر داس پرگنہ بڑاگانوں تحصیل پوایاں	۱۰ بسوہ	۰	سالہ للصہ ۰۲ر	مالہ صہ ۰۴ر ۱۰ر	ماصہ ۰۱۳ر ۲ر
۱۶۱۹	بنی بیگم صاحبہ زوجہ مولوی عبدالواحد خانصاحب نقشبندی رئیس شاہجہانپور	اندلاپور پرگنہ بڑاگانوں تحصیل پوایاں	۱۵ بسوہ	۰	مالہ للصہ ۱۱ر	مالہ صہ ۱۱ر ۱۰ر	مالہ صہ ۱۱ر ۲ر
۱۶۲۰	مسماۃ رحیم النسا بیگم صاحبہ زوجہ مولوی محمد مسیح الزمان خانصاحب رئیس شاہجہانپور	ہمزہ پور محال دوم پرگنہ نگوہی متعلق تحصیل تلہر	۱۰ بسوہ	۰	سالالصہ ۱۳ر ۹ر	سالہ صہ ۱۰ر ۱۰ر	سالہ صہ ۸ر ۲ر
۱۶۲۱	ملک محمود خانصاحب ولد ملک غلام محی الدین خانصاحب ساکن ضیا خیل شاہجہانپور	خاص محلہ بالا تراہی	۴ بسوہ پختہ ۱ر اراضی معافی	۰	سے ر	۰	سے ر
۱۶۲۲	احمد حسین خانصاحب محلہ علی زئی شاہجہانپور	مصری پور پرگنہ شاہجہانپور	۲ بیگہ ۱۲ بسوہ پختہ ۱ر اراضی ۱ر زیافت	۰	صہ ۰۵ر	صہ ۰۶ر	سی ۰۱۰ر

نمبر شمار	نام وقف و بیع کنندگان حقیت	موضع جہاں وقف واقع ہے	تعداد حقیت موقوف	تعداد حقیت بیع شدہ	تعداد دکانہائے نام	تعداد دیگر اقسام جو بالگزاری سرکار	بابت منافع
۱۶۲۳	احمد حسین خانصاحب محلہ علی زئی شاہجہانپور	۔	۳ بیگہ ۳ بسوہ ارضی معافی	۰	۸ معہ	۰	۸ معہ
۱۶۲۴	شیخ عبدالغنی صاحب محلہ حسین پور راشاہجہانپور	موضع بی تھوک سیدا پور پرگنہ شاہجہانپور	۰	۹ بیگہ بختہ ۲ بسوہ	۲ معہ ۲ ر ۰۱۰	۲ معہ ۲ ر ۰۱۰	۲ معہ
۱۶۲۵	شیخ نصیراللہ و شیخ شکراللہ چودھری محمد زئی شاہجہانپور		۸ بیگہ ۹ بسوہ ارضی خام معافی	۰	۸ معہ	۰	۸ معہ
۱۶۲۶	مسماۃ صغری بیگم صاحبہ زوجہ اسرار حسین خانصاحب محلہ متانی شاہجہانپور	سکرڈی پرگنہ کانٹ متعلق تحصیل شاہجہانپور	۲ بسوہ ۱۰ بسوہ ۸ کچھوا سہ ۱۸ ۳ طسوسہ	۰	۱۰ ر ماہ ۵	۱ معہ	۱۰ ر ۵ معہ
۱۶۲۷	حیدر حسین خانصاحب محلہ زیر قلعہ شاہجہانپور	آہر پاپر چال سویم پرگنہ مذبور متعلق تحصیل شاہجہانپور	۶ بیگہ خام نمبری ۳۲۴	۰	۷ ر	۰	۷ ر
۱۶۲۸	ملک سخاوت علی خان ولد ملک نظام علی خان ساکن شاہجہانپور محلہ مہمان شاہ	شہر خاص محلہ عبداللہ گنج	۲۴ بیگہ خام ۴ بسوہ نمبری ۱۲۲۴	۰	۶ معہ	۰	۶ معہ
۱۶۲۹	مسماۃ منی زوجہ کلن خان قوم شیخ ساکن چندوسی پرگنہ بلاری صلع مراد آباد	چندوسی پرگنہ بلاری صلع مراد آباد	ایک منزل دو دکان پختہ	۰	۲ معہ	۰	۲ معہ
				میزان کل منافع	۵ ۱۰ ۱۰		

فہرست چندۂ میزبانی جلسہ ششم ندوۃ العلما منعقدۂ شاہجہانپور

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ	نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۱۶۳۰	راجہ عبدالہادی خانصاحب آنٹ ضلع شاہجہانپور	ماہ ۱		گاڑی پورہ شاہجہان پور	۱
۱۶۳۱	چودھری شکراللہ صاحب و نصراللہ صاحب از طرف برادری گاؤ قصابان محلہ محمدزئی شاہجہانپور	ماہ ۱	۱۶۳۸	عبدالعلی خانصاحب معرفت حافظ محمد اسمٰعیل صاحب وکیل یسنی زئی شاہجہان پور	۱
۱۶۳۲	مولوی حاجی عبدالواجد خانصاحب رئیس شاہجہانپور	ماہ ۱	۱۶۳۹	چندہ اہل محلہ محمدزئی معرفت فخرعالم میانصاحب خلیفہ سید ابوالحسین نوری	
۱۶۳۳	مولوی عبدالرافع خانصاحب ڈپٹی کلکٹر و رئیس شاہجہانپور	ماہ ۱		میانصاحب	۲ ۱/۲
۱۶۳۴	معرفت حاجی کرم علی صاحب چودھری سبزی فروش برادران چوبرجی شاہجہانپور	۱	۱۶۴۰	ملک حافظ محمد کفایت اللہ خانصاحب محلہ خلیل شاہجہانپور	۱
۱۶۳۵	چودھری حفیظ اللہ صاحب تاجر محمدزئی شاہجہان پور	۱	۱۶۴۱	شیخ غلام علی صاحب راولپنڈی بذریعہ منی آرڈر محمدزئی شاہجہانپور	۱
۱۶۳۶	ڈپٹی عثمان خانصاحب پختہ تالاب	۱	۱۶۴۲	تجمل حسین خانصاحب ہاتھی تھانہ	۱
۱۶۳۷	محمد عبدالرزاق خانصاحب نگی چوپلہ	۱	۱۶۴۳	منشی محمد رفعت علی صاحب رئیس گاڑیپورہ	۱
	بابو رفیع اللہ خانصاحب معرفت منشی رفعت علی صاحب رئیس		۱۶۴۴	حافظ محمد اسمٰعیل صاحب وکیل تارین	۱
				خان بہادر محمد سخاوت حسین صاحب	
			۱۶۴۵	بدایونی وکیل جھنڈا کلان شاہجہانپور	۱
			۱۶۴۶	حکیم بشیر اللہ خانصاحب یمی زئی	۱
			۱۶۴۷	حاجی محمد سعید خانصاحب نگی چوپلہ	۱

نمبر شمار	نام نامی	تصدیق	نمبر شمار	نام نامی	تصدیق
۱۶۴۸	عبدالمجید خانصاحب سوداگر رنگی چوپال شاہجہان پور	؍؍	۱۶۶۰	سلامت اللہ خانصاحب انسپکٹر رنگی چوپال شاہجہانپور	؍؍
۱۶۴۹	عبدالحمید خانصاحب سوداگر رنگی چوپال شاہجہان پور	؍؍	۱۶۶۱	نادر زمانخانصاحب علی زئی ؍؍	؍؍
۱۶۵۰	سید غلام محی الدین صاحب گاڑیپورہ	؍؍	۱۶۶۲	احمد حسن خانصاحب علی زئی ؍؍	؍؍
۱۶۵۱	احمد حسن خانصاحب عرف جمعہ خانصاحب خلیل شاہجہانپور	؍؍	۱۶۶۳	حبیب اللہ خانصاحب علی زئی ؍؍	؍؍
۱۶۵۲	محمد احمد میانصاحب نبیرہ مولے میانصاحب تراہی شاہجہانپور	؍؍	۱۶۶۴	خورشید علی میانصاحب گگرا ؍؍	؍؍
۱۶۵۳	محمد عبداللہ خانصاحب سب انسپکٹر سعرفت منشی محمد رفعت علی صاحب گاڑیپورہ شاہجہانپور	؍؍	۱۶۶۵	منشی التفات حسین صاحب وکیل ناجوخیل۔ شاہجہان پور	؍؍
۱۶۵۴	قدرت اللہ خانصاحب انسپکٹر مہمند شاہجہانپور	؍؍	۱۶۶۶	حافظ محمد برکت علی صاحب پیلی بھیت	؍؍
۱۶۵۵	علی حسن خانصاحب باقرزئی ؍؍	؍؍	۱۶۶۷	شیخ امیر حسن صاحب باقرزئی شاہجہان پور	؍؍
۱۶۵۶	زوجہ لطف علیخانصاحب علی زئی ؍؍	؍؍	۱۶۶۸	مظفر حسین خانصاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ ؍؍	؍؍
۱۶۵۷	داروغہ امداد حسین خانصاحب ہاتھی تھان شاہجہان پور	؍؍	۱۶۶۹	محمد مظفر حسین خانصاحب خلیل ؍؍	؍؍
۱۶۵۸	محمد اکبر علی خانصاحب لازاک ؍؍	؍؍	۱۶۷۰	غلام غوث خانصاحب ؍؍ ؍؍	؍؍
۱۶۵۹	خان بہادر ڈاکٹر کرامت اللہ خانصاحب	؍؍	۱۶۷۱	فضل حسین خانصاحب تحصیلدار سروہی پنشنر رنگ محل شاہجہانپور	؍؍
			۱۶۷۲	زوجہ ابوالحسن خانصاحب مرحوم خلیل۔ شاہجہانپور	؍؍
			۱۶۷۳	احمد علی خانصاحب تارین ؍؍	؍؍
			۱۶۷۴	امیر حسن خانصاحب خلیل ؍؍	؍؍

نمبر شمار	نام نامی	تعداد حصص	نمبر شمار	نام نامی	تعداد حصص
۱۶۷۵	حامد حسین خانصاحب ہاتھی تھان شاہجہان پور	۵	۱۶۸۶	عبداللہ خانصاحب پختہ تالاب شاہجہان پور	۱
۱۶۷۶	عنایت حسین خانصاحب ہاتھی تھان شاہجہان پور	۵	۱۶۸۷	عبدالقادر خانصاحب مہمند "	۱
۱۶۷۷	محمد نیاز الدین صاحب خلف شیخ محمد نجم الدین صاحب از کوہ مینی تال ساکن مہمند شاہجہان پور	۵	۱۶۸۸	محمد ولی خانصاحب پختہ تالاب "	۱
			۱۶۸۹	محمد مظہر حسین خانصاحب خلیل "	۱
			۱۶۹۰	دوست محمد خانصاحب ماسٹر اسکول ساکن شاہجہان پور	۱
۱۶۷۸	منشی عبدالرحمن صاحب ملازم ریاست معرفت فضل حسین خانصاحب بنگ کلاں شاہجہان پور	۵		از سہارنپور بذریعہ منی آرڈر	۱
			۱۶۹۱	خان بہادر خانصاحب ساکن ککرا شاہجہانپور	۱
۱۶۷۹	خان بہادر منشی عبدالحق صاحب معرفت منشی محمد رفعت علی صاحب پیلی بھیت گاڑی پورہ شاہجہانپور	۵	۱۶۹۲	منشی محمد حسین صاحب وکیل چورواہا	۱
			۱۶۹۳	سید محمد نور امیا نصاحب جھنڈا کلاں	۱
			۱۶۹۴	احسان خانصاحب وکیل چورواہا "	۱
۱۶۸۰	مولوی رضی الدین صاحب بدایونی وکیل ملاخیل شاہجہانپور (بذریعہ نوٹ)	۵	۱۶۹۵	داروغہ سید واجد علی میانصاحب دلی ناک شاہجہان پور	۱
۱۶۸۱	صبیح الدین میانصاحب رئیس ککرا شاہجہانپور	۵	۱۶۹۶	مرزا نیاز بیگ صاحب ککرا "	۱
۱۶۸۲	قاسم علی میانصاحب ککرا "	۵	۱۶۹۷	فرید الدین خانصاحب ڈپٹی کلکٹر گاڑیپورہ شاہجہان پور	۱
۱۶۸۳	بشیر علی خانصاحب انسپکٹر علی گڑھ	۱/۲ معہ			
۱۶۸۴	معرفت عبدالغفور صاحب بودھ پور	معہ	۱۶۹۸	محمد حمید رعلی خانصاحب تارین بہادر گنج - شاہجہانپور	۱
۱۶۸۵	حاجی عبدالرحمن خانصاحب باقرزئی	۱			

نمبر شمار	نام نامی	تعداد خریداری	نمبر شمار	نام نامی	تعداد خریداری
۱۶۹۹	مولوی محمد اعظم شاہ صاحب مصنف رسالہ اکمل المنشور تاجو خیل شاہجہانپور	۱ صہ	۱۷۱۲	فرید اللہ خانصاحب علی زئی شاہجہانپور	۱ صہ
۱۷۰۰	ناصر علی خانصاحب باڑوزئی "	۱ صہ	۱۷۱۳	حافظ امام الدین صاحب باقرزئی شاہجہانپوری (از غازیپور بندر بیعی آڈھ	۱ صہ
۱۷۰۱	قاضی سید محمد حسن میانصاحب جھنڈا کلان شاہجہان پور	۱ صہ	۱۷۱۴	محمد طاہر خانصاحب تحریر پچہ بھاگلپور	۱ صہ
۱۷۰۲	ڈاکٹر لطف علی خانصاحب پنشنر تاجو خیل شاہجہانپور	۱ صہ	۱۷۱۵	معرفت حاجی مولوی عبدالواحد خانصاحب منشی احمد حسن خانصاحب معرفت منشی محمد رفعت علی صاحب گاڑیپورہ شاہجہانپور	۱ صہ
۱۷۰۳	ہدایت حسین خانصاحب خلف شیر بہادر خانصاحب خلیل شاہجہانپور	۱ صہ	۱۷۱۶	محمد اسحاق خانصاحب معرفت منشی محمد رفعت علی صاحب ٹیس گاڑیپورہ شاہجہان پور	۱ صہ
۱۷۰۴	محفوظ علی صاحب مہمد گڑھی "	۱ صہ			
۱۷۰۵	مولوی فضل الرحمن صاحب محمد زئی "	۱ صہ			
۱۷۰۶	فصاحت اللہ خانصاحب امین زئی "	۱ صہ	۱۷۱۷	سلامت اللہ خانصاحب ساکن جیاپوتہ شاہجہان پور	۱ صہ
۱۷۰۷	نقشبند خانصاحب سب انسپکٹر سروی ضلع بریلی ساکن شاہجہانپور	۱ صہ	۱۷۱۸	منشی انوار حسین صاحب وکیل معرفت نائب تحصیلدار صاحب پوایان ضلع شاہجہان پور	۱ صہ
۱۷۰۸	زوجہ ابرار حسن خانصاحب امین لبسولی متانی شاہجہانپور	۱ صہ	۱۷۱۹	محمد اسمعیل خانصاحب سب انسپکٹر معرفت نائب تحصیلدار صاحب پوایان ضلع شاہجہانپور	۱ صہ
۱۷۰۹	عبدالقادر خانصاحب خلیل "	۱ صہ			
۱۷۱۰	غلام جیلانی خانصاحب " "	۱ صہ	۱۷۲۰	سید محمد امین الدین صاحب معرفت نائب تحصیلدار صاحب پوایان ضلع شاہجہانپور	۱ صہ
۱۷۱۱	مولوی ضیاء الحسن صاحب رئیس بکھراون شاہجہانپور وکیل منصفی ملہر	۱ صہ			

نمبر شمار	نام نامی	تعداد خریداری	نمبر شمار	نام نامی	تعداد خریداری
۱۷۲۱	ملک اکبر خانصاحب تاجوخیل شاہجہان پور	۵۰/		خانصاحب درکزئی شاہجہانپور	۱۰۰/
۱۷۲۲	حبیب احمد خانصاحب عزیز احمد خانصاحب متانی شاہجہانپور	۵۰/	۱۷۳۳	محمد صاحب تمباکو فروش معرفت محمد فخرالدین خانصاحب	۱۰۰/
۱۷۲۳	حافظ محمود خانصاحب مہمند "	۱۰۰/	۱۷۳۴	ملک سخاوت علی خانصاحب مہمند شاہ شاہجہان پور	۱۰۰/
۱۷۲۴	روشن علی خانصاحب خویش ابوالحسن خانصاحب مرحوم مہمند جلال نگر شاہجہان پور	۱۰۰/	۱۷۳۵	شیخ شمشاد علی صاحب کمپوڈر شفاخانہ خلیل شاہجہانپور	۵۰/
۱۷۲۵	عبدالرؤف خانصاحب ڈاکٹر مہمند جلال نگر شاہجہان پور	۱۰۰/	۱۷۳۶	حسن علی خانصاحب عرف حسن خان صاحب باڑوزئی شاہجہانپور	۵۰/
۱۷۲۶	محمد عرفان خانصاحب نارین "	۱۰۰/	۱۷۳۷	شکراللہ صاحب سبزی فروش محمدزئی شاہجہانپور	۵۰/
۱۷۲۷	مولوی علیم الدین صاحب متانی "	۱۰۰/	۱۷۳۸	احمد شاہ خانصاحب محمد شاہ خانصاحب پسران محمد غوث خانصاحب محمدزئی شاہجہانپور	۵۰/
۱۷۲۸	حیدر حسین خانصاحب بالای قلعہ	۱۰۰/			
۱۷۲۹	کرم علی خانصاحب امین امینزئی "	۱۰۰/			
۱۷۳۰	محمد صادق علی صاحب معرفت منشی رفعت علی صاحب گاڑیپورہ شاہجہانپور	۱۰۰/	۱۷۳۹	شیخ عبدالغفور صاحب لودھے پور "	۵۰/
۱۷۳۱	شیخ حامد حسن صاحب منصف پوایان ضلع شاہجہانپور معرفت سید امین الدین صاحب نائب تحصیلدار	۱۰۰/	۱۷۴۰	محمد شفاعت اللہ خانصاحب گاڑیپورہ شاہجہان پور	۵۰/
			۱۷۴۱	مولوی مخدوم بخش صاحب مختار پوایان ضلع شاہجہانپور	۵۰/
۱۷۳۲	مہمند خانصاحب معرفت محمد محی الدین	۱۰۰/	۱۷۴۲	احمد سوا خانصاحب حیات پورہ "	۱۰۰/

نمبر شمار	نام نامی	نقد روپیہ	نمبر شمار	نام نامی	نقد روپیہ
۱۷۴۳	عجائب علیخانصاحب تارین شاہجہانپور	۵۰		محمد زئی شاہجہان پور	
۱۷۴۴	ابوالحسن خانصاحب نگی چوپال "	۵۰	۱۷۵۹	محمد امین خانصاحب باقوزئی "	۵۰
۱۷۴۵	قدرت خانصاحب ایمن زئی "	۵۰	۱۷۶۰	منشی شیخ ابرار حسین صاحب مختار عام معرفت منشی رفعت علی صاحب	
۱۷۴۶	ملک شیر علیخان صاحب " "	۵۰			
۱۷۴۷	عبدالکریم خانصاحب ملاخیل "	۵۰		محمد زئی شاہجہان پور	۵۰
۱۷۴۸	حافظ عبدالغنی خانصاحب نگی چوپال "	۵۰	۱۷۶۱	منشی علی حسین صاحب کارندہ معرفت منشی محمد رفعت علی صاحب	
۱۷۴۹	محمد فضل خان صاحب معرفت محمد فخرالدین خانصاحب	۵۰		محمد زئی شاہجہان پور	۵۰
۱۷۵۰	حاجی فیض اللہ خانصاحب خلیفہ تارین ضلع شاہجہان پور	۵۰	۱۷۶۲	منشی شیخ محمود احمد صاحب گرداور معرفت منشی رفعت علی صاحب	
۱۷۵۱	سلیم شاہ صاحب تاجوخیل "	۵۰		محمد زئی شاہجہان پور	۵۰
۱۷۵۲	مصاحب علیخانصاحب عرف موسیٰ خانصاحب علی زئی شاہجہانپور	۵۰	۱۷۶۳	سید دلاور علی صاحب منیجر معرفت منشی رفعت علی صاحب محمد زئی شاہجہان پور	۵۰
۱۷۵۳	مظہر حسن خانصاحب ہاتھی تھان "	۵۰			
۱۷۵۴	کرم علی خانصاحب کن ککرا "	۵۰	۱۷۶۴	مولوی انظار الحق صاحب رجسٹر معرفت منشی رفعت علی صاحب	
۱۷۵۵	داروغہ نیاز اللہ خانصاحب "	۵۰			
۱۷۵۶	قاسم میانصاحب کلان "	۵۰		محمد زئی شاہجہان پور	۵۰
۱۷۵۷	سید بشیر الدین میانصاحب ملاخیل "	۵۰	۱۷۶۵	محمد نیاز علی خانصاحب ڈاکٹر انٹہ "	۵۰
۱۷۵۸	شیخ اعجاز حسین صاحب مختار عام معرفت منشی محمد رفعت علی صاحب		۱۷۶۶	فضل احمد خانصاحب باڑوزئی "	۵۰
			۱۷۶۷	حکیم روشن علی خانصاحب نمبردار لال نگر "	۵۰

نمبر شمار	نام نامی	فضل خدمتگار	نمبر شمار	نام نامی	فضل خدمتگار
۱۷۶۸	محمد لطافت علیخانصاحب تارین شاہجہان پور	۷	۱۷۸۳	محمد عزت اللہ خانصاحب جونپوری	۷
۱۷۶۹	ملک احمد علی خانصاحب برادر عظمت اللہ خانصاحب ایمن زئی شاہجہان پور	۷	۱۷۸۴	محمد سعید خانصاحب ایمن زئی شاہجہانپور	۷
			۱۷۸۵	مولوی عبدالحق صاحب ملاخیل "	۷
			۱۷۸۶	یوسف علی خانصاحب متانی "	۷
			۱۷۸۷	مولوی محمد حسین خانصاحب خلف مولوی کاظم خانصاحب گارڈیپورہ شاہجہان پورہ	۷
۱۷۷۰	مولوی محمود رضا صاحب بدایونی وکیل تاجوخیل شاہجہان پور	۷			
۱۷۷۱	امیر خانصاحب قصبہ کانٹ "	۷	۱۷۸۸	سید فدا علی صاحب محمدزئی شاہجہانپور	۷
۱۷۷۲	ملک حسن خانصاحب باڑوزئی "	۷	۱۷۸۹	محمد جمیل میاں صاحب جھنڈا کلاں "	۷
۱۷۷۳	محمد خانصاحب " "	۷	۱۷۹۰	مظہر علی خانصاحب ایمن زئی "	۷
۱۷۷۴	عنایت خانصاحب " "	۷	۱۷۹۱	محمد مشرف حسین خانصاحب خلیل "	۷
۱۷۷۵	شیخ برکت صاحب " "	۷	۱۷۹۲	برکت علی خانصاحب مہمند جلال نگر	۷
۱۷۷۶	قاسم علی خانصاحب پشنر "	۷	۱۷۹۳	سید ابرار حسین صاحب رئیس محمدزئی	۷
۱۷۷۷	ملک اکبر علی خانصاحب متانی "	۷	۱۷۹۴	خلیفہ عبدالمجید شاہ صاحب پوسٹ ماسٹر پنڈاور	۷
۱۷۷۸	محمد وزیر خانصاحب مختار محمدزئی "	۷			
۱۷۷۹	شیخ عبدالمجید صاحب خلف عبداللہ		۱۷۹۵	بشیر الدین خانصاحب خلف نور الدین خانصاحب متانی شاہجہانپور	۷
۱۷۸۰	جوتہ والے محمدزئی شاہجہانپور	۷			
۱۷۸۱	مولوی غلام محی الدین خانصاحب سن زئی شاہجہانپور	۷	۱۷۹۶	احمد حسین خانصاحب ایکٹوزر	۷
			۱۷۹۷	حافظ نور محمد صاحب رسٹر اضلع بیلا	۷
۱۷۸۲	مشیت اللہ خانصاحب ایمن زئی "	۷	۱۷۹۸	مولوی محمد اظہر میاں صاحب ملاخیل شاہجہانپور	۷

نمبر شمار	نام نامی	نمبر شمار	نام نامی	نمبر شمار
۱۷۹۹	منشی بدھ سین صاحب ملازم مولوی محمد مسیح الزمان خانصاحب و محاسب نمبر ۲		منشی محمد رفعت علی صاحب گاڑیپورہ شاہجہان پور	۱۸۰۹
۱۸۰۰	ظہور خانصاحب وکیل امین ڈی شاہجہانپور	۵	شیخ خلیل الرحمن صاحب معرفت منشی محمد رفعت علی صاحب گاڑیپورہ شاہجہان پور	۱۸۱۰
۱۸۰۱	صدیق اللہ خانصاحب " "	۵	شیخ قطب الدین صاحب معرفت منشی محمد رفعت علی صاحب گاڑیپورہ شاہجہان پور	۱۸۱۱
۱۸۰۲	ریاض اللہ خانصاحب " "	۵	حشمت اللہ خانصاحب محمد بشاہ۔ شاہجہانپور	۱۸۱۲
۱۸۰۳	شیخ واحد علی صاحب معرفت منشی محمد رفعت علی صاحب گاڑیپورہ شاہجہانپور	۵	شیخ فیض محمد صاحب " "	۵
۱۸۰۴	سید اسرار علی صاحب معرفت منشی محمد رفعت علی صاحب گاڑی پورہ شاہجہان پور	۵	محمد یوسف خانصاحب سب جسٹرار معرفت نائب تحصیلدار صاحب پوایان ضلع شاہجہان پور	۱۸۱۳
۱۸۰۵	ڈاکٹر وزیر علی خانصاحب معرفت منشی محمد رفعت علی صاحب گاڑیپورہ شاہجہان پور	۵	محمد اسد خانصاحب فرق امین معرفت نائب تحصیلدار صاحب پوایان ضلع شاہجہان پور	۱۸۱۴
۱۸۰۶	شیخ برکت علی صاحب معرفت منشی محمد رفعت علی صاحب گاڑیپورہ شاہجہان پور	۵	شیخ نظام علی صاحب کفش فروش باقرزئی شاہجہان پور	۱۸۱۵
۱۸۰۷	شیخ فرحت علی صاحب معرفت منشی محمد رفعت علی صاحب گاڑیپورہ شاہجہان پور	۵	خانزادہ برکت اللہ خانصاحب بکلی پورہ شاہجہان پور	۱۸۱۶
۱۸۰۸	ملک الطاف علی خانصاحب معرفت	۵		۱۸۱۷

نمبر شمار	نام نامی	تعداد توپ	نمبر شمار	نام نامی	تعداد توپ
۱۸۱۹	سید اعجاز شاہ صاحب تاجوخیل شاہجہان پور	۷	۱۸۳۰	ابرار حسین خانصاحب عرف ابرو خان نارین شاہجہان پور	۱
۱۸۲۰	حاجی غلام مولا خانصاحب معہ فت حکیم عبدالقادر خانصاحب گاڑیپورہ شاہجہان پور	۷	۱۸۳۱	سید نیاز احمد میان صاحب نارین "	۱
			۱۸۳۲	خدا بخش ملازم سید سلیم شاہ صاحب تاجوخیل شاہجہان پور	۱
۱۸۲۱	محمد حفیظ اللہ خانصاحب سالدار پنشنر خلیل شاہجہان پور	۷	۱۸۳۳	حافظ احمد حسین خانصاحب چشتی باتھی پٹھان شاہجہانپور	۱
۱۸۲۲	حافظ محمد جعفر خانصاحب رنگ محلا شاہجہان پور	۷	۱۸۳۴	نواب نیاز الدین خانصاحب لکھرا شاہجہان پور	۱
۱۸۲۳	ملک نتھو خانصاحب لکھرا شاہجہانپور	۷	۱۸۳۵	مرزا باقر بیگ صاحب کارندہ ریاست معرفت منشی محمد رفعت علی صاحب محمد زئی شاہجہان پور	۱
۱۸۲۴	منشی محمد سعید خانصاحب ملازم علی بھائی ہاتھی پٹھان شاہجہانپور	۷			
۱۸۲۵	عنایت علی خانصاحب امین زئی "	۱	۱۸۳۶	منشی امداد حسین صاحب سایہ نویس معرفت منشی محمد رفعت علی صاحب محمد زئی شاہجہان پور	۱
۱۸۲۶	حاجی غلام محی الدین صاحب نصرت زئی شاہجہان پور	۱			
۱۸۲۷	محمد جمیل الدین میانصاحب ملاخیل "	۱	۱۸۳۷	شیخ الانجش صاحب میندار و رئیس معرفت منشی محمد رفعت علی صاحب محمد زئی شاہجہانپور	۱
۱۸۲۸	نظام علی خانصاحب عرف علیخان علی زئی شاہجہان پور	۱	۱۸۳۸	منشی ضامن حسین نصاحب مختار عام میر نواب علی صاحب معرفت منشی محمد رفعت علی صاحب محمد زئی شاہجہان پور	۱
۱۸۲۹	حبیب اللہ خانصاحب معرفت محمد فخر الدین خانصاحب	۱			

نمبر شمار	نام نامی	تعداد روپیہ	نمبر شمار	نام نامی	تعداد روپیہ
۱۸۳۹	منشی رحم اللہ خانصاحب مختار رامور سنگھ معرفت منشی محمد رفعت علی صاحب۔ محمد زئی شاہجہان پور	۱ر	۱۸۴۹	سید فدا حسین صاحب نقلنویس تحصیل محمد زئی شاہجہان پور معرفت منشی محمد رفعت علی صاحب	۱ر
۱۸۴۰	سید الطاف علی صاحب رئیس و زمیندار معرفت منشی رفعت علی صاحب محمد زئی شاہجہان پور	۱ر	۱۸۵۰	ابرار حسین خانصاحب سن زئی شاہجہان پور	۱ر
۱۸۴۱	حکیم ہدایت اللہ خانصاحب نگی چوپال شاہجہان پور	۱ر	۱۸۵۱	ابرار حسن خانصاحب قانونگوئی تاجوخیل شاہجہان پور	۱ر
۱۸۴۲	محمد روشن علی خانصاحب تارین شاہجہان پور	۱ر	۱۸۵۲	غلام قادر خانصاحب مہمند جلال نگر شاہجہان پور	۱ر
۱۸۴۳	شیخ عبد الوہاب صاحب مظفر گنج شاہجہان پور۔	۱ر	۱۸۵۳	ڈاکٹر غلام جیلانی صاحب مہمند جلال نگر شاہجہان پور	۱ر
۱۸۴۴	محمد مہیج الدین خانصاحب باڑوزئی شاہجہان پور	۱ر	۱۸۵۴	حبیب اللہ خانصاحب باڑوزئی شاہجہان پور	۱ر
۱۸۴۵	کرامت اللہ خانصاحب باڑوزئی "	۱ر	۱۸۵۵	حیدر علیخانصاحب پنشنر باڑوئی شاہجہان پور	۱ر
۱۸۴۶	عبد الرحمان خانصاحب " "	۱ر	۱۸۵۶	شیخ نظام علی صاحب متانی شاہجہان پور	۱ر
۱۸۴۷	اسد علی خانصاحب " "	۱ر	۱۸۵۷	منشی محمد حسین صاحب شفاخانہ محمد زئی شاہجہان پور۔	۱ر
۱۸۴۸	مولوی سید عبد الواحد صاحب قصبہ رابہا ضلع شاہجہانپور	۱ر			

نمبر شمار	نام نامی	نذرانہ وچندہ	نمبر شمار	نام نامی	نذرانہ وچندہ
۱۸۵۸	عظمت اللہ خانصاحب ٹال چوبینہ والے محمد زئی شاہجہان پور	۱ر	۱۸۷۴	مولوی محمد مسیح الزمانخانصاحب	۱ر
۱۸۵۹	حافظ غلام حسین صاحب محمد زئی "	۱ر	۱۸۷۵	مسماۃ مقصودن زوجہ شیخ بدھو	۱ر
۱۸۶۰	شیران خانصاحب " "	۱ر	۱۸۷۶	انشاء اللہ خانصاحب حیات پورہ شاہجہان پور	۱ر
۱۸۶۱	نلدر خانصاحب " "	۱ر	۱۸۷۷	عنایت اللہ خانصاحب حیات پورہ شاہجہان پور	۱ر
۱۸۶۲	سید رحیم الدین میانصاحب مختار "	۱ر	۱۸۷۸	منشی غلام عباس صاحب کلرک پوایان ضلع شاہجہان پور	
۱۸۶۳	اسد علی خانصاحب " "	۱ر		معرفت نائب تحصیلدار صاحب	۱ر
۱۸۶۴	غلام حسین خانصاحب مدرس "	۱ر	۱۸۷۹	منشی سید ولی اللہ صاحب بخشی پوایان ضلع شاہجہان پور معرفت نائب تحصیلدار صاحب	۱ر
۱۸۶۵	شیخ انور علی صاحب " "	۱ر			
۱۸۶۶	مظہر علیخانصاحب امین زئی "	۱ر	۱۸۸۰	منشی قدرت علی صاحب سزاول کورٹ پوایان شاہجہان پور	۱ر
۱۸۶۷	محمد حسن خانصاحب باڑوئی "	۱ر	۱۸۸۱	مسماۃ موتی بیگم صاحبہ زمیندار امرسنڈا شاہجہان پور معرفت نائب تحصیلدار صاحب	۱ر
۱۸۶۸	ظہور حسن خانصاحب ککرا "	۱ر			
۱۸۶۹	ملک عوض علی خانصاحب ثانی "	۱ر	۱۸۸۲	شیخ رمضان معرفت نائب تحصیلدار صاحب پوایان ضلع شاہجہان پور	۱ر
۱۸۷۰	کنہی لال صاحب ماسٹر بہادر گنج شاہجہان پور	۱ر			
۱۸۷۱	مظہر حسین خانصاحب مہمند جلال نگر شاہجہان پور	۱ر			
۱۸۷۲	شاد منور صاحب الہ آبادی معرفت حافظ امام الدین صاحب	۱ر			
۱۸۷۳	منشی محمد حسین صاحب ملازم				

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ	نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۱۸۸۳	شیخ منور علی صاحب مدرس معرفت نائب تحصیلدار صاحب پوایان شاہجہان پور	۱۰/	۱۸۸۹	حاجی محمد حسن خانصاحب قاضی خیل شاہجہان پور	۹/
۱۸۸۴	شیخ فرزند علی صاحب معرفت نائب تحصیلدار صاحب پوایان شاہجہان	۱۰/	۱۸۹۰	حافظ سیف اللہ خانصاحب کمپوڈر شفاخانہ پوایان	۸/
۱۸۸۵	منشی ولی اللہ بیگ صاحب گرداور معرفت نائب تحصیلدار صاحب پوایان شاہجہان پور	۱۰/	۱۸۹۱	عبدالعزیز خانصاحب کمپوڈر شفاخانہ تارین شاہجہان پور	۸/
۱۸۸۶	منشی شیخ رحیم بخش صاحب کاردہ معرفت نائب تحصیلدار صاحب پوایان شاہجہان پور	۱۰/	۱۸۹۲	مولوی قاسم علی صاحب محمدزئی شاہجہان پور	۸/
۱۸۸۷	حاجی واحد اللہ خانصاحب معرفت سید فخر عالم میانصاحب محمدزئی شاہجہان پور	۱۰/	۱۸۹۳	ڈاکٹر قاسم علی خانصاحب محمدزئی شاہجہان پور	۸/
۱۸۸۸	نامعلوم الاسم	۱۰/	۱۸۹۴	محمد حسین خانصاحب جمعدار تحصیلی معرفت نائب تحصیلدار صاحب پوایان شاہجہان پور	۸/
				خیرخواہ ندوہ	۰/

بقایا گذشتہ مع سنوات

تفصیل بقایا

دفتر ندوۃ العلما		
دارالعلوم		
وظیفہ مصریہ		
اشاعۃ الاسلام		
خزانۂ محمدیہ		
دارالافتا		

تفصیل آمدنی سال پنجم از شوال ۱۳۱۵ھ تا رمضان ۱۳۱۶ھ

تفصیل

چندہ و کتب		
عطیہ سرکار عالی والی دکن		
امیر الامرا شیخ بہاؤ الدین صاحب ایالت پناہ جونا گڑھ		
شیخ وحید الدین صاحب بیرسٹر ایٹ لا کرنی میرٹھ		
متفرق عطیات		
قیمت کتب		
دارالعلوم		
اشاعۃ الاسلام		
دارالافتا		
خزانۂ محمدیہ		
زکوٰۃ		

نقشہ جمع خرچ دفتر ندوۃ العلما بابتہ سال پنجم من ابتدائے ماہ شوال ۱۳۱۵ھ لغایت ماہ رمضان ۱۳۱۶ھ

تنخواہ ملازمین دفتر دار العلوم ندوۃ العلما بابت سال پنجم من ابتدائے ماہ شوال ۱۳۱۵ھ لغایت آخر رمضان ۱۳۱۶ھ

نمبر	نام ملازم مع عہدہ	تنخواہ ماہوار	ایام کارکردگی	زیادہ	کیفیت
۱	مولوی سید محمد عبد الحی صاحب مددگار ناظم	۴۰	۱۲ ماہ من ابتدائے ماہ شوال ۱۳۱۵ھ لغایت رمضان ۱۳۱۶ھ	سالانہ ۴۸۰	بوجہ تخفیف مصارف کہ مددگار صاحب کی ۱۲ ربیع الثانی ۱۳۱۶ھ سے ۴۰ ماہوار بجائے ۳۰ کردی گئی اور ۲۰ جمادی الاولی ۱۳۱۶ھ تک ۳۰ روپیہ شرح پر رہی اسلیے ۱۰ کی کمی واقع ہوئی مندرجۂ بالا بجائے ۴۰ کے ۳۰ ہوے اسلیے ۱۰ کی کمی واقع ہوئی۔
۲	مولوی محمد عبد اللطیف صاحب مفتی ندوہ	۳۰	〃	ماہ ۱۰	
۳	مولوی سید احمد حسن صاحب سرشتہ دار ندوہ	۳۰	من ابتدائے ماہ شوال ۱۳۱۵ھ لغایت ۱۲ ربیع الثانی ۱۳۱۶ھ ۶ ماہ ۱۳ یوم	۱۰	بوجہ تخفیف مصارف ۱۲ ربیع الثانی کو سرشتہ دار تخفیف میں آگئے۔
۴	محمد علی محرر ندوۃ العلما	۱۵ و ۱۰	۱۲ ماہ از شوال ۱۳۱۵ھ لغایت رمضان ۱۳۱۶ھ	ماہ ۱۴/۱۳	جلسۂ انتظامیہ منعقدہ ۲۰ جمادی الثانی سے محرر کی تنخواہ میں ۵ کا اضافہ کیا گیا اور بجائے ۱۵ کے ۲۰ کیے گئے

نمبر شمار	نام ملازم مع عہدہ	تنخواہ ماہوار	ایام کارکردگی	میزان	کیفیت
۵	محرر افتا	متفرق بشرح		۹/۶	
۶	مولوی عبدالشکور صاحب مدرس	۵	من ابتدای یکم رجب ۱۳۱۶ھ لغایت آخر رمضان ۱۳۱۶ھ ۳ ماہ	۵	آپ کا تقرر یکم رجب ۱۳۱۶ھ سے بمشاہرہ ۵ ماہانہ پر ہوا۔
۷	مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیارپوری	۵	من ابتدای شوال ۱۳۱۵ھ لغایت رجب ۱۳۱۶ھ ۱۰ ماہ	۵	
۸	منشی واجد علی صاحب خوشنویس	۵	من ابتدای ۱ جمادی الاولے ۱۳۱۶ھ لغایت ۱۳ رمضان ۱۳۱۶ھ ۴ ماہ ۱۳ یوم	۱۰/۹ للعہ	آپکا تقرر ۱۷ جمادی الاولے ۱۳۱۶ھ سے بمشاہرہ ۵ ماہوار پر ہوا۔
۹	چپراسی	متفرق بشرح	۱۲ ماہ	۱۳/۵ للعہ	
۱۰	بہشتی	〃	〃	۱۳/۵ للعہ	
۱۱	خاکروب	〃	〃	۸/۶ لعہ	
۱۲	باورچی	〃		۱۳/۵ للعہ	
۱۳	خدمت گار	〃		۷/۶ لعہ	
	میزان کل			۱۱۱/۱۰ ۱۱۱/۶	

وجہ صرفہ	تعداد یا تعلق	کیفیت
ب ۲ مصارف ڈاک		
اسٹامپ	۱۷ معہ	
محصول پارسل و خطوط	۶ للوبیہ	
بیرنگ وغیرہ		
ب ۳ دفتر		
کرایہ مکان کا پنجومین ابتدای شوال ۱۳۱۵ھ لغایت رمضان ۱۳۱۶ھ		
مصارف روشنی	۱۳ ر	
خرید ظروف چینی و تمام چینی وغیرہ	۱۱ ر ۶	
جلدبندی کتب افتا و دفتر ندوۃ العلما	۶ ر ۹	
قلم و روشنائی و جاذب وغیرہ	۳ ر	
کاغذ	۷ ر	
صندوق چیڑ برای الماری	۳ للبہ	
مرمت اشیای دفتر	۹ عہ	
انعام عیدین چٹھی رسان	۱۲ عہ	
مجلد بڑہ دفتر ندوۃ العلما	۱۰ ر	

وجہ صرفہ	تعداد یا تعلق	کیفیت
خرچ متفرق سوتلی و کوندھ وغیرہ	۵ ر	
ب ۴ مصارف		
خوراک طلبا من ابتدای ۹ جمادی الاولے طلبای ارالاقامۃ دارالعلوم لغایت رمضان ۱۳۱۶ھ	ماہ ۹ ر ۱۲	
بابت قیمت چارپائی ۱۲ عدد	۱۲	
بابت طیاری پارچہ	۱۰ ر ۶	
متفرق اخراجات	۴ ر	
ظروف مسی	۷ ر ۶	
سامان ورزش	۶ ر	
خرید کتب طلبا	۱۵ ر ۳	
قلم روشنائی و وصلی وغیرہ	۳ عہ	
ب ۵ مرمت دارالعلوم		
بابت مطالبہ دارالعلوم	الف ۱	حوالہ منشی طہور علی صاحب خان بہادر
کیواڑ و چوکھٹ و دیگر چوب وغیرہ	ماہ ۶	

وجہ صرف	تعداد و قیمت	کیفیت	وجہ صرف	تعداد و قیمت	کیفیت
مصالحہ کانپ وغیرہ	۰۰				
اُجرت معماران ومزدوران	ماہ ۱۳ ۰۰				
	۰۰		ب ۹		اخراجات جلسہ خاص مقام کانپور بابت شوال ۱۳۱۵ھ
			بابت مہمانداری	للعہ ۰۰	
			کرایہ گاڑی وغیرہ	۱۵ ۰۰	
ب ۶		خرید اشیای دارالعلوم	صفائی مکان	۶ ۰۰	
گھڑی برلے دارالعلوم	۰۰		مزدوری سامان کرسی		
خرید گھڑیال	۰۰		و پلنگ وغیرہ	۱۲ ۰۰	
خرید دری ۴۲ عدد	۰۰		سامان روشنی	۱۳ ۰۰	
خرید ٹاٹ برنج	۰۰		فرش چٹائی	۳ ۰۰	
فرش چٹائی ۳۲۲ گزنی صدی	۰۰		متفرق اخراجات	۰۰	
ب		مصارف قیام مولوی حفیظ اللہ صاحب	ب ۱۰		مصارف طبع
مولانا الواکامد محمد عبدالحمید صاحب من ابتدای ۱۱ رجب لغایت ۳ رمضان ۱۳۱۶ھ	۰۰	من ابتدای شوال ۱۳۱۵ھ لغایت رمضان ۱۳۱۶ھ	چھپائی بابت قیام دارالعلوم ومختصر کیفیت واشتہار دارالافتا وخطوط روسا ومتفرقات مع قیمت وغیرہ		
ب		یتیم خانہ کان پور	وبعدہ سالگذشتہ وغیرہ	۰۰	
مدد خرچ یتیم خانہ کان پور ۱۲ ماہ بحساب ۰۰ ماہوار	ماہ ۰۰		ب ۱۱		مرمت مکان دفتر کانپور
			مرمت مکان دفتر کان پور	۰۰	

وجہ صرف	تعداد رقم	کیفیت	وجہ صرف	تعداد رقم	کیفیت
ب ۱۲	سفر خرچ		تا لکھنؤ بکار زندہ	۴ر ۶	
سفر خرچ مولوی غلام محمد صاحب			مولوی سید محمود علی صاحب		
و مولوی حفیظ اللہ صاحب			آمد و رفت کانپور تا لکھنؤ	۱۰ر ۶	
از کان پور تا لکھنؤ	۳ر ۶		مولوی شاہ سلیمان صاحب		
سفر خرچ واپسی از لکھنؤ مع			پھلواروی بابت سفر		
کرایہ گاڑی تا کان پور	۱۵ر ۶		خرچ کلکتہ	۸ر	
سفر خرچ مولوی غلام محمد صاحب					
دورہ پنجاب	۱۰ر				
سفر خرچ منشی نہال احمد صاحب					
برائے شرکت جلسہ کانپور	۴ر				
سفر خرچ ناظم صاحب آمد و رفت					
علیگڈھ	۱۰ر				
دورہ ناظم صاحب شاہجہانپور					
و بریلی وغیرہ	۵ر				
سفر خرچ مولوی شاہ سلیمان					
صاحب پھلواروی مع ایک					
مقام رودولی	۴ر				
سفر خرچ مولوی حفیظ اللہ					
صاحب آمد و رفت کانپور					

وجہ صرف	تعداد رقم	کیفیت
ب ۱۳	مصارف مہانداری ارکان انتظامیہ	
مہانداری ارکان	۲۹ر ۶	
ب ۱۴	مصارف جلسہ افتتاح	
اخراجات جلسہ افتتاح	۱۲ر	
ب ۱۵	رقوم حساب طلب	
رقم مجموعی حساب طلب	۶ر ۴	

میزان صرف من ابتدا شوال ۱۳۱۵ھ لغایت رمضان ۱۳۱۶ھ

گوشوارہ جمع خرچ جلسہ ندوۃ العلما منعقدہ شاہجہان پور مرتبہ مولوی مسیح الزمان خانصاحب رئیس شاہجہانپور

آمد		خرچ	
آمدنی چندہ	۱۱۴۳ ۶۳	خرید لفافہ و ٹکٹ وغیرہ بنابر خطوط	۹ ۶
فروخت ظروف تام چینی	۱۵ ۱	تیاری مقام جلسہ و فراہمی سامان	۳۴ ۳
فروخت لالٹین	۹ ۱۲	کرایہ ریل و شکرم و یکہ برای مہمانان	۵ ۱
		طبع اشتہارات و خطوط	۳ ۶
		خرید ظروف تام چینی وغیرہ	۶
		خرید لالٹین	۳
		پان ڈلی حقہ وغیرہ	۹ ۶
		خرچ طعام مہمانان	۹
	۱۱۷۳ ۱۵	میزان کل	۱۱۷۳ ۲

باقی

۱۳

فہرست عطاہای متفرق

نمبر شمار	نام عطا کنندہ	مقدار عطیہ	مدعطیہ
۱	چودہری محمد عظیم متعلقدار گرانی آنریری واسسٹنٹ کمشنر سندیلہ	۵۰	مصارف طلبا
۲	خان بہادر مولوی عبدالصمد صاحب وکیل غازیپور	۵۰	شیرینی
۳	ڈاکٹر عبدالواحد صاحب رئیس صدر بازار لکھنو	۴۰	//
۴	مولوی مسیح الزمان خانصاحب رئیس شاہجہانپور	۱۲۵	سامان ورزش طلبا
۵	شاہ قاسم علی صاحب کلیمی دہلوی	۲۵	شیرینی علما درجہ دورات
۶	خان بہادر منشی اظہر علی صاحب وکیل لکھنو	۲۵	
۷	مولوی خلیل الرحمن صاحب سہارنپور	۱۰۰	//

فہرست اشیای متفرقہ جو اہل ہمت نے دارالعلوم کو عنایت کیں

نمبر شمار	نام عطا کنندہ مع پتہ	نام اشیاء
۱	مولوی گل محمد صاحب پیش امام شاہ آباد ضلع ہردوئی	جیب گھڑی مع چین
۲	زوجہ حاجی محمد سعید خانصاحب مرحوم بالا طلائی ۲ عدد	
۳	چوپال شاہجہان پور	
۴	غیر معلوم الاسم معرفت مولانا شاہ سلیمان صاحب	جیب گھڑی مع چین
۵	منشو مہتر نواب قادر	ایک گلاس بھرت چشمہ
۶	علی خان صاحب	ایک چادر شالی ایک آئینہ
۷	شیر علیخان صاحب انسپکٹر	جانماز دری کلان ایک
۸	منشی شاہجہان پور	ایک مصلے
۹	معرفت حاجی اعزحسین خان صاحب از مستورات	تبانہ نقرئی زنانہ ۲ عدد
۱۰	معرفت پیران شاہجہانپور	بانک نقرئی ایک
۱۱	غلام حسن خان صاحب بخشہ تالاب شاہجہانپور	لباس
۱۲	بہادر شاہ صاحب بریلی	کلاہ لیدار ایک
۱۳	فقیر محمد خانصاحب کلرک ورکشاپ علی گڈہ	گھڑی دسٹن واچ ایک (عدد)
۱۴	حافظ غفور الدین صاحب ڈپٹی انسپکٹر پنشنر بریلی	دوشالہ زرد ایک
۱۵	والدہ سرفراز حسین صاحب	تبانی سادی نقرئی ۲ عدد
۱۶	متفرق۔ چوڑی نقرئی۔ بانک نقرئی جھلا نقرئی پھعا بخہ نقرئی دوباہی طلائی محلے دار	
۱۷	متفرق انگرکھا۔ مرزائی سیاہ۔ انگرکھی سفید ٹوپی دوپلی انگرکھا گرم دوپلا انگرکھا سفید تہ۔ پائجامہ گرم ململ سفید چادر	

فہرست کتب خانہ دار العلوم ندوۃ العلما

نمبر	نام کتاب	مطبوعہ / قلمی	خرید / وقف
	مصاحف متبرکہ		
۱	قرآن مجید با ترجمہ اردو مولوی نذیر احمد صاحب ۲ جلد		موقوفہ مولوی صاحب
۲	قرآن مجید جلی قلم	فیض عام دہلی	موقوفہ مولوی محمد عبد الرحمن صاحب شاہ آباد ضلع ہردوئی
۳	〃	نولکشوری	موقوفہ شیخ عبد الکریم صاحب شاہجہانپور محلہ مہمان شاہ
۴	قرآن مجید خفی قلم	〃	موقوفہ مولوی عبد الحفیظ صاحب شاہجہانپور محلہ تارین کلی بایام جلسہ
۵	قرآن مجید مترجم اردو	اخبار دہلی	〃
۶	قرآن مجید	قلمی	. 〃
۷	〃 خفی قلم	نولکشوری	〃
۸	قرآن مجید	قلمی	موقوفہ منشی سرفراز علی صاحب رئیس فیض آباد
۹	پارۂ عم متیارلون انجیل اردو	مجتبائی لکھنؤ کلکتہ	خریدا زوفقرمذہ موقوفہ مولوی محمد عظیم صاحب مرحوم عظیم آبادی
	تجوید و قرأت		
۱۰	سراج القاری	قلمی	〃
	تفسیر		
۱۱	سواطع الالہام	نولکشوری	موقوفہ مولوی محمد عبد الرافع خان صاحب رئیس شاہجہانپور
۱۲	جلالین مع کمالین	جیون پرکاش دہلی	〃

نمبر	نام کتاب	مطبوعہ یا قلمی	خریدہ یا وقف
۳	عرائس البیان جلد	نولکشوری	مولوی عبدالرافع خان
۴	اول و ثانی		صاحب
۵	بیضاوی جلد اول	"	"
۵	و ثانی	"	"
۷	ایضاً جلد اول	قلمی	"
۸	سراج المنیر	نولکشوری	"
	ہر چار جلد		
۹	تفسیر کبیر ہر شت	مصر	"
	جلد		
۱۰	حاشیۂ عبدالحکیم بر	مرتضوی	"
	بیضاوی		
۱۱	تفسیر جلالین	بمبئی	"
۱۲	ہالین حاشیۂ جلالین	نظامی	"
۱۳	تفسیر کشاف جلد	مصر	"
	ثانی		
۱۴	شرح شواہد کشاف	"	"
۱۵	مدارک التنزیل	فضل المطابع	"
۱۶	فتح العزیز جلد اول	محمدی	"
۱۷	تفسیر حسینی جلد	قلمی	"
	اول و ثانی		

نمبر	نام کتاب	مطبوعہ یا قلمی	خریدہ یا وقف
۱۸	اتقان	احمدی	"
۱۹	تفسیر احمدی	حسنی	"
۲۰	تفسیر سورۂ یوسف		
	منظوم	صدیقی	"
۲۱	مستخلص المعانی	سوسائٹی بریلی	"
۲۲	اعراب القرآن		"
۳۳	تفسیر بیضاوی	احمدی دہلی	موقوفۂ مولوی
	در دو جلد		محمد عظیم صاحب مرحوم
۳۲	تفسیر کبیر درشت		موقوفۂ نواب
	جلد	مصر	سعیدالدین احمد خان
			صاحب رئیس دہلی
			و جاگیردار لمارد
۳۳	جلالین مع کمالین	ہندو پریس	موقوفۂ مولوی
			محمد عظیم صاحب مرحوم
۳۴	فتح العزیز جلد اول	افضل المطابع	"
۳۵	" جلد ثانی	محمدی لاہور	"
۳۶	" جلد ثالث	"	"
۳۷	حاشیۂ جلالین	انسٹیٹیوٹ	
		پریس علیگڑھ	"
۳۸	تفسیر حسینی در دو جلد	نولکشوری	"

۳۹	جامع التفاسیر	مصطفائی دہلی	مولوی محمد عظیم صاحب	۴۴	اعجاز القرآن	مصر	خریدا ز دفتر ندوہ
۴۰	تفسیر زاد الآخرہ		موقوفۂ میرزا	۴۵	جلالین	〃	وقف کردۂ ڈپٹی
	حصۂ اول جلد اول	نولکشوری	سعد الدین احمد خان				عبد الرحیم صاحب
			صاحب رئیس موضع	۴۶	مدارک التنزیل	افضل المطابع دہلی	〃
			قاسم گنج ضلع	۴۷	تفسیر کبیر مع تفسیر		موقوفۂ مولوی
			شاہجہانپور۔		ابو سعود دہشت جلد	مصر	ناظر حسین صاحب
	ایضاً حصۂ ثانی						وکیل سہارنپور
	جلد اوّل	〃	〃	۴۸	سراج المنیر در		
	ایضاً حصۂ اول				چہار جلد	〃	〃
	جلد ثانی	〃	〃	۴۹	اتقان	〃	〃
	ایضاً حصۂ ثانی				〃	احمدی دہلی	وقف کردۂ مولوی
	جلد ثانی	〃	〃				حکیم ولی اللہ صاحب
۴۱	تفسیر کشاف در	قلمی	وقف کردۂ منشی				ضلع رائے بریلی
	چہار جلد		سرفراز علی صاحب	۵۰	تاویل السورہ		وقف کردۂ ملا
			رئیس فیض آباد		الفاتحہ	مصر	ملا عبد القیوم صاحب
۴۲	تفسیر جلالین	〃	〃				تعلقدار لنگسگور
۴۳	روح المعانی						علاقۂ حیدر آباد
	در جلد	مصر	موقوفۂ مولوی				دکن
			محمد عبد اللطیف	۵۱	فتح البیان در دہ	〃	موقوفۂ نواب
			صاحب منصف		جلد		علی حسن خان صاحب
			مراد آباد				رئیس بھوپال

حدیث

۵۱	تیسیر القاری در شش جلد	علوی لکھنؤ	موقوفہ مولوی محمد عبدالرافع خان صاحب رئیس شاہجہانپور	۶۴	سنن ابی داؤد کامل	محمدی	〃
				۶۵	شروح اربعہ ترمذی		
				۶۶	جلد اول	نظامی	〃
				۶۷	ابن ماجہ	فاروقی	〃
				۶۸	الارشاد والساری		
۵۳	عمدۃ القاری یازدہ جلد	مصر	〃		در دہ جلد	نولکشوری	〃
				۶۹	سنن نسائی	دہلی	〃
۵۴	شرح الصدور	〃	〃	۷۰	خیر المواعظ در دو جلد	نظامی	〃
۵۵	تیسیر الوصول الی جامع الاصول در دو جلد	نولکشوری	〃	۷۱	انوار محمدی شرح شمائل ترمذی	کلکتہ	〃
۵۶	سنن نسائی کامل	مصر	〃	۷۲	صحیح مسلم مع نووی در دو جلد	افضل المطابع دہلی	〃
۵۷	مسوّی و مصفّی شرح موطا امام مالک	فاروقی	〃	۷۳	ترمذی	قلمی	〃
۵۸	ظفر جلیل	محمدی	〃	۷۴	مائبت بالسنہ	نولکشوری	〃
۵۹	مشکوۃ	احمدی		۷۵	کتاب الآثار	انوار محمدی	〃
۶۰ ۶۱				۷۶	موطا امام مالک	احمدی دہلی	〃
۶۲	جامع ترمذی	نولکشوری	〃	۷۷	نصب الرایۃ لابن حجر	فاروقی	〃
				۷۸	اشعۃ اللمعات در چہار جلد	نولکشوری	〃
۶۳	سنن ابی داؤد در دو جلد	〃	〃	۷۹	رسالہ شیخ سنبل	قلمی	〃

ظفر جلیل	مجتبائی دہلی	〃				حیدرآباد دکن موقوفۂ مولوی
صحیح مسلم در دو جلد	احمدی دہلی	موقوفۂ مولوی محمد عظیم صاحب مرحوم	۹۴	عمدۃ القاری در یازدہ جلد	مصر	محمد عبد القیوم صاحب
صحیح بخاری در دو جلد	〃	〃				موقوفۂ مولوی محمد عبد اللطیف صاحب
ایضاً در دو جلد	〃	موقوفۂ ڈپٹی عبد الرحیم صاحب رئیس میرٹھ	۹۵	چہل حدیث	مجتبائی لکھنؤ	منصف مرادآباد
			۹۶	طریق النجاۃ ترجمۂ		
مشکوۃ شریف	محمدی دہلی	〃	۹۷	الصحاح من المشکوۃ	خلیلی آرہ	خرید از دفتر زدہ
ترمذی شریف	احمدی میرٹھ	موقوفۂ مولوی محمد عظیم صاحب مرحوم	۹۸	مشکوۃ شریف	مجتبائی میرٹھ	موقوفۂ مولوی محمد عظیم صاحب مرحوم
ابن ماجہ	فاروقی دہلی	〃	۹۹	صحیح مسلم در دو جلد	انصاری	موقوفۂ نواب سعید الدین خان صاحب رئیس دہلی و جاگیردار الہ رود
〃	اصح المطابع لکھنؤ	موی حاجی محمد صاحب				
〃	〃					
شمائل ترمذی	دہلی	موقوفۂ مولوی محمد عظیم صاحب مرحوم	۱۰۰	الروض البسام		ابو الیاس
مشکوۃ شریف	مجتبائی میرٹھ	〃		شرح بلوغ المرام	فاروقی دہلی	احمد زمانخاں صاحب مہتمم مدرسہ اسلامیہ بلرامپور ضلع گونڈہ
تیسیر القاری در چہار جلد	علوی	〃				
پارۂ پنجم شیخ الاسلام	〃	〃	۱۰۱	مسند امام اعظم رح	اصح المطابع لکھنؤ	موقوفۂ مولوی عبد العلی صاحب آسی
کنز العمال	دائرۃ المعارف					

			مدراسی مالک	۱۰۹	کتاب الخراج	موقوفہ منشی
			صح المطابع لکھنؤ		از امام ابو یوسف	مصر عبدالرزاق صاحب
۱۰۲	حصن حصین	افضل مطابع دہلی	موقوفہ مولوی محمد عظیم صاحب مرحوم	۱۱۰	فتح الباری مقدمہ	〃 موقوفہ نواب علی حسنخاں صاحب
۱۰۳	تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار	نظامی کانپور	موقوفہ ڈاکٹر کرامت اللہ خانصاحب مرحوم شاہجہانپوری	۱۱۱	ایضاً جلد اول تا عاشر	رئیس بھوپال 〃 〃
۱۰۴	رسالہ قرأت خلف الامام مع خیر الکلام	فاروقی دہلی	〃	۱۱۲	فتح العلام شرح بلوغ المرام	〃 〃
۱۰۵	رسالہ رفع الیدین فی الصلوۃ مع قرۃ العینین	〃	〃	۱۱۳	موطا از امام محمد	مصطفائی لکھنؤ خرید کردہ دفتر ندوۃ العلما
۱۰۶	صحیح مسلم ہر دو جلد	افضل المطابع دہلی	موقوفہ نواب سعید الدین احمد خانصاحب نہاری رئیس دہلی و جاگیردار لہارو۔	۱۱۴	شرح معانی الآثار جلد اول و ثانی	〃 〃
				۱۱۵	کتاب الآثار از امام محمد رح	انوار محمدی 〃
			اصول حدیث			
۱۰۷	صحیح بخاری جلد اول	مصطفائی لکھنؤ	موقوفہ مولوی خلیل الرحمن صاحب سہارنپوری	۱۱۶	نزہۃ النظر	مجتبائی دہلی موقوفہ مولوی عبدالرافع خان صاحب رئیس شاہجہانپور
۱۰۸	〃 جلد ثانی	نظامی کانپور	〃	۱۱۷	نخبۃ الفکر	جمالی 〃

۱۱۸	نزہتہ النظر	جمالی	〃	۱۳۰	معجم الذہبی فی الرجال	قلمی	باجرت کتابت
۱۱۹	عجالہ نافعہ	قلمی	〃	۱۳۱	عقود الآلی	مصر	〃
۱۲۰	ظفر الامانی	چشمۂ فیض لکھنؤ	〃				
۱۲۱	مقدمہ ابن صلاح	〃	〃				
۱۲۲	مختصر جرجانی	مصطفائی لکھنؤ	〃				

اسماء الرجال

	بستان المحدثین	محمد منیر	مولوی عبدالرافع خانصاحب				
۱۲۳							
۱۲۴	حطہ فی ذکر صحاح ستہ	نظامی	مولوی محمد عظیم صاحب	۱۳۳	نتائج الافکار	〃	〃
۱۲۵	بستان المحدثین	محمدی	خریدا از دفتر ندوۃ العلما	۱۳۴	فتاوی عالمگیری نصف اول	احمدی دہلی	〃
۱۲۶	اکمال	محمدی لاہور	موقوفہ مولوی محمد عبدالرافع خان صاحب رئیس شاہجہانپور		ایضاً نصف ثانی	〃	〃
				۱۳۵	ہدایہ اولین	مصطفائی لکھنؤ	〃
				۱۳۶	مجموعۂ رسائل سبعہ	〃	〃
				۱۳۷	چلپی حاشیہ شرح وقایہ	قلمی	〃
۱۲۷	تقریب التہذیب	احمدی	〃				
۱۲۸	تذکرۃ الحفاظ جلد اول تا رابع	دائرۃ المعارف حیدرآباد دکن	ملا عبدالقیوم صاحب 〃	۱۳۸	ردالمحتار جلد اول تا اساوس	مصر	〃
۱۲۹	میزان الاعتدال فی نقد الرجال جلد اول و ثانی	انوار محمدی لکھنؤ	خریدکردہ دفتر ندوۃ العلما	۱۳۹	ترجمۂ فارسی شرح وقایہ کامل	قلمی	〃
				۱۴۰	فتاوی خیریہ کامل	مصر	〃

فقہ

۱۲۲	فتح القدیر جلد اول تا ثالث	نولکشوری	موقوفہ مولوی عبدالرافع خان صاحب رئیس شاہجہانپور				

۱۴۱	شرح وقایہ اولین	شاہی	〃			جلد ثانی	〃	〃
۱۴۲	ملا مسکین بر شرح وقایہ	نولکشوری	〃			ایضاً جلد ثالث	〃	〃
۱۴۳	ترجمۂ فارسی					ایضاً جلد رابع	〃	〃
	مختصر وقایہ	قلمی	〃		۱۵۲	ہدایہ اولین مع		
۱۴۴	کبیری	محمدی لاہور	〃			ترجمۂ فارسی	〃	〃
۱۴۵	ترجمہ فارسی				۱۵۳	ہدایہ اخیرین مع		
	کنز الدقائق	قلمی	〃			ترجمۂ فارسی	〃	〃
۱۴۶	جامع الرموز کامل	〃	〃		۱۵۴	ہدایہ مع الکفایہ		
۱۴۷	ترجمہ فارسی					کامل	احمدی دہلی	〃
	شرح وقایہ کامل	〃	〃		۱۵۵	طحطاوی حاشیۂ		
۱۴۸	الاشباہ والنظائر	کلکتہ	〃			درمختار جلد اول		
۱۴۹	〃 مع جموی	مصطفائی دہلی	〃			وثانی	کلکتہ	〃
۱۵۰	کنز الدقائق مع				۱۵۶	رسائل الارکان	علوی لکھنؤ	〃
	مستخلص وعینی	ناصری دہلی	〃		۱۵۷	ابوالمکارم کامل	نولکشوری	〃
۱۵۱	بنایہ حصہ اول				۱۵۸	برجندی کامل	〃	〃
	جلد اول	نولکشوری	〃		۱۵۹	ترجمۂ فارسی آیۂ		
	ایضاً حصۂ ثانی					جلد ثالث ورابع	قلمی	〃
	جلد اول	〃	〃		۱۶۰	شرح الیاس	نولکشوری	〃
	ایضاً حصہ اول				۱۶۱	شرح کورمیری	〃	〃
	جلد ثانی	〃	〃		۱۶۲	فتاوی قاضیخان	مطلع العلوم	
	ایضاً حصۂ ثانی					جلد اول وثانی		〃

۱۶۳	چلپی حاشیہ شرح وقایہ	نولکشوری	〃	۱۷۷	جامع الرموز کامل	مصطفائی دہلی	〃
۱۶۴	درمختار کامل	ہاشمی میرٹھ	〃	۱۷۸	جواہر البیان فی	صبح صادق	
۱۶۵	ہدایہ اخیرین	مصطفائی	〃		اسرار الارکان	سیتاپور	〃
۱۶۶	شریفیہ	〃	〃	۱۷۹	اماطۃ الاذی		
۱۶۷	تحفۃ الطلبہ فی				عن طریق الہدی	محمدی دہلی	〃
	تحقیق مسیح الرقبہ			۱۸۰	صراط مستقیم	قلمی	〃
۱۶۸	عنوان الشرف	محمدی لکھنو	〃	۱۸۱	شرح خلاصہ کیدانی	〃	〃
۱۶۹	ہدایہ اولین	کلکتہ	〃	۱۸۲	خلاصہ کیدانی	〃	〃
۱۷۰	ہدایہ اخیرین	〃	〃	۱۸۳	شریفیہ	〃	〃
۱۷۱	ترجمہ عجالہ وقیقہ			۱۸۴	ترجمہ اردو		
	فی مسائل العقیقہ				نصاب الاحتساب	〃	〃
	ومسائل اربعین			۱۸۵	تنبیہ الضالین	〃	〃
	ومعدن الجواہر			۱۸۶	رسالہ علم فرائض	〃	〃
	رسالہ تجہیز وتکفین	علوی لکھنؤ	〃	۱۸۷	شرح وجیز	〃	〃
۱۷۲	اللمعہ فی اجوبۃ السبعہ	قلمی	〃	۱۸۸	مفتاح الصلوۃ	〃	〃
۱۷۳	کنز الدقائق	نقشبندی	〃		جوابات شاہ		
۱۷۴	حیات الحیوان کامل	مصر	〃		عبد العزیز صاحب		
۱۷۵	مسائل متعلقہ حقہ				محدث دہلوی دیگر		
	ونان پاؤ وفیون			۱۸۹	متفرقات	〃	〃
	وجوزو بھنگ	مصطفائی لکھنؤ	〃	۱۹۰	مختصر وقایہ اولین	〃	〃
۱۷۶	علم الوراثت	اودھ گزٹ	〃	۱۹۱	دستور القضاۃ	کلکتہ	〃

۱۹۲	اسعاف فی احکام الاوقاف		۲۱۰	کنز الحسنات فی ایثار الزکوٰت	علوی لکھنؤ
۱۹۳	رسالۂ نماز وریل	نظامی کانپور	۲۱۱	خلاصۂ کیدانی	حیدری دہلی
۱۹۴	اختیار	کلکتہ	۲۱۲	الحبل المتین	محمدی۔ لکھنؤ
۱۹۵	قدوری	نولکشوری	۲۱۳	محاسن العمل الافضل	نظامی کانپور
۱۹۶	مجموعۂ فتاوی مولوی عبدالحی صاحب		۲۱۴	الدر الفرید فی مسائل الصیام	
۱۹۷	جلد ثالث	انوار محمدی لکھنؤ		والقیام والعید	
۱۹۸	ایضاً جلد ثانی	علوی لکھنؤ	۲۱۵	حقیقۃ الصلوٰۃ	
۱۹۹	نصاب الاحتساب	قلمی	۲۱۶	تحفۃ المشتاق فی بیان النکاح والصداق	محمدی لکھنؤ
۲۰۰	غایۃ المرام فی تحقیق المولد والقیام بالصنع	علوی لکھنؤ	۲۱۷	مشکلاۃ الفقہ	فخر المطابع دہلی
۲۰۱	فتاوی سراج المنیر	قلمی	۲۱۸	النیرۃ الوضیہ	انوار محمدی لکھنؤ
۲۰۲	میزان شعرانی	اکمل المطابع دہلی	۲۱۹	عقود الجواہر المنیفہ فی ادلۃ مذہب الامام ابی حنیفہ	
۲۰۳	مجموعۂ رسائل ستہ	دبدبۂ احمدی لکھنؤ			
۲۰۴	مجموعۂ رسائل ثمانیہ	چشمۂ فیض لکھنؤ			قسطنطنیہ
۲۰۵	مالابد منہ	مصطفائی لکھنؤ	۲۲۰	التعلیق الفاضل	علوی لکھنؤ
۲۰۶	مأتہ مسائل	دہلی	۲۲۱	شرح الفاظ منہاج	قلمی
۲۰۷	نفع المفتی والسائل	لکھنؤ	۲۲۲	مجموعۂ نماز تراویح و تعیین بست رکعت	
۲۰۸	مجموعۂ رسائل سبعہ			و حکم طہارت ابدان	
۲۰۹	ہدایۃ المکہ	دہلی			

	مشرکین وحکم عدم		۲۳۱		نور الایمان بزیارۃ	
	جواز موکلت بغیر				آثار حبیب الرحمن	علوی لکھنؤ
	مسلمانان وحکم عدم		۲۳۲		شریفیہ	〃
	جواز تداوی بشئ		۲۳۳		میزان شعرانی	اکمل المطابع
	حرام وحکم عدم جواز		۲۳۴		قضاء العرب فی	
	وبیجہ اہل کتاب	نظامی کانپور	〃		تحقیق مسئلۃ النسب	نظامی کانپور
۲۲۳	نور العین فی ذکر		۲۳۵		کتاب الطہارہ	اسلامیہ لاہور
	موالد النبی و					موقوفہ مولوی
	شہادۃ الحسین	ناصری دہلی	〃			قمر الدین صاحب
۲۲۴	فرائض شریفی	افضل المطابع	موقوفہ مولوی	۲۳۶	کشف الغلاق فی	مہتمم مدرسہ اجمیر
			محمد عظیم صاحب مرحوم		النکاح والطلاق	احتشامیہ موقوفہ حاجی مراد آباد رحمت اللہ صاحب
۲۲۵	تمیز الکلام	نامی لکھنؤ	〃	۲۳۷	ہدایۃ الاسلام	کلکتہ موقوفہ مولوی
۲۲۶	مجموع الرسائل					محمد عظیم صاحب مرحوم
	فی مہمات المسائل	خادم الاسلام	〃	۲۳۸	کبیری شرح	
۲۲۷	کشف الحال عن				منیۃ المصلی	حسینی 〃
	التعزیر بالمال	علوی لکھنؤ	〃	۲۳۹	درمختار	ہاشمی میرٹھ 〃
۲۲۸	عین الاصابہ فی			۲۴۰	ہدایہ جلد اول	قلمی 〃
	رفع السبابہ	〃	〃	۲۴۱	〃 جلد ثانی	〃 〃
۲۲۹	مجموعہ خطب علمی			۲۴۲	〃	کلکتہ 〃
	نماز جمعہ وعیدین	مجتبائی	〃	۲۴۳	〃 جلد ثالث	〃 〃
۲۳۰	بدور الاہلہ	شاہجہانی	〃	۲۴۴	مالابد منہ	نظامی کانپور خریدا از دفتر مذہ

۲۴۵	الابد سنه ۵ جلد۔	نظامی کانپور	خرید کردہ دفتر ندوۃ العلما	۲۵۷	الفراۃ الفائض	مصر	موقوفۂ مولوی عبدالرحمن بن جعفر
۲۴۶	منیۃ المصلی	ہاشمی میرٹھ	وقف کردہ حافظ عظیم اللہ صاحب شاہ آباد ضلع ہردوئی	۲۵۸	عید المومنین دوازدہ نسخہ	مطلع العلوم مراد آباد	مولا خیلۃ العلوی وقف کردہ سید ابن علی صاحب منیجر اخبار نیر اعظم مراد آباد
۲۴۷	قدوری	مصطفائی کانپور	"				
۲۴۸	تحفۃ المصلیین		وقف کردۂ مولوی محمد عظیم صاحب مرحوم	۲۵۹	سراجی	سلطانی لاہور	موقوفۂ حافظ عظیم اللہ صاحب شاہ آبادی
۲۴۹	القول الاشرف فی لفتح عن المصحف	علوی لکھنؤ	"				
۲۵۰	الانصاف فی الحکم الاعتکاف	"	"	۲۶۰	فتاوی عالمگیری جلد اول مع	مصر	موقوفۂ مولوی محمد عبداللطیف صاحب منصف مراد آباد
۲۵۱	مجموعۂ رسائل خمس	مصطفائی لکھنؤ	"		فتاوی قاضیخان		
۲۵۲	مراقی الفلاح دوازدہ نسخہ	مصر	خرید کردہ دفتر ندوۃ العلما	۲۶۱	جلد اول ایضا جلد ثانی		
۲۵۳	سراجی	نظامی کانپور	وقف کردۂ مولوی محمد عظیم صاحب مرحوم		مع فتاوے قاضی خان جلد ثانے	"	"
۲۵۴	اقامۃ البحر	مصطفائی لکھنؤ	"	۲۶۲	ایضا جلد ثالث		
۲۵۵	کنز الدقائق	ناصری دہلی	"		مع فتاوے قاضیخان		
۲۵۶	ہدایہ اولین	علوی لکھنؤ	"		جلد ثالث	"	"

۲۶۳	ایضاً جلد رابع			جنان ہدایۃ الہادی	بھوپال	〃
	مع فتاوی بزازیہ		۲۷۱	النہج المقبول من		
	جلد اول	〃	〃	شرائع الرسول	〃	〃
۲۶۴	ایضاً جلد خامس		۲۷۲	فلاح الولے		
	مع فتاوی بزازیہ			باتباع النبے	فاروقی دہلی	〃
	جلد ثانی	〃	〃 ۲۷۳	واقعۃ الفتوے		
۲۶۵	ایضاً جلد سادس			واقعۃ البلوے	〃	〃
	مع فتاوی بزازیہ		۲۷۴	جواب فتاوی		
	جلد ثالث	〃	〃	علماے رامپور	نوق کاشی	〃
۲۶۶	غایۃ المقال فے		۲۷۵	ترجمۂ ہدایہ فارسی		
	ماتعلق بالنخال	سعدی لکھنؤ	〃	جلد ثالث ورابع	قلمی	وقف کردہ منشی
۲۶۷	مجموع الرسائل	خادم الاسلام				سرفراز علی صاحب
	فی مہمات المسائل	دہلی	〃			رئیس فیض آباد
۲۶۸	شرح بعد حمد فارسی	موقوفۂ منشی	۲۷۶	جامع الرموز	〃	〃
	در مذہب امامیہ	قلمی	سرفراز علیصاحب	۲۷۷	اقتصاد فے	فاروقی دہلی
			رئیس فیض آباد		الضاد	موقوفۂ ڈاکٹر
۲۶۹	شرح دقایا اردو		موقوفۂ ڈاکٹر			کرامت اللہ خان
	در چار جلد	نظامی کانپور	کرامت اللہ خان	۲۷۸	اشاعت جمعہ	صاحب مرحوم
			صاحب مرحوم	۲۷۹	تحفۃ المتقین	انوار محمدی لکھنؤ
			شاہجہانپوری	۲۸۰	نقل فتوی مولانا	فاروقی دہلی
۲۷۰	عرف الجادی من				شاہ عبدالعزیز صاحب	〃
					حنفی دہلی	

۲۸۱	جوابات چند مسائل	انسٹیٹوٹ		۲۹۰	درمختار	نولکشوری
	مستفتیہ مولوی	پریس		۲۹۱	مجمع الانہر جلد	مصر
	نذیر حسین صاحب	علیگڑھ	〃		اول و ثانی	〃 ندوۃ العلما
۲۸۲	شرح وقایہ	قلمی	موقوفہ مولوی	۲۹۲	فقہ محمدی	گلزار حسینی منشی بہاء الدین بن عبدالصمد صاحب تور
			محمد عظیم صاحب مرحوم	۲۹۳	رسالہ نافعہ	〃
۲۸۳	طحطاوی حاشیہ		موقوفہ حکیم	۲۹۴	فتاوی فیض عام	نظامی کانپور خرید کردہ دفتر
	درمختار جلدین		ولی اللہ صاحب			ندوۃ العلما
	اولین	کلکتہ	ضلع رائے بریلی	۲۹۵	سعایہ شرح	
۲۸۴	ہدایہ مع الکفایہ				شرح وقایہ	مصطفائی 〃
	کامل	احمدی دہلی	〃	۲۹۶	فتاوی شامی	
۲۸۵	ایضاً جلد ثالث	کلکتہ	موقوفہ مولوی		درمختار جلد	مصر 〃
	و جلد رابع		نصیر الدین صاحب	۲۹۷	جامع الفصولین	
			رئیس دہلی۔		جلد اول و ثانی	〃 〃
۲۸۶	قدوری	محمدی دہلی	موقوفہ ڈپٹی	۲۹۸	فتاوی خیریہ	〃 〃
			عبدالرحیم صاحب	۲۹۹	نوادر المفتیین	〃 〃
۲۸۷	درمختار	ہاشمی میرٹھ	〃	۳۰۰	نجاۃ الارواح	
۲۸۸	کتاب الاقراح	مصر	وقف کردہ ملا		فی احکام النکاح	〃 〃
			عبدالقیوم صاحب	۳۰۱	مجلۃ الاحکام	
۲۸۹	بغیۃ المسترشدین	〃	وقف کردہ سید		الشرعیہ	〃 〃
			عبدالرحمن بن جعفر	۳۰۲	طریقۂ واضحہ	〃 〃
			مولا خیلہ العلوی	۳۰۳	کتاب الاسعاف	〃 〃

۳۰۴	رسائل شامی	〃	〃		تزیین العبارہ	
۳۰۵	تنبیہ الولاۃ والحکام	〃	〃	۳۱۹	تحسین الاشارہ	نفیسی نگرام 〃
۳۰۶	رفع الاشتباہ عن عبارۃ الاشباہ	〃	〃	۳۲۰	فتاوی عزیزی	مجتبائی دہلی 〃
۳۰۷	سل الحسام الہندی	〃	〃	۳۲۱	صغیری	〃 〃
۳۰۸	کتاب تحاف الابصار والبصائر	〃	〃	۳۲۲	کبیری	محمدی لاہور 〃
				۳۲۳	رفاہ المسلمین شرح مسائل اربعین	احمدی کانپور 〃
۳۰۹	حاشیۂ ابوسعود بر ملا مسکین جلد اوّل وثانی وثالث	〃	〃	۳۲۴	مجموعہ رسائل تسعہ	احمدی دہلی 〃
				۳۲۵	تذکرۃ الموتے والقبور	مجتبائی دہلی 〃
۳۱۰	تحفۃ الموحدین	اکمل المطابع دہلی	〃	۳۲۶	قرۃ العینین فی تفضیل الشیخین	〃 〃
۳۱۱	تحقیق الحق المبین	انوار احمدی	〃			
۳۱۲	تذکرۃ الجمعہ	نولکشوری	〃	۳۲۷	ارکان اربعہ	علوی۔ لکھنؤ 〃
۳۱۳	مائۃ مسائل	〃	〃			
۳۱۴	تسہیل الفرائض	ابو العلائی	〃	۳۲۸	مجموعۂ نور الانوار وتنویر المنار و دائر الاصول و قمر الاقمار	موتوفہ مولوی محمد عبد الرفیع خان صاحب رئیس شاہجہانپور
۳۱۵	تطہیر الاموال	انوار محمدی	〃			
۳۱۶	فتاوی العلماء الخفیہ فی النظر بعد الجمعہ	حقانی لدہیانہ	〃	۳۲۹	غایۃ التحقیق شرح حسامی	〃 〃
۳۱۷	المستدرک للمقدسی	نفیسی نگرام	〃			
۳۱۸	کتاب الجزیہ	مفید عام آگرہ	〃	۳۳۰	توضیح تلویح	

اصول فقہ

	مع حاشیۂ چلپی	〃	〃	۳۴۶	اصول شاشی	محمدی	〃
۳۳۱	شرح مسلم الثبوت			۳۴۷	مسلم الثبوت	علوی	〃
	از ملا محمد مبین	قلمی	〃	۳۴۸	اصول شاشی	بھوانی پرشاد دہلی	موقوفۂ حافظ عظیم اللہ صاحب شاہ آبادی
۳۳۲	شرح مسلم الثبوت از بحر العلوم	نولکشوری	〃				
۳۳۳	توضیح و تلویح	افضل المطابع	〃	۳۴۹	نور الانوار	افضل المطابع	موقوفۂ مولوی محمد عظیم صاحب مرحوم
۳۳۴	توضیح	قلمی	〃				
۳۳۵	حسامی مزنامی	فاروقی دہلی	〃	۳۵۰	اصول شاشی	ہوپ پریس لاہور	〃
۳۳۶	اصول شاشی			۳۵۱	سبیل الرسوخ	علوی لکھنؤ	〃
	مع فصول الحواشی	〃	〃	۳۵۲	المنار	بدر الدجی	〃
۳۳۷	تصریح حاشیہ تلویح کشف المبہم شرح	پنجابی	〃	۳۵۳	نامی شرح حسامی حسامی	فاروقی دہلی	〃
۳۳۸	مسلم	مجتبائی دہلی	〃	۳۵۵	نور الانوار	احمدی میرٹھ	〃
۳۳۹	تلویح	قلمی	〃	۳۵۶	مسلم الثبوت	علوی لکھنؤ	〃
۳۴۰	نور الانوار	حجری	〃			〃	موقوفۂ منشی سرفراز علی صاحب رئیس فیض آباد
۳۴۰	دائر الاصول	کلکتہ	〃				
۳۴۲	شرح مسلم از بحر العلوم شیخ الاسلام بر	قلمی	〃	۳۵۷	شرح مختصر منار چار نسخہ	مصر	خریدہ کردہ دفتر ندوۃ العلما
۳۴۳	تلویح	〃	〃		**کلام**		
۳۴۴	حسامی	〃	〃	۳۵۸	مجموعۂ میرزاہد		موقوفۂ مولوی عبد الرافع خانصاحب
۳۴۵	بنانی شرح حسامی	〃	〃		شرح مواقف	علوی لکھنؤ	

۳۵۹	شرح مواقف مع			۳۷۱	شرح عقائد نسفی	شاہی	〃
	حاشیۂ عبدالحکیم			۳۷۲	مجموعۂ شرح		
	دہلی جلد اوّل				عقائد جلالی	علوی لکھنؤ	〃
	دجلد ثانی	مصر	〃	۳۷۳	شرح فقہ اکبر	حنفی	〃
۳۶۰	شرح مولانا عبدالحق			۳۷۴	تکمیل الایمان	احمدی دہلی	〃
	خیرآبادی میرزاہد			۳۷۵	شرح عقائد جلالی		
	اُمورِ عامہ	نظامی کانپور	〃		مع حاشیۂ عبدالحکیم	مصر	〃
۳۶۱	قاضی مبارک			۳۷۶	حاشیۂ ملاعبدالحکیم	حسن رضوی	
	بر میرزاہد				برخیالی	دہلی	〃
	شرح مواقف	مرتضوی دہلی	〃	۳۷۷	تہافۃ الفلاسفہ	طہران	〃
۳۶۲	خیالی	قلمی	〃	۳۷۸	حاشیۂ عصام بر		
۳۶۳	میرزاہد شرح مواقف	محمدی کانپور	〃		شرح عقاید نسفی	مصر	〃
۳۶۴	خیالی	نولکشوری	〃	۳۷۹	مجموعۂ چند حواشی	قلمی	〃
۳۶۵	شرح مواقف	قلمی	〃	۳۸۰	حاشیۂ اسمٰعیل بر		
۳۶۶	حاشیۂ ملاسبین				شرح عقائد جلالی	مصر	〃
	بر میرزاہد امور عامہ	〃	〃	۳۸۱	حاشیۂ عبدالحکیم		
۳۶۷	حاشیہ دسوقی				برخیالی	قلمی	〃
	بر شرح ام البراہین	مصر	〃	۳۸۲	حاشیۂ عبیداللہ خان		
۳۶۸	توضیح العقائد	احمدی دہلی	〃		بر تجرید	〃	〃
۳۶۹	شرح مقاصد کامل	مصر	〃	۳۸۳	حاشیۂ ملاحسن		
۳۷۰	شرح مواقف	وامی لکھنؤ	〃		برامور عامہ	〃	〃

۳۸۴	کتاب الملل والنحل	طہران	〃	۳۹۸	عمدۃ النکات فی		
۳۸۵	شرح طوالع الانوار	قلمی	〃		اقوال الثقات	بمبئی	〃
۳۸۶	شرح مواقف	〃	〃	۳۹۹	بیان ادیان	ابوالعلائی	موقوفۂ مولوی
۳۸۷	شمار التنکیت	شاہجہانی	〃		در دو جلد	آگرہ	تراب علی صاحب
۳۸۸	زورق الذاہب	قلمی	〃				پروفیسر کالج گوالیار
۳۸۹	شرح عقاید نسفی	〃	〃	۴۰۰	رسالہ حمیدیہ	بیروت	خریدکردۂ دفتر
۳۹۰	خیالی	〃	〃				ندوۃ العلما
۳۹۱	معارف حاشیۂ			۴۰۱	شرح عقاید نسفی	خفی	موقوفۂ مولوی
	شرح مواقف	چشمۂ فیض لکھنؤ	〃				محمد عظیم صاحب مرحوم
۳۹۲	شرح عقیدۂ امام			۴۰۲	〃	〃	موقوفۂ حافظ
	غزالی رح	قلمی	〃				محمد عظیم اللہ صاحب
۳۹۳	عروۃ الوثقی	محمدی	〃				شاہ آبادی
۳۹۴	شرح عقاید نسفی	قلمی	〃	۴۰۳	حاشیۂ خیالی بر	فخر المطابع	
۳۹۵	تنزیہ الرحمن عن				شرح عقاید نسفی	دہلی	〃
	شائبۃ الکذب			۴۰۴	شرح مواقف	احمدی دہلی	〃
	والنقصان	عزیزی کانپور	〃	۴۰۵	نظم البیان	فاروقی دہلی	موقوفۂ ڈاکٹر
۳۹۶	حاشیۂ عبد الحکیم		موقوفۂ مولوی				کرامت اللہ خان مرحوم
	بر خیالی	نولکشوری	محمد عظیم صاحب مرحوم	۴۰۶	اعلام الاحبار	ایڈوکیشنل	
۳۹۷	شرح مواقف و		موقوفۂ مولوی		والاعلام ان الدین	پریس آگرہ	
	حاشیۂ رجابی عبد الحکیم		محمد عبد اللطیف صاحب		عند اللہ الاسلام		〃
	در سہ جلد	مصر	منصف مراد آباد	۴۰۷	تقویۃ الایمان	مجتبائی میرٹھ	〃

۴۰۸	شرح عقائد نسفی	قلمی	موقوفہ منشی سرفراز علی صاحب رئیس فیض آباد	۴۱۹	حکایات الصالحین	صدیقی بریلی
				۴۲۰	عوارف المعارف	
					کامل	مصر
۴۰۹	مجموعہ رسالہ در علم کلام	〃	〃	۴۲۱	کتاب المکاتیب والرسائل	مجتبائی دہلی
۴۱۰	شرح عقائد نسفی	مطبوعہ	موقوفہ مولوی محمد عظیم صاحب مرحوم	۴۲۲	فتوح الغیب	نولکشوری
				۴۲۳	سبع سنابل	نظامی کانپور
۴۱۱	خیالی	〃	〃	۴۲۴	کلمات طیبات	مجتبائی دہلی
۴۱۲	تکمیل الایمان	مجتبائی دہلی	خریدکردہ دفتر عمدۃ العلما	۴۲۵	نقد النصوص	بمبئی
				۴۲۶	مثنوی معنوی سہ دفتر	قلمی
تصوف واخلاق واسرار						
۴۱۳	احیاء العلوم در چار جلد	نولکشوری	موقوفہ مولوی محمد عبدالرافع خان صاحب رئیس شاہجہانپور۔	۴۲۷	معمولات مظہریہ	نظامی کانپور
				۴۲۸	فوائد الفواد	نولکشوری
				۴۲۹	مفتاح الرشاد	کلکتہ
				۴۳۰	باب الفتوح لمعرفۃ	
۴۱۴	حجۃ اللہ البالغہ	صدیقی بریلی	〃		احوال الروح	مصر
۴۱۵	خطیرۃ القدس	صدیقی بھوپال	〃	۴۳۱	دیوان حافظ	قلمی
۴۱۶	کفایۃ الاتقیا	مصر	〃	۴۳۲	ملفوظات حضرت غوث اعظم	〃
۴۱۷	شرح فصوص از علامہ قیصری	بمبئی	〃	۴۳۳	ستہ ضروریہ	مجتبائی دہلی
۴۱۸	لطائف اشرفی	نصرۃ المطابع	〃	۴۳۴	بستان فقیہ ابواللیث	فاروقی دہلی

۴۳۳	مصباح الہدایہ			۴۴۹	نخیلنامہ	محمدی دہلی	〃
	ترجمۂ عوارف	نولکشوری	〃	۴۵۰	مثنوی شاہ	مسیحی	
۴۳۶	پدماوت بھاکھا	〃	〃		بوعلی قلندر		〃
۴۳۷	مکتوبات صدی			۴۵۱	الہامات الموجود	مہر نیمروز	〃
	جلد اول	سفت پرشاد	〃	۴۵۲	کلمۃ الحق	نولکشوری	〃
۴۳۸	لطائف معنوی	نولکشوری	〃	۴۵۳	تجلیہ	مصطفائی	〃
۴۳۹	مکاشفات رضوی	〃	〃	۴۵۴	شفاء العلیل ترجمۂ		
۴۴۰	مثنوی معنوی	قلمی	〃		قول الجمیل	سلطانی	〃
۴۴۱	مکتوبات امام ربانی			۴۵۵	شرح کافیہ نحو		
	جلد اول و ثانی	احمدی دہلی	〃		بطریق تصوف	قلمی	〃
۴۴۲	کیمیای سعادت	نولکشوری	〃	۴۵۶	دیوان حافظ	درخشانی	〃
۴۴۳	مثنوی معنوی			۴۵۷	مقاصد الصالحین	نظامی کانپور	〃
	ہر شش دفتر	〃	〃	۴۵۸	مجموعۂ پند سودمند	〃	〃
۴۴۴	التادیل الحکم			۴۵۹	رسالۂ تعلیم و تعلم	آفتاب عالمتاب	〃
	شرح فصوص الحکم	〃	〃	۴۶۰	مقاصد الصالحین	نظامی کانپور	〃
۴۴۵	بحر العلوم شرح			۴۶۱	منہیات ابن حجر	مصطفائی کانپور	〃
	مثنوی مولانا روم			۴۶۲	فضائل علم و علماء		
	در سہ جلد	〃	〃		دین	نظامی کانپور	〃
۴۴۶	دیوان حافظ	〃	〃	۴۶۳	ضمان الفردوس	نولکشوری	〃
۴۴۷	〃 جلی مسلم	〃	〃	۴۶۴	ارشاد المسترشدین	اکبری آگرہ	خرید کردہ دفتر
۴۴۸	بدایۃ الہدایہ	مصر	〃				ندوۃ العلماء

۴۶۵	مجموعہ انیس الارواح			۴۷۳	بحر العلم	انوار محمدی
	ودلیل العارفین			۴۷۴	مجموعہ رسائل	وقف کردہ
	وفوائد السالکین				تصوف رسالہ	مولوی قمر الدین
	وراحۃ القلوب		قادری لکھنؤ		خدانما مخزن تصوف	صاحب مہتمم
۴۶۶	مجموعہ رسائل				خزینۂ عرفان	مدرسہ اجمیر
	تصوف رسالہ				ہدیۂ ممتاز	
	خدانما و مخزن				واقعۂ حیرت	منفید عام آگرہ
	تصوف و خزینۂ			۴۷۵	مجموعۂ ملفوظات	مسلم پریس
	عرفان و ہدیۂ ممتاز			۴۷۶	خواجگان چشت	موقوفہ سید
۴۶۷	وواقعۂ حیرت		منفید عام آگرہ		دو جلد	جھجر ابن علی صاحب
۴۶۸	تحقیق الروح		اکمل المطابع دہلی			منیجر اخبار یزدانی اعظم
۴۶۹	مثنوی معنوی	موقوفہ مولوی		۴۷۷	صحائف السلوک	مراد آباد
	ہر شش دفتر	محمد عظیم صاحب مرحوم	بمبئی		دو جلد	" "
۴۷۰	" جلد اول	"	قلمی	۴۷۸	منہاج السالکین	نولکشوری "
	وثانی			۴۷۹	کلمات طیبات	مطلع العلوم
۴۷۱	پیر اہن یوسفی					مراد آباد "
	شرح مثنوی معنوی			۴۸۰	مکاتبات حضرت	
	ہر شش دفتر	"	نولکشوری		امام غزالی رح	منفید عام آگرہ "
۴۷۲	اکسیر ہدایت اردو	موقوفہ مولوی		۴۸۱	محاسن الحسنین فی	سعید المطابع
	ترجمہ کیمیائے سعادت	محمد عبد الرحمن صاحب	"		حکایات الصالحین	بنارس "
		شاہ آبادی		۴۸۲	مثنوی شاہ	

	بوعلی قلندر	قلمی	وقف کردۂ منشی سرفراز علی صاحب رئیس فیض آباد اودھ			
۴۸۳	مجموعۂ ملفوظات خواجگان چشت	مسلم پریس بمبئی	موقوفۂ ڈاکٹر کرامت اللہ خان مرحوم	۴۹۱	نصیحۃ المسلمین	قلمی	"
۴۸۴	مثنوی معنوی	نولکشوری	"	۴۹۲	مجموعۂ محمود الرمل	نولکشوری	موقوفۂ مولوی عبدالرافع خان صاحب رئیس شاہجہانپور
۴۸۵	اکسیر ہدایت اردو ترجمہ کیمیائے سعادت	"	"	۴۹۳	پنجسورہ	مصطفائی	"
۴۸۶	کلمات طیبات	مطلع العلوم مرادآباد	"	۴۹۴	دعای حزب البحر کامل	قلمی	"
۴۸۷	محاسن الحسنین فی حکایات الصالحین	سعید المطابع بنارس	"	۴۹۵	مجموعۂ اوراد	"	"
۴۸۸	سراج السالکین	نولکشوری	"	۴۹۶	مجموعہ اوراد مستند	نولکشوری	"
۴۸۹	آیات اللہ الکاملہ اردو ترجمہ حجۃ اللہ البالغہ	اسلامی لاہور	"	۴۹۷	دلائل الخیرات مع قصیدۂ بانت سعاد وغیرہ	قلمی	"
				۴۹۸	ادعیۂ متفرقہ	"	"
				۴۹۹	شمس الضحی	مسیحی لکھنؤ	"
۴۹۰	تحفۃ الاخوان فی			۵۰۰	مجربات دیربی	نولکشوری	"

اعمال واشغال واوراد

مواعظ

۵۰۱	تعبیر الرویا	〃	〃	۵۱۵	تسبیح	ملٹری گوالیار
۵۰۲	کتاب ابو معشر فلکی	طہران	〃	۵۱۶	کتاب بل فارسی	قلمی
۵۰۳	خلاصۃ الاذکار والجح	حیدرے بمبئی	〃			وقف کردۂ منشی سرفراز علی صاحب رئیس فیض آباد
۵۰۴	الصلوۃ المحمدیہ	نظامی کانپور	〃			
۵۰۵	الکلمات الزکیہ	صدیقی بریلی	〃	۵۱۷	ازالۃ الخفاعن خلافۃ الخلفا	صدیقی بریلی
۵۰۶	حزب البحر	قلمی	〃			خرید کردۂ دفتر
۵۰۷	حاشیہ ابراہیم باجوری بر قصیدۂ بردہ			۵۱۸	خرائب البیان فی مناقب النعمان	قومی پریس لکھنو
۵۰۸	شرح قصیدۂ بردہ	مصر	〃	۵۱۹	شرح سفر السعادت	نولکشوری
۵۰۹	بیان قدر شب برات	نظامی کانپور	〃			موتوفۂ مولوی محمد عبد الرافع خان صاحب رئیس شاہجہانپور
۵۱۰	شجرۂ منظومۂ خاندان نقشبندیہ			۵۲۰	معارج النبوۃ کامل	〃
۵۱۱	کتاب اعمال	مسیحی لکھنو	〃	۵۲۱	ترجمۂ طاہرہ	سلطانی
۵۱۲	رسالہ وہابندی	قلمی	〃	۵۲۲	عجائب القصص	شاہجہان آباد
۵۱۳	درود شریف	نولکشوری	〃		جلد اول وثانی	〃
۵۱۴	مع اسناد دو جلد	احمدی		۵۲۳	تاریخ طبری فارسی	نولکشوری
۵۱۵	دعوات القرآن	پیک بہار	〃	۵۲۴	مدارج النبوت جلد اول وثانی	〃
		عالیجاہ گوالیار	موتوفۂ مولوی تراب علی صاحب پروفیسر کالج گوالیار	۵۲۵	روضۃ الاصفیا	ناصری دہلی
				۵۲۶	شرح شفا قاضی	فخر المطابع

تاریخ و سیر

	علی قاری جلد		۵۴۳	مکارم الاخلاق	مصر	〃
	اول وثانے	مصر	〃	۵۴۴	فضائل درود	
۵۲۷	سنبلستان حمت	شام آودہ	〃		سلام	مصطفائی دہلی 〃
۵۲۸	جذب القلوب	کلکتہ	〃	۵۴۵	نظم الدرر	〃 لکھنؤ 〃
۵۲۹	مولود شریف	قلمی	〃	۵۴۶	گلدستہ محسن	نولکشوری 〃
۵۳۰	سنبلستان حمت	شام اودہ	〃	۵۴۷	شرح مولد برزنجے	بنوی 〃
۵۳۱	زاد السبیل	نولکشوری	〃	۵۴۸	سیرۃ الفاروق	بلالی پریس
۵۳۲	سعادۃ الکونین	قلمی	〃			ساڈھورہ ضلع
۵۳۳	قصص الانبیا	〃	〃			انبالہ 〃
۵۳۴	شواہد النبوت	نولکشوری	〃	۵۴۹	مولد شریف	
۵۳۵	شفائی قاضی عیاض	صدیقی بریلی	〃		بہاریہ	مجتبائی لکھنؤ 〃
۵۳۶	تاریخ الخلفا	مصر	〃	۵۵۰	بصارۃ العیون فی	
۵۳۷	تواریخ حبیب الہ	نظامی کانپور	〃		سیر الامین المامون	انتظامی کانپور 〃
۵۳۸	نور الابصار	مصر	〃	۵۵۱	تواریخ حبیب الہ	نظامی۔ کانپور موقوفہ مولوی
۵۳۹	روضۃ الاحباب	انوار محمدی				محمد عظیم صاحب
	کامل	لکھنؤ	〃	۵۵۲	اسوۂ حسنہ	محمدی 〃
۵۴۰	زاد المعاد جلد			۵۵۳	کتاب المغازی	نولکشوری موقوفہ مولوی
	اوّل وثانی	نظامی کانپور	〃			محمد عبد الرافع خان
۵۴۱	ترجمہ فارسی					صاحب رئیس
	خلاصۃ الوفا	قلمی	〃			شاہجہان پور
۵۴۲	مولد شریف	〃	〃	۵۵۴	تذکرۃ الٰہی	〃 〃

۵۵۵	سفینۃ الاولیا	〃	〃	۵۷۱	محفل گیارہوین	گلزار اودھ	〃
۵۵۶	رشحات	〃	〃	۵۷۲	ایخرات الحسان	مصر	〃
۵۵۷	فتح المبین	مصر	〃	۵۷۳	گلدستۂ کرامات	نولکشوری	〃
۵۵۸	تقریر الشہادتین	ثمر ہند لکھنؤ	〃	۵۷۴	اکتاب حالات		
۵۵۹	مجموعۂ چہل رسالہ	علوی لکھنؤ	〃		اولیا راللہ	قلمی	〃
۵۶۰	گلشن بیخار	نولکشوری	〃	۵۷۵	تذکرہ حسینی	نولکشوری	〃
۵۶۱	جواہر العجائب	〃	〃	۵۷۶	مراۃ الخیال	کلکتہ	〃
۵۶۲	صبح گلشن	شاہجہانی	〃	۵۷۷	سر الشہادتین	مصطفائے لکھنؤ	〃
۵۶۳	مطالع السعود	بغداد	〃	۵۷۸	رموز روشن	شاہجہانی	〃
۵۶۴	روضۃ الشہدا	نولکشوری	〃	۵۷۹	نفحات الانس مع		
۵۶۵	خزینۃ الاصفیا				سلسلۃ الذہب	حیدری ببئی	〃
	در دو جلد	ثمر ہند لکھنؤ	〃	۵۸۰	اخبار الاخیار	قلمی	〃
۵۶۶	ترجمۂ فارسی واقدی	سفید عالم آگرہ	〃	۵۸۱	تاریخ رشیدالدین بخانی	خورشیدیہ	〃
۵۶۷	ہفت کوکب	رہیلکھنڈ بریلی		۵۸۲	آئین اکبری کامل	نولکشوری	〃
			〃	۵۸۳	تاریخ تیموری	قلمی	〃
۵۶۸	گلستان بیخزان	نولکشوری	〃	۵۸۴	لفظۃ العجلان	نظامی کانپور	〃
۵۶۹	اکتاب خصائص			۵۸۵	محاربۂ کابل قندار	شاہی	〃
	امیر المومنین حضرت			۵۸۶	ترجمۂ تاریخ تیموری	قلمی	〃
	علی بن ابی طالب			۵۸۷	فتوح الشام	نولکشوری	〃
	و امام نسائی رح	مصر	〃	۵۸۸	اقبالنامہ جہانگیری		
۵۷۰	تحفۃ العراقین	مدرسۂ آگرہ	〃		کامل	〃	〃

۵۸۹	ازالۃ الخفا	صدیقی ریلی	〃	۶۰۳	کنز البرکات مولانا ابی الحسنات	علوی لکھنؤ	〃
۵۹۰	تفریح الاذکیا جلد اول و ثانی	نولکشوری	〃	۶۰۴	فوائد بہیۃ	مصطفائی لکھنؤ	〃
۵۹۱	روضۃ الاصفیا در ہفت جلد	〃	〃	۶۰۵	محاربات سلاطین دکن	علوی لکھنؤ	〃
۵۹۲	مفتاح التواریخ	〃	〃	۶۰۶	تقصار خنجر الاحرار	شاہجہانی	〃
۵۹۳	اکبر نامہ	〃	〃	۶۰۷	تاریخ فرشتہ	نولکشوری	موقوفۂ مولوی محمد عبد الرحمن صاحب شاہ آبادی
۵۹۴	سیرۃ المتاخرین ہر سہ جلد	نولکشوری	〃				
۵۹۵	تاریخ فرشتہ	〃	〃	۶۰۸	فتح المبین	مصر	موقوفۂ مولوی محمد عظیم صاحب مرحوم
۵۹۶	وفیاۃ الاعیان تاریخ ابن خلکان کامل	قلمی	〃	۶۰۹	〃	〃	موقوفۂ مولوی محمد عبد القیوم صاحب
۵۹۷	سبحۃ المرجان فی آثار ہندستان	بمبئی	〃	۶۱۰	سیرۃ الفاروق	بلالی پریس انالہ	
۵۹۸	خزانۂ عامرہ	نولکشوری	〃	۶۱۱	سیرۃ السلف	اسلامیہ لاہور	موقوفۂ مولوی قمر الدین صاحب مہتمم مدرسۂ اجمیر
۵۹۹	تاج القصص	قلمی	〃				
۶۰۰	تحقیق الانساب	نولکشوری	〃	۶۱۲	اسم اعظم حالات حضرت غوث پاک	مفید عام سیالکوٹ	خرید کردہ دفتر ندوۃ العلما
۶۰۱	آتشکدۂ آذر	فتح الکریم بمبئی	〃				
۶۰۲	حسرۃ الفحول بوفات نائب الرسول	انوار محمدی لکھنؤ	〃	۶۱۳	بصارۃ العیون	انتظامی کانپور	
			〃	۶۱۴	عین العیون ترجمۂ		

	سرور المحزون	مصطفائی لکھنؤ	مولوی ابوالقاسم صاحب	۶۲۴	بصارۃ العیون		وقف کردہ حکیم
۶۱۵	اخبار الاخیار	ہاشمی میرٹھ	مرحوم	۳۶	سی وشش نسخہ	انتظامی کانپور	عظمت حسین صاحب
			موقوفہ مولوی محمد عظیم صاحب	۶۲۵	فوائد بہیہ	مصطفائی لکھنؤ	موقوفہ مولوی محمد عظیم صاحب مرحوم
۶۱۶	فتح المبین	مصر	موقوفہ مولوی حکیم غلام محی الدین صاحب سکریٹری چرچ آف اسلام بمبئی	۶۲۶	شمشیر خانی	قلمی	موقوفہ منشی سرفراز علی صاحب رئیس فیض آباد
۶۱۷	التثلیث پنج نسخہ	گلزار حسینی بمبئی	موقوفہ ماسٹر جلال الدین صاحب مرادآبادی	۶۲۷	تاریخ ابن خلکان	〃	〃
				۶۲۸	شرح سفر السعادۃ	نولکشوری	موقوفہ ڈاکٹر کرامت اللہ خان مرحوم۔
۶۱۸	المجوس پنج نسخہ	الہند پریس مرادآباد	〃	۶۲۵	سفر السعادت	محمدی لاہور	〃
۶۱۹	الملوک سہ نسخہ	〃	〃	۶۳۰	سفرنامہ شیخ ابن بطوطہ	مصطفائی لاہور	〃
۶۲۰	الہنود دو نسخہ	گلزار احمدی مرادآباد	〃	۶۳۱	سیرۃ الفاروق	گلزار محمدی لاہور	〃
۶۲۱	سیر دریا پنج نسخہ	احسن المطابع مرادآباد	〃	۶۳۲	قسطنطنیہ	مصطفائی لاہور	〃
۶۲۲	فخر البلاد تاریخ بغداد شش نسخہ	شمس المطابع		۶۳۳	سوانح عمری عالمگیر	〃	〃
۶۲۳	سیرۃ ابن ہشام	مصر	خریدکردہ دفتر ندوۃ العلما	۶۳۴	خلاصہ شاہنامہ	قلمی	موقوفہ مولوی محمد عبدالرافع خان صاحب رئیس شاہجہانپور

۶۳۵	رامائن ناگری جلد			۶۴۷	قرۃ العین	〃	〃
	اول و ثانی	نولکشوری	〃	۶۴۸	ہدیۂ مہدویہ	نظامی کانپور	〃
۶۳۶	سفرنامۂ ڈاکٹر		موقوفۂ ڈاکٹر	۶۴۹	سیف الجبار	انسٹیٹوٹ پریس	
	کرامت اللہ خان		کرامت اللہ خان			علیگڑھ	〃
	مرحوم	قلمی	مرحوم	۶۵۰	افادات سندیہ	آلہی	〃
۶۳۷	رامائن سداراتھ			۶۵۱	نصر المسلمین	مطلع الانوار	
	کوس ناگری		موقوفہ مولوی			سہارنپور	〃
			عبدالرافع خان	۶۵۲	ہدیۂ احمدیہ	آلہی	〃
			صاحب رئیس	۶۵۳	سیف الاسلام	〃	〃
			شاہجہانپور	۶۵۴	منتہی الکلام	ناصری دہلی	〃
	مناظرۂ فرق			۶۵۵	آیات بینات	مرزا پور	〃
۶۳۸	تحفۂ اثنا عشریہ	نولکشوری	〃	۶۵۶	صواعق محرقہ	مصر	〃
۶۳۹	ازالۃ الاوہام	سید المطابع	〃	۶۵۷	ہدیۃ البریہ الی	صبح صادق	
۶۴۰	مدار الحق	حسنی - دہلی	〃	۶۵۸	الشریعۃ الاحمدیۃ	سیتاپور	〃
۶۴۱	السیف المسلول	احمدی - دہلی	〃	۶۵۹	اصول الرشاد	〃	〃
۶۴۲	اعجاز عیسوی	منعیہ	〃	۶۶۰	ردمیرباقر داماد		
۶۴۳	استبشار	〃	〃		از شاہ عبدالعزیز		
۶۴۴	رد الشقاق فی				صاحب	قلمی	〃
	جواز الاستفراق	نظامی - کانپور	〃	۶۶۱	اعجاز مسیحی	اعجاز محمدی آگرہ	〃
۶۴۵	بوارق محمدیہ	دار السلام دہلی	〃	۶۶۲	مبادی العبقری	سعید المطابع بنارس	
۶۴۶	رسالۂ رد وہابیہ	قلمی	〃	۶۶۳	رد الشبہات القادیانیہ	نامی کانپور	〃

۶۶۴	براہین جلالیہ	〃	〃	۶۷۴	انتصار الحق	صدیقی بریلی	وقف کردہ مولوی
۶۶۵	وید و قرآن کا مقابلہ	دبیر ہند امرتسر	〃				عزیز الرحمن صاحب برادر حبیب الرحمن صاحب ساکن اقبالپور خضرپور کلکتہ۔
۶۶۶	نصر المسلمین علی عدۃ	مطلع الانوار	موقوفہ مولوی				
۶۶۷	سید المرسلین	سہارنپور	محمد عبد الرفیع خان صاحب رئیس شاہجہانپور۔	۶۷۵	بطلان کفارہ	بحر الاسلام بنگلور	موقوفہ ڈاکٹر کرامت اللہ خان مرحوم
۶۶۸	عشرۂ کاملہ در دو جلد	پنجاب پریس	خریدکردۂ دفتر ندوۃ العلما				
۶۶۹	سچے مسیحی کی مناجات	مفید عام سیالکوٹ	〃	۶۷۶	حجۃ احمدی	〃	〃
۶۷۰	مختصر ترجمہ تحفۂ اثنا عشریہ	مجتبائی ممبئی	موقوفہ مولوی	۶۷۷	تفسیر مکاشفات	〃	〃
			حکیم غلام محی الدین صاحب سکریٹری	۶۷۸	معیار الحق	فاروقی دہلی	〃
			چرچ آف اسلام بمبئی	۶۷۹	تائید المحمد والقرآن	اسلامیہ لاہور	〃
				۶۸۰	ظفر المبین حصہ اول	محمدی لاہور	〃
۶۷۱	دافع البہتان	انتظامی کانپور	موقوفہ مولوی	۶۸۱	دم الاخوین	ایڈورٹیزنگ پریس آگرہ	〃
			محمد عبد الرحیم صاحب ضلع پٹنہ	۶۸۲	منجی المومنین	محمدی لاہور	〃
۶۷۲	اثبات الخلافہ بالقرآن			۶۸۳	نور محمدی	بحر الاسلام بنگلور	〃
		محمدی عظیم آباد	〃	۶۸۴	تائید الاسلام	قاسم الاخبار بنگلور	
۶۷۳	سیف الجبار	صبح صادق	〃				

۶۸۵	ردالتقلید بالکتاب المجید	صدیقی لاہور	〃	۷۰۲	رسالہ مکمل الطال	میر حسن رضوی
۶۸۶	تحفۂ اثنا عشری	〃	〃		حرکت ارض	دہلی 〃
۶۸۷	تحفۃ الاخوان	فاروقی دہلی	〃	۷۰۳	فقہ محمدیہ طریق احمدیہ	صدیقی لاہور 〃
۶۸۸	البحر الذخار	〃	〃	۷۰۴	تقریر دلپذیر الجواب	لاہور خرید کردہ دفتر
۶۸۹	براہین احمدیہ	سفیر ہند امرتسر		۷۰۵	الفصیح دو نسخہ	ندوۃ العلما
					فن مناظرہ	
	ہر چہار حصہ		〃			
۶۹۰	فتح المبین علے			۷۰۶	رشیدیہ	قلمی موتوفہ مولوی
	ردمذہب المقلدین	محمدی لاہور	〃			محمد عبدالرافع خان
۶۹۱	منہج الباری فے	منشی گوبند سہائے				صاحب رئیس شاہجہانپور
۶۹۲	ترجیح صحیح البخاری	لاہور	〃	۷۰۷	ہدیہ فخاریہ	علوی لکھنو 〃
۶۹۳	نظام الملۃ والدافع			۷۰۸	رشیدیہ جلد	〃 〃
	العلہ	محمدی لاہور	〃	۷۰۹	آداب معینیہ	نولکشوری 〃
۶۹۴	ثبوت الحق والتحقیق	حنفی دہلی	〃	۷۱۰	رشیدیہ	ضیائی میرٹھ موتوفہ مولوی
۶۹۵	کشف المکائد	انصاری دہلی	〃			محمد عظیم صاحب جرم
۶۹۶	مرآۃ الیقین	نامی کانپور	〃		**منطق**	
۶۹۷	گفتگوی مذہبی	ہاشمی میرٹھ	〃	۷۱۱	حاشیۂ قاضی مبارک	
۶۹۸	تصفیۃ العقائد	ضیائی میرٹھ	〃		بر میرزاہد ملا جلال	انوار محمدی لکھنؤ موتوفہ مولوی
۶۹۹	حجۃ الاسلام	ہاشمی میرٹھ	〃			محمد عبدالرافع خان
۷۰۰	انتصار الاسلام	اکمل المطابع دہلی	〃			صاحب رئیس شاہجہان پور
۷۰۱	عقیدہ صابونی	بحر الاسلام بنگلور		۷۱۲	منہیات شرح سلم	

۱۳،	قاضی مبارک	علوی لکھنؤ	〃	۷۲۶	حاشیۂ عبدالنبی بر	
۱۳،	قاضی مبارک	مصطفائی لکھنؤ	〃		شرح تہذیب	حاجی ولی محمد 〃
۱۴،	تحفۂ شاہجہانی	نظامی کانپور	〃	۷۲۷	شرح سلم بحرالعلوم	مجتبائی دہلی 〃
۱۵،	شرح سلم مولوی			۷۲۸	حاشیۂ مولانا ترابعلی	
	حمداللہ	〃	〃		بر غلام یحیی	قلمی 〃
۱۶۰	شرح قاضی از			۷۲۹	تعلیقات حسن بر	
	مولانا ترابعلے	〃	〃		شرح سلم ملاحسن	حاجی ولی محمد 〃
۱۷،	میر قطبی	نولکشوری	〃	۷۳۰	معین الغائصین	علوی لکھنؤ 〃
۱۸،	شرح تہذیب	علوی لکھنؤ	〃	۷۳۱	شرح سلم مولوی احمداللہ	〃 〃
۱۹،	میر قطبی	مرتضوی	〃	۷۳۲	شرح سلم ملاحسن	مجتبائی دہلی 〃
۲۰،	ملاحسن القول			۷۳۳	شرح سلم قاضی مبارک	علوی لکھنؤ 〃
	الاسلم	نظامی کانپور	〃	۷۳۴	قطبی	محمدی لکھنؤ 〃
۲۱،	حل المغلق اقوال			۷۳۵	شرح سلم ملامبین	شاہی 〃
	الاربعہ	〃	〃	۷۳۶	حاشیۂ مولانا ظہوراللہ	
۲۲،	سوانح الزمن				بر میرزاہد ملاجلال	علوی لکھنؤ 〃
	والقول الوسیط	〃	〃	۷۳۷	حاشیۂ ملامبین بر	
۲۳،	حاشیۂ بحرالعلوم				میرزاہد رسالہ	حیدری 〃
	بر میرزاہد ملاجلال	ہاشمی میرٹھ	〃	۷۳۸	حاشیۂ میرزاہد	
۲۴،	حاشیۂ سلم ملاازہل	مرتضوی دہلی	〃	۷۳۹	ملاجلال	قلمی 〃
۲۵،	میرزاہد رسالہ مع			۷۴۰	منہیات قاضی مبارک	〃 〃
	حاشیۂ غلام یحیی	علوی لکھنؤ	〃	۷۴۱	حاشیۂ قال اقول	〃 〃

۷۴۴	میزان المنطق	〃	〃		برحمد اللہ	〃	〃
۷۴۳	شرح میزان المنطق	〃	〃	۷۵۷	حاشیہ مولوی عابد		
۷۴۵	حاشیۂ عنایت اللہ				برحمد اللہ	〃	〃
	بر میر ایساغوجی	〃	〃	۷۵۸	حاشیۂ ملا حسن بر		
۷۴۶	حاشیہ مولوی احمد علی				میرزاہد رسالہ	〃	〃
	بر میرزاہد رسالہ	〃	〃	۷۵۹	قطبی	〃	〃
۷۴۷	حاشیہ مولوی غلام نبی			۷۶۰	فنارے شرح ایساغوجی	مصر	〃
	بر میرزاہد رسالہ	〃	〃	۷۶۱	ایساغوجی	〃	〃
۷۴۸	حاشیہ میر بر شرح			۷۶۲	قل احمد بر فنارے	〃	〃
	مطالع	〃	〃	۷۶۳	تہذیب	مسیح الزمان	〃
۷۴۹	حاشیہ مولوی عبد الغنی			۷۶۴	میرزاہد رسالہ	شاہی	〃
	بر میرزاہد رسالہ	〃	〃	۷۶۵	ملا جلال	علوی لکھنؤ	〃
۷۵۰	حاشیۂ غلام یحییٰ			۷۶۶	حاشیۂ میرزاہد بر		
۷۵۱	بر میرزاہد رسالہ	〃	〃		ملا جلال	میر محمد حسین	〃
۷۵۲	ملا جلال کامل	〃	〃	۷۶۷	حاشیۂ مولانا		
۷۵۳	حاشیۂ ابو الفتح				عبد الحق خیرآبادی		
	بر ملا جلال	〃	〃	۷۶۸	بر میرزاہد رسالہ	نظامی کانپور	〃
۷۵۴	شرح سلم	〃	〃	۷۶۹	شرح ضابطۃ التہذیب	علوی لکھنؤ	〃
۷۵۵	حاشیہ ملا مبین بر			۷۷۰	حاشیۂ عماد بر قطبی		
	میزاہد ملا جلال	〃	〃		و میر	قلمی	〃
۷۵۶	حاشیہ مولوی اسد اللہ			۷۷۱	شرح تہذیب از		

	مولوی علی محمد صفحلی	〃	〃	۷۸۸	تحقیقات مرضیہ	〃
۷۷۲	حاشیۂ میرزاہد			۷۸۹	حاشیۂ عبدالحکیم	
	ملاجلال	〃	〃		برقطبی ومیر	نولکشوری
۷۷۳	حاشیہ ملاعظیم بر			۷۹۰	غایۃ الکلام فی	
	میرزاہد رسالہ	〃	〃		حقیقۃ التصدیق	
۷۷۴	حاشیۂ دیگر بر میرزاہد				عندالحکماء	عمدۃ الاخبار
	ملاجلال	〃	〃		والامام	بریلی
۷۷۵	التعلیق المرضی	محمدی لکھنؤ	〃	۷۹۱	میرزاہد رسالہ	نظامی کانپور
۷۷۶	الیساغوجی	حسینی	〃	۷۹۲	خاشیۂ غلام یحیی	
۷۷۷	مختصر المیزان	〃	〃		بر میرزاہد رسالہ	〃
۷۷۸	میزان المنطق	〃	〃	۷۹۳	مصباح الدجی	〃
۷۷۹	جواہر مضیہ	〃	〃	۷۹۴	نورالہدی	〃
۷۸۰	تہذیب	〃	〃	۷۹۵	تحفۂ شاہجہانی	〃
۷۸۱	قال اقول	خواجہ محمد امین	〃	۷۹۶	ملاجلال	علوی لکھنؤ
۷۸۲	شرح تہذیب	علوی لکھنؤ	〃	۷۹۷	میرزاہد بر ملاجلال	〃
۷۸۳	شرح فارسی میرزاہد			۷۹۸	قول المحیط	〃
	رسالہ	نولکشوری	〃	۷۹۹	التعلیق العجیب	〃
۷۸۴	بدیع المیزان	علوی لکھنؤ	〃	۸۰۰	حاشیۂ عماد بر	
۷۸۵	سعدیہ شرح دنجانی	افتخار عالم	〃		میرزاہد ملاجلال	قلمی
۷۸۶	مرقاۃ الاذہان	علوی لکھنؤ	〃	۸۰۱	غایۃ البیان فی	
۷۸۷	ایضاحات	〃	〃		تحقیق السبحان	

	متعلقہ سلم	〃	〃	۸۱۳	القول المحیط	〃
۸۰۲	ملا جلال	〃	〃	۸۱۴	تنویر السلم	احمدی دہلی
۸۰۳	میرزاہد بر ملا جلال	〃	〃	۸۱۵	حاشیۂ مولانا ظہور اللہ بر میرزاہد رسالہ	علوی لکھنؤ
۸۰۴	حاشیۂ ملا حسن بر میرزاہد ملا جلال	〃	〃	۸۱۶	منہاج العلوم	قلمی
۸۰۵	حاشیۂ مولوی فضل رسول بر میرزاہد ملا جلال			۸۱۷	شرح رسالۂ تصدیق	〃
				۸۱۸	حاشیہ بر قاضی مبارک	〃
		〃	〃	۸۱۹	دفع الکلال	چشمۂ فیض لکھنؤ
۸۰۶	حاشیۂ بحر العلوم بر میرزاہد ملا جلال	علوی لکھنؤ	〃	۸۲۰	الکلام الوہبی فی بعض عبارات القطبی	〃
۸۰۷	شرح مطالع	طہران	〃	۸۲۱	قال اقول	مسیحائی
۸۰۸	غایۃ الکلام فی حقیقۃ التصدیق عند الحکماء و الامام			۸۲۲	میر الیاس غوجی	مرتضوی
				۸۲۳	〃	قلمی
		عمدۃ الاخبار بریلی	〃	۸۲۴	انوار احمدی حاشیۂ قال اقول	محمدی لکھنؤ
۸۰۹	میرزاہد رسالہ	قلمی	〃	۸۲۵	مجموعۂ شروح	
۸۱۰	حاشیۂ بحر العلوم بر میرزاہد رسالہ	علوی لکھنؤ	〃	۸۲۶	ضابطۃ التہذیب شرح خطبۂ قطبی	محمدی جونپور
۸۱۱	القول المحیط	〃	〃	۸۲۷	صغریٰ	قلمی
۸۱۲	حاشیۂ بحر العلوم بر میرزاہد رسالہ	〃	〃	۸۲۸	شرح تہذیب فارسی	مصطفائی نولکشوری

۸۲۹	حاشیۂ ملا مبین بر		موقوفۂ مولوی	۸۳۹	نور الہدیٰ حاشیۂ	
	میرزاہد رسالہ	حیدری لکھنؤ	محمد عظیم صاحب مرحوم		غلام یحییٰ	〃
۸۳۰	ملا حسن	نولکشوری	موقوفۂ حافظ	۸۴۰	میرزاہد بر رسالۂ	موقوفۂ مولوی
			محمد عظیم اللہ صاحب		قطبیہ	علوی لکھنؤ محمد عظیم صاحب مرحوم
			شاہ آبادی	۸۴۱	حاشیۂ غلام یحییٰ	
۸۳۱	حاشیۂ علام یحییٰ	محمدی	〃		بر میرزاہد رسالہ	〃 〃 〃
۸۳۲	میرزاہد رسالہ و			۸۴۲	البیان الکافی	
	حاشیۂ غلام یحییٰ	〃	〃		فی سرح الشرح للقاضی	نظامی کانپور 〃
۸۳۳	حاشیۂ بحر العلوم			۸۴۳	شرح سلم قاضی مبارک	علوی لکھنؤ 〃
	بر میرزاہد رسالہ	علوی لکھنؤ	〃	۸۴۴	القول المحیط	〃 〃 〃
۸۳۴	شرح تہذیب	〃	موقوفۂ حافظ	۸۴۵	〃	نجم العلوم لکھنؤ 〃
			محمد عظیم اللہ صاحب	۸۴۶	ملا جلال	〃 〃 〃
			شاہ آبادی	۸۴۷	میرزاہد بر ملا جلال	〃 〃 〃
۸۳۵	حواشی زاہدیہ بر			۸۴۸	ہدایۃ الوری حاشیہ	
	رسالہ قطبیہ	نجم العلوم لکھنؤ			بر حاشیۂ غلام یحییٰ	〃 〃 〃
۸۳۶	حاشیۂ غلام یحییٰ			۸۴۹	مجموعۂ منطق	نولکشوری 〃
	بر میرزاہد رسالہ	〃		۸۵۰	حاشیۂ مولوی	
۸۳۷	ہدایۃ الوری حاشیہ				ظہور اللہ بر میرزاہد	
	بر حاشیۂ غلام یحییٰ	〃			رسالہ	کلان کوٹھی 〃
۸۳۸	مصباح الدجیٰ حاشیۂ			۸۵۱	حاشیۂ مولوی	
	غلام یحییٰ	〃			عبد الحق خیرآبادی	نظامی کانپور 〃

۸۵۲	قطبی شرح دیباچہ	کلان کوٹھی	〃		ملا جلال	〃	〃
	میر قطبی	حسینی لکھنؤ	〃	۸۶۶	حاشیۂ ملا حسن		
۸۵۳	ملا حسن	محمدی لکھنؤ	〃		میرزاہد رسالہ	کلان کوٹھی	〃
۸۵۴	〃	〃	〃	۸۶۷	تحقیقات مرضیہ	علوی لکھنؤ	〃
۸۵۵	حاشیۂ عبدالحکیم			۸۶۸	قطبی	حیدری لکھنؤ	
	بر قطبی	محمدی دہلی	〃				محمد عظیم اللہ صاحب شاہ آبادی
۸۵۶	شرح سلم مولوی مبین کامل	محمدی لکھنؤ	〃	۸۶۹	قطبی شرح دیباچہ	شاہی قدیم	موقوفہ سید خلیل احمد صاحب رئیس قصبہ نہٹور ضلع بجنور۔
۸۵۷	حاشیۂ غلام یحییٰ بر میرزاہد رسالہ	علوی لکھنؤ	〃				
۸۵۸	میرزاہد رسالہ	〃	〃				
۸۵۹	شرح سلم مولوی مبین	محمدی لکھنؤ	〃	۸۷۰	مجموعہ منطق	نظامی کانپور	خرید کردۂ دفتر
۸۶۰	شرح سلم مولوی حمداللہ	نظامی کانپور	〃		انیس نسخہ		ندوۃ العلما
۸۶۱	منیات شرح سلم			۸۷۱	حاشیۂ غلام یحییٰ		
	قاضی مبارک	علوی لکھنؤ	〃		بر میرزاہد رسالہ	علوی لکھنؤ	موقوفہ منشی سرفراز علی صاحب رئیس فیض آباد
۸۶۲	حاشیہ بحر العلوم						
	بر میرزاہد رسالہ	〃	〃				
۸۶۳	شرح سلم قاضی مبارک	〃	〃	۸۷۲	میرزاہد رسالہ	〃	〃
۸۶۴	حاشیۂ ملا جلال			۸۷۳	شرح تہذیب	نظامی کانپور	موقوفہ حافظ محمد عظیم اللہ صاحب شاہ آبادی
	بر تہذیب	پشاور	〃				
۸۶۵	حاشیہ میرزاہد بر						

۸۷۴	کافی شرح ایساغوجی	ناظر فی دہلی	"	۸۸۵	شرح تہذیب	علوی لکھنؤ
۸۷۵	میر ایساغوجی	"	"	۸۸۶	شرح مطالع	فتح الاخبار موقوفۂ مولوی
۸۷۶	مرقات چار نسخہ	مجتبائی دہلی	خریدکردۂ دفتر ندوۃ العلما			علیگڑھ عبدالرافع خان صاحب رئیس شاہجہانپور
۸۷۷	حاشیۂ بحرالعلوم بر میرزاہد ملا جلال	فخر المطابع دہلی	موقوفۂ مولوی محمد عظیم صاحب مرحوم	۸۸۷	سلم	قلمی موقوفۂ مولوی محمد عظیم صاحب مرحوم
۸۷۸	حاشیۂ غلام یحییٰ	محمدی جونپور	"			
۸۷۹	حاشیۂ ملا کمال الدین بر میرزاہد ملا جلال			۸۸۸	حاشیۂ صدرا	موقوفۂ مولوی
	و میرزاہد رسالہ	"	"	۸۸۹	مولانا ولی اللہ	نولکشوری محمد عبدالرافع خان صاحب رئیس شاہجہانپور
۸۸۰	حاشیۂ نورالاسلام بر قاضی مبارک	سنگین جونپور	"			
۸۸۱	حاشیۂ لوزی طور اللہ			۸۹۰	شرح چغمنی	علوی لکھنؤ "
	بر میرزاہد رسالہ	کلان کوٹھی	"	۸۹۱	شمس بازغہ	مجمع البحرین "
۸۸۲	حاشیۂ ملا حسن بر			۸۹۲	صدرا	علوی لکھنؤ "
	میرزاہد رسالہ	"	"	۸۹۳	تبصرہ حاشیۂ میبذی	قلمی "
۸۸۳	ایساغوجی مع یکروزی	فخر المطابع دہلی	"	۸۹۴	عقدۂ وثیقہ	محمدی لکھنؤ "
۸۸۴	مجموعۂ میر قطبی	نولکشوری	موقوفہ منشی سرفراز علی صاحب رئیس فیض آباد	۸۹۵	حاشیۂ برجندی بر شرح چغمنی	مصر "
				۸۹۶	کتاب الجمع بین	

حکمت

	الرائین و کتاب السیاق			۹۰۵	تشریح الافلاک	〃	〃
	مدنیہ	قلمی	〃	۹۰۶	رسالہ شیخ بوعلی سینا	قسطنطنیہ	〃
۸۹۷	کتاب التنبیہ للعلم	سنگی	〃	۹۰۷	شرح تشریح الافلاک		
	الثانی	〃	〃		از مولانا محمد اسمٰعیل الندوی	قلمی	〃
۸۹۸	تحسین السعادۃ	〃	〃	۹۰۸	جذولت	بمبئی	〃
۸۹۹	عیون المسائل و			۹۱۰	دانشنامہ	قلمی	〃
	کتاب الفصوص	〃	〃	۹۱۱	ہدیہ سعیدیہ	بریلی	〃
۹۰۰	مسائل متفرقہ			۹۱۲	شرح ہدایۃ الحکمۃ		
	فیلسوف مقالہ				از مولانا عبدالحق		
	فی اغراض کتاب				خیرآبادی	شعلۂ طور کانپور	〃
	مابعد الطبیعہ	〃	〃	۹۱۳	کتاب المقایسات	بمبئی	〃
۹۰۱	مقالہ فی معان			۹۱۴	قوشجیہ	احمدی امپور	〃
	العقل و رسالہ فی			۹۱۵	شرح اشارات	نولکشوری	〃
	اثبات المفارقات	〃	〃	۹۱۶	میبذی	محمدی لکھنؤ	〃
۹۰۲	کتاب التذکیر و			۹۱۷	رسالہ قوس قزح	〃	〃
	تعلیقات ابونصر			۹۱۸	حاشیہ میبذی از		
	فارابی	〃	〃		مولانا صفہانی	نثار علی لکھنؤ	〃
۹۰۳	شرح رسالہ زیتون کبیر	〃	〃	۹۱۹	نجات شیخ رئیس	قلمی	〃
۹۰۴	ملتقطات از افلاطون			۹۲۰	قوشجیہ	مجتبائی دہلی	〃
	در رسالہ دیگر از			۹۲۰	تنبیہ المخطی	مظہر النور	〃
	افلاطون	〃	〃	۹۲۲	حاشیہ مولوی عماد		

بر صدرا

۹۲۳	حاشیۂ صدرا از بحر العلوم	قلمی	〃	۹۳۹	تحریر اقلیدس	علوی لکھنو	〃
۹۲۴	مصباح فی علم المفتاح	طہران	〃	۹۴۰	شمس بازغہ	〃	〃
۹۲۵	شرح اشارات	مصر	〃	۹۴۱	شرح چغمینی	〃	〃
۹۲۶	محاکمات	〃	〃	۹۴۲	اقلیدس ۱۵ مقالہ	قلمی	خرید کردہ دفتر ندوۃ العلما
۹۲۷	شرح مثناۃ بالتکریر	قلمی	〃	۹۴۳	کتاب الاکر	صدیقی لاہور	موقوفۂ مولوی غلام احمد صاحب
	رسالۂ اردو در						
۹۲۸	سکون زمین	〃	〃	۹۴۴	حاشیۂ حمد اللہ بر		موقوفۂ منشی
	تحریر مثناۃ بالتکریر			۹۴۵	شمس بازغہ	قلمی	سرفراز علی صاحب رئیس فیض آباد
	از مولانا عبد العلی						
۹۲۹	و تقریر لوئی کت	〃	〃				
۹۳۰	حاشیۂ فخر بر میبذی	کنز العلوم لکھنو	〃				
۹۳۱	تحریر اقلیدس	علوی لکھنو	〃	۹۴۶	شرح مولانا عبد العلی		موقوفۂ مولوی
۹۳۲	تصریح	جعفری	〃	۹۴۷	بر رسالۂ شمسیہ	قلمی	محمد عبد الرافع خان صاحب رئیس شاہجہانپور
۹۳۳	مفید البصیرہ فی						
	نسبت سبع الشیرہ	شاہی	〃				
۹۳۴	حاشیۂ مثناۃ بالتکریر	علوی لکھنو	〃	۹۴۸	انوار خلاصۃ الحساب	کلکتہ	〃
۹۳۵	رسالہ فیض عام	نولکشوری	〃	۹۴۹	خلاصۃ الحساب	محمدی لکھنو	〃
۹۳۶	سبع شداد	مجتبائی دہلی	〃	۹۵۰	〃	علوی لکھنو	〃
۹۳۷	تنویر العیون	ضیائی میرٹھ	〃	۹۵۱	بدیع الحساب	محمدی لکھنو	〃
۹۳۸	میبذی	نولکشوری	موقوفۂ مولوی محمد عظیم صاحب مرحوم	۹۵۲	تسہیل الحساب	مشربع ہیانہ	موقوفۂ مولوی محمد عظیم صاحب مرحوم

حساب

۹۵۳	شرح فارسی		وقف کردہ منشی	۹۶۶	اکمل الصناعہ مدوجلد	″	″
	خلاصۃ الحساب	قلمی	سرفراز علی صاحب	۹۶۷	نفیسی	نظامی	″
			رئیس فیض آباد	۹۶۸	قرابادین قادری	چشمہ فیض میرٹھ	″
۹۵۴	ناپ تول	کلکتہ	موقوفہ مولوی	۹۶۹	زادغریب	اکمل المطابع دہلی	″
			محمد عبدالرافع خان	۹۷۰	خلاصۃ التجارب	نولکشوری	″
			صاحب رئیس	۹۷۱	طب حسانی	مصطفائی کانپور	″
			شاہجہانپور۔	۹۷۲	اقصرائی	حاجی ولی محمد	″
			طب	۹۷۳	انیس المعالجین	نولکشوری	″
۹۵۵	جامع الشفائیہ	نولکشوری	″	۹۷۴	مظہر الشفا	″	″
۹۵۶	کشف الملکنون			۹۷۵	شفاء الابدان	″	″
	عن المعالجات	شاہجانی		۹۷۶	تذکرۂ اولی الالباب	مصر	″
۹۵۷	القانون	بھوپال	″		جلد اول وثانی		″
۹۵۸	قرابادین اعظم	نظامی کانپور	″	۹۷۷	اکسیر اعظم در چار جلد	″	″
۹۵۹	قرابادین کبیر کامل	نولکشوری	″		ترجمۂ قانون شیخ		
۹۶۰	المغنی شرح موجز	قلمی	″	۹۷۸	بوعلی سینا در دو جلد	نولکشوری	″
۹۶۱	معدن الشفا	نولکشوری	″	۹۷۹	نفس الانتساب	دلکشا فتحگڑھ	″
۹۶۲	بحر الجواہر	کلکتہ	″	۹۸۰	منافع الاغذیہ	مصر	″
۹۶۳	علاج الامراض	احمدی	″	۹۸۱	مفرح القلوب	نولکشوری	″
۹۶۴	شرح اسباب کامل	ہندو پریس	″	۹۸۲	ترجمۂ فارسی کلیات		
۹۶۵	قانون شیخ الرئیس			۹۸۳	قانون	″	″
	درسہ جلد	مصر	″		قرشی	قلمی	″

۹۸۴	عجالہ نافعہ	نولکشوری	〃	۱۰۰۰	علاج المواشی	نولکشوری	〃
۹۸۵	دستور العلاج	ہندو پریس لکھنؤ	〃	۱۰۰۱	کنوز الصحۃ	مصر	〃
۹۸۶	حمیات قانون	ثمر ہند لکھنؤ	〃	۱۰۰۲	ام العلاج	نولکشوری	〃
۹۸۷	موجز	نولکشوری	〃	۱۰۰۳	تکشیف الحکمۃ	〃	〃
۹۸۸	مفردات ناصری	گلزار محمدی لکھنؤ	〃	۱۰۰۴	مجربات رضائی	〃	〃
۹۸۹	شرح رباعیات			۱۰۰۵	طب اکبر جلد اول		
	طب یوسفی	نولکشوری	〃		وثانی	قلمی	〃
۹۹۰	خف علائی	〃	〃	۱۰۰۶	سدیدی نصف اوّل	〃	〃
۹۹۱	جوہر نفیس	〃	〃	۱۰۰۷	بھج الحذاقۃ	نولکشوری	〃
۹۹۲	زمرد اخضر عربی	محمدی لاہور	〃	۱۰۰۸	علاج الابدان	〃	〃
۹۹۳	من لا یحضرہ الطبیب	جعفری	〃	۱۰۰۹	ملخص فصول بقراطی	〃	〃
۹۹۴	ذکائی وقرابادین			۱۰۱۰	مجربات اکبری	〃	〃
	شفائی	مجتبائی دہلی	〃	۱۰۱۱	مجموعۂ طب یوسفی	〃	〃
۹۹۵	الفاظ الادویہ	بدر الدجے	〃	۱۰۱۲	تسہیل الشفا ترجمۂ		
۹۹۶	تدابیر معالجۂ ہیضہ	نولکشوری	〃	۱۰۱۳	علاج الغربا	〃	〃
۹۹۷	شفاء الطاعون	چشمۂ حیات		۱۰۱۴	فصول الاعراض	محمدی لاہور	〃
		فیض آباد	〃	۱۰۱۵	کنز الاسرار	احمدی مرادآباد	〃
۹۹۸	شفاء المرضا ترجمۂ			۱۰۱۶	تریاق ہیضہ	نولکشوری	〃
	علاج الغربا جلد				عجالہ مسیحی	〃	〃
	اوّل وثانی	صندر عمیس	〃	۱۰۱۷	رسالہ معالجۂ		
۹۹۹	تلخیص البیان	چشمۂ حیات	〃		تپ ولرزہ	〃	〃

۱۰۱۹	تحفۃ الاطبا	〃	〃	۱۰۳۷	میزان الطب مع		
۱۰۲۰	رسالۂ قوت باہ	〃	〃		رسائل دیگر	محمدی لکھنؤ	〃
۱۰۲۱	تریاق مسموم	〃	〃	۱۰۳۸	بیاض مطب	قلمی	〃
	مزیل الاوہام در			۱۰۳۹	شرح اسباب		〃
	دو جلد	〃	〃	۱۰۴۰	مخزن الادویہ		〃
۱۰۲۲	تحقیقات نادرہ طبی	〃	〃	۱۰۴۱	ضیاء الابصار		
۱۰۲۳	کفایہ منصوری و				فی حد الباہ	احمدی دہلی	〃
	رسالۂ چوب چینی	〃	〃	۱۰۴۲	مفرح القلوب	نولکشوری	موقوفۂ مولوی محمد عظیم صاحب مرحوم
۱۰۲۴	کنز الاسلام	〃	〃				
۱۰۲۵	علاج احسانی	〃	〃	۱۰۴۳	قانونچہ مع رسالۂ		
۱۰۲۶	قانون عسرت	〃	〃		قبریہ	〃	〃
۱۰۲۷	اختیارات بدیعی	〃	〃	۱۰۴۴	موجز	〃	موقوفۂ حافظ محمد عظیم اللہ صاحب شاہ آبادی
۱۰۲۸	فرہنگ نفیسیہ	〃	〃				
۱۰۲۹	رموز الحکمہ	〃	〃				
۱۰۳۰	مفید الاجسام و			۱۰۴۵	رسالہ بحث موازنۂ		موقوفۂ حکیم
۱۰۳۱	فوائد عجیبہ	〃	〃		طب ڈاکٹری یونانی		اصغر حسین صاحب فرخ آبادی
۱۰۳۲	مطب علویخان	〃	〃	۱۰۴۶	میزان الطب مع		
۱۰۳۳	انوار الحواشی	〃	〃		رسالۂ دلائل النبض	نولکشوری	موقوفۂ حافظ محمد عظیم اللہ صاحب شاہ آبادی
۱۰۳۴	قانونچہ	اصغری دہلی	〃				
۱۰۳۵	مفتاح الخزائن	قلمی	〃				
۱۰۳۶	مختصر مذکرۂ ایام	مصر	〃	۱۰۴۷	طب احسانی	نظامی کانپور	موقوفۂ ڈاکٹر

			کرامت اللہ خان	۱۰۶۳	خلیص الفصول	〃
			صاحب مرحوم	۱۰۶۴	کفایہ شرح شافیہ	مصطفائی لاہور
۱۰۴۸	صحت جسمانی	〃	〃	۱۰۶۵	میزان الصرف	〃 لکھنؤ
				۱۰۶۶	منشعب	〃
۱۰۴۹	سعدیہ شرح رنجانی	قلمی	موقوفہ مولوی	۱۰۶۷	پنجگنج و زبدہ	کلان کوٹھی
			محمد عبد الرافع خان	۱۰۶۸	صرف میر	〃
			صاحب رئیس	۱۰۶۹	دستور المبتدی	مسیحائی کانپور
			شاہجہانپور	۱۰۷۰	جاربردی شرح شافیہ	قلمی
۱۰۵۰	شافیہ	〃	〃			
۱۰۵۱	کلمات حسنیہ	〃	〃	۱۰۷۱	خلیص الفصول	〃
۱۰۵۲	نقو الصرف نسخہ	〃	〃	۱۰۷۲	شافیہ	علوی لکھنؤ
۱۰۵۳	ایذان شرح میزان	〃	〃	۱۰۷۳	ارکان الاصول	
۱۰۵۴	مراح الارواح	〃	〃	۱۰۷۴	شرح فصول اکبری	نولکشوری
۱۰۵۵	میزان الصرف	〃	〃	۱۰۷۵	گیلانی شرح تصریف	
۱۰۵۶	منشعب	〃	〃		عزی	مصر
۱۰۵۷	پنجگنج	〃	〃	۱۰۷۶	شافیہ شرح رنجانی	〃
۱۰۵۸	زبدہ	〃	〃	۱۰۷۷	ہدایۃ الصرف	مجتبائی دہلی
۱۰۵۹	صرف میر	〃	〃	۱۰۷۸	مشکوۃ التصاریف	قیصری عظیم آباد
۱۰۶۰	جوانا موئی	〃	〃	۱۰۷۹	صرف میر	نولکشوری
۱۰۶۱	دستور المبتدی	〃	〃	۱۰۸۰	دستور المبتدی	شعلہ طور کانپور
۱۰۶۲	فصول اکبری	〃	〃	۱۰۸۱	کافیہ	نولکشوری

صرف

۱۰۸۲	میزان الصرف	محمدی لکھنؤ	〃	۱۰۹۷	ہدیہ رشیدیہ	انوار احمدی لکھنؤ	حکیم عبدالعزیز صاحب
۱۰۸۳	منشعب	〃	〃	۱۰۹۸	علم الصیغہ	محمود المطابع کانپور	ندوۃ العلما لکھنؤ
۱۰۸۴	پنج گنج و زبدہ	حاجی ولی محمد	〃	۱۰۹۹	〃 دو نسخہ	〃	موقوفۂ مولوی
۱۰۸۵	عافیہ شرح شافیہ	نولکشوری	〃				احمد علی صاحب
۱۰۸۶	رضی شرح شافیہ		〃				خلف مولوی
۱۰۸۷	تبیان شرح میزان	بہار کشمیر	〃				محمد علی صاحب
۱۰۸۸	شرح میزان الصرف	نولکشوری	〃				ناظم ندوۃ العلما
۱۰۸۹	عمدہ شرح زبدہ	علوی لکھنؤ	〃	۱۱۰۰	فصول اکبری	نظامی کانپور	موقوفۂ مولوی
۱۰۹۰	ہدایۃ الصرف حصہ						محمد عبدالرحمن صاحب
	اول و دوم	گلزار محمدی	〃				شاہ آبادی
۱۰۹۱	ہدیہ رشیدیہ	انوار احمدی لکھنؤ	〃	۱۱۰۱	〃 دہ نسخہ	نولکشوری	خریدکردہ دفتر
۱۰۹۲	غایۃ البیان و		موقوفۂ مولوی				ندوۃ العلما
	مسالک البہیہ	شعلہ طور کانپور	محمد عظیم صاحب مرحوم	۱۱۰۲	شافیہ	〃	موقوفۂ حافظ
۱۰۹۳	کتاب الصرف	روز بازار آمرتسر	خریدکردہ دفتر				محمد عظیم اللہ صاحب
			ندوۃ العلما				شاہ آبادی
۱۰۹۴	تلقین التشریف		مولوی ابو محمد ابراہیم صاحب	۱۱۰۳	مجموعہ میزان و منشعب	نظامی کانپور	〃
	بعلم التصریف	خلیلی آرہ	〃	۱۱۰۴	مجموعہ پنج گنج و زبدہ	〃	〃
۱۰۹۵	تہذیب التصریف	بہار		۱۱۰۵	صرف میر	〃	〃
	تکملہ تلقین التشریف	منشی ظہور الحق	〃	۱۱۰۶	دستور المبتدی	〃	〃
۱۰۹۶	تیسیر المیزان و تسہیل			۱۱۰۷	فصول اکبری مع		
	المنشعب	انتظامی کانپور			رسالۂ لامیہ و		

	گہر منظوم	〃	〃			رئیس فیض آباد
۱۱۰۸	مجموعۂ میزان و منشعب		خریدکردہ دفتر	۱۱۱۸	مجموعۂ سعدیہ شرح	
	شش نسخہ	〃	ندوۃ العلما	۱۱۱۹	رنجانی	〃 〃
۱۱۰۹	صرف میر	〃	موقوفۂ منشی	۱۱۲۰	شافیہ	〃 〃
۰	دو جلد		امداد حسین صاحب اخگر مرادآبادی	۱۱۲۱	خلیص الفصول	〃 〃
					نحو	
۱۱۱۰	صرف عبری بزبان انگریزی حصہ اول	انگریزی	موقوفۂ منشی عزیز احمد صاحب لکھنوی از گلاسگو ملک اسکاٹلینڈ	۱۱۲۲	مجموعۂ حاشیۂ عبدالغفور و حاشیۂ عبدالحکیم و حواشی متفرقہ و حاشیۂ ملا نور محمد	موقوفۂ مولوی محمد عبدالرافع خان صاحب رئیس شاہجانپور
۱۱۱۱	صرف عربی بزبان انگریزی	〃	〃			نظامی کانپور
۱۱۱۲	غایۃ البیان و ومسالک الہیہ		موقوفۂ مولوی	۱۱۲۳	حاشیۂ عبدالغفور مع تکملۂ عبدالحکیم	نولکشوری 〃
۱۱۱۳	فصول اکبری	شعاع طور کانپور کلان کوٹھی	محمد عظیم صاحب مرحوم خریدکردہ دفتر	۱۱۲۴	شرح ملا جامی	سنگین 〃
			ندوۃ العلما	۱۱۲۵	مغنی اللبیب کامل	مصر 〃
۱۱۱۴	شافیہ	محمدی لکھنؤ	〃	۱۱۲۶	حاشیۂ نعمت اللہ بشرح ملا جامی	نولکشوری 〃
۱۱۱۵	تبیان شرح میزان	دبدبۂ احمدی لکھنؤ	〃	۱۱۲۷	مصباح	حیدری لکھنؤ 〃
۱۱۱۶	ہدیۂ رشیدیہ	انوار محمدی لکھنؤ	〃	۱۱۲۸	مفصل	شیراز 〃
۱۱۱۷	مازندرانی شرح شافیہ	قلمی	موقوفۂ منشی سرفراز علی صاحب	۱۱۲۹	ضوء شرح مصباح	احمدی 〃
				۱۱۳۰	مجموعۂ نحو میر	حاجی ولی محمد 〃

۱۱۳۱	شرح مائۃ عامل	علوی لکھنؤ	〃	۱۱۴۶	شرح ہدایۃ النحو	〃	〃
۱۱۳۲	ہدایۃ النحو	مسیحائی 〃	〃	۱۱۴۷	رسالہ تذکیر و تانیث	〃	〃
۱۱۳۳	ارشاد	قلمی	〃	۱۱۴۸	ہدایۃ النحو	〃	〃
۱۱۳۴	شریفیہ شرح کافیہ	فخر المطابع دہلی	〃	۱۱۴۹	شرح مائۃ عامل	گلزار اودھ	〃
۱۱۳۵	حاشیۂ عبد الغفور			۱۱۵۰	حاشیۂ عبد الرحمن		
	بشرح ملا جامی	قلمی	〃		برشرح ملا جامی	قلمی	〃
۱۱۳۶	حاشیۂ عصمت			۱۱۵۱	ہدایۃ النحو	علوی لکھنؤ	〃
	بشرح ملا جامی	〃	〃	۱۱۵۲	شرح ملا جامی	نولکشوری	〃
۱۱۳۷	شرح قطر ندی	〃	〃	۱۱۵۳	مراح الارواح	مجتبائی دہلی	〃
۱۱۳۸	شرح اجرومیہ	〃	〃	۱۱۵۴	خفیہ شرح		
۱۱۳۹	کافیہ	اصغری	〃		مراح الارواح	احمدی دہلی	〃
۱۱۴۰	وایہ شرح ہدایۃ النحو	منشی احسن	〃	۱۱۵۵	حاشیۂ عبد الرحمن		
۱۱۴۱	التقریر المعقول				برشرح ملا جامی	کلکتہ	〃
	فی بیان الحاصل			۱۱۵۶	حاشیۂ جال		
	والمحصول	قلمی	〃		عبد الرحمن برشرح		
۱۱۴۲	حاشیۂ عنایت اللہ			۱۱۵۷	ملا جامی	علوی لکھنؤ	〃
	برشرح ملا جامی	نولکشوری	〃	۱۱۵۸	رضی شرح کافیہ	نولکشوری	〃
۱۱۴۳	حل ترکیب کافیہ	قلمی	〃	۱۱۵۹	تسہیل الکافیہ	〃	〃
۱۱۴۴	حل ابیات شرح			۱۱۶۰	مکالمات حسنیہ	قلمی	〃
	ملا جامی عبد الرحیم	〃	〃	۱۱۶۱	مائۃ عامل	〃	〃
۱۱۴۵	اصل الاصول	〃	〃	۱۱۶۲	شرح مائۃ عامل	〃	〃

۱۱۶۳	مجموعۂ نحو میر	محمدی لکھنؤ	〃				محمد عبد العلی صاحب
۱۱۶۴	شرح مائۃ عامل	مصطفائی لکھنؤ	〃				آسی مدراسی مالک
۱۱۶۵	ہدایۃ النحو	دار السلام بریلی	〃				مطبع اصح المطابع
۱۱۶۶	〃	نظامی کانپور	〃	۱۱۷۸	کافیہ	مجتبائی دہلی	موقوفۂ مولوی
۱۱۶۷	شرح مائۃ عامل	نولکشوری	موقوفۂ مولوی محمد عظیم صاحب مرحوم				محمد عظیم صاحب مرحوم
				۱۱۷۹	مجموعۂ نحو میر مع خلاصہ وجمل قسمۃ ثانیہ مائۃ عامل		
۱۱۶۸	ارشاد الطلاب الی		مولوی ابو محمد ابراہیم				
۱۱۶۹	علم الاعراب	خلیلی آرہ	صاحب آروی		منظوم وعمدۃ الرام وشرح مائۃ عبد الرسول		
۱۱۷۰	اوضح المسالک	مصر	ندوۃ العلما				
۱۱۷۱	ہدایۃ النحو ہفت نسخہ	نظامی کانپور	〃		شرح مائۃ جامی	نظامی کانپور	〃
				۱۱۹۰	شرح مائۃ عامل	نولکشوری	〃
۱۱۷۲	مجموعۂ نحو میر پنج نسخہ	〃	〃	۱۱۸۱	ہدایۃ النحو مع بدایۃ النحو	نظامی کانپور	〃
۱۱۷۳	مجموعۂ نحو میر	نولکشوری	〃	۱۱۸۲	الفیہ ابن مالک		خرید کردۂ دفتر
۱۱۷۴	〃 شش نسخہ	زراقی کانپور	〃		دہ نسخہ	نولکشوری	ندوۃ العلما
۱۱۷۵	حل ابیات شرح ملا جامی	کلکتہ	موقوفہ سید خلیل احمد صاحب رئیس قصبۂ بھٹور ضلع بجنور	۱۱۸۳	نحو عربی بزبان انگریزی	انگریزی	موقوفۂ منشی عزیز احمد صاحب لکھنوی از گلاسگو مالک اسکاٹ لینڈ
۱۱۷۶	رسالۂ تذکیر و تانیث	〃	〃	۱۱۹۴	الفیہ مع ترجمہ فرانسیسی		
۱۱۷۷	شرح ملا جامی	صبح المطابع لکھنؤ	موقوفۂ مولوی				〃

۱۱۸۵	کافیہ	علوی لکھنؤ	موقوفۂ مولوی محمد عظیم صاحب مرحوم		دو نسخہ		ندوۃ العلما
۱۱۸۶	حاشیۂ ابوالبقا برشرح ملاجامی	احمدی جونپور	〃	۱۱۹۷	ہدایۃ النحو	نولکشوری	موقوفۂ مولوی محمد عظیم صاحب مرحوم
۱۱۸۷	شرح ملاجامی	نولکشوری	〃	۱۱۹۸	مجموعہ شرح مائۃ عامل	نظامی کانپور	موقوفۂ منشی سرفراز علی صاحب رئیس فیض آباد
۱۱۸۸	〃	مصطفائی لکھنؤ	〃				
۱۱۸۹	حل ترکیب کافیہ	کلکتہ	〃	۱۱۹۹	ہدایۃ النحو	علوی لکھنؤ	〃
۱۱۹۰	حاشیۂ عبدالغفور برشرح ملاجامی مع حاشیہ ملانور محمد وعبدالحکیم	نظامی کانپور	〃	۱۲۰۰	حاشیۂ شرح ملاجامی	قلمی	〃
				۱۲۰۱	الفوائد العجیبہ	مصر	خریدکردہ دفتر ندوۃ العلما
	معانی و بیان						
۱۱۹۱	حاشیۂ عبدالحکیم تکملۂ عبدالغفور	〃	〃	۱۲۰۲	مطول	نولکشوری	موقوفۂ مولوی محمد عبدالرفیع خان صاحب رئیس شاہجہانپور
۱۱۹۲	رضی شرح کافیہ	نولکشوری	〃				
۱۱۹۳	شرح ملاجامی	حسینی لکھنؤ	خریدکردہ دفتر ندوۃ العلما	۱۲۰۳	〃	علوی لکھنؤ	〃
۱۱۹۴	شرح فارسی الفیہ	قلمی	موقوفۂ مولوی سرفراز علی صاحب رئیس فیض آباد	۱۲۰۴	〃	قلمی	〃
				۱۲۰۵	مختصر المعانی	نولکشوری	〃
				۱۲۰۶	حاشیۂ خطائی بر مختصر المعانی	قلمی	〃
۱۱۹۵	شرح فارسی کافیہ	〃	〃				
۱۱۹۶	اوضح المسالک	مصر	خریدکردہ دفتر	۱۲۰۷	نقد البلاغہ	〃	〃

۱۲۰۸	کتاب شرح ابیات	〃	〃	۱۲۲۱	سفینۃ الراغب	〃	〃
۱۲۰۹	حاشیۂ ختائی بر			۱۲۲۲	کشکول	مصر	〃
	مختصر المعانی	〃	〃	۱۲۲۳	فیضی شرح حماسہ	نولکشوری	〃
۱۲۱۰	حاشیۂ سید مطول	یوسفی	〃	۱۲۲۴	دیوان متنبی	محمدی بمبئی	〃
۱۲۱۱	مختصر المعانی	قنبی	〃	۱۲۲۵	الکنز المدفون	مصر	〃
۱۲۱۲	مطول	〃	〃	۱۲۲۶	خزینۃ الامثال	مصطفائی لکنؤ	〃
۱۲۱۳	رسالۂ بلاغت	〃	〃	۱۲۲۷	مستطرف جلد ثانی	قلمی	〃
۱۲۱۴	مطول	نولکشوری	موقوفۂ مولوی محمد عظیم صاحب مرحوم	۱۲۲۸	تاریخ تیموری	کلکتہ	〃
۱۲۱۵	مختصر المعانی پانچ نسخہ	مجتبائی دہلی	خریدکردۂ دفتر ندوۃ العلما	۱۲۲۹	غصن البان	شاہجہانی بھوپال	〃
۱۲۱۶	〃	ہاشمی میرٹھ	موقوفۂ مولوی محمد عظیم صاحب مرحوم	۱۲۳۰	ترجمہ رسائل		
				۱۲۳۱	اخوان الصفا وغیرہ	بمبئی	〃
				۱۲۳۲	ریاض الفردوس	نولکشوری	〃
	ادب و مسامرات			۱۲۳۳	کتاب بکر و تغلب	مصر	〃
۱۲۱۷	تقریظات مولوی		موقوفۂ مولوی محمد	۱۲۳۴	الف لیلہ عربی	طہران	〃
	فضل حق صاحب	قلمی	عبد الرفیع خانصاحب	۱۲۳۵	دیوان حضرت علی	صدر مجلس	〃
	خیرآبادی	.	رئیس شاہجہانپور	۱۲۳۶	بدیع الانشا	مصر	〃
۱۲۱۸	حدیقۃ الافراح	کلکتہ	〃	۱۲۳۷	انشای حسن	〃	〃
۱۲۱۹	حل لغات مقامات			۱۲۳۸	اطباق الذہب	〃	〃
	حریری	〃	〃	۱۲۳۹	عجب العجاب	کلکتہ	〃
۱۲۲۰	مستطرف کامل	مصر	〃	۱۲۴۰	نفحۃ الیمن	گلستان کشمیر	〃

۱۲۴۱	شرح دیوان امرؤ القیس	بمبئی	〃	۱۲۵۸	رسالۂ گفتگوے یک عورت	قلمی	〃
۱۲۴۲	لطائف و ظرائف	مصر	〃	۱۲۵۹	ریاض الادب نسخہ	حیدرے رامپور	حاجی ریاض الدین صاحب
۱۲۴۳	جریدۃ العجائب و فریدۃ الغرائب	〃	〃	۱۲۶۰	بدایۃ الادب فی		موقوفۂ مولوی
۱۲۴۴	کتاب الاذکیا	〃	〃		لسان العرب در	کالیستھ پریس	قمر الدین صاحب
۱۲۴۵	کتاب القرب فی محبۃ العرب	〃	〃		چار جلد	اجمیر	اجمیری
۱۲۴۶	رسالۂ ابو بکر خوارزمی	طہران	〃	۱۲۶۱	ارشاد الطلب الی علم الادب	خلیلی آرہ	مولوی ابو محمد ابراہیم صاحب آروی
۱۲۴۷	مقامات ہندی	مطلع العلوم	〃	۱۲۶۲	عقد الفرید در سہ جلد	مصر	خریدہ ندوۃ العلما
۱۲۴۸	کتاب مایۃ حکایۃ قصیرہ	مصر	〃	۱۲۶۳	منتخبات عربیۂ شانزدہ نسخہ	مفید عام لاہور	〃
۱۲۴۹	لطائف الاقوال	〃	〃	۱۲۶۴	قلیوبی	کلکتہ	〃
۱۲۵۰	روضۃ الادب	شیراز	〃	۱۲۶۵	الطریف للادیب	اصح المطابع	موقوفۂ مولوی
۱۲۵۱	روض الاخیار	مصر	〃		الظریف	لکھنو	محمد عبد العلی صاحب
۱۲۵۲	کلیلہ و دمنہ	〃	〃				آسی مدراسی لکھنوی
۱۲۵۳	تحریرات متفرقہ	قلمی	〃				اصح المطابع لکھنو
۱۲۵۴	ماہ مغرب	میرٹھ	〃	۱۲۶۶	سفینۃ البلاغہ	〃	〃
۱۲۵۵	ریاض الادب ہر سہ حصہ	نولکشوری	〃	۱۲۶۷	المنطوق لمعرفۃ الفروق	〃	〃
۱۲۵۶	مقامات بدیعی	طہران	〃	۱۲۶۸	مرقاۃ المجانی در		خریدہ کردۂ دفتر
۱۲۵۷	مقامات جلال الدین سیوطی	〃	〃		حصہ اول و ثانی	بیروت	ندوۃ العلما

۱۲۶۹	مقامات حریری	طہران	〃	۱۲۸۱	القصیدۃ للامیۃ العرب		موقوفہ منشی
۱۲۷۰	شرح شذور الذہب	مصر	موقوفہ مولوی نورالدین صاحب تاجر کتب کانپور		مع ترجمۂ بانگریزی	انگریزی	عزیز احمد صاحب لکھنوی از گلاسگو ملک اسکاٹلینڈ
۱۲۷۱	اخوان الصفا ۲ نسخہ		خریدکردۂ دفتر	۱۲۸۲	شرح فارسی		موقوفہ منشی
		انتظامی کانپور	ندوۃ العلما		مقامات حریری	قلمی	سرفراز علی صاحب رئیس فیض آباد
۱۲۷۲	انشای حسن عطا پانچ نسخہ	مصر	〃	۱۲۸۳	مقامات حریری		موقوفہ مولوی
۱۲۷۳	بدیع الانشا چار نسخہ	مجتبائی دہلی	〃		مترجم	محمدی لکھنؤ	عبدالرافع خان صاحب رئیس شاہجہانپور
۱۲۷۴	مفید الطالبین ۲ نسخہ	〃	〃				
۱۲۷۵	منہیات ابن حجر ہشت نسخہ	نظامی کانپور	〃	۱۲۸۴	شرح سبعہ معلقہ	صدیقی بریلی	〃
				۱۲۸۵	تبیان شرح دیوان	مستبنی	کلکتہ 〃
۱۲۷۶	قصیدۂ قاضی شوان	انگریزی	موقوفہ منشی عزیز احمد صاحب لکھنوی از گلاسگو ملک اسکاٹلینڈ				

قصص و حکایات

				۱۲۸۶	قصۂ گل بکاولی	قلمی	〃
				۱۲۸۷	فسانۂ عجائب	علوی لکھنؤ	〃
۱۲۷۷	ترجمان المکاتبہ	مصر		۱۲۸۸	لیلی و مجنون خسرو	نولکشوری	〃
۱۲۷۸	بدیع الانشا	〃		۱۲۸۹	لیلی مجنون نظامی	〃	〃
۱۲۷۹	اساس الاب ۲ نسخہ	مطبوعہ	مولوی سید ابوسعید صاحب	۱۲۹۰	خسرو و شیرین نظامی	〃	〃
۱۲۸۰	شرح سبعہ معلقہ	کلکتہ		۱۲۹۱	قصہ	قلمی	〃

۱۲۹۲	قصیدہ دیگر نظم	〃	〃	۱۳۰۵	دیوان شمس تبریز	نولکشوری	〃
۱۲۹۳	بہار عشق	امینی	〃	۱۳۰۶	مجمع الاشعار	〃	〃
۱۲۹۴	اعجاز عشق	سیمائی کانپور	〃	۱۳۰۷	کلیات مومن	〃	〃
۱۲۹۵	لیلی و مجنون فارسی	نولکشوری	〃	۱۳۰۸	دیوان ذوق	〃	〃
۱۲۹۶	زبیدہ خاتون	مصطفائی لاہور	موقوفہ ڈاکٹر کرامت اللہ خان صاحب مرحوم	۱۳۰۹	دیوان غالب	نظامی کانپور	〃
				۱۳۱۰	قسطاس البلاغہ	احسن المطابع عظیم آباد	موقوفہ مولوی محمد عظیم صاحب مرحوم
۱۲۹۷	مثنوی میر حسن	شام اودھ	〃	۱۳۱۱	مناجات سلیم	انوار محمدی لکھنؤ	موقوفہ ڈاکٹر کرامت اللہ خان
۱۲۹۸	گلزار ابراہیم	〃	〃				
	لطائف وظرائف			۱۳۱۲	مجموعۂ مناجات ۴ نسخہ		حکیم غلام محی الدین صاحب
۱۲۹۹	لطائف عجیبیہ	مصطفائی لکھنؤ	موقوفہ مولوی محمد عبد الرافع خان صاحب رئیس شاہجہانپور		**عروض و قافیہ**		
				۱۳۱۳	میزان الافکار	نولکشوری	موقوفہ مولوی محمد عبد الرافع خان صاحب رئیس شاہجہانپور
	دواوین			۱۳۱۴	شجرۃ العروض	〃	〃
۱۳۰۰	دیوان ناسخ	علوی لکھنؤ	〃	۱۳۱۵	روضۃ القوافی	〃	〃
۱۳۰۱	سراپا سخن	نولکشوری	〃	۱۳۱۶	عروض سیفی	〃	〃
۱۳۰۲	کلیات انوری	〃	〃		**لغات ومصطلحات**		
۱۳۰۳	دیوان مخفی	مصطفائی	〃	۱۳۱۷	موارد المصادرہ	آگرہ	موقوفہ نواب علی حسن خانصاحب
۱۳۰۴	بیاض غزلیات متفرقہ	قلمی	〃				

۱۳۷۵	اخلاق محسنی	〃	〃	۱۳۹۲	اخذ مہ پنج نسخہ	کوئن پریس موقوفہ حکیم
۱۳۷۶	اخلاق جلالی دو جلد	〃	〃			سندیلہ ضلع اعظمت حسین صاحب
۱۳۷۷	مطلع السعدین	〃	〃			ہردوئی
۱۳۷۸	شرح قصائد عرفی	کلکتہ	〃	۱۳۹۳	سنہ شرظہوری	نظامی کانپور موقوفہ مولوی
۱۳۷۹	شرح مینا بازار	فیض احمدی	〃			محمد عبدالرحمن صاحب
۱۳۸۰	شبنم شاداب	〃	〃			شاہ آبادی
۱۳۸۱	رقعات امان اللہ حسینی	قلمی	〃	۱۳۹۴	شرح سنہ شرظہوری	نولکشوری 〃
۱۳۸۲	شرح ظہوری	نولکشوری	〃	۱۳۹۵	گلستان پانچ نسخہ	〃 خریدہ کردہ دفتر
۱۳۸۳	جنگ نامہ نعمت خان عالی	〃	〃			ندوۃ العلما
۱۳۸۴	حسن و عشق	〃	〃	۱۳۹۶	قصائد بدر چاچ	قلمی موقوفہ منشی
۱۳۸۵	فارسی کی کتاب ہر چہار جلد	مفید عام لاہور	〃			سرفراز علی صاحب
۱۳۸۶	تصریف المصادر	ستارۂ ہند				رئیس فیض آباد

متفرقات

۱۳۸۷	تسہیل التعلیم	خلیلی آرہ		۱۳۹۷	فغان ماتم	حسنی فتحگڑھ موقوفہ حکیم
۱۳۸۸	فارسی کی پہلی کتاب	〃	〃	۱۳۹۸	استدعائے تعلیم جبری	اصغر حسین صاحب حیدرآباد دکن موقوفہ مولوی
۱۳۸۹	کشف المعما	مفید عام آگرہ		۱۳۹۹	ادباب	منصور علی صاحب اسلامیہ لاہور موقوفہ مولوی
۱۳۹۰	فارسی کی پہلی کتاب نو نسخہ	رفاہ عام لاہور	خریدہ کردہ دفتر ندوۃ العلما			قمرالدین صاحب مہتمم مدرسہ اجمیر
۱۳۹۱	احسن المصادر نہ نسخہ	انتظامی کانپور	〃	۱۴۰۰	ممتاز الاسلام و	

	ممتاز الاذکار و					
۱۴۰۱	واقعۂ عبرت	مفید عام آگرہ		۱۴۱۲	انجمن تبلیغ الاسلام	کلیمی بمبئی
۱۴۰۲	اُردو کی کتاب		خریدکردہ دفتر	۱۴۱۳	رپورٹ سالانہ	
	ہر سہ جلد	مفید عام لاہور	ندوۃ العلما		مدرسۂ حنفیۂ انجمن	
۱۴۰۳	سراج الاسلام	گلزار حسنی	موقوفۂ مولوی		اسلامیۂ اناپور	منشی ظہور الحق
			سراج الدین صاحب		بابت ۹۴ء	بہار
۱۴۰۴	کتاب دینیات		خریدکردۂ دفتر	۱۴۱۴	عمدن ٹریڈنگ	اسٹار آف
	ہر چہار جلد	مفید عام لاہور	ندوۃ العلما	۱	کمپنی رفاہ عام	انڈیا پریس آرہ
۱۴۰۵	شکر	ملٹری گوالیار	موقوفۂ مولوی	۱۴۱۵	چندہ برای تعمیر	
			تراب علی صاحب		مکان مدرسہ	
			پروفیسر کالج گوالیار		فیض عام کانپور	انتظامی کانپور
۱۴۰۶	توبہ	ابوالعلائی آگرہ	״	۱۴۱۶	دستور العمل انجمن	انجمن اسلامیہ
۱۴۰۷	صلاح و تقوی	خلیلی آگرہ	مولوی محمد ابراہیم صاحب		اسلامیۂ جبلپور	پریس جبلپور
			آروی	۱۴۱۷	دستور العمل انجمن	دت پرشاد
۱۴۰۸	قول میشور	״	״		محافظ حجاج بمبئی	پریس بمبئی
۱۴۰۹	تعلیم المسلمین گجرات	آگرہ اخبار		۱۴۱۸	دستور العمل انجمن	
۱۴۱۰	دستور العمل جماعت				تہذیب کانپور	
	اسلام	انوار محمدی لکھنؤ			مع فہرست معاونین	نظامی کانپور
۱۴۱۱	روداد مدرسہ			۱۴۱۹	روداد سہ ماہی	ناظم ندوہ
	دارالعلوم کانپور	عزیزی کانپور			دوم انجمن تہذیب	
	قواعد المقاصد				کانپور	״
				۱۴۲۰	مذاکرۂ علمیہ	

۱۳۱۸	تاج اللغات در چار جلد	شاہی	رئیس بھوپال موتوفہ مولوی سید عبدالرافع خان صاحب رئیس شاہجہان پور			خانصاحب رئیس اٹاوہ
۱۳۱۹	قاموس جلد اوّل و ثانی	نولکشوری	〃	۱۳۳۱	نادر الترتیب	مرتضوی دہلی
۱۳۲۰	مجمع البحار دو جلد	〃	〃	۱۳۳۲	التحفۃ النظامیہ فی	مولوی عبدالقیوم صاحب متعلقہ
۱۳۲۱	مصباح المنیر	〃	〃	۱۳۳۳	الفروق الاصطلاحیہ	مصر تنگسگور
۱۳۲۲	برہان قاطع	قلمی	〃	۱۳۳۴	منتہی الارب در	موتوفہ مولوی
۱۳۲۳	صراح	شاہ علے	〃		چار جلد	کلکتہ محمد عظیم صاحب مرحوم
۱۳۲۴	غیاث اللغات	نولکشوری	〃	۱۳۳۵	لغات سقاط حریری	قلمی موتوفہ ڈپٹی
۱۳۲۵	منتخب اللغات	قلمی	〃			محمد عبدالرحیم صاحب
۱۳۲۶	کشاف اصطلاحات الفنون در سہ جلد	کلکتہ	〃	۱۳۳۶	المزہر	مصر خریدکردۂ دفتر
۱۳۲۷	منتخب النفائس	ثمر ہند لکھنؤ	〃			ندوۃ العلما
۱۳۲۸	مزیل الاغلاط	قلمی	〃	۱۳۳۷	نصاب الصبیان پانچ نسخہ	نولکشوری 〃
۱۳۲۹	فیض القاموس	انجمن پنجاب لاہور	〃	۱۳۳۸	مسالک البیان فی لغات القرآن	موتوفہ منشی عزیز احمد صاحب لکھنوی از گلاسگو
۱۳۳۰	مجاز البیان فی لغات القرآن	محمدی علیگڑھ	موتوفہ حافظ روح اللہ	۱۳۳۹	گلکرسٹ ڈکشنری	انگریزی ملک اسکاٹلینڈ
						موتوفہ عزیز الرحمن صاحب برادر حبیب الرحمن صاحب اقبالپور حضرپور کلکتہ

اسامی کتب وفنون

۱۳۴۰	کشف الظنون جلد		مرحوم مولوی		
	اول و ثانی	مصر	محمد عبد الرافع خان صاحب رئیس شاہجہانپور		
۱۳۴۱	مطلع العلوم	نولکشوری	〃		
۱۳۴۲	مدینۃ العلوم	قلمی	〃		
۱۳۴۳	حدائق الانوار	〃	〃		
۱۳۴۴	اتمام الدرایہ	مصر	〃		

درسیات فارسی

۱۳۴۵	مہر نیمروز	فخر المطابع	〃		
۱۳۴۶	نیرنگ عشق	نولکشوری	〃		
۱۳۴۷	ثمرات البدائع	محمدی	〃		
۱۳۴۸	سہ نثر ظہوری	حاجی ولی محمد	〃		
۱۳۴۹	نہر الفصاحت	〃	〃		
۱۳۵۰	گلستان مسرت	مصطفائی لکھنؤ	〃		
۱۳۵۱	پنجہ قہر	علوی لکھنؤ	〃		
۱۳۵۲	قصائد بدر چاچ	محمدی	〃		
۱۳۵۳	شرح شبنم شاداب	نولکشوری	〃		
۱۳۵۴	تماشای مرزا قتیل	〃	〃		
۱۳۵۵	رسالہ قول فیصل	〃	〃		
۱۳۵۶	شرح معما نصیر سرمدانے	〃	〃		
۱۳۵۷	ابو الفضل		قلمی		〃
	اسکندر ۲ نسخہ		〃		〃
۱۳۵۸	شرح سہ نثر ظہوری		〃		〃
۱۳۵۹	قرآن السعدین		〃		〃
۱۳۶۰	شرح قصائد عرفی		〃		〃
۱۳۶۱	اخلاق ناصری		نولکشوری		〃
۱۳۶۲	منتخبات فارسی				
	حصۂ اوّل		گورنمنٹ پریس		〃
۱۳۶۳	قواعد فارسی		قلمی		〃
۱۳۶۴	مفید نامہ		قلمی		〃
۱۳۶۵	یوسف زلیخا		〃		〃
۱۳۶۶	انشای فارسی		〃		〃
۱۳۶۷	شرح قران السعدین		〃		〃
۱۳۶۸	اخلاق محسنی		〃		〃
۱۳۶۹	شرح گلستان		〃		〃
۱۳۷۰	شرح سکندر نامہ		〃		〃
۱۳۷۱	مثنوی نامعلوم الاسم		〃		〃
۱۳۷۲	وقائع نعمت خان				
	عالی		نولکشوری		〃
۱۳۷۳	ملدمن فارسی		〃		〃
۱۳۷۴	رقعات ابو الفضل		〃		〃

	احمدیہ آرہ جلسہ				
	چہارم و پنجم		خلیلی آرہ		
۱۴۲۱	روداد سالانہ				
	جلسہ انجمن ہیلکنڈ				
	بریلی بابت ۱۸۹۱ء		قیصری بریلی		
۱۴۲۲	رپورٹ سہ ماہی				
	یتیم خانہ انجمن ہمدرد				
	اسلام آگرہ		گلشن عالم آگرہ		
۱۴۲۳	انجمن رفیق الطلبہ				
	بدایون کا پہلا				
	ششماہی جلاس		وکٹوریا پریس		
	بابت ۱۸۹۶ء		بدایون		
۱۴۲۴	روداد انجمن آل		طوشن پریس		
	ہاشم رای بریلی		رای بریلی		
۱۴۲۵	روداد کانپور		دبدبۂ قیصری		
	کانفرنس پنجم بریلی		بریلی		
	ضوابط شادی		مفید عام آگرہ		
	روداد مدرسہ صولتیہ		انتظامی کانپور		
۱۴۲۶	بانوے مضامین				
	مذہب اسلام بزبان				
	انگریزی		گلاسگو	انگریزی	
		۱۴۲۷	دینی و دنیوی تاریخ		
			کا مجموعہ بزبان		
			انگریزی		〃
	انوار احمدی	۱۴۲۸	انتظام لنظام التعلم و		
	الہ آباد		التعلیم		
		۱۴۲۹	گذشتہ اور موجودہ		
	محمدی علیگڑہ		زمانیکے مسلمان		
	انگریزی	۱۴۳۰	اسول لسٹ انگریزی		
		۱۴۳۱	کتاب انگریزی		
			نامعلوم الاسم		
	〃		دو جلد		
		۱۴۳۲	انگریزی کی پہلی		
	〃		کتاب دوازدہ نسخہ		منشی عزیز احمد صاحب
	〃	۱۴۳۳	دوسری 〃		〃
	فاروقی دہلی	۱۴۳۴	افغانی کی پہلی		
			کتاب		موقوفہ ڈاکٹر کرامت اللہ خان مرحوم
		۱۴۳۵	دفع الالزام عن		
	اسلامیہ لاہور	۱۴۳۶	معیشت الاسلام	موقوفہ منشی عزیز احمد صاحب	
		۱۴۳۷	اشاعۃ السنہ از	صاحب کنوی از	
	〃		جلد چہارم تا شانزدہم		

۱۴۳۸	ماہواری رسالہ			۱۴۴۹	آئینۂ تجارت	نامی کانپور
	انجمن حمایت اسلام			۱۴۵۰	منہاج الحساب بینے	
	لاہور بابت ذیقعدہ			۱۴۵۱	جنتری از سنہ ۱۸۶۴ء	
	سنہ ۱۳۱۵ و محرم سنہ ۱۶	〃	〃		تا سنہ ۱۸۵۵ء	مدرسۂ آگرہ 〃
۱۴۳۹	اسلامی جنتری		حکیم غلام محی الدین صاحب	۱۴۵۲	جنتری سنہ ۵۸ء	رائے بھوانی پرشاد 〃
۱۴۴۰	جنتری سنہ ۱۸۵۳ء	آئینہ سکندری	موقوفہ مولوی	۱۴۵۳	〃 سنہ ۵۸ء	چشمۂ فیض 〃
۱۴۴۰	و سنہ ۵۴ء	سیرٹھ	محمد عبد الرافع خان	۱۴۵۴	〃 سنہ ۷۶ء	نظامی کانپور 〃
			صاحب رئیس	۱۴۵۵	〃 سنہ ۸۸ء	نولکشوری 〃
			شاہجہانپور		تا سنہ ۱۸۹۱ء	
۱۴۴۲	جنتری سنہ ۵۵ء	قادری	〃	۱۴۵۶	〃 سنہ ۹۲ء	نامی کانپور 〃
۱۴۴۳	〃 سنہ ۵۶ء	سودرشن چکر	〃		تا سنہ ۱۸۹۴ء	
۱۴۴۴	〃 سنہ ۶۸ء	قلمی	〃	۱۴۵۷	قندیل حرم	حسینی رامپور 〃
۱۴۴۵	〃 سنہ ۶۹ء	مطبوعہ	〃	۱۴۵۸	شگوفۂ خسروی	〃 〃
۱۴۴۶	〃 سنہ ۱۸۷۰ء			۱۴۵۹	ترانۂ غم	〃 〃
	تا سنہ ۱۸۸۲ء	قلمی	〃	۱۴۶۰	جنتری سنہ ۹۵ و ۹۶ء	نامی کانپور 〃
۱۴۴۷	روداد مدرسۂ			۱۴۶۱	〃 سنہ ۹۷ء	〃 〃
	اسلامی مرادآباد	شمس المطابع		۱۴۶۲	**قانون**	
	بابت سنہ ۱۳۱۲ھ	مرادآباد	〃		ایکٹ نمبر ۵۹ سنہ	نور الابصار آگرہ 〃
۱۴۴۸	اکیفیت جلسۂ دستار					
	فضیلت فیض عام			۱۴۶۳	کتاب قانون حد خیار	قلمی 〃
	کانپور	انتظامی کانپور	〃		عدالتہائے دیوانی وغیرہ	

۴۶۲	ہندی گورنمنٹ				ہندو پریوی کونسل	نظائر قانون
	گزٹ بابت ۱۸۵۳ء	آگرہ	〃		وغیرہ جلد ۶ حصہ ۱۱	الہ آباد 〃
	از جنوری تا دسمبر				بابت نومبر ۱۸۵۳ء	
	مجلد جلد ۱			۴۷۴	ایکٹ نمبر ۱۵ ۱۸۵۳ء	ابوالعلے
۴۶۵	کتاب قانون اختیار				قانون میعاد سماعت	آگرہ 〃
	سماعت فریقین وغیرہ	قلمی	〃	۴۷۵	ایکٹ نمبر ۹ ۱۸۵۳ء	
۴۶۶	ہدایت نامہ بندوبست	〃	〃	۴۷۶	قانون اسٹامپ	نولکشوری 〃
۴۶۷	ایکٹ نمبر ۲۵ ۱۸۵۳ء	〃	〃	۴۷۷	انتخاب سرکلرات	
۴۶۸	نافع الخلائق خلاصۂ	اسعد الاخبار			مرتبۂ شیام لال	
	فوجداری	اکبر آباد	〃		بابت ۱۵ دسمبر ۱۸۵۳ء	〃 〃
۴۶۹	کتاب قانون جلد ۱			۴۷۸	سرکلرات از مئی	
	حصہ ۱۱ کلکتہ	قلمی	〃		۱۸۶۶ء تا جون ۱۸۶۹ء	قلمی 〃
۴۷۰	انتخاب قوانین و			۴۷۹	نظائر متفرقہ صدر	
	نظائر شیام لال				من ابتدای ۱۸۵۲ء	
	جلد چہارم بابت ۱۸۵۱ء	لاپرس کانپور	〃		لغایت ۱۸۵۵ء	حسنی اکبر آباد 〃
۴۷۱	معلم العلہ نمبر ۱ جلد ۱	نور الابصار		۴۸۰	قانون انتخاب سرکلرات	
		آگرہ	〃		مندرجہ گزٹ از	
۴۷۲	ایکٹ ۴ ۱۸۵۲ء				۲۱ فروری ۱۸۶۲ء	
	انتقال جائداد	نولکشوری	〃		تا جولائی ۱۸۶۴ء	قلمی 〃
۴۷۳	خلاصہ نظائر عدالت			۴۸۱	〃 از ۶ جولائی ۱۸۶۲ء	
	ہائی کورٹ واقع				تا ۲۹ اپریل ۱۸۶۶ء	〃 〃

۱۴۸۲	انتخاب قوانین و			۱۴۸۸	ہندی گورنمنٹ
	نظائر شیام لال				گزٹ بابت ۵۳ء
	جلد سوم بابت ۵۰ء				از نمبر ۱ تا ۱۲ مجلد ۱
	۵۰ء	شعلۂ طور کانپور	〃	۱۴۸۹	〃 بابت ۵۴ء
۱۴۸۳	خلاصہ نظائر عدالت				مجلد جلد ۳
	ہائی کورٹ واقع			۱۴۹۰	ایکٹ نمبر ۱ ۵۴ء
	ہندو ویر یوی کونسل				مجموعۂ ضابطہ دیوانی
	وغیرہ جلد ۶ نمبر ۱۲	نظائر قانون			مع ضمائم
	بابت دسمبر ۸۳ء	ہند الہ آباد	〃	۱۴۹۱	گورنمنٹ گزٹ
۱۴۸۴	سرکلرات	قلمی	〃	۱۴۹۲	منتخب القوانین
۱۴۸۵	ایکٹ نمبر ۱۰ بابت				
	۱۸۶۹ء قانون			۱۴۹۳	کتاب نظائر صدر
	اشٹامپ	〃	〃		بابت ۵۰ء مولفہ
۱۴۸۶	انتخاب قوانین و				مولوی قربان علی
	نظائر شیام لال				صاحب وکیل صدر
	جلد بستم بابت جنوری				آگرہ
	۹۷ء انتخابات	لا پریس کانپور		۱۴۹۴	تتمۂ سید الاخبار از نمبر ۱
	جنوری ۹۸ء		〃	۱۴۹۵	قانون ہدایتین متعلقہ
	سیزدہ جلد				بندوبست کیوا سطے
۱۴۸۷	سول گائڈ فارسی			۱۴۹۶	ایکٹ نمبر ۱۴ ۸۲ء
	اجلد اول و ثانی	کلکتہ	〃		مجموعۂ ضابطہ دیوانی

آگرہ	〃
〃	〃
〃	〃
نولکشوری	〃
قلمی	〃
سعد الاخبار	
اکبر آباد	〃
قلمی	〃
سید الاخبار	〃
قلمی	〃
نولکشوری	〃

۱۴۹۷	ہندی گورنمنٹ				از ۶- جولائی ۶۴ء		
	گزٹ بابت ۵۵ء				تا ۷ مئی ۶۶ء		〃
	ز نمبر ۱ تا ۱۲ مجلد جلد ۴	آگرہ	〃	۱۵۰۷	انتخاب قوانین و نظائر شیام لال		
۱۴۹۸	〃 بابت ۵۶ء						
	مجلد جلد ۵	〃	〃		مجلد جلد ۱۱ بابت		
۱۴۹۹	خلاصہ فیصلجات	جام جہانما			جنوری ۸۸ء تا		
	صاحبان صدر	میرٹھ	〃		۶ دسمبر ۸۸ء	لاپریس کانپور	〃
۱۵۰۰	خلاصہ فیصلجات			۱۵۰۸	〃 جلد ۱۲ بابت		
	صدر دیوانی	قلمی	〃		۸۹ء نہایت		
۱۵۰۱	قانون سرکلرات				جلد ۱۹ بابت ۹۶ء	〃	〃
					از ۲۴ جولائی ۸۲ء		〃
				۱۵۰۹	منتخب العرفان		〃
		〃	〃	۱۵۱۰	اصول دہرم شاستر		〃
۱۵۰۲	فصل ۳۳ دباب			۱۵۱۱	خلاصہ نظائر		
	مقدمات قابل				انڈین لا رپورٹ		
	سماعت دیوانی	〃	〃		سلسلہ مکمل ۸۸ء	ضیائی میرٹھ	〃
۱۵۰۳	کتاب کنز کشف مکمل	〃	〃		ایکٹ نمبر ۱ ۸۸ء		
۱۵۰۴	ایکٹ نمبر ۲	〃	〃	۱۵۱۲	مجموعہ ضابطہ		
۱۵۰۵	ایکٹ نمبر ۱ ۸۸ء				دیوانی مع شرح	اندر پرکاش	
	یعنی قانون وراثت	اندر پرکاش			مطالب	آگرہ	〃
	خاص	آگرہ		۱۵۱۳	کتاب قانون		
۱۵۰۶	کتاب قانون سرکلرات				فیصلجات سنین متفرقہ	قلمی	〃

۱۵۱۴	مجموعۂ قانون دیوانی	مطلع کانپور	〃		۲۲- مارچ ۵۲ء			
۱۵۱۵	ہدایت نامہ مالگزاری	قلمی	〃	۱۵۲۵	سرکلر نمبر ۱۸۱ ۳	〃	〃	
۱۵۱۶	ہدایت نامہ کلرروائی	بھارت		۱۵۲۶	سرکلر نمبر ۳۱ باب			
	مقدمات دیوانی	بندھو علیگڈھ	〃		۱۵- نومبر ۵۹ء	حیدری آگرہ	〃	
۱۵۱۷	متعلقۂ مال	قلمی	〃					
۱۵۱۸	نظائر صدر		〃					
۱۵۱۹	خلاصہ فیصلجات عدالت دیوانی صدر آگرہ من ابتدا ۲- مئی ۴۶ء تا ۲۰- جولائی ۵۰ء	〃	〃					
۱۵۲۰	منقول سوالات پنچ آگرہ	〃	〃					
۱۵۲۱	انتخاب للاخوین	〃	〃					
۱۵۲۲	مجموعۂ قوانین	〃						
۱۵۲۳	تعزیرات ہند	〃	〃					
۱۵۲۴	قانون اول ۴۵ء	〃	〃					
	احکام عدالت دیوانی صدر ملک مغربی و شمالی مقام آگرہ							

شکریہ

لایشکر اللہ من لا یشکر الناس

ارکان ندوۃ العلما ان حضرات کے تہ دل سے شکرگزار ہین جنھون نے ابتدا سے اسوقت تک
ندوۃ العلما کو مالی مدد پہونچائی ہے خصوصًا جناب نواب وقار الامرا بہادر کے۔ سی۔ آئی۔ اے
مدار المہام سرکار عالی حیدرآباد دکن کا جنکی توجہ سے بارہ سو روپیہ کی سالانہ امداد دولت آصفیہ
حیدرآباد دکن سے حاصل ہوتی ہو اور امیر الامرا خان بہادر شیخ بہاء الدین صاحب سی۔ آئی۔ اے وزیر
جوناگڑھ کا جنھون نے علاوہ معمولی توجہ کے ایکہزار روپیہ تعمیر درسگاہ دار العلوم کیواسطے مرحمت فرمایا ہے
اور مولوی عبد الواجد خانصاحب رئیس شاہجہانپور کا جنھون نے سترہ ہزار روپیہ کی قیمت کی جائداد
دار العلوم کے واسطے اور ایکسو چالیس روپیہ سالانہ منافع کی جائداد انتظام تعلیم دینیات گورنمنٹ اسکول
شاہجہانپور کے واسطے ندوۃ العلما کو عنایت فرمائی اور مولوی عبد الرافع خانصاحب ڈپٹی کلکٹر و رئیس
شاہجہانپور کا جنھون نے تخمینًا دس ہزار روپیہ کی قیمت کا نفیس کتبخانہ دار العلوم کو عنایت فرمایا ہو اور
نیز محمد سرور حسین خانصاحب و ملک محمود خانصاحب و احمد حسین خانصاحب و چودھری نصر اللہ و شکر اللہ صاحب
و شیخ عبد الغنی صاحب و وحید حسین خانصاحب و ملک سخاوت علیخانصاحب و حاجی محمد سعید خانصاحب
و منشی عبد الرزاق خانصاحب و دیگر روسای شاہجہانپور کا جنھون نے نقد و جائداد سے دار العلوم کی امداد فرمائی
ندوۃ العلما کے رکن رکین مولوی محمد مسیح الزمان خانصاحب استاد حضور نظام دکن اگرچہ ندوۃ العلما کے
دست و بازو ہین اور جو کچھ اُنھون نے اسکی خدمت کی ہو وہ بحیثیت رکن انتظامی ہونے کے کی ہو لیکن
اس محنت شاقہ کا جو ایام جلسہ مین اُنھون نے برداشت کی ہو اعتراف کرنا اور جو اپنی ذات سے دس
روپیہ کی قیمت کی جائداد دار العلوم کو عنایت فرمائی ہو شکریہ ادا کرنا تمام ارکان کا فرض ہو اور یہ
ایسا نمونہ ہو جسکی تقلید کام کرنے والون کو کرنی چاہیئے اللہ تعالی ان سب حضرات کو دینی و دنیوی
بہبودی کے ساتھ حسن عمل کی توفیق مزید عنایت فرمائے آمین آمین یا مجیب السائلین۔

وظائف کی ضرورت

دارالعلوم میں تعلیم و تربیت کی عمدگی اگرچہ اس اعتبار سے کہ وہ ہنوز ابتدائی حالت میں ہی اب قابل نہیں ہی کہ اسپر قناعت کیجائے یا ہم اسکو بطور نتیجہ کامیابی کے ملک کے سامنے پیش کریں لیکن طرز تعلیم کی خوبی اور مدرسین کی محنت شاقہ کی وجہ سے مدارس موجودہ میں وہ خاص امتیاز کی نظروں سے دیکھی جاتی ہی اسیواسطے چند دنوں میں اسکی شہرت ملک میں پھیل گئی اور ہر طرف سے طلبا نے دارالعلوم میں داخل ہونیکی خواہشیں ظاہر کی اور روز بروز انکی آمادگی بڑھتی جاتی ہی۔ مگر مسلمانوں کی حالت یہ ہی کہ انکا اکثر حصہ افلاس اور تنگدستی میں مبتلا ہی اتنی استطاعت نہیں رکھتے کہ اپنے صرف سے اولاد کو تعلیم دلاسکیں وہ اسکے خواہشمند ہوتے ہیں کہ تعلیم و تربیت کے انتظام کے ساتھ انکے مصارف خورد و نوش کا بار بھی دارالعلوم اٹھائے اور دارالعلوم میں کمی سرمایہ کی وجہ سے اتنی گنجائش نہیں ہی کہ کثرت سے طلبا کو وظیفے دیے جائیں لہذا ایسے طلبا کی حاجت ہی کہ جنکو خدا نے استطاعت عطا فرمائی ہی وہ منجملہ مصارف کثیرہ کے جسنہ للہ ایک وظیفے کا صرف بھی اپنے ذمہ گوارا فرمائیں تاکہ علما اور شرفا کی اولاد جو بے استطاعتی کی وجہ سے جاہل رہی جاتی ہی انکے صرف سے پڑھ لکھکر انکے واسطے صدقہ جاریہ بنجائیں! اور انکی عالی ہمتی سے ایک اعلی نمونہ تعلیم یافتہ گروہ کا ہاتھ آئے جس سے اسلام کی عظمت اور مسلمانوں کو شگفتگی حاصل ہونے کی توقع ہی۔

وظیفے کی مقدار پانچ روپیہ ماہوار ہی جس سے مصارف سکونت و خورد و نوش وغیرہ پورے کئے جاتے ہیں یہ مقدار ایسی نہیں ہی جسکو ہمارے رؤسا خوشی سے انگیز نہ کرسکیں ایسی تقریبیں کثرت سے ہوتی رہتی ہیں جنمیں ہزار ہا روپیہ ایک دو دن میں اڑا دیا جاتا ہی پھر اس سے نہ دینی فائدہ کی انکو توقع ہی نہ دنیوی نیکنامی حاصل ہوتی ہی اور یہیں تو ہم خرما و ہم ثواب کا مضمون ہی دنیا میں بھی نیکنامی اور آخرت میں بھی خداوند عالم کی خوشنودی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تقرب اس سے بڑھکر کون دولت ہی اور اس سے بہتر کیا مصرف ہوگا توجہ اور ہمت درکار ہی علاوہ اسکے اخوت اسلامی بھی اسیکو متقاضی ہی کہ جو لوگ اپنی بے استطاعتی سے علم حاصل نہیں کرسکتے انکی دستگیری کیلیے حدیث میں آیا ہی کان اللہ فی عون العبد ما کان العبد فی عون اخیہ یعنی اللہ اپنے بندے کی مدد کرتا ہی جبتک بندہ دوسرے بندے کی مدد کرتا رہتا ہی۔ لہذا روسائے اسلام سے امید ہی کہ وہ توجہ فرماکر وظائف کے واسطے سرمایہ مہیا کردینگے تاکہ اس سے غریب طلبا کی مدد کی جاے۔

ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینھون عن المنکر

روداد

اجلاس ہفتم ندوۃ العلما

منعقدہ

۱۰-۱۱-۱۲-رجب ۱۳۱۸ھ مطابق ۴-۵-۶-نومبر ۱۹۰۰ء

روز یکشنبہ-دوشنبہ-سہ شنبہ واقع عظیم آباد پٹنہ

حسب الحکم

ارکان انتظامیہ ندوۃ العلما



محمود المطبع کانپور میں باھتمام محمود علی چھاپی گئی

دارالعلوم مین بہت بڑا کتبخانہ قائم کرنے کی ضرورت ہی

مسلمانونکی اقبالمندی کے زمانے مین کتبخانہ دولت لازوالی سمجھا جاتا تھا کوئی گھر ایسا ہی و نصیب ہوگا جسمین کتب خانہ نہو۔ علاوہ ان کتب خانون کے مدارس اور جوامع مین مطالعے کے لیے بڑے بڑے کتب خانے ہوتے تھے جنمین شائقین ہر وقت مجتمع رہتے تھے اپنے دماغون کو علمی ذخیرے سے مالا مال کرتے رہتے تھے۔ ہندوستان کے انتہائی دور مین بھی کتبخانے جابجا قائم تھے باوجودیکہ اُس زمانے مین کتابونکے لکھنے اور لکھوانے کی زحمت اور سیکڑون روپیہ خرچ کرکے ایک ایک کتاب کے حاصل کرنے کی حاجت ہوتی تھی تاہم نہ وہ محنت مین کوتاہی کرتے تھے نہ صرف زر سے دریغ۔ کتابین جمع کرتے تھے اور اُنکو مال و زر سے زیادہ عزیز سمجھتے تھے اب بھی لکھنؤ اور دہلی کے نخاس اور گڈریون مین بعض وقت ایسی کتابین نظر آجاتی ہین جنکو گڈریونکا لعل سمجھنا چاہیے۔ مگر افسوس ہی کہ اسلاف کے یہ بیش بہا ذخیرے تلف ہوگئے یا ہوتے جاتے ہین یا یورپ کے اقبالمند ونکے کتبخانونکی زیب و زینت بنتے ہین اور وہ انسے متمتع ہوتے ہین اسوقت بھی پرانے گھرانون مین ہزارہا کتابین کیڑونکی خوراک بن رہی ہین اور ہمارے اسلاف کے یہ علمی خزانے سربستہ رہجانیوالے ہین اسلیے اگر اب بھی مسلمان توجہ کرین اور ان کتابونکو دارالعلوم کے کتبخانے مین بھیجدین تو وہ صرف محفوظ ہی نہین رہینگی بلکہ اُنکے فیض کا سلسلہ جاری ہوجائیگا جسکی نظیر مولوی عبدالرافع خانصاحب بی۔ اے۔ ڈپٹی کلکٹر اور مولانا محمد عظیم صاحب عظیم آبادی اور مولوی سید عبدالغنی صاحب نے ہماری نے قائم کردی ہی مصنفین ملک اگر اسکی طرف توجہ کرین تو علاوہ امداد کتبخانے کے اُنکو یہ فائدہ ہوسکتا ہی کہ اُنکی تصنیف ایسے کتبخانے مین جگہ حاصل کریگی جو ہمیشہ علما کی نظر سے گذرتی رہیگی۔ یہ کچھ مشکل کام نہین ہی تاجران کتب اور مالکان مطابع کی ادنا توجہ سے کتابونکا بہت بڑا ذخیرہ ہوسکتا ہی اور مصر کے کتبخانۂ خدیوی کیطرح جو مدارس و جوامع کے کتبخانونکو یکجا کرکے ترکیب دے لیا گیا ہی ایک بڑا کتبخانہ ہندوستان مین قائم ہوسکتا ہے اور مسلمانون کی بہت بڑی قومی یادگار بن سکتا ہی



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وبہ نستعین

این لوحِ مقدس مُنزل آگہ بین
وز نقطہ زبانِ قلم کوتہ بین
دیباچہ لا الٰہ الا اللہ خوان
عنوان محمد رسول اللہ بین

صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم

خدا کا شکر ہی کہ ندوۃ العلما کا ساتوان سالانہ جلسہ عظیم آباد پٹنہ مین نہایت خوبی اور عُمدگی سے منعقد ہوا۔ اور باوجود چند در چند مزاحمتون اور رُکاوٹون کے صوبۂ بہار کے مُعزز رؤسا اور نامور علما و مشایخ اِسمین شریک ہوئے۔ مالی امداد کی حیثیت سے تو ہم کہہ نہین سکتے مگر اِس لحاظ سے کہ صوبۂ بہار کے مسلمانون نے ندوۃ العلما کے اثر کو محبت اور عظمت کے ساتھ قبول کیا۔ اِسکو کامیاب جلسہ کہنا کچھ بیجا نہین ہی۔

سنہ ۱۳۱۲ھ مین جب روسائے عظیم آباد کی طلب پر ندوۃ العلما کا وفد پٹنہ گیا تھا اُسیوقت وہان کے لوگون مین جلسۂ سالانہ کو دعوت دینے کی تحریک پیدا ہوگئی تھی۔ انکا یہ ولولہ یہانتک بڑھا کہ ارکان وفد کے رہتے رہتے اِس بات کا تصفیہ کرنے کے لیے نواب سیّد سرافراز حسین خان صاحب رئیس پٹنہ کی کوٹھی پر شہر کے مُعزز مسلمانون کا جلسہ ہوا اور یہ طے ہوگیا کہ ندوۃ العلما کو دعوت دیجائے۔ اِس جلسے کیطرف سے خود مولوی سید شرف الدین صاحب بیرسٹرایٹ لا دعوت کا خط لیکر تشریف لائے۔ وہ خط شکریہ کے

ساتھ لیا گیا اور اُنکو جواب دیا گیا کہ اور مقامون سے بھی دعوت آچکی ہے جلسۂ انتظامیہ اِسکے متعلق جو تصفیہ کرے گا اُس سے آپکو اطلاع دیجائے گی۔ اتفاق سے جلسہ نے یہ طے کیا کہ اِس سال میرٹھ مین جلسہ منعقد ہو۔ مگر اِس تصفیہ سے حضرات پٹنہ کا جوش سرد نہین ہوا۔ اُنھون نے ندوۃ العلما کی اعانت کے لیے اپنے شہر مین مُعین الندوہ کے نام سے دو مجلسین قائم کین ایک حصۂ شہر مین دوسری بانکی پور مین۔ یہ مجلسین کچھ نہ کچھ کرتی رہین۔

شاہجہانپور مین جلسہ ہونے کے بعد سب سے پہلے ہمارے مُعزز رکن مولانا شاہ محمد رشید الحق صاحب عمادی قادری سجادہ نشین خانقاہ پٹنہ کو اِسکا خیال پیدا ہوا۔ جناب ممدوح نے ایسی صدق نیت سے یہ خیال ظاہر کیا تھا کہ اِسکی صدای بازگشت ہر طرف سے آنے لگی اور جو حضرات اِسکو دشوار سمجھتے تھے اور کہتے تھے کہ پٹنہ مین ندوۃ العلما کا اجلاس ہو جائے تو اِسکو ندوۃ العلما کی کرامت سمجھین گے اُنکو بھی اِس بات کا معترف ہونا پڑا کہ ندوۃ العلما کے ساتھ تائید ایزدی شامل ہی۔

آغاز کارروائی

معمولی تحریکون کے بعد مُعین الندوہ کے دو بہت بڑے جلسے پٹنہ اور بانکی پور مین باضابطہ دعوت دینے کے لیے منعقد ہوئے ۲۰ رجب ۱۳۱۷ھ مطابق ۳ دسمبر ۱۸۹۹ء کو بانکی پور مین زیر صدارت مولوی شرف الدین صاحب بیرسٹرایٹ لا جلسہ ہوا۔ ہر طبقے کے حضرات اِسمین شریک تھے۔ اِس جلسے نے باتفاق آرا یہ منظور کیا کہ اِس سال ندوۃ العلما کے سالانہ جلسے کو پٹنہ مین دعوت دیجائے۔ اُسیوقت جلسے کیطرف سے ناظم ندوۃ العلما کو تار کے ذریعہ سے اِسکی اطلاع دی گئی۔ دوسرا جلسہ منگل تالاب کے باغ مین مُعین الندوہ شہر پٹنہ کا باجازت صاحب کلکٹر بہادر زیر صدارت نواب سکندر نواز جنگ بہادر

مولوی حافظ احمد رضا خان صاحب رئیس پٹنہ کے منعقد ہوا۔ اور اسنے بھی تار کے ذریعہ سے اپنی استدعا کو ظاہر کیا۔ اسکے بعد دونون مجلسونکی جانب سے دعوت کا خط باضابطہ موصول ہوا ۱۳ شعبان ۱۳۱۷ھ مطابق ۲۴ دسمبر ۱۹۹۹ء کو حسب منظوری جلسہ انتظامیہ منعقدہ ۲۰ رجب ۱۳۱۷ھ مطابق ۱۷ دسمبر ۱۹۹۹ء کے قبول دعوت کی باضابطہ اطلاع اُنکو دی گئی اور باتفاق دایان جلسہ وارکان ندوۃ العلما کے ۱۶ - ۱۷ - ۱۸ - مارچ سنہ ۱۹۰۰ء مطابق ۱۴ - ۱۵ - ۱۶ ذیقعدہ سنہ ۱۳۱۷ھ کو اجلاس ہفتم کا انعقاد قرار پاگیا۔ اور اعلان واشتہارات کی تقسیم شروع ہوگئی۔ دفعۃً پٹنہ مین بھی طاعون پہونچ گیا۔ شہر مین گو کہ اسکا اثر بہت زیادہ نہین تھا مگر نواح پٹنہ مین ایک ہنگامہ برپا ہوجانے سے قلق اور بے اطمینانی عام طور پر چھاگئی اور جس ولولے سے دعوت کا اہتمام ہورہا تھا وہ ولولہ باقی نہین رہا۔ ان حالتونکو دیکھکر ارکان ندوۃ العلما نے باتفاق جلسۂ دعوت کے اس بات کا فیصلہ کردیا کہ بالفعل جلسہ ملتوی کیا جائے بعد رفع انتشار کے تاریخین دوبارہ مقرر ہون" اسیوقت کل کارروائی موقوف کردیگئی کئی۔ مہینہ کے بعد ۱۹ اگست سنہ ۱۹۰۰ء روز یکشنبہ کو پھر پٹنہ مین انتظامی جلسہ منعقد ہوا اور اسنے یہ طے کیا کہ ۴ - ۵ - ۶ - نومبر سنہ ۱۹۰۰ء مطابق ۱۰ - ۱۱ - ۱۲ - رجب سنہ ۱۳۱۸ھ روز شنبہ - دوشنبہ - سہ شنبہ - اجلاس ندوۃ العلما کے لیئے تاریخین مقرر کیجائین انھین تاریخون کو ارکان انتظامیہ ندوۃ العلما نے بھی پسند کیا اور دوبارہ اعلان واشتہارات معمول کے موافق شائع کیے گئے اور خود جلسۂ دعوت نے بھی اشتہارات شائع کیے اور مزید براں یہ کیا کہ صوبۂ بہار کے مسلمانون کو ندوۃ العلما کیطرف متوجہ کرنے کے لیے وکلا بھیجے اور مظفر پور - دربھنگہ سمستی پور - مونگیر اور بھاگلپور مین انجمنہائے معین الندوہ قائم کرائین۔

طریقۂ انتظام جلسہ سالانہ

مین نے بیان کیا ہو کہ پٹنہ اور بانکی پور مین دو مجلسین معین الندوہ کے نام سے قائم ہین

اور دونون نے ملکر جلسہ کو دعوت دی تھی اسلیے ارکان مجلسہای مذکورہ کی راے
سے انتظام کے واسطے ایک خاص مجلس منعقد کی گئی اور ہر دو مجلس کے ممبرون مین سے
اِسکے ارکان منتخب کیے گئے۔ اِس مجلس کے صدرنشین مولوی سید شرف الدین صاحب
بیرسٹرایٹ لا اور سکریٹری مسٹر محمد سلیمان صاحب بیرسٹرایٹ لا اور حافظ سید محب الحق
صاحب حاسٹ سکریٹری معین الندوہ بانکے پور اور خازن اِس مجلس کے مولوی سید
ضمیر الدین صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ پٹنہ منتخب کیے گئے۔ اِس مجلس نے وقتاً
فوقتاً جلسے کرکے انتظام کے تمام پہلوؤن پر غور کیا اور مہمانداری کے اہتمام کے لیے
ایک خاص مجلس قائم کی اِسکے سکریٹری مولوی سید ضمیر الدین احمد صاحب رئیس و آنریری
مجسٹریٹ پٹنہ قرار پائے اِس مجلس کے ماتحت حسب معمول تقسیم خدمت کے طریقہ
سے ہر صیغہ کے لیے ایک کمیٹی اور ہر کمیٹی کا ایک سکریٹری منتخب کیا گیا (استقبالی کمیٹی)
کے صدرنشین مولانا شاہ محمد رشید الحق صاحب عمادی قادری سجادہ نشین خانقاہ پٹنہ
اور سکریٹری مولوی حافظ نذر الرحمن صاحب نبیرۂ شمس العلما مولانا شاہ محمد سعید صاحب
مرحوم منتخب ہوئے تھے اور آپ کی مدد کے لیے مولوی شاہ حبیب الحق صاحب فرزند
رشید مولانا شاہ محمد رشید الحق صاحب عمادی قادری اور مولوی نہال حسین صاحب
رئیس سملی نامزد ہوئے تھے۔ انکا کمپ بیگم پور اسٹیشن پٹنہ پر تھا۔ مولوی نذر الرحمن صاحب
اور مولوی نہال حسین صاحب کی جانب سے چاے بسکٹ وغیرہ کا انتظام کیا
تھا۔ اِس کمپ کے متعلق بیس والنٹیر طلبای پٹنہ کالج مین سے تھے جو نہایت فخر و
مسرّت کے ساتھ مہمانون کی خدمت کے لیے ہر وقت تیار رہتے تھے کسی کام مین
اُنکو عار اور کسی خدمت مین اُنکو عذر نہین تھا۔ ایک بار دو چار پُرجوش والنٹیر ایک
گاڑی خود کھینچ لائے جسکے گھوڑے بروقت موجود نہین تھے ٹرینون کے آنے کے
وقت ہاتھون مین سفید جھنڈیون سے پلیٹ فارم پر صف باندھ کر کھڑے ہوجاتے تھے

اِنکے سینون پر پھولدار نشان۔ ہاتھون مین جھنڈیان۔ چہرون پر جوش مسرّت کی جھلک کچھ ایسا دلربا منظر پیش کرتا تھا کہ دیکھنے والون کے دلون مین گدگدی سے پیدا ہوجاتی تھی۔ گاڑی سے مہمان اُترے اور اُنھون نے ہاتھون ہاتھ لیکر کمپ تک پہونچایا۔ جسکے گرد جلسے کی متعدد گاڑیان ہر وقت مہیا رہتی تھین۔ ادھر مہمانون نے تھوڑا سا آرام کیا اور چاے نوشی سے فراغت کی ادھر سکریٹری نے ایک چک بھر والنٹرون کو حوالے کیا جسمین مہمانون کا نام بقید سکونت لکھا ہوتا تھا نیز اُس مکان کا نام جسمین وہ ٹھہرائے جائین گے وہ مہمانون کو اُس گاڑی پر سوار کرکے اُس مکانین جہان رہنے سہنے کا کافی انتظام ہوتا تھا پہونچاکر وہ چک صیغۂ واقفیت مین داخل کردیتے تھے۔ صیغۂ واقفیت۔ مکان جلسہ کے پھاٹک سے داہنی جانب تھا اور اِسکے سکریٹری مولوی سید رحیم الدین صاحب مالک وایڈیٹر اِلینچ بانکے پور تھے۔ وہ اِس چک کا ایک حصّہ اپنے دفتر مین رکھ لیتے تھے اور اِسکا مثنیٰ باورچیخانے مین بھیجدیتے تھے تاکہ اُسکے موافق مہمانون کے قیام گاہ پر کھانا پہونچایا جائے۔

باورچیخانے کا انتظام مولوی محمد یوسف صاحب اور مولوی عبدالعزیز صاحب کے متعلق تھا یہ کام جیسا مشکل اور دردسری کا ہی ہر شخص اسکا اندازہ کرسکتا ہی۔ مگر منتظمون نے بہت محنت اور بیداری سے اِس خدمت کو انجام دیا اور کچھ ایسی شکایتین مہمانون کو نہین پیدا ہوئین جو سخت تکلیف دہ ہوتین۔ اگر کسی خاص شخص کو کسیوقت تھوڑی بہت تکلیف ہوئی ہو تو اُنکو یہ خیال کرلینا چاہیے کہ یہ کسی کی بارات کا جلسہ تو تھا نہین ہمین مہمان تھے اور ہمین میزبان۔ اگر ہمارے لیے سامان راحت مہیا ہوتا تو بھی ہمکو کام کرنا تھا یہ بھی اعیان پٹنہ کی مہربانی تھی جنھون نے اپنا ہرج اوقات اور مصارف کثیر گوارا کرکے ہمکو مدد دی یا اپنی آپ مدد کی۔

قیامگاہ۔ علاوہ اِس مکان کے جسمین جلسہ ہوتا تھا بارہ مکان اِردگرد کے خالی کرائے

گئے تھے منشی سید ظہور الدین صاحب سالار پوری - خان بہادر قاضی رضا حسین صاحب مرحوم - مسٹر سید نور الہدی صاحب جج - خان بہادر میر ابو سعید صاحب مرحوم - سید محمد قائم صاحب رجسٹرار رئیس - میر حامد حسین صاحب رئیس - میر ہدایت حسین صاحب رئیس قاضی نجم الدین صاحب رئیس - ڈاکٹر فضل الرحمن صاحب اور مولوی سید ضمیر الدین احمد صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ کے مکانات اور کوٹھیان ایک سے ایک بہتر - انمین سے بعض مکانات پہلے ہی سے آراستہ تھے اور بعض مین سامان کر دیا گیا تھا - ہر مکان مین فرش - پلنگ - پانی کے گھڑے - صراحیان - گلاس - لوٹے - اگالدان - سلفچی حقے اور روشنی کے لیے لمپ مہیا کر دیے گئے تھے اور ہر تیسرے گھنٹے پر الٹرون کی جماعت دورے کے واسطے نکلتی تھی جہان جس چیز کی کمی ہوتی فوراً مہیا کر دیتی -

مکان جلسہ قاضی سید علی اشرف صاحب مرحوم عرف پیارے صاحب رئیس کا عالیشان مکان کنگھیا ٹولہ مین گویا اسی واسطے بنا تھا کہ انمین ندوۃ العلما کا عالیشان جلسہ ہو - انکے پوتے سید محبوب اشرف صاحب سے (جو اب اپنے جد و پدر کے جانشین ہین) معلوم ہوا کہ انکے فیاض دادا نے مکان بناتے وقت اس بات کا ارادہ کیا تھا کہ بعد تیاری کے سب سے پہلے علما اور مشائخ کو انمین دعوت دیجاوے گی - مگر انکے انتقال کر جانے سے یہ ارادہ انکی زندگی مین پورا نہین ہوا حسن اتفاق سے جب ندوۃ العلما کا پٹنہ مین چرچا ہوا اور دعوت دیگئی تو خود سید محبوب اشرف صاحب رئیس پٹنہ نے خواہش کی کہ انکے مکان مین جلسہ کیا جائے تاکہ اس طریقے سے انکے دادا کی آرزو پوری ہو - مکان بہت ہی وسیع تھا سامنے نہایت خوبصورت بلند شہ نشین اور اسکے دونون بازوؤن مین دو منزلے کمرے اور اتنے وسیع کہ ہر ایک مین دس دس اور بیس بیس مہمانون کی گنجایش آسانی سے ہو سکے یہی وجہ ہے کہ تقریباً سو علما و مشائخ مع اپنے رفقا و ملازمین کے صرف انھین کمرون مین فروکش ہوئے تھے

ارکان انتظامیہ اور ناظم ندوۃ العلما بلند شہ نشین کے متصلہ کمرون مین ٹھہرائے گئے تھے اور سامنے ندوۃ العلما کا دفتر تھا۔

شاید اس بیان سے اس عالیشان مکان کی عمدگی اور وسعت کا اندازہ نہو سکے جو چیز دیکھنے کے متعلق ہے وہ بیان مین ادا نہین ہو سکتی۔

ترتیب و آراستگی مکان جلسہ

مکان جلسہ کو جو سڑکین آئی تھین انکے موڑون پر جا بجا محرابین بنائی گئی تھین جو پھول اور سبز پتون سے آراستہ کی ہوئی تھین اور کسی محراب پر جلی حرفون مین "جلسۂ ہفتم ندوۃ العلما" لکھا ہوا تھا اور کسی مین "مرحبا مرحبا" کی گلکاری تھی۔ قریب کی محرابون مین بہت ہی جلی سُنہری حرفون مین "مرحبا مرحبا تعال تعال" لکھا ہوا تھا۔ مکان جلسہ کے قریب ہی دار التفکہ (اسلامی ہوٹل) کھولا گیا تھا جسمین چائے بسکٹ کنولے امرود سیب۔ انار انگور وغیرہ تازے میوے موجود رہتے تھے اس سے چار پانچ قدم آگے بڑھ کر جلسے کی عالیشان عمارت تھی جسکے صدر پھاٹک پر ایک نہایت خوشنما محراب بنائی گئی تھی۔ اس محراب پر سُنہری کارچوبی حروف مین "سلام علیکم طبتم فادخلوھا" لکھا ہوا تھا۔ صدر پھاٹک کے اندر ایک گوشے مین ڈاکخانہ تھا اور داہنی جانب صیغۂ واقفیت کا دفتر تھا جہانسے مہمانون کو اُنکے ہر استفسار کا جواب اور ہر بات کی اطلاع پہونچتی رہتی تھی اور بائین جانب الینج بانکے پور کا مطبع تھا جو نظام (پروگرام) وغیرہ چھاپنے کے لیے تیار رہتا تھا اور اسیکے پاس ایک وسیع خلوت مین مولوی سید ضیاء الدین احمد صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ سکریٹری جلسے کے دعوت کا دفتر تھا اور اسی کے بالاخانے پر والنٹرون کو رہنے کی جگہ دی گئی تھی۔

اسی مکان کے فراخ صحن مین صدر پھاٹک کے متصل تھوڑا صحن چھوڑ کر قنات کی حد بندی تھی پھر ایک پھاٹک تھا جسپر "جلسۂ ہفتم ندوۃ العلما" لکھا ہوا تھا۔ جلسے مین داخل ہوتے ہی

اور ندوۃ العلما کا دستور العمل اور اُسکے مقاصد کی انگریزی مین چھپی ہوئی کاپی اُنکو دی۔ کمشنر صاحب بہادر نے اطلاع حاصل کرنے کے بعد ندوۃ العلما کے ساتھ نہایت ہمدردی ظاہر کی اور فرمایا کہ مین اِسکے اجلاس مین شوق سے شریک ہونگا لیکن اتفاق سے صاحب ممدوح گورنمنٹ بنگال کے چیف سکریٹری ہوکر شرقی کلکتہ تشریف لیگئے جب مولوی شرف الدین صاحب کلکتہ مین صاحب ممدوح سے ملے تو صاحب چیف سکریٹری بہادر نے مسٹر ہیر صاحب بہادر کے نام جو اسوقت پٹنہ کے کمشنر تھے چٹھی دی جسکے جواب مین کمشنر صاحب نے وعدہ فرمایا کہ ہم نہایت خوشی سے اجلاس مین شریک ہونگے نیز مسٹر لمرز صاحب بہادر کلکٹر ضلع پٹنہ نے ندوۃ العلما کے مقاصد و اغراض پر اطلاع حاصل کرنے کے بعد شرکت کا وعدہ فرمایا۔

مگر افسوس ہے کہ جس زمانے مین ندوۃ العلما کا اجلاس منعقد ہوا وہی زمانہ چھپتر کے میلے کا تھا اور حکام کو اسکے انتظام و اہتمام مین بہت مصروفیت تھی تاہم اِسکے متعدد جلسون مین صاحب سیٹی مجسٹریٹ بہادر اور اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس شریک ہوتے رہے اور بعد جلسہ کے صاحب کلکٹر بہادر نے اظہار افسوس کے ساتھ معذرت کی چٹھی لکھی جسکا ترجمہ ملاحظۂ ناظرین کی غرض سے پیش کیا جاتا ہے۔

بانکی پور۔ ۷۔ نومبر سنہ ۱۹۰۰ء

ڈیر مسٹر شرف الدین۔

مجھے سخت افسوس ہے کہ مین آپکے کانفرنس کے چند اجلاسون مین شرکت کے وعدے کو آخر کار پورا نہ کرسکا۔ اصل یہ ہے کہ اتنے فاصلہ پر جانے آنے کے لیے سواریکا بندوبست نہ ہوسکا۔ میرے خود ذاتی گھوڑے بہت کم ہین اور چونکہ میرے اکثر احباب سون پور گئے ہوئے ہین۔ مین بآسانی دوسرون سے عاریتاً مانگنے کا انتظام بھی نہ کرسکا۔

مجھے فی الحقیقت ملال ہو کہ مین ایسے باعظمت جلسہ کی شرکت سے محروم رہا

آپکا خادم ایچ لیمزر

اسلامی ریاستون کی ہمدردی

اس سال بھی حسب معمول خطوط اور اشتہارات علمای کرام ومشائخ عظام ورؤسا و عامۂ اہل اسلام کی خدمت مین بھیجے گئے تھے اور خود جلسۂ دعوت کیطرف سے نواب احمد رضا خان صاحب سکندر نواز جنگ اور مولوی سید شرف الدین صاحب بیرسٹر ایٹ لا نے مفصل اشتہار کے ذریعہ سے اِن اُمور کا اعلان دیا تھا جو مقام وسفر کے مناسب تھین۔ ملک و قوم نے اِس دعوت کو خوشی سے قبول کیا اور باوجودیکہ طاعونکی خبرین تمام ملک کو گھیرے ہوئے تھین دور دور سے حضرات تشریف لائے اور جسکی وجہ سے نہین آسکے اُنھون نے افسوس کے ساتھ معذرت ظاہر کی۔

جناب نواب مدار المہام سرکار عالی حیدرآباد دکن کی خدمت مین بھی حسب معمول دعوت دی گئی تھی محتشم الیہ کے اسٹاف افسر نے اِسکے جواب مین مراسلہ نمبری ۵۰۲ مورخہ ۶ آذر سنہ ۱۳۱۱ف الٰہی کے ذریعہ سے اطلاع دی کہ "مولوی محمد لطف اللہ صاحب مفتی مجلس عالیہ عدالت سرکار عالی بحصول رخصت وطن کو گئے ہوئے ہین اُنکو آپ شرکت جلسہ کے لیے لکھدیجیے وہ ضرور شریک اجلاس ہونگے۔ اگر مولوی صاحب موصوف کسیوجہ سے شرکت مین عُذر کرین تو فوراً اطلاع دیجائے تاکہ مولانا مولوی محمد انوار اللہ صاحب روانہ کیے جائین" جناب مولانا محمد لطف اللہ صاحب اس زمانے مین سخت علیل تھے اور سوء اتفاق سے مولانا محمد انوار اللہ صاحب اُستاد حضور نظام دکن بھی طبیعت کی ناسازی کیوجہ سے تشریف نہین لاسکے مگر مولانا محمد لطف اللہ صاحب نے اپنے خاص خاص تلامذہ کو ندوۃ العلما کی مدد و اعانت کے واسطے تحریر فرمایا اور اپنے شریک نہونے پر سخت افسوس کا اظہار فرمایا ہو۔ اِس تحریر سے مولانا ممدوحکی ندوۃ العلما کے

ساتھ دلی توجہ اور شغف کا حال معلوم ہوتا ہی۔ مین اُنکی تحریر کو بجنسہ نقل کرتا ہون۔

"آپکو مجسے جو رابطہ محبت و خلوص ہی اِسکے لحاظ سے مین ایک خاص امر کی طرف آپکو توجہ دلاتا ہون اور مجکو امید ہی کہ آپ اپنی محبت و خلوص کی راہ سے اسکو قبول کرینگے آپکو معلوم ہے کہ آپ ہی کے بعض بھائیون نے ندوۃ العلما کو قائم کیا ہی اور ابتدا سے مین اسمین شریک ہون اور اِسکے مخالفین نے مجپر کیسے کیسے ظلم و ستم کیے ہین۔ کوئی طریقہ میرے بدنام اور ذلیل کرنے کا اُنھون نے اُٹھا نہین رکھا۔ مجپر اتہام لگائے تمسخر کیا اور گالیان دین اور وہ کچھ کیا جو اہل علم کی شان کے لائق نہین مگر مین نے صبر کیا اور کبھی اُنسے تعرض نہین کیا۔ نہ ندوۃ العلما سے علحدگی اختیار کی کیونکہ مین نے اسمین کوئی نقص نہین پایا۔ بلکہ اسوقت مین مسلمانون کے لیے نہایت مفید سمجھتا ہون اور اِسکی کامیابی کا خواہان ہون۔ مگر اب مین ضعیف ہوگیا ہون۔ علالت کے امتداد نے اور بھی ناتوان کر دیا ہی اِس کام کا نہین رہا کہ ندوۃ العلما کے کچھ کام آسکون لہذا مین اپنے دوستون سے اِس بات کی تمنا رکھتا ہون کہ وہ اسکو اپنا کام سمجھکر کرین اور دل سے شریک ہون۔ خصوصًا آپسے مجکو اسکی زیادہ توقع ہے خدا نے آپکو علم و فضل عطا فرمایا ہے اور اِسکے ساتھ سعادتمندی بھی نصیب کی ہے آپکو جسقدر میری خوشی ملحوظ ہوگی دوسرے شخص کو نہین ہوسکتی اِسی واسطے مین آپ کو اپنے واسطے سرمایۂ افتخار سمجھتا ہون اور دعا کرتا ہون کہ اللہ تعالے آپکے فضل و کمال مین اِس سے زیادہ ترقی دے اور اپنے مرضیات پر عمل کرنے کے توفیق عنایت کرے۔ اب آپ اس کام کو سنبھالیے تاکہ مین اپنی زندگی مین آپکے اتفاق و یکجہتی کے نمونے کو دیکھلون اور ندوۃ کی کامیابی پر مسرت حاصل کرون"۔

اِس تحریر سے مولانا ممدوح کے تلامذہ مین ایک جوش پیدا ہوگیا ہی اور حقیقت مین ہونا بھی چاہیے۔ مولانا حافظ احمد حسن صاحب کانپوری خود شریک جلسہ ہوئے اور مولانا عبداللہ صاحب ٹونکی پروفیسر اورنٹیل کالج لاہور خود شریک نہین ہوسکے مگر

اُنھوں نے اپنی طرف سے مولوی سیّد جماعت علی شاہ صاحب کو شرکت کے لیے روانہ فرمایا۔
خان بہادر مولوی عبدالجبار صاحب سی۔ آئی۔ اے مدارالمہام ریاست بھوپال نے
بھی ندوۃ العلما کی دعوت نہایت خوشی سے قبول فرمائی۔ مراسلۂ ندوۃ العلما کے جواب
مورخۂ ۴۔ رجب ۱۳۱۸ھ مین مختشم الیہ فرماتے ہین کہ "مین خود بذات خاص آکر شریک
انجمن اسلامی ندوۃ العلما ہوتا مجکو اسکی بڑی خوشی تھی لیکن اطلاع بہت قلیل وقت مین ہوئی
بسبب تعلقات امور انتظامیہ ریاست کے نیز بسبب اسکے کہ ماہ رجب المرجب مین
ہمیشہ ہمکو ترک حیوانات کا اتفاق ہوتا ہی اور تمام ہمارے منتسبین خاندان اس ماہ رجب
مین ترک حیوانات کرتے ہین۔ غالبًا اس امر سے جناب شاہ رشید الحق صاحب سجادہ
نشین خانقاہ عظیم آباد جنکو ہماری جدی خاندان سے انتساب ہی بخوبی واقف ہونگے
ان وجوہ سے شرکت اس مرتبہ نہین ہوسکتی۔ البتہ ریاست کی جانب سے دو عالم منتخب
ہوکر واسطے شرکت انجمن ندوۃ العلما بھیجے جائین گے۔ آپ اسکی اطلاع باضابطہ مہتممین
جماعت انتظامی پٹنہ کو فورًا کر دیجیے۔ روز روانگی و وقت وصول عظیم آباد کا تار دیا جائے"
دربار جوناگڑھ کو ابتدا سے جو ہمدردی ندوۃ العلما کے ساتھ ہے وہ اس سے ظاہر ہے کہ
ہر سال امیر الامرا خان بہادر شیخ بہاء الدین خان صاحب۔ سی۔ آئی۔ اے۔ مدارالمہام
جوناگڑھ کی عنایت سے اجلاس کے موقع پر کم و بیش مدد حاصل ہوتی ہے اور اس سال
ایک ہزار روپیہ درسگاہ کی تعمیر کے لیے وزیر صاحب ممدوح نے خود بخود بلا تحریک کے
عنایت فرمایا ہی۔ مگر اس مرتبہ بوجہ تشریف آوری عالیجناب نواب گورنر جنرل بہادر وسیرائے
کشور ہند کے جو اتفاق سے انھین تاریخون مین تشریف لائے تھے جو جلسے کے لیے
مقرر تھین کوئی سفارت وہان سے شرکت جلسہ کے لیے نہین آسکی۔

اجلاس اوّل

منعقدہ ۱۰- رجب ۱۳۱۸ھ یوم یکشنبہ

ابھی سات نہین بجے تھے کہ لوگون کی آمد شروع ہوگئی اور قریب تین ہزار آدمیون کے جمع ہوگئے۔ مگر ایک سناٹا چھایا ہوا تھا اور سب کی نگاہین شہ نشین کے طرف بڑی بیچینی سے کسیکو ڈھونڈھ رہی تھین کہ پہلے مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب پھلواروی مقرر کی جگہ تشریف لائے سب کی نگاہین اُٹھ گئین۔ آپنے اداب جلسہ پڑھکر سُنایا اور نظام کے مطابق کارروائی شروع ہوئی۔

(۱) قاری عبدالرحمن صاحب نے نہایت خوش الحانی اور قرأت کے ساتھ سورۂ نور کی چند آیتین اللہ نور السموات والارض الآیہ تلاوت فرمائین۔ سورۂ نور کی آیتین تھین یا نورانی الفاظ جو نور بن بنکر سامعین کے دلون مین اوتر رہے تھے اُسپر انکی قرأت نور علی نور تمام جلسہ پر جلال ربانی چھایا ہوا تھا اور دلون مین خشیت الٰہی جوش مار رہی تھی۔

(۲) مولانا شاہ محمد رشید الحق صاحب عمادی قادری سجادہ نشین خانقاہ پٹنہ (صدر انجمن مجلس استقبالی) کھڑے ہوئے آپکی نورانی صورت آپکی ظاہری اور باطنی وجاہت عصا دست مبارک مین لیے ہوئے کھڑے ہونا حاضرین جلسہ کے دلپر کچھ ایسا اثر کر گیا کہ تقریر کرنا درکنار ابھی سے لوگ محو حیرت بنے ہوئے تھے۔ آپنے خطبۂ مسنونہ کے بعد اپنی تقریر شروع کی اور پہلے اپنی زبان کی نسبت معذرت کی اِسکے بعد آپنے فرمایا کہ یہ شہر بڑا خوش نصیب ہی جسمین آج اسقدر علما اور مشائخ جمع ہین جنمین سے ہر ایک شبلی وقت اور جنید زمانہ ہے۔ میرا خیال ہے کہ پٹنہ مین پہلا

جلسہ ہی۔ اس سے پہلے ایسی صحبتین نہ دیکھی گئی ہونگی۔ مجکو آج یہ فخر حاصل ہوا ہی کہ سب سے پہلے مجھے کو کچھ کہنے کی اجازت دیگئی ہے۔ مین کچھ عرض کرنا چاہتا ہون اگر کوئی بات آپکی شان کے خلاف ہو تو اسکو آپ جوش مذہبی پر محمول فرمائین۔

پھر آپنے اسلام کی اگلی اور پچھلی حالت نہایت پر جوش الفاظ مین بیان فرمائی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کی حقیقت جسوقت بیان فرمائی تھی اوسوقت حاضرین جلسہ پر ایک خاص کیفیت طاری تھی۔ پھر حالت موجودہ کو بیان کرتے ہوئے آپ نے ارشاد فرمایا کہ اسلام کا مدار تین قسم کے لوگون پر ہے مشائخ۔ علما۔ امرا انھین تینونکی بے توجہی سے مسلمانون کی حالت تباہ ہوگئی اور ہوتی جاتی ہے۔ مشائخ کا یہ حال ہی کہ اُنھون نے علم پڑھنا چھوڑ دیا گھر سے نکلتے نہین دو چار لوگ جو اُنکے پاس گئے اُنکو مرید کرلیا اور کچھ سکھا دیا۔ انکو خلوت گزینی مین کچھ ایسا مزہ ملگیا ہے کہ قوم کی تباہی سے مطلق خبر نہین اور علما کو خبر بھی ہے تو اُنھین اپنے پیٹ کے دھندوھون سے کہان فرصت کہ وعظ و نصیحت کرتے پھرین اور امرا کو عیش و عشرت سے مہلت نہین پنکھا کھچ رہا ہے۔ عورتین جمع ہین اور سرور کے سامان مہیا ہین تباہی نہ آئے تو کیا ہو۔ اب ہمارے علما کو اسطرف توجہ ہوئی ہے اور یہ مقدس جلسہ جسکا آج ساتوان اجلاس ہے اور ندوۃ العلما کے نام سے موسوم ہی قائم ہوا ہے جسنے قوم کے سدھارنے کا بیڑا اُٹھایا ہے خدا اسکا بیڑا پار لگائے اور اسکی کشتی ساحل مقصود تک پہونچائے۔۔۔ اسکے بعد آپنے خدا کا شکر ادا کیا جسنے علما کے دلون مین ایسا نیک خیال پیدا کیا ہے اور اُنکو ہمت عطا فرمائی ہے۔ پھر آپنے فرمایا کہ مین اپنی مہربان گورنمنٹ کا شکریہ ادا کرتا ہون جسکے سایہ عاطفت مین ہم بے تکلف اپنی دینی و دنیوی ترقی کر سکتے ہین اور آج ہم سب لوگ سہولت کے ساتھ اس موقع پر اپنی بھلائی کے سامان مہیا کرنے کو مجتمع ہوئے ہین۔ اسکے بعد آپنے نہایت خشوع و خضوع سے ہاتھ اُٹھا کر دعا کی کہ خداوندا وہ دن نہ دکھانا

کہ ہم اسلام کو بُری حالت مین دیکھین خداوندا تو نے اِن علما کو جیسی توفیق ہدایت دی ہے اِنکی نیتون کو بھی درست رکھ اور ہمت مین برکت اور نصیحت مین تاثیر دے خداوندا تیرا نام لینے والے ترقی کرتے رہین۔ اے اللہ تجھسے ہم کیا مانگ سکتے ہین وہی دے جو تجکو دینا چاہیے۔ اِسکے بعد آپ نے تحریک کی کہ مولانا احمد حسن صاحب کانپوری خلیفہ مولانا حاجی امداد اللہ صاحب قدس سرّہ اِس جلسے کے صدر انجمن قرار دیے جائین چنانچہ سب نے مولانا موصوف کی صدارت سے اتفاق ظاہر کیا اور مسند صدارت پر رونق افروز ہوئے۔ اور مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری سے فرمایا کہ اِنکی جانب سے جلسے کا افتتاح کرین۔

(۳) مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب کھڑے ہوئے اور بیان فرمایا کہ صدر انجمن صاحب علیل ہین ضعف کی وجہ سے کھڑے ہوکر تقریر نہین فرما سکتے اسلیے مجھے ارشاد ہوا ہی کہ مین اُنکی طرف سے افتتاح جلسہ کی تقریر کرون۔ مولانا کا دستور ہے کہ وہ اپنی افتتاحی تقریر مین پہلے علما کو مخاطب کرتے ہین اور آیۂ کریمہ انما یخشی اللہ من عبادہ العلما کا بیان فرماتے ہین کیونکہ علما کو خشیت کی زیادہ ضرورت ہی اور انھین کی اصلاح پر تمام مسلمانونکی اِصلاح موقوف ہی۔ اِسکے بعد آپنے علما کے دلون مین خشیت الٰہی کے ضروری ہونے پر نہایت ہی برجستہ تقریر کی۔ پھر مختصر الفاظ مین ندوۃ العلما کے اغراض و مقاصد کو بیان فرمایا کہ "ندوۃ العلما کے مقاصد و اغراض کی حقیقت بھی یہی ہی کہ مسلمانونکی تعلیمی اور اخلاقی بُرائیان دور ہو جائین اور اسلام کی ترقی ہو اِسمین سب سے زیادہ ضرورت اصلاح تعلیم کی ہے اسلیے ندوۃ العلما نے اِسکی پہلے ہی فکر کی ہے۔ لیکن اِسکی اشاعت ہو تو کیونکر۔ مغربی علوم کے تعلیم یافتہ اور مشرقی علوم کے تعلیم یافتہ حضرات مین نہایت ہی درجے کا تنفر ہے۔ ترکی ٹوپی والے ہم لوگون کو چشم حقارت سے دیکھتے ہین اور ہمارے لیے نئے نئے خطاب تراشتے ہین ایسی حالت مین اِس بات کی کیا امید ہو سکتی تھی کہ وہ ہماری تجویز کو

سُنین گے اور پسند کرین گے مگر الحمد للہ کہ اِس جلسے مین اور ہمارے اِس شہر مین دونون قسم کے حضرات مجتمع ہین اور نہایت صلح وصفائیکے ساتھ ایک دوسرے کی تقریر سُننے پر آمادہ ہین لہذا مین کہونگا کہ مدت کے بچھڑے ہوئے ملگئے اور آج دونون مین صلح ہوگئی کونسی صلح مقلد اور غیر مقلد کی؟ کونسی صلح شیعہ اور سُنّی کی؟ نہین ہرگز نہین اِس سے بڑھکر قابل قدر صلح اور مہتم بالشان صلح یعنی نئی تعلیم اور پُرانی تعلیم کی صلح دینی و دنیاوی علوم کی صلح جسکی مسلمانونکو اشد ضرورت تھی اور بغیر ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہرگز ترقی نہین کرسکتے تھے اور کشاکش مین کام خراب ہورہا تھا پس آج کی صلح کی ہم مبارکباد دیتے ہین ؎

للہ الحمد میان من و او صلح فتاد	حوریان رقص کنان نعرۂ مستانہ زدند

دنیوی تعلیم کے مقتدا یہ حضرات نئے تعلیم یافتہ اور مذہبی تعلیم کے مقتدا یہ مقدس علما بھیجے پھر کیا ہے "ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ" دونون نصیب ہوگیا۔ اب ہاتھ ملائیے اور پڑھیے "وقنا عذاب النار"۔

(۴) اِس مختصر تقریر کے بعد مولوی حکیم عبدالحمید صاحب عظیم آبادی نے اپنا عربی قصیدہ جو ندوۃ العلما کے خیر مقدم مین لکھا تھا پیش کیا اور یہ خواہش کی کہ مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب اِسکو سنائین وہ خود ضعف اور کبر سنی کی وجہ سے نہین پڑھ سکتے تھے۔ صدر انجمن صاحب نے اِسکی اجازت دی۔ شاہ صاحب ممدوح اپنی جگہ سے اُٹھے اور فرمایا کہ حضرات! یہ قصیدہ ہے اِن بزرگ کا جو ہمارے اِس شہر بلکہ صوبے کے فخر ہین۔ یہ طبیبون مین بہترین طبیب حکیمون مین لائق حکیم۔ عالمون مین جید عالم۔ رئیسون مین ایک معزز اور با اقتدار رئیس یعنی جناب حکیم و مولوی عبدالحمید صاحب مدظلہ العالی۔ اور یہ قدیم دستور ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے مین بھی اکثر مجالس مین قصائد تفنن طبع کے لیے پڑھے جاتے تھے ہمارے مولانا مدظلہ کا قصیدہ یہ ہے اِسکے بعد آپنے پورا قصیدہ بہت خوبی سے پڑھا

لكم بشرى وجاءكم الوفود ... انتم مناكم الدهر العنود
بحمد الله قد جاءت رجال ... من الاعلام هم نعم الوفود
كرام اتقياء اصفياء ... يضئ جباههم ليلاً سجود
اذا تليت عليهم منذرات ... ترى لهم تقشعر لهم جلود
بذكرهم يلين المسلمون ... وتصغيها النصارى واليهود
اخص من اسمه السامي محمد ... ويتلوه على لهم يسود
وهم في ارضنا خير البرايا ... الى الخيرات اجمعهم يقود
فنقريهم ملاطفة وحباً ... فينزلني كذا الرب الودود
فوا اسفاً ونحن بنو كرام ... توارث فيهم علم وجود
ذوي الاعلام والاقلام طرا ... يزينهم المكارم والجنود
وهم قد سخروا شرقاً وغرباً ... من الاقطار وافاهم وفود
وقد كانوا ملاذ الناس طرا ... لكل مصيبة خصوا ونودوا
وقد كانوا اولي طول وملك ... تطيعهم العساكر والجنود
وتخضع عند رؤيتهم رقاب ... وترتعد الهزابر والفهود
فصرنا نحن في وهن وهون ... يرق لنا المعاند والحسود
سعى في الارض طغياناً وعدوا ... مع الاحزاب شيطان عنود
يشيع البغض بين المؤمنين ... ففرا الجمع وانهزم الجنود
وكان الناس قبلاً في شقاق ... ونار الضغن يوقدها الوقود
وشب ضرامه نيران النفاق ... ونار البغي ليس لها خمود
وفي اعناقهم اغلال غل ... ومن حقد بارجلهم قيود
وهم عن صالح الاعمال رغبوا ... وقد بعدوا كما بعدت ثمود

يدب العلم في هون دبيباً ... تخال على التراب يدب دود
سعوا في الود بين المسلمين ... جزاهم خيرا الرب الودود
جزاهم ربهم خير الجزاء ... بجنات النعيم لهم خلود
وكان العلم في درك الحضيض ... كان العلم في لحد وؤد
فالفى العلم مرقاة رفيعاً ... لها في الذروة القصوى صعود
وراس العلم مبيض بشيب ... فكاد شباب به بدء يعود
وكان العلم شوهاء عجوزاً ... فصار جميلة ولها نهود
وكان العلم من نسل عقيماً ... فصار كانه امرءة ولود
وكان العلم مسود العذار ... فضاء الوجه واحم الخدود
وكان ثبوت دعوته خداجاً ... فتم اليوم صدقها الشهود
وكان القوم غضباً ناعبوساً ... فصار كانه خل وادود
وكان القوم اشياعاً خصوماً ... فزال البغي واتفق الجنود
وكانت قومنا نخساً كرجل ... اذا كالمشتري لهم السعود
وناداهم مهما على نداء ... فقالوا استيقظوا وهم رقود
امور بينهم فيها اتفاق ... فبعضهم لبعضهم يقود
امور بينهم فيها خلاف ... اقيم لكلهم فيها حدود
فالف سعيهم بين الانام ... بصدق القلب يوثقه العهود
فصار القوم اخواناً بصدق ... قلوب قد خلت عما يذود
سعوا بنفوسهم سعياً جميلا ... وليست في اكفهم النقود
فلو كانوا خصاباً اغنياء ... ترى لهم كيف ايديهم تجود
سعوا سعياً بلا ريث ووهن ... وليس السعي همتهم يؤود

سعوا فى كل حين اى سعى ... وليس يصدهم عنه الصدود
وقاموا فاستقاموا جاهدين ... وليس لهمّهم حينا قعود
وقد شدوا خصورهم النطاقا ... وهم فى غاب همات اسود
سعوا سعيا بليغا ثم فازوا ... اكب بوجهه الخصم اللدود
اقام الجمع مدرسة العلوم ... لها فى الكنوز فيض وجود
واصلح فى تدارسها العلوم ... طريقا كان يسلكه الجدود
وهم قد اسسوا بنيان علم ... يحصنه الى علو صعود
كان الامر ذا قصر مشيد ... لهذا القصر كلهم عمود
وحان الوقت قد طلعت ذكاء ... ظلام الليل ليس له وجود
وسار الى العلى عدوا سراعا ... اناس فى طبائعهم جمود
فطار العلم طيران العقاب ... وفى وسط السماء له صعود
وصار العلم فرحانا نشيطا ... قرير العين يبردها البرود
وصار العلم فى عيش رغيد ... له فى جنة المأوى ورود
ويرعى العلم فى ارض هدون ... وهان الامر واخضل العقود
ويرفل فى ثياب المجد مرحا ... كغصن البان تهتز القدود
اذا يأوى الى ركن شديد ... تعامله الجهابذة الوقود
فضائل سعيهم عم الديارا ... يفوح بريحه مسك وعود
فلا يرضى لمطلبهم عنادٌ ... ولا يجدى لجدولهم جحود
فليس يعينهم الا سعيد ... وليس يشينهم الا كنود
فاشكرهم بصدق القلب شكرا ... وامدحهم وخالفهم حسود
فها تانك دوة العلماء جمعا ... وقد انشأهم الرب الودود

فها اهلی عظیم ابادهموا		ارنکم کیف ایدیکم تجود	
ویاقومی امدوهم بمال		وهموافی مقاصدهم وجود	

(۵) اسکے بعد مولوی سید عبدالحی صاحب مددگار ناظم ندوۃ العلما نے صدر انجمن کی اجازت سے ندوۃ العلما کی سالانہ رپورٹ پیش کی جو بہت خوبی اور نہایت راستبازی کے ساتھ لکھی گئی تھی اور باوجودیکہ ہر انجمن اور مجلس کی رپوٹون کو حاضرین جلسہ بے مزہ سمجھکر بے لطفی سے سنتے ہین مگر اسکو اُنھون نے بہت دلاویزی کے ساتھ سُنا جس سے اس بات کا اندازہ ہو سکتا ہے کہ انکو ندوۃ العلما کے ساتھ جو دلاویزی ہے وہ واعظون کی خوش بیانی اور مقررون کی خوش تقریری تک محدود نہین - یہ رپورٹ کارروائی کے بعد اسی روداد مین درج ہے -

(۶) اسکے بعد مولوی حبیب الرحمن خانصاحب رئیس بھکین پور ضلع علیگڑھ نے اپنا دیباچہ مضمون (ندوۃ العلما اور اُسکی ضرورت پر) سُنایا اور لوگون نے اس دلاویزی کے ساتھ سُنا کہ بعض بعض موقعون پر جملون کے دُہرانے کی فرمایش کی - یہ مضمون علحدہ چھاپا گیا ہے

(۷) اسکے بعد مولوی شاہ نظام الدین احمد صاحب جھجھری نے مولوی سید شرف الدین صاحب بیرسٹرایٹ لا بانکی پور کی خواہش ظاہر کی کہ دارالعلوم کے جو طلبہ اسوقت موجود ہین انکا اسی جلسے مین امتحان لیا جائے تاکہ حاضرین دارالعلوم کے طریقۂ تعلیم کا اندازہ کرسکین سب نے اس رائے سے اتفاق کیا اور صدر انجمن صاحب کی اجازت سے حافظ واجد علی طالب العلم دارالعلوم نے چند آیتین کلام مجید کی نہایت خوش الحانی اور قرارت کے ساتھ تلاوت کین - سارا مکان مرحبا مرحبا جزاک اللہ کی آوازسے گونج اُٹھا اسکے بعد مولوی سید شرف الدین صاحب بیرسٹر نے کسور مرکب کے ضرب کا ایک سوال دیا پھر دیر کیا تھی سلیٹ پر کھٹا کھٹ پنسلین چلنے لگین اور بات کی بات مین سبھون نے جواب لکھ کر رکھدیا اور لطف یہ کہ سب کا جواب صحیح - اسکو دیکھکر ہر طرف سے تحسین و آفرین کی صدا بلند ہوئی

پھر مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب قادری چشتی نے اُردو کا یہ جملہ عربی مین ترجمہ کرنے کے واسطے دیا "آج ندوۃ العلما کا پہلا اجلاس ہے خان بہادر مولوی فضل امام صاحب دیر کر کے تشریف لائے" اسوقت مندرجۂ ذیل طلبا درجۂ ابتدائی کے سال دوم کی خواندگی کے موجود تھے فضل الرحمن۔ محمد خالد فضل حق۔ صدیق احمد تکمیل خان۔ محمد بشیر فضل حق نے مندرجۂ ذیل عبارت لکھی "الیوم جلستہ الاوّلے من ندوۃ العلماء و شرفنا خان بہادر مولوی فضل امام بمقدمہ الابتا خیر" محمد خالد نے لکھا "الیوم اجلاس ندوۃ العلماء الاوّل و دخلہ الخان بہادر فضل امام مبطئا" اِسیکے قریب قریب اور لڑکون نے بھی جواب لکھا تھا۔ مذکورہ عبارتون مین اگرچہ وہ حُسنِ خوبی نہو جو ایک بلیغ پیدا کر سکتا ہی۔ مگر اتنے بڑے مجمع مین اسقدر عجلت کے ساتھ ایسی عبارت لکھنا کچھ آسان نہین اسکو وہی جان سکتے ہین جو اِس کام کو کرتے رہتے ہین ان بچون کا تو کیا ذکر ہے جنھون نے تقریباً ڈیڑھ برس تعلیم پائی ہے اتنے بڑے مجمعون مین بڑے بڑون کے حواس قائم نہین رہتے۔ محمد خالد نے درخواست کی کہ انکو کچھ وقت دیا جائے کہ وہ اپنا ایک مضمون سُنائین جو اس جلسے کے لیے تیار کیا ہے۔ صدر انجمن صاحب نے اجازت عطا فرمائی اور اُنھون نے مندرجۂ ذیل مضمون پڑھا۔

مضمون محمد خالد طالب العلم درجۂ دوم دار العلوم

یا ایہا الاسلام و یا جماعۃ الاعلام! ھذا اظھر من الشمس علیکم ان الانسان مساوق للسھو والنسیان فان صدر منی خطأ فلکم ان تعفوعنی بالاحسان فان اللہ یحب المحسنین اعملوا رحمکم اللہ تعالی ان مال الدنیا کلھا الی الزوال کالضباب و کل شئ الی الارتحال کالسراب و لا بقاء الا لوجہ اللہ تعالی و لا یفید شئ من اعمالکم الا الحسنۃ فاسعوا الی ذکر اللہ و اولعوا ان تتحلوا بحلیۃ التقوی

لان لباس التقوی خیر لکم ان کنتم تعقلون وحثوا علی ان تکونوا
کالصنادید الکرام الذین مضوا فی الماضی ولیس ذلک بمجال ان
تجتهدوا وتسعوا به فسا احب الذین یخشون الله ویرضونه منفقین
اموالهم بسبیله وبئس الذین لا یرضونه بضنة اموالهم ویانبوا ه
علی الذین یصعّرون خدودهم من الناس مغترّین باموالهم
باموالٍ احسن الله الیهم بان یبذلوا علی الغرباء ویصرفوا الی
حسناتٍ منه ومنها تعمیر المدارس لا یحصل لهم العبر وهم
ینظرون ان یذهب الناس الی المقابر مرًّا بعد مرٍّ بل
یجترؤن ان یدخلوا الاشاکر ولا یعلم هؤلاء ابرزوا المناصب
والمراتب والعساکر والمحاضر واین الذین شادوا
الحصون بالجلمود وجندوا فیها الجنود وهل احد منکم
ان حسهم لی؟ ملک الملوک افناهم فاصبحوا ممن لا یری
احد منهم ولا یحس وذلک لکم ایضًا فبادروا الی الحسنات
وکرّموا انفسکم کما قال الله تعالی لقد کرمنا فیکم
والتزموه لانّ من لم یکرّم نفسه لا یکرّم عند غیره کما
قال الشاعر فی هذا المعنی ع ومن لم یکرم نفسه لم یکرم فقط ابو المحامد محمد خالد

اس مضمون مین فقرون کے ربط اور صلات کے استعمال مین فی الجملہ غلطیان بھی ہین
اور انکی اصلاح نہین کی گئی۔ شاید محمد خالد نے اپنے اساتذہ کو پہلے سے دکھایا نہین مین نے
بھی اسی حالت پر رہنے دیا۔ اس مضمون کے ختم ہونے کے بعد اسی درجے کے ایک دوسرے
طالب العلم حافظ فضل حق نے درخواست کی کہ انکو بھی تقریر کرنے کی اجازت دیجائے
نیز مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری کے صاحبزادے حسن میان سلمہ نے جنکی

عمر تقریباً بارہ سال کی ہے) مقرر کی جگہ پر آکر درخواست کی کہ انکو تقریر کرنیکی اجازت دیجائے۔ ایک دوازدہ سالہ لڑکے کا اسطرح بیباکانہ آنا کچھ کم حیرت انگیز نہین تھا۔ حسن میان کی اس ادانے قلوب کو انکی طرف متوجہ کر دیا لہذا صدر انجمن صاحب نے بھی انکو تقریر کرنے کی اجازت دیدی۔ سچ یہ ہو کہ اس بچے نے جسطرح سے قوم کو للکارا بڑے بڑے مقررون سے نہین ہوسکتا اپنے والد ماجد کیطرح جا بجا مثنوی کے اشعار پڑھنا اور ایک انداز سے خطاب کرنا دیکھنے کے متعلق تھا تمام جلسے پر محویت طاری تھی اور ہر طرف سے "الولد سر لابیہ" کا غل مچ رہا تھا۔ ساڑھے گیارہ بجے جلسہ برخاست ہوا پانچ بجے سے دس بجے شب تک مدرسے کی جامع مسجد مین وعظ کا جلسۂ عام تھا۔ یہ مسجد دریای گنگا کے کنارے ایک بلند موقع پر بنی ہوئی ہے سامنے ایک وسیع سبزہ زار ہی جسکے گرد مدرسے کے حجرون کے پرانے کھنڈر اب تک موجود ہین جو دنیا کی بے ثباتی کا نقشہ دکھا رہے ہین کسی زمانے مین یہ بہت مشہور درسگاہ تھی اور جیسا کہ بعض اہل علم سے معلوم ہوا ہے کہ علامہ محب اللہ بہاری صاحب سلم مسلم نے عرصے تک اس مدرسے مین درس دیا ہے۔ زمانے کے انقلاب سے مدرسہ منہدم ہوگیا اور مسجد ویران ہوگئی عرصے کے بعد ہمارے معزز رکن مولانا شاہ امانت اللہ صاحب مرحوم کی کوشش سے کچھ مسجد کی مرمت ہوئی جب مولانا مرحوم پٹنہ تشریف لیجاتے تھے تو اسی مسجد مین جمعہ کو وعظ کہا کرتے تھے اب یہ مسجد مولوی محمد یحیی صاحب وکیل کی تولیت مین ہے اور مولوی صاحب موصوف ہی نے اس جلسے کا اہتمام اپنے ذمہ لیا تھا۔ سڑک کے موڑ پر جہانسے مسجد کا راستہ جاتا ہے ایک محراب بنائی تھی اور شب کو سہین روشنی کی ہانڈیان لٹکا دی تھین جنکو دور سے دیکھکر ہر شخص بلا استفسار مقصد تک پہونچ جاتا تھا۔ مسجد کے باہر مدرسے کے صحن مین دوکانین قائم کرادی تھین جسمین ضرورت کی ہر چیز ملجاتی تھی مسجد کے صحن مین شامیانہ نصب کرادیا تھا اور روشنی بہت اہتمام سے کی تھی۔ جھاڑ فانوس کی

جگمگاہٹ سے تمام مسجد بقعۂ نور ہو رہی تھی۔ رات کا عالم روشنی کی چمک دریا کا موجین مارنا۔ اسٹیمر اور اگبوٹ کا چلنا۔ واعظین کا مؤثر اور دلگداز لہجے مین وعظ و ہدایت فرمانا کچھ ایسا منظر تھا جسکو ہم بیان نہین کر سکتے۔ مولوی عبدالماجد صاحب بھاگلپوری اور مولوی عبدالجبار صاحب عمرپوری نے نہایت پرجوش وعظ بیان فرمائے۔

اجلاس دوم

منعقدہ ۱۱۔ رجب ۱۳۱۸ھ روز دوشنبہ

آج جوش کا اور ہی عالم تھا۔ مہمان اور سامعین ٹوٹے پڑتے تھے۔ کہین جگہ باقی نہین تھی۔ مگر صدر انجمن صاحب ہنوز تشریف نہین لائے تھے مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب نے تحریک کی کہ تا تشریف آوری جناب ممدوح کے مولوی مسیح الزمان خان صاحب اُستاد حضور نظام کی صدارت سے کارروائی کیجائے۔ آپنے فرمایا کہ حضرات وقت کی پابندی ضروری ہے اور اسوقت تک صدر انجمن صاحب تشریف نہین لائے ہین اسواسطے تا تشریف آوری جناب ممدوح کے مولانا مسیح الزمان خانصاحب کی صدارت سے کارروائی جلسہ شروع کیجائے"۔ حاضرین نے اِس سے اتفاق کیا اور مولانا مسیح الزمان خانصاحب کی صدارت سے کارروائی شروع کیگئی۔

(۱) پہلے قاری عبدالرحمن صاحب نے تبرکاً چند آیتین نہایت خوش الحانی اور تجوید کے ساتھ تلاوت کین۔

(۲) پھر حافظ واجد علی طالب العلم دارالعلوم نے نہایت خوش الحانی سے قرآن پڑھا جس سے حاضرین بہت محظوظ ہوئے اور وجد کی سی کیفیت انپر طاری ہوگئی۔ اثنائے تلاوت ہی مین حافظ محمد احسن صاحب وکیل چنارگڑھ و رئیس بنارس نے بیساختہ اپنا

اپنا شالی رومال اُنکو اُڑھا دیا۔ اور جب دوسرے وقت چندہ شروع ہوا تو حافظ واجد علی نے اُس رومال کو دارالعلوم کے نذر کر دیا۔

(۳) اِسکے بعد مولوی ابوالخیر عبدالوہاب صاحب بہاری مدرس مدرسۂ نظامیۂ حیدرآباد دکن نے اپنا عربی قصیدہ پڑھکر سنایا۔ اثنائے قصیدہ خوانی مین جناب مولانا احمد حسن صاحب کانپوری صدر انجمن تشریف لائے اور مسند صدارت پر رونق افروز ہوئے۔

(۴) اِسکے بعد حافظ سید فضل حق صاحب آزاد نے اپنا پُرجوش ترکیب بند پڑھا ہر طرف سے نعرۂ تحسین و آفرین بلند تھا۔

ترکیب بند حافظ سید فضل حق صاحب آزاد مدرس مدرسۂ پٹنہ

اِن آنکھون سے جہانتک مجلس پیر و جوان دیکھی
یہ رونق یہ سمان شیان یہ شوکت کہان دیکھی

نہ دیکھا گلشن فردوس کا نونسے سُنا تو ہے
نہ دیکھی بزم جمشیدی تو اُسکی داستان دیکھی

رسائی ہو نہ شکل مسیحا چرخ چارم پر
زمین پر سے تو ہمنے محفل ہفت آسمان دیکھی

نہ دیکھی بارگاہ قیصری دربار دیکھے ہین
نہ دیکھی قصر جنت منزل جنت نشان دیکھی

ہزارون جمگھٹے دیکھے ہزارون صحبتین دیکھین
کہان دیکھی یہ محویت جو آج آکر یہان دیکھی

نظارہ شوکت اسلام کا ہی قلب روشن ہین
اِسی کی روشنی اب بھی یہان دیکھی وہان دیکھی

جہان دیکھو اسی کا پڑھ رہا ہی اک جہان کلمہ
اِسی پر متفق سب کلمہ گو یونکی زبان دیکھی

بشارت ہو تجھے ای میہمان ای ندوۃ العلما
تجھے دیکھا تو ہم سمجھے بہار جاودان دیکھی

کہان پائین وہ اگلی برکتین وہ شان اسلامی
تجھی کو دیکھکر وہ شان اگر دیکھی تو ہان دیکھی

اِن آنکھونسے نہ دیکھین وہ بہارین دور اوّل کی
غنیمت ہی بہار جانفزا اسکی خزان دیکھی

نشان کاروان رفتہ ہین دل کے اُجالے ہین

غنیمت ہی غنیمت ہین کہ سب اللہ والے ہین

اشارے ہین یہی اِس نرم روشن کے جدھر دیکھو
چمکتے ہین زمین پر اختر و شمس و قمر دیکھو

نظارہ کہہ رہا ہی دیکھنے ہی کی یہ سکلین مین
سمان کہتا ہی مجلس کا ادھر دیکھو اگر دیکھو

نگاہین لوٹ ہین ایسی کہ دیکھا کیجیے عالم
یہ آنکھین محو ہین۔ ایسے تماشے عمر بھر دیکھو

نکل آئین نہ باہر پتلیان مشتاق آنکھون سے
غضب ہی دیکھنے والو نہ اتنا ٹوٹ کر دیکھو

زمانہ جس سے روشن چشم بد دور ایسے منظر سے
فروغِ رونقِ اسلام ہی ہر سو جدھر دیکھو

وحیدِ عصر و یکتائے زمان ہی فرد فرد اسکا
جسے دیکھو اُسے گنجینۂ فضل و ہنر دیکھو

جنید و شبلی و عطار دیکھو یہ وہ مجمع ہے
جو سالک ہو تو اِس حلقے مین آ جاؤ خضر دیکھو

خدا کی شان آتی ہی نظر از صدر تا پائین
عیان ہی جلوۂ انوارِ رحمت سر بسر دیکھو

نہ دیکھو جس نظر سے دیکھتے ہین عامی و اعمی
انھین کس آنکھ سے ہین دیکھتے اہلِ نظر دیکھو

انھین دیکھا تو اب کیا دیکھتے ہو لعل و گوہر کو
یہ زحمت۔ یہ ارادت۔ یہ مسافت۔ یہ سفر دیکھو

یہان جو صورتین فضلِ خدا سے سب تجمل ہین
جو ہاتھ آئین تو حق یہ ہی قدم لینے کے قابل ہین

دُھلاؤ ہاتھ انکے آبِ زر سے آبِ گوہر سے
عبادت ہی بجا لاؤ یہ خدمت آنکھون سے سر سے

حقوقِ میہمانِ قوم ہین واجب ادا کرنا
کرے ہمت تو چیونٹی بھر دے منہ لشکر کا شکر سے

یقین ہی گرم ہو جائے ابھی اک مطبخ شاہی
اِک اِک چٹکی نکلوائین اگر ہم آپ گھر گھر سے

کھڑی کردی عمارت اِک سے اِک مِل مکے اینٹون نے
پھاڑا اونچے سے اونچے ہوگئے ایک ایک پتھر سے

لگے دانے ہی دانے سے یہان انبارِ خرمن مین
بھرے قطرے ہی قطرے آبدان دریائے اخضر سے

گرہ اِک ہاتھ سے کھلتے سفر کے پانو نسے ہوتے
کہان دیکھا ہی۔ اِسکو پوچھ لو اصغر سے اکبر سے

نہ جبتک ہون بہم دو انگلیان تنکا نہین اُٹھتا
جو دو دل ہون بہم پھر کم نہین ہین ایک لشکر سے

چلا ہی ایک سے کبس کے سر کا بار دنیا مین
اُڑا ہی طائرِ سر در ہوا لب ایک شہپر سے

گدا ہین یا تو انگر خیر جو کچھ ہم مسلمان ہین
ہمین سے کام ہی ہمکو گدا سے نہ تو انگر سے

خدا لگتی یہ ہی ہم تم جو ہست باندھکر آئے ہین
جہان خاک اڑ رہی ہی کل اُسی کھیتی مین ہُن برسے

بجا گفتم ہمانا اتفاقِ قوم جان دارد
نمی بینید ہر قومے کہ جان دار جہان دارد

ستم ہے روزِ روشن کا شبِ دیجور ہو جانا
چمکنا کفر کا اسلام کا کافور ہو جانا

فلسفہ کا بھڑکنا زور پر آنا تدہر کا
دلونکا رفتہ رفتہ در دین سے دور ہو جانا

اُڑانا دھجیان اسلام کی اگلے بزرگونکی
اسی کا شغل ہو جانا یہی دستور ہو جانا

نہ آنا علمِ دین کا نام احیاناً زبانون پر
مسلمان ہوکے اتنا غافل و مغرور ہو جانا

خبر لینا نہ دینی علم کی اغراض دینی کی
دو روزہ نشۂ دولت سے اتنا چور ہو جانا

وہ اُمت تھا لقب اقوام مین خیر الامم جسکا
ہر اک ملت مین اُسکا مردِ دل مشہور ہو جانا

بُری آفت یہ ہی اصلاح کی صورت جو نکلی بھی
تو اسکا پہلے ہی کارِ اہم منظور ہو جانا

زمانہ چاہیے تلقین کو تسکین خاطر کو
پھر اُسپر طرفہ تر یارونکا ہی معذور ہو جانا

صدا تیری سمجھ مین قوم کی اب تک نہین آئی
نہین تو کچھ نہ تھا ندوہ تیرا معمور ہو جانا

سراپا نور ہو جانا ہی آنا تیرے جلسے مین
غنیمت ہم سمجھتے ہین ترا ندکور ہو جانا

خدا توفیق دے صدق و صفا کی راہ پر آئین
ہوا ایسی بندھے بگڑے ہوئے سب کام بنجائین

خدا کا قہر سمجھو عالمون کا بے نشان ہونا
کہ انکی بے نشانی دین کا ہی رایگان ہونا

نہین ہین عالمانِ علم دین جس قوم مین باقی
تو لیون ہونا ہی اُسکا کشتی بے بادبان ہونا

قیامت ہی فقیہونکی مذلت برخلاف اسکے
سفیہون کا سمندِ لن ترانی زیرِ ران ہونا

نہ دیکھی جائے گی یہ کس مپرسی اہلِ عرفان کی
یہ سرکش طبع نادانونکا سر بر آسمان ہونا

تباہی ملک کی ہی نامرادی اہلِ جوہر کی
بلا ہی منچلون کا صاحبِ تاب و توان ہونا

اگر چاہو تو ہمسے لعل اور موتی اُگلوالو
مگر ہے شرط اِسکے واسطے کچھ قدردان ہونا

یہ آزادی نہین ہی اِسکو تو کہتے ہین گمراہی
طبیعت جسطرف جائے اُسی جانب رواں ہونا

جہان مین خودسری کی اِسطرح جسنے بناڈالی
تو خود اِس قوم نے ٹھہرالیا بی خان و مان ہونا

یہی عالم رہا بے اعتنائی کا تو آیندہ
اِسی اِسلام کا تم دیکھ لینا چیستان ہونا

یہ اچھا ہے کہ جو الزام ہون دینی مسائل پر
جواب اِنکے تو دین اتنا نہ یارای زبان ہونا

مسلمانی حمق ہو فلسفہ اِسطرح چھا جائے
خدا وہ دن نہ دکھلائے خدا وہ دن نہ دکھلائے

خدا کے فضل سے اب تک ہی صدق و صفا پٹنہ
گیا گذرا ہے پھر ہے بامروّت باوفا پٹنہ

یہان بھی ہوگئے کیا کیا تماشے بخت و دولت کے
وہ عالم کسنے دیکھا کیا کہین اب کیا ہی تھا پٹنہ

جہان اک وقت مین دارالامان تھی لکھنؤ دہلی
وہان تھا بعد اِن دونون کے یہ اک تیسرا پٹنہ

رہا ہی آج تک ثابت قدم رفق و مدارا مین
سرِ نمبر ہی اب مہمان نوازی مین مرا پٹنہ

ادھر سے یا اُدھر سے جو گیا آیا یہان ٹھہرا
عجب رکھتا ہی شانِ دلبری یہ دلربا پٹنہ

کہان ندوہ کہان پٹنہ یہ جذبِ باہمی دیکھو
چلے آئے۔ اُٹھا لایا۔ خوشا ندوہ۔ خوشا پٹنہ

نشاط افزا ہی کیا یہ میزبانی اور مہمانی
مگر اب دیکھیے اِسکے لیے کرتا ہے کیا پٹنہ

جو چاہی چار دن کی خیر لے شرط ہمت ہی
تکلف برطرف۔ ہی ایک ہمت آزما پٹنہ

درم سے یا قدم سے یا قلم سے جسطرح ہوگا
اعانت ٹھان لی ہی اِسمین رُکتا ہی بھلا پٹنہ

وہ ہمدردی دکھائی میزبان اخوان دینی کی
صدا ہر چار جانب سے اُٹھی اے مرحبا پٹنہ

جو کچھ ہوگا اُسے دیکھین گے آگے دیکھنے والے
ابھی تک تو یہ ہی نام خدا ندوہ ہے یا پٹنہ

قدم ہو اِس مکان مین عالمانِ علمِ مصحف کا
مکان کیونکر نہو جنت نشان محبوبِ اشرف کا

وہ دیکھو کھلگئے رحمت کے در اور برکتین آئین
گلے ملنے مسلمانونسے حق کی رحمتین آئین

کنول دل کے کھلے گل سے شگفتہ ہوگئے عارض
رخِ احباب پر وہ رنگ لاتی فرحتین آئین

دلون مین بھر استقبالِ دینی ولولے آئے
کمر باندھے پے مہمان نوازی ہمتین آئین

وہ سُن لو آگیا ندوہ یہ دیکھو آگیا ندوہ
کہ جسکے ساتھ ساتھ اسلام کی شوکتین آئین

خوشی پھیلی ہوئی ہے شہر مین وہ عید آئی ہی
کہ گھر گھر آگیا اقبال گھر گھر دولتین آئین

وہ شانِ مہتمم وہ جوش وہ اخلاص وہ نیت
کہ خود مہمان کو انکی نیکیون پر حسرتین آئین

عرق افشانیان کہتی ہین نورانی جبینون کی
حمیت کو حیا مہر و وفا کو غیرتین آئین

قرینہ کچھ نہ تھا اس سال بھی ندوہ یہان ہوگا
یکایک خیر کرنے کی دلون مین نیتین آئین

عظیم آباد مین اے دوستو ندوہ نہین آیا
خدا را اوج پر اسلامیون کی قسمتین آئین

نظر ڈالی جو چشمِ دوربین نے کامیابی پر
تو آگے ہاتھ باندھے صف بصف سو صورتین آئین

اگر سچ ہی کہ پھلتی پھولتی ہی دہر مین نیکی
تو ہر سو دیکھنا پھیلی ہوئی شاخین ہین نیکی

مگر آسان نہین ہی بوند پانی کا گہر ہونا
نہین ہی سہل دانے کا نہالِ بارور ہونا

موافق ہو زمین اچھی جنم کا فی نگہبانی
کوئی دن چاہتا ہی پھر بھی پودے کا شجر ہونا

دو ہفتے چاہیے ہین اسکو بھی ورنہ بغیر اسکے
ہلالِ آسمان کو بھی نہین ملتا قمر ہونا

مہینونکی خبر جبتک نہ لی زہدان مادر مین
نہ آیا مضغۂ انسان کو مطلق جانور ہونا

جہان ہی کام قرنون کا وہان برسونکی کیا پروا
حقیقت ہی کہ ہی مہلت طلب صاحب نظر ہونا

پتا چلتا ہی اس مضمون کا سالِ نبوت سی
موقت کیون ہوا چالیس مین پیغامبر ہونا

خلافِ نظمِ فطرت ہی کسی شہر و رپودے کا
ابھی اُٹھنا زمین سے اور ابھی پھل پھول پر ہونا

ہتیلی پر کوئی سرسون جمائے مین نہین کہتا
یہ خدمت قوم کی ہی چاہتی ہی سبکے سر ہونا

زمانہ چاہیے ہے قوم کو اسکی خبر ہونے
ابھی تو جا بجا لازم ہی اسکو مشتہر ہونا

دوا سوچی تو اچھی مصلحانِ قوم نے لیکن
خدائے پاک کی جانب سے ہی اسمین اثر ہونا

جہالت چھا گئی ہی شوقِ علم آتے ہی آئیگا
مرض ٹھہرا ہی مزمن وہ تو اب جاتے ہی جائیگا

خدا کا نام لو رنج و صعوبت سے نہ گھبراؤ
جو رستہ تمنے پکڑا ہی اُسی رستے چلے جاؤ

کہان جائینگے حق سے بھاگ کر یہ بھاگنے والے
نہ چھوڑو انکا پیچھا آؤ کھینچو راہ پر لاؤ

نہ سمجھین آج سمجھائے کبھی یہ آپ سمجھین گے
نہ چھوڑو انکی فہمائش ہر اک پہلو سے سمجھاؤ

اگر مانین تو مانین قوم پر احسان اُنکا ہے
بُرا کہدین تو کہدین اِسکو سُنلو اور غم کھاؤ

جواب اُنکے نہ دو جو کچھ کہین سن لو خموشی سے
نہ باز آئین تو "ادفع بالتی" سے اُنکو شرماؤ

کرو دل توڑ کر جو کوششین ٹھہرائین ہین تمنے
نہ کھینچو ہاتھ۔ ممکن ہی جہان تک سعی فرماؤ

پڑی ہین رشتۂ اسلام مین جو گتھیان اگر
ہر اک گتھی کو اپنے ناخنِ حکمت سے سُلجھاؤ

بنایا ہے بنالو اسلیے دار العلوم ایسا
کہ اُس اگلی کرامت پر نیا اعجاز دکھلاؤ

یہی احسان وہ احسان ہی یہی نیکی وہ نیکی ہی
عوض اک اک کے دس دس اور دس کے بدلے سو پاؤ

ستارے کیطرح چمکو گے کل روشن جبین ہوگے
خدا کے سامنے اگلی جماعت مین تمہین ہوگے

بہت بگڑی ہوئی ہی۔ قوم کی بگڑی بنا یارب
گناہون سے زیادہ ہین تری لطف و عطا یارب

شکستہ دل ہین جو احباب ہین اصلاح کی دھن مین
بہت بے آسرے ہین تو ہی اُنکا ہارس بنا یارب

کوئی دن کی ہی مہمان قوم اسلامی یہ فتوی ہی
جو تو چاہے تو یہ بیمار پا جائے شفا یارب

مریضِ جان بلب ہی مصلحانِ قوم کہتے ہین
بہت دن اِسنے جھیلے جان بلب کو اب چلا یارب

وہ اُلٹی پڑ گئی۔ تدبیر جو اِسکے لیے سوچی
کچھ ایسا کر کہ اِسکو راس آجائے دوا یارب

طفیل بانی اسلام کا ٹون سے نکال اِسکو
اِسے مدت سے ہین گھیرے ہوئے حرص و ہوا یارب

سمجھ دے علم و توفیق عمل دے حُسنِ نیت دے
جھکا دے خیر کرنے پر ہر اک شر سے بچا یارب

وہ کل جس کل سے چلتے تھے ہزارون کام بے کھٹکے
پھر اس بیکل کو دے وہ چلتی کل وہ کیمیا یارب

نظر فرمانروا کی اسپہ ہو لطف و عنایت کی	بچا قحط و وبا سے دور رکھ اِس سے بلا یارب
جو مجکو چاہیے وہ دے جو تجکو چاہیے وہ دے	تجھی سے ہے تجھی سے ہے دوا یارب دعا یارب

جسے کہتے ہین ندوہ طرح روشن ہو نام اُسکا
کہ ہو اسلامیون نین ناظم الملت قوام اُسکا

(۵) مولوی محمد فاروق صاحب چریاکوٹی نے جو علم پر ایک قابل قدر تحریر لکھی تھی مولوی عبدالوہاب صاحب بہاری کے حوالے کی کہ پڑھکر سُنائین۔ مگر حضار جلسہ کے اصرار سے آپ ہی کو پڑھنی پڑی۔ آخر مین آپکی فارسی مثنوی تھی جسکو مولوی عبدالوہاب صاحب نے پڑھ کر سُنائی۔

تقریر مولوی محمد فاروق صاحب عباسی چریاکوٹی

نہایت خوشی کا مقام ہے کہ اسلام کے سچے ہواخواہون کی دو جماعت یعنی فرقۂ علماے دین پناہ و زمرۂ ارباب عزّ و جاہ اسلام کی سچی ہواخواہی کی غرض سے ایک جا جمع ہین جنکے نفوس طیبہ نفسانی غرضون سے پاک ہین نہ اُنکو دور و دراز مسافتون کے طے کرنے مین مصارف کی کثرت کا کچھ خیال اور نہ راہ کی تکلیف سے کچھ اُنکے دلون مین کدورت و ملال۔ اصل مدعا کے پہلے اسلامی پُرانے خیال کی تحریک سے اپنے بے نیاز خالق کی بندہ نوازیکا شکریہ ادا کرتا ہون کہ جسنے آج اپنے اِن خاص بندون کو اپنے دین کی تائید کا رتبہ عنایت کیا اور اپنے رسول کے اُمت کی اخلاقی اور علمی ابتری کی درستی کی خدمت سپرد کی۔ بیشک بندے کی بڑی سرافرازی ہے اگر مالک اُسکو اپنے کسی خاص کام کے انجام دینے کے قابل قرار دیکر وہ خاص خدمت اُسکو سپرد کرے۔ بگڑی حالت کا بنانا اور پستی سے بلندی تک پہونچانا اور بلندی سے پستی پر گرانا اُسی کی قدرت کا جلوہ اور اُسی کی صنعت کا تماشا ہے ایک وہ زمانہ تھا کہ اس اُمت نے اپنی بے سروسامانی کی حالت مین

جب اُسکے پاس نہ علوم وفنون کے خزانے موجود تھے نہ کتب خانون کے دفتر اُسکی قدرت کے قبضے مین مہیا تھے۔ اپنی خاص کوششون سے تمام علوم اور فنون کو از سر نو مرتب کیا اور اپنی نئی تحقیقات اور تدقیقات سے کبھی یونانیون کے فلسفے اور ریاضی کے دفتر کو تقویم پارینہ بنایا اور کبھی علوم ادبیہ کے نو ایجاد تکلفات اور حیرت انگیز تحقیقات سے عرب اور عجم کے فصیحون کو حیرت زدہ کیا۔

پہلی صدی مین اہل اسلام ملکون کے فتوحات اور دین حق کی اشاعت مین مشغول تھے اور فقط قرآن اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متفرق ہدایتین جو گوش بگوش لوگون مین شائع تھین اُنکے مہمات کے واسطے کافی سمجھی گئین لیکن جب اسلام نے دوسری صدی مین قدم بڑھایا اور سیل رحمت ہوکر دور دراز ملکون کے اکثر حصون مین جا پہونچا اُسوقت دین کے قائم اور باقی رکھنے کے واسطے چند حاجتین پیش آئین۔ ایک یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متفرق ہدایات جو ملکون مین زبانی مروج تھے کتابون مین یکجا جمع کی جائین۔ چنانچہ ایک جماعت اپنی عمر اور تمام آسایش اسی کام مین صرف کرکے اسمین کامیاب ہوئی اور دو صدی سے زیادہ تک علما اسمین مصروف رہے اور اُن ہدایات کو کئی ہزار راویون سے لیکر متعدد مجلدات مین جمع کرکے ایک دفتر عظیم الشان تیار کیا۔ اور اُن راویون کے تمام تاریخی حالات اور سوانح عمری جس سے اُن لوگونکی معتبری کا اندازہ ہوسکے اِس احتیاط اور تحقیق کے ساتھ لکھا کہ یہ فن جسکا نام علم حدیث ہی عقلی علوم کیطرح یقینی اور قابل اطمینان ہو۔ اُس تاریخی دفتر کو علم رجال کہتے ہین دوسری حاجت یہ ہوئی کہ قرآن کی خوبیونکا دوسرے ملک والونکے ذہن نشین کرنمین اور اُسکے معنی کے سمجھنے کرنمین دشواری تھی اسواسطے قرآن حدیث کی مطلب کی تحقیقات کے واسطے اور قرآن کے الفاظ اور مضامین کی خوبیونکے ذہن نشین کرنیکیلئے چند علوم نئے ایجاد کرنا پڑے جنکا نام علوم ادبیہ اور ادب رکھا جیسے صرف نحو لغت معنی بیان سیر حاجت نکو ملکون مین دوسری قومونکے ساتھ اختلاط کیوجہ سے پیش آئی وہ یہ کہ اسلام کے اُن عقائد پر جو قیامت اور اعمال کی جزا سزا کے متعلق

ہین اور انسان کے معمولی تجربات سے بالکل جُدا ہین یا اللہ تعالی کی خاص صفتون کے
ساتھ تعلق رکھتے ہین لوگون نے عقلی اعتراضات پیش کیے تاکہ قرآن اور وحی الٰہی
کے مقاصد مشتبہ ہو جائین اور لوگ جو اسلام کے صاف اور بے کدورت چشمے
کیطرف جوق جوق چلے آتے ہین اور کوئی مذہبی نہر اسلام کے چشمے سے صاف انکی
نظرون مین نہین آتی اُسکو عقلی اوہام کے خس وخاشاک سے تیرہ کرین اور ہدایت
الٰہی کے تشنہ لبون کو اُس سے سیراب نہونے دین اُن عقلی اوہام کا نام مسائل فلسفیہ
رکھا اور وہ اعتراضات عرب کے جاہلون کیطرح طفلانہ خیالات نہ تھے کہ بلا دلیل اپنے
نہ سمجھنے کی بنیاد پر وحی الٰہی کا انکار کرتے تھے اور معجزون کے مشاہدون پر خاک
ڈالتے رہے کہ أَإِذَا مُتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ذَٰلِكَ رَجْعٌ بَعِيدٌ بلکہ وہ مسائل فلسفیہ
ایسی دلیلون سے ثابت تھے کہ جو عام عقلیات پر منتہی ہین کسی خاص قوم کے زبانی
تجربے پر مبنی نہین جو فقط اُسی قوم کے معتقدون پر حجت ہوسکین چنانچہ اُن اعتراضونکی
وجہ سے کچھ لوگون نے قرآن کا مطلب ظاہر الفاظ کے خلاف قرار دیکر اپنے ایمان کو
سنبھالا اور دوسرون نے اُن مسائل مین غور کرکے اُنکی غلطیان نکالین اُسوقت
مسلمانون نے ایک جدید فلسفہ تیار کیا جسمین تمام موجودات کے حالات واجب ممکن
جوہر۔ عرض۔ زمین۔ آسمان۔ شجر۔ حجر۔ جن۔ بشر۔ عناصر اور انکے صفات محسوسہ اور عوارض
غیر محسوسہ کو ظاہر کر دیا اور اُسمین ثابت اور غیر ثابت مین فرق ظاہر کرتے ہوئے اور
یقینی اور وہمی کا امتیاز دکھاتے ہوئے شرع کے مخالف فلسفے کی خطا اور غلطی ثابت کر دیا
اسکا نام علم کلام رکھا۔ اِسکے ساتھ حکماے قدیم کے علوم کو اُنکے خیالات کے موافق
قائم رکھکے رواج دیا بلکہ ہر زمانے مین اُسمین بھی ترقی کرتے رہے یہان تک کہ منطق
کہ پیشتر چند اجزا سے زیادہ نہ تھی اُسکو اُن لوگون نے بڑھاکر چند ضخیم جلدون مین تیار
کیا۔ اسیطرح کتاب اُقلیدس جو علم ہندسہ اور علم اعداد مین بنائی گئی تھی اور تیرہ مقالونمین

اوسکی شکلین منقسم ہین اور ایسقلاؤس حکیم کے دو مقالون کے ساتھ ملکر پندرہ مقالون پر مشتمل ہی۔ وہ کتاب اُسیطرح جیساکہ مشہور تھی اب بھی مسلمانون کے ہاتھ مین موجود ہی اُسکے ساتھ جب مسلمانون نے اپنے ایجادات اور نئے تحقیقات ملائے تو اب ایک نیا عالم نظر آتا ہی۔

مسلمانون نے اسلام کی تائید مین اپنی گرانمایہ کوشش کئی صدیون تک برابر صرف کرکے اسلام کی بنیاد کو ہر پہلو سے اور ہر جہت سے ایسا محکم اور اُستوار کیا کہ قیامت تک کوئی صدمہ اُسکو ہلا نہین سکتا۔ پھر جب یہ ابر حجازی سرزمین ہند پر برسا اُسوقت ہندوستان بھی کمالات علمی کے اشجار و اثمار سے ہر طرف ایک تر و تازہ باغ نظر آتا تھا کوئی بڑا شہر ایسا نہ تھا کہ جسمین علما کی صورتین کثرت سے نظر نہ آئین۔ دولت تیموریہ مین ملا عبدالحکیم و ملا محمود اور موی عبدالحق دہلوی اور اُنکے بعد ملا نظام الدین و شاہ ولی اللہ کا مرتبہ اگلی صدیون کے علما کے برابر تھا۔ اُنکے بعد بھی ہندوستان کے مشہور درسگاہون سے علمای کامل اور خانقاہون سے فقرای واصل اِس مرتبے کے نکلے کہ دوسرے ملکون مین بھی اُنکا نظیر موجود نہ تھا۔

تیرہوین صدی کے پانچوین عشرے سے ہندوستان مین علم کم ہونے لگا۔ جو علما دنیا سے گئے کوئی اُنکا قائم مقام نہ رہا۔ علم کے رواج کے زمانے مین جو مذہبی اشکال پیش آئے تھے اُسکے حل کرنے والے کثرت سے موجود تھے۔ اور اُسی علم کلام کی قوت سے تمام عقلی اعتراضات کا جواب دیتے تھے۔ اب بھی کوئی نیا یا پُرانا اعتراض نہین نکل سکتا جس کا جواب اُسی علم کلام سے نہو سکے۔ تمام علوم کے ماہر اُسوقت ایسے موجود تھے کہ جن کی تحقیقات قابل اطمینان تھی۔ باوجود اِسکے کہ علم کی تحصیل کے طریقے بہت دُشوار تھے اور راہین اُسکی ناہموار اور کتابین کمیاب اور ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے مین اندیشے اور خطرے بیشمار و بے حساب لیکن ہر جگہ علم کا چرچا تھا اور ہر باغ مین علم ہی کا چہچہا۔ ہدایت

الٰہی کی اشاعت کوچہ و بازار مین اور دینداری اور خدا پرستی کا جوش ہر دل و دماغ مین خانقاہین ہر طرف فقرا سے معمور اور درسگاہین ہر مقام مین علما سے آباد والدین کی خدمت کو اولاد اپنے بخت کی سعادت سمجھتے تھے اور اقربا اور ہمسائے کی غمخواری کو لوگ ثواب اور عبادت جانتے تھے۔ راستبازی کا ملک مین رواج عام اپنے و بیگانے کے حقوق کا لحاظ۔ عملدرآمد عامہ اہل اسلام اگر کسی معاملے مین تحقیقات کی نوبت آتی تو آسانی سے حقیقۃ الحال ظاہر ہوتا۔ اگر کسی خدمت پر کوئی مامور ہوتا تو دیانت سے انجام دیتا۔ ناموس قومی کا خیال ہر سر مین۔ وصلت و قرابت مین کنبے کی مشورت کی پابندی ہر شہر مین سبب اسکا یہ تھا کہ مذہبی تعلیم تمام علوم و فنون کے ساتھ تھی اور طلبہ ابتدائے تعلیم سے ارکان دینداری کی پابندی پر مجبور کیے جاتے تھے وہ پابندی رفتہ رفتہ اُنکو پسندیدہ اخلاق کا عادی کرتی تھی اور خدا پرستی کا رنگ جو ابتدا مین خام تھا وہ کچھ روز کی کوشش مین پختہ ہو جاتا تھا۔ پختگی کے بعد اُنکے نفوس مین ایک مضبوط حالت پیدا ہوتی تھی جسکو تقوی کہتے ہین اُسوقت ناپسندیدہ امور سے اُنکو دلی نفرت پیدا ہوتی تھی اور انکا ارتکاب ایک خیالی آزار کا سبب ہوتا تھا جسطرح کسی عزت دار آدمی کو اپنے شناساؤن کے سامنے کاسہ گدائی لیکر دروازون پر سوال کرنا ناگوار ہو کہ جسپر ہرگز رضامند نہین ہوسکتا اُسیطرح اس نفسانی حالت کے بعد انسان پر ہر جائز ستانی ناگوار اور ناپسند ہوتی تھی اس حالت والون کا کثرت سے پیدا ہونا ملک مین امن کا باعث ہے۔ امن کے باب مین جس جگہ سیاست کا دڑہ اور داروگیر کا تازیانہ نہین پہونچ سکتا وہان اسکا تصرف نمایان ہے۔

تیرھوین صدی کے اخیر حصہ مین علم جب کم ہونے لگا اُسوقت سے ان امور مین تغیر شروع ہوگیا۔ علم کی کمی کا یہ درجہ پہونچا کہ اُن درسگاہون مین جہان صبح سے شام تک تعلیم و تعلم کی آواز کے سوا کوئی صدا کانون تک نہین پہونچتی تھی اب وہان اسکا نہ کچھ ذکر ہے

نہ چرچا نہ اسکی آرزو ہی نہ تمنا۔ ملکون مین درسگاہین سنسان ہین خانقاہین خراب و ویران
نیم ملاؤنکی خانہ جنگیون کا غوغا ہی اور انکے آپس کے جھگڑے اور تکرار کا تماشا۔ اگرچہ
علم کی تحصیل کے راستے صاف ہین اور نایاب کتابین چھاپے خانونکی کثرت سے ارزان
اور ملکون مین سیر و سیاحت کے طریقے آسان لیکن مسلمانون نے اس آسانی کے
قدر دانی نہین کی بلکہ علم کی تحصیل مفقود ہوئی اور کتابون سے نفع معدوم ہوا۔ نہ پیچیدگی
کا حل کرنے والا نظر نہین آتا۔ دوسرے فنون کے مشکل مسئلون مین رائے لگانے والا
اور اُسکے حق و باطل مین فیصلہ کرنے والا کہین دکھائی نہین دیتا۔
اہل دول جنکو اپنے ذاتی سرمائے سے اطمینان ہی اُنکو علم کی تحصیل سے نفرت ہی اور عالم
ہوکر دین کی اشاعت اُنکے نزدیک رُسوائی اور ذلت ہی۔ بالفرض اگر کسی نے
اُقلیدس کے مقالے پڑھے یا جغرافیہ اور مساحت کو سیکھا تو اول اُسکا خدمت کے
حصول کے بعد کوئی علمی اثر دل مین باقی نہین رہتا دوم اخلاق کے محاسن مین ان
فنون سے کچھ فائدہ نہین نہ انسے ماں باپ کے حقوق معلوم ہوتے نہ اقربا
و ہمسایون کے ساتھ نیکی کرنے کے فوائد سے آگاہی ہوتی نہ اللہ تعالے کی ساتھ
بندگی اور مولائی کے اسرار کھلتے نہ احسان کرنے والون کے ساتھ شکریے کے
برتاؤ کا اندازہ معلوم ہوتا نہ سلطنت کے حقوق اور انعام کے معاوضے کا
اندازہ ہوتا۔ جن چیزون کی تعلیم مین انبیاے کرام کی عمرین صرف ہوئین اب
اُن ہدایات الٰہی کی اشاعت مسدود ہی۔ اسیواسطے ملک کی راستی و خدا پرستی
معدوم ہی اور دینداری اور پسندیدہ اخلاق کی پابندی بالکل مفقود۔ ادنے
مالی منفعت کے مقابل مین نہ ناموس خاندانی کا خیال ہی نہ راستی و حق پرستی پر
قیام و استقلال محل نزاع اور اغراض کی کشاکش کے موقع مین صحیح خبر کا ملنا دشوار
ہی کسی واقعے کی تحقیقات مین اصلیت کا ظاہر ہونا مشکل اگر خدانخواستہ یہی رات دن

رہا تو نہ اولاد کو والدین کے ساتھ ربط خدمت رہیگا نہ اولاد پر ماں باپ کا دست شفقت نہ کوئی شخص کسی پر احسان کرنے کے واسطے آمادہ ہوگا نہ کسی کو نفع پہونچانے کے عوض مین کسی سے بہتری کی اُمید ہوگی نہ کسی معاملہ کا صحیح طور پر تصفیہ پانا خیال کیا جائے گا۔

مثنوی

رعلم گویدہمی بہانگ بلند — بلب حسرت و نصیحت و پند
کہ بہند آمدم زخاکِ حجاز — زیستم مدتے بدولت و ناز
بود بر فرقِ من ز دولت تاج — شہریاران بیا ریم محتاج
بخت و دولت نمود ناز من — داشت ہر سروری نیازِ من
شاہ را تاج شاہی از من بود — دولت کجکلاہی از من بود
باغِ دین را بہار از من بود — رُکنِ حق اُستوار از من بود
خامہ ام رایتِ کیانی داشت — آمہ ام آبِ زندگانی داشت
بود از من جہان سراپا نور — ملک گیتی ز راستی معمور
بود از من بہر مقام و بلاد — چون پدر مہر و شفقت اُستاد
طلبہ بہر خدمتِ اُستاد — محو باب کریم را اولاد
خلق از عالمانِ دین پرور — بہرہ ور چون اُمم ز پیغمبر
کار ہر پیشہ چست بود از من — نظم خانہ درست بود از من
ہر کجا بود دستِ من یاور — جیب اُمید بود پُر گوہر
چون وزیدن گرفت بادِ ستم — جای بلبل نشست زاغ و زغم
این ہمہ گلبن و بہار نماند — وان ہمہ بزم وان نگار نماند
راستی گم شد و وفا معدوم — از جہان غیرت و حیا معدوم

نہ پسر را بدل وقار پدر | نہ پدر را امید خیر پسر
پدر اندر نگاہ این طفال | بارکش اشتری ست یا حمال
پیش مردم مقاصد اسلام | گشتہ باطل چو بانگ بے ہنگام
پس بگوئید اے جوانمردان | وی کرم پیشگان و ہمدردان
چہ توان کرد اندرین ایام | بہر ضبط مقاصد اسلام
چیست تدبیر بہر یاری دین | بھر تشیید و استواری دین
نیست تائید دین کہ در دنیا | مال گرد آورد بہ جور و جفا
ہست اسلام سیرت نیکو | نہ ہمین جامہ وقد دلجو
نہ ہمی پرزبا دسر کردن | کیسہ را پر ز سیم و زر کردن
نیست دین آنکہ جمع کردن مال | بشمارد ز خوبے اعمال
نیست دین آنکہ تو بخواہش زر | بدر آئے ز دین پیغمبر
نیست دین آنکہ جاہ اسکندر | کم شماری ز رہبری پیغمبر
نہ کہ از بہر فضۂ وعسجد | بدر آئے ز امت احمدؐ

(۶) مولوی سید محمد عبدالحی صاحب مددگار ناظم ندوۃ العلمانے دارالعلوم کی رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ گویا دارالعلوم کا مرقع کھینچکر دکھلا دیا۔ یہ رپورٹ بھی ندوۃ العلما کی رپورٹ کے بعد درج ہی ملاحظہ ہو۔

(۷) اسکے بعد ہر دل عزیز مولوی سید شرف الدین صاحب بیرسٹرایٹ لانے دارالعلوم کی تائید اور فراہمی سرمایہ کے متعلق نہایت پُرجوش تقریر کی۔

تقریر مولوی سید شرف الدین صاحب بیرسٹرایٹ لا

حضرات! خدانے جو ہمکو گون کو پیدا کیا ہی اس سے اُسکی غرض کیا ہے۔؟

ہمارے پاس اسکے سمجھنے کا کوئی ذریعہ بجز اسکے نہین ہے کہ ہم اُسکے قول و فعل پر غور کی نگاہ ڈالین۔ ہم اُو سکے فعل (یعنی نظام عالم) پر غور کرتے ہین تو بنی نوع انسان کے باہمی سلسلے کو ایک دوسرے کے اغراض کے ساتھ اسطرح وابستہ پاتے ہین کہ یہ رشتہ کسیطرح توڑے ٹوٹ نہین سکتا۔ جب ہم اُسکے قول کو دیکھتے ہین تو اسکی تائید بھی پاتے ہین ذَوِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسَاکِیْنِ یعنی ایک دوسرے کا تمپر حق ہے کہین باپ کا بیٹے پر کہین بیٹے کا باپ پر۔ بڑے کا چھوٹے پر چھوٹے کا بڑے پر۔ اگر والدین کی اطاعت اولاد پر فرض ہی تو والدین پر بھی اولاد کی تعلیم و تربیت فرض تعلیم سے مطلب علوم و فنون حاصل کرنا۔ اور تربیت سے غرض اخلاق درست کرنا ہی جسطرح ہمپر حق ہمارے جسم کا ہی اُسیطرح روح کا بھی۔ جسطرح دنیا سے ہمارے تعلقات وابستہ ہین اُسیطرح دین سے بھی۔ ایسا ہی جسطرح ہمارے گھر ہمارے خاندان کے ہمپر حقوق ہین اُسیطرح ہمپر ملک اور ہماری قوم کے بھی۔ اِس سے خدا کی مرضی صاف صاف کہہ رہی ہی کہ ان تعلقات کی نگہداشت کرنی۔ ان فرائض کو انجام دینا۔ ان فطرتی عطیون کی شکرگذاری کرنی میری خوشنودی کا باعث ہی اسلیے ہر کام جسکی نسبت مقدس اور پاک ہی وہ مذہبی ہی۔ اور جسکی نسبت ناروا ہی وہ دنیا ہی۔

اب جب ہم اپنی روحانی اور جسمانی ضرورتون اور ترقیونکی طرف توجہ کرتے ہین تو ہم کو اپنی روحانی ترقیون کے لیے مذہب کیطرف رجوع کرنا ہوتا ہی۔ کیونکہ روحانی تصفیہ و تزکیہ بے مذہب کے ہو نہین سکتا۔ لیکن چونکہ ہمارے مذہب کی بنا قرآن مجید پر ہی جو عربی زبان مین ہی اسلیے ناگزیر عربی دانی ہمپر واجب بلکہ فرض ہو جاتی ہے۔ اور جسمانے ترقیون کے لیے ہمین کسب معاش کے بغیر چارہ نہین ہے۔ لیکن کسب معاش کے جتنے موجودہ ذرائع ہین کیا تجارت اور کیا خدمت سلطانی۔ کیا ترقی فنون اور کیا چیزون اور کلون کی ایجاد بے انگریزی دانی کے چلنے ہی کی نہین۔ اسلیے اگر ہم اپنی فلاح

چاہتے ہین تو وہ بغیر عربی اور انگریزی حاصل کیے ہو نہین سکتی۔ اور ہماری زندگی کی گاڑی بے اِن دو پہیون کے درست اور مضبوط کیے چلنے ہی کی نہین۔

یہان پر ہم اپنی مہربان گورنمنٹ کا شکریہ ادا کیے بغیر نہین رہ سکتے جسکے سایۂ عاطفت مین نہ صرف ہم راہزنون اور قزاقونکی دستبرد سے بچے۔ نہ صرف ہماری آمدورفت کی آسانیون کی راہین کھولی گئین بلکہ ہماری ہرطرحکی ترقیونکے سامان مہیا کیے گئے۔ ہمکو ہرطرحکی ترقیونکی آزادی دیگئی۔ ہمکو اس سے بھی زیادہ شکرگذار ہونا چاہیے۔ بلکہ ہم اپنی گورنمنٹ کا شکریہ ادا کر نہین سکتے جسنے نہ صرف ہماری جسمانی ترقیونکو آسان کردیا بلکہ اخلاقی اور روحانی ترقیون کے لیے بھی ہرطرحکی ہمدردی اور اعانت سے چوکی نہین۔ جسکی بدیہی مثال موجود ہے کہ ہمارے حکام ہماری ہمدردی مین شریک ہونے کو ہمارے سامنے تشریف رکھتے ہین۔

جب ہم عربی دانی اور انگریزی دانی کی ضرورت کو ثابت کرچکے تو ہمین یہ دیکھنا بھی لازم ہی کہ ہم اپنی اِس ضرورت سے کہانتک فارغ ہین۔ اور اگر فارغ نہین ہین تو اِن ضرورتون کے پورا کرنے مین ہمکو کیا دقتین پیش ہین۔

یہ مسلم مسئلہ ہی کہ ہم دونون ہی زبانون کے حاصل کرنے مین نہایت کھوئے ہوئے ہین موجودہ زمانے کی ضرورت تو کسیقدر انگریزی دانی کی طرف قدم بڑھائے جاتی ہے۔ مگر اُسیقدر ہم عربی دانی سے غیر مانوس بھی ہوتے جاتے ہین۔ اِسکی وجہ یہ ہے کہ جو سلسلہ تعلیم کا ہمارے سامنے کھلا ہوا ہی وہ یونیورسٹی کا سلسلہ ہی اِسمین بارہ ۱۲ تیرہ ۱۳ برس کی پڑھائی ہے جسمین عربی تو نام کو نہین۔ رہی انگریزی اُسمین جسقدر کمال ہوتا ہی وہ اظہر من الشمس ہے۔ لڑکا جسوقت اِسکول مین داخل کیا گیا تو اُسے انگریزی ادب۔ اُسکا صرف نحو حساب۔ اقلیدس جغرافیہ۔ تاریخ وغیرہ وغیرہ سب انگریزی زبان مین سیکھنا پڑا۔ اصطلاحون کے سمجھنے کی دشواری الگ۔ پھر زبان کے سیکھنے کی دقت جُدا۔ اور اُس

علم کے حاصل کرنے کے مشکلات الگ۔ اِن ساری مصیبتون اور دُشواریون کو طے کرنا اور پھر عربی دانی کا وقت نکالنا محض ہی ناقابل انجام ہی اسلیے عملی طور پر اب تک اسکا انجام نہو سکا۔ اگر یہ سب چیزین اپنی زبان مین تعلیم دیجاتین اور زبان انگریزی الگ سے سکھائی جاتی تو ضرور اتنا کافی وقت ملتا کہ دونون ہی زبانون مین مہارت کامل حاصل ہو۔ لیکن ہماری غفلتون نے افسوس ہی کہ ہمکو اب تک اس جانب متوجہ ہونے نہ دیا۔ ہم کچھ اسطرح سوئے جیسے ہمارے لیے اب سحر ہونے ہی کی نہین۔ عربی زبان حاصل کیا کرتے کہ اسکی وقعت تک ہمارے دلون سے جاتی رہی جس سبب سے ہم اپنے مذہب سے اتنا دور ہو گئے ہین جتنا ہمسے ہماری ترقی۔ یہ آخر کس بات کا نتیجہ ہی؟ یہ اُسی غفلت کا پھل ہی جو بچون کے حق مین ہم بو رہے ہین۔ وہ عربی دانی کو نیچی نگاہون سے دیکھنے لگے جس سے قرآن کی خوبیون اور اُسکے اسرار و غوامض سے بے بہرہ ہو گئے اور اِسلام کی برکتون سے محروم۔ جرمن جہان عیسائی بستے ہین وہان ہمارے قرآن کا سیکڑون طرح ترجمہ کیا جائے۔ اُسکی صنعتین اور خوبیان نئی نئی شان مین دکھائی جائین۔ لوگ اپنے کو عیسائی کہکر اُس سے مستفید ہون اور ہم مسلمان قرآن کے ساتھ یون بے پروائی کا برتاؤ کرین۔ اور عربی دانی کو اوچھی نگاہون بھی نہ دیکھین۔ کلکتہ یونیورسٹی مین کتنے اِسکول ہین۔ مگر یہ بتائیے کہ کتنے اسکولون مین عربی کی تعلیم ہوتی ہی؟ یہ کچھ اسوجہ سے نہین کہ گورمنٹ نے اجازت نہین دی ہی بلکہ اسوجہ سے کہ لڑکونکو اتنا وقت نہین ملتا کہ اس ناقابل برداشت بوجھ کو اُٹھا سکین۔ اِس سے تعلیم کا نقص الگ رہجاتا ہی اور صحت جسمانی پر جُدا آنبنتی ہی جس سے تمام عمر جھیلنا پڑتا ہی۔ بنگالیون نے بھی جب اِس طرز تعلیم کے نقص کو سمجھا تو کلکتہ نارمل اسکول قائم کیا جسمین ساری تعلیم تو بنگلہ زبان مین دیجاتی ہی اور انگریزی زبان الگ سے سکھائی جاتی ہی جسکا نتیجہ یہ ہوتا ہی کہ وقت بھی کم صرف ہوتا ہی اور اُس اسکول کے اکثر تعلیم یافتہ اسکالر جب

(وظیفے) پاتے ہین اور انتہی تک اُنکی ترقی نمایان رہتی ہے۔

عربی نصاب تعلیم جو ہمارے سامنے ہی اُسکا حال تو یہ ہی کہ لڑکون کا کچھ وقت تو اِسمین صرف ہوا کہ اِس کتاب مین حمد و نعت کیون نہ لکھی۔ یہان الف لام کیون لایا۔ لڑکے اِنھین مباحثون مین ڈالے گئے اور کئی برس کا شمار انھین مباحثون مین ہوا۔ ادب کی طرف ذرا توجہ ہوئی منطق پڑھی تو الفاظ کے جھگڑے مین پڑے۔ اکثر طلبا تو دس پانچ برس اِنھین باتون مین ضائع کرکے معیشت کی فکر مین پڑگئے۔ جو آگے بڑھے اختلاف آرا مین پڑگئے۔ قرآن و حدیث کے ادب اُسکی فصاحت و بلاغت اُسکے رموز و اسرار اُسکی خوبیون سے تمامتر بیخبر رہے۔ فلسفے مین قدم رکھا تو کئی سو برسون کا یونانی فلسفہ جسکے بہتیرے مسائل زمانے نے باطل کردیے اِسمین کچھ وقت ضائع کیا۔ نہ جغرافیہ نصاب مین ہے نہ تاریخ نہ کماحقہ علم ریاضی ہی نہ طبعیات اور نہ عملی علوم مین سے کوئی علم۔ اس طرز تعلیم کا نتیجہ یہ ہوتا ہی کہ جو پڑھ لکھکر نکلے اُنھون نے اِس سے کچھ فائدہ نہین اُٹھایا ابتدا سے وہ کسب معاش کی دُھن مین لگ گئے اور چند دنون مین علمی مناسبت جو مدتون مین پیدا کی تھی وہ بھی کھو بیٹھے۔ اب بجز قیل و قال اور جنگ جدل کے کچھ باقی نہین رہا انمین مستثنیات بھی ہین۔ ہزارون مین دو ایک ایسے بھی نکلتے ہین جو اپنے خداداد ذہن کے بدولت فضل و کمال پیدا کرلیتے ہین مگر مین نے باعتبار اکثر کے یہ ذکر کیا ہی۔ وللاکثر حکم الکل۔

خلاصہ یہ ہی کہ عربی اور انگریزی دونون کے طرز تعلیم کے نقصان نے ایسی ایسی خرابیان پیدا کردی ہین جسکے نتیجے ہمین ابھی اور بھگتنے پڑین گے۔ انگریزی تعلیم یافتہ نے عربی تعلیم یافتہ کو دیکھا تو اپنے علم مین اُنکو علوم جدیدہ سے بے بہرہ پایا۔ وہ لگے جاہل کہنے اُنکے دلون سے عالم کی وقعت جاتی رہی۔ اسلیے اُنسے مستفیض ہونے سے رہے ڈر تو یہ ہی کہ آیندہ اُنکے دلون سے مذہب کی بھی وقعت جاتی نہ رہے۔ عربی تعلیم یافتہ

انگریزی تعلیم یافتہ کو دیکھا تو عربی دانی سے بالکل ہی بے بہرہ پایا۔ قرآن وحدیث سے مطلق بے خبر تعمیل اوامر ونواہی مین بے پروائی اور خود رائی پائی۔ اُنسے تنفر کرنے لگے۔ قوم مین یہ ایسی نفاق کی صورت پیدا ہوگئی ہے جس سے ہمارے دین و دنیا دونون ہی کی تجارت گھاٹے مین ہی۔

طرز تعلیم یونیورسٹی اور نصاب عربی کے نقصان کو ہماری دینی اور دنیاوی ترقیون کی سدراہ کو ہماری فلاح جسمانی اور روحانی کے امراض کو ندوۃ العلما نے سمجھا اور اُسکے علاج کے لیے اِسنے تدبیرین سوچین اور ڈیڑھ برس ہوتا ہے کہ لکھنؤ مین ایک **دارالعلوم** کھول دیا گیا۔ ابھی ابھی ایک مہینا ہوتا ہے کہ مین لکھنؤ گیا اور دارالعلوم کو دیکھا۔ لکھنؤ جانے سے پہلے ہمین خیال تھا کہ دارالعلوم کا مکان کوئی معمولی جھونپڑا ہوگا اور کثافت تو یقینی ہوگی۔ مگر ماشاءاللہ وہان تو دس ہزار کو ایک وسیع مکان خریدا گیا ہی جسمین طلبا کی ورزش خورونوش تعلیم وتعلم کے ہر قسم کے سامان عمدگی سے مہیا کئے گئے ہین۔ درسگاہ دیکھی۔ بورڈنگ ہوس دیکھا جسکی نگرانی علما کرتے ہین۔ دارالاقامہ کے ہر کمرے مین دیوارمین الماریان بنی ہوئی ہین کہ طلبا اپنی اپنی کتاب الگ الگ رکھین اور ایک جگہ دوائیان رکھی ہوئی ہین اور یہ سب اسی پانچ روپے مین اور تعلیم کا یہ عالم جسکا نمونہ کل آپ اپنی آنکھون سے دیکھ چکے ہین۔ حق یہ ہی کہ ان اللہ والون نے یہ دارالعلوم نہین کھولا ہی۔ علم کا ایک تعویذ نکالا ہی جسکو کھول کر پلا دیتے ہین دارالاقامہ کے بچون کو نہایت تندرست ہشاش بشاش پایا۔ یہ خرقِ عادت اور کرامت نہین تو اور کیا ہی۔

دارالعلوم کی عمر ابھی ڈیڑھ ہی برس کی ہی۔ لڑکون کا امتحان لیا تو مجھے سخت حیرت ہوئی کہ اتنے دنون کی تعلیم مین معلمون نے کیا کیا۔ مین نے کسور مرکب کا مشکل سوال دیا۔ لڑکون نے نہایت تیزی اور صفائی سے بہت جلد حل کیا۔ اُقلیدس مین جو پوچھا تو صرف

صحیح جواب ہی نہین دیا۔ بلکہ اس بات کا ثبوت بھی دیا کہ جو کچھ پڑھایا گیا ہی وہ رٹا کر نہین بلکہ سمجھا کر نقش کا لحجر بنایا گیا ہی۔ جغرافیہ اور نقشے مین تو سوال نہین کیا مگر منطق مین سوالات کیے اُسکا کل جواب نہایت صحیح اور معقول دیا۔ صرف و نحو مین سوالات کیے ہر ایک کا صحیح جواب دیا۔ بہت سے اُردو کے جملے دیے سبھونکی عربی نہایت صحیح بنائی۔ مولوی صاحب نے فارسی کا ایک شعر دیا اُسکا فوراً عربی مین ترجمہ کر دیا۔ مین سخت متحیر ہوا۔ مین نے بھی ایک شعر دیا ؎

دوست آن دانم کہ گیرد دست دوست		در پریشان حالی و درماندگی	

سبھون نے عربی مین اسکا بہت عمدہ ترجمہ کیا۔ مین آپ لوگون سے پوچھتا ہون کہ کیا یہ تعلیم اتنی قلیل مدت مین حیرت انگیز نہین ہی۔ مین نے فرمایش کی کہ چند طلبا اس سالانہ اجلاس مین ضرور شریک ہون۔ چنانچہ چند طلبا آئے ہین اور یہین موجود ہین جسکا دل چاہے جائے اور اُنکا امتحان لیلے۔ مین مولوی محمد فاروق صاحب کا تہ دل سے شکر گذار ہون جنکی تعلیم و تربیت کے باغون مین ایسے ایسے پودے لگائے گئے ہین جنکے پھول و پھل سے ایک دن خدا نے چاہا تو اُمیدون کا دامن بھر جائے گا۔ (خدا وہ دن جلد لائے) نصاب اور اُسکے معمولی تجربے سے یہ پوری اُمید کیجاتی ہی کہ تین برسون مین یہ لڑکے ایک کافی مقدار کے ساتھ قرآن۔ حدیث اور اپنے اپنے مذہب کے موافق فقہ فرائض پڑھ لینگے۔ عربی ادب مین لکھنے پڑھنے کی کافی لیاقت ہو جائے گی۔ حساب اقلیدس۔ نقشے کے ساتھ جغرافیہ۔ اسلام کی تاریخ اور کسیقدر انگریزی سے بھی واقف ہو جائینگے پھر اسکے بعد دو راہین نکل سکتی ہین یا تو اور اسکولون کے لیے تیار ہو کر یونیورسٹی انگریزی کی راہ اختیار کرے یا دار العلوم مین اپنی تعلیم جاری رکھکر کمال اور فضیلت کے مدارج طے کرے۔ اگر طالب العلم نے انگریزی تعلیم کی راہ اختیار کی تو نفع یہ ہوا کہ اتنی مدت مین اپنے مذہب سے واقف ہو چکنے کے بعد اسکول کی اور چیزین اپنی زبان مین پڑھکر یعنی اچھی

سمجھکر قریب قریب تیسرے یا دوسرے درجے تک کی چیزین حاصل کرچکے اِسکے بعد دارالعلوم سے نکلکر تیسرے درجے مین اسکول کے نام لکھوا سکتے ہین اور انٹرنس تک کا زمانہ مذہبی تعلیم کے ساتھہ چھ برس مین تمام کرسکتے ہین۔ اور اگر درجۂ کمال و فضیلت کیطرف جُھکے تو اُسمین یہ ارادہ کیا گیا ہے کہ بجاے علوم قدیمہ علوم جدیدہ عربی زبان مین پڑھائے جائین اور اتنی قدرت حاصل کیجائے کہ اسلام کے رموز و اسرار پر گھنٹون وعظ کہہ سکین اور اسلام کی حقانیت منکشف کرسکین۔ استنباط مسائل کی قدرت حاصل ہو اور ایسے علما نکلین جنکے فیض کی شعاعون سے انگریزی دان مستفید ہوسکین اور علما کی قدر و منزلت خواہ نخواہ انگریزی دانون کے دلون مین پیدا ہو۔ اور دونون کی کشش ایک محبت کی کشش ہوجاے جو موجب فلاح دینی و دنیاوی ہو۔ ندوۃ العلما کا صرف یہی فائدہ ہمکو حاصل ہونے کو نہین ہے کہ ہمارے انگریزی دان اپنے مذہب سے واقفکار ہون۔ اور ہمارے علما بھی انگریزی جانین اور علوم جدیدہ کے بھی عالم ہون جس سے اشاعت اسلام کی راہین کھُلین اور ایک دوسرے علم کلام کی جسکی فی زماننا اشد ضرورت لاحق ہوگئی ہے مرتب ہوجاے بلکہ ایک لازمی فائدہ یہ بھی ہے کہ کُل افراد اسلام مین بجاے ناگفتہ بہ جھگڑون کے اتفاق پیدا ہو مختلف مسائل مین مختلف رہین لیکن متفق مسائل اور مشترک منافع مین ایک دوسرے کے ہمدرد ہون۔ اظہار اختلاف ہو تو نرمی اور لینت کے ساتھ ہو۔ جہان اتفاق کی ضرورت ہو وہان خلوص کے ساتھ ہمدرد ہوکر کام کرین۔ خدا وہ دن لائے کہ ندوۃ العلما اپنے پورے مقاصد مین کامیاب ہو۔ اور اسکی شاخین ہر شہر مین کھولدی جائین کہ تمام اہل اسلام آسانی کے ساتھ اِس سے فیضیاب ہون۔

جب ہم ندوۃ العلما کے اعلیٰ مقصدون سے واقف ہوچکے۔ اُسکے منافع سے آگاہ ہوچکے۔ اُسکی عملی کارروائیون سے مطلع ہوچکے۔ تو ہمین ضرور یہ سوچنا چاہیے کہ اِسکے

ساتھ ہمدردی کرنی۔ اسکا ہاتھ بٹانا ہمین کہان تک لازم ہے۔ اور اس مقدس جلسے کو ہمین کن نگاہون سے دیکھنا چاہیے۔

غرض اسطرح تعلیم عربی کی اہمیت اور اُسکی درسگاہ (دارالعلوم ندوہ) کے لیے امداد زر کی ضرورت پر زور دیکر آپنے چندے کی تحریک کی اور فرمایا کہ شاہجہانپور کے جلسے مین ایک صاحب گھوڑے پر سوار ہوکر آئے تھے اور گھوڑا چندے مین دیکر پیادہ واپس گئے تھے۔ پھر ایک صاحب حامی کانگریس کا ذکر کیا کہ اُنکے پاس صرف ایک کمبل تھا وہ بھی کانگریس کے چندے مین دیدیا اور اس غریبانہ بساط کی لوگون نے ایسی قدر کی کہ بڑھتے بڑھتے وہ کمبل پندرہ سو روپے کا بکا۔

بھائیو! دیکھو تم بھی اُسی جوش اور اُسی ہمت سے کام لو۔ یہ کوئی ذاتی کام نہین ہے یہ قومی کام ہے فی سبیل اللہ قوم کے لیے دو۔ اپنی جگہ سے اُٹھو اور ایسا اُٹھو کہ اہل شاہجہانپور کو شرما دو۔" آپکی تقریر کا پچھلا حصہ زیادہ پرجوش تھا۔ مولوی وارث حسن صاحب مہتمم مدرسۂ اسلامیہ بنارس نے اپنا عمامہ سر سے اُتار کر دیدیا جسکو ہمارے معزز رکن مولوی حبیب الرحمن خانصاحب رئیس بھیکن پور نے پچاس روپے مین خرید کر لیا۔ پھر تو چندہ ہونا شروع ہوگیا۔ مولوی سید عبدالمجید صاحب رئیس صدر گلی پٹنہ نے سات سو اور مولوی سید ابراہیم حسین صاحب رئیس سیڑھی گھاٹ پٹنہ نے پانسو۔ اور مولوی سید ضیاءالدین احمد صاحب رئیس پٹنہ و سکریٹری جلسۂ دعوت نے ساڑھے تین سو۔ اور مولوی سید کریم الدین احمد صاحب رئیس بہار نے ساڑھے تین سو۔ اور مولوی سید عبدالحفیظ صاحب رئیس صدر گلی پٹنہ نے دوسو۔ اور نواب سرفراز حسین خانصاحب رئیس و

* یہ واقعہ چندوسی کا ہے جب ندوۃ العلما کا وفد بعد جلسۂ شاہجہانپور کے بتحریک مولوی سید آلی صاحب بدایونی وکیل چندوسی کے چندوسی گیا ہے اس جلسے کی شرکت کو نواب احمد حسن خانصاحب رئیس مرادآباد بھی تشریف لائے تھے اور گھوڑا کسا کسایا چھوڑکر پیادہ پا فرودگاہ کو تشریف لیگئے۔ ۱۲

وایس چیرمین پٹنہ نے سو روپے اور مولوی سید عبدالغنی صاحب اسہانوی بہاری ملازم سرکار نظام نے اپنی یکماہہ تنخواہ (ماہ صفر سکہ حالی) عطا فرمانے کا وعدہ کیا اور میر کفایت حسین صاحب رئیس پٹنہ نے سو روپے علماے ندوۃ العلما کیطرف سے اور سو روپے خاص اپنی طرف سے جملہ دو سو روپے نقد اور مولوی نہال حسین صاحب رئیس پٹنہ نے بھی نقد دو سو روپے عطا فرمائے۔ پھر عام چندہ شروع ہوا جسکی تفصیل کی یہان گنجایش نہین ہی۔

اسکے بعد ہمارے مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب نے للکارا ع وقت آن آمد کہ من عریان شوم۔ مگر مولوی سید شرف الدین صاحب بیرسٹرایٹ لانے تحریک کی کہ آج لوگ چندہ دینے کے لیے تیار بھی نہین آئے ہین اسلیے جلسے کی کارروائی شروع ہونی چاہیے چنانچہ بحکم صدر انجمن صاحب پھر کارروائی شروع ہوئی۔

(۸) مولوی نصیرالدین حسین صاحب بیرسٹرایٹ لا بانکی پوری فراہمی چندہ کی تحریک کی تائید کے لیے کھڑے ہوئے جس شان سے یہ پرجوش نوجوان تقریر کرنے کو کھڑا ہوا وہ سمان ہم کبھی نہ بھولین گے۔ ہرطرف سے رونے اور سسکیان لینے کی آواز آرہی تھی جو تھا بیقرار تھا۔ جو تھا بے چین تھا۔ الفاظ تو سیدھے سادے تھے مگر جس سچے جوش اور سچے دل سے نکلتے تھے اُسکا منشا ہی یہی تھا کہ دل مین گھر کرلے "انچہ از دل خیزد بر دل ریزد" چند سیدھے سادے الفاظ نے سارے جلسہ کو بے چین کردیا سارا جلسہ پرجوش جان فدا کرنے پر آمادہ تھا۔ علما کے طبقہ کا حال نہ پوچھیے۔ رومال تر۔ آنکھین سرخ۔ فرط گریہ سے سب از خود رفتہ۔ اور خود ہمارے پرجوش جوان کا یہ عالم تھا کہ ڈاڑھین مار مار کر رو رہا تھا۔ حواس درست نہ تھے ہان ایک زبان تھی کہ جوش مین اپنا کام کیے جاتی تھی۔ مگر افسوس ہے کہ اس خود رفتگی مین اس تقریر کو کوئی قلمبند نہین کرسکا تاہم جو کچھ ہمکو یاد رہگیا ہے اسکو ہم درج کرتے ہین۔

تقریر مولوی نصیر الدین حسین صاحب بیرسٹرایٹ لا

حضرات! مین جس تحریک کی تائید کے لیے کھڑا ہوا ہون اِسکو آپ خود معلوم کر سکتے ہین میرے کہنے کی حاجت نہین کیونکہ میری صورت سوال ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے مین مسلمانون کا یہ جوش تھا کہ "گر جان طلبی مضائقہ نیست" اور ہائے افسوس اب اِسلام کی یہ حالت پہونچی کہ اُسکے ہمدرد ع نرمی طلبی سخن درین ست" کہتے ہین۔ آہ وہ کیسے مسلمان تھے جنھون نے اِسلام پر اپنی جانین فدا کردین صرف اپنی ہی جان نہین۔ اپنی چہیتی اولاد کی جانین۔ اپنے خاندان کی جانین۔ ایک مسلمان وہ تھے اور ایک ہم ہین۔ جان کا معاملہ تو اب رہا نہین۔ مال پر دارومدار ہے اور مال ہمیشہ جانون پر فدا ہوا کرتا ہے۔ مگر ہای ہماری قوم اس امتحان مین بھی پوری نہین اُترتی۔ مین جس کام کے لیے کھڑا ہوا ہون اُسکے لیے بالکل تیار نہ تھا۔ مین اُنھین انصاریون کی اولاد ہون جو اپنی جانین اور اپنے مال ہمیشہ اِسلام پر فدا کرتے رہے ہین (ہمارے پرجوش نوجوان کا اِس جملے پر پہونچنا تھا کہ فرط گریہ سے آواز بیٹھ گئی اور سارے جلسے مین جوش پیدا ہوگیا۔ ہمارے نوجوان نے جوش مین آکر اپنی سونے کی گھڑی مع چین جو ساڑھے تین سو روپے کی تھی دی ڈالی) مین اسوقت اسلیے کھڑا ہوا ہون کہ انصاریونکی طرح اپنی جان اور اپنے مال قوم اور اِسلام پر فدا کردون۔ وہ اسلام جسکو ہمارے آبا نے اپنے خون سے سینچ کر پالا تھا کیا ہم اُسکو ذلیل دیکھ سکتے ہین؟ نہین ہرگز نہین۔ ہمارے معزز علما کی پگڑیان اُتر جائین اور ہم کپڑے پہنے رہین (پھر ہمارے پُرجوش نوجوان نے اپنا کوٹ اور جاکٹ اُتار کر دے ڈالا) اگر ہم اُسی پاک نسل سے ہین تو ہمکو اُنکا مونہ بننا چاہیے۔ ہم اِس جلسے کو مشاعرہ بنانے کے لیے نہین آئے ہین۔ ہم یہ دکھانے کو

آئے ہین کہ ہم مین اسلام کی کتنی محبت اور کتنی وقعت باقی ہے۔ اگرچہ ہم ذلیل حالت مین ہین مگر آبائی جوش ابتک ہم مین باقی ہے۔ آبائی خون اب تک ہماری رگونمین دوڑ رہا ہے ع ٹوٹی دیوارین ہین یا یاس کی تصویرین ہین" ہمارے پیشوا گدائی کو نکلین اور ہم کھڑے دیکھتے رہین۔ بھائیو اب بھی سنبھلو! اب بھی اُٹھو۔ ان قومی بھکاریون کی جھولیان بھر دو۔ ان اسلامی گداؤن کا دامن بھر دو کہ پھر دوسرے در تک انکو جانا نہ پڑے۔ ہائے! ہم مدینے سے ملک فتح کرنے کو نکلے تھے۔ کاسۂ گدائی لیکر نہین ہم اسلامی شان و شوکت لیکر چلے تھے۔ بھیک مانگنے کو نہین۔ ہائے ہمارے یہ مقدس علما بڑی بڑی درسگاہون مین درس دیتے ہوتے تبلیغ اسلام فرماتے ہوتے۔ مگر ہماری غفلتون کے نتیجے سے اور ہمارے ہی لیے اُنھین آج در در بھیک مانگنا پڑی آہ! ہم کیا تحریک کرین اور کس بات کی تائید کرین۔ ہم اپنے ہوش مین نہین ہین۔ ہمسے یہ نہین دیکھا جاتا کہ یہ نورانی صورتین ہمارے دروازے پر گداگری کرین اور پھر ہمارے ہی لیے۔ (خدا جانے یہ پچھلا جملہ کس سچے دل سے نکلا تھا کہ سارے جلسہ مین کہرام مچ گیا کوئی اپنے ہوش مین نہ تھا۔ عبائین۔ عمامے۔ کپڑے۔ گھڑیان۔ روپے مینہ کیطرح برسنے لگے) تو بھائیو تم اتنا تو کرو کہ پھر یہ دوسرے دروازے پر جاکر ہاتھ نہ پھیلائین" وغیرہ وغیرہ۔

۹۔ مولوی شاہ منیرالدین احمد صاحب رئیس و سکریٹری معین الندوہ اسلامپور نے اسی تحریک کی تائید مین نہایت برجستہ اور معقول تقریر کی۔ پھر آپنے خاص اپنے اور نیز ارکان معین الندوہ اسلام پور کے چندونکی ایک فہرست تقریباً چودہ سو روپے کی پیش کی جسمین سے قریب بارہ سو کے خاص دارالعلوم کے لیے اور کوئی دو سو کی رقم وظائف طلبا کے لیے مخصوص تھی۔

(۱۰) پھر مرزا کمال الدین صاحب سنجر طہرانی نے اپنا فارسی قصیدہ سرمایۂ دارالعلوم کے

متعلق اس جوش سے ایرانی لہجہ مین پڑھا کہ تمام مکان گونج اُٹھا جلسے پر ایک کیفیت طاری تھی۔

قصیدۂ مرزا کمال الدین صاحب سنجر طہرانی

ستایش میسزد البتہ یکتا ذات یزدان را
کہ او از نطق تشریف شرف بخشید انسان را

سزد شکر و سپاس و حمد بر دانا خداوندی
کہ از یک لفظ کُن آراست جملہ ملک امکان را

ستایش راسزد ذاتی کہ از سرچشمۂ قدرت
شرف بخشید در ایجاد عالم آخشیجان را

سزد حمد و ثنا البتہ بر آن قادر مطلق
کہ در ترکیب عالم کرد از ضداد ارکان را

نیایش راسزد آن کو نمود ایجاد بهرما
مه و مهر و نجوم و چرخ و بر و بحر و گیهان را

سزد حمد و ثنا بر قادری کز جلوۂ قدرت
گهر کردن تواند در صدف هر قطره نیسان را

ستایش راسزد آن کو پی آسایش عالم
فرستاد انبیا و نامهاے کیش آیان را

سزد حمد و ثنا بر داور بے همتا
کہ سلطان رسل کرد از کرم ختم رسولان را

نیایش راسزاوارست آنکو یا خداوندی
کہ نازل کرد بر دستور خود قرآن را

ابوالقاسم محمد آنکہ اندر عالم امکان
شرف بخشید حق با ذات پاکش آل عدنان را

زمین دین او از سنگلاخ شرب بطحا
دمید آن سنبل و ریحان کہ شرمایند بستان را

دمانید آری از دشت زراغنگ عرب دینش
بدانسانی گل و لالہ کہ رشک آمد گلستان را

شب معراج اندر محفل تقدیس از رحمت
رسول اللہ محرم شد همہ اسرار پنهان را

تعالی شانہ الباری ازان شان و ازان رفعت
کہ نعل اقدسش بخشید نیت عرش یزدان را

رسول محترم ختم رسل شاهنشه عالم
کہ دین انورش بخشید رونق بر و احسان را

امین کبریا شمس الضحی پیغمبر خاتم
کہ بوی طرۂ مشکینش شرمایند سیحان را

حبیب اللہ محمد احمد و محمود کز نامش
خدا از نشت صفی اللہ امم زد عصیان را

رسول هاشمی امّی لقب عالی نسب آن کو
زدود از جام گیتی زنگ کفر و جهل و نسیان را

نبی الطجی کز پرتو ذاتِ شریفِ وی
رها کرد ایزد از تعذیب کرم ایوب نالان را

مبشر آن رسولی که خدا از دولت مهرش
کشود از بوی پیراهن دو چشم پیر کنعان را

چو موسی مهر او و زید حق دادش ید بیضا
عصایش کرد اندر سحر خواری کار ثعبان را

بیوسف لطف او چون بود شامل زین سبب آخر
بعزت کرد تبدیل ایزدش تذلیل و زندان را

دل چون سنگ اعدا را نمودی نرم موم آسا
کشودی بر نصیحت گر لب لعل درافشان را

بلی در جاه آمد بود زشش فرمانده نوذر[۵۱]
بحشمت بود سلمانش مقابل مر سلیمان را

درود حق بجان احمد و اولاد و اصحابش
کز ایشان گشت حاصل فخر و عزت مسلمان را

بلی از فر دین مصطفی بود اینکه در گیتی
بآب عدل ما شستیم چرکِ ظلم و طغیان را

زمین دین احمد بود آرے مسلمانان
بتحتِ حکم آوردیم جمله ملک امکان را

همانستیم ما ای قوم کاندر هر غزا ایزد
نصیب ما نمودی نصرت و فتح نمایان را

ازان قومیم ما کاندر رهِ دینِ مبینِ حق
فدا کردند با للّٰه زور و زر هم مال و هم جان را

همانستیم ما ای قوم کز فرِ مسلمانی
بضرب تیغ بگرفتیم ملکِ روم و ایران را

ازان قوم جوانمردیم مایان را که در گیتی
گرفتند از شهامت تخت و تاج آل ساسان[۵۲] را

ازان قومیم ما کز انجم و خورشید رخشنده
روا می بود گر پوشند بر تن خود و دختان را

ازان قوم کمان بازیم ما یاران که در هیجا
نشانیدیم بر چشم عدو پرد ار پیکان را

ازان قومیم یاران ما که خاکِ مقدم ایشان
فزودی روشنائی دیدهٔ کحل سپاهان را

همانستیم کو نور جمالِ داورانِ ما
بروز بار چون خورشید روشن کرد ایوان را

بلی ما زان گروهستیم ای مزم که از طلعت
ضیا بخشیدیم اندر جهان خورشید رخشان را

---

[۵۱] نام یکے از بادشاهان کیانست ۱۲ [۵۲] انوشیروان و آبا و اجداد و اولادش از آل ساسان بوده اند که آخرین ایشان یزدجرد بود که لشکر اسلام ملک ایران را از ایشان گرفتند ۱۲

ازان قومیم کز فرخوار بشمردند در گیهان
بپیش حشمت خود قیصر و کسرا و خاقان را

ازان قومیم ما که سطوه گیستی بدین وسعت
برای ما بروز جنگ بودی تنگ جولان را

ازان قومیم ما اے قوم کز ژرفین ما کانی
دریدندی از شجاعت سینهٔ شیر نیستان را

ازان قوم شجاعستیم ما کز فتریزدانی
گرفتندی از کف دشمن بروز رزم میدان را

ازان قوم دلیرستیم ما کاندر گه هیجا
بگوئی کلهٔ دشمن زدندی از وجد چوگان را

بگرز خویش کوبیدند فرق دشمنان دین
چنان کاهنگری کوبد بپتک خویش سندان را

دهان زخم دشمن میکبید از تیرشان یکسان
چنانی کو مکید یک شیر خوارهٔ طفل پستان را

بجنگ از ما اگر الله اکبر گفت یک غازی
زهیبت آب کردی هرهٔ ضیرغام غرثان را

قد دین راست شد آن کو نه از شمشیر کژ ما
که خود شرمنده کرازراستی سرو خیابان را

ازان قومیم مردم کاژدها آثار ژدهین شان
ببلعیدی بهیجا سحر خوارهٔ مار چوپان را

ازان قومیم که پنداشتندی در دم هیجا
چو طفل نے سواری رستم و سام و نریمان را

ازان قومیم گر خود رستم دستان بجنگ ما
نمودا قدام زد بر فرق حیرت زال دستان را

همانا ما ازان قومیم یاران که بصد حشمت
رسانیدند بر هر سوی عالم دین و ایمان را

همان قوم مقدستیم کزا قبال پیغمبر
خدا بخشید بر ما دولت و مال فراوان را

همان قوم قلیلستیم کاندر ساحت گیتی
مطیع خویش کردیم از شهامت جمله شاهان را

همان عالی گهر قومیم ما کز مصطب وحدت
لهالب ساختیم از فضل یزدان جام جمدان را

همان قومیم ما یاران که در خمخانهٔ عرفان
هلال ساغر ما طعنها زد مهتابان را

همان قومیم ما کاندر ره دین گل شد از جرئت
خلاندی گر عدو بر چشم ما خار مغیلان را

همان قومیم ما کز قاتل و مقتول ما ایزد
شرف افزاید آردی قیامت باغ رضوان را

ازان قوم جوادستیم کاوردند در گیتی
زفرط بذل خیره حاتم و نعمان و قا آن را

ازاولاد حسین مرتضی بود ۱۲ ۵ همان بود سنه در حال که این مرتضی بود ۱۲ ۵ همان بود سنه در حال که این

۱۲ شیر

۵ مراد از ماچوپان عصای حضرت موسی ست که مار بزرگ یعنی اژدها شده دیگر ساحران را بلعیده بود ۱۲

ازان والا منش قومیم ما کز روی جانبازی — بصد تمکین بقربانگاه جان بردیم قربان را
ازان قوم غضنفر صولتیم ای قوم کز سطوت — گرفتندی از کف بهرام گردون تیغ بُران را
ازان قومیم ما ای قوم کاندر ملکت آیین — بضرب تیغ جاری داشتند از مجد فرمان را
ازان قومیم ما یاران که اندر حشمت و شوکت — بدربانی نشانیدند از افلاک کیوان را
غرض زان قوم ذوالقدریم کز جانبازی همت — رضا کردند از خود در دو عالم حی سبحان را
ازان قومیم ما ای قوم کاندر دانش آگاهی — کم از یک لقمه دانستند علم و فضل لقمان را
ازان دانشورانستیم ما مردم که با همت — رواج دهر کردند از عنایت علم و عرفان را
ازان قومیم ما یاران که بربستند از دانش — زبان ناطقه دانشوران ملک یونان را
هزار افسوس ما امروز خوارستیم در عالم — ندانم تا چرا دادیم از کف شان شایان را
هزار افسوس ما افتاده ایم از دیده گیتی — ندانم تا چرا ما مرتکب گشتیم کفران را
ندانم تا چه سرزد ای گره از ما مسلمانان — که قسمت کرد بر ما داد گر امروز خُذلان را
ندانم تا چرا اندر جهان با ذلت و خواری — بدل شد بخ ما ای قوم اندر بوهر خسران را
ندانم تا چه شد کامروز بر ما داد گر داور — ز اوضاع جهان بس کرد قسمت رنج و حرمان را
ندانم تا چرا جز عین ما از بحر خون دل — بجای در غلطان میفشاند لعل و مرجان را
ندانم تا چه شد از ما که خود دادار بیهمتا — نصیب ما نمود از رنج و اندوه چشم گریان را
ندانم تا کدامین فعل ما بنهاد در گیهان — ز بر یانی بدل - درخوان ما بس قلب بریان را
ندانم از چه یاران کشتی دین حنیف ما — تصاوف کرد در دریای حشمت موج طوفان را
ندانم بزم ما تا از چه رو گردیده ظلمانی — بفرمائید گشت آخر که آن شمع شبستان را
کجا رفتند یاران نبی اصحاب ذی حشمت — چه کرد این دهر فانی بوذر و عمار و سلمان را
چه شد بر حضرت صدیق اکبر یار پیغمبر — چه پیش آمد مدالا فاروق ذوالنورین عثمان را
ندانم تا چه شد بر زور بازوی یداللهی — چه پیش آمد ندانم ذوالفقار شاه مردان را

چه شد بر حضرت خیبر کشا یعصوبِ دین حیدر — چه کرد این روزگار سفله پرور شیرِ یزدان را
کجا رفتند شبّیر و شبر اولاد پیغمبر — که خود بودند هر دو گوشوارهٔ عرش سبحان را
چه شد بر خالد ابن ولید ان گرد سیف الله — که می افشرد از صولت گلوی شیرِ غرّان را
کجا رفتند ابطال عرب مردان شیراوژن — که بنشاندند اندر قلب دشمن تیرِ پران را
کجا رفتند شجعان عجم (علیهم الرحمة والغفران) کز تیغِ زمردگون — چکانیدند از خون عدو لعلِ بدخشان را
کجا رفتند گردان و جوانمردان نام آور — که زهره آب شد از بیم شان گردِ بجستان را
چه شد بر خسروان غوری و سلجوقی ایران — چه پیش آمد عزیزان شهسواران خراسان را
چه شد بر بربت شکن سلطان عادل غزنوی غازی — که نارِ رمح او افروخت اندر هند نیران را
خدارا حضرت سلطان صلاح الدین غازی کو — کز استقلال در اسلام ثابت کرد حسان را
کجا رفتند یاران جمله گردان قوی پنجه — که بودند از حمیت مخزن الطاف رحمان را
کجا رفتند یاران حامیان دین پیغمبر — که ما امروز مجتاجیم یکمردِ نگهبان را
در یغا نشنویم امروز از یک مرد آوازے — نمیدانم چه از ما رنجه کرده قلب ایشان را
چه بد کردیم در اسلام ما یاران زبیا کی — که خود نبود اثر در قلب شان این آه و فغان را
بلی ما را نفاق و جهل افگندست در ذلت — چه بر لوث نفاق آلوده ایم از جهل دامان را
بلی ما از نفاق ای قوم بے دانش بیکدیگر — فروبستیم با صد جوش دل از جهل بُهتان را
بلی ما ای مسلمانان کج اخلاق بے دانش — برای خویشتن تاویل کردستیم فرقان را
بلی ما عهد های را که حق بسته است در قرآن — شکستستیم از بیدانشی آن عهد و پیمان را
بکفها خنجر و دشنه بخون یکدگر تشنه — ازان بگرفت حق از دست ما آن ساز و سامان را
زدین خویشتن بگذشته گانیم از پی دنیا — بصد نکبت زکف دادیم هم این را و هم آن را
همه گندم نما و جو فروشانیم در گیتے — که خود در ملعنتها جمله اُستادیم شیطان را
کنون نبود کسی ای قوم کو بارشتهٔ رحمت — رُفو سازد ز ما از مرحمت چاکِ گریبان را

بما حاصل نشد غیر از پشیمانی مگر زیبد — نزد بر فرق خود دست اسف مرد پشیمان را
لب ما زخم شد از کار افتادای هوادران — فشردستیم بر لب بسکه از افسوس دندان را
کنون ما را سزاوار ست استغفار آوردن — که ایزد باز دارد بر رخ ما باب غفران را
زهی از لطف مهر داد گر دادار بے همتا — که میخواهد دوباره شاد سازد ما پریشان را
که آگفتند ست ایزد در دل دانشوران ما — که آماده بدرد ما کنند از مهر درمان را
الا در شهر ٹپنه چیده آمد مجلس ندوه — برای آنکه بگذارند در تعلیم بنیان را
بنائے چون اساس دین احمد تعزو مستحکم — اساسے چون بنای شرع اقدس پاکیزگان را
طبیب حاذق ما یند این دانشوران آرے — مسیح آسای جان بخشند هر یک جسم بیجان را
مدد این گروه محترم از حکم پیغمبر — برابر باشد اندر دهر خون شهیدان را
همینان وارثان انبیا باشند در دانش — بدین اندازه دارایند ایشان عزت و شان را
همی خواهند که این دانشوران با اتفاق ما — فرو چینند در دانش بگیتی خوان الوان را
همی خواهند این والا نژادان خرد آگه — گذارند از پے تعلیم ما شایسته میزان را
همی خواهند آرے این گروه مرحمت پرور — زحیرانی برون آرند ما گولان حیران را
بلی خواهند ایشان تا که از ظلمات نادانی — برون آرند و نوشانند بر ما آب حیوان را
بلی خواهند تخم علم را در مزرع گیتی — فرو پاشند آنسانے که زیبد پیرو مهقان را
بلی خواهند تا انسان کنند از فضل ربانے — زروی مهربانی و کرامت جمع حیوان را
بلی این فرقه بتوانند از روی خردمندی — برای یکدگر گاه فور گردانند قطران را
کنون ای قوم زیبد بهر ما امروز در عالم — بهمت جملگی رونق فزائیم آن دبستان را
همی زیبد بما ای قوم کز روی جوانمردی — بخود مشکل نه پنداریم ما این کار آسان را
که گر هر یک ز ما بخشد کمی دنیا براه دین — شود راضی کند از خویشتن دادار منان را
کزان اندک الا بسیار کار آید که از دانش — کنند آباد این دانشوران دلهای ویران را

زروی مهر و اشفاق و وداد و دانش و بینش
تسلی کرد بتوانند خاطرهای پژمان را

ایا عالی نژادان حق شمارا همتے بخشد
که بکشائید بر اکرام و بخشش بند همیان را

نباید شد رضا کاین عالمان دین در دنیا
بغلتانند بر رخسار چون گل در غلتان را

نمی باید رضا گردید ای مردم که از خجلت
کشند از سینهٔ بے کینه ایشان آه سوزان را

خوشا بر حال این دانشوران ندوه ای مردم
که دارایند جمله دانش و عرفان و ایقان را

نه هر کس دعوی دانش تواند کرد در گیتے
سلیمانی نزیبد در جهان البته دیوان را

کلام مدعی را حق اثر هرگز نه بخشاید
بآیات نبی آری چه نسبت هست هذیان را

الٰهی زنده و خرسنده ماند ناظم ندوه
رسد این خدمت او با هزاران مجد پایان را

بجان حضرت وکٹوریا باید دعا کردن
که شاهنشاه گردد قیصر ما جمله گیهان را

که هیجولارڈ کرزن محتشم فرمان فرمائے
فرستاده است و برماندل کرده لطف او احسان را

کمشنر داد گر مسٹر هیر والامنش داور
که داد او ست در این ملک زینت مال و دیوان را

هزاران شکر می زیبد ان و لمن خداوندے
که او نطق بیان بخشیده مداح و ثنا خوان را

چو من که بود که اندر مدح قوم و لغت پیغمبر
بنظم پهلوی زنده کند از نطق حسان را

مرا زیبد بلے امروز در فن سخن سنجی
شوم استاد ماهر اخطل و اعشی و سحبان را

چه باک ار قافیه شد تنگ یاران همچو عیش من
قفس از نغمه کے مانع شود مرغ خوش الحان را

توانی گر مکرر یا که بعضے شایگان آمد
نباید عیب کردن رود رود و سوگواران را

هزان شکر سنجر شد درین جلسه ثنا گستر
همی زیبد بلے در دهر همچون وی سخندان را

الا تا در جهان ذکرست بر تثلیث برجیسی
الا تا هر زمان تربیع مخصوص ست کیوان را

خدا بر ملت اسلام بخشد دانش و همت
کند ثابت قدم در دین و ایمان هر مسلمان را

(۱۱) اِسکے بعد مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب کھڑے ہوئے اور بہت دلچسپ تقریر کی۔ مولوی صاحب ممدوح کی تقریر سے سامعین کو جو دلاویزی ہوا کرتی ہے وہ ظاہر ہے اسوقت بھی سننے والون کو لطف آرہا تھا اور ہر شخص اس بات کا خواہشمند تھا کہ مولانا اپنی تقریر کو زیادہ وسعت دین۔

(۱۲) انکے بعد ہمارے دوست شیخ عبدالقادر صاحب۔ بی۔ اے۔ ایڈیٹر اخبار پنجاب اوبزرور لاہور۔ روسائے لاہور کیطرف سے پیام کہنے کو کھڑے ہوئے اور فرمایا۔

جناب صدر انجمن و اعیان بہار و معزز حاضرین جلسہ! جن دلگذار تقریرون کو آپنے ابھی سُنا وہ ایسی نہین ہے کہ کبھی بھولی جائین مین جس بات کے بیان کرنے کو تیار آیا تھا۔ اسوقت خود میرا دل قابو مین نہین ہے کہ کچھ کہہ سکون۔ اللہ رے جوش اللہ رے جلسے کی شان! اور دلکی فریفتگی۔ جہان اور سامعین ٹوٹے پڑتے ہین پنجاب سے بھی بڑے بڑے علما جو معزز انجمنونکی طرف سے ڈیلیگیٹ (وکیل) ہوکر آئے ہین شریک جلسہ ہین۔ کوئی اہل وعیال کو چھوڑ کر آیا ہے۔ کوئی گھر مین بیمار کو کراہتا چھوڑ آیا ہے۔ کوئی نوکری سے آیا ہے۔ تو کیا یہ سب بغیر دل آویزی کے آئے ہین؟ نہین اِسلام کی امداد کو ثواب سمجھ کر لبیک گویان پہونچے ہین۔ آپ دیکھتے ہین یہ جو کسی عفت مآب خاتون کے پانون کے کڑے اُترے رکھے ہین اُسی اسلام کی اعانت کے واسطے یہ سُہاگ کے زیور اُتارے گئے ہین۔ اگر یہ کسی سُنار کی دوکان پر جائین تو کچھ وقعت نہین رکھتے۔ اگر آپ لوگون مین اِس کڑے کے اُترنے کی غیرت ہو اور اِس اعانت کا آپ لوگون پر کچھ اثر ہے تو کل مین وہ وقت دیکھنا چاہتا ہون کہ اِس ایک ایک کڑے کے اِتنے دام آئین کہ دارالعلوم تیار ہو جائے اور اگر اتنے نہ آئے تو مجھے سخت افسوس ہوگا کہ یہانکے لوگون نے اُس سچی اعانت

کی کچھ بھی قدر نہ کی۔ کیا مولانا وارث حسن صاحب مدرس مدرسۂ اسلامیہ بنارس کا عمامہ آپکی نگاہون مین پچاس روپے کی وقعت رکھتا تھا؟ ہرگز نہین۔ اُسکے ہزار بھی ملتے تو کم تھے۔ مقرر کا یہ کہنا تھا کہ مولوی حبیب الرحمن خانصاحب رئیس بھیکن پور ضلع علیگڑھ نے جو اُس عمامے کو پچاس روپے مین لیچکے تھے پچاس روپے اور اضافہ فرمائے بعد کو معلوم ہوا کہ وہ عمامہ جناب مولانا حاجی شاہ امداد اللہ صاحب مہاجر مکہ قدس سرہٗ کا تھا جسکو حضرت قدس سرہٗ کے ایک مسترشد نے مولوی صاحب کو مرحمت فرمایا تھا اور مولوی صاحب اُسکو بہت عزیز رکھتے تھے۔ یہ پہلی مرتبہ آپ نے اُسکو زیب سر کیا تھا اور اس از خود رفتگی مین سر سے اُتار کر دے ڈالا۔ اب آپکو اُسکے جُدا کرنے کی سخت حسرت ہے۔ اِسکے بعد آپ نے پنجاب والون کیطرف سے بہار والون کا شکریہ ادا کیا۔ بارہ بجے کے قریب جلسہ برخاست ہوا۔

پھر اُسی طرح آخر وقت سے مدرسے کی مسجد مین وعظ کا عام جلسہ تھا۔ مولوی شاہ ابو الخیر صاحب فصیحی غازی پوری۔ مولوی اصغر علی صاحب روحی۔ مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب پھلواروی۔ مولوی ابو الخیر عبد الوہاب صاحب بہاری نے یکے بعد دیگرے اپنے وعظ و بیان سے حاضرین کو مستفید فرمایا۔

قاری میران شاہ صاحب اور واجد علی طالب العلم دار العلوم نے یہان بھی چند آیتین تلاوت کین۔ رات کا وقت اُسپر اُنکی دلگداز آواز سارا جلسہ محو اور بے خود تھا ہمارے دوست مولوی شیخ عبد القادر صاحب۔ بی۔ اے۔ ایڈیٹر پنجاب اوبزرور لاہور نے بھی مختصر سی تقریر کی۔ کہ "بھائیو! یہان سے کچھ لے کے جانا چاہیے مگر للہ قصہ کہانیان لیکر نہ جانا مثنوی کی لے لیکر نہ جانا۔ وہی لے جانا جس سے تمہاری عاقبت بخیر ہو"۔

اجلاس سوم

منعقدہ ۱۲- رجب روز سہ شنبہ

۷ بجے صبح سے کارروائی جلسہ شروع ہوئی

(۱) پہلے قاری میران شاہ صاحب کھڑے ہوئے اور چند آیتین کلام مجید کی تلاوت کین- اِنکے کھڑے ہوتے ہی حاضرین جلسہ کی نگاہین انکی طرف اُٹھ گئین- اور ہر شخص محو حیرت ہو گیا-

(۲) پھر مولوی شاہ عین الحق صاحب صاحبزادۂ شاہ علی حبیب علیہ الرحمہ پھلواروی کھڑے ہوئے اور دار العلوم کی ضرورت اور فوائد پر قال و دل تقریر فرمائی-

(۳) مولوی شاہ منیر الدین صاحب رئیس اسلامپور نے بھی دار العلوم ہی کے فوائد کو معقول دلائل سے ثابت کیا- آپکی برجستہ تقریر سے حاضرین بہت محظوظ ہوئے- مگر افسوس ہے کہ یہ تقریر آپ نے قلمبند نہین کی- اُردو مین آواز نویسی کا طریقہ اب تک پیدا نہین ہوا جس سے وہ مسلسل تقریر ضبط مین آسکتی چند نامربوط جملے جو اسوقت عجلت مین لکھے گئے انسے ناظرین محظوظ نہین ہو سکتے-

(۴) پھر مولوی حکیم محمد اسحاق خان صاحب دربھنگوی نے سرمایۂ دار العلوم کے متعلق بہت پرجوش تقریر کی- آپ کی تقریر کا پچھلا حصہ ایسا پُرجوش تھا جسکو سنکر حاضرین پر ایک خاص کیفیت طاری تھی-

(۵) اِنکے بعد ہمارے معزز دوست منشی شیخ عبد القادر صاحب ایڈیٹر پنجاب اوبزرور لاہور کھڑے ہوئے اور کتب خانۂ ندوۃ العلما پر ایسی مسلسل اور برجستہ تقریر کی جس سے حاضرین بہت محظوظ ہوئے اِس تقریر کی برجستگی کے اظہار کی حاجت نہین ناظرین اِسکو

دیکھکر خود اندازہ کر سکتے ہین۔

تقریر شیخ عبدالقادر صاحب اڈیٹر پنجاب آبزرور

حضرات! کل مین نے کچھ وکالتاً عرض کیا تھا اور آج کچھ مجھے اصالتاً عرض کرنا ہے آپ شاید جانتے ہین کہ مین اخبار نویس ہون اسلیے جو کچھ مجھے اصالتاً کہنا ہو وہ محض ایک خبر ہے۔ مگر وہ خبر آپکو سنانے سے پہلے مین یہ کوشش کرون کہ آپ اُسے سچ مان لین۔ اخبار نویسی ہندوستان مین ابھی ایسی پست حالت مین ہے کہ عام طور پر سوائے خاص مستثناؤن کے اخبار نویس اعتبار سے نہین دیکھے جاتے۔ کبھی کسی نے جو ایک آدھ بے پر کی اُڑا دی ہے تو ملک کا خیال ہو گیا کہ اخبارون مین چندو خانہ کی گپ ہوا کرتی ہے۔ رہی سہی آبرو ممالک غیر سے جو اعلے انگریزی اخبارون مین بڑے صرف سے ریوٹر کی تار کی خبرین آتی ہین اُنھون نے کھو دی ہے۔ جنگ روم و یونان کے زمانے مین ایک دن خبر آتی تھی کہ ترک پسپا ہوئے دوسرے دن لکھا ہوتا تھا کہ نہین تو باہ یونانی پسپا ہوئے کہین یہ ہوتا تھا کہ ترک بھاگ گئے۔ دوسرے دن اصلاح ہوتی تھی کہ یونانیون نے نہایت ترتیب سے مراجعت کی۔ ایسا ہی جنگ ٹرانسوال مین جسمین لوگ پچھلے دنون اسقدر منہمک ہے ہین متضاد اور متناقص خبرین ریوٹر کی ایجنسی کیطرف سے دنیا بھر کو پریشان کرتی رہی ہین اور چین کے معاملے مین تو دروغگوئی اور دروغ نویسی کو ریوٹر کے اطلاع دہندون نے اوج کمال پر پہونچا دیا۔ فرنگیون کے سفیرون اور اُنکے متعلقین کو آنچ بھی نہین لگی تھی کہ ان لوگون نے اہم وار فہرست ایک ایک کی دیکر اُنکے قتل کیے جانے اور اُنکے گھرون کے جلائے جانے کی تفصیل لکھدی۔ انگلستان کے اخبارون مین انکے نوحے چھپے۔ اِنکے حالات زندگی شائع ہوئے۔ اِنکے ورثا اُنکو رو پیٹ بیٹھے۔ یورپ بھر کے دَوَل آگ بگولا ہو کر انتقام کو

تیار ہو بیٹھین کہ یا ماریںگے یا مرینگے مگر اُن قاتلون سے انتقام لیکے چھوڑینگے۔ کہ اتنے
مین جناب ریوٹر دبی زبان سے فرماتے ہین "سفیرون اور اُنکے متعلقین
خبر کسیقدر مشتبہ بیان کیجاتی ہے" اور دوسرے دن فرماتے ہین کہ "حضور کے اقبال
سے ہر طرح خیریت ہی" جہان دیدہ بسیار گوید دروغ "تو مدت سے سُن رکھا تھا۔ مگر
صاحب یہ کسی کے وہم و گمان مین بھی نہو گا کہ حضرت انسان دروغ کو اس حد تک لے
جائین گے۔

اچھا اب آپ کو اعتبار آئے تو کیونکر کہ مین جو خبر آپکی خدمت مین عرض کرنا چاہتا ہون وہ
صحیح اور بالکل صحیح اور مستند اور بالکل مستند ہے گو بظاہر آپکو باور نہ آسکے لیکن اوّل تو یہ کہ
اخبار پنجاب اوبزرور جس سے مجھے گذشتہ پانچ سال سے تعلق ہے حتی الوسع خبرونکے
بارے مین محتاط ہے اور خبر کا دیر سے چھپنا بہتر سمجھتا ہے اِس سے کہ جلدی مین غیر
محقق خبر چھپ جائے۔ البتہ ریوٹر کے بارے مین معذور ہے "نقل کفر کفر نباشد"
دوسرے یہ کہ جیسے کوئی نیا شخص جسے آپ پہلے نہ جانتے ہون چال چلن کے
سندات پیش کرتا ہو۔ مین آپ کو دو مقتدا اور معزز انجمنون یعنی انجمن اسلامیہ پنجاب
اور انجمن حمایت اسلام لاہور کا حوالہ دیتا ہون جنکی نیابت کا اسوقت مجھے فخر حاصل ہی
تاکہ میرا سخن قرین اعتبار ہو۔ جب مین آپ سے یہ کہون کہ آجکل اہل اسلام کے افلاس
کی اسقدر شکایت ہی اور اسپر اسلامیون کے دفینے جا بجا موجود ہین۔ کیون نہین اون
دفینون کو کھودتے اور نکالتے اور استعمال مین لاتے ہین۔

دفینے کا لفظ اور مسلمانون کے ساتھ سُنکر اکثر کان چونک اُٹھین گے اور اکثر آنکھین
میری طرف بے اعتباری سے دیکھین گی اور زبان حال سے کہین گی۔ کیون بھئی یہ
اور اخبار نویسون والا چکمہ دیا۔ کہ صاحب اور جھوٹے ہون تو ہون ہم سچے ہین۔ اور ہم یہ
ہین اور ہم وہ ہین۔ اور بات پھر وہی کہدی۔ میان جو لوگ نان شبینہ کو محتاج ہون اُنکو

دفینون اور خزینون سے کیا نسبت - وہ خزانون والے دن گذر گئے - یا تم ہمین دھوکا دے رہے ہو یا وہ پرانے خواب کا نقشہ ابھی تمہارے خیال مین ہی ؎

کاروان بگذشت و محمل رفت زود		وز دل تو یاد آن محمل نرفت	

تو پھر مین متانت سے آپ کو جواب دونگا کہ جی ہان دفینے اور آپ کے باپ دادا کے دفینے - حضرت آپکے بزرگون کے امانت رکھے ہوئے خزانے جو اُنھون نے آپ کے لیے چھوڑے - جو آجتک سربمہر آپ کے لیے رکھے اور صرف ہماری شامت اعمال ہے کہ ہم نہ صرف اُنپر تصرف کرنے سے قاصر ہین بلکہ اُنکی ہستی سے بھی بے خبر ہین ہماری ایسی قابل رحم حالت ہی ؎

کہ بھولے ہوئے ہین خزینونکو اپنے		نہین جانتے ہین دفینون کو اپنے	

صاحبو! دفینے پانے کا شوق کہا جا سکتا ہے کہ قریبا خاصہ طبیعت انسانی ہے انسان کی طفولیت بہترین عہد اُسکی طبیعت کے فطرتی ظہور کا ہوتا ہے اُسوقت کی پیاری اور دلچسپ باتین - اُسوقت کی عجیب اور البیلی اُمنگین - اُس زمانے کی بے انتہا دل خوش کُن امیدین کسکو یاد نہین - جون جون انسان عمر مین بڑھتا جاتا ہے اور یہ لکش خیالی منظر نظر سے دور ہٹتا جاتا ہے تون تون آدمی اُسکے جادو بھرے اثرات کو محسوس کرنے لگتا ہے اور دل ہی دل مین کئی دفعہ پکار اُٹھتا ہی کہ ہای طفلی ؎

اسیر پنجۂ عہد شباب کر کے مجھے		کہان گیا مرا بچپن خراب کر کے مجھے	

اِس بچپن کے زمانے کے سب سے دلاویز خوابون مین ایک خواب یہ ہوتا ہی کہ کہین سے ایک خزانہ چھپا ہوا ہاتھ آجائے تو اُسکو یون صرف کرین - اور یون صرف کرین - جوانی کے ساتھ ان بچپن کے خیالات کا اعلانیہ اظہار سے کچھ نہ کچھ شرم دامنگیر ہوتی جاتی ہے اور متانت اور ثقاہت کے آتے ہی تو اُن خیالات کا اظہار ناممکن ہوجاتا ہے - لیکن دلون کو اگر کوئی چیر کر دیکھے تو معلوم ہو کہ ہر دل مین کبھی کبھی

زر و سیم ایک بنا یا مجموعہ بے تردد کسی خزانۂ غیب سے ہاتھ لگ جانے کی اُمنگ پیدا ہوتی ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ کسی پُرانے مکان کو کھودتے ہوئے کسی کا دفینہ ملجاے کوئی کسی عزیز اور رشتہ دار کی موت کا دل کے پوشیدہ سے پوشیدہ نہانخانے مین متمنی ہوتا ہے کہ اُسکی دولت پر قابض ہو۔ زر و جواہر کی ھوس حضرت انسان کو کوئین جھکواتی ہے۔ سمندرین غوطے لگواتی ہے اور پہاڑ کھدواتی ہے۔ جنوبی افریقہ مین بوئر اسی زر و سیم کی کان پر اصل مین اپنے تئین فدا کر رہے ہین۔ اسٹریلیا اور کیلی فورنیا مین اطراف و جوانب دنیا کے لوگ اس زر و سیم کی کشش مین گئے اور اب قطب شمالی کے قریب ایسے حصص دنیا مین ہین جنمین آجتک شایستہ آدمی کا قدم نہین گیا تھا ریگ دریا مین سے ذرات زر جمع کرنے کو انگلستان اور امریکا سے ہزارون مخلوقات خدا بھاگے جا رہے ہین۔ یہ انہماک لوگون کو زر و جواہر کی طلب مین ہے۔ اور اس شوق مین ہم آپ سب شامل ہین۔ ہم مین اور اہل انگلستان کے شوق مین فرق صرف اتنا ہی کہ وہ اُسکی تلاش مین ہاتھ پانون بلانے کو بھی تیار ہین۔ اور ہم چاہتے ہین کہ خدا ے تعالے روپون کی تھیلیان بندھی بندھائی اور نچھرون پر لدی لدائی ہمارے گھر بھجوا دے۔

اُنھون نے سونے کی تلاش مین جہان سونا ملا سونا پایا۔ جہان سونا نہ پایا وہان وہ چیزین پائین جو سونے سے زیادہ قیمتی اور موتیون سے زیادہ گران بہا ہین۔ ہر بحر مین غواصی اور جہان سے جو کچھ ملا ہے لے بھاگے ہین۔ کون نہین جانتا کہ علم کمسٹری یعنی علم مفرد و مرکب جسکے ذریعے سے تار برقی ایجاد ہوئی جسکے ذریعے سے بیسیون سریع الاثر انگریزی ادویہ معلوم ہوئی۔ جسکے ذریعے سے حال مین وہ نئی شعاعین روشنی کی دریافت کی گئین جنکے سامنے لکڑی اور لوہے کے صندوق یون اپنے اندر کا حال کھولکر رکھدیتے ہین کہ گویا وہ شیشے کے ہین جو اگر آپ کے ہاتھ پر ڈالی جاے تو رگ در رشتہ اور استخوان

اُستخوان نما ہے اور جسکے دریعے سے جسم کے اندرونی امراض کے ٹھیک مقام اور قسم کا پتا چلتا ہے۔ اہل فرنگ نے الکیمیا کی تلاش مین سر مارتے مارتے ڈھونڈھ نکالا ہے۔ جوا دویہ۔ جو راکھ کی چٹکیان اِس علم کے ذریعے سے تیار ہوئی ہین۔ وہی سونے سے زیادہ قیمت پا رہے ہین اور گو اُنھون نے بظاہر ایک روپے کو ایک اشرفی بنانے مین کامیابی حاصل نہین کی مگر بزور حکمت مٹی کو سونا بنا رہے ہین۔ انھین علمی اور حکمتی تلاشون مین اُنھون نے کتب خانون مین کتابونکی جو ورق گردانی کی تو اُونکو وہ نکات ہاتھ آئے کہ ایک ایک نکتہ سے ایک ایک لاجواب کتاب لکھی گئی۔ اور جو قدردانی اُنکی ان علمی کوششون کی ملک و قوم کی جانب سے ہوئی اُسنے ان مفلس مصنفون کو مالا مال کر دیا اور مال و زر کو لاکر اُنکے دروازے پر پھینکدیا۔

پس حضرات! خزانے تو ہمارے لیے بھی موجود ہین مگر افسوس اتنا ہی ہے کہ ہم نکو دیکھہ نہین سکتے۔ جب ان علوم عقلی اور نقلی مین جنکا تھوڑا تھوڑا ذکر کیا گیا اہل فرنگ کو اپنی ترقی کا راز مل گیا۔ جب انھین کتب خانون مین سے اہل فرنگ نے نہ صرف استعارۃً بلکہ فی الحقیقت رز و جواہر جمع کر لیے تو کیا ہمارے لیے ترقی کی یہ راہین بند ہین؟ بقول میرٹھ کے مشہور اُستاد حضرت بیان ویزدانی مرحوم کے ہم ؎

پھرتے ہین کوچۂ گیسو مین پریشان بیان	قطع کین خضر نے ظلمات کی راہین کیونکر

کیا آپ مسلمان سنین اولے کے کارنامون سے اسقدر بے خبر ہو چکے ہین کہ اب آپ اُنکے ہاتھ کے لگائے ہوئے پودون کے ثمر کھانا تو درکنار اُنکو پہچان بھی نہین سکتے کیا علم کا وہ پودا جسکا بیج اندلس مین بو یا گیا تھا۔ جہان کی سرزمین اُسکے نشو و نما کے لیے مخصوص تھی اور جہان کی آب و ہوا اسکو ایک عرصے تک راس آئی۔ صرف ایک دوسرے ملک مین جانے یا کسی دوسرے پودے سے پیوند کھا لینے سے ایسا ہو گیا کہ اِس پودے کے باغبانون کے بیٹے اِسے پہچان بھی نہ سکین اور تعجب اور حسرت سے

اِسکے پھل کو دیکھین کبھی پھل کیصورت دیکھکر فریفتہ ہون اور کبھی کسی فوری جذبے سی ہاتھ اِس پھل تک لیجائین اور توڑکر چکھنا چاہین اور پھر ہاتھ کھینچ لین۔ گویا کہ درخت پر فلاتقربا ھذہ الشجرۃ فتکونا من الظلمین لکھا ہے اور جب اِس تذبذب کی حالت مین دور سے اِسکی خوشبو اِنکے دماغ مین پہونچے اور اِسکے گلونکے خوشنما رنگ اِنکی آنکھون کو تر و تازہ کرین تو سراپا حیرت بنکر پوچھین ؎

یارب کہ این درخت گل از گلستان کیست		وین پستۂ شکر شکن از نقلدان کیست

حضرات! کیا آفت ہی کہ ایک معمولی تاریخی واقعہ بھی ہماری یاد سے اُتر جائے جس پودے کو فرمانروایان اندلس نے سرزمین یوروپ مین لگایا تھا جب اُسے زمانے کی نامساعدت نے اُکھاڑکے پھینکدیا۔ تو پاس کے بعض ممالک مین کئی خداترس لوگون نے اِس درخت کی شاخین جو وہ اپنے یہان تحفۃً لے گئے تھے اپنی سرزمین مین گاڑدین اور اُنکو صدق ارادت سے پانی دیا۔ چونکہ خدا کی مرضی ایسے درخت کے بیج کو دنیا سے ناپید کرنے کی نہ تھی اِسلیے وہ اِن نئی سرزمینون مین بھی جڑ پکڑ گیا۔ اور درخت بارآور ہوا۔ جن کسانون نے محنتین کی تھین اُنھون نے خوب پھل کھائے خود سیر ہوئے ہمسایون کو سیر کیا۔ اور آخر چند پھل اِس درخت کے اور چند پول اُس شجر کے لیکے آئے اور باغبانان نخلستان معانی کی اولاد کو ترسانے کے لیے دکھانے لگے جنمین سے بعض ایسی حالت مین ہوگئے کہ پہچانتے بھی نہین کہ یہ چیز ہی کیا ہی۔ اے کاش چند ایسے مردان خدا پیدا ہوجائین جو اُس پہلے درخت کے چند بیج بوکر اِس سرزمین ہند مین وہی درخت لگائین اور اسکی وہی اصلی خوشبو پھیلائین۔ جو تمام نئی خوشبودن کو مات کردے۔ اور وہ پرانی دلاویز خوشبو دماغون کو یہانتک معطر کرے کہ ہر شخص ایک وجد مین آکر بول اُٹھے ؎

عطار گو بہ بند دکان را کہ من ز دوست		بوی شنیدہ ام کہ بہ مشک و عبیر نیست

کہان ہین وہ مردان باہمت کہ اپنے پُرانے دفینون کو کھود کر نکالنے کے لیے تیشہ فرہاد ہاتھ مین لے لین۔ وہ مجموعی کتب اسلامی کے جو فی الحقیقت ہر پہلو سے زر و جواہر سے زیادہ مرتبت رکھتے ہین دنیا کو دکھائین۔ اپنی پورانی کتابون کو طاق نسیان سے اُتار اُونکی گرد و غبار جھاڑین۔ اُنکی بوسیدہ جلدین گو کتاب کی اصلی شان سے کچھ واسطہ نہین رکھتین لیکن ایسی ہی ضروری ہین جیسے انسان کے لیے موزون اور مناسب لباس۔ اور ایک دفعہ دنیا کو دکھائین کہ وہ کس ترکے کے وارث ہین اور ایک دفعہ پھر دنیا مین "افریقہ شمالی" کے مشہور کتب خانون "قرطبہ" اور "غرناطہ" کے دار العلوم اور "بغداد" کے بیت الحکمۃ کا نقشہ لوگون کو دکھادین۔

آج ہم مین سے شاذ ہی جو اس بات سے آگاہ ہین کہ اُنکے بزرگون نے کتنے دار العلوم کتنے کتب خانے اور کتنے مدرسے جاری کیے تھے ؎

دولت علم کھو چکی جب قوم	گم شدہ کا حساب کیا جانے
سب فنون مین مصنفین اِسکے	کیسے تھے لاجواب کیا جانے
کرتے تھے کسطرح امیر اِسکے	بخشش بے حساب کیا جانے

فرمانروایان اسلام کی علم دوستی کے متعلق ایک شہادت پیش کیا چاہتا ہون مین ایسی مجالس مین فرنگیون کی تصانیف سے استناد یا استشہاد کا عادی نہین ہون لیکن دو مصلحتون سے ایک مشہور انگریزی کتاب کی ایک مختصر عبارت کا ترجمہ درج کرتا ہون۔ اوّل تو اِسلیے کہ خدا کا خاص احسان ہے کہ ہمارے مخالفون کے اعتراضات کا جواب خود اُنھین کے محقق دے رہے ہین۔ اور دوسرے اِس خیال سے کہ ایسے مبارک مجمع مین جسمین مشرقی اور مغربی علوم کے صاحب کمال یکجا جلوہ گر ہین۔ تبادلہ خیالات کا یہ مقصد ہے کہ علوم دین کے ماہر اپنے وعظ و پند مین روایۃً و درایۃً ایسے بیانات کرین جن تک عام طور پر انگریزی خوانون کی رسائی نہو۔ اور انگریزی خوان کوئی ایک آدھ

بات ایسی اپنے علوم قدیمہ کے اُستادون کے کان مین ڈالدین جو اُنکے لیے نئی ہو اور خاص دلچسپی رکھے اور وہ جانین کہ غیر ممالک مین مصنفین غیر اقوام کی رائین اُون کی نسبت اور اُنکے بزرگان کی نسبت کیا ہین۔ اے قوم! ؎

سُن تو سہی جہان مین ہے تیرا فسانہ کیا	کہتی ہے تجکو خلق خدا غائبانہ کیا

کتاب "انسکلوپیڈیا بریٹی نیکا" مین جو ایک مفصل باب کتب خانون پر لکھا ہے اور جسمین دنیا بھر کے مشہور کتب خانون کے حالات جمع کیے ہین اُس حصہ کا جو اہل عرب کی تہذیب نے کتب خانون کے بڑھانے مین لیا مختصر مگر پُر مضمون الفاظ مین یون ذکر ہے۔

"فتوحات اہل عرب کے اوائل مین اُنکی جانب سے اِس بات کا اندیشہ ہوا تھا کہ وہ ترقی علم کے مانع ہونگے لیکن جون ہی اُنکی سلطنت مستقل طور سے قائم ہوگئی خلفا علم اور حکمت کے مُربّی اور سرپرست بن گئے۔ یونانی تصنیفات کے قلمی نسخون کی ہر طرف جستجو ہونے لگی اور جا بجا دار العلوم اور دار الکتب چند دنون مین موجود ہوگئے مشرقی دنیا مین "بغداد" اور مغربی دنیا مین "قرطبہ" علم کے منبع اور اہل علم کے مرجع بنے اور یہ ایسے زمانے مین جب شائستگی کی کرنون کی چمک یورپ کے در و بام پر ابھی دُھندلی سی پڑی تھی "قاہرہ" اور "طرابلس" مین بہت بھاری کتب خانے قائم ہوئے۔ افریقہ مین جو شاہی کتب خانہ تھا کہتے ہین کہ اُسمین ایک لاکھ قلمی نسخے کتابون کے تھے اور بنی اُمیہ نے جو کتب خانہ "اندلس" مین بنایا اُسمین قلمی نسخون کی تعداد اس سے چھ گنا بیان کیجاتی ہے۔ روایت ہے کہ "اندلس" کے مختلف شہرون مین ستر کے قریب لائبریریان تھین نہین معلوم کہ اِن اعداد مین مبالغے کو کسقدر دخل ہے۔ مگر یہ اعداد اُن اعداد سے جو عرب کے مورخین نے بیان کیے ہین بہت کم ہین اور کم از کم یہ امر یقینی ہے کہ اُس زمانے کے "اندلس" کے مسلمانون کے کتب خانون سے اُس عہد کے عیسائیون کے کتب خانونکو کوئی نسبت نہین۔"

کیا کوئی گرنا اِس کرنے سے بُرا ہو سکتا ہی کہ آج ہمکو اعتراف کرنا پڑتا ہے اور نہ اسسے
اعتراف کرنا پڑتا ہے کہ اس عہد کے مسلمانون کے کتب خانون کو عیسائیون کے کتبخانو سے
کوئی نسبت نہین - سارے یورپ کو تو جانے دو فقط اِس خطۂ انگلستان کو ہی لو جس سے
ہمین اسقدر خصوصیت سے تعلق ہے کہ ہمین خدا نے اُس ملک والون کے وسیلے سی
ایک عادل اور پُرامن حکومت کی رعایا ہونے سے زیر بار احسان و الطاف فرمایا ہی
اُن کتب خانون کو چھوڑ دیجیے جو اُمرا اور علما نے اپنے طور پر اور عموماً ذاتی مفاد کے
لیے وہان بنا لئے ہوئے ہین اور جنکی تعداد بے شمار ہے صرف اُنکا حساب جو پبلک
کی جانب سے رفاہ عام کے لیے بذریعۂ چندہ یا عطیہ یا مال وصیت وغیرہ کے
قائم ہوئے ہین - سب سے بڑا مجموعۂ کتب جو انگلستان مین ہے اور جسے (پیرس کے
کتب خانے کو چھوڑ کر) دنیا بھر مین سب سے بڑا کتب خانہ شمار کرتے ہین "برٹش
میوزیم" ہے جسمین اسوقت سولہ لاکھ کتابین ہین جنمین پچاس ہزار نسخے قلمی ہین - چونکہ اِس
کتب خانے مین سلطنت کی جانب سے بھی بہت مدد ملتی ہے اِسلیے اس سی قطع نظر
کرکے صرف دوسرے کتب خانون کو لیجیے جو چندے اور ذاتی عطیات سے بنائے
گئے ہین اور اُنمین نمونۃً صرف لندن ہی کے ضروری کتب خانے گنیے تو یہ صورت ہے کہ

	مطبوعہ	قلمی
گلڈ ہال لائبریری مین	۸۰ ہزار	۳۰۰
لندن لائبریری "	۹۰ ہزار	
ایتھی ہنیم لائبریری "	۲۸ ہزار	
ریفارم کلب "	۳۰ ہزار	
جیوگرفیکل سوسائٹی "	۲۰ ہزار	
یونائٹڈ سروس انسٹیٹوٹ مین	۲۰ ہزار	وغیرہ وغیرہ

اُنکے علاوہ قانونی کتب خانے علیحدہ ہین - ہر گرجے کے متعلق دینیات کے کتبخانے جُدا ہین اور ہر کلب اور سوسائٹی کے اپنے کتب خانے جُدا ہین۔

پس اے مسلمانو ہمارے لیے کیا باعث شرم نہین کہ اس وسیع ملک ہندوستان مین ہمالہ سے راس کماری تک اور کراچی سے کلکتہ تک اسلامی ریاستون کے کتب خانون کے سوا اور باستثنای ایک آدھ اور مجموعۂ کتب کے جنمین آپکے بانکی پور کا کتب خانہ جو خان بہادر مولوی خدا بخش خان صاحب کی عمر بھر کی جانفشانی کا نتیجہ ہے ممتاز ذکر کا مستحق ہے - ایک بھی کتب خانہ علوم مشرقی کا رفاہ عام کے لیے نہین حالانکہ ہر بڑے شہر مین ایک ہونا چاہیے مجھے افسوس ہوتا ہے جب مین ابنای زمان کو کہتے سنتا ہون کہ آجکل علما مین محقق بہت کم ملتے ہین صاحب واعظون مین تحقیق کا رنگ شاذ پایا جاتا ہے اور فتوے خاص محنت اور مطالعے کے بعد لکھنے کا رواج بھی بہت نہین کیونکہ مین جانتا ہون کہ ہم دنیا والون نے کونسا سامان مطالعے کا اُن لوگون کے لیے دارالعلوم یا دارالکتب کی صورت مین مہیا کر رکھا ہے جس سے وہ مستفیض ہون اور آگے دنیا داردن کو فائدہ پہونچائین یہ مقام مسرت و شکر ہے کہ اس مقدس جماعت علما نے خود کمر ہمت اپنی اِس ضرورت کے پورا کرنے کے لیے چُست کی اور اپنے مقتدیون کو ترغیب شروع کی ہے کہ وہ اس عزم مین اُنسے موافقت کرین۔

ایک معقول دارالکتب اسلامی کا مہیا کرنا ندوۃ العلما کے اغراض و مقاصد مین ایک اہم غرض ہے اور مین نے آج آپ صاحبان کی توجہ اس غرض کیطرف خصوصیت سے اسلیے دلائی ہے کہ اور مقاصد پر تو پرسون سے کچھ نہ کچھ کہا جا چکا ہے لیکن اس خاص مقصد پر ابھی کچھ نہین کہا گیا تھا اور دوسرے تمام مقاصد کی تکمیل اسپر منحصر ہے کہ اول تو کوئی مدرسہ بغیر کتب خانہ کے مکمل نہین - جب نصاب کی کتابون سے

باہر طلبا کی رسائی ہی نہین تو وہ ترقی علمی اور وسعت نظر جسکی جستجو ہے کہانسے ہوگی۔
نصاب کی غرض تو صرف طلبا مین استعداد پیدا کرنا ہوتی ہے۔ آگے علم کا بڑھانا تو مطالعہ
پر موقوف ہی اور اسلیے ضرورت ہے کہ اُنکے لیے اور اُنکے اساتذہ کے لیے ایک
کتب خانہ بنایا جائے اور رفاہ عام کا بے نظیر فائدہ مزید بران ہو۔ اسکی معقول بنیاد
ڈالنے کی سہل ترین ترکیب یہ ہی کہ سب علما اور روسا اپنی اپنی کتابون سے اس
غرض قومی کے لیے ایثار فرماوین تاکہ جو چیزین اُنکی الماریون مین اُنکے گاہے ماہے
استعمال مین آتی ہین بیسیون ذی علم اصحاب اور شائقین علم کے مطالعے مین آئین علاوہ
برین وہ مقصد جو ترجمۂ کتاب کا ظاہر کیا گیا ہے اور حقیقت مین ایک اعلیٰ مقصد ہے
اور ہمیشہ ترقی واشاعت علم کے ذرائع مین سے ایک ذریعہ سمجھا گیا ہے وہ نہین
مکمل ہوسکتا تا وقتیکہ ایسا کتب خانہ نہو جسکا اوپر ذکر ہوا ہے۔

لاہور مین مولانا مفتی محمد عبداللہ صاحب ٹونکی نے جو ایک مجلس بنام "مستشار العلما"
قائم کی ہے جس سے اغراض ومقاصد ندوہ کی تقویت کی بہت کچھ امید ہے اور
جسکی جانب سے مولانا حاجی سید جماعت علی شاہ صاحب جنھون نے کل اپنے
تئین اس مجلس کی خدمت مین وقف کرنے اور اپنے صاحبزادے کے دارالعلوم
ندوہ مین تحصیل کے لیے بھیجنے کا وعدہ کیا تھا سفیر ہین اس مجلس کی جانب سے لاہور
مین ایک کتب خانہ حال مین کھولا گیا ہے اور اسکی ابتدا اس ترکیب سے ہوئی ہے کہ
جسکا مین نے ذکر کیا ہے اور مین امید کرتا ہون کہ آج یہان بھی چندہ شروع ہوتے
ہی کئی اہل دل جو اس ضرورت کو محسوس کرینگے وعدہ لکھوائین گے کہ وہ کتنی کتابین
دارالکتب کے لیے وقف کرینگے۔

یہ قدیم شہر عظیم آباد علما کا شہر ہے اور بہار کے معززین روسا مین اکثر بزرگان دین
سے تعلق رکھتے ہین غالب اُمید ہے کہ کئی گھرون مین سیکڑون کتابین ایسی نکلین گی

جنھین کیڑے کہا رہے ہین اور جو پڑھنے مین شاذ آتی ہین اچھا ہوگا اُن کتابونکے
لیے مبارک ہوگا اُنکے مالکون کے لیے کہ وہ علمی خزانے طلبا کے استعمال کے لیے
کھول دیے جائین خداوند تبارک وتعالے قرآن مجید مین فرماتا ہے لَنْ
تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۝ حضرات یہ مما تحبون آیت کی جان ہے۔
ان دو لفظون مین ایک عالم معانی کا قید ہے اِسکے یہ معنی کہ خدا مستغنی ہے ہمارے لوگون
کی خدمات سے نہ ہماری عبادت اُسکی بزرگی مین کچھ بڑہا سکتی ہے نہ ہماری سرکشی
اُسکی شان مین سرمو فرق لاسکتی ہے ہان ایک جنس ہے کہ جسکا خود خدا ہی خریدار
ہی اور وہ جنس محبت ہی۔ صفات اللہ مین سے اُس پاکیزہ صفت کا ایک شمہ دنیا
مین آیا ہے اور یہ اُس شرارے کا ظہور ہے کہ ایک دنیا مین آگ لگا رکھی ہے
اصل مین خداوند جل شانہ اپنے اُن نیک بندون کا جو اُسکے نام پر فدا ہین عاشق
ہی کسی نے خوب کہا ہے ؎

عشق اوّل در دل معشوق پیدا میشود	گر نسوزد شمع کے پروانہ شیدا میشود

یہ منشاے الٰہی ہے کہ جو بندہ محض اپنے مالک کی رضامندی کے لیے کچھ ایثار کرے
اُس چیز سے جو اُسکو پیاری ہے اُسکی نیکی کو بڑا درجہ ہے۔ سارے بزرگان دین
اِس کسوٹی پر کسے گئے ہین۔ اور سب سے پُرانی مثالون مین مشہور مثال حضرت
ابراہیم خلیل اللہ کا وہ امتحان ہے جسکی یادگار مین آپ آجتک قربانی کرتے ہین
اے مسلمان بھائیو! ہم پر شکر واجب ہی کہ ہمارے لیے وہ امتحان نہین تجویز ہوئے
حضرات یہ تو اُنھین عاشقان الٰہی کی شان تھی کہ بیٹے کو آپ راہ حق مین قربان کرنیکو
لیجائین۔ آج اِسکے عشر عشیر بھی دنیا مین تاب لانے والے نہین ہین۔ یہ بڑے
امتحان تھے جنمین سے سو مین سے سو نمبر پاتے تھے۔ ہم لوگ تو رعایتی پاس ہونے
والون مین ہین۔ آجکل مدرسون مین سو مین سے تیس یا پچیس تک پانے والون کو بہتر

کامیابی دیجاتی ہے۔ ہمین سو مین سے ایک بھی ملجاے تو غنیمت ہی۔ مگر شرط یہ ہے کہ دین اُس جنس مین سے جو عزیز ہے۔ جو لوگ کتابون کے قدردان ہین اُنکے واسطے کتاب سب سے عزیز چیز ہے اور اگر وہ اُسکا ایثار کرین تو شاید اِس سے بہتر عمل مشکل ہے ؎

سچ تو یہ ہے سوای عالم کے		کوئی قدرِ کتاب کیا جانے	
عمر بھر جس کسی نے پی ہی نہین		ذوقِ جامِ شراب کیا جانے	
بے خبر ہو جو ہجرِ جانان سے		لذتِ اضطراب کیا جانے	
درد دل سے جو آشنا ہی نہین		لطفِ چشمِ پُرآب کیا جانے	

اب رہے دوسرے مقاصد ندوۃ العلما کے اُنکی نسبت آپ بہت کچھ پہلے ہی سے سُن چکے ہین اور مین اعادہ نہین چاہتا ہون۔ جو مقصد اتحاد علما کا ہے اِسکے فوائد دینی و دنیاوی علما کے لیے اور قوم کے لیے ایسے بدیہی ہین کہ وہ محتاج بیان نہین اور اُسکا بین ثبوت اِس جلسے مین دیکھہ لیا گیا ہے۔ رہا "دارالعلوم" کا معاملہ۔ اِسکی جو ایک خاص ضرورت میری سمجھ مین آتی ہے اور جسکا مین جا بجا جہان جہان مجھے تقریر کا موقع ملا ہے اظہار کر چکا ہون۔ وہ یہ ہے کہ "دارالعلوم" ایسے علما اور واعظین کی جماعت پیدا کرنا چاہتا ہے جو علم دین کے تبحر کے ساتھہ ضروریات زمانہ اور مذاق زمانہ سے باخبر ہون اور جو اِن انگریزی خوانون سے جنمین سے بعض کے خلوص کا ثبوت آپنے دیکھہ لیا ہے) کام لین۔ آپ نے دیکھا ہے کہ کیسی کیسی قوتین آجتک بیکار پڑی ہوئی ہین۔ ایک طرف تو یہ انگریزی خوان لوگ جو عموماً مستعد اور معاملات دنیا مین بیدار مغز ہونے کی وجہ سے دنیاوی وجاہت مین بہت کچھ سرافراز ہین علما کے اور اپنے دین کے کام نہین آسکتے۔ بھئی جب علما کی جانب سے اُنکو سنبھالنے کے لیے قولاً معروفاً اسلامی اور جانبر جادو سے کام نہین لیا گیا

اور ایک پُر اثر طاقت یون ہی پڑی رہی ایک ذراسی توجہ مین حضرات علما نے ؎

دیکھا آخر کو وہ پھوڑے کیطرح پھوٹ بہے	جو بھرے بیٹھے تھے جب آپنے چھیڑا اونکو

اسکا سبب کیا ہے۔ اجی ایک والدین کی اولاد بچپن کی اسلامی تربیتین۔ گھرون کی صحبتین۔ بزرگون کی یاد۔ مستورات کے حسن عقیدت کے اثرات۔ کیا یہ سب باتین ایسی تھین کہ انکو وہ ایک پتلا سا پوست انگریزی تعلیم اور وضع کا جو اتفاقات زمانہ سے ان بچون کے ارادے کے بغیر اپر چڑھ گیا تھا محو کر دیتا۔ اسمین شک نہین کہ اسنے عارضی طور پر ان دوسری چیزون کو ظاہر بین نظرون سے ڈھانپ لیا۔ اس حجاب باہمی کا یہ نتیجہ ہوا کہ علما سے بدظن اور یہ علما سے کشیدہ ہو گئے۔ اس کشیدگی مین انکا اپنا بہت سا روحانی نقصان ہوا۔ اور اب ضرورت محسوس ہوئی باخبر علما کے پُر اثر واعظون کی جو اس حجاب کو اُٹھا دین۔

صاحبان کل کے جلسے مین آپنے دلون سے پردے اُٹھتے دیکھے ہین۔ کئی بزرگون کو استعجاب تھا۔ مگر صاحب یہ تو سیدھی بات تھی۔ صرف یہی ہوا ہے کہ مادۂ قبولیت تو ان مظلوم انگریزی خوانون مین موجود تھا۔ ان مشائخ اور علما کے برمحل مناسب موقع مخلصانہ اور پُر تاثیر وعظون نے رگ جان پر نشتر کا کام کیا ؎

نمک زد شوخی اندر جان تو کرد	جراحت ہا کہ در بنیاد بود ست

غرض یہ ہے کہ نشتر بھی چبھے۔ زخم بھی تازہ ہووے۔ درد بھی پیدا ہوا۔ روئے بھی۔ پیٹے بھی۔ کراہے بھی۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ کچھ لہو بھی ٹپکتا ہی یا نہین ؎

رگون مین دوڑنے پھرنے کے ہم نہین قائل	جو آنکھ سے ہی نہ ٹپکے تو پھر لہو کیا ہے

لہو سے میری مراد وہ شے ہے جو دن رات آپ لہو پانی ایک کر کے کماتے ہین اور لہو کیطرح عزیز رکھتے ہین اور آنکھون سے لہو ٹپکانے سے میرا مقصود ہے کہ آپ دم بھر کے لیے اس لہو کی محبت کو نظرون سے گرا دین اور اس دوسرے کو جو اخوت اسلامی اور اولاد

اعلے ہونے کی حیثیت سے ہمارا آپ کا سا جھاہے اِسکو عزیز کرلین۔

مولوی سید عبدالغنی صاحب کی میر حشمی خاصکر شکریے کی مستحق ہے کہ علاوہ اپنی تنخواہ یک بارہ سو اتین سو روپیہ سکۂ حالی کے کتابون کے عطیے مین زیادہ تر دہی نادر اور بیش بہا کتابین وقف کین جنکو مولوی صاحب ممدوح نے بہت شوق و رغبت سے اپنے مطالعہ کے لیے خرید کیا تہا علما اسکو خوب سمجھ سکتے ہین کہ آیۂ کریمہ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ کی مولوی صاحب ممدوح نے کیسی تعمیل کی ہے۔ جزاہ اللہ عنا وعن سائر المسلمین۔

(۶) اِسکے بعد مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب پھلواروی کھڑے ہوئے اور علم کی ترقی و تنزل پر ایک برجستہ تقریر کی۔ اِسکے بعد پھر آپنے اپنا غزلی قصیدہ پڑھا جو ندوۃ العلما کے خیر مقدم مین لکہا تہا۔

تقریر مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری

اے حضرات! یہ بات مسلم الثبوت ہو کہ اسلامی دنیا نہایت پستی کی حالت مین ہے اسپر دلیل و ثبوت پیش کرنے کی کوئی ضرورت نہین۔ موجودہ حالات اور سامنے کے واقعات خود اِسکی دلیل ہین۔ میرے ذہن مین کبھی خیال تک نہین گذرتا کہ اِس بات کی کوئی مخالفت کرسکتا ہے یا کوئی کہہ سکتا ہے کہ دنیا کے کسی حصے مین بھی مسلمانون نے اعلی درجے کی ترقی حاصل کی ہے حاشا وکلا۔

اب مجھے اِس بات پر غور کرنا چاہیے کہ آخر اِس پستی و تنزل کے اسباب کیا ہین یہ تو کوئی کہہ نہین سکتا کہ اِس قوم مین ترقی کا مادہ ہی نہین اِسلیے کہ ہماری اگلی ترقیان اُسکے نشانات ابتک موجود ہین اور ہر قوم و ملت کی کتابون مین بڑے اعلی درجے کی ترقیونکی داستانین موجود ہین۔

عشق آنست کز و نام و نشانم باقیست	گرچہ فانی شدہ ام ذکر و بیانم باقیست

اگر اِس قوم مین ترقی کا مادہ ہی نہین تو پھر اگلی ترقیان کہانسے آئی تھین؟ الغرض اِس مسئلہ مین عجیب عجیب چہ میگوئیان ہو رہی ہین۔

بعضون کا خیال ہے کہ اِس قوم سے جب سلطنت کھوئی گئی تو اُسکے ساتھ ہی ترقی کا مادہ بھی کھو یا گیا۔ میری دانست مین یہ محض غلط خیال ہے سلطنت کو اخلاقی و تمدنی ترقی سے کوئی تعلق نہین معہذا ابھی اسلامی سلطنتین موجود ہین مثل ٹرکی۔ مصر۔ مراکش ایران۔ افغانستان وغیرہ۔ حالانکہ باوجود سلطنت کے ان ملکون کے مسلمان کم و بیش سبھی پستی کی حالت مین ہین ؎

ہم ہوئے تم ہوئے کہ میر ہوئے	اِنھین زلفون کے سب اسیر ہوئے

اِس پستی کی وبا نے سب ہی مسلمانون کو آپکڑا ٹرکی ہون یا مصری۔ عرب ہون یا عجم بخاری ہون یا ایرانی۔ مغربی ہون یا افغانی۔ ہندی ہون یا خراسانی۔ جاوی ہون یا چینی کوئی ہو اِس پستی و تنزلی کی موت نے کسیکو نہین چھوڑا

یورپ کے بعض فلسفیون کا خیال ہے کہ مسلمانون کو اُنکی مذہبی پابندیون نے ترقی سے روک رکھا ہے اور اخلاقی و تمدنی ترقی اِس پابندی کے ساتھ وہ کر نہین سکتے۔ اے حضرات یہ خیال تو اور ہی محل ہے اور اُن نادان لوگون نے ایسا تجویز کیا ہے جنکو ہمارے مذہب کے پاک اصولون سے شاید خبر بھی نہین یا تاریخی واقعات سے قصداً اُنھون نے پہلوتہی کی۔ اُنکے اِس خیال کی تردید مین ہم اُنھین کی قوم کی کتاب "تمدن عرب" اُنکے سامنے پیش کرتے ہین وہ خود از روی انصاف دیکھہ لین اور یقیناً اِس بات کو سمجھ لین کہ تمام اخلاقی و تمدنی ترقی اُن ہی مسلمانون کی ہوئی ہے جو مذہب کے بڑے پابند تھے ہمارے مذہب کے حکما بھی مذہبی قید سے آزاد نہین ہوئے۔ شیخ بوعلی سینا جو اسلام مین بڑا فلسفی گذرا ہے کیا وہ مذہب کا پابند نہ تھا؟ کیا وہ حافظ قرآن نہ تھا؟ کیا وہ مذہبی مولوی

نہ تھا؟ علی ہذا القیاس محقق طوسی جو مجسطی یا اُقلیدس کا مؤلف ہو کیا وہ مذہبی مولوی نہ تھا؟ کیا وہ مذہب کا پابند نہ تھا؟ کیا مذہبی تصنیفات اُسکی نہین ہین؟ بلکہ صاف صاف یہ سمجھ لینا چاہیے کہ اُن ہی ترقی کردہ مسلمانون نے اپنے تجربے سے اِس بات کو تسلیم کر لیا تھا کہ مسلمانون کو اخلاقی و تمدنی ترقی بغیر پابندی مذہب حاصل ہو ہی نہین سکتی اور اِسلام ہی ایسا مقدس دین ہے کہ جسنے پابندی مذہب کے ساتھہ تمدنی و اخلاقی تعلیم بھی ہمکو دی ہے۔ غرض مسلمانون کے تنزلی و پستی کے احوال مین مختلف خیالات ہین کُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ ۝

حضرات! میرا خیال یہ ہے کہ مسلمانون کے تنزل اور پستی کا سبب یہ ہے کہ اُنھون نے علم کا ساتھہ چھوڑ دیا۔ اور جب سے وہ علم سے بے پروا ہو گئے ترقی نے بھی اونسے بے پروائی اختیار کر لی۔ اور جب سے اُنھون نے جہالت کا ساتھہ دیا تنزل بھی اُنکے ہمراہ ہو لیا ؎

تیرے پہلو سے جُدا ہوتے ہی اے آرام جان	استخوان جو تہا مرے پہلو مین خنجر ہو گیا

اے حضرات! اِس زمانے مین علوم کی دو قسمین ہو گئی ہین۔ مغربی علوم۔ اور مشرقی علوم۔

مشرقی علوم سے وہ علوم مراد ہین جو ہماری مذہبی تعلیم کے ساتھہ پڑہائے جاتے تھے مثلاً حکمت و فلسفہ یونانی وغیرہ۔ اور مغربی علوم سے مراد اہل یورپ کی جدید تحقیقات فلسفانہ اور حکیمانہ اور کارآمد فنون ہین۔

مسلمانون کی بدقسمتی کو تو دیکھیے کہ علوم مغربیہ کیطرف جب اُنھون نے توجہ نہ کی اور اُنسے فیضیاب نہوئے تو مشرقی علوم جو پشتہا پشت سے اِنکے رفیق تھے وہ بھی اِنکے ہاتھہ سے جاتے رہے اور پھر یہ نوبت پہونچی کہ اپنے مذہبی علوم سے بھی بے بہرہ ہو گئے۔ اور اخلاق و تمدن وغیرہ کی خوبیان سب کھو بیٹھے اور افلاس۔ نکبت۔ ذلت نے اِنکو آگھیرا

اللہ تعالے محفوظ رکھے ابتو ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ کے قریب قریب نوبت پہونچگئی - یا تو وہ تھے کہ كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ انکی شان مین آیا یا اب شر الامم بنے جاتے ہین - یا تو وہ تھے کہ اِنکے لیے فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً کی پکار تھی یا اب ایسے ہوگئے کہ اللہ تعالے بجائے خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ کی نوبت آتی جاتی ہے -

حضرات ! بہت لوگ متعجب ہونگے کہ مین مسلمانون کو ایسا جاہل و ذلیل کیون بنا رہا ہون حضرات ! واللہ ثم باللہ یہ میرا ہی خیال نہین تمام مدبرین قوم ایسا ہی کہہ رہے ہین ابھی دو ایک مہینے کا عرصہ ہوتا ہے کہ "المنار" ایک مصری فاضل کی تقریر مین نے پڑھی ہے وہ کہتا ہے "اے مسلمانون تمہین میری اِس تقریر پر وثوق نہو تو آؤ اور ایک شمع لیکر میرے ساتھ چلو مین تمہین جہلستان اِسلام کی سیر کرالاؤن - آو میرے ساتھ پہلے تمہین وسط ایشیا کی حالت دکھلاؤن - پہلے ختا - ختن - یارقند - کاشغر کو دیکھہ لو یہ وہ جگہین ہین جہان علم عربیت - لغت - فقہ حنفی - اُصول فقہ کا غلغلہ تھا - صدہا کتابین وہانکی مؤلفات و مصنفات تمنے دیکھی اور سُنی ہونگی -

کاشغر وہ علمی شہر تھا کہ صُراح لغت کی کتاب جو آپ لوگ مطالعہ فرما رہے ہین وہین تصنیف ہوئی اور صدہا فتاوی مثل تاتارخوانی وغیرہ اِسی نواح مین تالیف ہوئے - اب ان شہرون مین عینک لگا کر خوب غور کیجیے نہ تو کوئی عربی کا عمدہ مدرس ہی اور نہ زبردست فاضل ہین جنکے کوئی معمولی مذہبی رسائل بھی آپ لوگون نے کبھی دیکھے یا سُنے ہون - اور مغربی علوم کا کالج تو وہان کا ہیکو ہوگا ابھی تو اُسکی روشنی کی جھلک بھی وہان دکھائی نہین پڑتی "

پھر وہ کہتا ہے "ذرا آگے بڑھو اور خیوا اور علاقجات خوارزم کو دیکھو یہانکے مسلمانونکی کیا حالت ہے - اُنھون نے کوئی علمی ترقی کی ہے ؟ کیا اب یہانکے علما کی تصنیف و تالیف

کبھی تمنے دیکھی یا سُنی ہین؟ باوجودیکہ ایک تعلیم یافتہ سلطنت یعنی روس کے زیر سایہ ہو اور یہ مغربی علوم کی تعلیم کا اچھا موقع تھا۔ مگر وہانکے مسلمانون کا نہ کوئی کالج ہے نہ تعلیم کی انکو لذت نہ ماسکو کے کالجون مین انکا نام نہ سینٹ پیٹرسبرگ کے علمی دفاتر مین انکا مذکور ہے۔

مسلمانون! یہ اُس علاقے وسرزمین کا حال ہے جہان چغمینی و برجندی وسید جرجانی وغیرہ جیسے حکیم ریاضی دان ہوگذرے ہین۔ اور جہان زمخشری ومُطرزی شارح مقامات جیسا ادیب پیدا ہوچکا ہے۔ اور جہان ذخیرۂ خوارزم شاہی وغیرہ فن طب کی کتابین لکھی گئی ہین جہان فتاوی تمرتاشی وکفایہ شرح ہدایہ وفتاوی بزازیہ ومسند خوارزمی وشرح مجسطی اور صدہا کتابین حدیث۔ فقہ۔ اُصول اور دیگر علوم کی لکھی گئی ہین۔ یہ وہ خوارزم ہے جسکی نسبت ابن بطوطہ کہتا ہے کہ یہانسے زیادہ عربیت کا رواج اور ادب کا چرچا مین نے دنیا مین کہین نہین دیکھا نہ سُنا۔ اور خطبائے خوارزم سے بڑھکر بلیغ وفصیح مین نے کہین نہین پایا۔"

پھر وہ مصری فاضل کہتا ہے:" ذرا آگے بڑھو اور بخارا و ثمرقند اور اِسکے علاقجات کو دیکھو کیسی تاریکی چھارہی ہے نہ عربی مدارس کا عمدہ سلسلہ جاری ہے نہ علما اپنے مناصب پر ہین نہ کوئی معقول تصنیف وتالیف ہے نہ علوم جدیدہ کے شائق ہین نہ کوئی فن طبابت وریاضی کا ماہر کامل انمین دیکھا جاتا ہے بلکہ نواح بخارا کے بیسیون طالب العلم علوم عربیہ پڑہنے کے لیے ہندوستان مین آتے ہین۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

حضرات! یہ بخارا و نواح بخارا وہ ہے جو کبھی مرکز اِسلام اور ترقی علما کا مخزن تھا امام الدنیا فے الحدیث محمد بن اسمعیل بخاری کا مولد ومنشا یہی سرزمین ہے اور شیخ بوعلی سینا سا حکیم فلسفی انھین اطراف کا باشندہ تہا۔ فقہ مذہب حنفی کی اعلی درجے کی ترقی انھین شہرون اور اِنکے اطراف مین ہوئی ہدایہ وشرح وقایہ وفتاوی قاضیخان وکنز

ومنار وعقائد نسفی وغیرہ وغیرہ یہین کے مؤلفات ہین۔ نجم الدین عمر بن احمد ریاضی دان جو ساتوین صدی اسلام مین حساب وجبر ومقابلہ اور علم ہیئت مین علامۂ دہر تھا وہ اسی بخارا کے نواح کا تھا۔

سمرقند جو آٹھوین اور نوین صدی مین مخزن علم وہنر تھا جہان مثل علامہ سید شریف جرجانی اور علامہ تفتازانی ونعمان خوارزمی وعلامہ قوشجی وغیرہم سے علامۂ دہر وحکمای منالیین موجود تھے اب اس مقام کو دیکھو کہ علمی شہرت وہان سے کیسی گمنام ہوگئی ہے اور اب اس شہر کی شہرت کی وجہ کوئی ہے تو یہی کہ وہان روسی فوج کا کیمپ ہی اور دو لاکھ فوج وہان رہتی ہے۔

پھر وہ مصری فاضل کہتا ہے "ذرا آگے بڑھو اور ملک ایران کی سیر کرو۔ شیراز۔ طہران۔ اصفہان۔ تبریز۔ کرمان شاہ۔ مازندران۔ نستر۔ شوستر۔ استرآباد۔ نیشاپور۔ مشہد مقدس وغیرہ قدیمی اسلامی شہرون مین خوب پھرو چلو وہانکے مسلمانون کے علم وفضل کو دیکھو کیا بلاغت ومعانی وفلسفہ وریاضی وحکمت وطب مین کوئی نئی تالیفات وتحقیقات بھی ملتی ہین؟ ہرگز نہین۔ پھر مغربی علوم کے کالج ڈھونڈھو۔ ٹیکل کالجون کا شمار کرو۔ علمی رسائل ومیگزینون کی جستجو کرو۔ کسی پُرزور وبا اثر اخبار کا پتہ لگاؤ۔ تو سب کے جواب مین تم یہی کہو گے کہ کوئی چیز بھی قابل اطمینان نہین۔

افسوس صد افسوس۔ صاحبو! ایران نہ فقط مذہبی علوم کا ہی ملجا وماوا تھا بلکہ ریاضی وہیئت ونجوم وطبعیات وعلم طب وغیرہ کا بھی مرکز ومنشا تھا۔ کیا امام فخر الدین رازیؒ وقطب الدین رازیؒ وعلامہ محقق طوسیؒ وبہمنیار ومیرباقر داماد ومحقق دوانی وصدر الدین شیرازی وغیرہ وغیرہ کسی دوسری سرزمین کے تھے؟ دو تین صدی پہلے علم طبابت کا اہل ایران کو نہایت ہی شرف حاصل تھا۔ پچھلی تصانیف کتب طبیہ اسپر گواہ ہین بہت زمانہ نہین گذرا کہ حکیم محمد حسین شیرازی ہی کو دیکھہ لیجیے کہ اس فن طبابت کا کیسا ماہر تھا

اِسکی مخزن الادویہ وقرابادین کبیر دیکھ لیجیے اور اُسکی ہمت کی تعریف کیجیے کہ وہ فقط اگلی ادویہ وتراکیب پر ہی قانع نہوا بلکہ مشرانی۔ ہندی دواؤنکی بھی اُسنے تحقیقات کی ڈچ۔ پرتگیز۔ فرنچ ادویہ ارض جدید یعنی امریکہ سے لائے تھے۔ اسنے اُن دواؤنکا بھی تجربہ کیا اور انھین اپنی میٹیریا مڈیکا یعنی مخزن اور قرابادین مین داخل کیا۔ جلاپا کونین۔ سنکونا۔ چوب چینی۔ عصارۂ ریوند۔ تنز وخطائی۔ عشبہ۔ سارسا پریلا وغیرہ وغیرہ وہی نئی دوائین ہین۔

حضرات! اگر آج وہ محقق ہوتا تو شاید یونانی طبابت کے جملہ فنون کی کتابین مثل ڈاکٹری کے علیحدہ علیحدہ ہوجاتین اور یونانی اناٹمی۔ سرجری۔ فارمیسی۔ میٹیریا مڈیکا۔ تھراپٹیک پراکٹس۔ فزیالوجی۔ پتھالوجی۔ مڈوائفری۔ سب فنون کی کتابین آج ہمین علیحدہ علیحدہ ملتین۔ پھر وہ مصری فاضل کہتا ہے کہ "آؤ ذرا مشہد مقدس سے گھومتے ہوئے بلخ وہرات کیطرف سے افغانستان پر بھی ایک نظر ڈال لو۔ کابل قندہار۔ غزنین۔ جلال آباد اور اِسکے نواح کو بھی دیکھ لو نہ ان جگہون مین علوم عربیہ کا کوئی مدرسہ ہی نہ علوم جدیدہ کیطرف کسی کا خیال نہ کوئی تالیف یا تصنیف وہانکے مولویونکی مشہور ہے نہ وہان کے کسی مولوی فاضل کا شہرہ ہے۔ بھلا کوئی کہہ سکتا ہے کہ میرزا ہدہروی ہرات کا رہنے والا تھا؟ حبیب اللہ قندہاری صاحب مغتنم قندہار کا باشندہ تھا۔ بین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا"۔

پھر وہ فاضل مصری کہتا ہے کہ "عرب کو مقدس سمجھ کر چھوڑو اور آؤ افریقہ کی سیر کرو۔ پہلے مغرب اقصیٰ کو دیکھو۔ مراکش طنجہ۔ فاس۔ اسلامی دنیا کے مشہور شہر تھے اور اب بھی ایک کرور مسلمان عربی النسل یہان آباد ہین۔ یہان کے کسی قابل اہل علم کا کبھی تمنے نام بھی سُنا یا کوئی تصنیف و تالیف بھی دیکھی؟ یہانکے مسلمان عجیب زاویہ خمول مین پڑے ہوئے ہین۔ یہ خطہ ممالک یورپ کے محاذات مین ہے اور بیچ مین فقط بحر احمر ہے

مگر علوم کی ترقی کا عکس برائے نام بھی یہان نہین پڑا۔ آجتک کوئی اخبار بھی مسلمانون کا عربی زبان مین نہین ایک اخبار ہے وہ بھی عیسائیون کا۔

کیا یہ وہی مراکش نہین ہے جہان ایک ایک عصر مین ہزارون علما وفضلا کی تعداد تھی؟ کیا یہ وہی طنجہ نہین جہان کا رہنے والا سیاح مؤرخ ابن بطوطہ اسوقت ساری علمی دنیا مین ضرب المثل ہی؟ کیا یہ وہ مراکش نہین جہان قاضی عیاض سا حکیم وفلسفی ومذہبی مقتدا گذرا ہے؟ کیا یہ وہ فارس نہین جہان صاحب شارح دلائل الخیرات سا مقدس عالم بزرگ ہوچکا ہے۔ الجزائر ٹیونس کو دیکھیے وہان مشرقی تعلیم کا تو سلسلہ درہم برہم ہوہی چکا تھا مگر علوم مغربی سے بھی باوجود دولت فرانس کی کوششون کے وہان کے مسلمان بالکل معرا ہین۔ اب اور آگے بڑھیے اور شرق افریقہ۔ نوبیہ۔ سوڈان پر نظر ڈالیے وہان کی تاریکی جہالت پکار رہی ہے۔ سواد فی سواد

پھر وہ کہتا ہے کہ چین کے مسلمان۔ بورنیو کے اہل اسلام اور جاوا کی عربی النسل قومون کو بھی دیکھ لو علم وہنر کا ذرا بھی اثر سایہ نہین پڑا۔

صاحبو! جاوا۔ بٹاویا۔ سنگاپور۔ ہانگ کانگ۔ نواح چین وغیرہ کے مسلمانونکو مکہ معظمہ مین ہمنے بچشم خود دیکھا ہے کہ ہزار در ہزار آتے جاتے ہین مگر اُنمین کوئی لائق عالم وفاضل نہین بلکہ جاوی دو تین برس مکہ معظمہ مین رہکر ناظرہ قرآن شریف دلائل الخیرات۔ مولود شریف پڑھکر فاضل بنکے اپنے وطن کو واپس جاتے ہین"

پھر وہ کہتا ہے کہ "آستانہ علیا کو دیکھ لو چند دنون سے یہان کے مسلمان مغربی علوم کیطرف متوجہ ہوئے ہین پھر بھی آجتک کسی تعلیم یافتہ سلطنت کے مقابلے مین اس سلطنت (ترکی) کو کسی قسم کی نسبت نہین۔

اب رہا ہندوستان۔ مصر ان دونو جگہون کے مسلمان مغربی علوم کے منافع سے آگاہ تو ضرور ہوگئے ہین مگر عملی طور سے ابھی تک ترقی کا ظہور نہین ہوا اور بجز لمبی لمبی اسپیچون کے

جنمین وہ اپنے بزرگونکی ترقیون کا ذکر کرتے ہین۔ پدرم چنین بود۔ جدّم چنین بود اور کچھ بھی نہین دیکھتے۔"

اے حضرات! فاضل مصری کی تقریر کمنے نہایت سرح وبسط اور اظہار مدوجزر کے ساتھہ بیان کیا اور مسلمانون کی جہالت فوٹو آپکے سامنے کھینچدیا ہے اب اس تقریر کے بعد مین صاف صاف یون عرض کرونگا ع جرس فریاد میدارد کہ بربندید محملہا۔

اے برادران! اُٹھو اور حصول علم کے۔ اپنی کمرین چست باندھو ابھی اتنا وقت باقی ہے کہ اس علم کی بدولت تم پھر ترقی کرو اپنی اپنی حالت کو سنوارو اور دنیوی حالت مین چاق وچوبند ہوجاؤ۔ اور خوب یاد رکھو کہ تمہاری دنیا دین سے علیحدہ نہین نہ دین دنیا سے جُدا ہے۔ تمہارے لیے یہ دعا ارشاد ہوئی کہ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

اے حضرات! اب وہ وقت آگیا ہے کہ نہبی تعلیم اور مغربی تعلیم مین مصالحت کرائی جائے نئے تعلیم یافتہ ہمارے علما کیطرف متوجہ ہون اور علما نظر شفقت وصلاح سے انکی جانب مائل ہون۔ گو مغربی علوم جہالت اور پستی کی دواہین مگر انکے بعضے اجزا مین پوائزن (سمیت) بھی ہے اسکے استعمال سے ہلاکت کا بھی خوف ہے یعنی الحاد وزندقہ جنسے اسلامی عقائد جانبر نہوسکین گے پھر اگر ہمنے اسلام کہکر ترقی کی تو وہ مسلمانون کی ترقی کب کہلائیگی اِن زہریلے علوم کے دفع سمیت کے لیے ہمارے علماے دین مذہبی ترقیان بنا کرین جس سے ہم آزادی والحاد اور بے دینی سے بچ جائین اور پابندی مذہب کے ساتھہ اِس تعلیم جدید سے دنیا مین اعلے درجے کے ترقی یافتہ کہلائین۔

صاحبو! ندوۃ العلما کی اصلی غرض اور دارالعلوم کی بنیاد کا منشا یہی ہے۔ بعض کم فہم لوگون کا اب تک یہی خیال ہے کہ مسلمانون کو ان علوم وفنون جدیدہ کے سیکھنے کی کوئی ضرورت نہین اور بلاکم وکاست وہی کریما۔ مامقیمان۔ محمود نامہ۔ عطائی نامہ۔ سکندر نامہ۔ بہار دانش

انشای خلیفہ۔ شاہنامہ۔ امیر حمزہ وغیرہ وغیرہ انکو کافی ہے۔ معاذ اللہ یہ کسقدر جہالت ہے کہ زمانے کی رفتار کو روکنا چاہتے ہین زمانے کی رفتار کا روکنا حکمت فلسفہ کے بالکل خلاف ہی۔ اِس نئی تعلیم کا دریا جو اُمڈا ہی چلا آتا ہے کیا کسیکے روکے رک سکتا ہے؛ حاشا وکلا۔

صاحبو! خوب یاد رکھیے کہ اِس تعصب وکشاکشی کا نتیجہ وہی ہوگا جو اور ملکون مین ہوا کہ نئی تعلیم سے جاہل اپنے قدیم علوم سے بھی بالکل غافل رہگئے ؎

این ہم رفت وآن ہم رفت		در پئے جانان جان ہم رفت	

پھر زمانہ نئے علوم کی زبردستی ہمپر مسلط کردے گا اور قدیم علوم ہمکو ڈھونڈھے نہ ملینگے کیا آپ ٹرکی کے ملک کی حالت ملاحظہ نہین فرماتے وہان بھی پہلے اِسی تعصب نے تعلیم سے روکا۔ آخر نتیجہ یہ ہوا کہ اب زمانے نے زبردستی ان علوم کو جاری کردیا اور قدیم علوم ایسے مِٹگئے کہ انکے نام کے جاننے والے بھی اب باقی نہین۔ کیا کوئی بڑا فقیہ۔ مولوے محدث یا طبیب یونانی۔ یا مفسر قرآن آپنے کسی ترک کو دیکھا یا سنا ہے؛ یا اُنکی پُرانی وضع کی جدید تالیفات آپکے پاس کچھ بھی ہین؟ بعضے مولوی صاحب جو عرب سے ہوکر تشریف لائے اور ترکون کے لباس و پوشاک اور خیالات کو جو دیکھا اور سنا تو کہنے لگے واللہ الترک اخوا النصرے۔

بس ایسا ہی سمجھ لیجیے اگر یہی تعصب ہے تو ہندوستان مین بھی یہی نوبت آجائے گی۔ بلکہ یہان تو الھود اخوا النصاری کہنے والا بھی نہ رہے گا۔ پس علوم جدیدہ سے ہم مسلمانونکو باز رکھنا گویا مذہبی تعلیم کو بھی آیندہ کے لیے کھو دینا ہے اور یہ تعصب مسلمانون کے ساتھ دوستی نہین بلکہ عداوت سمجھنا چاہیے۔

یہ ہمارے مقدس علما کی جماعت انھین آیندہ واقعات کو سمجھ بوجھ کر پہلے سے باخبر ہوگئی ہو اور مذہبی علوم عربیہ کے ابقا کی اِسنے پہلے ہی سے کوشش شروع کردی ہو۔ یا قوم

هلموا یا قوم هلموا کی صدا اب انکی طرف سے بلند ہے۔ مگر افسوس یہ وہ جماعت ہی جسکو کسی قسم کا ذاتی سہارا نہین غریب ہین۔ محتاج ہین۔ فقیر ہین۔ بینوا ہین۔ غریب الوطن ہین مفلس ہین۔ نادار ہین۔ انمین کمتر افراد ہین جنکو روٹی کیطرف سے بھی کچھ اطمینان نصیب ہی مگر اے اہل برادران آخر تمہارے رسول مقبول صلعم کے نائب کہلاتے ہین اور دارالعلوم سی عظیم الشان چیز کھولکر بے بسی سے تمہین پکار رہے ہین ؎ استغیثوا العاجز مضطر + شمروا ذیلکم الی المدد +
اور یہ اضطراب اور بے بسی انکی آپ کے لیے ہے اور آپ کی اصلاح کے لیے یا قوم اجیبوا داعی الی اللہ۔ پکار رہے ہین ورنہ وہ خدا پر بھروسہ کیے ہوئے ہین اور اگر انکے توکل نے ثابت قدمی دکھلائی تو انشا اللہ وہ ضرور کامیاب ہونگے انکا کام فقط مستعدی ہے اسکو قائم کردینا اللہ جل شانہ کے اختیار مین ہے۔

حضرت بہلول کی حکایت ہی کہ وہ بغداد کے کسی مقبرے مین پیر لٹکائے جھوم رہے تھے کسی شخص نے کہا کہ اے بہلول ویران گورستان تمنے کیون اختیار کیا؟ بہلول نے کہا کہ "مین نے اُن لوگون سے اُنس کرلیا ہے جو کسی بات مین میرا گلہ نہین کرتے اور تکلیف و ایذا کی اُنسے اُمید نہین" پھر اُس شخص نے کہا کہ تمکو بغداد کی بھی کچھ خبر ہے؟ قحط بہت زیادہ ہوگیا ہے اور روپے سیر آٹا ملتا ہے بہلول نے کہا "مجھے اِسکی کیا پرواہے اگر ایک دانہ غلے کا ایک اشرفی کو بھی ملے تو مجھے فکر نہین اللہ تعالے کی عبادت میرے ذمہ ہے اور میری روٹی اُسکے ذمہ وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا اُسنے خود فرمایا ہے"

بس ایسا ہی سمجھ لیجیے اِس کار خیر دارالعلوم کا اہتمام انکے ذمہ ہے اور اسے پوری طرح سے قائم کردینا اللہ تعالے ہی کے ذمے ہے وعلی اللہ فلیتوکل المومنون وما توفیقی الا باللہ۔

ای حضرات! دارالعلوم سا مہتم بالشان کام اور علوم عربیہ کے ابقا کا اہتمام اور علوم جدیدہ کی سمیت سے قوم کے بچون کا استحفاظ کوئی ایسا کام نہین جسے کوئی معمولی جماعت انجام دیسکے اور اسکی ذمہ داری کرے اسلیے ندوۃ العلما نے اپنی ندا کو عام طرح سے بلند کیا کہ یا اھل القران تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم اور جو لوگ اللہ ورسول پر ایمان رکھتے ہین مقلد ہون یا غیر مقلد شیعہ ہون یا سُنی اس کار خیر کو انجام دینے کے لیے اسنے سبھون کو مدعو کیا اور اسلام کے بکھرے ہوئے شیرازے کو اسنے اکٹھا کرنا چاہا۔ مگر ایک مدت سے آپسمین ایسی کشاکشی و تکفیر و تذلیل و عداوت و منافرت پیدا ہوگئی تھی کہ ایک جگہ کسی امر اہم کے انجام کے لیے باطمینان یکجا ہونا اک امر محال سمجھا جاتا تھا۔ اسلیے ندوہ نے سب کی خدمت مین یہ عرضداشت پیش کی کہ اب ہم لوگون کو بیجا تعصب سے باز آنا چاہیے اور فروع کے منازعات تعصبی کو اسوقت بالاے طاق رکھکے جس حدتک اتفاق ہے اسکو ہم سب لوگ ملکر مضبوط کرلین اور ایسے جھگڑے نہ کرین جس سے اصول اسلام ہی کو ضعف آئے اور غیر قوم کے سامنے ہم ذلیل و رسوا ہون۔ روئیداد سال دوم کے صفحہ ۸ کی عبارت یہ ہے۔

"اس ندوے کا مقصد یہ ہے کہ جو کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پر ایمان رکھتے ہین اور ہمارے قبلے کیطرف سجدہ کرتے ہین اُنسے اس قسم کے نزاعات اُٹھا دینے چاہئین جن سے مخالفین دین کو مضحکے کا موقع ملتا ہے الخ"

صاحبو! ندوہ یہ نہین کہتا کہ آیندہ بالکل کسی قسم کی نزاع ہی نہ رہے نہین ضرور رہے اور شوق سے آپسمین آپ لوگ جھگڑین مگر ایسا نہ جھگڑئے کہ اصل اسلام ہی پر یہود و نصاریٰ اور ہنود مضحکے اُڑائین اور آپ کے بدولت اسلام ہی بدتہذیب اور جھگڑالو کہلائے جیسا کہ آجکل کے حضرات شیعہ و سُنی و مقلد و غیر مقلد کے منازعات سے لات جوتہ اور فوجداری و عدالت تک کی نوبت آتی ہے کیسے شرم اور افسوس کی بات ہے کہ

ہم لوگ جو ایک خدا و رسول کے ماننے والے ہین ہمارے مذہبی مقدمات اور ہدایہ شرح وقایہ بلکہ صحیح بخاری اور قرآن پاک کے مسائل کی تنقیح و فیصلہ ارباب تثلیث بلکہ پچیس کرور معبودون کی ماننے والے کرین اور بے شرمی کے ساتھ اُسپر خوشیان منائین تُف برین خوشی اور پھٹکار ایسی بے باکی پر علم وغیرہ کا جھگڑا کیا تل سے پہاڑ بنایا گیا حکام نے اُسپر کیا کیا خندہ زنی نہ کی ہوگی مگر واہ رے جھگڑنے والے شیعہ و سُنی ایک فریق اُسکو شعار اسلام اور دوسرا شعار کفر قرار دے خدارا انصاف شرط ہے نفسانیت کے جھگڑون کو شریعت و عبادت سے کیا تعلق ؟ کیا شیعہ و سُنی مقلد و غیر مقلد یہ نہین جانتے کہ مذہبی کفار و مشرکین کو ثالث مقرر کرنا باتفاق ناروا ہے اور اُنسے مذہبی قضیون کا فیصل کرانا یقیناً ناجائز۔؟

صاحبو ! ندوہ اِنھین متعصبانہ جھگڑون سے باز رہنے کی آرزو کرتا ہے اور اسکو بار بار قوم کی خدمت مین پیش کرتا ہی۔ ندوہ یہ نہین کہتا کہ مسائل فقہیہ اور عقائد فروعیہ مین شیر و شکر ہو جائے حاشا و کلا اور یہ تو ہو ہی نہین سکتا۔ رسالہ بازی یا کوئی تقریر یا تحریر تہذیب و شایستگی کے ساتھ ہو اور فے الجملہ ردو کد کا سلسلہ جاری رہے تو ندوہ اُسکو منع نہین کرتا۔ ہان وہ رسالہ بازی جسکا نتیجہ آخر مین لٹھا پڈی اور ضلع جگت و تُک بندی اور جھگڑا اور گالیان ہون ندوہ اُس سے ضرور روکنا چاہتا ہے اور عاجزانہ یون عرض کرتا ہے کہ جب جاہلون اور عوام الناس مین کوئی اِس وضع کی بیجا شورش پیدا ہو تو فریقین کے مہذب و اہل علم ملکر اسے روکنے کی کوشش کرین اور حکام وقت کو بھی ایسے معاملات مین پریشانی و تردد سے بچائین۔

اے حضرات ! ندوہ جو اتفاق پر زور دے رہا ہے اُسکی ایک وجہ اور بھی سُن لیجیے ہندوستان مین آجکل پوری آزادی ہے کوئی شخص کسی کے قلم و زبان کو روک نہین سکتا اور اِسلام کا جبروت و رعب داب یہان اب ذرا بھی باقی نہین ہے۔ پادری۔ برہمو آریہ

سناتن دھرم سے علاحدہ۔ نہایت ہی پُرزور تقریرون سے اِس اِسلام پر حرف گیری کرتے ہین اور حضرت بانی اِسلام کی شان مین بیہودہ اعتراض کرتے ہین اور ہندی ناگری بنگلہ۔ پنجابی۔ اُردو۔ انگریزی وغیرہ زبانون مین اِسلام پر اعتراضات چھپواتے اور شائع کرتے ہین۔ بہتیرے ضعیف الایمان لوگون کو اپنے دام تزویر مین پھنساتے ہین۔ مین نے انبالے جاکر خود سنا ہی کہ اُس نواح کے ایک گاؤن مین کچھ خاندانی نومسلم لوگ رہتے تھے آریہ سماج کے واعظین وہان پہونچے اور اپنے مذہب کے دلائل بیان کرکے اور اِسلام پر اعتراض جماکر اُن خاندانی نومسلمون کو پھر ہندو مذہب مین داخل کرلیا۔

اے حضرات! اب ایسے وقت مین اسلامی فرقون کا آپسمین جھگڑنا اور اپنی مجموعی قوت کو کمزور کرنا کب روا ہوسکتا ہے۔؟ اِسلیے ندوے کی یہ درخواست ہی کہ شیعہ و سنی مقلد و غیر مقلد کا فیصلہ کلی ہونا تو اب بہت ہی دشوار ہے تاہم جس حد تک ہم لوگ متفق ہین اُسکو سب ملکر ایسا مضبوط کرلین کہ مخالفین اِسلام کے معترضانہ حملون سے بالکل من ہوجائے اور سب ملکر تعلیم کے انداز کو ایسا بنائین کہ ہم خرما و ہم ثواب ہو یعنے دین اور دنیا دونون ہی درست ہوجاوین اور علوم جدیدہ کی زہریلی ہوا سے بھی بچ جائین م والسّلام علی من اتبع الہدی۔

قصیدۂ عربیّہ

لروض العلم قد عاد الشباب	واھل العلم طاب لھم مآب
الا یا ندوۃ العلماء طرا	لنا من شانك العجب العجاب
لانك قد دعوت المسلمینا	لنشر العلم فیھم فاستجابو
وکان الجھل متسع الفیافی	ووجہ العلم کان لہ النّقاب

ریاح العلم کانت راکدات ... ونار الجهل کان لها التهاب
واهل العلم صادوا فی ابتذال ... واهل الجهل عز لهم جناب
ورب مدارس للعلم هدمت ... ورب ندیة ولها اضطراب
وصار القوم فی جدل وهذل ... ولیس لهم سوی التردید داب
وقد خسر الوفاق لهم لثاما ... فضاءت منه هاتیك الرحاب
بنور محمد بزغت شموس ... فحاشا ان تجللها السحاب (زمین وسیع)
بلطف الله قد فزنا جمیعا ... وبان العلم واحتفا الارتیاب
وقد جیده بعقود فضل ... ووشی روضه فلها الشباب
واهل الجهل قد قلوا وذلوا ... واهل العلم قد کثروا وطابوا
ونار الافتراق لفی خمود ... وبحر الاتفاق له عباب
فمن والاك یا ناداك کرام ... ففی عز وجان له الثواب (آب شیر و دریا)
ومن ناواك یا هادی الانام ... تظلله المذلة والعذاب
هداة القوم انتم اجمعونا ... وعندی ذلك الحسب اللباب
بناة مکارم انتم وفیما ... نحاه رایکم ابدا صواب
لکم شمس العلوم قد استقلت ... فقد شرقت بنورکم الشعاب
وانتم مرشد والقوم فذلت ... علی رغم العدی لکم الرقاب
بکم شردت هنات منکرات ... فلیس هناك من شیئ یعاب
ید الله علیکم یا کرامی ... کما قال النبی المستطاب
ولا یشقی جلیسکم الرقیق ... وبینکم العدائة والکتاب
فیا عجبا لاعداء العلوم ... ومن قوم لدعوتهم اجابوا
فراغوا عن صراط مستقیم ... وضلوا ثم قد خسروا وخابوا

فمن رهط الفحول وبوالفضول	وهم سيّان ان حضروا وغابوا
وظنوا انهم كنزوا علوما	وايم الله ما لهم انتصاب
وما من دا بهم تحرير علم	وتقرير المباحث والخطاب
ولكن شانهم تذليل علم	وتنقيص الائمة والسباب
وكل الداء ملتمس شفاه	وداء الجهل ليس له الذّهاب
ولا تشكوا عوائهم اليهم	لانّ البدر تنبحه الكلاب

وما كان لكم في كل وقت
ثناء او دعاء مستجاب

(۷) اِنکے بعد مولوی شاہ ابو اخیر صاحب فصیحی غازی پوری نے دارالعلوم کے ضروریات پر تقریر فرمائی۔ آپکے بیان سے ہر شخص واقف ہی محتاج بیان نہین۔

(۸) پھر سید علی امام صاحب بیرسٹرایٹ لا بانکی پور کھڑے ہوئے اور انھون نے اپنی پرجوش تقریر سے اِس بات کو ثابت کیا کہ صوبۂ بہار کو دارالعلوم سے کیا کیا فائدے پہونچین گے۔ آخر مین دارالعلوم کی اعانت پر ایسی برجستہ تقریر کی کہ جسکے پاس جو کچھ تہا اُسنے دینے مین دریغ نہین کیا۔ غایت یہ ہی کہ ایک شخص نے دو دھیلے جو اُسکی کمر مین تھے دے ڈالے۔ علاوہ ان عام قومی فیاضیون کے جنکی تفصیل موجب طوالت ہے اسوقت چند بڑی بڑی رقمین بھی موعود ہوئین۔ مولوی سید شرف الدین صاحب بیرسٹر ایٹ لا پانسو۔ مولوی سید علی امام صاحب بیرسٹر دوسو۔ مولوی سید حسن امام صاحب بیرسٹر ایک سو۔ اور ایک مسلمان دردمند اسلام ڈپٹی کلکٹر صاحب نے (جو اپنا نام ظاہر کرنا نہین چاہتے) اپنی پوری یک ماہہ تنخواہ مبلغ تین سو روپیہ عطا کرنے کا وعدہ فرمایا۔ بارہ بجے جلسہ برخاست ہوا اور اعلان کر دیا گیا کہ چونکہ بعض کارروائیان ناتمام رہگئی ہین اِسلیے چوتہا اجلاس بعد نماز مغرب کے ہوگا۔

حسب معمول مدرسے کی مسجد مین وعظ ہوا مگر آج نماز مغرب کے بعد ہی وہ جلسہ برخاست ہوگیا۔ اور سامعین اجلاس کی شرکت کے لیے مقام جلسہ مین واپس آئے۔

اجلاس چہارم

۱۲۔ رجب روز سہ شنبہ ۷ بجے شب سے ۱۱ بجے تک

(۱) حافظ واجد علی طالب العلم دارالعلوم نے نہایت ہی پر درد لہجے مین چند آیتین قرآن کی تلاوت کین۔ رات کا سمان۔ آخری الوداعی جلسہ۔ اُسپر یہ دردناک آواز قیامت کا اثر کر رہا تھا جسنے یہ سمان اپنی آنکھون سے دیکھا ہے وہی خوب اسکا اندازہ کرسکتا ہے

(۲) سید شرف الدین احمد صاحب بہاری بیرسٹرایٹ لا کو چونکہ صبح کے وقت موقع نہین ملا اسلیے آپ نے چوتھے اجلاس مین رات کے وقت تقریر کی اگرچہ آپ نے مختصر تقریر کی مگر جو کچھ بیان کیا قل و دل تھا۔ قومی حیثیت سے بھی مسلمانونکو غزلی پڑھنے کی ضرورت ہی۔ اس مضمون کو بہت ہی حسن و خوبی سے بیان فرمایا۔

(۳) ابو النجیر محمد اسحاق صاحب میجر والنٹیران بانکی پور نے طلبا کیطرف سے ندوہ کی آمد کا شکریہ ادا کیا اور آرزو کی کہ گو ہملوگ انگریزی پڑھتے ہین مگر علما اپنے حسن اخلاق سے برابر ہماری دستگیری اور ہماری رفتار و کردار کی نگرانی فرماتے رہین اور ہم تو اُنکے حکم کے تابع اور اُنکے غلام ہی ہین۔ ہم اُنکی جتنی خدمت کرین کم ہی۔

(۴) مولوی حبیب اللہ صاحب۔ ام۔ اے ڈپٹی کلکٹر موتہاری نے ندوۃ العلما کی تائید مین ایک مضمون پیش کیا مگر افسوس ہی کہ تنگی وقت کی وجہ سے وہ پوری تحریر سُنا نہین سکے اور وہ ہمکو دی بھی نہین اسوجہ سے ہم روئیداد مین اُسکے درج کرنے سے قاصر ہین۔

(۵) اِسکے بعد مولوی سید شرف الدین صاحب بیرسٹرایٹ لا بانکی پورنے نہایت ہی دلچسپ تقریر کی خلاصہ اسکا درج ذیل ہے۔

تقریر مولوی سیّد شرف الدین صاحب بیرسٹرایٹ لا

انگریزی تعلیم یافتہ حضرات کو علما کے ساتھ کیسا تعلق رکھنا چاہیے اور علما کو انھین کیسا سمجھنا چاہیے اسکو بہت ہی اچھے عنوان سے بیان فرمایا۔ اور انگریزی خوانون سے علما کے وحشت کرنے کو حق بجانب اور درست ثابت کیا اور فرمایا کہ ہم انگریزی سے رنگے ہوؤن مین جو عیوب ہین اُنھین ہمارے علمائے کرام اگر ہمارے مہمان ہونے کے باعث بیان نہ فرمائین تو ہم خود بیان کیے دیتے ہین اور وہ یہ ہین کہ اوّل تو ہمنے اپنی شکل وشباہت مسلمانونکی سی نہین ہندوی اور اسلامی وردی اُتاردی۔ دوم ہم مؤدب نہین ہین۔ تیسرے یہ کہ ہم احکام شرعیہ سے بالکل نابلد ہین حتی کہ نماز جنازہ تک نہین جانتے۔ نماز کو ہم ڈریل (دلیل یعنی سزا جو سپاہی کو غیر حاضری کے باعث دیجاتی ہی) کہتے ہین۔ ہمین ولایت سے واپس آنے پر مولوی کہا جاتا ہی اور ہم نماز تک نہین جانتے کہ ایک تعلیم یافتہ مسلمان سے عدالت مین جرح کی گئی اور پوچھا گیا کہ تم دعاے قنوت جانتے ہو تو اُنھون نے کہا نہین۔ اسپر خیال کیا گیا کہ شاید دعاے قنوت کے بدلے اور کوئی دعا یاد ہو پھر پوچھا گیا کہ فجر کی نماز کی کتنی رکعتین ہین؟ اسکا بھی جواب وہ نہین دیسکے اسلیے ہم آپ اپنا مرض بتائے دیتے ہین۔ علما اسکا علاج کرین نبض دیکھین اور تشخیص کے بعد نسخہ لکھین نسخہ تو بعد تشخیص وہ لکھ چکے ہین اور وہ نسخہ دارالعلوم ہے اُس سے ہمکو مستفید ہونا چاہیے اِس سے عمدہ موقع ہمکو کب ملے گا۔ آج سیالکوٹ۔ امرتسر۔ لاہور۔ ڈیرہ اسمعیل خان۔ ڈیرہ غازی خان کے علما اِس جگہ جمع ہین ہم انھین پھر کب دیکھین گے۔ آپ ہماری کشتی کے ناخدا ہین ڈبوئین یا سلامتی کے کنارے پر لگائین۔ اور اگر کوئی شوخی ہمسے ہوئی ہو

تو معاف فرمائین۔

اِسکے بعد آپنے الوداعی جملے شروع کیے۔ اللہ اللہ! اُسوقت کا پُر حسرت سماں کہون سے خون رُلا رہا تھا۔ ہمارے علماے کرام اور ہمارے مشائخ عظام! ہم لوگونکی قسمت مین آپ کی زیارت نصیب تھی اِسلیے آپ حضرات نے ہمارے بُلانے سے اتنے دور دراز کا سفر اختیار کیا۔ زحمتین اُٹھائین اور ہمارے حق مین رحمت بنے اگر ہم لوگون سے آپ مقدس حضرات کی خدمت مین کچھ کمی ہوئی ہو۔ اور ضرور ہوئی ہوگی تو آپ حضرات سے ہمکو پوری توقع ہی کہ معاف فرمائین گے۔ اگر ہم لوگون سے کوئی غفلت کوئی خطا اور کوئی گستاخی سرزد ہوئی ہو تو للہ اُس سے درگذر کرین گے ؎

تو برائے وصل کردن آمدے	نے برائے فصل کردن آمدے

آپ حضرات کے مبارک قدوم سے نہ صرف ہماری آنکھین روشن ہوئین بلکہ ہمارے دل بھی منور ہوگئے۔ یہ آخری جلسہ ہے اور ہماری الوداعی تقریر ہے۔ ہم لوگونکی آنکھین اِس مقدس جلسے کو عمر بھر یاد کرینگی اور کبھی نہ بھولین گی۔ ہم لوگون کے دلون مین اِس مقدس جلسے کی شان ہمیشہ چٹکیان لیتی رہے گی اور بیقرار رکھے گی۔ اسوقت ہم لوگ رو رہے ہین اور اِس مقدس جلسے کو یاد کرکے عمر بھر روئین گے۔ اِس مکان کی اینٹ اینٹ روتی ہے اور روئے گی۔ مگر تسکین ہے تو اتنی کہ پھر ہمکو یہ مبارک جلسہ کہین نہ کہین ضرور دیکھنا نصیب ہوگا۔ انشاء اللہ تعالے۔

(۶) مولوی اصغر علی صاحب روحی پروفیسر اسلامیہ کالج لاہور نے پہلے اپنا عربی خطبہ پڑہا۔ اِسکے بعد آپ نے اپنی فارسی نظم پڑھی۔ پھر آپ نے علم کے اوصاف بیان فرمائے اور انگریزی خوانون سے علما کے تنفر کی وجہ بتائی۔ آپ کی پُر جوش تقریر سے جلسہ پر ایک خاص کیفیت طاری تھی۔

بسم الله الرحمن الرحيم

سبحان من يلقى الروح على من يشاء * وتبارك الذى خلق الانسان وعلمه البيان والانشاء * ارسل الينا من انحت بنوره آثار الظلام والظمت وعفت بيأسه اطلال الشرك واندرست * الذي اقام منار الشريعة البيضاء بالكتاب والسنة * واوضح منهج الملة الغراء بالاحكام السنية والسنة فعليه وعلى آله الكرام والذين اتبعوه من الانام ازكى التحيات واسنى الطيبات ما لاحت اليعافير باذنابها فى الفلوات * وبعده لا ريب فى ان ابهى ما تباهى به الطروس * واحلى ما تشتاق اليه النفوس * ما الظوت عليه صحائف الاوراق من الطائف الحقائق واعلاق الدقائق * فان الجد والسعى فى سد ثلمة الدين هما اصل كبير فى الفوز والنجاح - والكد والعناء فى اعلاء كلمة الله هما سر عظيم فى الخير والصلاح كيف وقد تداعت حيطان منازل العلوم والشرائع * وتهادمت جدران قصور الفنون والبدائع * ولا يخفى ان ترقية شؤون المسلمين تنحصر فى نظام الحدود الشرعيه * وانتساف اصول المبتدعين لا يتعدى ابطال المفاسد البدعية * فبذلك ما زال النفاق واهله فى ذل وخزى ونقمه * والايمان واهله فى عز ونصر ونعمة * ولكن ساءنا ما نرى ان نيران الكمال قد خبت نوارها فامسينا فى حنادس الليالى المدلهمه وغياهبها وروض الفنون قد يبست ازهارها فسرنا فى سباسب السماق الوعرة وساسبها رحل ذوو الفضل فارتحلوا - وظعن اولوا العلم فانتقلوا - طحنهم الردى - فثووا تحت اطباق الثرى - وتوفتهم المنون * فكل سوكٍ لنا جفون -

فوا اسفی من فراق قوم هم مصابیح الدجی ٭ ویا لهفی علی الذین مضوا وقد کانوا شموس الهدی۔ شعر

الا یا حمامات بدعوا لیفه	لقد ذدتنی شوقا واصبحتنی حزنا
ترکت جفونی لا تمل من البکاء	علی سادة غابوا برؤیتهم عنا
احن الیهم کل وقت وساعة	واشتاق فی اللیل البهیم اذا جنا

فمجالس العلوم اقوت ٭ ومشاهد الفنون اقفرت ٭ تاوی الیها الثعالب والنیاب وتنعق بها الیوم والغراب۔ شعر

قف بالدیار فهذه آثارهم	تبکی الاحبة حسرة وتشوقا

عادت کاعبة التحقیق عاطلا من قلائد غرائب نکت القرآن ومستودعات اسراره۔ وآل امر الدین من وادالی لاحب لا یهتدی بمناره ٭ فالکمال فی تلک الایام ضالة کثیر ناشدها قلیل واجدها وهب انک ظفرت بمن یروق العین بهاءً۔ ولکن این هذا ممن تنبو عنه ازدراءً۔ وذلک مما نری من استهواء شیاطین الانس واغوالهم فی فیافی معتقدات المؤمنین واحوالهم بحیث لم یبق لاهل الحق فی القرس منزع۔ ولا فی لشاغل اهل الباطل عن الغی مطمع فمن لی بمن یستعطف القلوب لنافرة بمحض البیان ویجمع الاهوا المتنافرة بسحر اللسان ٭ ینهض بقلب هائم ٭ ولا یخاف لومة لائم یحمل فیحتمل ویشمل فیشتمل۔ یصول ولا یرعوی۔ ویرد ولا یرتوی۔ یطفی لهبات نار الفتن التی هی خدعة الصبی عن اللبن۔ یبسط لسانه ویجود بیانه یطیل امتاعه ویشحذ طباعه ٭ یفید علم الاولین روایة ٭ ویصحح آراء الآخرین درایة ٭ لا یطوی سبیل قال وقیل ٭ ولا یرتدع عن قبول الحق بالدلیل یطرد اعداء الدین بمطرد فخار ٭ ویجری فی مضمار الاخلاص کذی میعة مسرح

يفحم بلغاء الخطباء من الجهلاء يبكم عقلاء الفصحاء من السفهاء - يفتح
مقاصير الحقائق بمقاليد البيان * ويسد ابواب نزغ الشيطان بمساعي
البنان * يستخلص له سواد المداد كليل لصدود على الكئيب الولهان
وبياض الكراريس كهلال عيد رمضان * بالفاظ رقيقة رائقة
كشقائق النعمان * وبمعان دقيقة لغصن البان * لابل كقلائد العقيان
او وشاح الجمان * في البريق واللمعان * فتعود حديقة كماله بالغة
الاثمار ضاحكة الازهار غانية العناصل * جارية الجداول مخضرة
الروابي والبطاح * مبتهجة المساء والصباح يتلطف في نادية
البراعة فيتذاكر * ويتزين بحلاء السبق فيتشاكر * ينفخ في عظام القوم
باليه * ويجدد رسوم الديانات خاليه * يحتشي وصوله ويرجع
قفوله وتنقر طبوله وتجول خيوله وتضرب خيامه وتخفق
اعلامه فيأسر الاعداء وينقذ الاحباء بكتائب خضراء من غرائب
مخترعاته * وعساكر ملحاء من نفائس مبتدعاته * مرشدا الى
مصالح المعاش والمعاد مسبغا لنعم المعارف على العباد متعابقا
بحته في استخراج المعاني اللائقة مريحا نفوس الخلائق من
خلاجر الاوهام الفاهقة * خائضا بحار اسرار التنزيل فيطلع
سالما منغمسا في غمار رموز التاويل فيرجع غانما متطلعا
الى الاياس مشغوفا بالاقتباس * اللهم يا مفيض الخير والاحسان
ارزقنا الحريا * وابعثه لنا سويا بحرمة النبي وآله الاطهار واصحابه
الاخيار * امين يا رب العالمين *

مثنوی مولوی اصغر علی صاحب روحی

اے غایت آرزوے جانہا — وے شورشِ سینۂ فغانہا
اے دردِ تو لذتِ تمنا — وے یادِ تو دولتِ مہنّا
اے داغِ تو پنبۂ دلِ ریش — وے زخمِ تو مرہمِ لبِ خویش
اے سوزِ تو آبِ زندگانی — وے شوقِ تو بادِ نوجوانی
آنجا کہ توئی دوئی نگنجد — نے نے غلطم۔ توئی نگنجد
در راہِ تو ہر قدم خرد را — صد خار شکستہ در کفِ پا
چون پردہ زروی خود فگندی — چونے برہم زدی بچندی
پیدا و نہان بہ مشتِ خاکے — بیرون و درونِ جانِ پاکے
بر شعلۂ شمعِ رحمتِ تو — پروانہ صفت گنہ زہر سو
پروردۂ نعمتِ تو احسان — شرمندۂ رحمتِ تو عصیان
رازے تو بغیر گفتنی نیست — نازک گہرست سفتنی نیست
شوقِ تو بدل چو آتش افروخت — نہ قبۂ چرخِ نیلگون سوخت
آن بار امانتے کہ داری — بر دوش نہادہ ام نجواری
در کشورِ دل۔ چو خصم راندے — دارائے خیال بر نشاندے
اشکم چو ز دل سفر گزیدہ — در عرصۂ سینہ ام دویدہ
در وادیٔ چشم چون قدم زد — خارش ز مژہ بکف علم زد
دامان چو ربودش از کفِ چشم — بگداختش غیرتِ تفِ خشم
گردید ز حیرتِ تماشا — خمیازہ کشِ دمِ تمنا
کو راز نہانِ دل عیان کرد — در محفلِ این و آن بیان کرد

نقشِ تو بلوحِ سینه بستم
باغیر طراز کینه بستم

غیرم چو زند رهم به نیرنگ
پهنای امید من شود تنگ

آنرا که لقای تو به پیش ست
بیگانهٔ آشنای خویش ست

دیوانه و دانشش زمین بوس
بیگانه و آشنای ناموس

افتاده و سر بلندِ عالم
آزاده و پای بندِ هردم

آزرده و راحتِ دلِ زار
افسرده و تازه روی دیدار

از تشنگی گرچه مانده در تب
کوثر بگلو و دیدش از لب

افتاده میان خار و خاشاک
بتسفیر سلام ایزدِ پاک

از بادهٔ تندِ شوقِ سرکش
هر رگ به تنش بصد کشاکش

گفتی که زمین و آسمانها
تا بدنه چنان مرا که جانها

جانے که شبش بروز آرد
سر رشته بدستِ غم سپارد

جانے که بقاے خود نخواهد
در فکرِ فنا بغصه کاهد

جانے که ز خود دیده باشد
در دشتِ جنون دویده باشد

جانے که بخود شکسته باشد
از زحمتِ کار رسته باشد

جانے که ز سوزِ آتشِ غم
خونناب بریزدش ز پیهم

جانے که چو ناله برکشد زار
بشگافدش سقفِ چرخِ دوّار

جانے که ز بانش چون کند تر
دستان زنیش زند به خنجر

جانے که چو وا کند درِ درد
خون گرمی چاره باشدش سرد

جانے که ببرم دشمن و دوست
گوید سخنے چو مغز بے پوست

جانے که چو شرحِ شوق گوید
امید براهِ وصل پوید

جانے که دو کون هستیش را
چون گرد بسایدش تهِ پا

برقش چوگداز نقش بندد		بر قلۂ قافِ قلب خندد	
ہر چند کہ نفس ناخوش آہنگ		در پردہ زند رہم بہ سیرنگ	
اما خطرم نہ زان کہ دستم		بر دامنِ مصطفےٰ زدستم	

خاکسار صغر علے روحی

(۷) مولوی عبد الماجد صاحب بھاگلپوری نے ندوۃ العلما کی برکتون کو نہایت معقول طریقے سے بیان فرمایا جسکو سُنکر ارکان جلسہ بہت ہی محظوظ ہوئے۔

(۸) اِسکے بعد مولوی حکیم قادر بخش صاحب شہسرامی نے اسلامی اخلاق کے متعلق نہایت ہی موثر وعظ فرمایا اور اسلام کے اگلے کارنامون کا مرقع کھینچدیا۔

(۹) مولوی حبیب الرحمن خانصاحب رئیس بھیکن پور نے وہ مضامین اور نظمین پیش کین جو اجلاس ندوۃ العلما مین پڑھے جانے کی غرض سے موصول ہوئی تھین اور تنگی وقت کی وجہ سے نہین پڑہی جاسکین۔ اُنمین ہمارے مشہور فاضل مولوی حکیم عبد الحمید صاحب عظیم آبادی کی فارسی مثنوی۔ مولوی عبد الجبار صاحب عمر پوری کا عربی قصیدہ اور مولوی حکیم شیخ احمد صاحب جیتکر رئیس بمبئی۔ اور مولوی ابو الانوار عبد الغفار صاحب وغیرہ کے عربی قصائد تھے۔ پھر آپ نے اِن لوگون کا شکریہ ادا کیا کہ محض قومی ہمدردی کے خیال ان بزرگوارون نے یہ تکلیف اُٹھائی ہے۔ پھر اُن لوگون کا شکریہ ادا کیا جنھون نے اِس اجلاس مین مضامین اور نظمین پڑھین اِسکے بعد آپنے مضمون "نابینا علمای سلف" کو پیش کیا۔ یہ سب نظمین اور قصیدے اور مضامین علیحدہ چھاپے گئے ہین۔

(۱۰) اِسکے بعد حاجی محمد نور الرحمن (خلف الصدق مولوی حافظ نذر الرحمن صاحب سکریٹری جماعت استقبالی) نے صدر انجمن صاحب کی اجازت سے ایک پرجوش قصیدہ پڑھا۔ پڑھنے کا انداز نہایت ہی خوب تھا۔ جن اشعار مین مخالفین کیطرف

کچھ اشارہ تھا اُسکو صدر انجمن صاحب نے پڑھنے سے روک دیا۔ اور مولوی سید عبدالحی صاحب مددگار ناظم نے فرمایا کہ یہ ہمارے مقاصد کے خلاف ہے وہ ہماری نسبت جو چاہے کہین مگر ہم اُنکو کچھ کہنا نہین چاہتے نہ اُسکا سننا پسند کرتے ہین۔ یہ نظم ایک دوسرے مجموعے مین چھاپی گئی ہے۔

(۱۱) عزیز عبدالحق خلف الرشید حافظ سید فضل حق صاحب آزاد نے جسکی عمر دس گیارہ سال سے زائد نہین ہے ایک اُردو قطعہ پڑہا۔ ایک کمسن لڑکے کا اس روانی سے ایسے بڑے مجمع مین بے رغبی کے ساتھ پڑھنا بالکل حیرت انگیز تھا۔

(۱۲) مولوی سید ابراہیم حسین صاحب رئیس پٹنہ کے چھوٹے بھائی یوسف حسین سلمہ اللہ تعالے نے ایک فارسی نظم پڑہی ایک دس بارہ برس کے بچے کا فارسی اشعار ایرانی لہجے مین جھوم جھوم کر پڑھنا اور موقع موقع سے الفاظ پر زور دینا سبکو حیرت مین ڈالے ہوئے تہا۔

(۱۳) اِسکے بعد مولوی حبیب الرحمن خانصاحب رئیس بھیکن پور کھڑے ہوئے اور نہایت پر درد لہجے مین یہ تقریر کی:" بزرگان عظیم آباد! جس افسوسناک وقت کے آنے کا کھٹکا تھا اور جو حسرت آمیز گھڑی آنے کو تھی آخر آ ہی گئی۔ اب یہ جلسہ ختم ہونے کو ہے اور یہ بزم درہم و برہم ہوا چاہتی ہے مجھے اجازت ملی ہے کہ مین آپ لوگون کا شکریہ ادا کرون۔ حضرات! ابتدا ہی سے مین اس ندوۃ العلما کے ناچیز خدام مین ہون اِسلیے شروع سے آجتک جتنے جلسے لکھنؤ وغیرہ مین ہوئے سب مین شریک ہوا۔ مین نے نہ صرف ندوۃ العلما کے جلسے دیکھے ہین بلکہ مسلمانونکی دوسری انجمنون مین بھی شریک ہوتا رہا ہون۔ اور ایجوکیشنل کانفرنس کے بھی بہت سے جلسے دیکھے ہین اسوجہ سے اس قسم کی مجالس کا جو مجھے تجربہ ہے وہ کم نہین ہے۔ مین بلاتصنع سچے دل سے کہتا ہون کہ جو حالت میرے دلپر یہان طاری ہوئی اور جو اثر یہان پیدا ہوا کبھی

باللہ شمیلو یسا کین نہین پیدا ہوا" آخر مین انھون نے ندوۃ العلما کیطرف سے میزبانون کا ایسے موثر الفاظ مین شکریہ ادا کیا اور ایسے پر درد جملون مین الوداعی تقریر کی کہ دلون پر تیر و نشتر کا کام کر گئے۔

(۱۴) مولوی نصیر الدین حسین صاحب بیرسٹرایٹ لا بانکی پور نے کھڑے ہوکر نہایت ہی شستہ الفاظ مین شکریے کا جواب دیا۔

(۱۵) مولوی شاہ محمد رشید الحق صاحب سجادہ نشین خانقاہ پٹنہ عصا ٹیک کر کھڑے ہوئے اور نہایت خشوع و خضوع کے ساتھ ندوۃ العلما کی ترقی کی دعا فرمائی اور جلسہ برخاست ہوا مہمانون نے ایک دوسرے کو حسرت کی نگاہ سے دیکھا اور آنکھون مین آنسو بھر لائے ؎

دمِ رخصت زبان تو کھل نہ سکی		دل کی باتین ہوئین نگاہون مین	

جلسے کے بعد روسا کیجانب سے علما کی دعوتین ہوئین دن کے وقت نواب سیّد سرفراز حسین خانصاحب رئیس و دایس چیرمین پٹنہ نے اپنی ممانی اہلیۂ نواب یوسف حسین خان مرحوم کیطرف سے نہایت پُر تکلف دعوت کی اور بعد مغرب اُنھین کی نو تعمیر و خوشنما مسجد مین وعظ کا جلسہ قرار دیا۔ یہ جلسہ بھی بغایت پُر تاثیر تھا۔ دریادل بی بی نے دو سو روپیہ نقد دارالعلوم کے نذر کیے خدا انکو دین و دنیا مین جزاے خیر دے اور ہمت مین برکت عطا فرمائے۔ عام چندے سے کوئی تیس چالیس روپے اس جلسے مین بھی آئے۔ اسکے بعد یکے بعد دیگرے مولوی سید ضمیر الدین صاحب رئیس صدر گلی و سکریٹری جلسۂ دعوت اور مولوی سید ابراہیم حسین صاحب رئیس ٹیڑھی گھاٹ اور مولوی سید شرف الدین صاحب بیرسٹر بانکی پور کے یہان تکلف کے ساتھ دعوتین ہوتی رہین اور انجمن اسلامیہ بانکی پور کے ناتمام مال مین دن کو وعظ کا جلسہ ہوا۔ اور پھر رات کو بھی وعظ کا جلسہ گرم رہا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وبہ نستعین

کارروائی سالانہ جو جلاس ہفتم مین پیش کی گئی

جناب صدر انجمن و ارکان ندوۃ العلما۔ اعیان صوبۂ بہار! ندوۃ العلما کا یہ پہلا قدم ہی جو اپنے مرکز سے نکلکر دوسرے صوبہ مین آیا ہی۔ ابتک ندوۃ العلما کے چھ جلسے ہو چکے ہین اور وہ سب ممالک مغربی و شمالی و اودھ مین ہوئے ہین اسواسطے زیادہ تر اہی صوبہ کے مسلمانون کو ندوۃ العلما کے جلسون مین شریک ہونے اور اُس سے مستفید ہونے کا موقع ملا ہے تاہم آپ کو ابتدا سے جو دلاویزی اِسکے مقاصد کے ساتھ رہی ہے اسکا ظہور کئی موقعون پر ہو چکا ہے۔ آپنے ۱۳۱۴ھ مین ندوۃ العلما کے وفد کو دعوت دی اور دلی مسرت کے ساتھ اسکا خیر مقدم کیا جسکا مسرتناک نظارہ اب تک ارکان وفد کی آنکھون کے سامنے پھر رہا ہے۔ آپنے اہی کے ساتھ ندوۃ العلما کے سالانہ جلسے کو بھی دعوت دی اگرچہ میرٹھ اور شاہجہانپور کے پُرجوش مسلمانون نے اسکا موقع نہین آنے دیا مگر آپکے ارادون مین کمی نہین پیدا ہوئی۔ شاہجہانپور کے جلسے کے بعد آپنے دوبارہ دعوت دی اور اسکو ارکان انتظامیہ ندوۃ العلما نے شکر گذاری کے ساتھ قبول کیا۔ مگر افسوس ہے کہ دفعۃً طاعون کے پھیلجانے سے چند دنون کے لیے آپکو اور نیز ارکان ندوۃ العلما کو اپنا ارادہ ملتوی کر دینا پڑا۔ اِس التوا سے بھی آپکی سرگرمی مین کچھ فرق نہین پڑا اور طاعون کے دفع ہوتے ہی آپنے پھر تاریخین مقرر کین حقیقت یہ ہو کہ آپکا عزم و استقلال تحسین و آفرین کے

قابل ہے اور اس سے امید پڑتی ہے کہ وہ صرف جلسے کے انعقاد اور اسکی ظاہری شان و شوکت تک محدود نہ رہے گا بلکہ آپکی دیرپا سرگرمی سے مسلمانون کو زیادہ فائدہ اُٹھانے کا موقع ملے گا۔

صاحبو! قاعدے کے موافق مجکو آپکی خدمت مین سالگذشتہ کی رپوٹ پیش کرنی چاہیے مگر مین بجاے اس بات کے کہ سالگذشتہ کے موصولہ مجاریہ کی تعداد اور اسی قسم کی چھوٹی چھوٹی باتین پیش کرکے آپکا وقت ضائع کرون یہ بہتر سمجھتا ہون کہ پہلے مختصر طریقے سے اس بات کو بیان کرون کہ ندوۃ العلما اپنے مقاصد مین اب تک عملی کامیابی کسقدر حاصل کرچکا ہی جس سے آپکو آیندہ کے واسطے مفید نتیجہ نکالنے کا موقع حاصل ہو اور آپ اس بات کا اندازہ کرسکین کہ اس سے مسلمانون کے توقعات پورے ہوسکتے ہین یا نہین اسکے بعد اسکی تمام شاخون کے عملی واقعات کا ذکر کرونگا اور گو کہ ان بے مزہ باتونمین آپ کا کسیقدر وقت صرف ہوگا مگر مجکو امید ہی کہ آپ اسکو بہت دلچسپی سے سُنین گے۔

حضرات! ندوۃ العلما جن ضرورتون کے پورا کرنے کو قائم کیا گیا ہی اور اس سے جو فوائد مسلمانون کو حاصل ہوسکتے ہین وہ اسقدر زیادہ ہین جنکو مین اسوقت بیان نہین کرسکتا صرف دو مقصدونکی طرف آپکا خیال مین رجوع کرانا چاہتا ہون (۱) اصلاح نصاب و طریقہ تعلیم (۲) رفع نزاع باہمی علما۔ اور مین سمجھتا ہون کہ انھین دو مقصدون کے ساتھ مسلمانونکی دینی و دنیوی ترقی وابستہ ہی اسی وجہ سے جس مبارک وقت مین ندوۃ العلما کی بنیاد پڑی ہی اُسوقت یہی دو مقصد پیش نظر تھے پھر رفتہ رفتہ اور مقاصد اضافہ کیے گئے۔

انھین دو مقصدون کو پیش نظر رکھکر ندوۃ العلما کی شش سالہ کارروائیون کو دیکھنا چاہیے کہ اُسنے ان مقصدونکے حاصل کرنے مین کہان تک کامیابی حاصل کی ہے۔

"پہلا مقصد اصلاح نصاب و طریقہ تعلیم ہے" آپکو معلوم ہی کہ جس چیز کی اصلاح کا خیال ندوۃ العلما کے ارکان کو پیدا ہوا تھا وہ انصاف پسند نگاہون مین کیسا ضروری مگر عام طور پر کتنا بڑا جرم

سمجھا جاتا تھا جسکے سامنے خیانت مجرمانہ کی کوئی حقیقت نہین تھی مگر ندوۃ العلما نے اسکے نسبت بہت قوت کے ساتھ اپنا خیال ظاہر کیا اور صرف خیال ہی ظاہر نہین کیا بلکہ اسکی عملی کوشش شروع کی اور نہایت متانت اور سنجیدگی کے ساتھ ہندوستان کے نامور اور معزز علما کی رائین اسکے متعلق حاصل کین جسمین جناب مولانا محمد لطف اللہ صاحب مفتی عدالت عالیہ حیدرآباد۔ مولانا شاہ محمد حسین صاحب الہ آبادی۔ مولانا عبداللہ صاحب ٹونکی۔ مولانا محمد فاروق صاحب چریاکوٹی کی رائین اور تجویزین شامل ہین ان سب حضرات نے ندوۃ العلما کی اس تجویز کے ساتھ اتفاق کیا کہ نصاب مروجہ قابل اصلاح و ترمیم ہے گو جزئیات مین کچھ کچھ اختلاف باقی رہا جسکو دور کرنے کے لیے کئی بار خاص علما کی مجلسین منعقد ہوئین سب سے بڑی مجلس رجب ۱۳ھ ہجری مین منعقد ہوئی تھی جسمین مولانا عبداللہ صاحب ٹونکی۔ مولانا محمد فاروق صاحب چریاکوٹی اور اکثر مدارس اسلامیہ کے مدرسین موجود تھے۔ اُسنے تمام تجویزون پر غور کرنے کے بعد جو نصاب بنایا اُسکی نقلین علما کو بھیجی گئین اور پھر اُنسے رائین لی گئین یہان تک کہ درجۂ ابتدائی کا نصاب جو بالفعل دارالعلوم مین جاری ہے تجویز کیا گیا۔

اس نصاب مین جو خوبیان ہین وہ دیکھنے کے متعلق ہین سب کا بیان کرنا مشکل ہے تاہم بعض خصوصیتین مین ظاہر کرتا ہون (۱) یہ کہ اسکی مدت خواندگی صرف تین سال کی ہے اگر دس برس کے سن کا لڑکا اسکو شروع کرے تو تیرہ برس کے سن تک وہ فارغ ہوکر انگریزی پڑھ سکتا ہے (۲) یہ کہ اسمین کتابین ہر فن کی بہت کم رکھی گئی ہین مگر ایسی کتابین انتخاب کی گئی ہین جنکے پڑھنے سے استعداد بھی بڑھے اور مسائل کا استیعاب بھی ہوجائے (۳) یہ کہ سہ سالہ خواندگی کے بعد عربیت اسقدر ہوجائیگی کہ فارغ شدہ طالب العلم عربی لکھنے پڑھنے پر بخوبی قادر ہوگا (۴) یہ کہ اسی مدت مین حدیث۔ فقہ۔ فرائض۔ اخلاق اور عقائد کے معلومات بقدر ضرورت حاصل ہوجائین گے اور کلام مجید کا ترجمہ بے تکلف کرسکے گا

(۵) یہ حساب اربعہ متناسبہ وحساب تجارت تک اقلیدس کا پہلا مقالہ اور جغرافیۂ عالم اور تاریخ الخلفا بھی طے ہوجائے گا جو ایسے طلبا کو جو اسکے بعد انگریزی پڑھنا چاہین گے بہت مدد دیگا۔ اور جو تجارت وغیرہ مین اپنی زندگی بسر کرنا چاہین اُنکے واسطے دینی دُنیوی معلومات کا ذخیرہ ہوگا۔

صاحبو! اگرچہ اکثر بلکہ کُل مدارس اسلامیہ مین جو اب تک قائم ہوچکے ہین بعینہ وہ نصاب قائم نہین رکھا گیا جو حضرت ملّا نظام الدین قدس سرہ کا ترتیب دیا ہوا ہے اور اس حیثیت سے وہ بھی جدّت کا دعوی کرسکتے ہین مگر یہ عجیب لطف کی بات ہو کہ ان مدارس کے بانیون اور مہتممون نے نصاب کو زمانہ حال کی ضرورتون کے موافق کرنے کی جگہ پر اسکو اور پیچھے ہٹا دیا ہو اگر وہی نصاب جو ملا صاحب کا بنایا ہوا ہو بدون اِن چیزون کے آمیزش کے رکھا جاتا جو بعد مین اضافہ کی گئی ہین اور اُنکی جگہ کچھ بچا لیجاتی جس سے مدت خواندگی مین بہت معقول کمی ہوتی اور کسیقدر وقت بکار آمد چیزون مین صرف کیا جاتا تو کچھ مضائقہ نتھا مگر اُنھون نے ایسا نہین کیا اِس سے آپ اندازہ کرسکتے ہین کہ نصاب تعلیم مین سہولت پیدا کرنے کی جگہ کسقدر مشکلات بڑھا دیے گئے ہین اِسی کا نتیجہ ہو مدت خواندگی اور بھی بڑھ گئی ہو اسیوجہ سے وہ لوگ جو اپنی اولاد کو دینی ودنیوی دونون قسم کی تعلیم دلانا چاہتے ہین اپنے مقصد مین ناکامیاب رہتے ہین۔ ندوۃ العلما نے ان سب باتونپر لحاظ کرکے نصاب مرتب کیا ہو۔

اِس نصاب کے اِس زمانے کی ضرورتون کے موافق ہونے کا اس سے صحیح اندازہ ہوسکتا ہو کہ اِسکو نئے خیال کے لوگون نے بھی دل سے پسند کیا ہے۔ مین اسکی شہادت مین نواب محسن الملک بہادر کی ایک تحریر کا اقتباس کرتا ہون جس سے بہتر کوئی شہادت نہین ملسکتی نواب صاحب لکھتے ہین

"مین اِس بات کے بیان کرنے سے خوش ہون کہ اس مدرسے مین درجۂ ابتدائی کا نصاب جو رکھا گیا ہے اسمین صرف تقلید پورانے

مدارس کی نہین کی گئی بلکہ ضروری اور مفید اصلاح کے بعد نصاب تعلیم
قائم کیا گیا ہی اور جو شخص عربی کے مدارس اور اُنکے طریقۂ تعلیم سے
واقف ہی وہ سمجھ سکتا ہی کہ نہایت خوبی سے موجودہ نصاب مین اصلاح
کی گئی ہے"

طریقۂ تعلیم کی اصلاح ایسی چیز نہین ہے جو صرف کاغذون پر لکھدینے سے ہوسکے اسکا مدار زیادہ تر عملی کارروائی پر ہے ندوۃ العلما نے اسی خیال سے پہلے یہ بات چاہی تھی کہ مدارس اسلامیہ موجودہ مین طریقۂ تعلیم کی اصلاح کیجائے اور طلبا کی تربیت کا بھی انتظام ہو مگر چند دنون کے بعد معلوم ہوا کہ مہتممین مدارس اسکو آسانی سے منظور نہین کرینگے جبتک کہ اُنکو کامیابی کے نمونے نہ دکھائے جائین اس خیال سے دارالعلوم کے قائم کرنے کی تجویز کو جو ہنوز انکے دماغون مین چکر کھا رہی تھی قوت ہوگئی اور ۱۳۱۳ھ کے جلسے مین یہ تجویز منظور ہوئی اور ۱۳۱۶ھ مین ضرورت پر نظر کرکے دارالعلوم کے ابتدائی درجے کا افتتاح کیا گیا۔ اس دو ڈیڑھ برس کے عرصے مین جو کامیابی ہمکو ہوئی ہے اسکا اندازہ نتیجۂ امتحانات سے ہوسکتا ہے اور نیز ایسے قابل حضرات کی شہادت پیش کیجاسکتی ہے جنپر ملک کو پورا اطمینان ہوسکتا ہے اور مین اُنکو دارالعلوم کے رپوٹ مین آپکے سامنے پیش کرونگا اسوقت مین صرف دو صاحبونکی تصدیق پر اکتفا کرونگا کہ جنسے صوبۂ بہار کا ہر شخص واقف ہی۔ نواب بہادر مولوی سید امیر حسن خانصاحب سی آئی ای پریسیڈنسی مجسٹریٹ کلکتہ اور مولوی سید شرف الدین صاحب بیرسٹرایٹ لا ان دونون نے دارالعلوم مین تشریف لیجاکر طلبا کے حالات کو بچشم خود ملاحظہ کیا ہی اور انکی قابلیت اور استعداد کو ہر حیثیت سے جانچا ہی آپ انھین سے دریافت کیجیے کہ وہ کس چیز سے متاثر ہوکر واپس تشریف لائے ہین۔

صاحبو! ندوۃ العلما کی چند روزہ کوشش کا ایک غیر محسوس مگر نہایت مفید اثر ملک مین اور پایا جاتا ہے جو ہماری کامیابی کا بہت بڑا ثبوت ہی اور وہ ملک و قوم کی گذشتہ اور

موجودہ حالتون پر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ ایک مدت سے عربی علوم اور فنون کی کیا حالت ہی باوجودیکہ جابجا مدارس عربیہ قائم ہین اور ہوتے جاتے ہین یہان تک کہ شہر و دیہ گذر کر قریون مین بھی جاری ہوچکے ہین اور ایک لاکھ روپے سے زیادہ قومی چندون کے ذریعے سے مسلمانون کا اپنر صرف ہو رہا ہے مگر روز بروز علوم مندرس ہوتے جاتے ہین اور جسقدر مدارس کھلتے ہین اُسیقدر مسلمانونکی توجہ انکی طرف سے ہٹتی جاتی ہے اور لطف یہ ہی کہ جو حضرات اس مدارس کے بانی اور مہتمم ہوتے ہین اور بیش قرار چندون سے مدد دیتے ہین وہ خود اپنی اولاد کو مدارس اسلامیہ مین تعلیم دلانا پسند نہین کرتے یہی وجہ ہی کہ ان مدارس مین اس ملک کے لڑکے بہت کم تعلیم پا رہے ہین - تمام طلبا تقریباً غیر ملکون کے باشندے ہین جو فارغ التحصیل ہونے کے بعد اپنے ضروریات زندگی کے پورا کرنے مین ایسے مصروف ہو جاتے ہین جس سے نہ اس ملک کو فائدہ پہونچا سکتے ہین نہ اپنے ملک کے کام کے رہتے ہین اِس سے آپ اندازہ کر سکتے ہین کہ وہ مدارس کیا باعتبار نصاب درس کے اور کیا باعتبار طریقۂ تعلیم و تربیت کے اِس اصول پر قائم ہی نہین ہوئے جس سے لوگون کو فائدہ پہونچ سکے ورنہ اہل اسلام کو انسے ہٹنے کی کوئی وجہ نہین تھی - مسلمانون کے ہاتھ سے سب چیزین نکل گئین مگر ابھی تک خدا کے فضل سے مذہب اور مذہب کا احترام انکے دلون مین باقی ہے وہ اس بات کے خواہشمند ہین کہ انکی اولاد کو اس طریقے سے تعلیم دیجائے جس سے مذہب کا رنگ بھی اپنر چڑھے اور وہ دنیا مین بلند نظری کے ساتھ زندگی بسر کر سکین اسی واسطے وہ مدارس قائم کرتے ہین روپیہ صرف کرتے ہین مگر نمونۂ تعلیم کو اپنی مرضی کے موافق نہ پاکر اس سے خود ہٹ جاتے ہین بہرحال کوئی سبب ہو واقعات یہ ہین کہ باوجود مدارس اسلامیہ کے جابجا قائم ہونے کے علوم عربیہ مندرس ہوتے جاتے ہین اور اگر چند دنون یہ حالت قائم رہتی تو خطرناک حد تک پہونچ جاتی مگر ندوۃ العلما کے قائم ہونے اور مسودۂ دارالعلوم کے

شائع ہونے سے مہتممین مدارس قدیمہ نے جنبش کی اور اپنی حد سے ہٹے بعضون نے
اپنے نصاب اور طریقۂ تعلیم مین بہت کچھ اصلاح کرلی ہی اور بعضون نے از سر نو جدید طریقہ
سے مدارس کھولدیے ہین چنانچہ انجمن حمایت اسلام لاہور نے حمیدیہ کا افتتاح کیا اور
انجمن نعمانیہ لاہور نے اپنے مدرسے کے قواعد مین کم وبیش ترمیمین کی ہین اور مین نے
سُنا ہی کہ مدرسۂ عربیۂ دیوبند کے مہتممین نے (جو ہندوستان کے مدارس عربیہ مین ممتاز
حیثیت رکھتا ہی) اسکو دارالعلوم بنانے کا ارادہ کیا ہے۔ مدرسۂ امدادیۂ دربھنگہ نے ایک
حد تک اپنی تجویز کو وسیع پیمانے پر قائم کرلیا ہی اور انھین اصُول پر چلنا چاہتا ہی جو ندوۃ العلما
نے قائم کیے ہین۔ مدرسۂ اسلامیہ فتحپور کے بانی اور مہتمم یہ چاہتے ہین کہ وہ اپنے مدرسے
مین دارالعلوم کے ماتحت اِسکے نصاب اور قواعد کی پابندی کے ساتھ دارالعلوم کی
ایک شاخ کھولین۔ اگرچہ مین یہ نہین کہہ سکتا کہ یہ حضرات اپنے ارادون مین کہان تک
کامیاب ہونگے لیکن اسمین شبہہ نہین کہ یہ امنگ انکو ندوۃ العلما کی اُٹھان سے پیدا
ہوئی ہے اور یہ ہماری کامیابی کی بہت بڑی دلیل ہی اور ہم نہایت سچے دل سے
اِس بات کے متمنی ہین کہ وہ اپنے ارادون مین کامیاب ہون چشم ما روشن دلِ ما شاد۔

دوسرا مقصد اور نہایت عمدہ مقصد ندوۃ العلما کا اتفاق اور رفع نزاع باہمی ہے
مگر آپ جانتے ہین کہ جیسا یہ عمدہ اور ضروری مقصد ہے ویسی ہی اِسکی عملی کارروائی دشوار ہی
ندوۃ العلما نے جسوقت اسکا نام لیا اُسی وقت سے غلط فہمیان پیدا ہونے لگین اور
بعض لوگونکی ناعاقبت اندیشی سے رفتہ رفتہ مخالفت کا ایک طوفان بے تمیزی برپا
ہوگیا مگر ندوۃ العلما نے نہایت متانت اور سنجیدگی سے اِسکی کوشش جاری رکھی اور بجاے
اِسکے کہ اِنسے دست وگریبان ہوجاتا اُسنے انکی تمام مخالفتون کو بے پروائی کی نظر سے
دیکھا کیونکہ اِسنے پہلے ہی اسبات پر غور کرلیا تھا کہ جن اصلاحون کے وہ خواہشمند ہین وہ
اِصلاحین نہین ہین بلکہ اُن لوگونکی غلط فہمی یا ناعاقبت اندیشی کے نمونے ہین ندوۃ العلما کے

اِس طرز و سلوک سے ملک کے سنجیدہ خیال لوگون نے اِسکو دل سے پسند کیا اور اسکی قبولیت بڑھ گئی اِس سے آپ اندازہ کر سکتے ہین کہ ندوۃ العلما کی یہ کارروائی نہایت دانشمندانہ اصُول پر مبنی تھی جو بجاے خود اس مقصد کی عملی کارروائی ہے۔

مگر مین اِس سے قطع نظر کرکے ایک ایسے امر کیطرف آپکا خیال رجوع کرانا چاہتا ہون جسسے آپکے ذہن نشین ہو جائے گا کہ ندوۃ العلما خود اِس مقصد کی عملی کارروائی اور اپنے دعوے کی آپ دلیل ہے ع آفتاب آمد دلیل آفتاب۔

آپکو معلوم ہے کہ ہندوستان مین جسقدر باہمی نزاعین مسلمانون مین برپا ہوتی ہین اور رفتہ رفتہ فوجداری اور مقدمہ بازی اور آخر کو فریقین کی تباہی پر انکا خاتمہ ہوتا ہے انکی بنیاد زیادہ تر فروعی اختلافات پر ہوتی ہے اور یہ اختلاف علما سے شروع ہوتا ہے اِسکے بعد اِنکے ارادتمندون مین (جو اختلاف اور مخالفت مین فرق نہین کر سکتے) منازعت پیدا ہو جاتی ہے اور وہ اِس نوبت تک پہونچ جاتی ہے کہ خود انکے مقتداؤن کا اپنے قابو نہین باقی رہتا اگر ابتدا ہی سے اختلاف حد اختلاف سے متجاوز ہو کر بازیچۂ عوام نہ بنتا تو اِسکی نوبت نہ آتی۔

یہ بھی آپکو باور کرنا چاہیے کہ علما کا باہمی اختلاف جو مناظرے کی حد سے کبھی نکلکر مجادلہ و مکابرے تک پہونچ جاتا ہے اسکا اصلی سبب یہ ہے کہ اب تک علما کی جماعت مین ربط و اتحاد کا کوئی خاص سلسلہ نہ تھا جسکی وجہ سے ایک کو دوسرے کے حالات اِسکے خیالات اِسکی پاکبازی اور تدین سے واقفیت نہین تھی اور فطرت انسانی کا تقاضا یہ ہے کہ ایسی حالتین مخالف کی ایک صورت مثالی ذہن مین آجاتی ہے اور ان اوصاف غیر واقعیہ سے اسکو متصف مان لیا جاتا ہے جنکی بنا سُنی سُنائی باتون پر ہوتی ہے اور اسکے خیال سے نفرت اور وحشت کا مادہ پیدا ہوتا ہے اور فروعی اختلاف پر خیالی ضمیمہ لگاکر مخالفت کی بنیاد قائم کر دی جاتی ہے۔ اب کہان ہے وہ خیر القرون جسمین معمولی سے معمولی باتون مین بھی رسوا

و درایت کے اصول کا برتاؤ کیا جاتا تھا لیکن جب ندوۃ العلما ہر سال اسقدر پاکیزہ مشرب اور بلند خیال علما کو جتنے کہ اسوقت مجتمع ہین اور آپ انکی زیارت کو آنکھون کا سُرمہ بنا رہے ہین ایک جگہ جمع کرتا ہے اور ایک جگہ مجتمع ہونے سے انکو تبادلۂ خیالات کا موقع ملتا ہے تو ناممکن ہے کہ ایک کو دوسرے سے وحشت و نفرت پیدا ہوا اور انکا باہمی اختلاف مخالفت کی حد تک پہونچے اور وہ اِس بات کو جائز رکھین کہ اِنکے ارادت مند دوسرے کی تضلیل و تذلیل کے درپے ہون مین اسکو اصول موضوعہ کے طور پر آپسے منوانا نہین چاہتا بلکہ اسکو واقعات سے دکھا سکتا ہون مگر چند واقعے بیان کرکے آپ کا زیادہ وقت لینا نہین چاہتا صرف وہ واقعے بیان کرون گا جو آپ کے صوبے یا اِسکے قریب قریب کے ہین۔

آپ کو معلوم ہے کہ چند سال پیشتر مولوی امانت اللہ صاحب غازیپوری اور مولوی ابو محمد ابراہیم صاحب آروی کے باہم کیسی شرمناک نزاعین برپا تھین جنکی وجہ سے فوجداریان ہوئین۔ مقدمہ بازیان ہوئین مسجدین تقسیم کی گئین اور اُن دونون کا ایک جگہ جمع ہونا دشوار ہوگیا۔ مگر ندوۃ العلما کے دوسرے سالانہ جلسے مین جب یہ دونون صاحب تشریف لائے اور جس مقصد سے آئے تھے اُسکو خوب سمجھ لیا تو نہایت آسانی کے ساتھ ہزارون آدمیون کے سامنے دونون نے معانقہ کیا اور تلافی مافات ایسی خوبی سے کی کہ پھر نفس واپسین تک مولوی امانت اللہ صاحب مرحوم و مغفور نے اور اب تک مولوی محمد ابراہیم صاحب سلمہ اللہ تعالے نے ان شرمناک ہنگامون مین پڑنا پسند نہین کیا ممکن ہو کہ اِس واقعے کو شخصی واقعہ قرار دیا جائے مگر جو لوگ اِن حضرات کے وسعت اثر سے واقف ہین (اور آپسے زیادہ کون واقف ہوسکتا ہے) وہ اِس بات کو باور کرسکتے ہین کہ یہ معانقہ دو آدمیونکا معانقہ نہ تھا بلکہ لاکھون کا جو صرف ندوۃ العلما کی برکت ہے۔

مین آپ کو اِس بات کا یقین دلاتا ہون کہ یہ اتفاق باہمی بے اثر نہین رہا نہ وہ اب اگلی سے نزاعین ہین نہ فوجداریان نہ مقدمہ بازیان اگر دو ایک جگہ مقامی خصوصیتونکی

وجہ سے جنگ و جدل کی نوبت آجاتی ہے تو وہ بہت جلد فرو ہو جاتی ہے اور امید ہے کہ جسوقت ہمارے علمائے کرام اور مشائخ عظام جنکی نورانی صورتین اِس جلسے کو روشن کر رہی ہین اور نیز وہ بھی جو اِس جلسے مین تشریف نہین لاسکے جب اپنے اپنے حدود اثر مین اِس بات کا لحاظ رکھینگے تو اِن ہنگامونکا ذکر بھی آپ نہ سنین گے۔

مگر صاحبو! ندوۃ العلما نے اپنے مقاصد کے وسیع دائرے سے اُمور سیاسیہ کو مطلقاً باہر رکھا ہے اور یہ اِسکے دستور العمل ہی کا جزو نہین ہے بلکہ اِسنے اپنی شش سالہ کارروائی سے اِس بات کو ثابت کر دیا ہے کہ اِسکے قول اور عمل مین کچھ تفاوت نہین ہے۔ ندوۃ العلما کے ارکان اس بات کو اچھے طور پر سمجھتے ہین کہ اہل اسلام کے ترقی کرنے مین جو چیز حارج ہے وہ جہالت اور نا اتفاقی ہے اسی وجہ سے اُنھون نے اِنھین دونونکو پیش نظر رکھکر اپنی کارروائی کا آغاز کیا ہے اور اِس سے ناواقف نہین ہین کہ وہ اپنی ترقی کی رفتار کو صرف حکومت کے سائے مین بڑھا سکتے ہین اور گورنمنٹ کی مہربانی سے جو امن و آزادی انکو حاصل ہوئی ہے اس سے اُسیوقت فائدہ اُٹھا سکتے ہین جبکہ وہ امور سیاسیہ سے علیحدہ رہکر کارروائی کرین۔

جناب صدر انجمن و ارکان ندوۃ العلما! اگرچہ مین نے ندوۃ العلما کے مقاصد سے بہت اختصار کے ساتھ بحث کی ہے لیکن مجکو اندیشہ ہے کہ مین نے آپکا زیادہ وقت لیا اسواسطے اب مین اِسکی کارروائی بابت سالگذشتہ کے آپکے سامنے پیش کرتا ہون۔

تعمیل تجویزہاے منظور شدہ

سالگذشتہ مین شاہجہانپور کا جلسہ جس کامیابی کے ساتھ ہوچکا ہے اُسکی روداد چھپواکر شائع کردی گئی ہے۔ اِس جلسے مین صرف دو تجویزین منظور ہوئی تھین اوّل یہ کہ شاہجہانپور کی گورنمنٹ اسکول مین تعلیم دینیات کا انتظام کیا جائے دوسرے یہ کہ نواب محسن الملک نے علیگڑھ یونیورسٹی کا خاکہ بغرض استصواب بھیجا ہے وہ چند اہل الرائے کے سپرد کیا جائے تاکہ وہ غور کرکے

ایسا نصاب مرتب کردین جو مسلمانون کے دینیات و علوم مشرقیہ کی ضرورتونکو پورے طور پر حاوی ہو اور بعد تجویز اس نصاب کو جلسۂ انتظامیہ مین پیش کرین اور جلسۂ انتظامیہ بعد غور و بحث کے جو امر طے کرے وہ نواب محسن الملک کے پاس منجانب ندوۃ العلما بھیجا جائے پہلی تجویز کی تعمیل جس خوبصورتی کے ساتھ ہوئی ہے اسکا اندازہ آپ اس سے کر سکتے ہین کہ اس تجویز کے منظور ہونے کے بعد مولوی شاہ عبد الواحد خانصاحب رئیس شاہجہانپور نے خاص اس کام کے لیے ایک سو چالیس روپیہ سالانہ منافع کی جائداد اپنی جائداد موقوفہ سے علیحدہ کرکے ندوۃ العلما کے سپرد کردی اور ندوۃ العلما نے اسکا انتظام معین الندوہ شاہجہانپور کی ذمہ داری مین دیا اور اسنے ۱۶۔ اکتوبر ۱۸۹۹ء کو بعد خط و کتابت ڈائرکٹر سررشتۂ تعلیم کے گورنمنٹ اسکول مین تعلیم دینیات کی شاخ کھولدی اور مولوی محمد ناصر صاحب شاہجہانپوری کو اس کام کے لیے مقرر کیا چنانچہ وہ اب تک جاری ہے اور اسکی یہ کارروائی دوسری انجمنون کے لیے قابل تقلید ہے۔ دوسری تجویز کی تعمیل اب تک نہین ہوئی اور اسکا بڑا سبب یہ ہی کہ دینیات اور علوم مشرقیہ کا نصاب بنانا اس بات پر موقوف ہی کہ یونیورسٹی کے متعلق جو امور حامیان یونیورسٹی کے نزدیک زیر بحث ہین طے ہو جائین تاکہ وقت اور فرصت کے لحاظ سے نصاب مرتب کیا جائے۔

جلسہائے انتظامیہ

جلسۂ شاہجہانپور کے بعد سال زیر بیان مین چار جلسے انتظامیہ مختلف اوقات مین منعقد ہوئے اور انمین زیادہ تر دار العلوم کے نصاب درس طریقۂ تعلیم۔ نظم و نسق دار الاقامہ۔ انتخاب مدرسین اور قواعد داخلۂ طلبا وغیرہ پر غور و فکر کیا گیا اور انتظام مین خوش اسلوبی پیدا کرنے کے متعلق تدبیرین سوچی گئین جنکو آپ دار العلوم کی رپورٹ مین مفصل پائین گے یہان پر صرف چند امور مہمہ کا ذکر کرنا مناسب ہی۔

(۱) سب سے پہلا کام اس جلسے نے یہ کیا کہ مولانا محمد فاروق صاحب عباسی چریاکوٹی

کو مدرس اوّل مقرر کیا جو تبحر علمی۔ وسعت معلومات اور طریقۂ تعلیم مین نہایت بلند پایہ رکھتے ہین (۲) طلبا کے حفظ صحت کی نگرانی اور علاج کے لیے حکیم خورشید علی صاحب لکھنوی کو تکلیف دی جو مدرسے کے قریب رہتے ہین حکیم صاحب نے اِس خدمت کو بلا معاوضہ منظور فرمایا اور ازراہ ہمدردی کے روز ایک بار اور ضرورت کے وقت کئی بار دارالعلوم مین تشریف لاتے ہین (۳) دارالعلوم کے انتظام کے لیے ایک کارکن کمیٹی مجلس دارالعلوم کے نام سے قائم کی جسکے ممبر ارکان انتظامیہ مین سے وہ حضرات منتخب کیے گئے جو دارالعلوم کی خدمت مین اپنی اوقات کا اکثر حصّہ صرف فرماتے ہین (۴) مجلس دارالعلوم کے قوانین بنائے جو چھپوا کر شائع کر دیے گئے ہین (۵) جایداد ہای موقوفہ کے متعلق قانونی کارروائی واسطے ناظم ندوۃ العلما کیطرف سے جو جائداد موقوفہ کے متولی ہین مولوی مسیح الزمانخان صاحب رئیس شاہجہانپور مولوی عبدالواجد خانصاحب رئیس شاہجہانپور۔ مولوی عبدالحی صاحب وکیل چندوسی مولوی خلیل الرحمن صاحب سہارنپوری اور مولوی غلام محمد صاحب ہوشیارپوری کو مختار مقرر کر دیا گیا (۶) مولوی فتح محمد صاحب نائب لکھنوی کو محاسب قرار دیا گیا تاکہ وہ ہفتہ وار حساب کو جانچا کرین (۷) یہ تجویز منظور کیگئی کہ دارالعلوم مین زبان انگریزی کی بھی تعلیم دیجائے اور اسکا خاکہ ایسا بنایا جائے جس سے یہ معلوم ہو سکے کہ دارالعلوم مین اِسکی تعلیم کس طریقے سے ہو سکے گی۔

اِس بیان سے آپ اس بات کا اندازہ کر سکتے ہین کہ اجلاس عام کے بعد ارکان ذمہ دار اپنے اپنے گھرون مین جاکر بیٹھ ہی نہین رہے بلکہ ندوۃ العلما کی خدمتون مین اُنھون نے اپنی اوقات کا بہت بڑا حصّہ صرف کیا ہی۔

کارروائی مجلسہای ماتحت

مجلسہای ماتحت کی کارروائی بیان کرنے سے پہلے یہ بتا دینا ضروری ہی کہ ابتک اکیس مقامون پر معین الندوہ کے نام سے ماتحت ندوۃ العلما کی مجلسین قائم ہو چکی ہین مگر افسوس ہی کہ انمین سے بہت سی

مجلسین دوسری انجمنونکی طرح خاموش ہین بلکہ بعضون کا وجود صرف صفحۂ کاغذ پر رہگیا ہے اور بعضونکی کارروائی صرف اسی امر تک محدود ہے کہ اجلاس ندوۃ العلما سے پیشتر اعلان واشتہارات وغیرہ کی اشاعت مین کچھ مدد دین۔

جو انجمنین اپنی کارروائی مسلسل جاری رکھتی ہین اور جنھون نے سال زیر بیان مین ندوۃ العلما کو مدد دی ہے اُنمین سب سے زیادہ قابل ستایش (۱) شملہ کی معین الندوہ ہے اسنے مثل سالگذشتہ کے سال زیر بیان مین بھی بہت بلندی پر اپنی کارگزاری کا اظہار کیا ہے اور مختلف وقتون مین سیکڑون روپیہ وصول کرکے دفتر مین روانہ کیے ہین اسمین مولوی غلام محمد صاحب لدھیانوی کی بیش بہا خدمت کو بہت کچھ دخل ہے جو اس انجمن کے معزز رکن ہین۔ مولوی صاحب ممدوح نے اپنی عالی حوصلگی سے اس بات کو بھی منظور کیا ہے کہ اسکول کی بڑی تعطیل مین ندوۃ العلما کی جس قسم کی خدمت اُنسے لیجائے انجام دینگے چنانچہ جس مدرسے سے انکو تعلق ہے اسکے بند ہونے کے بعد انھون نے ناظم ندوۃ العلما کی خواہش کے موافق پنجاب کا دورہ کیا آپ سُنکر متعجب ہونگے کہ ماہ رمضان مین جبکہ ہم اپنے گھرون مین آسایش کے ساتھ بسر کرتے تھے پنجاب کا گشت لگا رہے تھے اور لطف یہ ہے کہ مولوی صاحب کی شادی کو پندرہ دن سے زیادہ نہ گذرے ہونگے کہ انکو یکایک دورے کے لیے نکلنا پڑا اور اُنھون نے کچھ حق خدمت نہین لیا میرے نزدیک وہ تمام ارکان کے دلی شکریے کے مستحق ہین۔ ہماری اقبالمندی کے زمانے مین اسکی مثالین کثرت سے ملسکتی تھین مگر اب ایک بھی نہین۔

(۲) معین الندوہ شاہجہانپور جیسا کہ مین ابھی بیان کرچکا ہون ۱۶۔ اکتوبر ۱۸۹۹ء کو گورنمنٹ اسکول شاہجہانپور مین تعلیم دینیات کی شاخ کا افتتاح کیا اور مولوی شاہ عبدالواحد خانصاحب رئیس شاہجہانپور وصدر انجمن معین الندوہ کی فیاضی سے مولوی محمد باصر صاحب کو معلم دینیات مقرر کیا حقیقت یہ ہے کہ اس انجمن کی کارروائی قابل تقلید ہے اگر انجمنہای ماتحت

اپنے اپنے ضلاع مین اسکا انتظام کرین تو مسلمانون کو معتدبہ فائدہ پہونچ سکتا ہی۔

(۳) معین الندوہ بانکی پور و پٹنہ نے سال زیر بیان مین جو خدمتین کی ہین انھین کا یہ نتیجہ ہے کہ آج ہزارہا مسلمان اِس وسیع مکان مین مجتمع ہین اور صدہا علماے کرام و شایخ عظام کے انفاس متبرکہ سے مستفید ہو رہے ہین انکی میزبانی کے لیے کئی ہزار روپیہ جمع کیا اور اپنے صرف سے ضلع مظفر پور و دربھنگہ مین واعظ روانہ کیے تاکہ ندوۃ العلما کے مقاصد لوگون کے دلنشین کرکے جا بجا مجلسہای ماتحت قائم کرین چنانچہ مولوی عبدالغفور صاحب داناپوری کی کوشش سے کئی مقامون پر مجلسین قائم ہوچکی ہین۔

(۴) معین الندوہ اسلام پور نے بھی سال زیر بیان مین ندوۃ العلما کے مقاصد و فوائد کی اشاعت مین سرگرمی کے ساتھ کوشش کی ہی اور مین نہایت خوشی سے اس بات کے ظاہر کرنے پر آمادہ ہون کہ اِسکے سکریٹری مولوی شاہ منیرالدین احمد صاحب رئیس اسلامپور کی کوشش سے اس نواح مین ندوۃ العلما کا اثر بہت زیادہ پھیل گیا ہے اور ایک حد تک ندوۃ العلما کو مالی مدد بھی حاصل ہوئی ہے۔

علاوہ ان ارکان اربعہ کے انجمنہای معین الندوہ امرتسر۔ کرنال۔ پانی پت بھلور اور وزیرآباد نے بھی چندۂ رکنیت کی فراہمی اور اشاعت مقاصد مین کم و بیش توجہ کی ہی۔

دورۂ وفود

سال زیر بیان مین صرف اضلاع روہیلکھنڈ مین وفود روانہ کیے گئے سب سے پہلے بریلی وفد بھیجا گیا اسمین خود ناظم ندوۃ العلما اور مددگار ناظم و دیگر ارکان انتظامیہ شریک ہوئے تھے اِس وفد کا خیر مقدم رؤسای بریلی نے دلی مسرت کے ساتھ کیا اور اگرچہ اثنای قیام بریلی مین بہت زیادہ چندہ وصول نہین ہوا مگر مسلمانان بریلی اِسکے جلسون مین بہت دلچسپی سے شریک ہوئے اور اُنھون نے مختلف طریقون سے ہمدردی کا اظہار کیا۔ جناب شاہ نظام الدین صاحب سجادہ نشین حضرت شاہ نیاز احمد صاحب چشتی نظامی اگرچہ اپنی معذوری کیوجہ سے جلسون مین تشریف نہین لائے مگر ایک موقع پر

اُنھون نے ندوۃ العلما کے مقاصد کے ساتھ بہت ہمدردانہ لہجے مین اتفاق ظاہر کیا اور اسکی کامیابی کے لیے دعا فرمائی۔

یہی وفد بریلی سے چندوسی گیا۔ چندوسی ایک بہت چھوٹا مقام ہے مگر مولوی عبدالحی صاحب برادر نی وکیل چندوسی کی توجہ سے اِسنے توقع سے زیادہ کامیابی حاصل کی صاحب کلکٹر بہادر مرادآباد کی عنایت سے ٹون ہال مین اسکا جلسہ قرار پایا تھا اور اسمین سکریٹری صاحب و وایس چیرمین میونسپل بورڈ بھی شریک تھے اِس جلسے مین علاوہ معمولی چندے کے ایک دوکان سات سو روپے قیمت کی وقف ہوئی اور سب سے زیادہ پر لطف نواب محمد حسین خانصاحب رئیس مرادآباد کا چندہ تھا نواب صاحب ممدوح جس گھوڑے پر شرکت جلسہ کے لیے تشریف لائے تھے اُسکو ویسے ہی کسا کسایا چھوڑکر پیادہ پا چلے گئے اور گھوڑا دارالعلوم کی امداد کے لیے فی سبیل اللہ نذر کر دیا۔

چندوسی سے فارغ ہوکر یہ وفد بتحریک نواب وقارالملک بہادر کے امروہے گیا یہان بھی جلسے ہوئے اور گیارہ سو روپے سے زیادہ چندہ جمع ہوا۔ اِسکے بعد آنولہ شاہ آباد اور بعض بعض قصبات شاہجہانپور مین دورہ کرنے کا خیال تھا مگر گرمی نے ارکان وفد کو ایسا بدحواس کر دیا کہ امروہے پہونچکر علالتین شروع ہوگئین اسوجہ سے یہین سے دورہ ختم کر دیا گیا۔ البتہ ندوۃ العلما کی جانب سے پنجاب کی دو معزز انجمنونکی شرکت کے لیے سفارت بھیجی گئی انجمن نعمانیۂ لاہور کی شرکت کے لیے مولوی غلام محمد صاحب شیارپوری اور انجمن حمایت اسلام لاہور کی شرکت کے لیے مولوی عبدالحمید صاحب فرنگی محلی اور مولوی غلام محمد صاحب لدھیانوی بھیجے گئے۔

انتظام جایدادہاے موقوفہ

آپ کو معلوم ہے کہ جب غازی پور ندوۃ العلما کا وفد بھیجا گیا تھا اُسوقت مولوی محمد شریف صاحب وکیل نے اپنا بنگلہ چار ہزار روپیہ کی قیمت کا دارالعلوم کے واسطے وقف کر دیا تھا اور اسیوقت

اپنا قبضہ اِس سے اُٹھاکر ارکان معین الندوہ غازی پور کو قبضہ دلا دیا تھا معین الندوہ نے اِس مکان مین ڈپٹی افضال الحق صاحب کو بکرایہ ۱۵ رماہوار کے ٹھیرا دیا تھا مگر چونکہ اِس بنگلے مین اصطبل نہین تھا اور بنگلے کے شکست و ریخت کی مرمت کی بھی ضرورت تھی اسواسطے متولیان وقف اسکا کرایہ اصطبل کے بنانے اور شکست و ریخت کی مرمت مین صرف کرتے رہے۔ ایک سال کے بعد مولوی محمد عثمان صاحب سکریٹری معین الندوہ کا انتقال ہوگیا۔ اِس خبر کے معلوم ہوتے ہی مولوی غلام محمد صاحب ہوشیار پوری غازی پور بھیجے گئے مولوی صاحب کی کوشش سے معین الندوہ کا جلسہ ہوا اور بجاے مولوی محمد عثمان صاحب مرحوم کے مولوی امین اللہ صاحب وکیل اسکے سکریٹری اور بجای مولوی شاہ امانت اللہ صاحب مرحوم کے مولوی ابوالخیر صاحب صدر نشین قرار دیے گئے۔ مگر مولوی محمد عثمان صاحب کے انتقال کر جانے سے تعمیر و مرمت کا حساب نہین مل سکا ڈپٹی صاحب مذکور کے بیان سے یہ معلوم ہوا کہ انکا کچھ روپیہ فاضل صرف ہوچکا ہے بعد ادائے روپیہ کے ڈپٹی صاحب بنگلہ سے اُٹھ گئے اور مولوی محمد شریف صاحب وکیل نے اسکو کرائے پر لے لیا اُسوقت سے اب تک ۱۵ رہابت کرائے کے ندوۃ العلما کو وصول ہوچکے ہین مگر ہنوز اسکا حساب مکمل نہین ہے۔

(۲) ایک جایداد اورنگ آباد ضلع گیا مین مولوی محی الدین صاحب سب ڈویزنل افسر کی توجہ سے وقف ہوئی تھی جسمین مقامی ضرورتون کو نکالکر ایک حصہ دارالعلوم کے واسطے رکھا گیا تھا مگر ڈپٹی صاحب ممدوح کے تبدیل ہوجانے سے اسکی کارروائی ناتمام رہگئی اور کچھ جھگڑے بھی شروع ہوگئے اس سال پھر کوشش کی گئی ہے اور مولوی عبدالرحمن صاحب وکیل و سکریٹری معین الندوہ نے اُمید دلائی ہے کہ جلد اسکی کارروائی ہوجائے گی۔

(۳) شاہجہانپور مین جو جایداد وقف ہوئی ہین انکی فہرست روداد سال ششم کے

ساتھ مین شائع کر چکا ہون انکے متعلق اسوقت صرف اسقدر ظاہر کرنا ہے کہ انمین سے صرف مولوی مسیح الزمان خانصاحب رئیس شاہجہانپور کی جائداد موقوفہ اور ملک سخاوت علیخان صاحب کی جایداد موقوفہ کی تکمیل ابھی نہین ہوئی اور باقی سب جایدادونکی دستاویزین مکمل ہوچکی ہین اور انکا داخلخارج بھی ہوگیا ہے دستاویزین ابھی تک مولوی مسیح الزمان خان صاحب کی تحویل مین ہین جو بغرض داخلخارج کے بھیجی گئی تھین۔ مولوی مسیح الزمان خانصاحب کی جائداد کی تکمیل اب تک اسوجہ سے نہین ہوئی کہ یہ جایداد حقیقت مین مولوی صاحب کی نہین ہے بلکہ انکی بیگم صاحبہ کی ہے جو حیدرآباد مین تشریف رکھتی تھین اب وہ وہان سے تشریف لائی ہین اور اُمید ہو کہ اب اسکی تکمیل بھی جلد ہوجائے گی بیگم صاحبہ نے اس جایداد سے قبضہ اُٹھا لیا ہے اور اسکا انتظام بھی مختاران ندوۃ العلما کے سپرد کر دیا ہے۔ ملک سخاوت علیخان صاحب سے بھی اُمید ہو کہ اپنی جائداد کے متعلق تکملہ دستاویز کا جلد کرا دینگے۔

اِن جایدادون کا انتظام مولوی عبدالواحد خانصاحب اور مولوی مسیح الزمان خانصاحب کے زیر نگرانی ہے اور بغرض تحصیل وصول کے میان عبدالغنی صاحب شاہجہانپوری کو بطور کارندے کے رکھ لیا گیا ہے اور عام انتظام کے لیے ناظم ندوۃ العلما کی طرف سے حسب منظوری جلسۂ انتظامیہ منعقدۂ ۷۔ جمادی الثانی ۱۳۱۷ھ کے مولوی مسیح الزمانخانصاحب مولوی عبدالواحد خانصاحب۔ مولوی عبدالحی صاحب وکیل۔ مولوی خلیل الرحمن صاحب سہارنپوری اور مولوی غلام محمد صاحب ہوشیارپوری کے نام مختارنامہ عام کر دیا گیا ہے تاکہ کارروائی مین کچھ دقت نہو۔

(۴) چندوسی مین زوجۂ کلّن خان نے ایک دوکان سات سو روپیہ قیمت کی وقف کی تھی جسکی آمدنی ۵۰ سال ہے اسکا انتظام مولوی عبدالحی صاحب وکیل نے براہ مہربانی اپنے ذمے لیا ہے۔

عام حالات

کارروائی مذکورۂ بالا سے آپکو معلوم ہوگیا ہوگا کہ اِس سال بھی وفود اور وکلا کے دورے اچھے طور پر نہین ہوئے مگر بہ نسبت سالہاے گذشتہ کے مسلمانون نے ندوۃ العلما کے ساتھ زیادہ دلاویزی ظاہر کی ہے جسکی کیفیت موصولہ اور مجاریہ اور ارکان چندہ دہندگان کی تعداد سے معلوم ہوسکتی ہے۔

سال زیر بیان مین جو خطوط باہر سے دفتر مین آئے انکی تعداد (۱۱۴۷) اور جو دفتر سے باہر روانہ کیے گئے اُنکی تعداد (۲۵۷۰) اور جو کتابون کے پلندے بھیجے گئے اُنکی تعداد (۱۲۳۲) تھی اور کُل چندہ دہندگان کی تعداد (۱۸۹۴) تھی اِسکے علاوہ چند حضرات رُکن اعزازی ہین جنکے اسماے گرامی روداد سال ششم مین شائع ہوچکے ہین اور خوشی کی بات یہ ہے کہ اِس سال مولانا شاہ رشید الحق صاحب قادری عمادی سجادہ نشین خانقاہ پٹنہ کا نام اس فہرست مین اضافہ ہوا ہے اور جناب ممدوح نے اِسکو خوشی سے قبول کیا ہے جیسا کہ اُنکی تحریر مورخہ ۹ جمادی الثانیہ ۱۳۲۵ھ سے ظاہر ہے مگر اِسکے ساتھ ایک حادثۂ عظیم بھی ہے جسکے بیان کرنے سے مین چشم پوشی نہین کرسکتا اور وہ ہمارے شیخ المشائخ حضرت مولانا حاجی امداد اللہ صاحب چشتی تھانوی مہاجر مکہ مشرفہ کے انتقال پُرملال کا حادثہ ہے جو ہندوستان کے علما و مشائخ کے سرگروہ اور ندوۃ العلما کے سرپرست و مربی تھے اور ابتداے قیام ندوۃ العلما سے روز وصال تک اپنی ہمت اور توجہ سے ندوۃ العلما کو فائدہ پہونچاتے رہے ندوۃ العلما کے ساتھ جناب ممدوح کو جو خصوصیت تھی وہ اِس سے ظاہر ہے کہ اِسکے حالات سُننے کے وہ ہمیشہ مشتاق رہتے تھے اور جب کبھی خط پہونچنے مین دیر ہوتی تھی تو خود پیشقدمی فرماتے تھے جن تحریرون مین آپنے اِسکے متعلق اپنے خیالات ظاہر فرمائے ہین وہ برق اللامع مین چھپ گئے ہین اور اب ہم لوگونکی تسکین کا وہی ذریعہ ہوسکتے ہین انا للہ و انا الیہ راجعون۔

ایک دوسرا بہت سخت حادثہ شمس العلما مولانا محمد نعیم صاحب نظامی فرنگی محلی کے انتقال کا ہے

جو ملک العلما مولانا عبد العلی بحر العلوم کے پروتے اور بزرگان فرنگی محل کے یادگار ندوۃ العلما کے رکن اعزازی تھے۔ لکھنؤ کے جلسے کے بعد آپنے علما مشائخ اور ارکان ندوۃ العلما کی جس محبت سے دعوت اور جس شفقت سے مہمانداری فرمائی تھی اسکا مزہ اب تک اون حضرات کو یاد ہی۔ آپنے اپنے پوتے مولوی محمد عالم مرحوم اور مولوی محمد اسلم سلمہ کو ارکان ندوہ کے استقبال اور اہتمام دعوت کی اجازت دی تھی اور مولوی عبد الحمید صاحب فرنگی محلی نے اپنے داماد اور بھتیجے کو خدمت افتا کے قبول کرنیکی اجازت دی جو اب تک اس خدمت کو انجام دے رہے ہین

دار العلوم

دار العلوم کا افتتاح جمادی الاولی ۱۳۱۶ھ مین ہوا تھا مگر درحقیقت اسکی کارروائی کا آغاز شوال ۱۳۱۶ھ سے ہوتا ہے اسلیے اسمین کچھ مبالغہ نہین کہ جو رپورٹ مین آپکی خدمت مین پیش کرنا چاہتا ہون یہ اسکی پہلی رپوٹ ہی۔ مین مناسب سمجھتا ہون کہ کارروائی سالانہ کے بیان کرنے سے پہلے یہ عرض کرون کہ دار العلوم کا خیال کیونکر پیدا ہوا اور اس سے کیا مقصود ہی۔ اگرچہ اسکی بیان کرنے مین انھین باتون کا اعادہ کرنا پڑے گا جو بارہا بیان کی گئی ہین مگر ایک ایسے مجمع مین جیسا کہ اسوقت ہی اور ان لوگون کے سامنے جنکو غالباً پہلی بار اس جلسے کی شرکت کا اتفاق ہوا ہے اعادہ کرنا فائدے سے خالی نہین ہے ہوالمسک ماکررتہ یتضوع۔

صاحبو! ہندوستان مین مدارس اسلامیہ کثرت سے جاری ہو چکے ہین انکے ہوتے ہوئے بظاہر اس بات کی حاجت نہین تھی کہ ندوۃ العلما بھی ایک مدرسے کا افتتاح کرے جسمین علوم و فنون مشرقیہ کی تعلیم دیجائے لیکن جب آپ ملک کی ضرورتون کا لحاظ کرین پھر ان طلبا کے سرمایۂ علم و عمل پر غور کرین جو ان مدارس سے فارغ ہو کر نکلتے ہین تو یہ راز آپ پر مخفی نہین رہ سکتا کہ باوجودیکہ ہندوستان مین قدم قدم پر عربی مدرسے جاری ہین اور ہر سال

بیسیون طالب العلم انسے فارغ ہو کر نکلتے ہین اور اپنے وعظ و ہدایت تدریس و تصنیف سے مسلمانون کو فائدہ پہونچانے کی کوشش کرتے ہین اور خود ان علمی ذخیرون سے مستفید ہوتے ہین جو کسی زمانے مین نادر الوجود تھے مگر علمی حیثیت سے انکو اگلے علما سے کچھ مناسبت نہین سو پچاس برس پیشتر جس شان اور مرتبے کے علما بکثرت ہوتے تھے ویسے اب ایک دو بھی نظر نہین آتے نہ انکو اعلی درجے کی قابلیت نصیب ہوتی ہے نہ انکے اخلاق و عادات سے متانت اور شایستگی کا اعلی نمونہ قائم ہوتا ہے نہ دنیا کے حالات اور واقعات سے واقفیت رکھتے ہین بلکہ خود اپنی ضرورت زندگی کے پورا کرنے مین دنیا داردن کے محتاج اور دست نگر بنجاتے ہین اور آخر کار ذلت اور حقارت کی نگاہین انپر پڑنے لگتی ہین اور انکی ہدایت و ارشاد ناقابل التفات سمجھی جاتی ہے اسیوجہ سے مسلمانون کی اخلاقی حالت روز بروز بتر ہوتی جاتی ہے انکے معاملات اصول راستبازی سے دور ہوتے جاتے ہین باہمی ہمدردی مفقود ادراد ای حقوق کا سلسلہ یک قلم مسدود ہوتا جاتا ہے اور زمانے کی ضرورتین انکو مجبور کرتی جاتی ہین کہ وہ مغربی علوم و فنون کی روشنی مین نشو و نما پائین اور اپنی اولاد کو شروع سے ایسی تعلیم دلائین جس سے انکی مذہبی واقفیت انگریزی ترجمون اور عامیانہ روایتون تک محدود رہجائے اور آزادی و دہریت کے خیالات انکے دل و دماغ مین سماجائین جنمین اسلامی اخلاق کی رہائی بھی نہ ہو سکے ۔ ندوۃ العلما نے اسی ہیبتناک منظر کو دیکھکر اس امر کو تسلیم کرلیا کہ وہ اگر سلسلۂ تعلیم کو ایک حد تک اپنے ہاتھ مین نہ لیگا اور قدیم طریقۂ تعلیم اور نصاب درس مین کچھ ترمیم نکرے گا تو مسلمانون کی حالت خطرناک حد تک پہونچ جائے گی مگر یہ بات اسکو دشوار معلوم ہوئی کہ وہ موجودہ مدارس اسلامیہ مین اصلاح کی کوشش کرے اسواسطے انسنے یہ منظور کیا کہ خود ایک دارالعلوم قائم کرے جسمین طلبا کی سکونت ۔ خورد و نوش لباس حفظ صحت اور ورزش جسمانی کا انتظام ہو اور انکی تربیت و درستی اخلاق کی کوشش کیجائے اور علوم و فنون عربیہ کی تکمیل کے ساتھ ان ضرورتون کا لحاظ رکھا جائے جس سے وہ آیندہ

کسی کے دست نگر اور محتاج بننے پر مجبور رہنون نیز ان نقائص کو دور کیا جائے جو قدیم نصاب درس اور طریقۂ تعلیم سے پیدا ہو جاتے ہین۔

تقسیم درجات ہمارے مروجہ نصاب درس اور طریقۂ تعلیم مین سب سے بڑا نقصان یہ ہے کہ اسمین وقت زیادہ صرف ہوتا ہے پڑھنے والون کے وقت اور فرصت کا اسمین لحاظ نہین رکھا جاتا اسی وجہ سے جو طالب العلم اثنائے تحصیل مین اس شغل کے چھوڑنے پر مجبور ہو جاتا ہے وہ کسیطرف کا نہین رہتا حتے کہ دو چار برس پڑھنے کے بعد بھی وہ دینیات اور عربیت سے نابلد رہتا ہے۔ ایسے لوگ آپکو بہت ملین گے جنھون نے دو چار برس اسمین صرف کیے اور متوسطات تک انکی تحصیل پہونچ گئی اسکے بعد زمانے کی نامساعدت سے اُنھون نے اس شغل کو چھوڑ دیا اور اب انکے معلومات ایسے بھی نہین ہے کہ مذہب کے اُصول و فروع کا ایک مسئلہ بھی بتا سکین نہ انکی عربیت اس قابل ہے کہ وہ عربی کی تحریر و تقریر سے فائدہ اُٹھائین اسی وجہ سے جو حضرات علم و مذہب کے دلدادہ ہین وہ بھی اپنی اولاد کو عربی علوم و فنون سے محروم رکھتے ہین وہ جانتے ہین کہ عربی پڑھائین گے تو عمر کا وہ حصہ جسمین انسان کسب کمال کر سکتا ہے اسمین صرف ہو جائے گا اور پھر وہ اُن چیزون کو نہ حاصل کر سکے گا جس سے آجکل دنیا مین لوگ ترقیان کر رہے ہین اس خیال سے انکی نیک خواہش مغلوب ہو جاتی ہو اور شروع سے انکی اولاد ایسی جگہ تعلیم پانے لگتی ہے جہان مذہب و اخلاق کی انکو ہوا بھی نہین لگتی۔ ندوۃ العلما نے ان سب باتون پر لحاظ کر کے دار العلوم کے تین درجے قرار دیے ہین تاکہ ہر شخص اس سے فائدہ اُٹھا سکے **اوّل** درجۂ ادنی جسکی خواندگی تین سال کی رکھی ہے اور اس سے مقصود یہ ہے کہ جو لوگ انگریزی پڑھنا چاہتے ہین یا حرفت و تجارت کے کاروبار مین اپنا وقت بسر کرنا چاہتے ہین وہ صرف تین سال کی محنت مین دینیات اور عربیت سے اسقدر آشنا ہو جائین جتنا کہ ہر مسلمان کے لیے بحیثیت مسلمان

ہونے کے ضروری ہے **دوسرا** درجہ متوسط ہے اور اسی کو درجۂ فضیلت کہنا چاہیے اسکی مدّت خواندگی پانچ سال کی ہے یہ اُن لوگون کے لیے ہے جو علوم و فنون متداولہ مین قابلیت حاصل کرنا چاہتے ہین اِس درجے سے فارغ ہونے پر طالب العلم کو ہر علم مین کافی استعداد اور قوت قریبہ پیدا ہو جائے گی اور وہ جس علم مین چاہے گا تبحر اور کمال پیدا کر سکے گا **تیسرا** درجۂ اعلیٰ ہے جسکو درجۂ تکمیل کہنا چاہیے اور حقیقت مین دارالعلوم کا مقصود یہی درجہ ہے اِسکی مدت خواندگی دو سال کی رکھی گئی ہے اور ممکن ہے کہ جاری ہونے کے بعد اِسمین کم و بیش کرنے کی ضرورت محسوس ہو اس درجے سے مقصود صرف استعداد اور قوت قریبہ پیدا کرنا نہین ہے بلکہ قوت مطالعہ کے ساتھ تبحر علمی اور استیعاب مسائل مدنظر ہے اسلیے اِس درجے مین شوق اور میلان طبیعت کے لحاظ سے کسی خاص علم کی تکمیل کرائی جائے گی اور اسکے بعد اُسکو ایک خاص لقب دیا جائے گا۔ مثلاً مفسّر۔ محدث۔ فقیہ۔ ادیب وغیرہ۔

انگریزی زبان کی نسبت فیصلہ ہو چکا ہے کہ اِسکی تعلیم بھی دارالعلوم مین دیجائے گی مگر ہنوز یہ امر غور طلب ہے کہ کس طریقے سے اِسکی تعلیم دیجائے گی جبتک کہ اسکا نصاب اور طریقۂ تعلیم تجویز نہو اِسکے نسبت کوئی امر ظاہر کرنا قبل از وقت ہے اور شاید رپورٹ سے ایسے امر کو کوئی تعلق بھی نہین ہے۔

درجۂ ادنیٰ بالفعل ان تین حصون مین سے درجۂ ادنیٰ کھولا گیا ہے اِسکی مدت خواندگی تین سال کی ہے اور اِسمین مفصلۂ ذیل علوم و فنون کی تعلیم ہوتی ہے

صرف۔ نحو۔ ادب۔ بلاغت۔ منطق۔ فقہ۔ فرائض۔ حدیث۔ تفسیر۔ تاریخ۔ جغرافیہ حساب۔ ہندسہ۔ اِس درجے مین تعلیم پانے کے بعد طالب العلم دینیات سے بقدر ضرورت واقف ہو جائے گا اور عربیت سے اسقدر آشنا ہو جائے گا کہ وہ عربی زبان مین تحریر و تقریر سے سر دست فائدہ اُٹھا سکے اور کتب بینی اور مطالعہ کے ذریعہ سے

کہ انکا اسباب سلیقہ اور ترتیب سے رہے۔ کھانا سب طلبا یکجا کھاتے ہین۔ مطالعہ سب یکجا دیکھتے ہین۔ نیچے کی جماعتین جنکو سبق یاد کرنے کی حاجت ہو وہ مطالعہ دیکھنے والون سے علیحدہ مگر یکجا بٹھائے جاتے ہین۔ جو اوقات انکے پڑھنے کے ہین اُنمین پڑھتے اور جو اوقات کھیلنے اور آرام کرنے کے ہین اُنمین کھیلتے اور آرام کرتے ہین غرضکہ نقشۂ انضباط اوقات کے موافق ہر کام کو اپنے اپنے وقتون مین پورا کرنے کی ہدایت اور نگرانی کیجاتی ہے اور جو لوگ ان امور کی نگرانی کے لیے ذمہ دار کیے گئے ہین اُنکی نگرانی کی نگرانی ہوتی رہتی ہے۔

تہذیب اخلاق اِنکی تہذیب اخلاق کا خاص طور پر انتظام کیا گیا ہے اور مولوی عبداللطیف صاحب مدرس دوم کے متعلق یہ خدمت کی گئی ہے۔ مین نہایت خوشی سے اِس بات کا اعتراف کرتا ہون کہ مولوی صاحب نے سال زیر بیان مین اِس خدمتکو نہایت مستعدی اور توجہ سے پورا کیا ہے شب کو مختلف اوقات مین لڑکونکی دیکھ بھال اور اوقات فرصت مین انکی نگرانی کافی طور پر کی ہے۔ نماز پنجگانہ اوقات مستحب مین جماعت کے ساتھ مسجد مین ادا کرتے ہین۔ ہر وقت کی نماز کے بعد طلبا کی حاضری لیجاتی ہے اُنمین جو غیر حاضر ہوتے ہین اُنکی تنبیہ کیجاتی ہے۔ کھانا کھانے کے وقت بھی مولوی صاحب موجود ہوتے ہین اور وہ اُنکو آداب طعام سکھاتے ہین۔ شام کو ورزش کے وقت بھی سامنے رہتے ہین تاکہ وہ خلاف تہذیب حرکات کے مرتکب نہون۔ اِس نگرانی کا نتیجہ یہ ہے کہ طلبا کا چال چلن بہت اچھا ہے بعض شوخ مزاج لڑکے جو داخل ہوئے ہین وہ بھی چند روز مین سیدھے ہو گئے ہین اور طرفہ یہ ہے کہ یہ انتظام ایسے معقول اسلوب سے کیا گیا ہے کہ لڑکے نہایت شگفتہ خاطر رہتے ہین اور پڑھنے کا شوق غیر معمولی ہوتا جاتا ہے جو قابل حیرت ہے۔ اِسکی تمیز مشاہدے سے ہو سکتی ہے۔

طریقہ تعلیم مروجہ طریقۂ تعلیم بہت کچھ بدل دیا گیا ہے اب کتابی تعلیم کے ساتھ مشق عملی

بھی شامل کردی گئی ہے اور صرف ونحو کے ساتھ ساتھ ادب کی تعلیم درجہ بدرجہ رکھی گئی ہے اور شروع ہی سے تحریر پر زور دیا جاتا ہے سال اوّل مین ترکیب اضافی اور توصیفی اور جملون کے تصرفات سکھاتے جاتے ہین دوسرے سال صلات الافعال اور کلام کے مختلف پیرائے اور اسلوب اور ترجمہ کرنے کا سلیقہ پیدا کیا جاتا ہے تیسرے سال عربی مین مضمون نگاری کی مشق کرائی جاتی ہے اور ریاضی کی تعلیم مین وہی اسلوب اختیار کیا گیا ہے جو انگریزی مدارس مین جاری ہے۔ مہینے مین دو بار اساتذہ کے کسی علمی عنوان پر املا بھی کرتے ہین اور ہر ہفتے طلبا سے علمی مسائل مین مباحثہ کرایا جاتا ہی اور معمولی طریقے سے ہر مہینے امتحان ہوتا ہے جو خود مدرسین کے متعلق ہے مگر سالانہ امتحان بہت نگرانی اور احتیاط کے ساتھ ہوتا ہے اور اسکے ممتحن ملک کے نامور علما ہوتے ہین اور سرکاری مدارس کیطرح تحریری امتحان ہوتا ہے اور پرچے امتحان کے خود ممتحنین کے زیر نگرانی چھپکر عین وقت پر سر بمہر پہونچتے ہین اور اُن حضرات کے سامنے کھلتے ہین جو امتحان کے نگران ہوتے ہین۔

نتیجۂ امتحان دارالعلوم مین پہلا امتحان سالانہ تھا جو سال زیر بیان مین ۲۰۔ شعبان سے ۲۵۔ شعبان ۱۳۱۵ھ ہجری تک ہوا۔ مولانا عبدالحق صاحب قاضی ریاست بھوپال۔ مولوی مفتی عبداللہ صاحب پروفیسر اورنٹیل کالج لاہور۔ مولوی محمد طیب صاحب مدرس اعلی مدرسۂ عالیۂ رامپور۔ مولوی عبدالجبار صاحب عمرپوری۔ مولوی عبدالعزیز صاحب فرنگی محلی۔ بشیرالدین احمد صاحب ہیڈ ماسٹر اسکول کاکوری ممتحن قرار پائے تھے اور ان حضرات نے ازراہ مہربانی یہ تکلیف گوارا کی تھی کہ پرچے بناکر سربمہر عین وقت پر بھیجے۔

امتحان کی نگرانی کی غرض سے ایک معزز جماعت روسائے شہر کی پہلے سے منتخب ہوچکی تھی جسکے ممبر امتحان کے وقت ہر درجے مین موجود رہتے تھے۔ منجملہ ساٹھ طلبا کے بادی طالب العلم شریک امتحان ہوئے تھے اور آٹھ بوجہ علالت کے شریک نہین ہوسکے اسمین درجۂ دوم کے

آٹھ طالب العلم تھے باقی درجۂ اوّل کے تھے منجملہ باون شرکاے امتحان کے باعتبار مجموعی نمبر کے چالیس کامیاب ہوئے اِس سے آپ اندازہ کرسکتے ہین کہ طریقۂ تعلیم کی عمدگی کا اِس سے بہتر نمونہ کوئی مدرسہ نہین دکھلا سکتا۔

ادب کے ممتحن مولوی محمد طیب صاحب مکی نے جو مشہور ادیب ہین نتیجۂ امتحان کے متعلق جو تحریر بھیجی تھی اُسکو بلفظہ مین نقل کرتا ہون۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمد للہ الذي شید ارکان العلم باھله القائمین بفرضه ونفله والصلوٰة والسّلام علی محمد واٰله واصحابه المتمسکین بخصاله۔ اما بعد فقد طلعت علی ما تقدمت به الندوه من غرس المعارف فی قلوب الطلبة فاعجبنی واللہ طریقها وسرنی ترشیحها وتحقیقها والمامول انها اذا وانت حالتها هذه ان یفتح اللہ بها قلوبا غلفا واذانا صما ویحیی اللہ بها اماما ات ویرد علینا ما فات لازالت همة اربابها عالیة مقاصدهم علی الخافقین سامیة

	اٰمین اٰمین لا ارضی بواحدة		حتی اضیف الیها الف اٰمینا

خلاصہ اسکا یہ ہے کہ ندوۃ العلما نے طلبا کے دلون مین علوم و فنون کا جو مذاق صحیح پیدا کردیا ہی اسکو مین نے دریافت کیا خدا جانتا ہے کہ مجکو اسکے طرز و طریقۂ اسلوب و تحقیق سے حیرت افزا خوشی ہوئی۔ اگر یہی حالت قائم رہی تو امید ہے کہ اِسکے اثر سے دلون کے پردے اُٹھا دیے جائین گے اور کانون مہرہ پن جاتا رہے گا اور ایک نئی زندگی حاصل ہوگی اور جو چیزین ہمارے ہاتھون سے نکل گئی ہین وہ پھر اپس ملین گی۔

معائنہ دار العلوم

طلبا کی قابلیت اور استعداد کا صحیح اندازہ اُن معاینون سے بھی ہوسکتا ہے جو وقتاً فوقتاً ہوئے ہین اور اُن حضرات نے جو دار العلوم کے اہل الرائے ہین دار العلوم مین قدم رنجہ فرما کر طلبا کی قابلیت کی خود جانچ کی ہے وہ حضرات بھی تشریف لائے جو قدیم نصاب و طریقۂ تعلیم سے خوب واقف ہین اور وہ حضرات بھی جو مسلمانونکی موجودہ ضرورتون سے واقف اور مغربی علوم و فنون کے حامی ہین اِن دونون

قسم کے بزرگوارون نے دارالعلوم کے طریقۂ تعلیم سے اعتراف کیا ہی اور اسکو مسلمانونکے لیے مفید سمجھا ہے۔ ان سب کی رایون کا بیان کرنا طوالت کے خیال سے مین نامناسب سمجھتا ہون۔ علما مین صرف مولوی عبدالحق صاحب سابق مدرس مدرسۂ فتحپوری دہلی اور مولوی عبداللہ صاحب مہتمم مدرسۂ اسلامیۂ کرنال کی رائین پیش کرتا ہون۔ مولوی عبدالحق صاحب نے دارالعلوم مین چار دن تک قیام کرکے ہر ہر درجے کے طلبا کی جانچ کی ہے اور مولوی عبداللہ صاحب اپنے صاحبزادے کو بھرتی کرنے کے لیے آئے تھے اور کسی وجہ سے اُنھون نے اپنے ارادے کو فسخ کر دیا تھا مگر حسبوقت طلبا کیحالت اُنھون نے دیکھی تو اُنھون نے صرف اپنے صاحبزادے ہی کو داخل نہین کیا بلکہ وہ اسکی مدح وثنا مین اب تک رطب اللسان ہین۔

اہل الرائے حضرات مین سے اُن حضرات کی رائین مین بیان کرنا چاہتا ہون جو ذی علم بھی ہین ہندوستان مین بہت کم ایسے لوگ ہونگے جو نواب محسن الملک بہادر اور نواب وقار الملک بہادر سے واقف نہونگے اور یہ نہ جانتے ہونگے کہ آجکل مسلمانون مین مغربی علوم وفنون کے رواج دینے والون کے پیشرو یہی حضرات ہین۔ یہ دونون ایک ساتھ تشریف لائے اور اُنھون نے کئی گھنٹے دارالعلوم مین رہکر معائنہ فرمایا ہے نیز نواب بہادر سید امیر حسنخانصاحب سی آئی اے پریسیڈنسی مجسٹریٹ کلکتہ اور مولوی سید شرف الدین صاحب بیرسٹرایٹ لا نے خود تشریف لیجاکر دیکھا ہے اور جو کچھ لکھا ہے وہ اطمینان کے بعد لکھا ہے۔ یہ دونون حضرات اسوقت بھی اُمید ہے کہ میرے بیان کی تصدیق کرین گے۔

معائنۂ مولوی عبداللہ مہتمم صاحب مدرسۂ اسلامیۂ کرنال

مین دارالعلوم ندوۃ العلما مین بغرض داخل کرانے برخوردار مرغوب احمد کے اور دو طالب علمون دیگر کے وارد ہوا اور چند روز تک یہان قیام کرکے کارروائی مدرسہ کو نکتہ چینی کی نظر سے دیکھا اور جلسہای تعلیم وامتحان مین موجود رہکر سب حالات مین غور اور خوب

تحقیق و تفتیش کی میری فکر نے اِس امر کا فیصلہ کر دیا کہ بالفعل جسقدر مدارس عربیہ اسلامیہ اسوقت ہندوستان مین ہین وہان کسی جگہ اسقدر غور و پرداخت طلبہ کی نہین ہوتی اور نہ اِسطرح کی خوبی کے ساتھ وہان تعلیم دیجاتی ہے کہ عرصۂ قلیل مین طلبا ضبط مسائل و تحقیق مطالب و تحریر عبارت بزبان عربی و ترجمہ با محاورہ وغیرہ مضامین مین استعداد جید حاصل کر لیتے ہین لہذا مین نے بھی بہتر اور مناسب سمجھا کہ ہر سہ طلبا جنکو اپنے ہمراہ لایا تھا دار العلوم مین داخل کر دیے اللہ تعالے اِسکے بانیان اور کارپردازان کو جزای خیر دے اور قوم کو توفیق دے کہ اِسکی معاونت کرین اور فائدہ حاصل کرین۔ فقط

عبد اللہ شاہ عفی عنہ کرنالی۔ ۱۳۔ ذیقعدہ ۱۳۱۷ھ

معائنہ مولوی عبد الحق صاحب

آج مین نے مدرسۂ دار العلوم کے طلبا کا امتحان لیا بفضلہ تعالی بہت مستعد پائے بعض طالب العلمون سے اُنکے مرتبے سے زیادہ سوال کیا گیا پھر بھی جواب باصواب دیا۔ یہ کل نتیجہ مدرسین صاحبونکی جانفشانی اور مہتممون کی دیانت کا ثمرہ ہے۔ اللہ جل شانہ قوم کو توجہ بخشے کہ یہ باغ نوخیز پھل کو کامل دکھائے۔ آمین ثم آمین۔ محمد عبد الحق پشاوری۔ بتاریخ ۱۰۔ جمادی الاولے ۱۳۱۸ھ

معائنہ نواب محسن الملک بہادر

آج مین نے اِس مدرسے کو دیکھا اور تمام ضروری باتون کو دریافت کیا اور اسکی آمدنی اور خرچ کا حساب بھی میرے سامنے پیش ہوا مین اِس بات کے بیان کرنے سے نہایت خوش ہون کہ اِس مدرسے مین درجۂ ابتدائی کا نصاب جو رکھا گیا ہے اُسمین صرف تقلید پُرانے مدارس کی نہین کی گئی۔ بلکہ ضروری اور مفید اصلاح کے بعد نصاب تعلیم قائم کیا گیا ہے اور جو شخص عربی کے مدارس سے اور اُنکے طریقۂ تعلیم سے واقف ہو وہ سمجھ سکتا ہے کہ نہایت خوبی سے موجودہ نصاب مین اصلاح کی گئی ہے۔ طریقۂ تعلیم مین بھی پُرانے مدرسون کی تقلید نہین کیگئی بلکہ اُس طریقے پر عمل کیا گیا ہے جس سے لڑکے اصلی استعداد حاصل کرین اور بے سود لفظی بحث مین اپنا

وقت ضائع نہ کرین۔ چونکہ اِس مدرسے کے منتظم اپنے علوم سے بھی واقف ہین اور نئے طریقۂ تعلیم سے بھی جسکو علماے روم ومصر نے پسند کیا ہے آگاہ ہین اور مولوی محمد فاروق صاحب خوش قسمتی سے اُنکو ملگئے ہین اِسلیے جو اصلاح طریقۂ تعلیم مین ہوئی اور جو ترقی آیندہ ہوگی اُسپر مجھے کچھ تعجب نہین ہے۔ لڑکون کا امتحان میرے سامنے لیا گیا۔ اُس سے معلوم ہوا کہ جو کچھ اُنکو پڑھایا جاتا ہے وہ اُنکے حافظے ہی مین نہین رہتا بلکہ دماغ مین۔ مین اِس قسم کی تعلیم کو اپنے مسلمان بچون کے لیے نہایت مفید سمجھتا ہون اور اِس مدرسے کی کامیابی کے لیے دعا کرتا ہون۔ ۲۰۔ اگست سنہ ۱۹۰۰ء۔ محسن الملک

معاینۂ مولوی شرف الدین صاحب بیرسٹرایٹ لا

وقت قیام نمونۂ دارالعلوم سے مجھے برابر شوق تھا کہ اِس نمونے کو دیکھکر اندازہ کرسکون کہ آیندہ اِسکی ترقی کہان تک ہوسکتی ہے اور آیا اس دارالعلوم کی تعلیم مانع تعلیم انگریزی ہوسکتی ہے کہ نہین۔

حقیقت یہ ہے کہ میرا خیال یہ تھا کہ طلبا کے اوقات عجب نہین اس دارالعلوم کی تعلیم کے باعث سے نقصان ہون مگر الحمد للہ آجکے دن میرے شکوک بالکل رفع ہوئے اور یہ ثابت ہوا کہ تین برس کی تعلیم مین اِس دارالعلوم کے طلبا فارغ التحصیل ہوسکتے ہین۔ حالانکہ سابق نصاب کے ذریعہ سے جو تعلیم ہوا کرتی تھی اور جو اکثر مدرسون مین ابھی تک ہوا کرتی ہے نقصانی وقت کی حیثیت سے محض ہی ناقص تھی اور ہے۔

سابق طریقۂ تعلیم مین یہ نقص ہے کہ طلبا کے بہترین اوقات عمر صرف صرف ونحو کی تحصیل مین گذر جاتے ہین اور اسپر بھی اُنھین اتنی لیاقت نہین ہوتی کہ وہ دو سطرین بھی زبان عربی مین کسی دیگر زبان سے ترجمہ کرسکین اور سالہا سال کی تعلیم کے بعد اگر طلبا فارغ التحصیل کہلائے تھے تو بھی وہ اِس قابل نہین ہوتے کہ دنیا کے کاروبار مین اپنی تعلیم سے کچھ کام لے سکین۔ علم جغرافیے کا علم اگر اُنھون نے کچھ حاصل کیا بھی تو معلومات جدیدہ کے

محض ہی غلط۔ علم حساب اور اقلیدس مین قریب قریب بے بہرہ۔ اِس دارالعلوم نے اُن نقصانات کو جنکا تذکرہ اوپر ہوا ہے دور کر دیا جیسا آیندہ ظاہر ہوگا۔

آج مین نے وہ طلبا جو موجود تھے اُنکو دیکھا اور اُنکا امتحان بھی لیا۔ اِس مدرسے مین تین درجہ ہین یعنی تین برس کی تعلیم ہے اور جو نقشۂ نصاب میرے سامنے پیش کیا گیا اوسکو دیکھنے سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ تین برسون مین طلبا کو عربی زبان مین و نیز علوم فقہ و فرائض مین پوری دستگاہ ہوسکتی ہے اور اِسی کے ساتھ ہی علم حساب علم اقلیدس و علم جغرافیہ مین بھی ادراک کی امید کیجا سکتی ہے۔

اِس مدرسے مین جیساکہ مین نے اوپر ذکر کیا کل تین درجہ ہین لیکن چونکہ اس مدرسے کی عمر سرِدست کل ایک برس چند مہینے کی ہے اِسلیے تیسرے سال کے درجہ مین کوئی ایسا طالب العلم نہین ہے کہ جسکی تعلیم ابتدا سے اِسی مدرسے مین ہوئی ہو لیکن سال اوّل کے درجے مین و نیز سال دوم کے درجے مین ایسے طلبا ہین اور اُنکے امتحان سے یہ ثابت ہوا کہ ایک برس چند مہینون کی تعلیم مین اتنی لیاقت بخوبی ہوسکتی ہے کہ ترجمہ کسی زبان معلوم سے بزبان عربی چھوٹے اور بڑے جملون کا کرسکین۔ مین نے چند چھوٹے اور بڑے جملے طلبا کو دیے اُنھون نے برجستہ اُنکا ترجمہ اپنی سلیٹ اور کاغذون پر لکھ کر پیش کیا ترجمون کے دیکھنے سے یہ معلوم ہوا کہ مدرسون کو عملی تعلیم کی جانب بہت خیال ہے۔ ایسا نہین ہے کہ طلبہ کو مثل ایک کل کے قائم رکھا ہے اور اُنسے جو پوچھیے مو رتونکی طرح سے جواب دین۔ ترجمے اور طریقۂ ترجمہ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اِس تھوڑی سی مدت مین لڑکون کو استعداد ترجمے کی سمجھ کے ساتھ ہوگئی ہے۔ مدرس نے مجھسے یہ فرمایش کی کہ نئی کوئی فارسی کا شعر دو اور طلبا اُسکا ترجمہ کرین۔ مین نے پہلے اسکو مبالغہ سمجھا لیکن امتحان سے ثابت ہوا کہ طلبہ نے اسکی بھی لیاقت حاصل کرلی ہے چنانچہ سعدی کا شعر

دوست آن دانم کہ گیرد دست دوست		در پریشان حالی و درماندگے	

مین نے امتحاناً طلبا کے سامنے پیش کیا اُن لوگون نے اسمین تو شک نہین کہ کچھ دیری کی لیکن کچھ دیری کے بعد ترجمہ کیا اُسنے میرے تعجب کو اور بڑھایا۔

اگرچہ مین نے امتحان صرف ونحو کا بھی لیا لیکن اُسکے تذکرے کی ضرورت نہ رہی کیونکہ صرف ونحو کا ماحصل زبان دانی ہے اور زبان دانی مین ان طلبا نے اس کم ایام مین جو کچھ حاصل کیا ہے اُسکا تذکرہ نہین اوپر کرچکا ہون۔ علم حساب واقلیدس کا بھی امتحان مین نے لیا اسمین بھی لڑکون کو استوار پایا۔

چونکہ یہ دارالعلوم ابھی عمر کی حیثیت سے دوسرے سال مین ہے اسلیے مہتمان نیک خواہان دارالعلوم کو موقع توجہ طرف انگریزی دانی کے نہ ہونے پائی لیکن معلوم ہوا کہ انگریزی دانی مدرسے مین متروک نہ ہونے والی ہے۔ زبان انگریزی اس مدرسے مین اُسی صورت سے رکھی جاوے گی جیسا کہ گورنمنٹ اسکول اور خانگی اسکولون مین عربی و فارسی کی تعلیم ہوتی ہے یعنی کل علوم ایسے جو اسکولون مین مروج ہین اس مدرسے مین بذریعۂ زبان عربی کے حاصل کرسکتے ہین اور اسی کے ساتھ صرف زبان انگریزی یعنی علم ادب کی مہارت کے جانب پوری توجہ ہونے والی ہے

یعنی تین برسون کی تعلیم کے بعد لڑکے بخوبی گورنمنٹ اسکول کے تیسرے درجہ مین داخل ہوسکتے ہین کیونکہ علم حساب واقلیدس وجغرافیہ وغیرہ وغیرہ جو بذریعۂ زبان عربی کے حاصل کرچکے ہین وہ اسکولون مین اجنبی معلوم نہونگے صرف زبان کا فرق ہوگا اور تین برس کی تعلیم مین جسقدر زبان انگریزی حاصل کرچکے ہین وہ کافی ہوگا۔ اس حساب سے اگر چھ یا سات برس کا لڑکا اس مدرسے مین داخل ہو تو بخوبی اس مدرسے مین تین برس کی تعلیم کے بعد چودہ برس کے سن تک انٹرنس پاس کرسکتا ہے۔

دارالعلوم کو جو زمین اور مکانات اسوقت حاصل ہوئے ہین وہ حالت موجودہ کے خیال سے زائد از کافی نہین لیکن آیندہ کے جو احتیاجات اور ضروریات مدنظر ہین انکا یہ تقاضا

یقینی ہوگا کہ کچھ اضافہ و ترمیم اور تبدیل کی ضرورت پڑے اِسکی جانب بھی بہت سرگرمی ہے۔ خدا امید کو پوری کرے۔

مین اِس سے بھی بہت خوش ہوا کہ طلبا کی حفظ صحت کی جانب بھی بہت لحاظ ہے چنانچہ ایک وسیع زمین مجھے دکھائی گئی جو اندر احاطۂ دارالعلوم کے واقع ہے جسمین معلوم ہوا کہ لڑکے ہر طرح کے کھیلون مین کہ جس سے ترقی صحت ہو فرصت کے وقت مشغول رہتے ہین۔ دارالاقامہ بھی یہان سر دست قائم کیا گیا ہے۔ حالت موجودہ کے خیال سے بہت غنیمت ہی لیکن آیندہ اِسکی ترقی ہونے والی ہے۔ ہر بہی خواہ قوم کو یہ لازم ہے بلکہ فرض ہے کہ ایسے مدرسے کی امداد ہر صورت سے کرے۔ اِسی قسم کے مدرسے کی قوم کو بہت ضرورت تھی اور ندوۃ العلما کی کوشش سے یہ مدرسہ قائم کیا گیا ہے اِسکے ذریعہ سے آیندہ نسلون کو دین اور دنیا دونونکی بھلائی ممکن ہے۔ ہماری بھی دعا ہے کہ خداوند تعالے بصدقہ اپنے حبیب کے ترقی کرے۔ سید شرف الدین عفی عنہ ۳۰ ستمبر سنہ ۱۹۰۰ء

معائنہ نواب اسید حسنخان صاحب بہادر پریسیڈنسی مجسٹریٹ کلکتہ

مین نے آج دارالعلوم کا معائنہ کیا اور جماعت اول اور دوم کے طلبا کا عربی مین امتحان لیا اور نتیجۂ امتحان سے مجھ نہایت تعجب فزا خوشی حاصل ہوئی۔ طریقہ تعلیم کا اِس مدرسے مین ایسا عمدہ ہے کہ لڑکے تین سال کے اندر استعداد کافی علم عربی کی حاصل کر سکتے ہین۔ ہمارے معزز دوست نواب محسن الملک بہادر اور مسٹر سید شرف الدین صاحب بیرسٹر ایٹ لا نے جو رائے نسبت اِس مدرسے کے دی ہے اُس سے مجھے بالکل اتفاق ہے مجھے امید ہے کہ بہت جلد اس مدرسے مین ایک کلاس واسطے تعلیم انگریزی لٹریچر کے جاری ہو جائے گا اُسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ اگر تین سال کے بعد لڑکے اِس مدرسے کے گورنمنٹ اِسکول مین داخل ہونگے تو یقیناً دو برس کے اندر انٹرنس کا امتحان پاس کرین گے۔ ہر مسلمان کو لازم ہے کہ اس مدرسے کی تائید کرے۔ تاریخ ۲۔ اکتوبر سنہ ۱۹۰۰ء

جمعخرچ جمعخرچ پیش کرنے سے پہلے چند امور قابل گذارش ہین (۱) یہ کہ ندوۃ العلما اور دارالعلوم کے خزانے جُدا جُدا ہین ایک کو دوسرے سے کوئی تعلق نہین ہے ندوۃ العلما کی آمدنی چندۂ رکنیت قیمت کتب اور عطیات پر شامل ہے جسمین بڑا عطیہ سرکار عالی حیدرآباد دکن کا ہے جو سو روپیہ سکۂ حیدرآباد کے حساب سے ماہوار وصول ہوتا ہی۔ یہ روپیہ تنخواہ ملازمین ندوۃ العلما سفرخرچ وفود وکلا ڈاک اور طبع مین صرف کیا جاتا ہے۔

دارالعلوم کی آمدنی کا مدار عطیات اور وظائف پر ہے مستقل سرمائے کی حیثیت سے کوئی شکل اب تک نہین پیدا ہوئی اور جو ہے وہ بہت تھوڑی ہے۔ یہ روپیہ تنخواہ مدرسین و ملازمین و مصارف خورد و نوش طلبا مین صرف کیا جاتا ہے اور حفاظت کی غرض سے کل روپیہ الہ آباد بنک مین بلا اخذ سود کے جمع کیا گیا ہے (۲) شروع سال مین تخمینہ مصارف سال آیندہ کا جلسے مین پیش ہوتا ہے اور غور و بحث ترمیم و اضافہ کے بعد منظور ہوتا ہے اسمین اس بات کا پورا لحاظ رکھا جاتا ہے کہ ایک مد کا روپیہ دوسری مد مین صرف نہو خصوصًا دارالعلوم کا روپیہ اُسکے انھین صیغون مین صرف ہو جسکے واسطے دیا گیا ہے۔ وظائف کا روپیہ تعمیر مین اور تعمیر کا وظائف مین صرف نہ کیا جائے۔ زکوۃ کے روپیہ مین اس سے بھی زیادہ احتیاط کیجاتی ہے اور وہ زکوۃ کے مصارف ہی مین صرف کیا جاتا ہے (۳) مال کے انتظام کے واسطے ایک مجلس علیحدہ قائم ہے جسکو فنانس کمیٹی سے تعبیر کر سکتے ہین اسکے ممبر مندرجۂ ذیل حضرات ہین جو دنیا کے کاروبار اور حساب کی پیچیدگیون سے واقف ہین مولوی حبیب الرحمن صاحب رئیس بھکین پور اور مولوی حاجی محمد یونس خانصاحب رئیس دتاؤلی۔ مولوی مسیح الزمانخانصاحب رئیس شاہجہانپور مولوی خلیل الرحمن صاحب سہارنپوری زمیندار و تاجر لٹھہ منشی احتشام علی صاحب رئیس کاکوری۔ حاجی شیخ قادربخش صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ فیض آباد۔

خان بہادر منشی اطہر علی صاحب وکیل و رئیس کاکوری (۴) ایک خاص شخص اس کام کے لیئے منتخب کیے گئے ہین کہ وہ ہفتے مین ایک بار دفتر جاکر حساب کی جانچ کرکے اپنے دستخط کردین اُنکو تخمینہ مصارف اور ہدایات جلسۂ انتظامیہ کی نقلین دیدیجاتی ہین تاکہ وہ اس بات کو جانچ سکین کہ روپیہ بجٹ کے موافق صرف ہوتا ہے یا نہین (۵) مصارف دارالاقامہ زیادہ توجہ کے قابل ہین لہذا اسمین زیادہ احتیاط سے کام لیا جاتا ہے اور یہ قاعدہ رکھا گیا ہے کہ ماہواری حساب داروغۂ باورچیخانہ مرتب کرکے ناظم ندوۃ العلما کے دفتر مین داخل کردیتا ہے وہان سے نرخ اجناس کی جانچ کے واسطے منشی احتشام علی صاحب کی خدمت مین بھیجا جاتا ہے وہ جانچ کر جب دستخط کردیتے ہین تو مذکورۂ بالا طریقے سے اسکی دہانید کیجاتی ہے (۶) جلسۂ انتظامیہ نے اسکو بھی طے کرلیا ہے کہ گورنمنٹ سے اس بات کی درخواست کیجائے کہ ندوۃ العلما کے حسابون کی جانچ کے واسطے گورنمنٹ ایڈیٹر ہمکو دیا جائے اور ندوۃ العلما اسکا معاوضہ ادا کرے۔

بہرحال اسوقت تک سرمائے کی حفاظت کے جو طریقے مناسب تھے اُسکو ارکان انتظامیہ نے جاری کردیا ہے اور اب بھی وہ اسکے متعلق تمام مفید مشورون کے قبول کرنے پر آمادہ ہے جو ذی رائے اور صاحب تجربہ حضرات کی طرف سے وقتاً فوقتاً پیش ہونگے۔

مختصر جمع خرچ ندوۃ العلما کا یہ ہے کہ غرۂ شوال ۱۳۱۶ھ سے سلخ رمضان ۱۳۱۷ھ تک کُل آمدنی ندوۃ العلما اور دارالعلوم کی مع بقایا سنین گذشتہ کے چودہ ہزار ایک سو اٹھتر روپیہ چودہ آنے چھ پائی ہوئے اور کل صرف دونون کا سال مذکورمین دس ہزار چار سو پچھتر روپیہ چودہ آنہ دو پائی ہوا۔ سال تمام پر تین ہزار چھ سو چورانوے روپے چار پائی باقی رہے۔

کُل صرف مین دارالعلوم کا خاص صرف چھ ہزار چار سو اسّی روپیہ پانچ آنے ایک

پائی شامل ہے اور اسمین دو ہزار روپیہ وہ بھی ہے جو علی الحساب تعمیر دارالاقامہ کیواسطے خزانے سے برآمد ہوا اور اس سال اسکا جمع خرچ نہین ہوا اس لحاظ سے سال زیر بیان مین دارالعلوم کا اصلی صرف چار ہزار چار سو اسی روپیہ پانچ آنے ایک پائی ہے۔ تنخواہ مدرسین و ملازمین دارالعلوم ایک ہزار چھ سو پینتالیس روپے ایک آنہ سات پائی مصارف دارالاقامہ ایک ہزار چھ سو اٹھاون روپیہ تیرہ آنے۔ مصارف تعمیر ایکسو ستتر روپیہ پونے تین آنے۔ خرید اشیای دارالعلوم تین سو تیئیس روپے سوا آنہ۔ خرید کتب تین سو نو روپیہ سوا پانچ آنے۔ مصارف جایداد موقوفہ دو سو چھیاسٹھ روپیہ سوا تیرہ آنے۔

غرۂ شوال ۱۳۱۵ھ سے سلخ ربیع الثانی ۱۳۱۶ھ تک چھ مہینے کا جمع خرچ مندرجۂ ذیل ہے کُل آمدنی ندوۃ العلما اور دارالعلوم کی مع بقایا سنین گذشتہ کے بیس ہزار چار سو اکاون روپیہ سات آنے چار پائی۔ کُل صرف تیرہ ہزار چار سو چون روپیہ چودہ آنے باقی چھ ہزار نو سو چھیانوے روپیہ نو آنے چار پائی۔ مگر اس صرف مین دس ہزار سات سو سولہ روپے غیر معمولی صرف ہے حسب تفصیل مندرجۂ ذیل۔

بابت ادائے قیمت مکان دارالعلوم آٹھ ہزار روپیہ۔ بابت تعمیر کمرہاے دارالاقامہ ایک ہزار نو سو اسی روپیہ گیارہ آنے۔ بابت فک رہن جایداد موقوفۂ اسرار حسنخان صاحب شاہجہانپوری و دیگر مصارف جایداد ہاے موقوفہ سات سو تیئیس روپیہ گیارہ آنے تیرہ پائی۔ باقی دارالعلوم کا معمولی صرف ہے جسکی تفصیل نقشہای جمع خرچ سے معلوم ہوسکتی ہے جو رپورٹ کے ساتھ منسلک ہین۔

جمع خرچ دفتر دارالعلوم ندوۃ العلما بابت سال ششم سنہ ۱۳۱۷ھ

الف		ج
کل آمدنی مع بقایا سالہائے گذشتہ وسال ششم	مصارف سال پنجم من ابتدای شوال سنہ ۱۳۱۶ھ لغایت آخر رمضان سنہ ۱۳۱۷ھ	باقی آخر رمضان سنہ ۱۳۱۷ھ
مالعہ للعہ ۱۴ر۱۶	امامعہ ۱۴ر۲	سمسا للعہ ۴ر

بقایا سالہای گذشتہ مع سنوات	آمدنی سال ششم بابت سنہ ۱۳۱۶ھ
سمسا للعہ ۸ر	امامعہ ۰۶ر
تفصیل	تفصیل

ندوۃ العلما	لاپہ ۷ر	ندوۃ العلما	امالعہ ۶ر
دارالعلوم	امامپہ ۷ر	دارالعلوم	صمامالعہ ۱۴ر
خزانۂ محمدیہ	مالعہ ۵۹ر	خزانۂ محمدیہ	مالعہ ۲ر
اشاعۃ الاسلام	صمامہ ۹ر	چندۂ وظیفہ طلبا	مامپہ ۷ر
وظیفہ مصریہ	مارلعہ ۴ر	تعمیر	امامعہ
دارالافتا	صمامعہ	کتب دارالعلوم	للعہ ۱۰ر
زکوۃ	سے ۰۲ر	کتب ندوۃ العلما	لامعہ ۱۱ر
		زکوۃ	مامعہ ۴ر
		دارالاقامہ	امامے
		امانت کھاتہ	۔۔۔

جمع خرچ دفتر ندوۃ العلما و افتا بابت سال ششم سنہ ۱۳۱۶-۱۷ھ

کل آمدنی مع بقایا سنوات و سال ششم	مصارف من ابتدائے شوال سنہ ۱۳۱۶ لغایت آخر رمضان سنہ ۱۳۱۷ھ	باقی آخر رمضان سنہ ۱۳۱۷ھ
للعہ عالہ لہ ۷ ر اعہ سالہ لہ ۱۲ ر ۹ ر	ہما لعہ ۸ ر ۴ ر	الہ سالہ ۸ ر ۱۱ ر ۲ سالعہ للہ ۱۰ ر ۶ ر

بقایا مع سنوات

ندوہ لیسلی	خزانہ محمدیہ	دار الافتا	اشاعۃ الاسلام	زکوٰۃ		
الہ سالہ ۱۲ ر	مالہ سالہ ۱۰ ر	صالہ ۲ ر	صالہ ۹ ر			

تفصیل آمدنی سال ششم

سرکار عالی	امانت کھاتہ	خزانہ محمدیہ	کتب نمودہ	زکوٰۃ	عطیہ جوٹا گڈھ	متفرق عطیات	نذر نبی حاجیان	
الہ سالہ ۱۳ ر	سالہ لہ ۳ ر	مالہ سالہ ۱۰ ر	مالہ سالہ ۱۰ ر	مالہ سالہ ۱۰ ر	مالہ سالہ ۱۰ ر	مالہ سالہ ۱۰ ر	مالہ سالہ ۱۰ ر	

نمبر شمار	نام ملازم مع عہدہ	تشخیص تنخواہ	ایام کارکردگی	وجہ باقی	مصارف	
۱	مولوی سید عبد الحی صاحب ناظم	سہ	ماہ		مصارف ڈاک	ماہعہ ۱۲ ر
۲	مولوی عبد الحمید صاحب مفتی	دعہ سہ	ماہ		سفر خرچ وکلا و وفود	اعالعہ ۱۳ ر
۳	مولوی غلام محمد صاحب وکیل	سہ	سالہ		مدد خرچ وکلا	صما معہ ۱۳ ر
۴	منشی عارف الزمان صاحب محرر افتا	عہ	معہ ۱۰ ر		مہمانداری	ماہعہ ۱۳ ر
۵	صدیق حسن محرر	عہ	معہ ۵ ر		مدد خرچ یتیم خانہ کانپور	ماہعہ ۱۰ ر
۶	منشی محمد علی صاحب محرر	عہ دو	ماہعہ ۱۵ ر		مصارف زکوٰۃ	لعہ ۹ ر
۷	محمد عبد اللطیف چپراسی	صہ	معہ ۸ ر		متفرقات	ماصعہ ۱۰ ر ۸ ر
۸	برکات احمد چپراسی	للعہ	مدعہ ۱۰ ر		طبع	مادعہ ۸ ر
					نزدات	صما لہ ۸ ر ۳ ر
					میزان کل	عہ ماد لعہ ۸ ر ۴ ر

گوشوارۂ آمد وصرف بابت ۷ ماہ ندوۃ العلما من ابتدائے یکم شوال ۱۳۱۷ھ لغایت ۳۰ ربیع الثانی ۱۳۱۸ھ

	آمدنی						صرف													کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	
کیفیت جنسے عطیات	چندہ دہندگان شاہجہانپور	چندہ دہندگان شاہجہانپور عطیہ سرکار عالی حیدرآباد دکن	فروخت کتب	عطیہ انجمن حمایت اسلام لاہور جو ناظر دہ	مدرسۂ قوۃ	واپسی	امانت	تنخواہ ملازمین	طبع	ڈاک	تنقیحات	تعمیر	ضروریات متفرقہ مدرسہ	ضروریات متفرقہ مدرسہ	واپسی	علی الحساب	متفرقات	میزان کل	کیفیت
سالعہ ۱۲ ۹ر	لما معہ ۱۱ ۳ر	صما للعہ ۸ر	صہر	مار	لعہ ۸ر	صمار للعہ	لعہ ۵ر	اما سالعہ ۵ر ۸ر	لالاللہ ۱۱ ۶ر	صما معہ ۸ر	مالعہ ۴ ۳ر	لعہ سہ ۶ ۱۰ر	سہ	لعہ ۱۱	۱۰ ۳ر	سما معہ ۳ ۵ر	لعہ ۱۰ ۶ر	اما للعہ ۱۱ ۱ر		

گوشوارۂ آمد وصرف بابت ۷ ماہ دارالعلوم من ابتدائی یکم شوال ۱۳۱۷ھ لغایت ۳۰ ربیع الثانی ۱۳۱۸ھ

	آمدنی									صرف										کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	
چندہ دارالعلوم	تعمیر	خزانہ محمدیہ	وظائف	آمدنی جائیداد	فروخت اشیاء	انعام لیاقت	فیس طلبا غیر ممالک	واپسی	میزان کل	تنخواہ ملازمین	طبع	دارالاقامہ	تعمیر	مصارف جائیداد	کتب خانہ	حساب مدرسہ	خرید اشیائی دارالعلوم	متفرقات	علی الحساب	میزان کل		
صمامعہ	مار	للعہ ۱ ۳ر	مالعہ	لعہ سہ ۲ ۹ر	صہ ۲ ۹ر	عم	لما معہ ۲ ۶ر	صہر	اما مار ۱۵ ۶ر	لما معہ ۱۳ ۶ر	لالعہ ۱۵ ۱۱ر	مالعہ ۲ ۳ر	سالعہ ۱۱ ۱ر	لما سہ معہ ۱۱ ۳ر	عمہ ۷ ۳ر	لعہ ۱۴	مار معہ ۱ ۶ر	ع ۱	صہ ۱	لالعہ ۱ ۲ر		

محمد علی محرر ندوۃ العلما

جمع خرچ دارالعلوم بابت سال ششم ۱۳۱۶-۱۷ھ

کل آمدنی مع بقایا سالہا گذشتہ و سال ششم	مصارف سال ششم من ابتدائے شوال ۱۳۱۶ھ لغایت رمضان ۱۳۱۷ھ	باقی آخر رمضان المبارک ۱۳۱۷ھ
معہ ۱۰۲	۵۱۸	۱۳۵ معہ ۱۳۵
۱۰۲		معہ لا للہ

نمبر شمار	نام ملازم مع عہدہ	شرح تنخواہ آمدنی بابت سال ششم	ایام کارکردگی	کیفیت
۱	مولانا محمد فاروق صاحب مہتمم و مدرس اعلے	۵	۳- محرم ۱۳۱۶ھ لغایت آخر شعبان ۱۳۱۷ھ بحساب ۱۰ ماہ ۲۸- یوم	آپ کا تقرر ۳- محرم ۱۳۱۶ھ سے ہوا آخر شعبان تک کی تنخواہ دیگئی - اور رمضان کی تنخواہ شوال مین
۲	مولوی غلام محمد صاحب نائب مہتمم	۵	۲۲- محرم لغایت ۲۵ ربیع الثانی ۱۳۱۷ھ ۳ ماہ ۳ یوم	آپ ۲۲- محرم ۱۳۱۶ھ کو نائب مہتمم ہوئے اور آخر ربیع الثانی ۱۳۱۷ھ تک مامور رہے
۳	مولوی عبداللطیف صاحب مدرس دوم	۵ و ۵	۱۱ ماہ	یکم شوال ۱۳۱۶ھ سے ۲۵ محرم ۱۳۱۷ھ تک ۵ اسکے بعد پانچ روپیہ کا اضافہ کرکے ۵ کردیے گئے -
۴	مولوی عاشق الٰہی صاحب مدرس سوم	۴	۲۲- محرم تا ۱۵ ۱۳۱۷ھ	آپکا تقرر ۲۲- محرم ۱۳۱۷ھ سے ۲۵ ماہوار پر ہوا اور ۱۵ محرم ۱۳۱۷ھ کو مستعفی ہوئے
۵	مولوی عبدالشکور صاحب مدرس چہارم	۴	۹ ماہ ۲۱- یوم	۲۱- رجب ۱۳۱۷ھ کو مستعفی ہوگئے -

نمبر	نام ملازم مع عہدہ	تنخواہ	ایام کارکردگی	تاریخ حصول	کیفیت
۶	مولوی حبیب الدین صاحب مدرس پنجم	۵ عـ	۲۲- ذیحجہ ۱۲۷۶ھ لغایت آخر شعبان ۱۲۷۸ھ	۱۱ الف عـ	آپکا تقرر ۲۲- ذیحجہ ۱۲۷۶ھ کو مشاہرہ ۵ عـ روپیہ ماہوار پر ہوا۔
۷	منشی محمد علی صاحب محاسب	صر	۲۱ محرم لغایت آخر رمضان ۱۲۷۸ھ	۱۱ الف ۱۰ ر	۲۱- محرم کو آپکا تقرر مشاہرہ صر ماہوار ہوا
۸	قاری میران شاہ صاحب مجود	۵ عـ	۵ ماہ ۱۳ یوم	۱۱ الف ۵	آپکا تقرر ۱۷- ربیع الاول ۱۲۷۸ھ کو ہوا
۹	منشی وا جد علی صاحب خوشنویس	۵ عـ	۱۱ ماہ	۱۱ عـ	من ابتدای یکم شوال ۱۲۷۶ھ لغایت آخر شعبان ۱۲۷۷ھ
۱۰	حافظ ولایت احمد صاحب محرر باورچی خانہ	معمر	۴ ماہ ایک یوم	۱۱ عـ ۱۰ ر	آپکا تقرر ۱۴- ذیحجہ ۱۲۷۶ھ کو ہوا اور ۱۵- ربیع الثانی ۱۲۷۸ھ کو مستعفی ہو گئے
۱۱	منشی عبد اللطیف صاحب محرر باورچی خانہ	صر	۲۱- ربیع الثانی لغایت آخر رمضان ۱۲۷۸ھ	۱۱ عـ ۱۰ ر	۲۱- ربیع الثانی ۱۲۷۸ھ سے انکا تقرر بجای حافظ ولایت احمد کے صہ ماہوار پر ہوا
۱۲	مولوی محمد حفیظ اللہ صاحب	۵ عـ	۲۲ یوم شوال ۱۲۷۸ھ	۱۱ عـ ۱۰ ر	۲۳ شوال ۱۲۷۸ھ سے مولوی صاحب علیحدہ ہو گئے۔
۱۳	حیدر خان پھکیت	للعمر	۳ ماہ ۵ یوم	۱۱ عـ ۱۰ ر	من ابتدای ۲۶- جمادی الاولے لغایت آخر شعبان ۱۲۷۸ھ

وجہ صرف	نمبر خانہ	کیفیت
تنخواہ ملازمین دارالاقامہ		
باورچی اول	۱	صہ روللہ کی شرح سے تنخواہ دیگئی۔
باورچی دوم	۲	
خدمتگار	۳	
سقا	۴	
خاکروب	۵	
مصارف دارالاقامہ		
پوشاک	۶	
خوراک	۷	
سامان ورزش	۸	
علاج	۹	
روشنی	۱۰	
دھوبی	۱۱	
حجام	۱۲	
متفرقات	۱۳	
مصارف تعمیر		
متفرق مرمت وغیرہ	۱۴	

وجہ صرف	نمبر خانہ	کیفیت
خرید اشیای دارالعلوم		
الماری کتب خانہ	۱	
فرش ٹاٹ	۲	
ظروف مسی	۳	
دری خرد ۱۰ عدد	۴	
اشیای متفرقات لمپ وغیرہ	۵	
کتبخانۂ دارالعلوم		
خرید کتب و جلد بندی وغیرہ	۱	
اخراجات جایداد		
خرید انشار و دیگر مصارف	۱	
جائداد موقوفۂ شاہجہانپور	۲	
نزدات		
خان بہادر منشی اطہر علی	۱	
صاحب بنابر تعمیر کمرۂ جدید		
مولوی عبدالحمید صاحب		
بابت مصارف دارالاقامہ		

صدر انجمن

مولانا حافظ حاجی احمد حسن صاحب کانپوری

ارکان اعزازی

نمبر شمار	نام نامی	نمبر شمار	نام نامی
	جناب مولانا محمد لطف اللہ صاحب مفتی عدالت عالیہ حیدرآباد دکن		مولانا سید محمد شاہ صاحب خلف شاہ امپیوری
	مولانا محمد انوار اللہ خانصاحب اوستاد حضور نظام دکن		مولانا شاہ محمد رشید الحق صاحب قادری عمادی سجادہ نشین عظیم آباد پٹنہ
	مولانا شاہ عبدالوہاب صاحب فرنگی محلی		مولانا قاضی محمد فاروق صاحب چڑیاکوٹی
			مولانا شاہ محمد عادل صاحب جانشین مولانا شاہ سلامت اللہ صاحب کانپوری

فہرست ارکان قسم اول و شرکائے اجلاس ہفتم ندوۃ العلماء

نمبر شمار	نام نامی	اتعداد ووٹ	نمبر شمار	نام نامی	اتعداد ووٹ
	(ردیف الف)		۱۲	مولوی ابوالحسن صاحب گھوسی ضلع اعظم گڈھ	
۱	مولوی حکیم اکرام الدین صاحب معلم حسن اسکول شاہ	۱ ہے ر	۱۳	مولوی شاہ اکرام الدین صاحب صدر انجمن معین الندوہ و رئیس اسلامپور	
۲	مولوی حکیم سید اشفاق حسین صاحب ڈپٹی کلکٹر شہر بریلی	عہ ر	۱۴	مولوی سید احمد علی صاحب خلف مولانا سید محمد علی صاحب ناظم ندوۃ العلما	
۳	مولوی الطاف حسین صاحب حالی پانی پتی	عہ ر	۱۵	مولوی شاہ ابوالخیر صاحب فیضی غازیپوری	
۴	مولوی امانت اللہ صاحب خلف مولانا لطف اللہ صاحب مفتی عدالت عالیہ حیدرآباد دکن	عہ ر	۱۶	مولوی شاہ ابوالبرکات صاحب فیضی غازی پوری	
۵	مولوی حکیم شیخ احمد صاحب چیئرمین میونسپلٹی	للعہ ر	۱۷	مولوی سید ابوظفر صاحب بہاری	
۶	مولوی اصغر علی صاحب روحی پروفیسر اسلامیہ کالج لاہور	عہ ر	۱۸	مولوی الفت حسین صاحب مقیم مولانگر	
۷	مولوی حافظ سید احمد رضا صاحب سکندر لوا رجگے رئیس پٹنہ	عہ ر	۱۹	مولوی ابوالخیر سید انور حسین صاحب مدرس اول مدرسہ پٹھانا	
۸	مولوی الطاف کریم صاحب ساکن ملک چک ضلع پٹنہ		۲۰	مولوی سید ابو حبیب صاحب ڈسنوی	
۹	مولوی حکیم امیر حسن صاحب بہاری		۲۱	مولوی ابوظفر صاحب دہلوی ہیڈ ماسٹر بہار اسکول	
۱۰	مولوی الٰہی بخش صاحب بڑاکری		۲۲	مولوی حکیم ابوالحسن صاحب ڈسنوی	
۱۱	مولوی ابوالنصر صاحب نگرہسوی				

نمبر شمار	نام نامی	تعلیمیہ	نمبر شمار	نام نامی	تعداد جلسہ
	ردیف (ب)			پٹنوی	
۲۳	مولوی قاضی بشیر الدین صاحب سابق ہیڈ مولوی ضلع اسکول متھرا	ھ	۳۲	مولوی سید حکیم الدین صاحب واعظ جلیسری	
	ردیف (ت)		۳۳	مولوی شاہ حبیب الحق صاحب خلف مولانا شاہ رشید الحق صاحب سجادہ نشین خانقاہ پٹنہ	
۲۴	مولوی سلیم احمد صاحب امروہوی	عار			
۲۵	مولوی شاہ تجمل حسین صاحب سلطانپوری	عار	۳۴	ابو الفضل مولوی محمد حفیظ اللہ صاحب مہتمم دار العلوم	
۲۶	مولوی حافظ شاہ تجمل حسین صاحب دسنوی			ردیف (خ)	
۲۷	مولوی تاج الدین احمد صاحب وکیل چیف کورٹ پنجاب	عار		مولوی محمد خلیل الرحمن صاحب سہانپوری	عار
	ردیف (ج)		۳۵	مولوی خیر الدین صاحب مدرس ردولی	
۲۷	مولوی شاہ جماعت علی صاحب سیالکوٹی		۳۶	مولوی خسر الدین صاحب بہاری	
۲۸	مولوی جمیل احمد صاحب علی گنجی			ردیف (د)	
	ردیف (ح)		۳۷	مولوی دیدار حسن صاحب مرشد آبادی	
۲۹	مولوی محمد حبیب الرحمن خانصاحب شیروانی رئیس بھیکن پور	عنہ		ردیف (ر)	
۳۰	مولوی محمد حفیظ اللہ صاحب اعظم گڈھی مقیم پٹنہ		۳۸	مولوی ریحان رضا صاحب بدایونی	عار
۳۱	مولوی حافظ حسام الدین احمد صاحب		۳۹	مولوی حکیم رشید النبی صاحب بانکی پوری	عار
			۴۰	مولوی سید شاہ رحمت اللہ صاحب مظفر پوری	عار

نمبر شمار	نام نامی	تعداد خریداری	نمبر شمار	نام نامی	تعداد خریداری
۴۱	مولوی سید رحیم الدین صاحب مالک اخبار الینج بانکی پور	۱ عدد		قیس اودی۔	
	ردیف (س)			**ردیف (ظ)**	
۴۲	مولوی سراج الدین صاحب ہیڈ مولوی سوسائٹی اسکول مظفر پور	۱ عدد	۵۱	مولوی حکیم سید ظہور الاسلام صاحب فتحپوری	۱ للعدد
۴۳	مولوی سلطان احمد صاحب مدرس مدرسۃ العلوم مئو ضلع اعظم گڈھ	۱ عدد	۵۲	مولوی ظہیر احسن صاحب شوق نیموی	
۴۴	مولوی سید سخاوت حسین صاحب ساکن کاکو		۵۳	مولوی ظہیر الحق صاحب تحصیلدار سکندرہ	
۴۵	مولوی سراج الدین صاحب شاہجہانپوری			**ردیف (ع)**	
۴۶	مولوی حکیم سلامت اللہ صاحب اعظم گڈھی		۵۴	مولوی ابو الجمیل عبد الجلیل صاحب شیفتہ بھگوانپوی	۱ عدد
	ردیف (ش)		۵۵	شمس العلما مولوی عبد الرؤف صاحب پٹنوی	۱ عدد
۴۷	مولوی شیر محمد صاحب جالندھری		۵۶	مولانا حکیم عبد الحمید صاحب پٹنوی	۱ عدد
۴۸	مولوی حکیم شفیع الدین صاحب دربھنگوی		۵۷	قاری عبد اللہ صاحب مدرس مدرسہ صولتیہ مکہ معظمہ	۱ عدد
۴۹	مولوی شاہ شہود الحق صاحب چشتی فخری نظامی پٹنوی		۵۸	مولوی حکیم محمد عبد الرزاق صاحب جونا گڈھی	۱ عدد
	ردیف (ض)		۵۹	مولوی حکیم محمد عبد اللہ صاحب پشاوری	۱ عدد
۵۰	مولوی حکیم ضمیر الحق صاحب				

نمبر شمار	نام نامی	تعداد وفد	نمبر شمار	نام نامی	تعداد وفد
۶۰	مولوی سید عبد الرحمن صاحب		۷۱	مولوی عبد الشکور صاحب بستت پوری	
	مولانا خلیلہ العلوی الحضرمی	سے	۷۲	مولوی عبد الماجد صاحب لکھمنیان	
۶۱	مولوی حکیم عبد اللہ شاہ صاحب			ضلع مونگیر	
	صدر انجمن معین الندوہ کرنال	عار	۷۳	مولوی قاضی ابو بکر علے احمد محمود اللہ	
۶۲	مولوی عبد الجبار صاحب عمر پوری	للعہ		شاہ صاحب بدایونی	
۶۳	مولوی عبد القیوم صاحب بیلوی	عار	۷۴	مولوی ابو المجد عبد الماجد صاحب	
۶۴	مولوی محمد عنایت اللہ صاحب مدرس			بھاگلپوری	
	مدرسہ قادریہ مٹاری	عار	۷۵	مولوی عبد الغفار خان صاحب مدرس	
۶۵	مولوی ابو الانوار محمد عبد الغفار صاحب			اول مدرسہ اسلامیہ گیا	
	مدرس مدرسہ انوار العلوم نو انگر یا کنڈ		۷۶	مولوی عبد الرحمن صاحب بہاری	
	ضلع اعظم گڈھ	عار	۷۷	مولوی عبد العزیز صاحب پٹنوی	
۶۶	مولوی مفتی محمد عبد اللہ صاحب ٹونکی		۷۸	مولوی عنایت اللہ صاحب دھنگوی	
	پروفیسر اورنٹل کالج لاہور	عار	۷۹	مولوی حافظ عبد اللہ صاحب غازیپوری	
۶۷	مولوی محمد عبد الرحمن قریشی پٹنوی	عار	۸۰	قاری عبد اللہ صاحب مجود بصری	
۶۸	مولوی محمد عبد الشکور صاحب مدرس		۸۱	مولوی ابو الفیاض محمد عبد القادر صاحب	
	مدرسہ عربیہ مظفر پور			موی	
۶۹	مولوی حکیم عبد الباری صاحب		۸۲	مولوی عبد الحق صاحب پشاوری	
	پٹنوی		۸۳	مولوی عبد الرحمن صاحب آروی	
۷۰	مولوی محمد عبد النور صاحب مقیم		۸۴	مولوی عبد الشکور صاحب ہرگانوان	
	رحیم آباد			ضلع پٹنہ	

نمبر شمار	نام نامی	تعداد پنجوقتہ	نمبر شمار	نام نامی	تعداد پنجوقتہ
۶۵	مولوی عبدالمنان صاحب داناپوری			مولوی شاہ علی حبیب صاحب پھلواروی	
۶۶	مولوی عبدالغفور صاحب دربھنگوی				
۶۷	مولوی ابوالحسنات محمد عبدالغفور صاحب واعظ اسلام داناپوری		۹۸	مولوی عبدالرحمن صاحب ہیڈ مولوی پٹنہ	
۶۸	مولوی شاہ عبدالحق صاحب		۹۹	مولوی عبدالحق صاحب ہیڈ ماسٹر مشن اسکول پٹنہ	
۶۹	مولوی عبداللطیف صاحب مدرس دارالعلوم ندوۃ العلما		۱۰۰	مولوی عبدالجبار صاحب شیخپوروی	
۹۰	مولوی ابوالخیر عبدالوہاب صاحب بہاری		۱۰۱	مولوی حکیم عبدالکبیر صاحب شیخپوروی	
۹۱	مولوی عزیزالدین صاحب بلان چکی		۱۰۲	مولوی عطاءالحق صاحب بنی نگری	
۹۲	مولوی حافظ عبدالرحمن صاحب معی		۱۰۳	مولوی سید عبدالحی صاحب مدگار ناظم ندوۃ العلما	
۹۳	مولوی عبدالحمید صاحب مدرس دوم نارتھ بروک اسکول دربھنگہ		۱۰۴	مولوی عبدالشکور صاحب ہرگانوان بہاری	
۹۴	مولوی شاہ عبیداللہ صاحب قریدی سجادہ نشین خانقاہ پھلواری		۱۰۵	مولوی عبدالرحیم صاحب ساکن موضع کریا	
۹۵	مولوی شاہ عبدالقادر صاحب سجادہ نشین شاہ ولایت علی صاحب اسلامپوری		۱۰۶	مولوی عبدالحی صاحب ہیڈ مولوی کالجیٹ اسکول پٹنہ	
۹۶	مولوی عبدالغنی صاحب بہاری متوسل ریاست حیدرآباد دکن	۶	۱۰۷	مولوی حکیم سید عبدالغنی صاحب مقیم بانکی پور	
۹۷	مولوی شاہ عبدالحق صاحب خلف		۱۰۸	مولوی حکیم عبدالشکور صاحب علیلی	

نمبر شمار	نام نامی	اضافہ خیال	نمبر شمار	نام نامی	تعداد خیال
	پورے			ردیف (ق)	
۱۰۹	شاہ عزیز الدین صاحب سجادہ نشین متھن گھاٹ پٹنہ		۱۱۸	مولوی حکیم قادر بخش صاحب شہسرامی	
۱۱۰	مولوی حکیم عبد العزیز صاحب بہار سے			ردیف (ک)	
	ردیف (غ)		۱۱۹	مولوی کرامت علی صاحب جاونگا سے	
۱۱۱	مولوی غلام محی الدین صاحب مدرس مدرسہ نورخل ضلع جالندھر	غار	۱۲۰	مولوی حکیم کفایت حسین صاحب مدرس مدرسہ اسلام المسلمین پٹنہ	
۱۱۲	مولوی غلام احمد صاحب مدرس اول مدرسہ نعمانیہ لاہور	غار	۱۲۱	مولوی کریم اللہ صاحب ساکن اوری ضلع اعظمگڈھ	
۱۱۳	مولوی غلام محمد صاحب ہوشیارپوری وکیل ندوۃ العلما	غار		ردیف (ل)	
۱۱۴	مولوی غلام محمد صاحب لدھیانوی مقیم کوہ شملہ	غار	۱۲۳	مولانا محمد لطف اللہ صاحب مقیم عدالت عالیہ حیدرآباد دکن	سے
۱۱۵	مولوی سید شاہ غیبت حسین صاحب بہار سے		۱۲۴	مولوی حکیم لطف الرحمن صاحب پٹنوی	للعہ
	ردیف (ف)		۱۲۵	مولوی حکیم محمد لطیف حسین صاحب پٹنو	غار
۱۱۶	مولوی فضل محمد صاحب طبیب سردار پرتاب سنگھ بیس جالندھر	غار		ردیف (م)	
۱۱۷	مولوی سید فدا حسین صاحب مدرس مدرسہ امدادیہ در بھنگہ		۱۲۶	مولوی محمد ابراہیم صاحب لاہوری	غار
			۱۲۷	مولوی حکیم محمد ایوب صاحب پھلواروی	غار
			۱۲۸	مولوی حکیم محمد شریف صاحب پٹنوی	غار

نمبر شمار	نام نامی	تعداد جلیہ	نمبر شمار	نام نامی	تعداد جلیہ
۱۲۹	مولوی محمد ابراہیم صاحب مینوسپل کمشنر کرنال	عار		اول مدرسہ امدادیہ دربھنگہ	
۱۳۰	مولوی محمد سعید صاحب مہتمم مدرسہ صولتیہ مکہ معظمہ	عار	۱۳۹	مولوی منور علی صاحب مدرس اول مدرسہ قرآنیہ ململ	
۱۳۱	مولوی محمد مسیح الزمان خان صاحب اُستاد حضور نظام و رئیس شاہ جہان پور	عار	۱۴۰	مولوی محمد اسحق صاحب مدرس مدرسہ اسلامیہ گھوسی	
۱۳۲	مولوی مفتی محمد اسحاق صاحب پروفیسر کالج پٹیالہ	صدر	۱۴۱	مولوی محمد رفیق صاحب ہشیار پوری	
۱۳۳	مولوی مبارک کریم صاحب مدرس مدرسہ اسلامیہ بہار	عار	۱۴۲	مولوی معین اظہر صاحب رئیس مبین	
۱۳۴	مولوی حکیم محمد قاسم صاحب ظہور آبادی		۱۴۳	مولوی محمد اکبر شاہ صاحب قادری	
۱۳۵	مولوی محمد مبارک حسین صاحب ہیڈ مولوی گورنمنٹ نارتھ بروک اسکول دربھنگہ		۱۴۴	شاہ محفوظ الحق صاحب پٹنوی	
۱۳۶	مولوی مقیم الدین صاحب مقیم سندیلہ		۱۴۵	مولوی محمد صدیق صاحب پٹنوی	
۱۳۷	مولوی حاجی منور علی شاہ صاحب مہتمم مدرسہ امدادیہ دربھنگہ		۱۴۶	مولوی محمد صاحب پسر مولوی دین محمد صاحب رئیس بتیا	
۱۳۸	مولوی مرتضےٰ حسن صاحب مدرس		۱۴۷	مولوی معین الدین احمد صاحب	
			۱۴۸	مولوی محمد صاحب اڈیٹر آثار الستن پٹنہ	
			۱۴۹	مولوی محمد حسین صاحب نگرہسوی	
			۱۵۰	مولوی شاہ منیر الدین احمد صاحب سکرٹری معین الندوہ اسلامپور	
			۱۵۱	مولوی حکیم شاہ محمد عمر صاحب سکرٹری معین الندوہ سمستی پور	

نمبر شمار	نام نامی	تاریخ وفات	نمبر شمار	نام نامی	تعداد جلد
۱۵۲	مولوی سید محمد احسن صاحب بہاری			خلف مولانا سخاوت علی صاحب مرحوم جونپوری	
۱۵۳	ابوالمعالی مولوی محمد علی صاحب مونگیری		۱۶۴	مولوی حکیم محمد یوسف صاحب پٹنوی	
۱۵۴	ابوالمکارم مولوی محمد علی صاحب مونگیری		۱۶۵	مولوی محمد ابراہیم صاحب پروفیسر پٹنہ کالج	
۱۵۵	مولوی محمد عمر صاحب مدرس اول مدرسہ اسلامیہ مونگیر		۱۶۶	شاہ محمد مہدی صاحب سجادہ نشین خانقاہ شاہ کی املی پٹنہ	
۱۵۶	مولوی محمد اشرف صاحب رئیس ڈیانوان		۱۶۹	شاہ محمد واجد صاحب خسرپور نوادہ	
۱۵۷	مولوی سید شاہ محمد علی صاحب ناظم ندوۃ العلماء		۱۷۰	شاہ محمد حسین صاحب سجادہ نشین خسرپور نوادہ	
۱۵۸	مولوی ابو یحیی محمد ذکریا صاحب مہتمم مدرسہ احمدیہ مظفرپور	غار	۱۷۱	مولوی حکیم سید محمد اسمٰعیل صاحب خواہرزادہ مولانا سید نذیر حسین صاحب محدث دہلوی	
۱۵۹	مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب قادری چشتی پھلواروی				
۱۶۰	مولوی محمد عمر صاحب پٹنوی		۱۷۲	مولوی حکیم سید محمد طہ صاحب مونگیری	
۱۶۱	مولوی محمد سعید صاحب مہتمم مدرسہ اصلاح المسلمین پٹنہ		۱۷۳	مولوی حکیم محمد یوسف صاحب اعظم گڈھی	
۱۶۲	مولوی محمد اشرف خان صاحب داغظ				
۱۶۳	مولوی حافظ محمد ابوالخیر محمد مکی صاحب مہتمم مدرسہ دینیہ جونپور		۱۷۴	مولوی سید محمد احسن صاحب استھانوی	

نمبر شمار	نام نامی	تعلق دیگر	نمبر شمار	نام نامی	تعلق دیگر
۱۷۵	مولوی حکیم محمد شبیر صاحب حسین آبادی			ہری الہاشمی پٹنوی	
۱۷۶	مولوی حکیم محمد اسحاق خاں صاحب رئیس دربھنگہ		۱۸۴	مولوی حافظ عبدالرحمن صاحب سجادہ نشین شمس العلماء مولانا شاہ محمد سعید صاحب علیہ الرحمۃ پٹنوی	غیر
	مولوی حکیم محمد فاروق صاحب نیز پل اسلامیہ		۱۸۵	مولوی حکیم نصیر الحق صاحب رئیس ڈیانوان	
	مولوی قاضی محمد فاروق صاحب عباسی چڑیاکوٹی		۱۸۶	مولوی محمد نجم الدین صاحب ساکن ضلع جہلم	غیر
	مولوی حکیم محمد اسمٰعیل صاحب منگیری	غیر	۱۸۷	مولوی شاہ ابو سراج نظام الدین احمد صاحب چشتی صابری جھجھری	غیر
	مولوی محمود علی شاہ صاحب پروفیسر رندھیر کالج	غیر		**ردیف (واو)**	
	ردیف (ن)		۱۸۸	مولوی حکیم ولی اللہ صاحب آنریری مجسٹریٹ رای بریلی	للعہ
۱۷۷	مولوی نور محمد صاحب مدرس اول مدرسہ اسلامیہ فتحپور	غیر	۱۸۹	مولوی شاہ ولایت حسین صاحب رئیس مئو ضلع گیا	
۱۷۸	مولوی نور الحسن صاحب مدرس مدرسہ سندیلہ ضلع ہردوئی		۱۹۰	مولوی سید وارث حسین صاحب مدرس اول مدرسہ ہدایت المسلمین بنارس	
۱۷۹	مولوی نور اللہ صاحب بیموی			**ردیف (ہ)**	
۱	مولوی محمد صاحب مدرس مدرسہ بتیا		۱۹۱	مولوی حکیم ہدایت اللہ صاحب اعظم گڈھی	
۱۸۲	مولوی نور الحسن صاحب پٹنوی				
۱۸۳	مولوی نور الہدی صاحب خلف مولانا شاہ عبد الرحیم صاحب				

نمبر شمار	نام نامی	تعداد نمبر	نمبر شمار	نام نامی	تعداد نمبر
	ردیف ی				
۱۹۲	مولوی حکیم یوسف حسین صاحب بلنوی	عمار			

فہرست ارکان قسم دوم ندوۃ العلماء بابت اجلاس ہفتم

۱۹۳	ڈاکٹر شیخ امداد بخش صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ سلیم پور	ے	۲۰۲	حاجی الٰہی بخش صاحب عرف حاجی مولے زمیندار کرنال	عمار
۱۹۴	مولوی امجد علیصاحب مدرس سلیم پور	عمار	۲۰۳	نواب اسد علی خان صاحب جاگیردار و رئیس کرنال	عمار
۱۹۵	میمن آدم جی نور محمد صاحب تاجر بھاونگر	ے	۲۰۴	خان بہادر منشی محمد طہر علی صاحب وکیل لکھنؤ	عمار
۱۹۶	میمن آدم جی گیگہ عمار تاجر بھاونگر	عمار	۲۰۵	منشی امجد علی صاحب ڈپٹی کلکٹر رئیس کاکوری	عمار
۱۹۷	شیخ ابراہیم میان صاحب ریلوے بہروچ	عمار	۲۰۶	بابو احمد شاہ صاحب کلرک دفتر ہوا شملہ	للعہ
۱۹۸	محمد اللہ بخش صاحب سوپرنٹنڈنٹ ریلوے	عمار	۲۰۷	بابو الطاف حسین صاحب کلرک دفتر شفاخانہ بریلی	للعہ
۱۹۹	مولوی حافظ سید اسحاق حسین خانصاحب رئیس موضع رسبھڑی	عمار	۲۰۸	مولوی الٰہی بخش صاحب ہوشیارپور	صہ
۲۰۰	منشی احمد حسن صاحب میونسپل کمشنر کرنال	عمار	۲۰۹	خان امام الدین خان صاحب رئیس و سوداگر پارچہ خانپور	عمار
۲۰۱	محمد اسمٰعیل خانصاحب پٹواری ضلع کرنال	عمار	۲۱۰	ڈاکٹر اکبر علی خان صاحب خان بہادر رئیس پانی پت	عمار

نمبر شمار	نام نامے	تعداد وضع	نمبر شمار	نام نامے	تعداد وضع
۲۱۱	مولوی سید احسن علی صاحب وکیل فتحپور	للعہ		مرادآباد	عمار
۲۱۲	منشی احمد علی خانصاحب نبیرہ رئیس رامپور	للعہ	۲۲۶	بابو محمد اسمٰعیل صاحب کلرک شملہ	عمار
۲۱۳	سید امتیاز علی صاحب وکیل چندوسی	عمار	۲۲۷	مولوی محمد اسمٰعیل خان صاحب ڈپٹی انسپکٹر قلعہ پھلور	عمار
۲۱۴	سید ابوالحسن صاحب رئیس سرسی	عمار	۲۲۸	خان احمد خان صاحب ڈپٹی انسپکٹر پھلور	عمار
۲۱۵	منشی احسان الحسن صاحب رئیس امروہہ	عمار	۲۲۹	مولوی سید شاہ امیر الحسن صاحب رئیس تھرپور	عمار
۲۱۶	مولوی احمد زمان خان صاحب رئیس شاہجہانپور	عمار	۲۳۰	مولوی امیر احسن صاحب وکیل دربھنگہ	عمار
۲۱۷	سید ابن علی صاحب رئیس امروہہ	عمار	۲۳۱	میر امداد حسین صاحب رئیس موجی پور	عمار
۲۱۸	شیخ محمد احسن الزمان خان صاحب مختار عدالت فتحپور	للعہ	۲۳۲	سید امتیاز علی صاحب منصف امروہہ	عمار
۲۲۰	حاجی احمد جان میان جان صاحب سوداگر دہلی	عمار	۲۳۳	مولوی الفت حسین خان صاحب اصفہانی	عمار
۲۲۱	سید ابوالعاص صاحب رئیس پٹنہ	عمار	۲۳۴	حافظ امیر علی صاحب مونگیری	عمار
۲۲۲	منشی احمد حسن صاحب رئیس سہسوہ	سے ر	۲۳۵	شیخ احسن رضا صاحب ساکن قصبہ ہتارہ	عمار
۲۲۳	چودہری امام بخش دلدار گڈھ سنگر	عمار	۲۳۶	سید محمد ابراہیم حسین خان عرف سید احمد صاحب رئیس پٹنہ	عمار
۲۲۴	سید امین الدین صاحب رئیس و زمیندار رای بریلی	عمار	۲۳۷	اکبر علی صاحب تاجر پارچہ گلپوری	عمار
۲۲۵	منشی امداد حسین صاحب اخگر رئیس				

نمبر شمار	نام نامی	تعداد فروخت	نمبر شمار	نام نامی	تعداد فروخت
۲۳۸	الٰہی بخش صاحب ساکن بھاگلپور	۱ عدد		ساکن بانکی پور	۱ عدد
۲۳۹	منشی احسان علی صاحب مختار بانکی پور	۱ عدد	۲۵۱	سید آل نبی صاحب ساکن بانکی پور	۱ عدد
۲۴۰	میر محمد اسحاق صاحب رئیس کنڈہ	۱ عدد	۲۵۲	مولوی ابو محمد صاحب بہاری	۱ عدد
۲۴۱	مولوی انشاء اللہ خان صاحب		۲۵۳	مولوی سید انوار احمد صاحب ڈپٹی	
	مالک اڈیٹر وطن لاہور	۱ عدد		کلکٹر بانکی پور	۱ للعدد
۲۴۲	شیخ الٰہی بخش صاحب ساکن موضع		۲۵۴	مولوی امیر حسین صاحب وکیل سمستی	
	پنڈول	۱ عدد		پور	۱ عدد
۲۴۳	حاجی الٰہی بخش صاحب ساکن دربھنگہ	۱ عدد	۲۵۵	منشی امتیاز علی صاحب رئیس فیض آباد	۱ للعدد
۲۴۴	حاجی الٰہی بخش صاحب ساکن چمپانگر	۱ عدد	۲۵۶	احمد علی خان صاحب خلف ڈاکٹر	
۲۴۵	ڈاکٹر ایثار الحق صاحب ساکن پٹنہ	۱ عدد		صفدر علیخان صاحب رئیس بانکی پور	۱ عدد
۲۴۶	نواب سید اقبال حسین صاحب خلف		۲۵۷	حکیم ابو الحامد صاحب ساکن بہار	۱ عدد
	نواب سرفراز حسین خانصاحب		۲۵۸	مولوی ابو البرکات صاحب ہیڈ	
	رئیس پٹنہ	۱ عدد		انسپکٹر لال گنج	۱ عدد
۲۴۷	مولوی امجد علی صاحب ہیڈ ماسٹر		۲۵۹	مولوی ارادت حسین صاحب	
	کالجیٹ اسکول پٹنہ	۱ عدد		رئیس و وکیل مظفر پور	۱ عدد
۲۴۸	محمد ابراہیم صاحب پسر حاجی جعفر		۲۶۰	منشی اقبال حسین صاحب رئیس	
	علی مرحوم ساکن بانکی پور	۱ عدد		مظفر پور	۱ عدد
۲۴۹	مولوی امام الدین صاحب سکنڈ		۲۶۱	منشی افضال حسین صاحب رئیس	
	کلاس پٹنہ کالج	۱ عدد		مظفر پور	۱ عدد
۲۵۰	حاجی شیخ افضل حسین صاحب		۲۶۲	منشی سید ابو القاسم صاحب سررشتہ	

نمبر شمار	نام نامی	تعداد حصص	نمبر شمار	نام نامی	تعداد حصص
	دار مظفر پور	عار	۲۷۴	مولوی محمد اعیز الدین صاحب ساکن	
۲۶۳	مولوی ابو الفضل صاحب پروفیسر			مظفر پور	عار
	کالج مظفر پور	عار	۲۷۵	سید احمد علی خان صاحب رئیس پٹنہ	عار
۲۶۴	منشی امام الدین صاحب رئیس		۲۷۶	سید احمد حسین خانصاحب خیال	
	مظفر پور	عار		ساکن پٹنہ	عار
۲۶۵	مولوی احمد میر صاحب ساکن مظفر پور	عار	۲۷۷	سید اطہر الدین احمد صاحب ضلع پٹنہ	عار
۲۶۶	منشی امیر حسن صاحب محرر داخل		۲۷۸	سید آصف مرزا صاحب پٹنوی	عار
	خارج مظفر پور	عار	۲۷۹	اعظم علی خانصاحب ماسٹر	
۲۶۷	مسٹر سید احمد بشیر صاحب بیرسٹر لا			اسکول پٹنہ	عار
	مظفر پور	عار	۲۸۰	مولوی سید ابراہیم حسین صاحب رئیس پٹنہ	عار
۲۶۸	الطاف نواب عرف پیاری صاحب		۲۸۱	محمد اسرائیل صاحب دربھنگہ	عار
	رئیس پٹنہ	عار	۲۸۲	مولوی امداد کریم صاحب ضلع پٹنہ	عار
۲۶۹	احمد رضا خان صاحب مظفر پور		۲۸۳	مولوی ابو الحسین صاحب اسسٹنٹ	
۲۷۱	مولوی ابراہیم صاحب	عار		منیجر اخبار الہنج بانکے پور	عار
۲۷۰	شیخ اظہر حسین صاحب رئیس موضع		۲۸۴	منشی امیر حسین صاحب توزیع محرر	
	جھولی	عار		کلکٹری پٹنہ	عار
۲۷۲	سید محمد اشرف حسین صاحب رئیس		۲۸۵	مولوی احمد اللہ خان صاحب رئیس	
	پٹنہ	عار		مونگیر	عار
۲۷۳	سید محمد افضل حسین صاحب		۲۸۶	شیخ احمد علی صاحب رئیس مونگیر	عار
	رئیس پٹنہ	عار	۲۸۷	منشی امداد حسین صاحب ساکن موضع	

نمبر شمار	نام نامی	تعداد حصہ
	اوناس	۵ع
۲۸۸	میر امیر شاہ صاحب سوداگر امرتسر	۱ع
۲۸۹	میاں احمد خان صاحب سوداگر امرتسر	۱ع
۲۹۰	خواجہ اسد اللہ صاحب سوداگر امرتسر	۱ع
۲۹۱	سید احمد شاہ صاحب مترجم کمشنری جالندھر	۱ع
۲۹۲	سید حکیم امیر شاہ صاحب پٹھانا	۱ع
۲۹۳	سید امام شاہ صاحب ڈپٹی انسپکٹر تھانہ سیدوارڈہ	۱ع
۲۹۴	بابو احمد بخش صاحب رئیس و وکیل جالندھر	۱ع
۲۹۵	مولوی محمد امین اللہ صاحب وکیل غازیپور	۱ع
۲۹۶	مولوی سید احمد حسن صاحب وکیل محلہ چندارہ مظفرپور	۱ع
۲۹۷	حافظ آلہی بخش صاحب رئیس شملہ	۱ع
۲۹۸	ڈاکٹر حاجی اقتدار الدین صاحب رئیس بدایوان	۱ع
۲۹۹	حاجی احمد اللہ خانصاحب رئیس مونگیر	۱ع
۳۰۰	شیخ احمد علی صاحب رئیس مونگیر	۱ع
	ردیف (ب)	
۳۰۱	بابو برکت علی صاحب سب اوورسیر فتحپور	۱ع
۳۰۲	چودھری بہادر خان صاحب سوداگر فیض آباد	۱ع
۳۰۳	بابو برکت حسین صاحب فتار بانکی پور	۱ع
۳۰۴	شیخ پیر محمد صاحب ساکن پٹنہ	۱ع
۳۰۵	خان بہادر برکت علی خان صاحب ٹریکر اسٹیٹ لاہور	۵ع
۳۰۶	محمد شیر علی خان صاحب منصف سبی بلوچستان	۱ع
۳۰۷	بشیر الحق صاحب ساکن پٹنہ	۱ع
۳۰۸	مولوی سید بشیر الدین صاحب ساکن نیورہ	۱ع
۳۰۹	بدر الدین صاحب ساکن پٹنہ	۱ع
۳۱۰	حاجی بہادر علی صاحب تاجر مظفرپور	۱ع

نمبر شمار	نام نامی	تعداد فوج	نمبر شمار	نام نامی	تعداد فوج
۳۱۱	شیخ بہادر حسین صاحب آنریری مجسٹریٹ مظفرپور	عار	۳۲۱	مرزا تقی نواب صاحب رئیس پٹنہ	عار
۳۱۲	ناظر اشارت حسین صاحب رئیس مظفرپور	عار	۳۲۲	خواجہ تقی خان صاحب رئیس پٹنہ	عار
۳۱۳	منشی سید بدر الحسن صاحب رئیس مظفرپور	عار	۳۲۴	تقی الدین حسین صاحب رئیس نگرہتھہ	عار
۳۱۴	منشی برکات احمد خان صاحب سب انسپکٹر رای بریلی	عار	۳۲۵	مولوی تبارک حسین صاحب ساکن بلاسی	عار
۳۱۵	ڈاکٹر محمد بشیر الدین صاحب ساکن پٹنہ	عار	۳۲۶	شیخ تاج الدین صاحب ساکن مظفرپور	عار
۳۱۶	شیخ بہادر علی صاحب ساکن پٹنہ	عار	۳۲۷	منشی تحمل حسین صاحب محرر کلکٹری مظفرپور	عار
۳۱۷	حاجی شیخ بوڈھا صاحب پنشنر سپرنٹنڈنٹ کمشنر امرتسر	عار	۳۲۸	منشی تصدق حسین صاحب مختار پٹنہ	عار
۳۱۸	بابو برکت علی صاحب کلرک دفتر سنٹری کمشنر شملہ	عار	۳۲۹	خواجہ تبارک علی خان صاحب عرف خواجہ محمد امیر نواب صاحب منیجر اسٹیٹ خواجہ گوہر علی صاحب	عار
	ردیف (ت)			**ردیف (ث)**	
۳۱۹	سید توکل حسین صاحب رئیس ابراہیم آباد	عار	۳۳۳	خواجہ ثنا اللہ صاحب سوداگر امرتسر	عار
۳۲۰	سید تمر علی صاحب سب رجسٹرار سبنل	عار	۳۳۱	میاں ثنا اللہ صاحب ساکن امرتسر	عار

نمبر شمار	نام نامی	تعداد رقعہ	نمبر شمار	نام نامی	تعداد رقعہ
	ردیف ج			پٹنہ	غار
۳۳۲	بابو جمال الدین کلرک دفتر ٹھگی		۳۴۲	جمیل احمد صاحب رئیس بنارس	غار
۳۳۳	حافظ چراغ دین صاحب رئیس		۳۴۳	جعفر علیخانصاحب ساکن پٹنہ	غار
	لاہور	غار	۳۴۴	مولوی جمیل احمد صاحب ساکن سیوان	غار
۳۳۴	چودھری چھجو خان صاحب ولد		۳۴۵	مولوی جمیل احمد صاحب ساکن	
	خسرو خانصاحب ساکن گڈھ			کلکتہ	غار
	سنکر	غار	۳۴۶	میان جمال الدین احمد صاحب	
۳۳۵	مستری چراغ الدین ساکن فیروزپور	غار		سوداگر امرتسر	غار
۳۳۶	منشی جمال احمد صاحب سکرٹری		۳۴۷	سید جمال الدین صاحب نقشہ نویس	
	اسٹوڈنس کانفرنس کڑا	غار		شملہ	غار
۳۳۷	سید جمال حسین صاحب برادر			ردیف ح	
	خسرو مسٹر نہال حسین صاحب بیرسٹرایٹ لا پٹنہ	غار	۳۴۸	حکیم خانصاحب ولیمک معتمد	
۳۳۸	مولوی سید چراغ علیصاحب			اسٹریٹ زنگون	غار
	ساکن پٹنہ	غار	۳۴۹	چودھری حبیب اللہ خانصاحب	
۳۳۹	شیخ خان محمد صاحب شاہ			عرف ملا انور ساکن کرنال	غار
	پوری	غار	۳۵۰	خان حسین محمد خان صاحب رئیس	
۳۴۰	مولوی سید جمیل احمد صاحب ساکن			خانپور	غار
	مظفرپور	غار	۳۵۱	حافظ حبیب اللہ صاحب موضع پاری پاپی	
۳۴۱	مولوی سید جمال الدین صاحب رئیس		۳۵۲	محمد حمید اللہ خانصاحب مختار چندوسی	غار
			۳۵۳	سید حمزہ علی صاحب مین منصفی چندوسی	غار

نمبر شمار	نام نامی	تعلق وغیرہ	نمبر شمار	نام نامی	تعلق وغیرہ
۲۵۴	نواب محمد حسن علیخانصاحب رئیس مرادآباد	عار		کمشنر گورنمنٹ لاایجنٹ پٹنہ	عار
۲۵۵	مولوی حمید الزمان خانصاحب رئیس شاہجہان پور	عار	۲۶۷	سید حبیب الحسین صاحب حبیب رجسٹرار کریا	عار
۲۵۶	منشے حقداد خانصاحب نائب محافظ دفتر سلطانپور	عار	۲۶۸	حافظ شاہ حبیب اللہ صاحب ساکن مظفرپور	عار
۲۵۷	مولوی حامد حسین صاحب رئیس پٹنہ	عار	۲۶۹	منشی حامد حسین صاحب فتحپور	عار
۲۵۸	حیدر خان صاحب ساکن پٹنہ	عار	۲۷۰	مولوی حبیب اللہ صاحب ایم ای ڈپٹی کلکٹر مونہیاری	عار
۲۵۹	حاجی حبیب اللہ صاحب ساکن لار	عار	۲۷۱	مولوی حبیب احمد صاحب آنریری مجسٹریٹ ورئیس بنارس	عار
۲۶۰	منشے حبیب اللہ صاحب وکیل اخبار وکیل امرتسر	عار	۲۷۲	حشمت علیخانصاحب ساکن پٹنہ	عار
۲۶۱	مولوی حسن علیصاحب ساکن چھپرہ	عار	۲۷۳	مولوی حفیظ الرحیم صاحب رجسٹرار سورج گڈھ	عار
۲۶۲	حسن علیخانصاحب ساکن پٹنہ	عار	۲۷۴	سید حفیظ الدین احمد صاحب بلخی ساکن پٹنہ	عار
۲۶۳	مولوی سید حبیب الرحمن صاحب رئیس سعدآباد	عار	۲۷۵	منشی حکیم علیصاحب مختار مونگیر	عار
۲۶۴	مسٹر سید حسن امام صاحب بیرسٹرایٹ لا باتکی پور	عار	۲۷۶	حافظ حبیب اللہ صاحب کوتوال تھہرا	عار
۲۶۵	حکیم سید حشمت علیصاحب ساکن پٹنہ	عار	۲۷۷	میر حبیب اللہ صاحب آنریری مجسٹریٹ امرتسر	عار
۲۶۶	محمد حبیب اللہ صاحب مختار منوسپل	عار			

نمبر شمار	نام نامے	تعداد موجودہ	نمبر شمار	نام نامے	ملاحظات
۲۷۸	مولوی محمد حکمت اللہ صاحب تحصیلدار چونگی امرتسر	عار		مطبع قیصری	عار
۲۷۹	شیخ حسن بن چاند مدرس نسروج	عار	۲۹۰	سیّد خلیل احمد صاحب ساکن بانکی پور	عار
۲۸۰	منشی حسین بخش صاحب مدرس مینو سپل بورڈ اسکول شملہ	عار	۲۹۱	شاہ خلیل الرحمن صاحب ساکن مونگیر	للعہ
۲۸۱	منشی حبیب اللہ صاحب کمپازیٹر گورنمنٹ پریس شملہ	عار	۲۹۲	مولوی خداداد خان صاحب انسپکٹر مونگیر	للعہ
۲۸۲	منشی حکیم علیصاحب رئیس مونگیر	عار		ردیف (د)	
	ردیف (خ)		۲۹۳	حاجی دوست محمد خانصاحب رئیس پٹنی	عار
۲۸۳	میر خیرات علیصاحب تقیم شملہ	للعہ	۲۹۴	مولوی دائم اللہ صاحب	عار
	شیخ خدا بخش صاحب خان سامان اسکول پٹنہ	عار	۲۹۵	منشی دلاور علیصاحب رئیس شاہ گنج	عار
۲۸۵	حکیم خورشید علی صاحب رئیس نور محل	عار	۲۹۶	مولوی دیانت حسین صاحب سب انسپکٹر اسکول بہار	عار
۲۸۶	مولوی محمد خلیل الدین صاحب رئیس پھلواری	عار	۲۹۷	شیخ دوست علیصاحب ساکن بہین	عار
۲۸۷	حاجی خدا بخش صاحب رئیس رام پور	عار	۲۹۸	دوست محمد خان صاحب ساکن بنارس	عار
۲۸۸	خدا بخش عرف گوپال میان ساکن مونگیر	عار	۲۹۹	حافظ دوست محمد صاحب تاجر کتب پٹنہ	عار
۲۸۹	خواجہ محمد خلیل الدین صاحب مالک		۳۰۰	شیخ دین محمد صاحب سوداگر چرم امرتسر	عار

نمبر شمار	نام نامی	تعداد حصص	نمبر شمار	نام نامی	تعداد حصص
	ردیف (ر)			موتہاری	عار
۳۰۱	حکیم رحمت اللہ صاحب امین انجمن حمایت اسلام کرنال	عار	۳۱۲	شاہ رضی الدین احمد صاحب مختار عام بنارس	عار
۳۰۲	منشی سید رضا حسین صاحب نائب مشرف کرنال	عار	۳۱۳	حکیم حافظ رحمت اللہ صاحب رحمت	عار
۳۰۳	مولوی رحیم بخش صاحب سابق پراوٹ سکرٹری نواب بہاولپور	عار	۳۱۴	مسٹر رضا حسین صاحب بی ای کلاس پٹنہ	عار
۳۰۴	نواب محمد رستم علیخان صاحب بہادر رئیس کرنال	صدر	۳۱۵	مولوی رحمت اللہ صاحب رئیس مونگیر	عار
۳۰۵	شیخ رحمت علیصاحب نقشبندی سوداگر ہوشیارپور	عار	۳۱۶	میاں رحیم بخش صاحب پہلوان امرتسر	عار
۳۰۶	چودھری رحمت خان صاحب نمبردار گڈھ سنکر	عار	۳۱۷	حکیم رحیم بخش صاحب لاہوری مقیم امرتسر	عار
۳۰۷	مولوی رضا کریم صاحب ہیڈ کلرک رجسٹری آرہ	عار	۳۱۸	حاجی رحمت اللہ بن حاجی ہاشم احمد صاحب ساکن احمدآباد	عار
۳۰۸	مولوی محمد رحیم صاحب وکیل پٹنہ	للعدر	۳۱۹	شیخ رحمت اللہ صاحب ٹھیکہ دار شملہ	عار
۳۰۹	منشی راغب بابو صاحب مختار پٹنہ	عار	۳۲۰	مولوی محمد رحمت اللہ صاحب سکرٹری معین الندوہ مونگیر	عار
۳۱۰	محمد روح اللہ صاحب ساکن گیا	عار		ردیف (ز)	
۳۱۱	مولوی رضا حسن خانصاحب میندار		۳۲۱	زاہد حسین صاحب ساکن پھلواری	عار
			۳۲۲	شاہزادہ مرزا زینبدہ علی صاحب گورکانے	عار
				ردیف (س)	

نمبر شمار	نام نامی	تعداد جلد	تعداد دینے کی
۳۲۴	سید احمد خان صاحب بجنب وکیل پشاور	عار	
۳۲۴	میمن سلیمان گیگہ صاحب تاجر بھاونگر	عار	
۳۲۵	چودہری سردار خانصاحب سابجنٹ پولیس کرنال	عار	
۳۲۶	منشی سعادتمند صاحب رئیس کرنال	عار	
۳۲۷	منشی سلیم اللہ خانصاحب سب آرڈیر بریلے	للعہ	
۳۲۸	منشی سعادت خان صاحب رئیس لکھنؤ	عار	
۳۲۹	منشی محمد سراج الدین صاحب منصف پھلور	عار	
۳۳۰	بابو سعادت علیخان صاحب رئیس پیغمبر پور	عار	
۳۳۴	حاجی سعد اللہ صاحب رئیس نوانگر	عا	
۳۳۵	ڈاکٹر سید حسین صاحب ال ایم ایس پٹنہ	عار	
۳۳۶	سید حسین صاحب بیرسٹرلا بانکی پور	عار	
۳۳۷	سید حسین صاحب بانکی پور	عار	
۳۳۸	نواب سرفراز حسین خانصاحب وایس چیرمن پٹنہ	عار	

نمبر شمار	نام نامی	تعداد جلد	تعداد دینے کی
۳۲۹	منشی سرفراز علی صاحب رئیس فیض آباد		للعہ
۳۳۰	سید عباس صاحب رئیس سمستی پور	عار	
۳۳۱	سعادت علیخان صاحب رئیس پٹنہ	عار	
۳۳۲	مولوی سرفراز علی صاحب		عار
۳۳۳	مولوی سعید الدین صاحب مختار عدالت بنارس	عار	
۳۳۴	میر سید علی صاحب مقیم پٹنہ		عار
۳۳۵	منشی سجاد بخش صاحب ساکن سیول		عار
۳۳۶	خان بہادر منشی سخاوت حسین صاحب وکیل و آنریری مجسٹریٹ شاہجانپور		للعہ
۳۳۷	بابو سراج الدین صاحب کونٹنٹ سینوسپل امرتسر		عار
۳۳۸	مولوی سلامت اللہ صاحب پانی پتی		صدر
۳۳۹	شاہ سمی احمد صاحب رئیس مولانگر		عہ
	ردیف (ش)		
۳۴۰	میمن حاجی سکور طاہر صاحب منافع ایات بھاونگر		صدر
۳۴۱	بابو شہاب الدین صاحب کلرک دفتر آب وہوا شملہ		عار

نمبر شمار	نام نامی	تعداد خدمہ	نمبر شمار	نام نامی	تعداد خدمہ
۳۴۲	بابو مرزا شیر محمد صاحب ہیڈ درافس مین پبلک دفتر	غ ر		پٹنہ	غ ر
۳۴۳	منشی شفاعت حسین صاحب ہیڈ کلرک شفاخانہ بریلی	للعہ ر	۳۵۳	مولوی شمس الدین صاحب ساکن پٹنہ	غ ر
۳۴۴	شیر علی خانصاحب انسپکٹر پولیس		۳۵۴	منشی شرافت حسین صاحب ساکن بھاگلپور	غ ر
			۳۵۵	مولوی شمس الحق صاحب ساکن پٹنہ	غ ر
			۳۵۶	مسٹر سید شرف الدین صاحب بہاری بیرسٹر لا	
	نائب شاہجہانپور	غ ر		پٹنہ	غ ر
۳۴۵	چودہری شادی خانصاحب تحصیل گڈھ سنکر		۳۵۷	قاضی سید شاہ محمد صاحب رئیس جالندہر	غ ر
		غ ر	۳۵۸	شادی خانصاحب ساکن مالک کوٹ شادیخان	غ ر
۳۴۶	میان جی شرف الدین صاحب ڈپٹی انسپکٹر قلعہ پھلور	غ ر	۳۵۹	بابو مرزا شیر محمد صاحب ہیڈ درافس مین پبلک درکس شملہ	غ ر
۳۴۷	مولوی شیر شرف الدین صاحب بیرسٹر لا بانکے پور	للعہ ر	۳۶۰	بابو شہاب الدین صاحب کلرک دفتر آب وہوا شملہ	غ ر
۳۴۸	شاہ شرف الدین صاحب حسین آباد مونگیر	غ ر	۳۶۱	شاہ محمد صاحب رئیس شملہ	غ ر
۳۴۹	قاضی شیخ حاجی صاحب ساکن موضع چمپانگر			ردیف (ص)	
۳۵۰	مولوی محمد شریف عالم صاحب رئیس موضع ابراہیم پور	غ ر	۳۶۲	میمن حاجی صمار عثمان صاحب تاجر الطعام بھاؤنگر	غ ر
۳۵۱	شجاعت علیصاحب رئیس اکبرپور	غ ر	۳۶۳	حافظ صدیق اکبر صاحب رئیس بانکی پت	غ ر
۳۵۲	شیخ شیر علیصاحب ابن حسین بخش ساکن	للعہ ر	۳۶۴	مولوی صبغۃ اللہ صاحب رئیس امروہہ	غ ر
			۳۶۵	مولوی سید صفیر الدین صاحب ساکن بانکی پور	غ ر

نمبر شمار	نام نامی	تعارف خیال	نمبر شمار	نام نامی	تعارف خیال
۳۶۶	سید صفیر الدین احمد صاحب ساکن متھرا	عار	۳۷۷	شیخ ظہر الدین صاحب ولد شیخ وزیر صاحب ساکن پٹنہ	عار
۳۶۷	صفیر الحق صاحب رئیس موضع کٹونا	عار	۳۷۸	منشی ظہور احسن صاحب نیموی مختار پٹنہ	عار
۳۶۸	خان بہادر شیخ صفدر حسین صاحب رئیس فتحپور ہسوہ	عار	۳۷۹	مولوی سید ظہیر الدین صاحب رئیس نیورہ	عار
۳۶۹	شاہ صبیح اللہ صاحب رئیس مونگیر	للعہ	۳۸۰	محمد ظہور الدین صاحب ساکن پٹنہ	عار
۳۷۰	خواجہ صدر الدین صاحب حکاک اکبر	عار	۳۸۱	مولوی ظہور الحق صاحب وکیل منصفی سیدپور	عار
	ردیف (ض)		۳۸۲	مولوی سید ظفر امام صاحب رئیس پٹنہ	عار
۳۷۱	شیخ ضیاء الحسن صاحب ساکن کرنال	عار	۳۸۳	مولوی ظہیر الحق صاحب تحصیلدار سکندرہ ضلع مونگیر	عار
۳۷۲	منشی قمر الدین حسن صاحب سررشتہ دار ریاست انور	لعہ	۳۸۴	ظہر الدین صاحب دلال تاجر پشمینہ پٹنہ	عار
۳۷۳	مولوی سید ضمیر الدین احمد صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ پٹنہ	للعہ	۳۸۴	مرزا ظفر اللہ خانصاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر گرداسپور	عار
	ردیف (ط)			ردیف (ع)	
۳۷۴	میمن حاجی طیب حبیب صاحب تاجر الطعام بھاؤنگر	عار	۳۸۵	محمد عبد المجید خانصاحب ساکن مرجا گڈھ	عار
۳۷۵	منشی طفیل احمد صاحب سپرنٹنڈنٹ میونسپل چندوسی	عار	۳۸۶	مولوی عبد الحکیم صاحب وکیل پٹنہ	عار
	ردیف (ظ)		۳۸۷	مولوی سید علی حسین صاحب ڈپٹی کلکٹر موتیاری	عار
۳۷۶	حافظ ظہور احمد صاحب سوداگر الہ آباد	عار	۳۸۸	حافظ عبد الرحمن صاحب ساکن پٹنہ	عار
			۳۸۹	قاضی عبد الرحمن صاحب رئیس قصبہ	

نمبر شمار	نام نامی	اقرار وفد	نمبر شمار	نام نامی	اقرار وفد
	بلندہ ضلع فتحپور	للعہ	۴۰۲	مولوی سید عبدالمجید احمد صاحب رئیس	
۳۹۰	منشی عبدالرحمٰن صاحب وکیل فتحپور	للعہ		پٹنہ	
	ہسوہ	عار	۴۰۳	منشی عویرالحق صاحب امین ریاست	
۳۹۱	شیخ عبدالحلیم صاحب کارخانہ دار نوربافی			دربھنگہ	عار
	سلیم پور	عار	۴۰۴	شیخ عبدالحمید صاحب ساکن متھراپور	عار
۳۹۲	حاجی شیخ عظیم اللہ صاحب ساکن بنارس	عار	۴۰۵	منشی محمد عنایت علی صاحب ساکن ڈھاکہ	عار
۳۹۳	عنایت خان صاحب کارخاندار گوٹہ		۴۰۶	منشی عبدالرحیم صاحب ساکن ڈہاکہ	عار
	بافی بنارس	عار	۴۰۷	مولوی عبداللہ صاحب کشمیری مقیم	
۳۹۴	شیخ محمد عبدالعزیز صاحب رئیس			پٹنہ	عار
	بنارس	عار	۴۰۸	منشی عبداللہ صاحب مختار کمشنری	
۳۹۵	منشی عبدالرحمٰن صاحب پیروائزر			پٹنہ	عار
	ریاست الور	صہر	۴۰۹	عبدالوہاب صاحب سوداگر پٹنہ	عار
۳۹۶	شیخ عبدالوحید صاحب سکرٹری		۴۱۰	عبدالکریم عرف میان خان صاحب	
	مدرسہ چشمہ فیض موضع ململ	عار		ساکن پٹنہ	عار
۳۹۷	محمد عبدالحلیم صاحب ساکن پٹنہ	عار	۴۱۱	محمد عبدالباقی صاحب ساکن پٹنہ	عار
۳۹۸	مولوی سید عبدالمجید صاحب ساکن		۴۱۲	سید عبدالعزیز صاحب خلف میر	
	موضع ہشیارپور	عار	۴۱۳	احمد حسین صاحب مرحوم رئیس بہار	عار
۳۹۹	میر عبدالوحید صاحب ساکن پٹنہ	عار	۴۱۴	سید عبدالغنی صاحب رئیس بہار	عار
۴۰۰	حاجی عبدالمجید صاحب پٹنہ	عار	۴۱۵	سید عبدالرزاق صاحب رئیس بہار	عار
۴۰۱	سید عبدالواحد صاحب تاجر پٹنہ	عار	۴۱۶	منشی عبدالعزیز ڈائرکٹر ورکس کمپنی بہار	عار

نمبر شمار	نام نامی	تعداد خدام	نمبر شمار	نام نامی	تعداد خدام
۴۱۷	خان بہادر میر علی محمد صاحب شاد آنریری مجسٹریٹ - پٹنہ	۱ عدد	۴۳۰	میان عمر جیو و عبدالمجید صاحبان سوداگران امرتسر	۱ عدد
۴۱۸	منشی عزیز الحکیم صاحب مختار مونگیر	۱ عدد	۴۳۱	منشی علی محمد صاحب پٹواری موضع عبدالرحمن پور	۱ عدد
۴۱۹	منشی عمر الدین صاحب سپرواٹزر کالکا شملہ	۱ صد	۴۳۲	سید عبداللہ شاہ صاحب امام مسجد ننھے شاہ امرتسر	۱ عدد
۴۲۰	حاجی علی بخش صاحب سوداگر چرم متھرا	۱ عدد	۴۳۳	مولوی عبدالرحمن صاحب مختار عدالت چیف کورٹ پنجاب جالندہر	۱ عدد
۴۲۱	منشی عبدالغفور صاحب بی اے مین عدالت دیوانی قصبہ رسڑا	۱ عدد	۴۳۴	حافظ عبدالرحیم بن شاہ بہائی صاحب مدرس بہروج	۱ عدد
۴۲۲	منشی عبداللطیف صاحب والد منشی قربان علی صاحب مرحوم دہلی دروازہ علیگڈھ	۱ عدد	۴۳۵	خان بہادر مولوی عبدالصمد صاحب وکیل و والئی چیرمین و آنریری مجسٹریٹ غازی پور	۱ عدد
۴۲۳	سیٹھ عبدالاحد صاحب سوداگر امرتسر	۱ عدد	۴۳۶	منشی عبدالحفیظ صاحب سب اوورسیر بارہ بنکی	۱ عدد
۴۲۴	خواجہ عبدالصمد صاحب سوداگر امرتسر	۱ عدد	۴۳۷	مولوی عبدالشکور صاحب رئیس بہار	۱ عدد
۴۲۵	حافظ عبداللہ صاحب لاکن امرتسر	۱ عدد	۴۳۸	قاضی عبداللہ خانصاحب رئیس پشاور	۱ عدد
۴۲۶	خواجہ عبدالقادر صاحب سوداگر امرتسر	۱ عدد	۴۳۹	مرزا عبدالحکیم خانصاحب عدالت پشاور	۱ عدد
۴۲۷	میان عبدالاحد صاحب ناٹک سوداگر امرتسر	۱ عدد			
۴۲۸	میان عزیز دار صاحب سوداگر امرتسر	۱ عدد			
۴۲۹	خواجہ عبدالاحد و غلام محمد صاحبان سوداگر امرتسر	۱ عدد			

نمبر شمار	نام نامی	تعلقہ وضلع	نمبر شمار	نام نامی	تعلقہ وضلع
۴۴۰	میمن عیسی یوسف صاحب تاجر الطعام		۴۵۱	ماسٹر عظمت علیخان صاحب بی اے	
	ولد ابنہ الصغیر غلام محمد ساکن بھاؤنگر	ہے		ایم بی اسکول شملہ	غار
۴۴۱	میمن عثمان آلاۃ تاجر الطعام بھاؤنگر	غار	۴۵۲	بابو عبد الغنی صاحب بی ای ایل ایل	
۴۴۲	میمن عبد اللہ ولد حاجی کاوا صاحب			وکیل کرنال	للعہ
	تاجر الطعام بھاؤنگر	غار	۴۵۳	منشی عنایت اللہ خانصاحب رئیس	
۴۴۳	شیخ عثمان ابن عبد العلیم الیافعی تاجر			برسلے	غار
	عرب بھاؤنگر	غار	۴۵۴	مولوی عمر الدین صاحب حنفی چشتی	
۴۴۴	میمن عیسی بھائی حبیب اجان صاحب			مدرس سابق تحصیل گڑھ سنکر	غار
	تاجر بھاؤنگر	غار	۴۵۵	شیخ عمر بخش صاحب وکیل ہوشیارپور	غار
۴۴۵	ڈاکٹر عبد الوہاب صاحب صوفی		۴۵۶	منشی علی محمد خانصاحب نقل نویس خانپور	منار
	ہاسپٹل اسسٹنٹ کرنال	صدر	۴۵۷	چودھری عمر بخش صاحب ساکن قصبہ	
۴۴۶	میر عبد المجید صاحب مشلخوان سب جج			عوارڑہ	غار
	کرنال	غار	۴۵۸	منشی عبد المجید صاحب ڈپٹی انسپکٹر	
۴۴۷	سید علی احمد صاحب ہیڈ کلرک محکمہ			پانی پت	صدر
	پولس کرنال	غار	۴۵۸	مولوی عبد الحی صاحب رئیس بدایوان	
۴۴۸	چودھری مولوی علی محمد خانصاحب بے			وکیل چندوسی	صدر
	۱ وایل مختار کرنال	غار	۴۵۹	شیخ محمد عبد اللہ صاحب رئیس چندوسی	غار
۴۴۹	مولوی عظمت اللہ صاحب مدرس بی ہائی		۴۶۰	محمد غنبر شاہ صاحب کھنڈ ساری	
	اسکول کرنال	غار		چندوسی	غار
۴۵۰	بابو عبد القادر صاحب اسٹور کیپر شملہ	للعہ	۴۶۱	حافظ محمد عبد السلام صاحب رئیس	

نمبر شمار	نام نامی	تعداد وجہ	نمبر شمار	نام نامی	تعداد وجہ
	سنبل	عار	۴۷۴	منشی عبد الکریم صاحب نقشہ نویس دفتر شملہ	عار
۴۶۲	محمد عبد اللہ خانصاحب زمیندار جنیٹھ	عار	۴۷۵	بابو مرزا عبد اللہ بیگ صاحب ملازم دفتر تعمیرات شملہ	عار
۴۶۳	مولوی سید علی منتظم جان صاحب رئیس امروہہ	صدر	۴۷۶	میان عبد الرب صاحب خلف مولوی منعم الدین صاحب شملہ	عار
۴۶۴	شیخ عبد الکریم صاحب وکیل امروہہ	صدر	۴۷۷	چودہری محمد عبد اللہ صاحب گراور حلقہ نور محل	عار
۴۶۵	حاجی عبد الستار ملا داؤد صاحب تاجر رنگون	للعدر	۴۷۸	چودہری عبد الحفیظ خانصاحب زمیندار و رئیس فیض آباد	عار
۴۶۶	حافظ عبد الرزاق و عبد الرحیم صاحبان سوداگران لکھنؤ	صدر	۴۷۹	حافظ عبد الرحمن و عبد الرحیم سوداگران فیض آباد	عار
۴۶۷	مولوی عبد اللطیف صاحب رئیس دلکشا لکھنؤ	صدر	۴۸۰	حافظ عبد الغفار و محمد اسمٰعیل سوداگران فیض آباد	عار
۴۶۸	مولوی عبد العزیز صاحب مہتمم مدرسہ کفایت العلوم پیلی بھیت	عار	۴۸۱	مولوی عبد الحمید صاحب منیجر ٹریموی یانکی پور	عار
۴۶۹	مولوی عبد الحمید صاحب رئیس رائے بریلی	معذر	۴۸۲	منشی عبد الغفور صاحب مختار دانا پور	عار
۴۷۰	منشی عنایت کریم صاحب داکٹر سپان چھاؤنی انبالہ	عار	۴۸۳	مولوی عبد الغنی صاحب وکیل یانکی پور	للعدر
۴۷۱	منشی عبد الغنی صاحب محکمہ کورٹ انبالہ	عار	۴۸۴	مولوی علی حسن صاحب مختار پٹنہ	عار
۴۷۲	حاجی عبد الرحیم صاحب رئیس انبالہ	عار	۴۸۵	مولوی علی اکرم صاحب مقیم رانی پور	عار
۴۷۳	بابو عبد الرحمن صاحب گماشتہ کمسریٹ انبالہ	عار			

نمبر شمار	نام می	انعامی خطاب	نمبر شمار	نام می	انعامی خطاب
۴۸۶	حاجی عبد الغنی صاحب ساکن بیگمپور	عار		میان پٹنہ	عار
۴۸۷	مولوی عبد الشکور صاحب دسنوی	عار	۴۹۷	عبد الرشید خانصاحب ساکن موضع مجھولی	عار
	مولوی عبد العزیز صاحب مکان		۴۹۸	عبد الغنی صاحب کمشنر پور دگیا	عار
۴۸۸	مولوی فضل امام خان وائس چیرمین بانکیپور	عار	۴۹۹	سید عبد الحی صاحب ساکن پٹنہ	عار
۴۸۹	مولوی شیخ عزیز الدین صاحب ساکن موضع کربٹیا	عار	۵۰۰	علے اصغر صاحب ساکن چھپرہ	عار
۴۹۰	شیخ عیسی صاحب رئیس لار ضلع گورکھپور	عار	۵۰۱	حاجی علی کریم صاحب ساکن قصبہ بارہ	عار
۴۹۱	سید علی ظفر صاحب رئیس پٹنہ	عار	۵۰۲	عبد المجید صاحب ساکن بھاگلپور	عار
۴۹۲	شیخ عبد الرحیم صاحب سوداگر ضلع گنج		۵۰۳	سید محمد عبد الزاق صاحب رئیس موضع کنڈہ	عار
	ضلع گیا	عار	۵۰۴	حافظ عبد الحمید صاحب ساکن مہراج گنج	عار
۴۹۲	حافظ عبد الغفور صاحب ساکن پٹنہ	عار	۵۰۵	علے محمد صاحب ساکن چمپانگر بھاگلپور	عار
۴۹۳	شیخ عبد القادر صاحب ڈیٹر پنجاب		۵۰۶	سید محمد عبد اللہ صاحب ساکن موضع ایچتین ضلع پٹنہ	عار
	آبزرور - لاہور	عار	۵۰۷	مولوی سید عارف حسین صاحب رئیس پٹنہ	عار
۴۹۳	حافظ عبد اللطیف خانصاحب ساکن بھیکن پور	عار	۵۰۸	محمد عبد الحفیظ صاحب ساکن موضع فتحپور	عار
۴۹۴	شیخ محمد عبد الزاق صاحب ساکن بھیلن پور	عار	۵۰۹	مولوی عبد الحمید صاحب ساکن فتحپور	عار
۴۹۵	مولوی سید عبد الشکور صاحب ساکن پٹنہ	عار	۵۱۰	مولوی حافظ عنایت کریم صاحب وکیل بانکی پور	عار
۴۹۶	منشی عبد العظیم صاحب ساکن پٹنہ	عار			
۴۹۶	مولوی علیکریم صاحب عرف براتی		۵۱۱	مولوی محمد عبد الحمید صاحب ساکن بہار	عار

نمبر شمار	نام نامی	اتحاد وخیرہ	نمبر شمار	نام نامی	اتحاد وخیرہ
۵۱۲	عبدالمجید صاحب طالب علم مڈیکل اسکول بانکی پور	عار	۵۲۵	سید عظیم الدین صاحب وکیل بانکی پور	عار
			۵۲۶	مولوی عبدالشکور صاحب ملانوان ضلع پٹنہ	عار
۵۱۳	سید عنایت حسین صاحب امداد ساکن پٹنہ	عار	۵۲۷	علی مرزا صاحب ساکن پٹنہ	عار
۵۱۴	محمد عبدالحلیم صاحب ساکن ہستون چک پٹنہ	عار	۵۲۸	عزیز الرحمن صاحب برادر حبیب الرحمن صاحب سوداگر کلکتہ	عہ
۵۱۵	عبدالرزاق عرف طغرل صاحب اوادپور	عار	۵۲۹	عبداللہ شاہ صاحب عرف شاہ بلندہ کرنال	عار
۵۱۶	حافظ عبدالغفور صاحب کارخانہ دار علیگڈھ	عار	۵۳۰	منشی عزیز الحکیم صاحب رئیس مونگیر	عار
۵۱۷	حافظ محمد عبدالغفور سوداگر علیگڈھ	عار	۵۳۱	مولوی عبدالغفار صاحب ساکن پٹنہ	عار
۵۱۸	عبدالغفور صاحب سب انسپکٹر بانکی پور	عار	۵۳۲	عبدالرشید عرف عطاحسین صاحب بانکیپور	عار
۵۱۹	سید عزیز الدین صاحب موضع ملاچک ضلع پٹنہ	عار	۵۳۳	مولوی عبدالحمید صاحب پٹھانا	عار
۵۲۰	مولوی عبدالحمید صاحب ساکن موضع بنوہ	عار	۵۳۴	سید عبدالمجید عمدراز صاحب محرر جج کورٹ گیا	عار
۵۲۱	مسٹر سید علی امام صاحب بیرسٹرایٹ لا بانکی پور	للعہ	۵۳۵	عظیم الدین صاحب نبیرہ حکیم عبدالحمید صاحب رئیس پٹنہ	عار
۵۲۲	سید علی حیدر صاحب ساکن پٹنہ	عار	۵۳۶	مولوی سید عبدالمجید صاحب رئیس پٹنہ	عار
۵۲۳	ملک علی نظر صاحب رئیس مونگیر	عار	۵۳۷	محمد عبدالعزیز صاحب ساکن فتحپور	عار
۵۲۴	سید عبدالستار صاحب مونگیری	عار	۵۳۸	حافظ عزیز الحق صاحب ساکن پٹھانا	عار
۵۲۴	منشی عبداللہ صاحب ساکن بانکی پور	عار	۵۳۹	منشی عظمت حسین صاحب ساکن پٹھانا	عار
				عبدالقادر صاحب سب انسپکٹر سمتی پور	عار

نمبر شمار	نام نامی	تعداد جلد	نمبر شمار	نام نامی	تعداد جلد
۵۴۰	مولوی عبد الفتاح صاحب ساکن پٹھلنا	غائر	۵۵۵	عبد الرشید صاحب سکونا چرانا پور ضلع پٹنہ	غائر
۵۴۱	منشی عبد الکریم صاحب ساکن دانو بیگہ	غائر	۵۵۶	منشی عبد القادر صاحب نائب پروپرائٹر آرمی پریس شملہ	غائر
۵۴۳	عبد اللطیف صاحب ساکن حاجی پور	غائر	۵۵۷	منشی عبد الغفار صاحب رئیس شملہ	غائر
۵۴۲	مولوی عبد الرحیم صاحب مختار مظفر پور	غائر	۵۵۸	حافظ عبد الکریم صاحب کمپازیٹر گورنمنٹ پریس شملہ	غائر
۵۴۴	سیٹھ حاجی عبد اللہ و حاجی مینار صاحب رئیس بمبئی	غائر	۵۵۹	بابو علی ظفر صاحب کلرک دفتر اکزامنر شملہ	غائر
۵۴۵	مولوی عبد القاسم صاحب سر رشتہ دار مظفر پور	غائر	۵۶۰	بابو عبد العزیز صاحب اسٹور کیپر شملہ	غائر
۵۴۶	شیخ عمر دراز صاحب مختار مظفر پور	غائر		**ردیف (غ)**	
۵۴۷	منشی عبد الحمید صاحب ساکن مظفر پور	غائر	۵۶۱	غلام محی الدین صاحب پنجابی پیش امام مسجد چوبداران بھاؤنگر	غائر
۵۴۸	حافظ عبد الرحمن صاحب تاجر مظفر پور	غائر	۵۶۲	حافظ غفور الدین صاحب پنشنر ڈپٹی انسپکٹر مدارس بریلی	للعہ
۵۴۹	منشی سید عبد اللطیف صاحب ساکن مظفر پور	غائر	۵۶۴	شیخ غلام محمد الدین رئیس و سوداگر پارچہ خانپور	غائر
۵۵۰	چودھری عبد العلیم صاحب مختار مظفر پور	غائر	۵۶۵	حکیم غلام نبی صاحب ہوشیار پوری	غائر
۵۵۱	مولوی عبد الرحمن صاحب بہاری	غائر	۵۶۶	میان صاحب منشی غلام باری صاحب وکیل ہوشیار پور	غائر
۵۵۲	منشی عنایت اللہ خانصاحب ساکن بریلی	غائر	۵۶۷	مستری غلام محی الدین صاحب سب اوورسیر	غائر
۵۵۳	منشی عبد الحکیم صاحب سوداگر بریلی	غائر			
۵۵۴	مولوی عبد القیوم صاحب رئیس بریلی	غائر			
۵۵۲	بابو علی احمد خانصاحب ہیڈ کلرک ریلوے آفس بریلی	غائر			

نمبر شمار	نام نامی	اعانت دہندہ	نمبر شمار	نام نامی	اعانت دہندہ
	ہوشیارپور	عار		الجیلانی رئیس مخدوم چک ضلع مونگیر	عار
۵۶۸	حاجی غلام سرور خانصاحب آنریری		۵۸۰	مولوی غلام باری صاحب محرر اجرای	
	مجسٹریٹ چندوسی	للعہ		ڈگری گیا	عار
۵۶۹	منشی غلام صابر خانصاحب رجسٹرار ایڈیر		۵۸۱	شیخ غلام رسول صاحب ساکن منار	
	کالج۔ کپورتھلہ	عار		ضلع مظفرپور	عار
۵۷۰	چودھری غلام جیلانی خانصاحب ذیلدار		۵۸۲	حکیم سید غلام حسین صاحب منیجر فتح الاخبار	
	گڈھ شنکر	عار		بنارس	عار
۵۷۱	غلام نبی صاحب ساکن امرتسر	عار	۵۸۳	شیخ غلام صادق صاحب رئیس و آنریری	
۵۷۲	چودھری غلام نبی صاحب ذیلدار پھلور	عار		مجسٹریٹ امرتسر	عار
۵۷۳	بابو غلام محی الدین صاحب اسسٹنٹ		۵۸۴	خواجہ غلام محمد صادق صاحب بی ای	
	گوڈش کلرک اسٹیشن پھلور	عار		بیرسٹرایٹ لاو آنریری اکسٹرا اسسٹنٹ	
۵۷۴	مرزا غلام غوث صاحب ٹھیکہ دار پھلور	عار		کمشنر امرتسر	عار
۵۷۵	خواجہ غلام محی الدین صاحب ساکن امرتسر	عار	۵۸۵	مولوی غلام محمد صاحب مختار عدالت امرتسر	عار
۵۷۶	ڈاکٹر حکیم غلام نبی صاحب زبدۃ الحکما		۵۸۶	میان غلام نبی وحبیب اللہ سوداگران	
	رئیس لاہور	عار		امرتسر	عار
۵۷۷	حاجی شیخ غلام جیلانی صاحب قادری		۵۸۷	میان غلام مصطفے صاحب سوداگر	عار
	زمیندار موضع آغاپور	عار		امرتسر	
۵۷۸	غلام ربانی صاحب ساکن موضع رامپور		۵۸۸	خواجہ غلام محی الدین صاحب	
	بکھری	عار	۵۸۹	امرتسر	عار
۵۷۹	مولوی سید غنیمت حسین صاحب الاشرفی			میان غلام شیخ صاحب سوداگر امرتسر	عار

نمبر شمار	نام نامی	تعداد خریداری	نمبر شمار	نام نامی	تعداد خریداری
۵۹۰	میان غفار شاہ صاحب سوداگر امرتسر	عار	۶۰۲	سید فخر الحق صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ نوہر ریاست بیکانیر	عار
۵۹۱	خواجہ غلام محی الدین صاحب و غلام مصطفےٰ صاحبان سوداگران امرتسر	عار	۶۰۳	مولوی فقیر اللہ صاحب رئیس امروہہ	صر
۵۹۲	میان غلام محمد و عزیز الدین صاحبان سوداگران امرتسر	عار	۶۰۴	مولوی فرید الدین احمد صاحب بی ای پروفیسر ٹروڈہ کالج	صر
۵۹۳	میان غلام محی الدین صاحب عرف جان ساکن امرتسر	عار	۶۰۵	بابو فتح محمد صاحب گماشتہ کمسریٹ صدر بنارس	عار
۵۹۴	منشی غلام محمد و محمد خلیل صاحبان سوداگران امرتسر	عار	۶۰۶	شیخ فضل محمد صاحب طالب تحصیلدار دیناج	عار
۵۹۵	سید عفور اللہ صاحب پنشنر و رئیس جالندہر	عار	۶۰۷	مولوی فتح الدین صاحب مختار عدالت پھلور	عار
۵۹۶	مولوی حکیم شیخ غلام محی الدین صاحب سکرٹری تبلیغ الاسلام بمبئی	للعہ	۶۰۸	چودہری فتح خان صاحب ذیلدار ضلع جالندہر	عار
	(ردیف ف)		۶۰۹	مولوی فرید الدین صاحب مختار بانکی پور	عار
۵۹۷	حکیم فقیر محمد صاحب ولد غلام نبی مرحوم بھاونگر	عار	۶۱۰	مولوی فہیم الدین صاحب نبیرہ حکیم	
۵۹۸	منشی فیض محمد صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ صاحب ڈپٹی کمشنر کرنال	عار	۶۱۱	میر مولوی عبد الحمید صاحب رئیس پٹنہ	عار
۵۹۹	سید فیاض حسین صاحب رئیس پانی پت	عار	۶۱۲	شیخ محمد فضل الکریم صاحب رئیس و پینشنر کمشنر بنارس	عار
۶۰۰	نواب فاخر احمد خانصاحب رئیس پانی پت	عار	۶۱۳	سید فضل الرحمن صاحب ساکن موضع فیروز پور	عار
۶۰۱	مولوی فخر الدین صاحب ناظر عدالت فتحپور	عار	۶۱۴	ڈاکٹر فضل الرحمن صاحب ساکن پٹنہ	عار
			۶۱۵	مولوی فضل الرحمن صاحب رئیس صاحبگنج پٹنہ	عار

نمبر شمار	نام نامی	تعداد فرمائش	نمبر شمار	نام نامی	تعداد فرمائش
۶۱۶	منشی فضل الحق صاحب ساکن پٹنہ	عار	۶۲۸	منشی سید قاسم علیصاحب محافظ دفتر منظفر پور	
۶۱۷	میان فیروز الدین صاحب آنریری مجسٹریٹ امرتسر	عار	۶۲۹	منشی قادر بخش صاحب گدام دار سورا ضلع منظفر پور	عار
۶۱۸	شیخ فتح دین صاحب سوداگر حرم امرتسر	عار	۶۳۰	منشی قاسم علیصاحب تاجر موتہاری	عار
۶۱۹	میان فتحہ باباو غیاث الدین صاحبان امرتسر	عار	۶۳۱	منشی قائم الحق صاحب وکیل منصفی فتحپور ہسوہ	عار
۶۲۰	مولوی فضل محمد صاحب طبیب و رئیس جالندہر	عار	۶۳۲	مولوی قطب البین صاحب قانونگو پٹنہ	عار
۶۲۱	بابو فضل الرحمن صاحب ملک و کس ڈیار منٹ شملہ	عار	۶۳۳	مستری قادر بخش و محمد اسمٰعیل صاحبان جالندہر	عار
	ردیف ق			**(ردیف ک)**	
۶۲۲	چودہری قیام الدین صاحب متوسل ریاست سلیم پور	عار	۶۳۴	قاضی کمال اشرف صاحب رئیس گڈھی	عار
۶۲۳	مولوی قدرت اللہ صاحب و مولوی امروہہ	عار	۶۳۵	مسٹر میر کاظم حسین صاحب بیرسٹرایٹ لا شملہ	عار
۶۲۴	حافظ خواجہ قطب الدین احمد صاحب مالک نامی پریس لکھنؤ	عار	۶۳۶	حاجی کلب حسین صاحب رئیس بریلی	عار
۶۲۵	مولوی محمد قدرت اللہ صاحب مقیم فتحپور	عار	۶۳۷	حاجی کریم اللہ صاحب آنریری ایم ایس چھاؤنی انبالہ	عار
۶۲۶	مولوی قربان علی صاحب رئیس مونگیر	عار	۶۳۷	ڈاکٹر حکیم کریم اللہ صاحب رئیس پٹیالہ	۵
۶۲۷	قاضی صاحب طبّاخ پھلواری	عار	۶۳۸	حاجی محمد کفایت اللہ صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ قلعہ پھلور	عار

نمبر شمار	نام نامی	تعداد خریدہ	نمبر شمار	نام نامی	تعداد خریدہ
۶۳۹	شیخ محمد کبیر الدین صاحب رئیس علی نگر	عار	۶۵۴	میان گل محمد صاحب سوداگر امرتسر	عار
۶۴۰	منشی کبیر الدین صاحب مختار بانکی پور	عار		ردیف ل	
۶۴۱	میان کریم بخش صاحب مینو سپل کمشنر لاہور	عار	۶۵۵	قاضی محمد لطافت حسین صاحب وکیل بلاری	عار
۶۴۲	سید محمد کاظم حسین صاحب رئیس پٹنہ	عار	۶۵۷	منشی سید لطیف حسین صاحب رئیس پٹنہ	عار
۶۴۳	شیخ کرامت علیصاحب برادر کرنل ہدایت علیصاحب داناپور	عار	۶۵۸	مولوی سید لطف الرحمن صاحب پٹنہ	عار
۶۴۵	میر کفایت حسین صاحب ساکن پٹنہ	عار	۶۵۹	مولوی محمد لطیف حسین صاحب مدرس انجمن اسکول بہار	عار
۶۴۶	مرزا کمال الدین صاحب بخرطہرانی ریاست رامپور	عار	۶۶۰	مولوی لطف الرحمن صاحب رئیس گنگسیاولہ پٹنہ	عار
۶۴۷	کلیم الظفر صاحب ساکن پٹنہ	عار	۶۶۱	محمد لطیف کریم صاحب طالبعلم مڈیکل اسکول بانکی پور	عار
۶۴۸	منشی کبیر صاحب محرر منصف اول پٹنہ	عار	۶۶۲	لطافت کریم صاحب رئیس ملک چک	عار
۶۴۹	منشی کریم بخش صاحب مینیجر آف راجہ دومو در پور	عار	۶۶۳	شیخ لوٹن صاحب ساکن شاہ پور	عار
۶۵۰	محمد کبیر الدین صاحب فقار موتہاری	عار	۶۶۴	حکیم لیاقت حسین صاحب زمیندار مظفر پور	عار
۶۵۱	نواب خواجہ گوہر علیخانصاحب رئیس سکندرہ	عار	۶۶۵	منشی لعل محمد صاحب بھریا موتہاری	عار
۶۵۲	سید کبیر الدین صاحب رئیس پٹنہ	عار	۶۶۶	منشی لیاقت حسین صاحب رئیس پھلواری	عار
۶۵۳	منشی کریم بخش صاحب آنریری مجسٹریٹ داناپور	عار		(ردیف م)	
			۶۶۷	منشی محی الدین صاحب تاجر کتب	للعہ

نمبر شمار	نام نامی	اتحاد فقیہ	نمبر شمار	نام نامی	اتحاد فقیہ
	بنگلور	للعہ	۶۸۲	محمد منشی صاحب نقل نویس محکمہ فوجداری پٹنہ	غار
۶۶۸	سیّد مصطفی حسین صاحب معتمد ریاست سلیم پور	غار	۶۸۳	منشی منظور احمد صاحب محرر مولوی سید شرف الدین صاحب پٹنہ	غار
۶۶۹	مولوی محی الدین اشرف صاحب رئیس موضع جھکڑہ	غار	۶۸۴	منشی محمد کریم صاحب مختار پٹنہ	غار
۶۷۰	مولوی مقیم الدین صاحب ساکن ڈیرہ اسمٰعیل خان	غار	۶۸۵	سید مخدوم بخش صاحب مختار پٹنہ	غار
۶۷۱	خواجہ محمد اصغر خانصاحب زمیندار ضلع پٹنہ	غار	۶۸۶	معین الدین صاحب مقیم پٹنہ	غار
۶۷۲	شاہ معین الدین صاحب نقشبندی رئیس مع ضع کسارا	غار	۶۸۷	شاہ محمد سعید صاحب رئیس مونگیر	غار
۶۷۳	محمد قاسم صاحب جفت فروش پٹنہ	غار	۶۸۸	شاہ محمد ایوب صاحب رئیس مونگیر	غار
۶۷۴	شیخ محمد رمضان صاحب مقیم پٹنہ	غار	۶۸۹	شاہ محمد ادریس صاحب رئیس مونگیر	غار
۶۷۵	مولوی محمد یسین صاحب بانکی پور پٹنہ	غار	۶۹۰	حاجی نکہت حسین صاحب رئیس مونگیر	غار
۶۷۶	حکیم محمد ناظم صاحب پٹنہ	غار	۶۹۱	منشی منظور احمد صاحب رئیس بہار	غار
۶۷۷	مولوی محمد ظہیر صاحب نگرتھ	غار	۶۹۲	ملک میران بخش صاحب سوداگر امرتسر	غار
۶۷۸	حاجی محمد مجید صاحب ساکن تہمون چک	غار	۶۹۳	شیخ محمد جمیل صاحب سوداگر امرتسر	غار
۶۷۹	مولوی محمد اظہر صاحب فخار منشی بانکی پور	غار	۶۹۴	میان محمد ملک صاحب سوداگر امرتسر	غار
۶۸۰	مولوی محمد سعید صاحب مختار منشی	غار	۶۹۵	میان مولا بخش صاحب لکڑ کا خانہ حالو امرتسر	غار
۶۸۱	حکیم محمد اسمٰعیل صاحب پٹنہ	غار	۶۹۶	میان محمد صاحب سوداگر امرتسر	غار
			۶۹۷	میان موسیٰ ملک صاحب سوداگر امرتسر	غار

نمبر شمار	نام نامی	اخبار جاری ہونے کا	نمبر شمار	نام نامی	اخبار جاری ہونے کا
۶۹۸	مولوی محمد ابراہیم صاحب شرف عدالت جالندھر	غدر		دہلی بنک لکھنؤ	سے
۶۹۹	مقبول الزمان خانصاحب وکیل گوالیار	غدر	۷۱۱	محمد عمر صاحب عرف عزیز عثمانی صاحب مقیم کرنال	غدر
۷۰۰	مولوی محمد شریف صاحب وکیل غازیپور	غدر	۷۱۲	محمد مغفور اللہ خانصاحب رئیس ہلونہ	غدر
۷۰۱	میر محمد علیصاحب سررشتہدار گوالیار	غدر	۷۱۳	مولوی محمد صدیق صاحب قماش مکہ معظمہ	غدر
۷۰۲	سید محمد مہدی حسین خانصاحب رئیس شاہجہانپور	غدر	۷۱۴	منشی مبارک مند صاحب سلیخوان موشیارپور	غدر
۷۰۳	منشی محمد محی الدین صاحب مقیم رنگون	غدر	۷۱۵	ممتاز علی صاحب عرف نواب بہادر مقیم مکہ معظمہ	غدر
۷۰۴	سید مہتاب علیشاہ صاحب رئیس جالندھر	غدر	۷۱۶	خان مانی خانصاحب رئیس جہان خیلان	
۷۰۵	بابو مہتاب الدین صاحب اسسٹری سسٹنٹ کرنال	غدر	۷۱۷	منشی محمد عمر صاحب ترجمان قنسلات جدہ	غدر
۷۰۶	مولوی محمد حسین صاحب سکنڈ ماسٹر اسکول پھلور	غدر	۷۱۸	منشی میران بخش صاحب پٹواری جہان خیلان	غدر
۷۰۷	قاضی سید محبوب عالم صاحب رئیس جالندھر	غدر	۷۱۹	شیخ مہر علی صاحب رئیس اعظم ہوشیارپور	صدر
۷۰۸	منشی سید مصطفےٰ علی صاحب دہلوی صدر قانونگو جالندھر	غدر	۷۲۰	مولوی محمد علی صاحب پانی پت	غدر
۷۰۹	مولوی سید محمد حسین صاحب بن حکیم امیر صاحب بیروچ	غدر	۷۲۱	مولوی محمد اسمٰعیل صاحب سلطانپوری	غدر
۷۱۰	منشی منور علیخانصاحب کلرک		۷۲۲	حاجی محمد مبارک شاہ خانصاحب رئیس چندوسی	صدر
			۷۲۳	منشی محمد رضا صاحب رئیس رامپور مقیم چندوسی	للصدر

نمبر شمار	نام نامی	تعلق خدا	تعداد	نمبر شمار	نام نامی	تعداد
۲۴	محمد اسمعیل خانصاحب خلف حاجی محمد اسحاق خانصاحب رئیس چنیوٹ دسی	عار		۳۷	مولا بخش صاحب پٹواری گڈھ سنکر ضلع ہوشیارپور	عار
۲۵	قاضی محمد اسمعیل صاحب رئیس سنبل	عار		۳۸	محمد مہدی خان صاحب ذیلدار شمل تحصیل "	عار
۲۶	مولوی محمد احمد صاحب ولد مولوی علی اکبر صاحب رئیس مرادآباد	عار		۳۹	چودہری میران بخش صاحب سفید پوش جلکوئے "	عار
۲۷	پیرجی محمد حسین صاحب پانی پت	عار		۴۰	مولوی منعم الدین صاحب ملازم گورنمنٹ پریس شملہ	عار
۲۸	مولوی محمد حسین صاحب عرف میان صاحب رئیس لدھیانہ	عار		۴۱	منشی محمد حسن صاحب و عبدالرشید صاحب طلبہ "	عار
۲۹	شیخ محمد اسمعیل صاحب سوداگر چنیوٹ دسی	عار		۴۲	مامور لفٹنٹ صاحب ٹھیکہ دار تعمیرات گورنمنٹ پریس شملہ	عار
۳۰	محمد واصل بیگ صاحب ٹھیکہ دار چنیوٹ دسی	عار		۴۳	شیخ مہر علیصاحب سب جج ارپھلور	عار
۳۱	مولوی شفیع احمد صاحب تحصیلدار اعظم گڈھ	صدر		۴۴	خلیفہ محمد ایوب صاحب امام جامع مسجد پھلور	عار
۳۲	بابو مظہر الحق صاحب رئیس علی نگر	وطن		۴۵	چودہری محمد بخش صاحب ڈپٹی انسپکٹر قلعہ پھلور	عار
۳۳	منشی محمد یوسف صاحب مستری چھاؤنی انبالہ	عار		۴۶	منشی محمد احمد صاحب ڈپٹی کلکٹر فیض آباد	عار
۳۴	محمد جانصاحب لین جمعدار چھاؤنی انبالہ	عار		۴۷	حاجی محمد مجید صاحب رئیس متہوپن حک	عار
۳۵	محمد مصطفےٰ صاحب طالب العلم چھاؤنی انبالہ	عار				
۳۶	محمد مرتضیٰ صاحب طالب العلم چھاؤنی انبالہ	عار				

نمبر شمار	نام نامی	تاریخ وفات	نمبر شمار	نام نامی	تاریخ وفات
۷۴۸	منشی محب الحق صاحب مختار بانکی پور	لعہ	۷۶۴	محبوب علیصاحب تاجر بھاگلپور	غار
۷۴۹	محمد حسین خانصاحب رئیس پٹنہ	غار	۷۶۵	سید محمد حسین صاحب زمیندار موضع ڈسنہ	غار
۷۵۰	حکیم سید محمد نقی خانصاحب عرف مجھلے صاحب	غار	۷۶۶	پیرزادہ مولوی محمد حسین صاحب انڈسٹرل جج لاہور	غار
۷۵۱	حافظ سید محب الحق صاحب جائنٹ	غار	۷۶۷	مولوی سید ممتاز علیصاحب مالک مطبع رفاہ عام لاہور	غار
۷۵۲	سکرٹری معین الندوہ بانکی پور	غار	۷۶۸	میان محمد بخش صاحب ٹھیکہ دار ریلوے لاہور	غار
۷۵۳	محمد عمر صاحب خلف مولوی ابوسعید خانصاحب مرحوم رئیس پٹنہ	غار	۷۶۹	مجید احمد صاحب مقیم بھیکن پور	غار
۷۵۴	سید مدار بخش صاحب رئیس کنی کول	غار	۷۷۰	حافظ شیخ محمد احسن صاحب رئیس بنارس وکیل خیار گڈھ	غار
۷۵۵	محمد عثمان صاحب رئیس موضع خندھاری	غار	۷۷۱	حافظ سید محمد ابراہیم صاحب مقیم پٹنہ	غار
۷۵۶	منشی محمد صدیق صاحب رئیس موضع پور	غار	۷۷۲	مولوی سید مظہر الحق صاحب مقیم پٹنہ	غار
۷۵۷	شیخ محمد حسن صاحب رئیس قصبہ لار	غار	۷۷۳	قاضی منشی مقبول علیصاحب موضع ترہٹ	غار
۷۵۸	شیخ مظہر الحق صاحب رئیس علی نگر	غار	۷۷۴	مولوی محی الدین صاحب مقیم سیوان چھپرہ	غار
۷۵۹	شیخ محمد اسمعیل صاحب رئیس "	غار			
۷۶۰	نواب محمد حسین خانصاحب رئیس پٹنہ	غار			
۷۶۱	منشی محمد شفیع صاحب رئیس حاجی پور	غار			
۷۶۲	منشی محمد حنیف صاحب رئیس "	غار			
۷۶۳	محمد طاہر صاحب تاجر بھاگلپوری	غار			

نمبر شمار	نام نامی	نمبر شمار	نام نامی	نمبر شمار
۷۷۵	کرم حسین صاحب مقیم باغ کالوحان	غار	۷۹۱ حکیم محمد قاسم صاحب رئیس سیلون	غار
۷۷۶	محمد اقبال صاحب ساکن موضع گھیورا	غار	۷۹۲ سید محمد حنیف صاحب مقیم پٹنہ	غار
۷۷۷	شیخ منور علیصاحب ساکن پٹنہ	غار	۷۹۳ مولوی نیر حیدر صاحب وکیل	
۷۷۸	مہدی حسن صاحب مختار پٹنہ	غار	بلے ال - پٹنہ	غار
۷۷۹	منشی محمد صدیق صاحب مختار پٹنہ	غار	۷۹۴ محمد رتین صاحب ساکن بانکی پور	غار
۷۸۰	منشی محمد عمر صاحب ساکن پھلواری	غار	۷۹۵ محمد وارث صاحب بلخی مقیم پٹنہ	غار
۷۸۱	سید شاہ محمد حسین صاحب رئیس موڑہا	غار	۷۹۶ منت خانصاحب ساکن پٹنہ	غار
۷۸۲	شیخ محمد اقبال صاحب رئیس پٹنہ	غار	۷۹۷ ملک محمد سعید خانصاحب رئیس رھاڈی	غار
۷۸۳	شیخ مہدی حسن صاحب رئیس موضع		۷۹۸ مولوی محمد حمید صاحب مختار قصبہ	
	نند مالوان	غار	باڑہ "	غار
۷۸۴	مولوی محمد اسمٰعیل صاحب وکیل پٹنہ	غار	۷۹۹ منشی محمد یعقوب صاحب ساکن	
۷۸۵	سید محمد حنیف صاحب انسپکٹر		سحرہ	غار
	آرہ	غار	۸۰۰ سید محمد ابوالفتح صاحب سب جسٹر	
۷۸۶	محمد موسی صاحب رئیس موضع		پارو "	غار
	ڈیانوان	غار	۸۰۱ سید منظر حسین صاحب مختار	
۷۸۷	محمد اسمٰعیل صاحب رئیس موضع برنی	غار	منظفر پور	غار
۷۸۸	مسٹر محمد سلیمانصاحب بیرسٹرایٹ لا		۸۰۲ سبحان خانصاحب محلہ کوڑا	غار
	بانکی پور	غار	۸۰۳ منشی محمد بشیر صاحب ہیڈ کلرک جسٹری	
۷۸۹	سید محی الدین صاحب رئیس موضع		آفس بارو	للعہ
۷۹۰	مفتی گنج	غار	۸۰۴ وارد نہ منشی منظر علیصاحب رئیس	

نمبر شمار	نام نامی	عہدہ	نمبر شمار	نام نامی	عہدہ
	فیض آباد		۸۱۹	شاہ مودود صاحب ساکن محلہ	
۸۰۵	شاہ میاں جانفصاحب ساکن			سید واڑہ	عمار
	شاہ پور	عمار	۸۲۰	منشی محمد ابراہیم صاحب زمیندار مکتولیا	عمار
۸۰۶	شیخ محمد کریم صاحب شاہ پور	عمار	۸۲۱	منشی محی الدین صاحب زمیندار موضع	
۸۰۷	محمد علیخانصاحب خلف ڈاکٹر صفدر			چمک لولا	عمار
	علی خانصاحب رئیس بانکی پور	عمار	۸۲۲	شیخ مراد علیصاحب ساکن مظفرپور	عمار
۸۰۸	محب حسین صاحب برہو	عمار	۸۲۳	منشی محمد شریف صاحب 〃	عمار
۸۰۹	محمد صدر نور صاحب ساکن بہار	عمار	۸۲۴	ڈاکٹر محمد صدیق صاحب 〃	عمار
۸۱۰	مولوی سید محمد نور صاحب رئیس قصبہ باڑہ		۸۲۵	مسٹر محمد شبیر صاحب بیرسٹرایٹ لا 〃	عمار
۸۱۱	محمد منیر صاحب چھپرہ	عمار	۸۲۶	منشی مقبول حسن صاحب رئیس مونگیر	عمار
۸۱۲	محمد ابراہیم صاحب ساکن پٹنہ	عمار	۸۲۷	مولوی خونکار مفضل الرحمن صاحب	
۸۱۳	محمد شفیع صاحب ساکن پٹنہ			منگل کوٹ۔ ضلع بردوان	عمار
۸۱۴	محمد حسین صاحب تاجر کتب گیا	عمار	۸۲۸	محمد عباس صاحب مقیم بانکی پور	عمار
۸۱۵	تسین الدین احمد صاحب رئیس موضع		۸۲۹	محمد اسمٰعیل صاحب رئیس کرای پیری	عمار
	جمنا گانوان	عمار	۸۳۰	محمد مہدی حسین خانصاحب رئیس مجھولی	عمار
۸۱۶	محب الحسین صاحب رئیس نگرہ	عمار	۸۳۱	مہدی رضا خانصاحب مقیم مرچگانڈہ	عمار
۸۱۷	میاں جان صاحب ساکن موضع		۸۳۲	حافظ مولا بخش صاحب ساکن	
	بھگوانپور	عمار		بھگوانپور	عمار
۸۱۸	مسٹر محبوب حسن خانصاحب بیرسٹرایٹ لا		۸۳۳	منشی محمد یوسف صاحب مختار بانکی پور	عمار
	مظفرپور	عمار	۸۳۴	محمد سعید صاحب ساکن بانکی پور	عمار

نمبر شمار	نام نامی	تعداد دفعہ	نمبر شمار	نام نامی	تعداد دفعہ
۴۳۵	سیّد مبین الحق صاحب خلف منشی محب الحق صاحب فتا رپانکی پور	غار	۴۴۶	شیخ محمد اسمٰعیل خانصاحب کارخانہ دار ریشم و تارکشی بنارس	غار
۴۳۶	مولوی سیّد محی الدین صاحب وکیل پٹنہ	غار	۴۴۷	حکیم و مولوی مہدی حسن صاحب بنارس	غار
۴۳۷	خواجہ محمد اسمٰعیل صاحب وکیل پٹنہ	غار	۴۴۸	مولوی محمد یوسف صاحب ساکن کاکو	غار
۴۳۸	محمد خلیل صاحب طالب العلم دتیار	غار	۴۴۹	بابو مولا بخش صاحب ہیڈ کلرک محکمہ انجنیری ریاست الور	غہ
۴۳۹	منشی محمد حسین صاحب ہیڈ کلرک مجسٹریٹ آفس موتہاری	غار	۴۵۰	حکیم محمد زکریا صاحب رئیس ریاست الور	للعہ
۴۴۰	خواجہ محمد رضا صاحب اسپیشل رجسٹرار موتہاری	غار	۴۵۱	مولوی محمد اسحاق صاحب محرر کلکٹری بانکی پور پٹنہ	غار
۴۴۱	حاجی محمد حسین صاحب داروغہ نشنر رئیس فتحپور ہسوہ	غار	۴۵۲	مولوی محمد نور صاحب پروفیسر فارسی مسلک بہار کالج	غار
۴۴۲	محمد جان صاحب ولد ولاری خان صاحب رئیس موضع کوٹ	غار	۴۵۳	نواب سیّد محمد رضا صاحب عرف نبا صاحب رئیس پٹنہ	غار
۴۴۳	شیخ محمد عمر صاحب رئیس و میونسپل کمشنر بنارس	غہ	۴۵۴	سیّد محبوب اشرف صاحب رئیس پٹنہ	غار
۴۴۴	مولوی محمد مقبول عالم صاحب رئیس میونسپل کمشنر بنارس	صر	۴۵۵	شاہ محمد امیر صاحب رئیس پٹنہ	غار
۴۴۵	محمد منصور علیخانصاحب اسٹیشن ماسٹر کاشی بنارس	صر	۴۵۶	مولوی محمد یعقوب صاحب رئیس میگو سرای	غار
			۴۵۷	سیّد محمد ہاشم صاحب ساکن پٹنہ	غار
			۴۵۸	میر محب الحق صاحب ساکن پٹنہ	غار

نمبر شمار	نام نامی	تعداد خریداری	نمبر شمار	نام نامی	تعداد خریداری
۸۵۹	مولوی محمد عمر صاحب ساکن رضانپور	عار	۸۷۴	مولوی سید محمد علی حسین رئیس مونگیر	عار
۸۶۰	ڈاکٹر محمد ایوب صاحب ساکن پٹنہ	عار	۸۷۴	منشی مقبول حسین صاحب رئیس "	عار
۸۶۱	سید مرتضی حسین صاحب مقیم پٹنہ	عار	۸۷۵	حاجی ملت حسین صاحب رئیس "	عار
	شاہ سید محمد مہدی صاحب رئیس		۸۷۶	حکیم محمد طہ صاحب مقیم مونگیر	عار
۸۶۲	پٹنہ	عار		(ردیف ن)	
۸۶۳	ڈاکٹر مبارک حسین صاحب مقیم "	عار	۸۷۷	منشی نور محمد صاحب گیگہ صانع	
۸۶۴	مولوی محمد اسحاق صاحب مقیم بھاگلپور	عار		انبات بھاؤنگر	عار
۸۶۵	مولوی محبوب حسین صاحب رئیس		۸۷۸	سید ابو محمد نجم الدین حسین خانصاحب	
	بانکی پور	عار		رئیس موضع تھیری	عار
۸۶۶	مولوی محمد عمر صاحب کارپرداز مولوی		۸۷۹	بابو نور الدین صاحب کلرک ڈینو	
	محبوب حسین صاحب رئیس "	عار		ڈیپارٹمنٹ شملہ	عار
۸۶۷	منشی محمد رمضان صاحب کمپاذیٹر		۸۸۰	مولوی محمد نصر اللہ صاحب ناظر کاکوری	
	گورنمنٹ پریس شملہ	عار		فتحپور	عار
۸۶۸	بابو محمد حسین صاحب کلرک دفتر		۸۸۱	مولوی نادر خانصاحب مدرس تحصیلی	
	اکزامنر شملہ	عار		اسکول چندوسی	عار
۸۶۹	حافظ سید محی الدین صاحب مدرس		۸۸۲	سید نذیر احمد صاحب گماشتہ	
	اسکول شملہ	عار		کمسریٹ چھاؤنی انبالہ	عار
۸۷۰	حکیم معظم علی صاحب رئیس آنولہ	عار	۸۸۳	رای نبو خانصاحب سفید پوش	
۸۷۱	شاہ محمد سعید صاحب رئیس مونگیر	عار		گڈہ سنکر	عار
۸۷۲	حاجی محمد ادریس صاحب رئیس مونگیر	عار			

نمبر شمار	نام نامی	اقرار دہندہ	نمبر شمار	نام نامی	تعداد دہندہ
۸۸۴	چودھری نبی جانصاحب پنشنر	عار	۸۹۵	سید محمد نذیر حسین صاحب نسیم ساکن دربھنگہ	عار
۸۸۵	چودھری نبی بخش صاحب پسر بلند خانصاحب ذیلدار موتلہ	عار	۸۹۶	مولوی نور محمد صاحب ساکن بہار	عار
۸۸۶	نامعلوم الاسم معرفت سلیم اللہ خانصاحب سب اور سیر بریلی	عار	۸۹۷	سید نذیر احمد صاحب ساکن موضع حسنبان	عار
۸۸۷	چودھری محمد نصر اللہ صاحب پٹواری موضع لوندار ضلع جالندہر	عار	۸۹۸	مولوی سید ظہیر الدین صاحب ساکن نیورہ	عار
۸۸۸	مولوی نور احمد صاحب تاجر کتب و شیرینی مال مدرسہ انوار الرحمن ملتان	عار	۸۹۹	حاجی نجیب اللہ صاحب مین پوری تاجگنج	عار
۸۸۹	مولوی نصیر الدین حسین صاحب بیرسٹرایٹ لا بانکی پور	لعہ	۹۰۰	شیخ ثناء حسین صاحب مینیجر منظفر پور	عار
۸۹۰	شیخ نور الحق صاحب رئیس موضع مگلد	عار	۹۰۱	منشی نور الحسن صاحب منظفر پور	عار
۸۹۱	مسٹر سید فدا حسین صاحب بیرسٹرایٹ لا پٹنہ	عار	۹۰۲	سید ناظر حسین صاحب ڈاکٹر حسل منظفر پور	عار
۸۹۲	منشی نصیر الدین صاحب ڈپٹی کلکٹر پٹنہ	عار	۹۰۳	مولوی نجم الہدی صاحب بیرسٹرایٹ لا بانکی پور	عار
۸۹۳	شیخ نعمت اللہ صاحب ساکن ترائی نیپال	عار	۹۰۴	نامعلوم الاسم پٹنہ	عار
۸۹۴	نواب خانصاحب مقیم پٹنہ	عار	۹۰۵	مولوی نور الحسن صاحب وکیل	عار
			۹۰۶	سید ناظر حسین صاحب مختار موتیہاری	عار
			۹۰۷	نذیر احمد صاحب رئیس بنارس	عار
			۹۰۸	منشی نیاز احمد صاحب منصرم محکمہ	

نمبر شمار	نام نامی	نقار خانجیدہ	نمبر شمار	نام نامی	نقار خانجیدہ
	بندوبست امور	غ ر	۹۲۱	نبی بخش وحکیم محمد ابراہیم صاحبان	
۹۰۹	قاضی سید نجم الدین صاحب پٹنہ	غ ر		سوداگران امرتسر	غ ر
۹۱۰	محمد نجم الدین صاحب سب اوورسیر		۹۲۲	خان نیاز محمد خانصاحب وکیل جالندہر	غ ر
	باڑھ	غ ر	۹۲۳	منشی نذیر احمد صاحب سپرنٹنڈنٹ	
۹۱۱	سید شاہ نور الرحمن صاحب مغلپورہ			ڈپٹی کمشنری افس "	غ ر
	پٹنہ	غ ر	۹۲۴	بابو نور بخش صاحب نقشہ نویس پبلک	
۹۱۲	سید نظام الدین صاحب ساکن			ورکس شملہ	غ ر
	پٹنہ	غ ر	۹۲۵	بابو نور الدین صاحب کلرک یونیو	
۹۱۳	مولوی سید نور الحسن صاحب اسسٹنٹ			دپارٹمنٹ شملہ	غ ر
	پٹنہ	غ ر	۹۲۶	ڈاکٹر نظام الدین ہاسپٹل اسسٹنٹ	
۹۱۴	ابو علی نظام الدین محمد صاحب ساکن			شملہ	غ ر
	پٹنہ	غ ر	۹۲۷	سید ناظر حسین صاحب شاہجہانپوری	
۹۱۵	سید شاہ نذیر الدین حسین صاحب			مقیم بمبئی	غ ر
	بہار ضلع پٹنہ	غ ر		ردیف واو	
۹۱۶	نواب نصیر صاحب رئیس دھوپولہ پٹنہ	غ ر	۹۲۸	والدہ صاحبہ محمد مصطفے صاحب	
۹۱۷	ناظر حسین صاحب فتحپور بانکی پور	غ ر		چھاؤنی انبالہ	غ ر
۹۱۸	بابو نظام الدین صاحب امرتسر	غ ر	۹۲۹	والدہ صاحبہ شاق احمد صاحب	
۹۱۹	شیخ نور احمد صاحب سوداگر امرتسر	غ ر		چھاؤنی انبالہ	غ ر
۹۲۰	میان نظام الدین صاحب ٹھیکہ دار		۹۳۰	چودھری وزیر خانصاحب نمبردار	
	امرتسر	غ ر		جنکو بہ تحصیل گڈہ سنکر	غ ر

نمبر	نام نامی		نمبر	نام نامی	
۹۳۱	مستری وزیر خانصاحب مقیم شملہ	عار	۹۴۴	حکیم ولایت علیخاں اللہ احب آنریری مجسٹریٹ بریلی	عار
۹۳۲	مولوی حکیم ولی اللہ صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ رای بریلی	عار	۹۴۵	شیخ وارث حسین صاحب رئیس پیٹنہ	عار
۹۳۳	شیخ ولی اکرم صاحب رئیس نگرہ ضلع پٹنہ	عار	۹۴۶	شیخ محمد واعظ الدین صاحب طالب العلم مدرسہ چشمۂ فیض ملل	عار
۹۳۴	مرزا وزیر خانصاحب ساکن پٹنہ	عار	۹۴۷	شیخ وزیر الدین صاحب سالارپوری	عار
۹۳۵	سیّد وحید الحق صاحب ساکن موضع انتہوا	عار	۹۴۸	داروغہ واحد حسین صاحب ندول	عار
۹۳۶	ولی الحق صاحب رئیس موضع سنڈہ	عار	۹۴۹	مولوی وصی الحسن صاحب مائل دہرم پوری	عار
۹۳۷	شیخ واعظ الحق صاحب بانکی پور	عار	۹۵۰	مولوی ولی الرحمن صاحب ساکن گواسہ	عار
۹۳۸	سید وصی احمد صاحب رئیس موضع شہباز پور	عار	۹۵۱	سید وحید الدین احمد صاحب بہاری	عار
۹۳۹	سید وزیر حیدر صاحب پٹنہ	عار	۹۵۲	منشی وزیر الدین صاحب کلرک کلکٹری پٹنہ	عار
۹۴۰	سیّد وزیر حسین صاحب پٹنہ	عار	۹۵۳	مولوی ولی محمد صاحب وکیل بہار	عار
۹۴۱	ولایت حسین صاحب پٹنہ	عار	۹۵۴	سیان ولی محمد صاحب رنگریز امرتسری	عار
۹۴۲	واعظ الدین صاحب ساکن پٹنہ	عار	۹۵۵	سیّد ولایت علیشاہ صاحب کلرک دفتر آب و ہوا شملہ	عار
۹۴۳	سیّد واجد حسین صاحب بی۔ اے وکیل مظفر پور	عار	۹۵۶	مولوی حکیم واحد علیخاں صاحب رئیس رانولہ	عار

نمبر شمار	نام نامی	تعارف	نمبر شمار	نام نامی	ملاحظہ
۹۵۷	منشی واجد علیصاحب مختار ضلع چھپرہ	عار		فہرست چندہ دہندگان بابت عطیہ	
	(ردیف ا)			(ردیف الف)	
۹۵۸	سید ہدایت حسین صاحب ساکن موضع اورین	عار	۹۶۷	احمد خان سپاہی ملازم ریاست سلیم پور	عار
۹۵۹	مرزا ہینگن بیگ صاحب ساکن مظفر پور	عار	۹۶۸	اکبر علی درویش خادم نگینہ مسجد	عار
۹۶۰	شاہ ہادی حسن عزت چھیدی صاحب ساکن بنچھہ	عار	۹۶۹	شیخ آلہی بخش صاحب کرتالی	عار
۹۶۱	میر ہاشم علیصاحب گلی نمبر ۲ ساکن شملہ		۹۷۰	چوہدری اللہ دیا صاحب کرتالی	عار
	(ردیف ی)		۹۷۱	میاں الہ دین صاحب کرتالی	عار
۹۶۲	یمن یوسف حقا صاحب تاجر انجب بھاؤنگر		۹۷۲	قاری انعام اللہ صاحب پانی پتی	۲ر
۹۶۳	خان یار محمد خانصاحب ذیلدار و رئیس موضع جہان خیلان		۹۷۳	سید احمد حسن صاحب پانی پتی	۴ر
۹۶۴	مولوی یحیی صاحب وکیل پٹنہ	عار	۹۷۴	منشی عبد الغفور صاحب (بہاری)	۱۲ر
۹۶۵	مولوی سید یوسف حسین صاحب پٹنہ	عار	۹۷۵	میر امان اللہ صاحب (امرتسری)	عار
۹۶۶	مولوی سید یونس علیصاحب محرر بدایون	عار	۹۷۶	میاں احمد حسن صاحب امرتسری	عار
				(ردیف ب)	
		عار	۹۷۷	بچو ملازم چوہدری قیام الدین صاحب	عار
		عار	۹۷۸	شیخ تبریدی صاحب ساکن سلیم پور	عار
			۹۷۹	منشی بہادر خانصاحب کرنال	۴ر
		عار		(ردیف ج)	
		عار	۹۸۰	شیدی جوہر لال سوداجی بھاؤنگر	عار

نمبر شمار	نام نامی	تعداد خریداری
۹۸۱	چراغ علی شاہ صاحب پٹواری	عدد
	(ردیف ح)	
۹۸۲	سیّد حسین بن محسن الفاف العلوی الخضرمی	عدد
۹۸۳	قاضی حسین میاں احمد میاں امام مسجد بھاؤنگر	عدد
۹۸۴	شیخ حبیب الرحمن صاحب پانی پتی	۴
	(ردیف ذ)	
۹۸۵	قاضی ذکر الدین صاحب نوہری	عدد
۹۸۶	سیر ذوالفقار علیصاحب انوری	عدد
	(ردیف س)	
۹۸۷	سردار خانصاحب پانی پتی	عدد
۹۸۸	سراج احمد خانصاحب پانی پتی	۴
۹۸۹	حافظ سراج الحق صاحب نوہری	عدد
	(ردیف ش)	
۹۹۰	شیخ شہاب الدین صاحب	عدد
۹۹۱	منشی شرف الحق صاحب پٹواری	عدد
	(ردیف ص)	
۹۹۲	شیخ صمندل صاحب	۴
۹۹۳	صاحبداد خانصاحب نمبردار	عدد

نمبر شمار	نام نامی	تعداد خریداری
۹۹۴	مولوی حکیم سید صادق علیصاحب رئیس ٹیکری	عدد
	(ردیف ظ)	
۹۹۵	ظہور الدین صاحب پانی پتی	عدد
	(ردیف ع)	
۹۹۶	سیّد عبد الشکور صاحب مدرس بھاؤنگر	عدد
۹۹۷	شیخ عبد الرحمن صاحب پانی پتی	۸
۹۹۸	ڈاکٹر عبد العزیز صاحب متعینچیل کنزال	عدد
۹۹۹	عبد الرحمن صاحب پانی پتی	۴
۱۰۰۰	شیخ عبد الغنی صاحب رائین پانی پتی	عدد
۱۰۰۱	چودہری عبد الرحمن خانصاحب پانی پتی	عدد
۱۰۰۲	میر عالم علیصاحب گرداول نوہر	عدد
۱۰۰۳	منشی عید و خانصاحب سابق امین	۱
۱۰۰۴	میاں عابد علیشاہ صاحب ہوشیارپوری	عدد
۱۰۰۵	شیخ عبد الحکیم صاحب بریلوی	۴
۱۰۰۶	میاں عبد السبحان صاحب رنگریز	عدد
۱۰۰۷	سیّد عبدوس بن سیّد زین صاحب	عدد

نمبر شمار	نام نامی	تعلق وغیرہ
۱۰۰۸	شیخ عاقل بھائی سروجی	عہ
	ردیف (غ)	
۱۰۰۹	مولوی غلام محمد صاحب شمسوی	۴ہ
۱۰۱۰	میاں غلام محمد صاحب زرگر کرنال	۸ر
۱۰۱۱	غلام حسنی خانصاحب پٹواری ہوشیارپوری	عہ
	(ردیف ف)	
۱۰۱۲	میاں فتح الدین صاحب پٹواری	عہ
	(ردیف ق)	
۱۰۱۳	میاں قادر بخش صاحب کرنالی	۴ہ
۱۰۱۴	منشی قاسم علیصاحب مالک	
۱۰۱۵	کارخانہ خیرخواہ عام کرنالی	۲ر
۱۰۱۶	منشی قادر علیصاحب نوہری	۸ر
۱۰۱۷	قلندر بخش صاحب پٹواری	عہ
	(ردیف ک)	
۱۰۱۸	شیخ کریم بخش صاحب پانی پتی	۴ہ
۱۰۱۹	کریم بخش صاحب پانی پتی	۴ہ
۱۰۲۰	کریم بخش صاحب ولد امام بخش	۸ر
	(ردیف گ)	
۱۰۲۱	گلاب خانصاحب نمبردار ساکی	عہ

نمبر شمار	نام نامی	تعلق وغیرہ
	ردیف (ل)	
۱۰۲۲	مولوی لطیف اللہ صاحب پانی پتی	عہ
	(ردیف م)	
۱۰۲۳	حافظ محی الدین صاحب مدرس ایم۔بی اسکول شملہ	عہ
۱۰۲۴	میمن محمد گیگپیل تاجر بہاولنگر	عہ
۱۰۲۵	شیخ مولا بخش احمد بخش صاحب پنجابی بھاولنگر	عہ
۱۰۲۶	منیر خانصاحب درویش بہاولنگری	عہ
۱۰۲۷	حافظ محمد یوسف صاحب کرنالی	۸ر
۱۰۲۸	منشی محمد عمر خانصاحب کرنالی	۴ہ
۱۰۲۹	شیخ محمد یوسف عرف بھورے صاحب کرنالی	۸ر
۱۰۳۰	محمد عمر صاحب عرف عزیز عثمانی پانی پتی	عہ
۱۰۳۱	متفرق معرفت معین الدولہ	عہ ۲ر
۱۰۳۲	حافظ محمد یعقوب صاحب شاہ پسند فروش کرنالی	عہ
۱۰۳۳	میاں محمد صدیق صاحب شاہ آبادی	۴ہ
۱۰۳۴	محبوب اللہ خانصاحب کرنالی	۴ہ

نمبر شمار	نام نامی	تعداد خریدہ
۳۵	معین الندوہ کرنال	۱۴ عدد
۳۶	محمد یعقوب خانصاحب بریلوی	عدد
۳۷	محمد خانصاحب پانی پتی	عدد
۳۸	منشی محمد علی صاحب تھانہ دار پولیس نوہر	عدد
۳۹	منشی مقیم صاحب عرائض نویس	۶ عدد
۴۰	معرفت خدا بخش صاحب	عدد
۴۱	محمد حسین صاحب دکاندار چندوسی	عدد
۴۲	منشی محمد فروغ صاحب انبالہ	۲ عدد
۴۳	متفرقات از انبالہ	عدد
۴۴	منشی مدار بخش صاحب پٹواری	عدد
۴۵	محمد خانصاحب کتب فروش بریلی	عدد
	(ردیف ن)	
۴۶	منشی نامدار خانصاحب پانی پتی	۸ عدد
۴۷	چودہری نوربیگ خانصاحب پٹواری	عدد
۴۸	خواجہ نجم الدین صاحب لاہوری	عدد
	(ردیف و)	
۴۹	والدہ صاحبہ فتح محمد صاحب	عدد
۵۰	والدہ صاحبہ فضل محمد صاحب	۸ عدد
۵۱	والدہ صاحبہ فاطمہ	عدد

نمبر شمار	نام نامی	تعداد خریدہ
۵۲	چودہری وزیر خانصاحب پٹواری	عدد
۵۳	والدہ مظفر حسین صاحب بریلوی	۲ عدد
	(ردیف ہ)	
۵۴	منشی ہدایت خانصاحب مستری انبالہ	عدد
۵۵	ہدایت اللہ صاحب جالندہری	عدد
	فہرست دہندگان کوتہ و یتیم خانہ	
۵۶	حاجی عبدالغنی ولد حاجی علی بخش صاحب عظیم آبادی	۵ عدد
۵۷	حاجی شیخ بڈھا صاحب میونسپل کمشنر امرتسر	۵ عدد
۵۸	انا معلوم الاسم از شملہ	۱۰ عدد
۵۹	شیخ نبی بخش صاحب عظیم آبادی	۵ عدد
۶۰	شاصبیح الدین صاحب مونگیری	۱۰ عدد
۶۱	قاضی نسیم الدین صاحب پانی پتی	۲۵ عدد
۶۲	والدہ حضر محمد خانصاحب لکنوی	۱۰ عدد
۶۳	معرفت بابو عبدالقادر صاحب سکرٹری	
۶۴	معین الندوہ شملہ	۳۰ عدد
۶۵	محمد صابر حیو صاحب رئیس شملہ	۲۵ عدد
۶۶	منشی طالع مند صاحب	۵ عدد

نمبر شمار	نام نامی	اندراج چندہ	رقم چندہ
۶۷	۱۰ خاں خضر محمد خانصاحب لکھنوی	غار	
۶۸	۱۰ حراتی خانصاحب پانی پتی	غار	
۶۹	۱۰ بابو جمال الدین صاحب شملوی	۲ر	
۷۰	۱۰ بابو عبدالقادر صاحب سکرٹری		
۷۱	۱۰ معین الندوہ شملہ	۱ر	
۷۲	۱۰ مسکین عبدالرحیم صاحب کوچینی	۱۲ر	
۷۳	۱۰ حاجی عبدالستار عبدالشکور صاحب	۴ر	
	فہرست چندہ دہندگان جرائد محمدیہ		
۷۴	۱۰ سلیم الزمان خانصاحب مجسٹریٹ درجہ اول آگرہ۔		
۷۵	۱۰ داروغہ عبدالصمد صاحب ریاست رامپور	۱۰ر	
۷۶	۱۰ مسکین عبدالرحیم صاحب کوچین	۵ر	
۷۷	۱۰ منشی محمد سعید صاحب پیشکار عدالت شاہجہانپور	۹ر	
۷۸	۱۰ منشی کرامت حسین صاحب ڈپٹی کلکٹر پنشنر	۱۱ر	
۷۹	۱۰ حاجی عبدالستار حاجی عبدالشکور صاحب	۴ر	

نمبر شمار	نام نامی	رقم چندہ	قابل وصولی
۸۰	۱۰ منشی ضیاء علیصاحب رئیس کاکوری		۱۴ر
۸۱	۱۰ منشی اعجاز علیصاحب رئیس کاکوری		۱۲ر
۸۲	۱۰ نامعلوم الاسم فیض آبادی		۴ر
۸۳	۱۰ عابد علیصاحب		۴ر
۸۴	۱۰ شیخ محسن علیصاحب تعلقدار جگور		۴ر
۸۵	۱۰ شیخ وصی الدین صاحب رئیس کاکوری		۱۴ر
۸۶	۱۰ منشی عبدالرفیع صاحب رئیس کاکوری		۴ر
۸۷	۱۰ منشی احد علیصاحب		۴ر
۸۸	۱۰ منشی تجمل حسین صاحب رئیس کاکوری		۱۵ر
۸۹	۱۰ منشی ساجد علیصاحب رئیس کاکوری		۹ر
۹۰	۱۰ منشی عبدالعلیصاحب رئیس کاکوری		۷ر
۹۱	۱۰ شیخ عبدالقدیر صاحب بانکی پوری		۱۰ر
۹۲	۱۰ نامعلوم الاسم لکھنوی		۳ر
	فہرست چندہ دہندگان دارالعلوم از ۲۶ شعبان ۱۳۱۷ھ لغایت سلخ رمضان ۱۳۱۸ ہجری		
	(ردیف الف)		
۹۲	۱۰ از یکہ خانہ معرفت چودہری عبدالغفور صاحب		۱۲ر
۹۳	۱۰ منشی آلہ بخش صاحب کمپاونڈر شملہ		۴ر

نمبر شمار	نام نامی	تعداد خدمتگار	نمبر شمار	نام نامی	تعداد خدمتگار
۹۵	منشی احمد حسین صاحب گورنمنٹ پریس شملہ	۱ عدد	۱۱۰۷	اہلیہ منشی عبد الغنی صاحب	۱ مرد
۹۶	منشی احتشام علیصاحب رئیس کاکوری	۱ مرد	۱۱۰۸	اہلیہ مولوی ابرار صاحب۔	۱ مرد
۹۷	مولوی امیر علیصاحب مدرس گورنمنٹ اسکول خانپور	۱ عدد	۱۱۰۹	اہلیہ سید فدا حسین صاحب کٹنی کول	۱ مرد
۹۸	افتخار احمد صاحب رئیس کاکوری	۱ مرد	۱۱۱۰	اہلیہ سید محمد حنیف صاحب	۱ عدد
۹۹	از خانہ شیخ خدا بخش صاحب خانساماں	۱ عدد	۱۱۱۱	اہلیہ منشی منیر الدین صاحب	۱ عدد
۱۱۰۰	اہلیہ سید ولایت حسین صاحب رئیس کنڈہ	۱ عدد	۱۱۱۲	حافظ احمد اللہ صاحب پیش امام جامع مسجد پٹنہ	۱ عدد
۱۱۰۲	اہلیہ سید فیاض حسین صاحب رئیس کنڈہ	۱ مرد	۱۱۱۳	احمد علیخانصاحب وکیل شہر آرہ	۱ عدد
۱۱۰۳	اہلیہ سید عبد الرزاق صاحب ساکن کنڈہ	۱ مرد	۱۱۱۴	شیخ ابو الحسن صاحب ساکن موجی پور	۱ مرد
۱۱۰۴	اہلیہ منشی نذیر احمد صاحب	۱ عدد	۱۱۱۵	ایک مسکین آدمی - پٹنہ	۱ مرد
۱۱۰۵	اہلیہ سید حامد حسین صاحب مرحوم کنڈہ	۱ عدد	۱۱۱۹	ایک مسلمان عظیم آبادی	۱ عدد
۱۱۰۶	اہلیہ سید سعادت حسین صاحب کنڈہ	۱ عدد	۱۱۱۷	ابو الفتح صاحب عظیم آبادی	۱ عدد
			۱۱۱۸	احمد علیخانصاحب ساکن بانکی پور	۱ مرد
			۱۱۱۹	ایک مسلمان عظیم آبادی	۱ مرد
			۱۱۲۰	ایک مسلمان عظیم آبادی	۱ مرد
			۱۱۲۱	مولوی امیر حسن صاحب وکیل سمستی پور	۱ عدد
			۱۱۲۲	اسد علیصاحب کچھوچھوی	۱ عدد
			۱۱۲۳	ایک مسلمان عظیم آبادی	۱ عدد

نمبر شمار	نام نامی	اندراج خانہ	نمبر شمار	نام نامی	اندراج خانہ
۱۱۲۴	ایک مسلمان عظیم آبادی	شہر	۱۱۴۳	ارادت حسین صاحب	
۱۱۲۵	سیّد ارادت حسین صاحب	معمر		اور ائین	لمعہ
۱۱۲۶	محمد انوار کریم صاحب متلع گیا	غار شہر	۱۱۴۴	احمد رضا خانصاحب مرچاگڈھ	غار
۱۱۲۷	امجد علیصاحب بانکی پور	مے	۱۱۴۵	ایک غریب مسلمان	شہر
۱۱۲۸	چودھری امیر بخش زمیندار پورنیہ	ص	۱۱۴۶	احمد اللہ صاحب	عمر
۱۱۲۹	ابوسعید صاحب	غار	۱۱۴۷	سیّد ابوالقاسم صاحب مظفرپوری	معمر
۱۱۳۰	اقبال حسین صاحب	غار	۱۱۴۸	محمد انوار حسین صاحب	للعمر
۱۱۳۱	ایک مسلمان	۲ر	۱۱۴۹	ایک مسلمان	عمر
۱۱۳۲	ابراہیم صاحب داناپوری	صر	۱۱۵۰	وارد غہ احمد حسین صاحب کورٹ	
۱۱۳۳	ایک مسلمان	۱ر		بیگو سرائے	للعمر
۱۱۳۴	مولوی آل حسین صاحب	غار	۱۱۵۱	منشی امین الدین صاحب مختار	غار
۱۱۳۵	ایک غریب مسلمان	۲ر	۱۱۵۲	ایک مسلمان بانکی پور	غار
۱۱۳۶	اسمٰعیل صاحب خلف منشی مظہر الحق صاحب	ص	۱۱۵۳	منشی آلہ بخش صاحب	غار
۱۱۳۷	ایک خرد سال بچہ	۲ر	۱۱۵۴	منشی اکبر علیصاحب	۲ر
۱۱۳۸	ایک ایم-ای پاس شدہ	صر	۱۱۵۵	شیخ الدین صاحب	۲ر
۱۱۳۹	امان اللہ خانصاحب	۴ر	۱۱۵۶	منشی آلہی بخش صاحب	۱ر
۱۱۴۰	ایک غریب مسلمان	۴ر	۱۱۵۷	ماسٹر اسمٰعیل صاحب	۲ر
۱۱۴۱	شیخ آلہی بخش صاحب	ص	۱۱۵۸	منشی احمد حسین صاحب	۰۶ر
۱۱۴۲	حاجی آلہی بخش صاحب	ص	۱۱۵۹	میر امجد حسین صاحب	۴ر
			۱۱۶۰	اہلخانہ منشی قیام الدین صاحب	

نمبر شمار	نام نامی	تعداد خریدہ	نمبر شمار	نام نامی	تعداد خریدہ
	عرائض نویس شملہ	۴ر	۱۱۷۶	بابو تلارام صاحب	۴ر
۶۱	اہلیہ محمد صدیق صاحب مرحوم	عدر		(ردیف ت)	
۶۲	سید الطاف حسین صاحب شملوی	۲ر	۱۱۷۷	مولوی تسلیم احمد صاحب رئیس امروہہ	عدر
۶۳	منشی امیر احمد صاحب کمپازیٹر	۴ر	۱۱۷۸	مولوی شاہ تجمل حسین صاحب رئیس دیسنہ	عا ۱۴ر
۶۴	حاجی اسمٰعیل صاحب سیٹھ کوچین	۴ر سے	۱۱۷۹	تلسیا کنیز۔ کٹنی کول	۲ر
	(ردیف ب)		۱۱۸۰	تبارک حسین صاحب	۴ر سے
۶۵	منشی برکت علیصاحب کلرک دفتر		۱۱۸۱	منشی تجمل حسین صاحب مختار بیگوسرای	عار
	آب وہوا شملہ	۸ر		(ردیف ج)	
۶۶	بلند اختیار شملوی	۲ر	۱۱۸۲	چراغ الدین صاحب تورین پریس شملہ	۸ر
۶۷	پسر میر ریاست حسین صاحب ساکن کنڈہ	عدر	۱۱۸۳	چھیدی خدمتگار	۶ر
۶۸	پھول بیا کنیز ساکنہ کملی کول	۲ر	۱۱۸۴	جمعی خادمہ مکان مولوی کفایت حسین صاحب	۱۴ر ۸
۶۹	پھول بیا کنیز دختر بچھنیان ساکنہ کٹنی کول	۲ر	۱۱۸۵	منشی چراغ الدین صاحب	۸ر
۷۰	تبسیا کنیز "	۲ر	۱۱۸۶	میان چھجو صاحب	۲ر
۱۱۷۱	مسماۃ بجزن پٹنہ	عدر	۱۱۸۷	منشی جمال الدین صاحب	۱ر
۱۱۷۲	بشارت حسین صاحب عظیم آبادی	صدر		(ردیف ح)	
۱۱۷۳	پیر علیصاحب	۱ر	۱۱۸۸	حیات محمد خانصاحب رئیس ملیح آباد	صدر
۱۱۷۴	پیر و باورچی پٹنہ	۸ر	۱۱۸۹	مسماۃ حفیظن صاحبہ ساکنہ کنڈہ	۸ر
۱۱۷۵	مولوی پیر محمد صاحب	۰ر			

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ	نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۱۱۹۰	سید حمید الدین صاحب عرف لاڈلی صاحب رئیس پٹنہ	۵ر	۱۲۰۵	دھنیان کنیز۔ کنڈہ	۲ر
۱۱۹۱	حامد علیخا نصاحب	عہ ر	۱۲۰۶	حافظ دادار بخش صاحب بہاری	عہ ر
۱۱۹۲	حسین میان ولد مولوی شاہ محمد علیخا نصاحب پھلواری	غار	۱۲۰۷	منشی دین محمد صاحب	۱ر
۱۱۹۳	مولوی حفاظت کریم صاحب موتیہاری	غار		(ردیف ر)	
۱۱۹۴	مولوی حبیب اللہ صاحب موتیہاری	غار	۱۲۰۸	مسماۃ رکھو ساکنہ پٹنہ	عہ ر
۱۱۹۵	سید حافظ حسین صاحب	عہ ر	۱۲۰۹	حافظ رحمت اللہ صاحب مظفرپوری	صہ ر
۱۱۹۶	سید حبیب النبی صاحب دیسنوی	صہ ر	۱۲۱۰	حاجی رحمت علیصاحب ساکن سمستی پور	غار
۱۱۹۷	منشی حیدر خانصاحب	۴ر	۱۲۱۱	رمضانی خادم مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب	عہ ر
۱۱۹۸	مولوی حبیب اللہ صاحب	۴ر	۱۲۱۲	رضا حسین خانصاحب	۲ر
۱۱۹۹	منشی حبیب اللہ صاحب	عہ ر		(ردیف ز)	
	(ردیف خ)		۱۲۱۳	مسماۃ زلص حجامن ساکنہ کنڈہ	۴ر
۱۲۰۰	خیر الدین صاحب	غار		(ردیف س)	
۱۲۰۱	خدا بخش صاحب	عہ ر	۱۲۱۴	منشی سعادتمند صاحب رئیس شاہ آباد	صہ ر
۱۲۰۲	منشی خدا بخش صاحب شملوی	۴ر	۱۲۱۵	مولوی سید حسن صاحب رئیس سکرانواں ضلع پٹنہ	صہ ر
۱۲۰۳	سپاس خدا بخش صاحب	۱ر	۱۲۱۶	ساکنان ٹھیلہ ملک نیپال	غار
	(ردیف د)		۱۲۱۷	سید سعید الدین احمد صاحب	
۱۲۰۴	چودھری دیدار بخش صاحب سبزی فروش شملہ	۴ر			

نمبر شمار	نام نامی	تعداد جلد	نمبر شمار	نام نامی	تعداد جلد
	رئیس مونگیر	۵ع	۱۲۴۳	مولوی صبغۃ اللہ صاحب رئیس مرحوم	۵ع
۱۸ ۱۲	شاہ سمی احمد صاحب رئیس مونگیر	۱ر	۱۲۲۳	صاحبزادی مولوی عبدالحمید صاحب پٹنوی	۱للعہ
۱۹ ۱۲	منشی سکندر خانصاحب کمپاونڈر	۲ر			
۲۰ ۱۲	منشی شیخ سلطان حسین صاحب	۸ر	۱۲۲۴	صوفیا کنیز۔ کٹنی کول	۲ر
۲۱ ۱۲	منشی سراج الدین صاحب نمبر۱	۳ر	۱۲۲۵	صغری بی صاحبہ رئیس بہار	۵ع
۲۲ ۱۲	منشی سراج الدین صاحب نمبر۲	۴ر	۱۲۲۶	سید صغیر الدین احمد صاحب	
۲۳ ۱۲	منشی سید احمد صاحب	۱ر		رئیس ملسارہ	۵ع
۲۴ ۱۲	منشی سراج الدین صاحب نمبر۶	۴ر	۱۲۲۷	مولوی صفدر علیصاحب ساکن جمولی	۱ر
۲۵ ۱۲	منشی سراج الدین صاحب نمبر۹	۱ر			
۲۶ ۱۲	ماسٹر سلطان خانصاحب	۲ر	۱۲۲۸	صاحب جان صاحبہ	۱ر
	(ردیف ش)		۱۲۲۹	مولوی سید صغیر الدین صاحب بانکی پوری	۵ع
۲۷ ۱۲	منشی شمس الحق صاحب رئیس نگرسہ	۱ر			
۲۸ ۱۲	شاہ شرف الدین صاحب بہاری	۱للعہ		(ردیف ض)	
۲۹ ۱۲	شاہ شفاعت حسین صاحب ساکن کرای پیرسرای	۱ر	۱۲۳۰	ضیاء الدین صاحب طالب العلم	۱ر
۳۰ ۱۲	شریف احمد صاحب	۱للعہ		(ردیف ظ)	
۳۱ ۱۲	منشی شمس الحق صاحب رئیس منہ بانکی پور	۲ے ۲ر	۱۲۳۱	ظہری کنیز۔ کٹنی کول	۱ر
۳۲ ۱۲	منشی شمس الدین صاحب	۸ر	۱۲۳۲	منشی ظہور الحق صاحب محرر کلکٹری شاہ آباد	۱عہ
	(ردیف ص)		۱۲۳۳	ظہیر الدین صاحب۔	۱عہ
			۱۲۳۴	ظہور علیصاحب رئیس پٹنہ	۵ع

نمبر شمار	نام نامی	تعداد خدمتگار
۱۲۴۶	منشی ظہور احسن صاحب نیموی	۵
۱۲۴۷	مولوی سید ظہور الحسن صاحب رئیس پٹنہ	۵
۱۲۴۸	مولوی ظہور احمد صاحب شملوی	۴
	(ردیف ع)	
۱۲۴۹	بابو عبد العزیز صاحب اسٹور کیپر شملہ	۱
۱۲۵۰	لفٹنٹ کرنل سردار بہادر راجہ عطاء اللہ	
۱۲۵۱	خانصاحب رئیس ذریرآباد تھیم شملہ	۱
۱۲۵۲	منشی عبد الرحیم صاحب کمپازیٹر	۱
۱۲۵۳	عمر خانصاحب ڈپٹی انسپکٹر ضلع کرنال	۱
۱۲۵۴	حکیم عبد العزیز صاحب امروہوی	۵
۱۲۵۵	مولانا عبد السلام صاحب امام مسجد شملہ	۲
۱۲۵۶	حافظ عبد العزیز صاحب مقیم شملہ	۸
۱۲۵۷	مولوی عبد القادر صاحب ڈپٹی کلکٹر فیض آباد	۵
۱۲۵۸	سید عبد الرزاق صاحب ساکن کنڈہ	۱

نمبر شمار	نام نامی	تعداد خدمتگار
۱۲۵۹	مولوی علی حسن صاحب کنڈہ	۴
۱۲۶۰	منشی عبد اللہ صاحب 〃	۲
۱۲۶۱	مولوی عبد القیوم صاحب بیلوی	۱
۱۲۶۲	شیخ عبد الحکیم صاحب سوداگر بریلی	۲
۱۲۶۳	مولوی حکیم عبد الکبیر صاحب ساکن شیخپورہ	۱
۱۲۶۴	سید عبد الحی صاحب ساکن موضع ساس	۵
۱۲۶۵	مولوی عبد الحکیم صاحب بی اے پٹنہ	۱
۱۲۶۶	مولوی سید عزیز الدین صاحب	۲
۱۲۶۷	منشی عبد الغفور صاحب بی اے امین عدالت رسڈا	۲
۱۲۶۸	محمد عبد الحفیظ صاحب بھاگلپوری	۱
۱۲۶۹	مولوی عبد الحمید صاحب منیجر بمبئی کمپنی	۲
۱۲۷۰	مولوی عظمت حسین صاحب بھاگلپوری	۲
۱۲۷۱	حافظ عبد الغفور صاحب تاجر قفل برنجی علیگڈہ	۵
۱۲۷۲	حافظ عبد اللہ صاحب تاجر 〃	۲

نمبر شمار	نام نامی	نامہ وصول	نمبر شمار	نام نامی	نامہ ارسال
۱۲۷۲	سیّد محمد عبداللہ صاحب ساکن بکھتن	صہر	۱۲۸۶	عبدالرحیم صاحب حاجی گنجی	۵
۱۲۷۳	منشی عبدالرزاق صاحب دربھنگہ	۵	۱۲۸۷	عبداللطیف صاحب بنواری ٹولہ	عہر
۱۲۷۴	مولوی عبدالرحمن صاحب	صہر	۱۲۸۸	عبدالمجید صاحب شہباز پوری	صہر
۱۲۷۵	عبدالعزیز صاحب فریدپوری	عہر	۱۲۸۹	عبدالوحید صاحب سکرٹری چشمہ قیصر ملل	صہر
۱۲۷۶	سیّد عنایت حسین صاحب اورائن	معہر	۱۲۹۰	مولوی سید علی حسین صاحب موتہاری	غار
۱۲۷۷	عبدالستار صاحب سیہارا	صہر	۱۲۹۱	حافظ عبداللہ صاحب شیرپوری	۵
۱۲۷۸	عبدالرحمن صاحب ساکن پٹنہ	غار	۱۲۹۲	سید علی حسین صاحب ساکن متولیا	للعہر
۱۲۷۹	شیخ عبدالقادر صاحب اڈیٹر پنجاب آبزرور منجانب حسین میان		۱۲۹۳	مولوی عبداللطیف صاحب تاجر پٹنہ	۵
۱۲۸۰	ولد مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب پھلواروی	صہر	۱۲۹۴	میان عبدالرحمن صاحب	غار
۱۲۸۱	عبدالستار صاحب مؤذن حاجی تراب علیصاحب		۱۲۹۵	خواجہ علی بخش صاحب سوی	صہر
۱۲۸۲	عبدالکریم صاحب	لعہر	۱۲۹۶	عبدالحی صاحب	غار
۱۲۸۳	عبدالغفار صاحب علی گنج سیوان	عہر	۱۲۹۷	علی ظفر صاحب	۵
۱۲۸۴	عبدالغنی صاحب ساکن چوارہ	غار	۱۲۹۸	مولوی عبدالغنی صاحب وکیل	۵
۱۲۸۵	مولوی سید عبدالرزاق صاحب شگفتہ	غار	۱۲۹۹	عابد علیخانصاحب چھپرہ	عہ
			۱۳۰۰	عزیز احمد صاحب	غار
			۱۳۰۱	حافظ عبدالرحمن صاحب تاجر عطر چوپنپور	صہر
			۱۳۰۲	منشی عبدالناصر صاحب محرر فوجداری مظفرپور	عہر

نمبر شمار	نام نامی	تعداد خدمہ
۱۳۰۴	حافظ عمر دراز صاحب	۱۰ر
۱۳۰۵	سید علی احمد صاحب ساکن نندیالوان	۶ر
۱۳۰۶	میر علی حسین صاحب کمپازیٹر	۴ر
۱۳۰۷	منشی عمرالدین صاحب	۵ر
۱۳۰۸	منشی شیخ عبدالغنی صاحب	۸ر
۱۳۰۹	منشی عبدالرحمن خانصاحب	۴ر
۱۳۱۰	منشی عبدالعزیز صاحب	۵ر
۱۳۱۱	منشی عبدالرحیم صاحب	۲ر
۱۳۱۲	منشی عطا محمد صاحب	۲ر
۱۳۱۳	منشی عبدالکریم صاحب	۰ر
۱۳۱۴	منشی عبدالغفور صاحب	۱ر
۱۳۱۵	منشی عالم بخش صاحب	۸ر
۱۳۱۶	منشی عبدالرحمن صاحب	۲ر
۱۳۱۷	منشی عبدالغفار خانصاحب	۲ر
۱۳۱۸	منشی عبدالرزاق صاحب	۱ر
۱۳۱۹	منشی عبدالغفار صاحب	۸ر
۱۳۲۰	بابو عبدالکریم صاحب نقشہ نویس	۸ر
۱۳۲۱	نواب محمد عظمت علیخانصاحب رئیس کرنال	۱۰ر

نمبر شمار	نام نامی	تعداد خدمہ
۱۳۲۲	محمد عبدالرحمن صاحب لکھنوی	۱۰ر
۱۳۲۳	مسکین عبدالرحیم صاحب کوچین	۱۵ر
۱۳۲۴	حاجی عیسی حاجی عبدالشکور صاحب کوچین	۱۰ر
۱۳۲۵	حاجی عبدالستار حاجی عبدالشکور صاحب	۱۰ر

(ردیف غ)

۱۳۲۶	بابو غلام محی الدین صاحب کلرک پنجاب گورنمنٹ	۱۰ر
۱۳۲۷	حافظ غفورالدین صاحب پنشنر	
۱۳۲۸	ڈپٹی انسپکٹر مدارس بریلی	۱۰ر
۱۳۲۹	شیخ غلام حسین صاحب ٹریموری آفس پٹنہ	۱۰ر
۱۳۳۰	غلام علیصاحب	۱۰ر
۱۳۳۱	خواجہ غلام محی الدین صاحب سوداگر امرتسری	۱۰ر
۱۳۳۲	مولوی غنیمت حسین صاحب بھاگلپوری	۱۰ر
۱۳۳۳	شیخ غلام صادق صاحب آنریری مجسٹریٹ امرتسر	۱۰ر
۱۳۳۴	مولوی غلام محمد صاحب مالک	

نمبر شمار	نام نامی	تعداد خریداری	نمبر شمار	نام نامی	تعداد خریداری
	اخبار وکیل امرتسر	صدر	۱۳۴۷	مسماۃ کریمن خانساماں دوکاندار شملہ	۵ر
	(ردیف ف)		۱۳۴۸	حاجی محمد کفایت اللہ صاحب ڈاکٹر قلعہ پھلور	للعہ
۱۳۳۵	ڈاکٹر فضل الرحمن صاحب مقیم صدر گلی پٹنہ	۵	۳۴۹	گلقند قصاب پٹنہ	۸ر
۱۳۳۶	فخر الدین صاحب طالب العلم پٹنہ کالج	غار	۱۳۵۰	میر کفایت حسین صاحب رئیس پٹنہ	۱۰ر
۱۳۳۷	فضل حسین صاحب ابراہیم پوری	غار	۱۳۵۱	کفایت خانصاحب زمیندار	غار
۱۳۳۸	خان بہادر مولوی فضل امام صاحب رئیس پٹنہ	۵	۱۳۵۲	منشی کفایت اللہ صاحب	ر
۱۳۳۹	منشی فضل کریم صاحب جمعدار بیگو سرای	للعہ	۱۳۵۳	منشی شیخ کلن صاحب	ار
۱۳۴۰	سید فرزند علی شاہ صاحب	عہ	۱۳۵۴	صوفی کرم الٰہی صاحب	۲ر
	(ردیف ق)		۱۳۵۵	مسٹر مرزا کاظم حسین بیرسٹرایٹ لا	غار
۱۳۴۱	قاسم علیصاحب کمپازیٹر پریس شملہ	۴ر	۱۳۵۶	منشی کرم بخش صاحب	۸ر
۱۳۴۲	قیمت موزہ عطیہ احمد حسن صاحب	۸ر		(ردیف ل)	
۱۳۴۳	قیمت چرم قربانی شملہ	۵	۱۳۵۷	لوٹن میانصاحب	۴ر
۱۳۴۴	قاضی نبائی پھلواروی	للعہ	۱۳۵۸	لیاقت حسین صاحب	غار
۱۳۴۵	حاجی قیامت علیصاحب بیگوسرای	عہ		(ردیف م)	
۱۳۴۶	قاضی قطب علی احمد صاحب	۲ر	۱۳۵۹	متفرق چندہ از بازار شملہ	۱۲ر
	(ردیف ک)		۱۳۶۰	متفرق چندہ از گورنمنٹ پریس شملہ	۱۰ر
			۱۳۶۱	محمد عثمانصاحب کمپازیٹر	۴ر
			۱۳۶۲	متفرق از گورنمنٹ پریس شملہ	۱۰۸ر
			۱۳۶۳	متفرق از گورنمنٹ پریس شملہ	۱۰۱۲ر

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ	نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۳۶۴	مولوی منعم الدین ریڈنگ برانچ شملہ	۱۰۱۲	۱۳۸۱	متفرق از گورنمنٹ پریس	۱۵
۱۳۶۵	متفرق از بازار شملہ	للعہ	۱۳۸۳	مولوی منعم الدین صاحب	۰۰۶
۱۳۶۶	متفرق از بازار شملہ	۴	۱۳۸۴	متفرق چندہ	۱۴
۱۳۶۷	منشی منظور محمد صاحب نائب ناظر شملہ	عہ	۱۳۸۵	شیخ ماجد حسین صاحب تعلقدار	
۱۳۶۸	متفرق از کوٹھیات شملہ	۱۰	۱۳۸۶	گوریا ضلع بارہ بنکی	۵
۱۳۶۹	متفرق از یکہ والان شملہ	۱۰	۱۳۸۷	محمد اسحاق صاحب گرداور قانونگو گیا پور	للعہ
۱۳۷۰	متفرق از بازار شملہ	للعہ	۱۳۸۸	بابو محمد اسمٰعیل صاحب کلرک شملہ	۱۰
۱۳۷۱	مولوی منعم الدین ریڈنگ برانچ	۰۰۸	۱۳۸۹	متفرق چندہ از بازار شملہ	۵
۱۳۷۲	متفرق چندہ از گورنمنٹ پریس	۱۳	۱۳۹۰	متفرق چندہ از گورنمنٹ پریس شملہ	۱۰
۱۳۷۳	متفرق از گورنمنٹ پریس	۰۰۸	۱۳۹۱	متفرق چندہ از گورنمنٹ پریس شملہ	۱۵
۱۳۷۴	منشی محرم علیصاحب چشتی لاہوری مقیم شملہ	عہ	۱۳۹۲	متفرق چندہ از گورنمنٹ پریس شملہ	۰۰۴
۱۳۷۵	متفرق از بازار شملہ	للعہ	۱۳۹۳	مولوی منعم الدین صاحب	للعہ
۱۳۷۶	منشی محمد رمضان صاحب کمپازیٹر شملہ	عہ	۱۳۹۴	متفرق چندہ بروز عید الفطر	۵۲
۱۳۷۷	متفرق از بازار شملہ	۲	۱۳۹۵	متفرق چندہ بروز عید الضحی	للعہ
۳۷۸	متفرق از بازار شملہ	۱۰	۱۳۹۶	متفرق از جامع مسجد	۱۳
۳۷۹	متفرق از پٹنہ اسکول	۱۰	۱۳۹۷	امیر محمد اسحاق صاحب رئیس کنڈہ	۵
۱۳۸۰	مولوی منعم الدین صاحب	۲۰	۱۳۹۸	سید محمد اشفاق صاحب رئیس کنڈہ	۵
۱۳۸۱	متفرق از گورنمنٹ پریس شملہ	عہ	۱۳۹۹	سید محمد ابراہیم عرف برآتو صاحب کنڈہ	عہ

نمبر شمار	نام نامی	درجہ	نمبر شمار	نام نامی	درجہ
۱۴۰۰	مولوی موسیٰ علیصاحب کنڈہ	۴ر	۱۴۱۹	مسعود الحق صاحب رئیس نلہاڑہ	وعلیہ
۱۴۰۱	مولوی شاہ محمد حسین صاحب	علیہ	۱۴۲۰	محمد حنیف طالب العلم	۲ر
۱۴۰۲	مولوی حکیم محفوظ الحق صاحب واصل عظیم آبادی	غار	۱۴۲۱	سید محمد علی حسین صاحب اسسٹنٹ سکرٹری مونگیر	۳ر
۱۴۰۳	مولوی محمد علی صاحب وکیل پٹنہ	علیہ	۱۴۲۳	شاہ میان جانصاحب	للعر
۱۴۰۴	منت خانصاحب تاجر پٹنہ	وعلیہ	۱۴۲۳	محمد اسمٰعیل خانصاحب مظفرپوری	عر
۱۴۰۵	شاہ مظہر حسین صاحب رئیس نوادہ	صر	۱۴۲۴	منظور الحق صاحب نستوی	صر
۱۴۰۶	منشی مظہر الحق صاحب رئیس علی نگر	۳	۱۴۲۵	عبد الرحمن صاحب ساکن موضع محمدیا	۳
۱۴۰۷	محمدی جان بیگم صاحبہ رئیسہ پٹنہ	ماار	۱۴۲۶	مولا بخش صاحب بھاگلپوری	غار
۱۴۰۸	حافظ محمد اسمٰعیل صاحب وکیل شاہجہانپور	۳	۱۴۲۷	سید محمد حنیف صاحب پھلواروی	غار
	معرفت مولوی تقیم الدین صاحب مدرس مدرسہ سندیلہ	ماار	۱۴۲۸	سید شاہ محمد حسین صاحب ساکن ہسوڑہ	۳
۱۴۰۹	محی الدین احمد صاحب مظفرپوری	صر	۱۴۲۹	محمد اسحاق صاحب بتیا	غار
۱۴۱۰	متفرق از عظیم آباد	علیہ ۲ر	۱۴۳۰	مولوی محمد اشرف صاحب رئیس ڈیانوان	غار
۱۴۱۱	محمد احسن صاحب بھاگلپوری	غار			
	سب انسپکٹر پولیس آرہ	صر	۱۴۳۱	شیخ مظاہر علیصاحب رئیس ہیرہ	عر
۱۴۱۲	سید محب حسین صاحب رئیس پیر تھلو	صر	۱۴۳۲	شاہ محمد اختر صاحب حاجی گنجی	صر
۱۴۱۳	محمد کبیر صاحب دیسنوی	۴ر	۱۴۳۳	مسماۃ مسوکن	عر
۱۴۱۴	منشی محمد عمر صاحب پھلواروی	غار	۱۴۳۴	محمد سعید صاحب پٹنوی	عر
۱۴۱۵	محمد عمر صاحب بھاگلپوری	۳ر	۱۴۳۵	سید محمد ابراہیم صاحب ساکن کنتولیا	صر

نمبر شمار		تعداد خدام	نمبر شمار	نام نامی	تعداد خدام
۱۴۳۵	مہدی حسن خانصاحب ساکن محمودی	۱۰ر	۱۴۵۲	منشی محمد طفیل صاحب	۶ر
۱۴۳۶	محمد عسکری خانصاحب "	۱۰ر	۱۴۵۳	منشی محمد الدین صاحب	۴ر
۱۴۳۷	مولوی خواجہ محمد رضا صاحب موتہاری	۱۰ر	۱۴۵۴	منشی محمد عثمان صاحب	۱۰ر
۱۴۳۸	محمد وحید صاحب آروی	۱۰ر	۱۴۵۵	منشی محمد یوسف صاحب	۲ر
۱۴۳۹	محمد کلیم صاحب	۱۰ر	۱۴۵۶	مولوی محمد حفیظ صاحب	۱۰ر
۱۴۴۰	مولوی محمد حسین صاحب انسپکٹر بگیو سرای	۷ر	۱۴۵۷	منشی مبارک مند صاحب	۱ر
			۱۴۵۸	منشی معراج الدین صاحب	۴ر
۱۴۴۱	منشی محمد عباس صاحب مختار	۱۰ر	۱۴۵۹	منشی محبوب احمد صاحب	۲ر
۱۴۴۲	مولوی محمد ابوسعید صاحب مظفرپوری	۱۰ر	۱۴۶۰	منشی معین الدین احمد صاحب	۲ر
	متفرقات جلسہ ندوہ جنکا نام درج نہوسکا		۱۴۶۱	منشی مرتضی حسن صاحب	۱ر
		۱۰ر ۹ر ۲ر	۱۴۶۲	میر محمد عمر صاحب فورمین	۱۰ر
۱۴۴۳	معین الندوہ امرتسر	۱۵ر	۱۴۶۳	منشی محمد عظیم صاحب	۸ر
۱۴۴۴	حاجی شیخ ماجد حسین صاحب تعلقدار گوریا	۵ر	۱۴۶۴	سید محمد علیصاحب	۴ر
۱۴۴۵	شیخ محمد اظہر صاحب شملوی	۴ر	۱۴۶۵	نواب محمد حیات خانصاحب سی آئی ای	
۱۴۴۶	منشی میران بخش صاحب کمپازیٹر	۴ر	۱۴۶۶	آنریبل رئیس پنجاب	۱۰ر
۱۴۴۷	منشی محمد شفیع صاحب کمپازیٹر	۲ر	۱۴۶۷	منشی محمد اکبر صاحب	۴ر
۱۴۴۸	منشی مخدوم احمد صاحب	۱۰ر	۱۴۶۸	منشی مجید حسین صاحب	۲ر
۱۴۴۹	منشی محمد منیر صاحب	۱ر	۱۴۶۹	معرفت مولوی منعم الدین صاحب	بقیہ
۱۴۵۰	صوفی محمد شفیع صاحب	۲ر	۱۴۷۰	مولوی منعم الدین صاحب ریڈ	بقیہ
۱۴۵۱	محمد ابراہیم صاحب	۴ر	۱۴۷۱	معرفت بابو غلام محی الدین صاحب	بقیہ

نمبر شمار	نام نامی	تعداد خریدہ	نمبر شمار	نام نامی	تعداد خریدہ
۱۴۷۲	متفرق از بازار	مع عیسے ۱۰	۱۴۹۰	حاجی نجیب اللہ صاحب رئیس پرتاب گنج	۵
	(ر ولیف ن)				
۱۴۷۳	نامعلوم الاسم معرفت مولوی منعم الدین صاحب	۰۰ ر	۱۴۹۱	بابو سید نذیر الحق صاحب بانکی پور	۴ ر
۱۴۷۴	میان نبی بخش صاحب خیاط شملہ	۵ ر	۱۴۹۲	نامعلوم الاسم ساکن علاقہ غظیم آباد	۱۵ ر
۱۴۷۵	مولوی نادر شاہ خانصاحب وکیل امروہہ	۵	۱۴۹۳	نامعلوم الاسم	۵ ر
۱۴۷۶	نجف خانصاحب شملوی	۰ ر	۱۴۹۴	〃	۵ ر
۱۴۷۷	نور محمد خانسامان شملوی	۵ ر	۱۴۹۵	〃	۴ ر
۱۴۷۸	نثار حسین صاحب شاہجہانپوری مقیم شملہ	۵ ر	۱۴۹۶	مولوی حاجی نظر علی صاحب ساکن چوارہ	۵
۱۴۷۹	نامعلوم الاسم ساکن کنڈہ	۱ ر	۱۴۹۷	نامعلوم الاسم	۵ ر
۱۴۸۰	نامعلوم الاسم ساکن کنڈہ	۱۰ ر	۱۴۹۸	نبیرہ مولوی شاہ رشید الحق صاحب	
۱۴۸۱	مسماۃ نجمن خرد ساکنہ کٹنی کول	۲ ر	۱۴۹۹	سجادہ نشین خانقاہ پٹنہ	۵
۱۴۸۲	نوبیلی کنیز ساکنہ 〃	۲ ر	۱۵۰۱	سید نور الرحمن صاحب	۵
۱۴۸۳	نامعلوم الاسم 〃	۵ ر	۱۵۰۱	مولوی نہال حسین صاحب رئیس پٹنہ	۱۰ ر
۱۴۸۴	نامعلوم الاسم پٹنہ	للہ ر	۱۵۰۲	نامعلوم الاسم غظیم آبادی۔	۵ ر
۱۴۸۵	〃	۵	۱۵۰۳	نور الہدی صاحب طالب العلم	۱۰ ر
۱۴۸۶	مسماۃ نامعلوم الاسم پٹنہ	۳ ر	۱۵۰۴	نظام الدین صاحب غظیم آبادی	للہ ۵
۱۴۸۷	نامعلوم الاسم	۱۰ ر	۱۵۰۵	نامعلوم الاسم	۵ ر
۱۴۸۸	نصیر حسین صاحب	۱۰ ر	۵۰۶	نظام الدین صاحب دیسنوی	۵ ر

نمبر شمار	نام نامی	تعداد	نمبر شمار	نام نامی	تعداد
۱۵۰۶	شیخ نبی بخش صاحب	۵	۱۵۲۳	منشی ولی الحق صاحب ساکن بنڈا	۱
۱۵۰۷	نامعلوم الاسم۔	۱	۱۵۲۴	والٹیران بانکی پور	۱۴
۱۵۰۸	نبن صاحب	۱	۵۲۵	سید ولی احمد صاحب رئیس موضع کنڈہ	۱
۱۵۰۹	داروغہ نجیب اللہ خانصاحب بیگوسرای	۷	۱۵۲۶	ولایت حسین صاحب ساکن ترتپورہ	۱
۱۵۱۰	نامعلوم الاسم	۱	۱۵۲۷	سید وزارت حسین صاحب	۱
۱۵۱۱	شیخ نور احمد صاحب سوداگر امرتسر	۵	۱۵۲۸	والدہ سید وزارت حسین صاحب	۱
۱۵۱۲	منشی نور احمد صاحب	۲		واعظ صاحب	۷
۱۵۱۳	منشی نبی بخش صاحب	۴	۱۵۲۹	ولی الرحمن صاحب شیخپورہ	۱
۱۵۱۴	نامعلوم الاسم شملوی	۱	۱۵۳۰	وزیر خانصاحب شملوی	۶
۱۵۱۵	بابو نور محمد خانصاحب	۴	۱۵۳۱	منشی علی محمد خانصاحب	۲
۱۵۱۶	نامعلوم الاسم شملوی	۱	۱۵۳۲	منشی واجد علیصاحب	۲
۱۵۱۷	منشی نبی بخش صاحب	۸	۱۵۳۳	منشی ولایت علیصاحب	۰
۱۵۱۸	منشی سید نظر حسین صاحب کلرک	۱	۱۵۳۴	نواب وقار الملک صاحب بہادر رئیس امروہہ	ما روپیہ
	(ردیف واو)			(ردیف ہ)	
۱۵۱۹	ولایت علیصاحب کمپازیٹر شملہ	۴	۱۵۳۶	بابو ہیرا لال صاحب منیجر سپل کمشنر پٹنہ	۱
۱۵۲۰	سید وزیر حسین صاحب عظیم آبادی	۱	۱۵۳۷	سید ہدایت حسین صاحب	۱
۱۵۲۱	میر وحدت حسین صاحب رئیس دلسنہ	۱	۱۵۳۸	ہمشیرہ صاحبہ مسکین عبدالرحیم صاحب	۱
۱۵۲۲	مولوی ولایت حسین صاحب بیرو	۱			

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
	(ردیف ی)	
۱۵۲۹	یوروپین لیڈی صاحبہ پٹنہ	۵
	فہرست چندہ دہندگان بمد وظائف	
	(ردیف الف)	
۱	مولوی اکرم الدین خانصاحب رئیس کاکوری	۵
۲	خان بہادر ڈاکٹر اکبر علیخانصاحب رئیس پانی پت	۱۰
۳	شیخ امانت اللہ علیم اللہ صاحب رئیس نوگھر	۱۰
۴	شیخ احمد صاحب 〃	۱۰
۵	اسمٰعیل ابن حسام صاحب 〃	۴
۶	شیخ امیر علیصاحب و صابر علیصاحب ضلع بلیا	۱۰
۷	امانت اللہ ولد حاجی کریم بخش صاحب	۵
۸	شیخ اکبر صاحب۔	۵
۹	اسمٰعیل محمد حسین صاحب	۵
۱۰	حافظ اکرام محمود صاحب	۸
۱۱	اسمٰعیل صاحب	۴

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۱۲	اہلخانہ شیخ محمد حسین صاحب رئیس قصبہ لار	۷
۱۳	اہلخانہ حاجی نعمت صاحب	۵
۱۴	اہلخانہ محمد سلیمان و محمد صابر صاحب	۱۰
۱۵	اہلخانہ عبدالرؤف صاحب	۵
۱۶	اہلخانہ محمد اسحٰق صاحب	۵
۱۷	اہلخانہ محمود صاحب	۵
۱۸	اہلخانہ اصغر علیصاحب	۴
۱۹	اہلخانہ اسمٰعیل صاحب	۴
۲۰	اہلخانہ حاجی عبداللہ صاحب	۵
	(ردیف ب)	
۲۱	شیخ ھول و عبدالعزیز صاحب ساکن قصبہ لار	۵
۲۲	شیخ برو تن صاحب 〃	۸
۲۳	بھوند و بوچڑ 〃	۴
۲۴	بچو محمد حسین صاحب 〃	۴
	(ردیف ت)	
۲۵	شیخ ترسو صاحب ساکن رامپور ضلع گورکھپور	۵
۲۶	(ردیف ج)	

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ	نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۲۶	حاجی جمن صاحب نوانگری	۲ر	۴۰	شیخ درعلیصاحب چودھری نوانگر	۴ر
۲۷	جدہ مولوی سمیع اللہ صاحب ″	عار	۴۱	شیخ دُو ہا شکر اللہ صاحب قصبہ لار	عدر
۲۸	جدہ اخری مولوی سمیع اللہ صاحب نوانگری	عدر	۴۲	شیخ دینا صاحب ساکن رامپور	عدر
۲۹	حاجی جمن رحیم اللہ صاحب ساکنان لار	للعہ ر		(ردیف ر)	
۳۰	حکیم جعفر علیصاحب ″	عدر	۴۳	شیخ رحیم اللہ صاحب نوانگری	عدر
۳۱	شیخ چھیدی صاحب ساکن رامپور	عدر	۴۴	رحمن صاحب ساکن قصبہ لار	۲ر
	(ردیف ح)		۴۵	حاجی روز وچھیدی صاحب رام نگر	عدر
۳۲	حسنی شاہ صاحب نوانگری	عدر	۴۶	شیخ رحمت اللہ صاحب ساکن رام پور ضلع گورکھپور	۴ر صہ
۳۳	حاجی حبیب اللہ صاحب	مے ر	۴۷	شیخ رحمت اللہ صاحب ٹھیکہ دار شملہ	صہ ر
۳۴	شیخ حسنو محمد علی صاحب۔	عار		(ردیف ز)	
۳۵	حیاتی صاحب قصبہ لار۔	عدر	۴۸	زوجہ حاجی سعد اللہ صاحب نوانگری	عدر
	(ردیف خ)		۴۹	زوجہ حاجی موسی صاحب ″	عدر
۳۶	حاجی خدا بخش حاجی تہور علیصاحب رئیس نوانگر	صہ ۵	۵۰	زوجہ مولوی عبدالحی صاحب ″	عدر
۳۷	خواجہ صاحب ″	۴ر	۵۱	زوجہ مولوی سمیع اللہ صاحب ″	عار
۳۸	خادمہ حاجی سعد اللہ صاحب ″	عدر	۵۲	زوجہ عبدالغفور صاحب ″	عدر
۳۹	حاجی خدا بخش صاحب ساکن رامپور	عار	۵۳	زوجہ محمد ظہور صاحب ″	عدر
	(ردیف د)		۵۴	زوجہ عبدالرؤف صاحب ″	عدر

نمبر	نام نامی	شمار	نمبر
۵۵	زوجہ محمد یعقوب صاحب ״	۸ر	۷۴ حاجی سعد اللہ صاحب رئیس نوانگر
۵۶	زوجہ حاجی حبیب اللہ صاحب ״	۸ر	ضلع بلیا ۵ر
۵۷	زوجہ عبد الغفور صاحب ״	۸ر	۷۵ مولوی سمیع اللہ صاحب مہتمم مدرسہ
۵۸	زوجہ امین اللہ صاحب ״	۸ر	انوار العلوم نوانگر ۵ر
۵۹	زوجہ فصیح اللہ صاحب ״	۸ر	۷۶ شیخ سبحان سلامت اللہ صاحب ۸ر
۶۰	زوجہ عظیم اللہ صاحب ״	۸ر	۷۷ سراج اللہ محمد اسحاق صاحب ساکن قصبہ لار ۸ر
۶۱	زوجہ نعیم اللہ صاحب ״	۸ر	۷۸ حافظ سخاوت صاحب بعلم ״ ۴ر
۶۲	زوجہ علیم اللہ صاحب ״	۸ر	۷۹ سلامت اللہ ولد نذر علیصاحب
۶۳	زوجہ رحیم اللہ صاحب نوانگری	۸ر	قصبہ لار ۴ر
۶۴	زوجہ صفی اللہ صاحب ״	۸ر	۸۰ سلامت اللہ باورچی قصبہ لار ۴ر
۶۵	زوجہ شیخ عبد الرحمن صاحب ״	۸ر	۸۱ سلیمان صاحب قصبہ لار ۱ر
۶۶	زوجہ شیخ عبد الرحیم صاحب ״	۸ر	(ردیف ش)
۶۷	زوجہ عبد اللہ صاحب ״	۸ر	۸۲ شیخ شیر علیصاحب نوانگری ۴ر
۶۸	زوجہ حاجی طاہر صاحب ״	۸ر	۸۳ شیخ فکر اللہ و محمد حسین صاحب قصبہ لار ۱۶ر
۶۹	زوجہ عبد الرحمن صاحب ״	۸ر	۸۴ حکیم شیر علیصاحب قصبہ لار ۸ر
۷۰	زوجین حاجی عبد الکریم صاحب ״	۱۶ر	۸۵ شکر اللہ عبد الغفار صاحب قصبہ لار ۸ر
۷۱	زوجہ ہمت صاحب ״	۴ر	۸۶ شیر علیصاحب ״ ۱ر
۷۲	زوجہ محمد طاہر صاحب ״	۸ر	۸۷ قاضی شمشیر علیصاحب ساکن رامپور ۸ر
۷۳	زوجہ عبد الرحیم صاحب ״	۸ر	(ردیف ع)
	(ردیف س)		۸۸ مولوی عبد الحکیم خانصاحب خان بہادر

نمبر شمار	نام نامی	تعداد فوج	نمبر شمار	نام نامی	تعداد فوج
	آنریری مجسٹریٹ میر تھ	۵	۱۰۰	شیخ عبدالحی و شیخ محمد عمر صاحبان	
۸۹	حاجی عبدالکریم صاحب تاجر فاکہ			ساکنان قصبہ لار	نفر
	شامیہ مکہ معظمہ	۵	۱۰۱	عبدالرحیم صدیق صاحب قصبہ لار	نفر
۹۰	منشی عبدالشکور صاحب رئیس		۱۰۲	عبداللہ محمد عمر صاحب قصبہ لار	نفر
	نوانگر ضلع بلیا	۵۰	۱۰۳	منشی عبدالشکور صاحب نائب	
۹۱	شیخ عبدالرحمن صاحب رئیس			سیاہ نویس قصبہ لار	نفر
	نوانگر ضلع بلیا	۵۰	۱۰۴	شیخ عبدالرحیم صاحب مختار قصبہ لار	نفر
۹۲	شیخ علیم اللہ صاحب رئیس نوانگر		۱۰۵	عبدالرحیم احمد صاحب قصبہ لار	نفر
	ضلع بلیا	نفر	۱۰۶	شیخ عبدالصمد شیخ وارث صاحب	
۹۳	حافظ عبدالرؤف صاحب رئیس			قصبہ لار	نفر
	نوانگر ضلع بلیا	نفر	۱۰۷	عیدن خانصاحب قصبہ لار	نفر
۹۴	شیخ علی صاحب نوانگر ضلع بلیا	نفر	۱۰۸	عبداللہ ولد ڈوھما صاحب	
۹۵	حافظ عنایت اللہ صاحب نوانگر			قصبہ لار	نفر
۹۶	عبدالصمد بن وزیر صاحب نوانگر		۱۰۹	شیخ عبدالغفار سلیما نصاحب	
	ضلع بلیا	۴ نفر		قصبہ لار	۸ نفر
۹۷	عبدالرحمن صاحب نوانگر ضلع بلیا	۲ نفر	۱۱۰	مولوی عبدالغفار صاحب ہیڈ	
۹۸	شیخ عبدالعلیم و عیسی و حاجی نعمت			اسکول سرکاری قصبہ لار	۴ نفر
	صاحب قصبہ لار	۵۰	۱۱۱	حافظ عبدالغفور محمد ظہور صاحب	
۹۹	حاجی عبدالرحمن و شیخ عبدالرؤف			قصبہ لار	۴ نفر
	صاحب قصبہ لار	۵۰	۱۱۲	عبداللہ شاہ صاحب مسافر نو علم مقیم	۴ نفر

نمبر شمار	نام نامی	تعداد ضلع	نمبر شمار	نام نامی	تعداد ضلع
۱۱۲	عبدالغفور صاحب	۴ر		(ردیف ق)	
۱۱۳	عثمان ولد عبدالکریم صاحب	۲ر	۱۲۴	قدرت صاحب ساکن نوانگر	۴ر
۱۱۴	عبدالرحمن صاحب 〃	۲ر	۱۲۵	حافظ قطب الدین صاحب ساکن موضع رسڑ ضلع بلیا	۱۱ سے
۱۱۵	شیخ عبداللہ وبھکھاری صاحب ساکن رام نگر ضلع گورکھپور	للعہ ر	۱۲۶	قدرت صاحب ساکن قصبہ لار	۴ر
۱۱۶	حاجی عبداللہ صاحب ساکن رامپور ضلع گورکھپور	۵ر	۱۲۷	شیخ قربان علیصاحب قصبہ لار	۵ر
۱۱۷	شیخ عباس صاحب ضلع گورکھپور	۷ر	۱۲۸	حاجی قیام الدین صاحب قصبہ لار	۵ر
۱۱۸	نواب عظمت علیخانصاحب رئیس کرنال	۵ر	۱۲۹	شیخ قربان علیصاحب قصبہ لار	۸ر
	(ردیف غ)			(ردیف ک)	
	مولوی غلام محمد صاحب مدرس عربی شملہ	۹	۱۳۰	حافظ کھدی صاحب ساکن قصبہ لار	۸ر
۱۲۰	غریبن حجن خادمہ شیخ محمد حسین صاحب ساکن قصبہ لار	۵ر	۱۳۱	شیخ کشور وعبداللہ صاحب ساکن رامپور	للعہ ۴ر
	(ردیف ف)		۱۳۲	شیخ کریم بخش صاحب ساکن رامپور	۴ر
۱۲۱	نواب فاخر احمد خانصاحب رئیس پانی پت	۵ر		(ردیف م)	
۲۲۱	شیخ فقیر وشیخ امر صاحب نوانگری	۸ر	۱۳۳	مولوی محمد احمد صاحب ڈپٹی کلکٹر فیض آباد	۱۰ر
۲۳۱	حاجی فرزند علیصاحب ساکن قصبہ لار	۵ر	۱۳۴	شیخ حاجی محمد ابراہیم صاحب رئیس پانی پت	۵ر
			۱۳۵	شیخ محمد صفی اللہ صاحب نوانگری	۵ر
			۱۳۶	شیخ محمد علی ومحمد یعقوب صاحبان نوانگری	۸ر

نمبر شمار	نام نامی	تعداد خریداری	نمبر شمار	نام نامی	تعداد خریداری
۱۳۷	شیخ محمد صدیق صاحب نوانگری	۸ر		کلکرک گونڈہ	۶ر
۱۳۸	شیخ محمد ضمیر صاحب نوانگری	۴ر	۱۵۲	نامعلوم الاسم بانکی پور	۱ر
۱۳۹	محمد علیصاحب معمار نوانگری	۴ر	۱۵۳	نامعلوم الاسم ساکن قصبہ لار	۴ر
۱۴۰	شیخ محمد فاروق صاحب نوانگری	۴ر	۱۵۴	حاجی نعمت صاحب ساکن رامپور ضلع گورکھپور	۱ر
۱۴۱	محمد نصیر صاحب موذن نوانگری	۲ر		(ردیف و)	
۱۴۲	شیخ محمد صدیق صاحب ساکن موضع پور	۱ر	۱۵۵	نواب وقار الملک بہادر رئیس امروہہ	۱ر
۱۴۳	شیخ محمد حسین صاحب ساکن قصبہ لار ضلع گورکھپور	۱ر	۱۵۶	شیخ وزیر علیصاحب پوسٹ ماسٹر نوانگر	۸ر
۱۴۴	محمد ظہور یادن صاحب قصبہ لار ضلع گورکھپور	۱ر	۱۵۷	والدہ محمد متین صاحب نوانگر	۱ر
۱۴۵	محمد امین صاحب قصبہ لار ضلع گورکھپور	۱ر	۱۵۸	والدہ شیخ عبد الغفور صاحب نوانگر	۱ر
۱۴۶	محمد سلیمان صاحب	۲ر	۱۵۹	والدہ شیخ عبد الرحمن صاحب نوانگر	۱ر
۱۴۷	محمد حلیم صاحب قصبہ لار ضلع گورکھپور	۲ر	۱۶۰	والدہ عبد الکریم صاحب نوانگر	۱ر
۱۴۸	منو صاحب قصبہ لار ضلع گورکھپور	۲ر	۱۶۱	والدہ حاجی طاہر صاحب نوانگر	۱ر
۱۴۹	مستورات پورب محلہ قصبہ لار ضلع گورکھپور	۱۵ر	۱۶۲	والدہ محمد قاسم صاحب نوانگر	۱ر
۱۵۰	مولوی منعم الدین صاحب ریڈر گورنمنٹ پریس شملہ	۱ر	۱۶۳	والدہ عبد الرحیم صاحب نوانگر	۱ر
	(ردیف ن)		۱۶۴	والدہ امانت اللہ صاحب نوانگر	۶ر
۱۵۱	منشی نذیر احمد صاحب میونسپل		۱۶۵	والدہ حبیب صاحب نوانگر	۴ر
			۱۶۶	والدہ محبوب علیصاحب نوانگر	۲ر

نمبر شمار	نام نامی	چندہ فی ماہ
۱۶۷	شیخ واجد علیصاحب نوانگر	۸ر
۱۶۸	شیخ وارث اکبر علی صاحب نوانگر	۸ر
۱۶۹	والدہ کوثر صاحب ساکن قصبہ لار	غار
۱۷۰	والدہ عبدالرؤف صاحب	عر
۱۷۱	والدہ ثناء اللہ صاحب	عر
	(ردیف ہ)	
۱۷۲	ہمشیرہ عبدالشکور صاحب نوانگری	۸ر
۱۷۳	ہمشیرہ امین اللہ صاحب نوانگری	۸ر
۱۷۴	ہمشیرہ عبدالکریم صاحب نوانگری	عر
۱۷۵	ہمشیرہ حاجی ظاہر صاحب نوانگری	عر
۱۷۶	ہمشیرہ محمد شفیع صاحب نوانگری	۴ر
۱۷۷	شیخ ہمت علی صاحب نوانگری	عر
۱۷۸	ہمشیرہ اصغر علی شاہ صاحب ساکن قصبہ لار	۴ر
	(ردیف ی)	
۱۷۹	شیخ یوسف حسن صاحب ساکن قصبہ لار	۸ر

نمبر شمار	نام نامی	چندہ فی ماہ
۱۸۰	شیخ یاد علی و عبداللہ صاحب ساکن رام نگر	۸ر
	چندہ بابت وکٹوریہ اسکالرشپ	
۱۸۱	مولوی حبیب الرحمن خانصاحب رئیس بھیکن پور ضلع علیگڑھ	صر
۱۸۲	مولوی مسیح الزمان خانصاحب رئیس شاہجہانپور	صر
	چندہ بابت تعمیر	
۱۸۳	منشی مظفر علیصاحب رئیس فیض آباد	۵ر
	آمدنی جائدادہائے موقوفہ	
۱۸۴	کرایہ بنگلہ غازیپور	۵ر
۱۸۵	آمدنی مکانات وصیتی	۲ر
۱۸۶	آمدنی دوکانہائے متعلقہ مکان مدرسہ	۴ر
۱۸۷	آمدنی بھرتپور موقوفہ مولوی	
۱۸۸	خدایار خان صاحب رئیس بریلی	۵ر
۱۸۹	آمدنی نقد وصیتی	۷ر
۱۹۰	بقیہ چندہ میزبانی جلسہ شاہجہان پور	۷ر

گوشوارہ آمد وصرف میزبانی ندوۃ العلما جلسہ ہفتم بمقام سہ پٹنہ

آمدنی		خرچ	
معین الندوہ بانکی پور بذریعہ حافظ عبدالحق صاحب	۱۰۰	چھپائی اشتہارات	۱۴
درمسجد مدرسہ	۱۹	مصارف معین الندوہ	۱۴
از خانقاہ شاہ رشید الحق صاحب	۱۰۰	تمغہ والنٹیران	۱۴
از جلسہ منگل تالاب	۱۹	لفافہ وتار وغیرہ	۱۵
از ساکنان محلہ سعین منصلات پٹنہ	۱۴	اخراجات دفتر	۱۴
از موضع وسنہ پرگنہ بہار	۱۵	سفر خرچ واغطین	۱۱
از سمستی پور	۱۴	تنخواہ ملازمین	۱۲
از موتہاری	۱۴	ضیافت طعام	۲
از بہار	۱۵	تیاری مکان جلسہ	۱۳
از مظفر پور	۱۵	فراہمی اسباب جلسہ	۱۳
از مونگیر	۱۵	ظروف وسامان روشنی وغیرہ	۱۱
معین الندوہ شہر پٹنہ	۱۴	کرایہ گاڑی وغیرہ	۱۵
آمدنی متفرق	۱۳	مصارف اسٹیشن برای استقبال	
واپسی از حاجی عبدالواحد صاحب		مہمانان	۹
بابتہ بکری اسباب	۱۱	متفرق ومصارف عام	۱۱
واپسی از منشی عبدالعزیز صاحب بابتہ بکری روغن زرد			

فہرست ان اشیا کی جو اجلاس ہفتم مین روسای پٹنہ نے عنایت کی ہین

اشیا کی فہرست دینے سے پہلے اس امر کا ظاہر کر دینا مین ضروری سمجھتا ہون کہ دوسرے دن جلسہ مین چندہ شروع ہونے کے ساتھ ہی مسلمانون مین اس قسم کا جوش پیدا ہو گیا تھا کہ انکو ترتیب اور سلسلہ کی پروا نہین رہی تھی نہ وہ اسبات کے خواہشمند تھے کہ انکے نامون کا اظہار ہو باوجودیکہ چندہ لینے والے کوشش کرتے تھے کہ نام کے ظاہر کرنے مین لوگون کو تامل ہوتا تھا بعض حضرات ایسا کرتے تھے کہ ایک پرچہ پر نام لکھکر گھڑی وغیرہ داخل کر دیتے تھے اس ہجوم مین جو فہرست لکھی جاتی تھی اسمین گھڑی کے نمبر کا دریافت کرنا دشوار تھا اسواسطے مطلقاً اسبات کا امتیاز نہین رہا کہ کون گھڑی کسکی دی ہوئی ہے مجکو سخت افسوس ہے کہ مین ایک نامکمل فہرست اسوقت پیش کر رہا ہون تاہم مینے بہت کوشش کر کے فہرست کے دو حصے کر دئے ہین ایک مین وہ چیزین درج کی ہین جنکے دینے والون کا پتہ مل گیا ہے دوسرے مین صرف وہ اشیا لکھدئے گئے ہین اور آخر مین چند حضرات کے نام بیان کر دئے گئے ہین جنھون نے عنایت فرمائے مگر یہ نہین معلوم کہ کیا چیز دی ہے امید ہے کہ ناظرین روداد مجکو معاف فرمائین گے اور اسکو مسلمانونکے جوش و خلوص کی ایک مثال سمجھین گے خدا انکو جزاے خیر عطا فرمائے جن بزرگون نے نام کیواسطے نہین دیا انکا نام نہوا لیکن ثواب مین انشا اللہ تعالے کچھ کمی نہوگی ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین۔

فہرست نمبر ۱

مولوی نصیر الدین حسین صاحب بیرسٹر ایٹ لا	مولوی فضل امام صاحب رئیس مغلپورہ پٹنہ گلیڈ
بانکی پور گھڑی جیمس میری ۱۸ کیرٹ گولڈ مع چین طلائی	مع چین قیمتی ۵
وعطردان قیمتی سارکوٹ فلالین واسکٹ ریشمی پتلون	سید محمد کلیم صاحب گھڑی نمبری ۵۰۵۰۷
فلالین	محمد عبد الغنی صاحب گھڑی قیمتی ۵
مولوی سید محبوب اشرف صاحب رئیس کنگھیاٹولہ	سید صادق حسین صاحب رئیس عرف اچھے
گھڑی کروائزر ۱۴ گولڈ قیمتی ۱۵ و شالہ کشمیری قیمتی ۱۵	صاحب رئیس کنگھیاٹولہ سرپوش چلم مع زنجیر نقرئی
شیروانی ریشمی کوٹ اسرخلے	معرفت مولوی محمد رحیم صاحب وکیل بانکی پور رکابی روپے

جوشن نقرئی ۱۶ دانہ بانک نقرئی - گنگن ۲ بھر فضیلت حسین عرف کبجو پہلوان کرتہ دھوب چھاں ۵ بھر
پیر علی صاحب ساکن پٹہ بٹن ۲ عدد ۲ بھر مع بیل بنارسی

سید یوسف حسین صاحب برادر خرد مولوی شاہ بدیع الزمان صاحب چادر جامہ وارنقلی
سید ابراہیم حسین صاحب حبیب انگشتری طلائی مولوی تقیم الدین صاحب چادر الکلاٹ گھڑی چوغہ
۱۵ ارتی حافظ محمد احسن صاحب وکیل جنا سگڑہ دوشالہ رومال شالی
مولوی سید ظہور الحق صاحب رئیس لوہیکرہ نقرئی سبزی رنگ (حافظ واجد علیصاحب عالب العلم کو دیا
نیلم نقرئی یک عصا نقرئی یک سونٹا نقرئی دو تھا اور حافظ واجد علی نے دار العلوم کو دیا)
سید آل نبی صاحب حمائل تعویذی مولوی عبدالوہاب صاحب بہاری مدرس مدرسہ انتظامیہ
مولوی محمد خلیل صاحب پھلواروی کلاہ زری کشتی رومال شالی سرخ رنگ
نواب محمد حسن خانصاحب کلاہ کامدار عبدالرشید صاحب انگشتری نقرئی نیلم
مولوی وارث حسن صاحب مدرس مدرسہ بنارس عبدالعزیز صاحب ساکن فرید پور ضلع گیا سفید انگرکھن عمامہ

فہرست نمبر ۲

مولوی شاہ منور علی صاحب مہتمم مدرسہ امدادیہ گھڑی مینا کار قیمتی ۵
دربھنگہ عمامہ انگلش لیور قیمتی ۵
مولوی غلام محمد صاحب ہوشیارپوری عمامہ گھڑی کروائز نمبری ۵۵۸۰۹
میر امتیاز علی صاحب منصف مشروحہ مروہہ گھڑی لیپیر نمبری ۲۰۴۸۱۷
چوغہ مالیدہ سبزی رنگ گھڑی مع چین نمبری ۱۷
مولوی عبدالحمید صاحب منیجر ٹریموی عبا سیاہ گھڑی ٹینٹ نمبری ۳۶۹۹۰
رنگ دبیز بیل فیور لیور نمبری ۱۱۵۹۱۴
بابو سید نظر الحق صاحب بانکی پور شیروانی سفید لولو لیور واچ نمبری ۲۰۲۴۱۱
پارچہ گھڑی نمبری ۳۸۳۶۶۸

گھڑی مع چین اینی نمبری ۵۵۵۰۰	اسٹار جنٹ راما	ایضاً نمبری ۵۳۳۹
ایضاً نمبری ۵۰۹	ایضاً	ایضاً
ایضاً نمبری ۵۵۰۰۹	ایضاً	لاکٹ چھلے ۶ عدد نقرئی
جوڑی فرد و کلان نقرئی	چھلے نقرئی ہیرے کے ۲ عدد	جھونک طلائی ۱۲ کیرٹ قیمتی
جگنو طلائی مرصع ۱۱ قیمتی	انگشتری طلائی پکھراج ۱۴ رتی	انگشتری طلائی یاقوت ۱۴ رتی
انگشتری نقرئی فیروزہ جالیدار قیمتی	انگشتری طلائی ۲ ترعہ تولہ	انگشتری سلور
انگشتری نقرئی مرزنگ کی ۲ عدد	حقہ نقرئی منقش	بٹن قمیص ساخت چین
کلاہ لیسدار	عمامہ ریشمی ۴ عدد	عمامہ مختلف کرول کے ۶ عدد
بائسکل انھوں نے خود تمام چھاپا ہے	واسکٹ	پائجامہ چارخانہ
چوغہ	اچکن اودا خط دار	اچکن کشمیرہ سرخ رنگ۔
کوٹ کشمیرہ	کوٹ چارخانہ	صدری سفید ریشم کے کام کی
پائجامہ سیاہ کشمیرہ	دلائی سفید ململ دھاری دار	کلاہ اونی
چوغہ چھینٹ	چوغہ بھاگلپوری	چوغہ خاکی پھولدار
چوغہ ساٹن خاکی	اچکن دھاریدار سیاہ	اچکن کشمیرہ سوتی سیاہ
اچکن کشمیرہ سوتی	اچکن خانہ دار دیسی	چوغہ فاختئی ساٹن
اچکن ململ سفید	کرتہ دھاریدار	کرتہ سفید
اچکن ریشمی لسٹی	کرتہ سفید	انگرکھا سفید ۲ عدد
صدری سیاہ خانہ دار	اچکن ڈھاکہ چکن	کرتہ دھاریدار
رومال تین عدد	اچکن سبز ہلپور	کوٹ جامہ وار
چوکٹھا ۳ عدد	سید محمد کریم صاحب گھڑی ساز	حافظ عبدالحی صاحب عمامہ
مولوی شاہ رحمن اللہ صاحب گھڑی نقرئی	مولوی سید امیر حسن صاحب گھڑی مع زنجیر نقرئی	

منشی نورالحسن صاحب مختار پکی گوریا پٹنہ گھڑی	اجو صاحب امیر گنج گھڑی
مع زنجیر آہنی	
فضل الرحمن صاحب بانکی پور انگوٹھی طلائی	عابد علیخانصاحب ساکن چھپرہ عمامہ انگرکہ چھتری
ظہور احمد صاحب متھرا ضلع مونگیر گھڑی	عبدالرحمن صاحب کنگسیا ٹولہ عمامہ ۲
کفایت اللہ صاحب گھڑی	چھیدی خدمتگار انگرکہ
مولوی مقیم الدین صاحب مقیم سندیلہ گھڑی	بہادر شیر صاحب گھڑی
عبدالرزاق صاحب انگشتری طلائی	عبدالشکور صاحب بی ای گھڑی
خدا بخش صاحب عطار گھڑی صدری	میر ہدایت حسین صاحب عمامہ
فصیح الدین صاحب طالب العلم گھڑی	سید محمد ابوالفتح صاحب رجسٹر ماڈرجوعہ

فہرست کتابوں کی جو سلخ ربیع الاول تک داخل کتب خانہ ہوئیں

نمبر شمار	نام کتاب	مطبوعہ یا قلمی	خریدیا وقف
	مصاحف		
۱	قرآن مجید خفی قلم یک	نولکشوری کانپور	سید خلیل احمد صاحب رئیس مانجھوٹھہ ضلع بجنور
۲	قرآن مجید ۷۰ نسخہ	استنبولی	سید عبدالغفار صاحب کشمیری
۳	قرآن مجید جلی قلم یک	مطبوعہ	مولوی ذوالرحمن صاحب رئیس پٹنہ
۴	قرآن مجید ۲ جلد	قلمی	سید محمد حمید الدین صاحب عرف لاڈلی صاحب رئیس پٹنہ
۵	قرآن مجید ۴ جلد	مطبوعہ	〃
۶	قرآن شریف مترجم یک	〃	منشی محمد رمضانصاحب ملازم گورنمنٹ پریس شملہ
۷	قرآن شریف ۳ جلد	〃	حاجی محمد کفایت اللہ صاحب ڈاکٹر قلعہ بھلوار ضلع جالندہر

نمبر شمار	نام کتاب	مطبوعہ یا قلمی	خریدیا وقف
۸	قرآن شریف مترجم یک	قلمی	حکیم شاہ سید محفوظ الحق صاحب رئیس پٹنہ
۹	قرآن شریف مطلا خوشخط	〃	مولوی سید عبدالحی صاحب زمیندار ورئیس سائن ضلع پٹنہ
	تجوید و قرأت		
۱۰	درۃ الفرید یک	〃	دفتر ندوۃ العلما
۱۱	تحفۃ الطلاب یک	مفید عام آگرہ	قاری سلیمان صاحب علوی
۱۲	احسن التجوید یک	سید المطابع کانپور	قاری جلال الدین صاحب
۱۳	زینت القاری یک	کلکتہ	شاہ مظہر حسین صاحب رئیس نوابادہ
	تفسیر		
۱۴	تفسیر ثنائی دو جلد	چشمۂ نور امرتسر	مولوی ثناء اللہ صاحب مدرس مدرسہ تائید الاسلام
۱۵	تفسیر ثنائی جلد سوم یک	ریاض ہند	〃
۱۶	معالم التنزیل یک	حیدری بمبئی	مولوی محمد یحیی مرحوم لکھنوی
۱۷	اتقان کامل	کلکتہ	〃
۱۸	ترجمان القرآن از فاتحہ تا مریم	صدیقی بھوپال	〃
۱۹	فتح البیان سورۂ بقر	〃	〃
۲۰	تفسیر القرآن للہمائی کامل	مصر	مولوی سید عبدالغنی صاحب بہاری
۲۱	الخازن و بر حاشیہ مدارک جلد ۴	〃	خواجہ عبدالقادر صاحب فاروقی مددگار صدر محاسب سرکار نظام
۲۲	اکسیر اعظم جلد اول و ثانی	احتشامی مرزا پور	مولوی یحیی مرحوم لکھنوی
۲۳	فتح البیان کامل	مصر	〃

نمبر شمار	نام کتاب	مطبوعہ یا قلمی	خریدیا وہ
۲۴	بیضاوی سورہ بقرہ یک	مطبوعہ	شاہ مظہر حسین صاحب رئیس نوابادہ ضلع پٹنہ
۲۵	کشاف اول وثانی	کلکتہ	حاجی نجیب اللہ صاحب
۲۶	تفسیر نیشاپوری کامل	طہران	مولوی سید عبدالغنی صاحب بہاری
۲۷	تفسیر قلمی از نصف تا آخر پارہ (۱۶)	قلمی	مولوی شاہ تجمل حسین صاحب
۲۸	تفسیر صوفیہ	مطبوعہ	حکیم شاہ محفوظ الحق صاحب رئیس پٹنہ
۲۹	تفسیر عزیزی از اول تا قص	مطبوعہ	مولوی شاہ نذر الرحمن صاحب رئیس پٹنہ
۳۰	تفسیر سورۂ یوسف خرد	قلمی	〃
۳۱	چند سورہ از تفسیر سواطع الالہام ۲ جلد	〃	〃
۳۲	تفسیر احمدی از کار رفتہ	〃	〃
۳۳	تفسیر سورۂ اعراف بومسیدہ	〃	〃
۳۴	مقحمات الاقران فی مبہمات القرآن یک	مصر	سید عبدالغنی صاحب بہاری
	حدیث		
۳۵	صحیح مسلم کامل	انصاری دہلی	فرزندان حافظ شوکت علیصاحب مرحوم رئیس پیلی بھیت
۳۶	بخاری شریف ۴ جلد	مصری	شاہ مظہر حسین صاحب رئیس نوابادہ ضلع پٹنہ
۳۷	سنن ابی داؤد کامل	نولکشوری	فرزندان حافظ شوکت علیصاحب مرحوم
۳۸	جامع ترمذی	مجتبائی دہلی	〃
۳۹	شرح شمائل ترمذی	مصر	مولوی سید عبدالغنی صاحب بہاری
۴۰	تسہیل القاری اردو ۶ جلد	صدیقی لاہور	حافظ دوست محمد صاحب تاجر کتب پٹنہ

نمبر شمار	نام کتاب	مطبوعہ یا قلمی	خریدا یا وقف
۴۱	سنن ابن ماجہ	فاروقی دہلی	فرزندان حافظ شوکت علی صاحب مرحوم پیلی بھیت
۴۲	بخاری شریف کامل	مصر	فرزندان حافظ شوکت علی صاحب مرحوم
۴۳	نسائی شریف	〃	〃
۴۴	مشکوۃ شریف کامل	قلمی	قاضی علی احمد صاحب بدایونی
۴۵	مجموعۂ رسائل ثمانیہ للسیوطی یک	محمدی لاہور	مولوی محمد ادریس صاحب نگرامی
	مجموعۂ رسائل عشرہ	〃	〃
	سیوطی ۲ نسخہ		
۴۷	مجموعۂ رسائل اثنا عشر للسیوطی ۲ نسخہ	〃	〃
۴۸	جامع ترمذی معہ شمائل ترمذی	اصح المطابع	حافظ قطب الدین احمد صاحب
۴۹	کواکب دریہ	سید المطابع مرادآباد	عالمگیر محمد خانصاحب بھوپال
۵۰	مشکوۃ المصابیح	مجتبائی دہلی	〃
۵۱	سنن ابن ماجہ	فاروقی دہلی	〃
۵۲	سنن نسائی مع الشرح	نظامی	〃
۵۳	سراج المنیر شرح جامع صغیر	مصر	حاجی نجیب اللہ صاحب
۵۴	حصن حصین	نظامی	مولوی یحیی صاحب مرحوم لکھنوی
۵۵	سنن ابی داؤد	مجتبائی دہلی	حاجی نجیب اللہ صاحب
۵۶	مواہب لدنیہ	مصر	〃
۵۷	فتح المبین شرح اربعین	〃	مولوی سید عبد الغنی صاحب بہاری
۵۸	شرح شمائل ترمذی	〃	〃

نمبر شمار	نام کتاب	مطبوعہ یا قلمی	خریدیا وقف
۵۹	مشکوۃ شریف	قلمی	مولوی شاہ تجمل حسین صاحب
۶۰	موطا امام مالک رح	مطبوعہ	سید محمد حمید الدین عرف لاڈلے صاحب رئیس پٹنہ
۶۱	احادیث النبوۃ	〃	〃
۶۲	موطا امام محمد رح ۵ نسخہ	مطبع یوسفی لکھنؤ	دفتر دار العلوم
۶۳	کنز العمال ۷ جلد	دائرۃ المعارف حیدرآباد دکن	دائرۃ المعارف النظامیہ حیدرآباد دکن
۶۴	المقتصر من المختصر من مشکل الآثار یک	〃	〃
۶۵	جوہر النقی فی الرد علی البیہقی دو جلد	〃	〃
	اسماء الرجال		
۶۶	الرحمۃ الغیثیہ	مصر	نواب علی حسن خانصاحب رئیس بھوپال
۶۷	خلاصۃ التذہیب تہذیب الکمال یک	〃	〃
۶۸	اسد الغابۃ ۵ جلد	〃	مولوی سید عبد الغنی صاحب بہاری
۶۹	تجرید اسد الغابۃ ۲ جلد	دائرۃ المعارف	دائرۃ المعارف النظامیہ حیدرآباد دکن
	فقہ		
۷۰	طحطاوی شرح مراقی الفلاح	مصر	دفتر ندوۃ العلما
۷۱	فرائض شریفیہ	قلمی	مولوی نذر الرحمن صاحب رئیس پٹنہ
۷۲	سراجیہ	〃	〃
۷۳	ہدایۃ اخیرین از اول تا حص وکرم خورد	〃	〃

نمبر شمار	نام کتاب	مطبوعہ یا قلمی	خریدیا وقف
۸۴	فتاوی سراجیہ کرم خوردہ	قلمی	مولوی نذرالرحمن صاحب رئیس پٹنہ
۸۵	شرح قدوری کرم خوردہ ناتمام	〃	〃
۸۶	سراج الشریعت	〃	〃
۸۷	کتاب القصاص	〃	〃
۸۸	رسالہ در اوقاف	〃	〃
۸۹	کتاب البیر	انوار محمدی لکھنؤ	قاضی علی احمد بدایونی
۹۰	رویۃ الہلال	〃	〃
۹۱	ہدایہ اولین	مصطفائی	حکیم عبدالولی صاحب لکھنوی
۹۲	الوجیز فقہ شافعی ہر دو حصہ	مصر	حاجی نجیب اللہ صاحب
۹۳	برہان القاضی	انوار محمدی	قاضی علی احمد صاحب
۹۴	الحجام الصادع عن فن الضاد	حنفی پٹنہ	مولوی احمد رضا خانصاحب بریلوی
۹۵	شرح وقایہ	قلمی	قاضی علی احمد صاحب بدایونی
۹۶	فتوی علمای اسلام در باب قتل ۲ نسخہ	مطبع دخانی	خان بہادر برکت علی خان صاحب دبیر اعظم انجمن اسلامیہ پنجاب
۹۷	طحطاوی حاشیہ درمختار ۲ جلد	استنبول	نواب عالمگیر محمد خانصاحب رئیس بھوپال
۹۸	رحلت الصدیق	علوی	مولوی محمد یحیی مرحوم لکھنوی
۹۹	جامع الآثار	حسن المطابع پٹنہ	حکیم ظہیر احسن صاحب شوق نیموی
۱۰۰	فتاوی ہندیہ برحاشیہ قاضی خان وبزازیہ	مصر	مولوی سید عبدالغنی صاحب بہاری
۱۰۱	ذخیرۃ العقبی	مطبوعہ	مولوی نذرالرحمن صاحب رئیس پٹنہ

نمبر	نام کتاب	مطبوعہ یا قلمی	خریدیا وقف
۹۳	فتاوی عالمگیری جلد رابع کرم خوردہ	قلمی	مولوی نذر الرحمن صاحب رئیس پٹنہ
۹۳	زاد الآخرۃ کچھ بیکار باقی کرم خوردہ	مطبوعہ	〃
۹۴	خلاصہ کرم خوردہ	قلمی	〃
۹۵	رسالہ در فقہی	〃	〃
۹۶	فتاوی عالمگیری فارسی کرم خوردہ	کلکتہ	〃
۹۵	ترجمہ ہدایہ ناقص و تمام کرم خوردہ جلد دوم یک سوم ۲ نسخہ - چہارم ۲ نسخہ	〃	〃
۹۸	شرح وقایہ مع عمدۃ الرعایۃ	اصح المطابع لکھنؤ	شاہ مظہر حسین صاحب رئیس نوابادہ ضلع پٹنہ
۹۹	قدوری یک	ہاشمی میرٹھ	〃
۱۰۰	سراجی یک	نظامی	〃
۱۰۱	شرح وقایہ	قلمی	مولوی عبد القادر صاحب مالک مطبع احسن المطابع پٹنہ
۱۰۲	ہدایہ جلد ثالث	قلمی	مولوی شاہ تجمل حسین صاحب بہاری
۱۰۳	شرح وقایہ اولین	کلکتہ	〃
۱۰۴	جامع عباسی فقہ شیعہ	مطبوعہ قدیم	سید محمد حمید الدین صاحب عرف لاڈلے صاحب رئیس پٹنہ
۱۰۵	احسن المسائل	مطبوعہ	〃
۱۰۶	فقہ احمدی	〃	مولوی ابو الخیر محمد انوار حسین صاحب محمدی
۱۰۷	المجلہ	مصر	مولوی سید عبد الغنی صاحب بہاری

نمبر شمار	نام کتاب	مطبوعہ یا قلمی	خریدیا وقف
۱۰۸	شرح وقایہ	مطبوعہ کلکتہ	مولوی سید عبد الغنی صاحب بہاری
۱۰۹	بحر الرائق ۸ جلد	مصر	〃
۱۱۰	ردالمحتار مع تکملہ	〃	〃
۱۱۱	الاشباہ والنظائر	〃	〃
۱۱۲	ملتقی الابحر	استنبول	دفتر دار العلوم
	اصول فقہ		
۱۱۳	توضیح وتلویح	نولکشوری	مولوی سید عبد الواجد صاحب ساکن تہرا
۱۱۴	تلویح	قلمی	قاضی علی محمد واحد شاہ صاحب بدایونی
۱۱۵	نور الانوار	علوی	مولوی محمد یحیی صاحب مرحوم لکھنوی
۱۱۶	نور الانوار مع قمر الاقمار یک	مطبوعہ	مولوی شاہ تجمل حسین صاحب بہاری
۱۱۷	نور الانوار کرم خوردہ	قلمی	مولوی نذر الرحمن صاحب رئیس پٹنہ
۱۱۸	دائرۃ الوصول الی علم الاصول	〃	〃
۱	مقدمات اربعہ تلویح	〃	〃
۱۱۹	نور الانوار مع قمر الاقمار	یوسفی لکھنؤ	شاہ مظہر حسین صاحب رئیس نوابادہ
۱۲۰	نور الانوار	علوی	سید محمد حمید الدین صاحب عرف لاڈلی رئیس پٹنہ
۱۲۱	مرآۃ الاصول	استنبول	مولوی سید عبد الغنی صاحب بہاری
	کلام		
۱۲۲	بغیۃ الرائد فی شرح العقائد	علوی	مولوی محمد یحیی صاحب مرحوم لکھنوی
۱۲۳	قطف الثمر	نظامی	

نمبر	نام کتاب	مطبوعہ یا قلمی	خرید یا وقف
۱۲۵	کتاب المسامرہ	مصر	حاجی نجیب اللہ صاحب
۱۲۶	الدین الخالص	صدیقی بھوپال	مولوی ابوالخیر محمد انوار حسین صاحب محمدی
۱۲۷	صواعق محرقہ	مصر	مولوی عبدالغنی صاحب بنارس
۱۲۸	الیواقیت والجواہر	〃	〃
۱۲۹	مجموعہ تحفۃ الفلاسفہ	〃	〃
۱۳۰	تحفۃ الاخلاف فی عصمت الانبیاء	مطبوعہ ہند و تان	〃
۱۳۱	شرح مواقف از موقف ۲ تا ۳ کرم خوردہ	قلمی	مولوی نذر الرحمن صاحب رئیس پٹنہ
۱۳۲	شرح عقائد نسفی از اول تا قص	〃	سید حمید الدین عرف لالے صاحب رئیس پٹنہ
۱۳۳	رسائل تسعہ سیوطی		
	تنزیہ الانبیاء عن نسبتہ الاغبیاء ایک	دائرۃ المعارف النظامیہ	دائرۃ المعارف النظامیہ حیدرآباد دکن
	المقامۃ السندسیہ ۲ نسخہ		
	البرزخ المنیفۃ فی الآباء الشریفہ		
	مسالک الحنفا فی والد المصطفےٰ		
	انتباہ الازکیاء فی حیاۃ الانبیاء		
	تبییض الصحیفہ فی مناقب الامام ابی حنیفہ		
	السبل الجلیہ فی الآباء العلیہ		
	التعظیم والمنہ فی ان ابوی رسول اللہ فی الجنۃ		
	۴ تصوف و اخلاق		
۱۳۴	شکر ۳ نسخہ	لشکر گوالیار	مولوی تراب علی صاحب
۱۳۵	صبر ۲ نسخہ	ابوالعلائی آگرہ	مولوی تراب علی صاحب پروفیسر شکر کالج گوالیار

نمبر	نام کتاب	مطبوعہ یا قلمی	خریدا وقف
۱۳۶	تسبیح ۱۰ نسخہ	انوری آگرہ	مولوی تراب علیصاحب بدولت فیض کالج لشکر گوالیار
۱۳۷	تسبیح ۲ نسخہ	نجم المطابع کانپور	〃
۱۳۸	توکل ۳ نسخہ	ابوالعلائی آگرہ	〃
۱۳۹	استغفار تراب	رضوی دہلی	〃
۱۴۰	دعوات القرآن	انوری آگرہ	〃
۱۴۱	دعوات القرآن	〃	〃
۱۴۲	بستان فقہ ابواللیث	قلمی	مولوی محمد ادریس صاحب نگرامی
۱۴۳	فوائد الفواد	مسلم پریس جھجھر	نواب عالمگیر محمد خاصاحب رئیس بھوپال
۱۴۴	رسائل اربعہ یک	صدیقی بھوپال	〃
۱۴۵	فوائد السالکین	دہلی پنچ لاہور	〃
۱۴۶	احیاء العلوم	نولکشوری قدیم	〃
۱۴۷	کتاب الطہارۃ فی تہذیب الاخلاق یک	علوی	مولوی محمد یحیی صاحب مرحوم لکھنوی
۱۴۸	رسالۂ امام مالک یک	مصر	〃
۱۴۹	تاج العروس فی تہذیب النفوس یک	مصر	مولوی سید عبدالغنی صاحب بہاری
۱۵۰	الفتح الربانی	〃	〃
۱۵۱	نقد النصوص	بمبئی	〃
۱۵۲	مبشر الاخلاق یک	مطبوعہ	سید محمد حمید الدین عرف لاڈلے صاحب رئیس پٹنہ
۱۵۳	اخلاق محسنی یک	مطبوعہ نولکشور	سید علی ظفر صاحب رئیس پٹنہ
۱۵۴	نزہۃ الروح یک کرم خوردہ	قلمی	مولوی نذر الرحمن صاحب رئیس پٹنہ
۱۵۵	مفرح السعادۃ یک	مصر	مولوی سید عبدالغنی صاحب بہاری

نمبر شمار	نام کتاب	مطبوعہ یا قلمی	خریدیا وقف
۵۶	مطالب رشیدی یک	نولکشوری	مولوی ابوالخیر محمد انوار حسین صاحب محمدی
۵۷	احسن الحکایات یک	مطبع منشی طفیل احمد صاحب بہاری	شاہ مظہر حسین صاحب رئیس نوابادہ ضلع پٹنہ
۵۸	اخلاق محسنی یک	منشی گلاب سنگھ لکھنؤ	〃
۵۹	تہذیب الانسان ۵ نسخہ	محمدی لاہور	حافظ دوست محمد صاحب تاجر کتب پٹنہ
۶۰	زبدۃ النصایح	〃	〃
۶۱	سعادت دارین فی اطاعۃ الوالدین ۵ نسخہ	مطبع منشی ظہور الحق صاحب بہاری	〃
	مواعظ		
۶۲	مجموعہ خطب یک	صدیقی بھوپال	مولوی محمد یحیی صاحب مرحوم لکھنوی
۶۳	محی القلوب کرم خوردہ ۱۵ نسخہ یک	قلمی	مولوی نذر الرحمن صاحب رئیس پٹنہ
۶۴	ترجمہ بلوہر	حیدرآباد دکن	مولوی سید عبد الغنی صاحب بہاری
۶۵	زواجر ہندی		سید حمید الدین عرف لاڈلے صاحب رئیس پٹنہ
۶۶	تنبیہات وغیرہ	قلمی	مولوی نذر الرحمن صاحب رئیس پٹنہ
۶۷	ہزار پند سودمند یک	مطبع منشی ظہور الحق صاحب بہاری	شاہ مظہر حسین صاحب رئیس نوابادہ ضلع پٹنہ
	اعمال و اشغال و اوراد		

نمبر	نام کتاب	مطبوعہ یا قلمی	خریدیا وقف
۱۶۸	مجموعۂ مناجات ۲ نسخہ	کریمی بمبئی	مولوی حکیم شیخ غلام محی الدین صاحب حنفی القادری سکرٹری انجمن تبلیغ الاسلام
۱۶۹	تسبیح ورد تراب ۱ نسخہ	انوری آگرہ	مولوی محمد تراب علیہ صاحب
۱۷۰	دعوات القرآن	〃	〃
۱۷۱	انوار ثلثہ ۱ نسخہ	انوار محمدی لکھنؤ	قاضی علی احمد عرف محمد اللہ شاہ صاحب رئیس بدایونی
۱۷۲	تحیت دعوت ۱ نسخہ	〃	〃
۱۷۳	لمعۃ الانوار فی بیان الاذکار والاوراد	اصح المطابع لکھنؤ	شاہ مہدی عطا مرحوم سلونی
۱۷۴	شفاء الاسقام ۲ جلد	علوی	مولوی نذر الرحمن صاحب رئیس پٹنہ
۱۷۵	دلائل الخیرات وکبریت احمر مع خورد	مطبوعہ کلکتہ	〃
۱۷۶	شفاء الاسقام	علوی	سید محمد حمید الدین صاحب عرف لاڈلے صاحب رئیس پٹنہ
۱۷۷	تحفۂ کاملہ اوراد شیعہ	قلمی	〃
۱۷۸	مجموعۂ ورد اکبر دلائل الخیرات	مطبوعہ	مولوی ابو الخیر محمد انوار حسین صاحب محمدی
۱۷۹	جواہر القرآن	نظامی	〃
۱۸۰	رسالۂ ادعیات	قلمی	مولوی نذر الرحمن صاحب رئیس پٹنہ
	تاریخ و سیر		
۱۸۱	تاریخ تراب ۱۲ نسخہ	عالیجاہ لشکر گوالیار	مولوی تراب علی صاحب پروفیسر کالج لشکر
۱۸۲	تمدن عرب	مفید عام آگرہ	معین الندوہ میرٹھ
۱۸۳	سیرۃ النبی ۳ نسخہ	وکٹوریا پریس بدایوں	مولوی طفیل الدین صاحب رئیس بدایوں

نمبر شمار	نام کتاب	مطبوعہ یا قلمی	خریدیا وقف
۱۸۴	باقیات الصالحات ۳ نسخہ	روہیلکھنڈ فرینڈ	مولوی طفیل الدین صاحب رئیس مین پوری
۱۸۵	رفع الوسوسۃ والاحتمال	نامی لکھنؤ	مولوی محمد ادریس صاحب نگرامی
۱۸۶	تاریخ الخلفا	مصر	دفتر ندوہ
	〃	مجتبائی	ہدیہ کتاب انتخاب کیواسطے روی کردی گئی
۱۸۷	آثار محشر	نظامیہ حیدرآباد	نواب عالمگیر محمد تانصاحب
۱۸۸	اکبرنامہ ہر سہ جلد	نولکشوری	〃
۱۸۹	مناقب الابرار	مفید عام آگرہ	〃
۱۱۹۰	وسیلۃ النجاۃ یک	گلشن فیض لکھنؤ	〃
۱۹۱	بشارت محمدی یک	حسینی اثنا عشری لکھنؤ	مولوی یحیی مرحوم لکھنوی
۱۹۲	اتحاف النبلا فی مآثر الفقہا	نظامی	〃
۱۹۳	نفح الطیب فی اندس الرطیب وعلی ہامشہا		
۱۹۴	مروج الذہب ۴ جلد	مصر	مولوی عبدالغنی صاحب بہادی
۱۹۵	تاریخ ابن خلدون ۷ جلد	مصر	〃
۱۹۶	تاریخ تیموری یک	〃	〃
۱۹۷	مونس فی اخبار تونس یک	تونس	〃
۱۹۸	فتوحات الاسلامیہ یک	مکہ معظمہ	〃
۱۹۹	سیاحۃ المعارف یک	بیروت	〃
۲۰۰	خیرات الحسان فی مناقب النعمان	مصر	〃
	اعلام الناس بما وقع للبرامکۃ مع		

نمبر شمار	نام کتاب	مطبوعہ یا قلمی	خرید یا وقف
۲۰۲	نبی العباس یک	مصر	مولوی عبدالغنی صاحب بہاری
۲۰۳	معارج النبوۃ یک	نولکشوری	سید حمید الدین عرف لاڈلے صاحب رئیس پٹنہ
۲۰۴	شاہ نامہ اردو یک	〃	〃
۲۰۵	مدارج النبوۃ یک	〃	〃
۲۰۶	فتوح الشام	مطبوعہ	مولوی ابوالخیر محمد انوار حسین صاحب محمدی
۲۰۷	فتوحات یکہ جلد ثانی و ثالث و رابع کرم خوردہ	مصر	مولوی نذر الرحمن صاحب رئیس پٹنہ
۲۰۸	رسالہ در تاریخ کرم خوردہ	قلمی	〃
۲۰۹	تاریخ ملوک الارض یک	کلکتہ	〃
۲۱۰	رسالہ شق القمر کرم خوردہ یک	قلمی	〃
۲۱۱	سرور المحزون از کار رفتہ	مطبوعہ	〃
۲۱۲	کتاب الشفا یک	قلمی	〃
۲۱۳	ابن بطوطہ دو جلد	مصر	مولوی سید عبدالغنی صاحب بہاری
۲۱۴	خلاصۃ الوفا تاریخ دار المصطفےٰ یک	〃	〃
۲۱۵	اتحاف	قلمی	مولوی نذر الرحمن صاحب
۲۱۶	مسیر طالبی	〃	〃
	مناظرۂ فرق		
۲۱۷	پچاس مذہبی سوالات کی جوابات یک	مفید عام لاہور	عزیز الرحمن صاحب برادر حبیب الرحمٰن فیاضپوری کلکتہ
۲۱۸	اثبات الحق یک	نولکشوری	مولوی سید محی الدین صاحب جسٹس

نمبر	نام کتاب	مطبوعہ یا قلمی	خریدیا وقف
			ہائی کورٹ سرکار دکن
۲۹۱	قرۃ العینین	مجتبائی	دفتر ندوہ
۲۰	حق التحقیق یک	چرچ مشن الہ آباد	قاضی عبدالوحید طالب علم دارالعلوم ندوہ
۲۲۱	مراسلات مذہبی یک	ہامی پریس کانپور	مولوی محمد علیصاحب ناظم ندوۃ العلما
۲۲۲	پیغام محمدی یک	〃	〃
۲۲۳	دفع التلبیسات یک	〃	〃
۲۲۴	صواعق محرقہ یک	مصر	مولوی سید عبدالغنی صاحب بہاری
۲۲۵	میزان الموازین یک	قسطنطنیہ	〃
۲۲۶	سرکوب بدعت یک	مطبوعہ	سید حمیدالدین صاحب عرف لاڈلے
۲۲۷	منتہی الکلام یک	〃	مولوی نذرالرحمن صاحب
۲۲۸	براہین ساطعہ ترجمہ صواعق از اول		
۲۲۹	اکرم خوردہ و آخر ناتمام یک	قلمی	〃
۲۳۰	امداد المسلمین یک	مطبوعہ	حافظ دوست محمد صاحب تاجر کتب پٹنہ
۲۳۱	امداد الغوی یک	〃	〃
	فن مناظرہ		
۲۳۲	مبادی المناظرہ حصہ اول	کشور ہند میرٹھ	مولوی محمد تراب علی صاحب گوالیاری
	منطق		
۲۳۳	بدیع المیزان یک	قلمی	قاضی علی احمد صاحب بدایونی
۲۳۴	شرح سلم ملاحسن یک	نظامی	حکیم عبدالولی صاحب لکھنوی
۲۳۵	مجموعہ شمسیہ	قلمی	مولوی نذرالرحمن صاحب رئیس پٹنہ

نمبر شمار	نام کتاب	مطبوعہ یا قلمی	خریدیا وقف
۲۴۷	مجموعہ شرح تہذیب یک	مطبوعہ	مولوی نذر الرحمن صاحب رئیس پٹنہ
۲۴۸	قطبی کرم خوردہ یک	قلمی	〃
۲۴۹	شرح تہذیب از کار رفتہ یک	〃	〃
۲۵۰	میزان منطق از کار رفتہ یک	〃	〃
۲۵۱	قطبی یک	نولکشوری	شاہ مظہر حسین صاحب
۲۵۲	تحفۂ شاہجہانی	نظامی	〃
۲۵۳	تہذیب یک	قلمی	مولوی نذر الرحمن صاحب
۲۵۴	حواشی میر زاہد رسالہ از کار رفتہ یک	〃	〃
۲۵۵	میر قطبی یک	مطبوعہ	سید حمید الدین صاحب عرف لاڈلے صاحب
۲۵۶	تجوید منطق یک	مطبوعہ	سید حمید الدین صاحب عرف لاڈلے صاحب
۲۵۷	مرقات یک	〃	〃
۲۵۸	قال اقول یک	〃	مولوی شاہ تجمل حسین صاحب بہاری
۲۵۹	شرح سلم ملا حسن یک	〃	〃
۲۶۰	قال اقول یک	〃	حکیم شاہ سید محفوظ الحق صاحب ساکن پٹنہ
۲۶۱	مختصر المیزان یک	مطبوعہ	سید علی مظفر صاحب رئیس پٹنہ
	حکمت		
۲۶۲	تصریح فی شرح التشریح یک	جعفری	سید خلیل احمد صاحب رئیس نتھور ضلع بجنور
۲۶۳	مناظرہ ترابیہ یک	ضیائی میرٹھ	مولوی تراب علی صاحب پروفیسر گورنمنٹ کالج
۲۶۴	صدر ایک	علوی	حکیم عبد الولی صاحب لکھنوی
۲۶۵	اشارات یک	مطبوعہ	سید حمید الدین صاحب لاڈلے

نمبر شمار	نام کتاب	مطبوعہ یا قلمی	خریدا یا وقف
۲۶۶	میبذی یک	مطبوعہ	سید علی ظفر صاحب رئیس پٹنہ
۲۶۷	باب الفتوح فی معرفت احوال الروح	مصر	مولوی سید عبد الغنی صاحب بہاری
۲۶۸	رسالہ میر فخر السماکی بر شرح میبذی		
۲۶۹	از اول ناقص یک	قلمی	مولوی سید نذر الرحمن صاحب
۲۷۰	ہدیہ سعیدیہ ۵ نسخہ	مطبع یوسفی لکھنؤ	دفتر دار العلوم
۲۷۱	شرح تجرید ناتمام یک	قلمی	〃
۲۷۲	تشریح الافلاک از کارر رفتہ (شامل حساب) یک	〃	مولوی نذر الرحمن صاحب پٹنوی
	حساب		
۲۷۳	خلاصۃ الحساب	محمدی لکھنؤ	سید خلیل احمد صاحب نہٹوری
۲۷۴	دستور العمل یک	قلمی	قاضی علی احمد صاحب بدایونی
۲۷۵	علم حساب مصنفہ بے گھوش یک	کلکتہ	دفتر دار العلوم
۲۷۶	خلاصۃ الحساب کرم خوردہ یک	قلمی	مولوی نذر الرحمن صاحب
۲۷۷	تحریر اقلیدس یک	〃	〃
۲۷۸	**طب**		
۲۷۹	تسخیر طیب یک	صبح بدایون	قاضی علی احمد صاحب بدایونی
۲۸۰	مجموعۂ طب بید سنگر یک	نظامی کانپور	نواب عالمگیر محمد خانصاحب
۲۸۱	رسالہ غذا یک	قلمی	〃
۲۸۲	دستور العلاج یک	نولکشوری	〃
۲۸۳	قانون عترت یک	〃	〃
۲۸۴	زینت الخیل یک	〃	〃

نمبر شمار	نام کتاب	مطبوعہ یا قلمی	خریدیا وقف
۲۷۲	فرہنگ آنگلین یک	نولکشوری	نواب عالمگیر محمد خانصاحب
۲۷۳	کامل الصناعہ یک	محمدی واحمدی	〃
۲۷۴	زینت الحمیل فی بیان الخیل والفیل یک	نظامی کانپور	〃
۲۷۵	ذخیرۂ خوارزم شاہی	نولکشوری	〃
۲۷۶	طب اکبر فارسی یک	قلمی	سید حمید الدین صاحب لاڈلے
	صرف		
۲۷۷	مجموعۂ میزان ومنشعب یک	نظامی	منشی محمد اسحاق صاحب گرداور قانونگوئی تحصیل گنگاپور ضلع بنارس
۲۸۸	پنج گنج زبدہ یک	〃	〃
۲۸۹	دستور المبتدی یک	〃	〃
۲۸۰	صرف میر یک	〃	〃
۲۸۱	فصول اکبری یک	〃	〃
۲۸۲	فصول احمدی یک	خلیلی آرہ	دفتر ندوۃ العلما
۲۸۳	مجموعۂ میزان الصرف	مطبوعہ	مولوی شاہ تجمل حسین صاحب بہاری
۲۸۴	مجموعۂ فصول اکبری یک	〃	حکیم شاہ سید مخفوظ الحق صاحب
۲۸۵	صرف میر یک	〃	〃
۲۸۶	پنج گنج زبدہ	〃	〃
۲۸۷	میزان الصرف یک	〃	〃
۲۸۸	مجموعۂ فصول اکبری یک	رزاقی کانپور	شاہ مظہر حسین صاحب
۲۸۹	بدایۃ الصرف ۱۰ نسخہ	احسن المطابع پٹنہ	〃

نمبر	نام کتاب	مطبوعہ یا قلمی	خرید یا وقف
۲۹۰	دستور المبتدی	احسن المطابع پٹنہ	حکیم شاہ محفوظ الحق صاحب
۲۹۱	مجموعہ میزان الصرف یک	مطبوعہ	سید حمید الدین صاحب
۲۹۲	فصول اکبری یک	قلمی	مولوی مذر الرحمن صاحب
۲۹۳	ترجمہ شافیہ یک	〃	〃
۲۹۴	شرح مرح الارواح پارینہ یک	〃	〃
۲۹۵	میزان از کار رفتہ یک	〃	〃
۲۹۶	منشعب یک	〃	〃
۲۹۷	رسالہ در صرف یک	〃	〃
۲۹۸	مراح الارواح ناتمام یک	〃	〃
۲۹۹	میزان و منشعب ناتمام یک	〃	〃
۳۰۰	لوح فصول اکبری دو ورق	مصطفائی	مولوی مذر الرحمن صاحب پٹنوی
۳۰۱	شرح مراح الارواح یک	قلمی	قاضی علی احمد صاحب بدایونی
	نحو		
۳۰۲	شرح مائۃ عامل یک	نجفبائی دہلی	سید خلیل احمد صاحب رئیس نٹھور ضلع بجنور
۳۰۳	شرح ملا جامی یک	نولکشوری	منشی محمد اسحاق صاحب گرداور قانونگو
۳۰۴	نحو میر یک	〃	〃
۳۰۵	شرح مائۃ عامل یک	〃	〃
۳۰۶	ہدایۃ النحو یک	〃	〃
۳۰۷	مصباح یک	نجم العلوم لکھنو	〃
۳۰۸	حاشیہ عبد الرحمن بر ملا جامی	قلمی	قاضی علی احمد صاحب بدایونی

نمبر	نام کتاب	مطبوعہ یا قلمی	خریدیا وقف
۳۲۲	تصریح شرح توضیح الفیہ ہر دو جلد	مصر	دفتر ندوۃ العلما
۳۲۳	خزانۃ الادب ہر چہار جلد	〃	〃
۳۲۴	جامع العوض شرح کافیہ	قلمی	مولوی محمد یحیی مرحوم لکھنوی
۳۲۵	کافیہ	نولکشوری	محمد احمد صاحب
۳۲۶	مجموعۂ نحو میر	〃	〃
۳۲۷	شرح مائۃ عامل	مطبوعہ	مولوی شاہ تجمل حسین صاحب بہاری
۳۲۸	مجموعۂ نحو میر رزاقی یک	رزاقی کانپور	شاہ مظہر حسین صاحب رئیس نو آبادہ ضلع پٹنہ
۳۲۹	ہدایۃ النحو	قیومی کانپور	〃
۳۳۰	کافیہ	اصح المطابع لکھنؤ	〃
۳۳۱	شرح جامی یک	نولکشوری	〃
۳۳۲	شرح مائۃ عامل یک	رزاقی کانپور	〃
۳۳۳	شرح ملا جامی یک	مطبوعۂ کلکتہ	مولوی شاہ تجمل حسین صاحب بہاری
۳۳۴	مجموعۂ کافیہ و ہدایۃ النحو و میزان و		
۳۳۵	منشعب یک	مطبوعۂ کلکتہ	مولوی شاہ تجمل حسین صاحب
۳۳۶	مجموعۂ نحو میر و شرح مائۃ عامل و قواعد		
۳۳۷	حمیدیہ و کافیہ یک مجلد	مطبوعہ	سید علی صاحب رئیس پٹنہ ظفر
۳۳۸	کاشف الظلام و ضوء المصباح		
	یک مجلد	〃	〃
۳۳۹	مجموعۂ نحو میر	〃	حکیم شاہ محفوظ الحق صاحب
۳۴۰	نحو میر	قلمی	مولوی نذر الرحمن صاحب

نمبر	نام کتاب	مطبوعہ یا قلمی	خریدیا وقف
۳۴۱	ہدایۃ النحو کرم خوردہ یک	قلمی	مولوی نذر الرحمن صاحب پٹنوی
۳۴۲	مصباح کرم خوردہ یک	〃	〃
۳۴۳	شرح مائۃ عامل کرم خوردہ یک	〃	〃
۳۴۴	شرح ملا جامی کرم خوردہ ۲ نسخہ	〃	〃
۳۴۵	ضوء مصباح کرم خوردہ	〃	〃
۳۴۶	شرح مائۃ عبد الرسول یک	〃	〃
۳۴۷	تقریب النحو	مطبوعہ آگرہ	〃
۳۴۸	کافیہ یک	قلمی	
۳۴۹	مغنی اللبیب یک	مصر	مولوی سید عبد الغنی صاحب بہاری
	معانی و بیان		
۳۵۰	کشف المعما یک	مفید عام آگرہ	مولوی محمد تراب علی صاحب پروفیسر شکر کالج گوالیار
۳۵۱	مختصر المعانی یک	استنبول	مولوی سید عبد الغنی صاحب بہاری
۳۵۲	متن تلخیص المعانی یک	〃	〃
۳۵۳	مختصر معانی از اول و آخر کرم خوردہ یک	کلکتہ	مولوی نذر الرحمن صاحب
۳۵۴	حل ابیات مفتاح از کار رفتہ یک	〃	〃
۳۵۵	مطول یک	علوی	〃
۳۵۶	حاشیۂ مطول از کار رفتہ یک	قلمی	〃
۳۵۷	مختصر المعانی یک	رزاقی کانپور	شاہ مظہر حسین صاحب رئیس نوابادہ ضلع بستی
	ادب و مسامرات		

نمبر شمار	نام کتاب	مطبوعہ یا قلمی	خریدہ یا وقف
۳۴۴	اخوان الصفا یک	انتظامی کانپور	دفتر دوۃ العلما
۳۴۴	مفتاح الادب ہر سہ حصہ	مفید عام آگرہ	〃
۳۴۵	تدریب الطلاب یک	〃	〃
۳۴۶	درایۃ الادب ہر دو حصہ	〃	〃
۳۴۷	سلم الادب	〃	〃
۳۴۸	مقامات حمیدی یک	نولکشوری	
۳۴۹	خزینۃ الامثال للمیدانی کامل یک	مصر	مولوی سید عبد الغنی صاحب بہاری
۳۵۰	شرح شافی شرح مقامات حریری ۲ جلد جلید	〃	〃
۳۵۱	فقہ اللغۃ للثعالبی یک	〃	〃
۳۵۲	الفاظ الکتابیہ یک	〃	〃
۳۵۳	مقامات بدیعی یک	〃	〃
۳۵۴	دیوان اخطل یک	〃	〃
۳۵۵	مقامات زمخشری یک	〃	〃
۳۵۶	کتاب البیان والتبیین للجاحظ یک	〃	〃
۳۵۷	الکامل للمبرد کامل	〃	〃
۳۵۸	الف لیلۃ ولیلۃ در ۴ جلد یک	〃	〃
۳۵۹	کتاب الف باللبلوی در ۲ جلد یک	〃	〃
۳۶۰	دیوان عمر بن ربیعہ یک	بیروت	〃
۳۶۱	دیوان ابی العلا المعری یک	〃	〃

نمبر	نام کتاب	مطبوعہ یا قلمی	خریدیا وقف
۳۶۲	دیوان الشاب الظریف یک	بیروت	مولوی سید عبدالغنی صاحب بہاری
۳۶۳	دیوان العزیز البستی	〃	〃
۳۶۴	العقد الثمین فی دواوین	مصر	〃
۳۶۵	الشعراء الثلثۃ الجاہلین یک		
۳۶۶	جمہرۃ اشعار العرب یک	〃	〃
	نفحات الازہار بر حاشیہ ش الاشبہ		
۳۶۷	المعجم یک	〃	
۳۶۸	شرح قصیدہ بانت سعاد	مصر	مولوی سید عبدالغنی صاحب بہاری
۰	للہشام یک		
۳۶۹	کتاب المنظومات یک	بیروت	〃
۳۷۰	الآثار الفکریہ	مصر	〃
۳۷۱	مشہد الاحوال	بیروت	〃
	قصص و حکایات		
۳۷۲	قصص الانبیا یک	نولکشوری	
۳۷۳	یوسف زلیخا یک	〃	سید علی ظفر صاحب رئیس پٹنہ
	دواوین		
۳۷۴	کلیات مولوی انور علی مرحوم یک	نظامی	مولوی عبدالرحمن صاحب رئیس پٹنہ
۳۷۵	دیوان آصفی یک	قلمی	مولوی ابوالخیر محمد انوار حسین صاحب محوی
۳۷۶	دیوان لطف و سراپا سرور انبیا یک	نولکشوری	محمد اسحاق صاحب کرد اور قانونگو تحصیل گنگاپور ضلع بنارس
۰			

نمبر	نام کتاب	مطبوعہ یا قلمی	خریدیا وقف
۳۹۶	دیوان صائب یک	قلمی	قاضی علی احمد صاحب رئیس بدایون
۳۹۷	مظہر الفلاح یک	امجدی ایون	〃
۳۹۸	سلک گوہر یک	وکٹوریہ پریس ایون	〃
۳۹۹	نعت عزیز یک	مفید عام آگرہ	نواب عالمگیر محمد خانصاحب
۴۰۰	قرۃ العین مدح المقلین ۲ نسخہ	سعادی پریس بمبئی	شیخ احمد صاحب جلتکر رئیس بمبئی
	(لغات و مصطلحات)		
۴۰۱	صراح یک	نظامی کانپور	شاہ مظہر حسین صاحب رئیس نوابادہ ضلع پٹنہ
۴۰۲	کریم اللغات یک	مجتبائی لکھنؤ	〃
۴۰۳	منتخب اللغات یک	مجتبائی دہلی	〃
۴۰۴	نصرت اللغات یک		نواب عالمگیر محمد خانصاحب
۴۰۵	معلم الانشاء ۲ نسخہ	〃	〃
۴۰۶	مصطلحات الشعرا یک	قلمی	
۴۰۷	[illegible] یک	نولکشوری	
۴۰۸	مصباح المنیر ۲ حصہ	مصر	
۴۰۹	المزہر ۲ جلد	〃	مولوی سید عبد الغنی صاحب بہاری
۴۱۰	نہج المصادر یک	احسن المطابع پٹنہ	سید علی ظفر صاحب رئیس پٹنہ
۴۱۱	صراح معہ قراح	احمدی	
	اسلامی کتب و فنون		
۴۱۲	اتمام الدرایہ یک	کلکتہ	مولوی نذر الرحمن صاحب رئیس پٹنہ
	درسیات فارسی		

نمبر شمار	نام کتاب	مطبوعہ یا قلمی	خریدہ یا وقف
۴۱۳	بوستان یک	مصطفائی	منشی محمد اسحاق صاحب گرداور قانونگو تحصیل گنگاپور ضلع بنارس
۴۱۴	بوستان مع فرہنگ یک	نامی لکھنؤ	شاہ مظہر حسین صاحب
۴۱۵	گلستان مع فرہنگ یک	〃	〃
۴۱۶	کریما یک	قلمی	مولوی نذر الرحمن صاحب رئیس پٹنہ
۴۱۷	رقعات یک	〃	〃
۴۱۸	حل قصیدۂ بدیع یک	〃	〃
۴۱۹	نظم عجیب یک	مطبوع	〃
۴۲۰	مینا بازار و پنجرقعہ یک از کارفتہ	〃	〃
۴۲۱	گلستان یک	〃	مولوی شاہ تجمل حسین صاحب بہاری
۴۲۲	نسخہ تعلیمیہ یک	〃	سید حمید الدین صاحب عرف لاڈلے رئیس پٹنہ
۴۲۳	انشا عجیب یک	〃	〃
۴۲۴	رسائل و رقعات طغرا یک	نولکشوری	〃
۴۲۵	ابو الفضل یک	〃	
۴۲۶	مجموعہ انشا فائق و فیضی رسان و		
۴۲۷	انوار سہیلی	〃	〃
۴۲۸	مجموعہ بہار عجم و صفوۃ المصادر	مطبوع	〃
۴۲۹	مینا بازار دسہ نسخہ ظہوری و	〃	
۴۳۰	رسائل طغرا یک مجلد	〃	〃
۴۳۱	طغرا بکار یک	قلمی	مولوی سید نذر الرحمن صاحب رئیس پٹنہ

نمبر	نام کتاب	مطبوعہ یا قلمی	خریدیا وقف
۱۱ ۴	گریا و نام حق از کار رفتہ یک	قلمی	مولوی سید نذر الرحمن صاحب رئیس مئو
۱۲ ۴	ظہوری کر مخزونہ یک	〃	〃
	متفرقات		
۱۳ ۴	حصۂ دوم روداد ندوہ بابت سال اول سنہ ۱۱ یک	اصح المطابع لکھنؤ	دفتر ندوۃ العلما
۱۴ ۴	انتظام التعلم والتعلیم یک	انوار محمدی الہ آباد	〃
۱۵ ۴	مسودہ نصاب عربی یک	انتظامی کانپور	〃
۱۶ ۴	انتظام دار العلوم اسلامیہ یک	محمدی پریس	〃
۱۷ ۴	مسودہ دار العلوم ندوۃ العلما یک	اصح المطابع لکھنؤ	〃
۱۸ ۴	روداد جلسۂ دوم ندوۃ العلما یک سنہ ۱۳	〃	〃
۱۹ ۴	مضامین ثلثہ یک	انتظامی کانپور	〃
۲۰ ۴	مضامین اربعہ یک	اصح المطابع لکھنؤ	〃
۲۱ ۴	مجموعۂ مضامین نظم و نثر	〃	〃
۲۲ ۴	کارروائی سال دوم ندوۃ العلما یک	〃	〃
۲۳ ۴	روداد جلسۂ سوم ندوۃ العلما مع ضمیمہ سنہ ۱۳ یک	〃	〃
۲۴ ۴	روداد جلسۂ چہارم سنہ ۱۴ یک	انتظامی کانپور	〃
۲۵ ۴	علمای سلف یک	اصح المطابع لکھنؤ	〃
۲۶ ۴	روداد جلسۂ پنجم سنہ ۱۵ یک	اسلامی کانپور	〃
۲۷ ۴	روداد جلسۂ ششم سنہ ۱۶ یک	محمودی المطابع کانپور	〃

نمبر	نام کتاب	مطبوعہ یا قلمی	خرید یا وقف
۴۲۸	ارشاد الکملایک	مجتبائی	دفتر ندوۃ العلما
۴۲۹	ہدیۃ الالبائی ندوۃ العلما	انتظامی کانپور	〃
۴۳۰	القول الفاصل	〃	〃
۴۳۱	البرق اللامع	اسلامی کانپور	〃
۴۳۲	جلاء العیون	خادم الاسلام دہلی	〃
۴۳۳	تقریر در تائید ندوۃ العلما	مطبوعہ	〃
۴۳۴	جلسۂ چہارم واقع میرٹھ	〃	
۴۳۵	اتمام الحجۃ	گلزار حسینی بمبئی	〃
۴۳۶	روائح المدائح	احمدی امپور	〃
۴۳۷	مقاصد ندوۃ العلما	مطبوعہ	〃
۴۳۸	ضوء البط ندوۃ العلما	اسلامیہ کانپور	〃
۴۳۹	معتبر تقویم ۱۷	گلزار حسینی بمبئی	مولوی حکیم شیخ غلام محی الدین صاحب سکرٹری تبلیغ الاسلام بمبئی
۴۴۰	گلشن حصۂ اول	خادم الاسلام دہلی	محمد احمد کلیمی مرحوم طالب العلم دار العلوم ندوہ
۴۴۱	گلبن حصۂ دوم	〃	〃
۴۴۲	چمن حصۂ سوم	〃	〃
۴۴۳	تحفۃ الہند انگریزی	سورت	منشی غلام محمد صاحب بن حافظ صادق صاحب رئیس راندھیر ضلع سورت
۴۴۴	مجموعۂ لکچر ڈپٹی نذیر احمد صاحب دہلوی یک	اسلامیہ پریس لاہور	نواب عالمگیر محمد خانصاحب رئیس بھوپال
۴۴۵	عجائب المخلوقات اردو یک	نولکشوری	

نمبر شمار	نام کتاب	مطبوعہ یا قلمی	خریدیا وقف
۴۷۰	جوشن مذہبی یک	محمڈن پریس	خواجہ محمد اسمٰعیل خانصاحب
۴۷۱	مجموعۂ روداد فیض عام کانپور یک	*	
۴۷۲	تحفۂ حمیدیہ یک	گلزار حسینی بمبئی	بدرالدین عبداللہ قور صاحب بمبئی
۴۷۳	فرنچ پرائمر ۱۲ نسخہ	انگریزی	منشی عبدالعزیز صاحب لکھنوی از گلاسگو
۴۷۴	انگلش سیکلوپیڈیا	〃	سید ہاشم صاحب شملوی
۴۷۵	رزیولیشن در تائید ندوۃ العلماء یک	مطبوع	شاہ سید تجمل حسین صاحب بہاری
۴۷۶	طلسم قاسمی یک	قلمی	سید حمیدالدین عرف لاڈلے صاحب رئیس پٹنہ
۴۷۷	ماتم کدہ یک	مطبوعہ شاہی	〃
۴۷۸	دولت ہند یک	مطبوعہ	〃
۴۷۹	تحفۃ العوام	〃	〃
۴۸۰	خلاصۃ المصائب	〃	〃
۴۸۱	لطائف المعانی یک	〃	〃
۴۸۲	سبیل النجا یک	مطبوعہ	سید حمیدالدین عرف لاڈلے صاحب رئیس پٹنہ
۴۸۳	رسالہ حسینیہ یک	〃	〃
۴۸۴	نورالاسلام یک	〃	〃
۴۸۵	انتصارالاسلام	〃	〃
۴۸۶	مغانم المنائم	〃	〃
۴۸۷	مجموعۂ رسائل	〃	〃
۴۸۸	ہدیۂ ہادیۂ انام	〃	〃
۴۸۹	افادۂ تاریخ	مطبوع	مولوی نذرالرحمن صاحب

نمبر	نام کتاب	مطبوعہ یا قلمی	خرید یا وقف
۴۹۰	مظہر الحق	مطبوعہ	مولوی نذر الرحمن صاحب
۴۹۱	مرآۃ الحساب بہ نسخہ	مطبع قیصری	دیانت حسین سب انسپکٹر محاف اسکوسب ڈیوزن بہار ضلع پٹنہ
۴۹۲	حکایات مفید طلبہ ۱۰ جلد	〃	〃

فہرست اُن اخباروں کی جو دفتر ندوۃ العلما میں آتے ہیں

نمبر	نام اخبار	زبان	کہاں سے نکلتا ہے	روزانہ یا ہفتہ وار	نمبر	نام اخبار	زبان	کہاں سے نکلتا ہے	روزانہ یا ہفتہ وار
۱	اودھ اخبار	اُردو	لکھنؤ	روزانہ	۱۰	البینچ	اُردو	بانکی پور	ہفتہ وار
۲	روہیلکھنڈ گزٹ	اُردو	بریلی	ہفتہ وار	۱۱	الریاض	عربی	لکھنؤ	ہفتہ میں ۲ بار
۳	ریاض الاخبار	اُردو	گورکھپور	ہفتہ میں ۳ بار	۱۲	دی اورینٹل	انگریزی	لاہور	
۴	وکیل	اُردو	امرتسر	ہفتہ میں ۳ بار	۱۳	محمڈن	انگریزی	مدراس	ہفتہ میں ۲ بار
۵	وطن	اُردو	لاہور	ہفتہ وار	۱۴	کرزن گزٹ	اُردو	دہلی	ہفتہ وار
۶	شمس الاخبار	اُردو	مدراس	ہفتہ وار	۱۵	الاسلام	اُردو	لاہور	ماہوار
۷	پیغمبر صیدی	اُردو	راولپنڈی	ہفتہ وار	۱۶	پیغام الاسلام	اُردو	لاہور	ماہوار
۸	مشیر ہند	اُردو	لاہور	ہفتہ وار	۱۷	خادم الاسلام	اُردو	کلکتہ	ماہوار
۹	نیر اعظم	اُردو	مراد آباد	ہفتہ میں ۳ بار					

فرد حساب رقوم موصولہ معین الندوہ اسلام پور ضلع پٹنہ

لغایت ۶- اگست سنہ ۱۹۱۰ء مطابق ۲۰- ربیع الثانی سنہ ۱۳۲۹ھ

صفحہ			صفحہ		
۱	بابت چندۂ میزبانی ندوۃ العلماء کمیٹی	ماہ	۱۱	وظیفۂ دو آدمی سالانہ طلبا غیر مستطیع دار العلوم	۱۰
۱	میزبانی بانکی پور پٹنہ کی خدمت میں بھیجا گیا		۱۱	رقم یکمشت متعلقہ وظیفۂ طلبا غیر مستطیع دار العلوم	۵
۱	فیس رکنیت ندوۃ العلماء۔	ماہ ۱۰	۱۱	فیس رکنیت معین الندوہ اسلام پور۔	۱۰
۸	سرمایۂ دار العلوم ندوۃ العلماء	بحاب ۱۲	۱۲	فہرست علماء و مشائخ۔	

تفصیل

نمبر شمار	نام نامی	تعداد حصہ	نمبر شمار	نام نامی	تعداد حصہ
	رقم چندۂ میزبانی ندوۃ العلماء		۴	مولوی مجیب الحق صاحب امیر گنج ضلع پٹنہ	۱
۱	مولوی شاہ منیر الدین احمد صاحب رئیس اسلام پور	۱۰	۵	مولوی عبد الرؤف صاحب پٹھانہ۔	۱
۲	مولوی معین اظہر صاحب رئیس بین۔ ضلع پٹنہ۔	۵	۶	مولوی ابو الخیر سید محمد انور حسین صاحب مدرس اول مدرسۂ پٹھانہ	۱
۳	حافظ عبد المجید صاحب رئیس انڈھوس ضلع پٹنہ۔	۴	۷	مولوی معین اظہر صاحب رئیس بین۔	۱
	چندہ رکنیت ندوۃ العلماء بابت سال ہفتم		۸	محمد یوسف صاحب مرحوم ولد مولوی معین اظہر صاحب بین۔	۱
۱	ملک نجیب حسین صاحب ساکن میجرا ضلع پٹنہ۔	۱	۹	سید مظفر حسین صاحب ساکن بین۔	۱
۲	شیخ کرامت حسین تاجر چرسہ اسلام پور	۱	۱۰	مولوی محمد عبد الرحمن صاحب ساکن بڑاکر ضلع پٹنہ۔	۱
۳	منشی مطیع الحق صاحب مہتمم مدرسۂ اسلامیہ پیٹھانہ ضلع پٹنہ	۱	۱۱	مولوی سید عبد الحفیظ صاحب رئیس پٹھانہ حال مقامی بانس بیگہہ ضلع پٹنہ۔	۱

نمبر شمار	نام نامی	تعداد فیصدی	نمبر شمار	نام نامی	تعداد فیصدی
۱۲	منشی عبدالوہاب صاحب بیٹھانہ۔	عکر	۲۶	شاہ ضیاءالدین احمد صاحب جزادہ مولوی	
۱۳	منشی عبدالغفور صاحب ساکن شیرپور پٹنہ	عکر		شاہ اکرم الدین احمد صاحب رئیس اسلام پور	عکر
۱۴	مولوی سید انیس اشرف صاحب		۲۷	پیر بخش ساکن اسلام پور۔	عکر
	بہار ضلع پٹنہ۔	عکر	۲۸	باقر علی ساکن اسلام پور۔	عکر
۱۵	مولوی محمد عیسیٰ صاحب ساکن ڈیانوان		۲۹	قاضی نورالعین صاحب ساکن اسلام پور۔	عکر
	ڈاکخانہ کرائپر سرائے ضلع پٹنہ۔	عکر	۳۰	مولوی محمد فضل اللہ صاحب	
۱۶	مولوی محمد صاحب ڈیانوان۔	عکر		اسپیشل سب رجسٹرار۔ گیا۔	عکر
۱۷	حافظ محمد ایوب صاحب ڈیانوان۔	عکر	۳۱	منشی لیاقت حسین صاحب ساکن	
۱۸	مولوی محمد سلیمان صاحب ڈیانوان۔	عکر		ارکی۔ ضلع گیا۔	عکر
۱۹	مولوی محمد سلیم صاحب ڈیانوان۔	عکر	۳۲	شیخ وحیدالحق صاحب زمیندار	
۲۰	مولوی محمد یٰسین صاحب ڈیانوان۔	عکر		سونانوان۔ ضلع پٹنہ۔	عکر
۲۱	مولوی محمد وصی الدین صاحب وکیل		۳۳	شیخ علیم الدین صاحب زمیندار سونانوان	عکر
	بانکی پور۔ محلہ رمنہ۔	عکر	۳۴	شیخ عبداللہ صاحب زمیندار سونانوان	عکر
۲۲	مولوی شاہ اکرام الدین احمد صاحب		۳۵	شیخ قطب الدین صاحب زمیندار سونانوان	عکر
	رئیس اسلام پور۔	عکر	۳۶	شیخ شرافت حسین صاحب زمیندار پیٹھانہ۔	عکر
۲۳	مولوی شاہ منیرالدین احمد صاحب		۳۷	ملک نورالحسن صاحب اسلام پور۔	عکر
	رئیس اسلام پور۔	عکر	۳۸	مولوی شیخ محمد عبدالرحمٰن صاحب	
۲۴	مولوی شاہ حمیدالدین احمد صاحب			رئیس کاکو۔ و آنریری مجسٹریٹ	
	رئیس اسلام پور۔	عکر		جہان آباد۔ ضلع گیا۔	عکر
۲۵	منشی کبیرالحق صاحب مہتمم کتابخانہ اسلام پور	عکر	۳۹	حافظ محمد داؤد صاحب۔ کاکو۔	عکر

نمبر شمار	نام نامی	وصولی	نمبر شمار	نام نامی	وصولی
۴۰	حکیم اخلاق حسین صاحب۔ کاکو۔	ع ر	۵۴	منشی واعظ الحق صاحب جہان آباد۔ ضلع گیا۔	ع ر
۴۱	شیخ محمد نور الحسن صاحب۔ کاکو۔	ع ر			
۴۲	منشی محمد عبد الحلیم صاحب۔ کاکو۔	ع ر	۵۵	منشی نوازش حسین صاحب تاجر چرسہ۔ جہان آباد۔	ع ر
۴۳	شاہ محمد عبد المجید صاحب۔ موتی پور گیا	ع ر			
۴۴	مولوی حافظ سید فضل حق صاحب آزاد۔ رئیس پٹنہ۔ محلہ پیر بہوڑ۔	ع ر	۵۶	ڈاکٹر افتخار حسین صاحب ریلوے ڈاکٹر داناپور۔ ضلع پٹنہ۔	ع ر
۴۵	مولوی سید شمس الہدیٰ صاحب سید آباد پرسائن ضلع گیا۔	ع ر	۵۷	منشی ولی محمد صاحب محرر رجسٹری جہان آباد۔ ضلع گیا۔	ع ر
۴۶	منشی سید عبد الرشید صاحب سید آباد۔	ع ر	۵۸	منشی عبد الرزاق صاحب۔ محافظ دفتر جہان آباد۔ ضلع گیا۔	ع ر
۴۷	منشی سید حامد رسول صاحب سید آباد۔	ع ر			
۴۸	مولوی سید شرف الدین احمد صاحب بلخی دوندی بازار۔ پٹنہ۔	ع ر	۵۹	منشی آل نبی صاحب مختار صدر۔ گیا۔	ع ر
۴۹	سید شاہ محمد یعقوب صاحب راے پور۔ فتوحہ۔ پٹنہ۔	ع ر	۶۰	سید عبد الغفار صاحب امین گیا۔	ع ر
۵۰	قاضی سید محمد ہاشم صاحب بلخی محی الدین پور۔ پٹنہ۔	ع ر	۶۱	سید محمد یوسف صاحب میران بیگھہ ڈاکخانہ کاکو۔ ضلع گیا۔	ع ر
۵۱	مولوی اشفاق حسین صاحب ڈپٹی کلکٹر۔ ساکن جہان آباد۔ ضلع گیا۔	ع ر	۶۲	منشی ضمیر الدین صاحب جہان آباد۔	ع ر
۵۲	منشی ضیاء الحق صاحب جہان آباد۔	ع ر	۶۳	مولوی نادر حسین صاحب مختار جہان آباد۔ ضلع گیا۔	ع ر
۵۳	منشی وحید الحق صاحب جہان آباد۔	ع ر	۶۴	چودھری مخدوم رضا صاحب مختار۔ جہان آباد۔ ضلع گیا۔	ع ر
			۶۵	مولوی سراج الدین صاحب وکیل جہان آباد	ع ر

نمبر شمار	نام نامی	اقرار نامہ	نمبر شمار	نام نامی	نمبر شمار
۶۶	مولوی عبدالعزیز صاحب مختار جہان آباد	عار	۷۹	مسٹر سید عبدالحلیم صاحب منیجر	
۶۷	مولوی محمد قاسم صاحب مختار جہان آباد	عار		سنکاری اسٹیٹ سرکل جہان آباد	عار
۶۸	مولوی محمد یعقوب صاحب سب انسپکٹر		۸۰	لامعلوم الاسم معرفت منیجر صاحب	عار
	مخدوم پور ضلع گیا۔	عار	۸۱	لامعلوم الاسم معرفت منیجر صاحب	عار
۶۹	وارو فہ خیرات علی صاحب		۸۲	سید رضا حیدر صاحب رئیس	
	پیپلا ضلع پٹنہ۔	عار		بانس بیگھہ ضلع پٹنہ۔	عار
۷۰	منشی عبدالرزاق صاحب چمر بیگھہ		۸۳	میر حسن جان صاحب جمعدار ان	
	ڈاکخانہ جہان آباد ضلع گیا۔	عار		ضلع پٹنہ۔	عار
۷۱	باقر علی تاجر جہان آباد گیا۔	عار	۸۴	میر محمود جان صاحب جمعدار ان ضلع پٹنہ	عار
۷۲	مولوی عزیز احمد صاحب مختار		۸۵	مولوی سید عبدالحفیظ صاحب	
	جہان آباد ضلع گیا۔	عار		رئیس پٹنہ صدر گلی جلال مقیم بانس بیگھہ	عار
۷۳	مولوی محمد نعیم صاحب زمیندار جہان آباد	عار	۸۶	سید لطافت شرف صاحب بانس بیگھہ	عار
۷۴	مولوی محمد عمر صاحب جہان آباد گیا۔	عار	۸۷	منشی عبدالحق صاحب زمیندار	
۷۵	حافظ محی الدین صاحب چنڈاہی ضلع پٹنہ	عار		پٹھانہ ضلع پٹنہ۔	عار
۷۶	مولوی کفایت حسین صاحب سب انسپکٹر		۸۸	منشی نورالحق صاحب مختار پٹھانہ	عار
	جہان آباد ضلع گیا۔	عار	۸۹	منشی مظہرالحق صاحب پٹھانہ ضلع پٹنہ	عار
۷۷	مولوی شمس الحق صاحب جمعدار		۹۰	سید غلام صادق صاحب زمیندار پٹھانہ	عار
	تھانہ جہان آباد ضلع گیا۔	عار	۹۱	مولوی محمد حسن صاحب مدرس سوم	
۷۸	منشی عبدالرزاق صاحب			مدرسۂ اسلامیہ پٹھانہ۔	عار
	جہان آباد ضلع گیا۔	عار	۹۲	حافظ فریدالحق صاحب زمیندار پٹھانہ	عار

نمبر شمار	نام نامی	تعداد نمبرہ	نمبر شمار	نام نامی	تعداد نمبرہ
۹۳	ملک محمد یٰسین صاحب ساکن کرہاری۔ ضلع پٹنہ۔	۱	۱۰۶	شاہ محمد اعظم صاحب ڈپٹی مجسٹریٹ مونگیر۔ ساکن بھاگلپور۔	۱
۹۴	مولوی سید حکیم شاہد حسین صاحب اسلام پور۔	۱	۱۰۷	سید وراثت حسین صاحب گماشتہ افیون۔ ساکن مونگیر۔	۱
۹۵	مولوی سید محمد یٰسین صاحب اسلام پور	۱	۱۰۸	سید منیر الدین صاحب وریسر ساکن مونگیر۔	۱
۹۶	سید قطب التوحید صاحب اسلام پور	۱	۱۰۹	مولوی فضل کریم صاحب مونگیر۔	۱
۹۷	منشی نبی بخش خانصاحب اسلام پور	۱	۱۱۰	سید تجمل حسین صاحب ٹیچر ضلع اسکول مونگیر	۱
۹۸	سید محمد شفیق صاحب شہباز پور ضلع پٹنہ۔ ڈاکخانہ پُن پُن۔	۱	۱۱۱	مولوی سید محمد ہاشم صاحب مرحوم۔ رئیس شیخپورہ ضلع مونگیر۔	۱
۹۹	سید لطیف حسین صاحب بیندار بین۔	۱	۱۱۲	مولوی سید شاہ محمد قاسم صاحب سب رجسٹرار و رئیس شیخپورہ ضلع مونگیر (آنریری مجسٹریٹ)۔	۱
۱۰۰	سید اشرف امام صاحب یٰسین بانکی پور	۱	۱۱۳	سید محمد یعقوب صاحب ساکن اسلام پور۔	۱
۱۰۱	سید محمد اظہار حسین صاحب ساکن دسنہ۔ ضلع پٹنہ۔	۱	۱۱۴	شیخ غلام مجتبیٰ صاحب اسلام پور۔	۱
۱۰۲	شیخ محمد بشارت حسین صاحب احقر رئیس بہار۔ محلہ شیر پور۔	۱	۱۱۵	شاہ محمد صدیق صاحب اسلام پور	۱
۱۰۳	بابو کمال صاحب بیندار مشکی پور۔ ضلع مونگیر۔	۱	۱۱۶	منشی ملک عبد الغنی صاحب انڈھوس ضلع پٹنہ۔ ڈاکخانہ بختیار گنج۔	۱
۱۰۴	مولوی نثار الحق صاحب مرحوم وکیل مونگیر	۱	۱۱۷	سید عبد الغفور صاحب بھاگلپور۔ خلیفہ باغ۔	۱
۱۰۵	مولوی محمد شریف صاحب مختار ضلع پٹنہ۔	۱			

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ	نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۱۱۸	شیخ وزیر علی صاحب - بھاگلپور - شجاع گنج -	۱ر	۱۳۰	سید شاہ فرزند علی صاحب رئیس شیخپورہ - ضلع مونگیر -	۱ر
۱۱۹	حافظ شیخ حبیب اللہ صاحب بھاگلپور -	۱ر	۱۳۱	محمد عبد الرحمن صاحب مختار باڑہ ضلع پٹنہ -	۱ر
۱۲۰	حافظ عبد القادر صاحب بھاگلپور - مسجد خلیفہ باغ -	۱ر	۱۳۲	حکیم محمد بشیر صاحب حسین آباد ضلع مونگیر -	۱ر
۱۲۱	سید شاہ نظیر الحسن صاحب پچنہ ضلع مونگیر -	۱ر	۱۳۳	مولوی حکیم محمد عبد الکبیر صاحب شیخپورہ	۱ر
۱۲۲	سید محمد شریف صاحب کنڈہ - ضلع مونگیر -	۱ر	۱۳۴	شاہ محمد عمر صاحب شیخپورہ ضلع مونگیر -	۱ر
۱۲۳	سید ولی احمد صاحب کنڈہ - ضلع مونگیر -	۱ر	۱۳۵	مولوی سید شاہ محمد یٰسین صاحب سجادہ نشین - خانقاہ - نوآبادہ ضلع پٹنہ -	۱ر
۱۲۴	حافظ سید عبد العزیز صاحب شیخپورہ	۱ر	۱۳۶	مولوی سید شاہ محمد واجد صاحب نوآبادہ	۱ر
۱۲۵	سید محمد کریم صاحب شیخپورہ	۱ر	۱۳۷	منشی محمد عبد الحق صاحب رئیس امیر گنج	۱ر
۱۲۶	حافظ محمد نظیر صاحب شیخپورہ ضلع مونگیر -	۱ر	۱۳۸	مولوی منظور احمد خان صاحب رئیس اسلام پور -	۱ر
۱۲۷	سید محمد سجاد حسین صاحب مختار بلین بازار - مونگیر -	۱ر	۱۳۹	منشی فرحت حسین صاحب وکیل گیا -	۱ر
۱۲۸	شیخ رحمت علی صاحب مونگیر - محلہ دلاور پور -	۱ر	۱۴۰	مولوی سید حسن صاحب سنگریانوان ڈاکخانہ فتوحہ - ضلع پٹنہ -	۱ر
۱۲۹	مولوی محمد عمر صاحب مدرس مدرسہ انجمن حمایت اسلام مونگیر -	۱ر	۱۴۱	منشی صدر الدین صاحب ساکن پمار گھاٹ - ضلع پٹنہ -	۱ر

نمبر شمار	نام نامی	اعزازی عہدہ	نمبر شمار	نام نامی	تعداد خدمت
۱۴۲	منشی صدرالدین صاحب ساکن نکرنہسہ۔ ضلع پٹنہ۔	عہ	۱۵۵	شاہ بدیع الدین احمد صاحب رئیس شیخپورہ۔ مقیم مولانگر۔ ضلع مونگیر۔	عہ
۱۴۳	منشی محمد بشیرالدین صاحب محی الدین پور۔ ڈاکخانہ چنڈی۔ ضلع پٹنہ۔	عہ	۱۵۶	مولوی فضل الرحمن احمد صاحب رئیس انڈھوس۔ ضلع پٹنہ۔ ڈاکخانہ مختارگنج۔	للعہ
۱۴۴	منشی ظہورالحق صاحب مختار تیا۔ ضلع پٹنہ۔	عہ	۱۵۷	حافظ مدارنجش صاحب انڈھوس۔ ضلع پٹنہ۔	عہ
۱۴۵	منشی عبدالکریم صاحب رئیس اُنڈہ۔ ڈاکخانہ ہلسہ۔ ضلع پٹنہ	عہ	۱۵۸	حافظ عبدالصمد صاحب دوگی ڈاکخانہ مختارگنج۔ ضلع پٹنہ۔	عہ
۱۴۶	مولوی محمد عیسیٰ صاحب زمیندار اُنڈہ	عہ	۱۵۹	منشی امیرحسن صاحب اوکھندی۔	عہ
۱۴۷	مولوی محمد نصیرالحق صاحب زمیندار اُنڈہ	عہ	۱۶۰	منشی ولایت حسین صاحب انڈھوس	عہ
۱۴۸	مولوی محمد امیرالحق صاحب زمیندار اُنڈہ	عہ	۱۶۱	منشی عبداللہ صاحب کھیرا۔ پٹنہ۔	عہ
۱۴۹	مولوی حفاظت کریم صاحب وکیل موتھاری۔ ضلع چمپارن۔	عہ	۱۶۲	ملک دیدارنجش صاحب انڈھوس	عہ
۱۵۰	مولوی ابراہیم حسین صاحب وکیل موتہاڑی۔ ضلع چمپارن۔	عہ	۱۶۳	مولوی زاہد حسین صاحب شہبازپور ضلع پٹنہ۔	عہ
۱۵۱	مولوی امام الدین خان صاحب کورٹ آف وارد تیا۔ ضلع چمپارن۔	عہ	۱۶۴	ملک پیرنجش صاحب پنجرانوان پٹنہ	عہ
۱۵۲	منشی وحیدالحق صاحب مختار موتہاری	عہ	۱۶۵	مولوی غلام مصطفیٰ صاحب انڈھوس	للعہ
۱۵۳	محمد یوسف حسن خانصاحب بہار۔ خانقاہ	عہ	۱۶۶	مولوی محمد فرخ صاحب زمیندار انڈھوس۔ ضلع پٹنہ۔	عہ
۱۵۴	مولوی نوراحمد خانصاحب بیس سلام پور	عہ	۱۶۷	منشی محمد ذاکر کریم صاحب زمیندار انڈھوس۔ ضلع پٹنہ	عہ

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ	نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۱۶۸	منشی امیر احمد صاحب مکنا دیہہ ضلع پٹنہ۔	۱ر	۱۸۰	مولوی محبوب حسن خانصاحب رئیس پنہر ضلع پٹنہ۔ پوسٹ اسلام پور۔	۱ر
۱۶۹	مولوی سید اسد اللہ صاحب کاکو۔ ضلع گیا۔	۱ر	۱۸۱	مولوی شیخ محمد محسن صاحب رئیس وآنریری مجسٹریٹ۔ ساکن ملاٹھی ضلع گیا۔ ڈاکخانہ مخدوم پور۔	۱ر
۱۷۰	حافظ شیخ محمد عبدالرشید صاحب رئیس انڈھوس۔ ضلع پٹنہ۔	۱ر	۱۸۲	مولوی محمد احسن صاحب رئیس ملاٹھی	۱ر
۱۷۱	حافظ شیخ محمد عبدالمجید صاحب رئیس انڈھوس۔ ضلع پٹنہ	۱ر	۱۸۳	مولوی محمد حسن صاحب رئیس ملاٹھی	۱ر
۱۷۲	شیخ محمد ولی صاحب صاحبزادۂ حافظ عبدالمجید صاحب موصوف	۱ر	۱۸۴	مولوی محمد آل حسن صاحب۔ ملاٹھی۔	۱ر
۱۷۳	شیخ حمید مظفر صاحب بین ضلع پٹنہ	۱ر	۱۸۵	مولوی محمد اصغر صاحب۔ ملاٹھی	۱ر
۱۷۴	شیخ لیاقت حسین صاحب بین ضلع پٹنہ	۱ر	۱۸۶	منشی عبدالکریم صاحب ساکن شہباز پور۔ ضلع پٹنہ۔	۱ر
۱۷۵	محمد سعید صاحب بین ضلع پٹنہ۔	۱ر	۱۸۷	حکیم سید ابوالحسن صاحب۔ اسلام پور	۱ر
۱۷۶	مولوی محمد اعظم صاحب مختار ہائی کورٹ کلکتہ۔	۱ر	۱۸۸	مولوی سید شاہ ابوالفتح سراج الدین محمد عبدالقادر صاحب قادری ابوالعلائی۔ سجادہ نشین خانقاہ اسلام پور۔ ضلع پٹنہ۔	۱ر
۱۷۷	مولوی محمد واعظ الحق صاحب بی۔ اے ساکن منداج ڈمرانوان	۱ر	۱۸۹	مولوی سید شاہ حکیم محمد عمر صاحب اسلام پور	۱
۱۷۸	منشی فدا حسین صاحب محرر مینو سپلٹی پٹنہ۔	۱ر		**سرمایۂ دار العلوم**	
۱۷۹	مولوی غنی حیدر صاحب وکیل گیا۔	۱ر	۱	مولوی شاہ اکرام الدین احمد صاحب رئیس اسلام پور۔	۱ر

نمبر شمار	نام نامی	تعداد توپ	نمبر شمار	نام نامی	تعداد توپ
۲	مولوی سید عبدالحفیظ صاحب رئیس صدر گلی پٹنہ مقیم و رئیس بانس بگہہ ضلع پٹنہ۔	۱۰	۱۳	مولوی مجیب الحق صاحب زمیندار امیر گنج۔ ضلع پٹنہ۔	۵
۳	مولوی شاہ حمید الدین احمد صاحب رئیس اسلام پور۔	۱	۱۴	مولوی فضل الرحمن احمد صاحب رئیس انڈھوس۔ ضلع پٹنہ۔	۳
۴	مولوی محبوب حسن خان صاحب رئیس پنہر ضلع پٹنہ۔	۱	۱۵	اہلیہ میر نثار حسین صاحب مرحوم محلہ پارپین۔ بہار۔	۲
۵	مولوی معین الظہر صاحب رئیس بہین ضلع پٹنہ۔ ڈاکخانہ فتار گنج۔	۱	۱۶	مسماۃ بتول صاحبہ محلہ کنگھیا ٹولہ پٹنہ	۲
۶	منشی عبدالکریم صاحب رئیس لنڈہ۔ ضلع پٹنہ۔	۵	۱۷	مولوی سید شاہ ابوالفتح سراج الدین محمد عبدالقادر صاحب قادری ابوالعلائی۔ سجادہ نشین خانقاہ اسلام پور۔	۲
۷	منشی عبدالوہاب صاحب زمیندار پیٹھانہ۔ ضلع پٹنہ۔ ڈاکخانہ اسلام پور	۵	۱۸	منشی مطیع الحق صاحب زمیندار پیٹھانہ۔ ضلع پٹنہ۔	۲
۸	مسماۃ میرن صاحبہ محلہ دوندی بازار پٹنہ۔	۵	۱۹	مولوی عبدالرؤف صاحب زمیندار پیٹھانہ۔	۲
۹	منشی ظہور الحق صاحب مختار سب ڈویژن تمیا۔ ضلع چمپارن۔	۵	۲۰	وزائب مہتمم مدرسہ اسلامیہ پیٹھانہ ضلع پٹنہ۔	۲
۱۰	سید شاہ محمد قاسم صاحب سب رجسٹرار و آنریری مجسٹریٹ و رئیس شیخپورہ ضلع مونگیر	۵	۲۱	منشی مظہر الحق صاحب زمیندار پیٹھانہ۔	۲
۱۱	شاہ بدیع الدین احمد صاحب رئیس شیخپورہ۔ مقیم مولانگر۔ ضلع مونگیر۔	۵	۲۲	ایک بزرگ جنکو اظہار نام منظور نہیں۔	۲
۱۲	سید رضا حیدر صاحب رئیس بانس بگہہ ضلع پٹنہ۔	۵۱	۲۳	منشی عبدالحق صاحب زمیندار پیٹھانہ ضلع پٹنہ۔	۱۱
			۲۴	حافظ عزیز الحق صاحب زمیندار پیٹھانہ ضلع پٹنہ	۱
			۲۴	منشی کبیر الحق صاحب جمعدار تھانہ اسلام پور	۱

نمبر شمار	نام نامی	تعداد وجہ	نمبر شمار	نام نامی	تعداد وجہ
۲۵	شیخ مٹھو ساکن عطا سرائے ضلع پٹنہ۔	۶/	۳۹	شیخ نور علی ساکن مخدوم پور۔	۶/
۲۶	منشی حفیظ صاحب منصرم تھانہ اسلام پور۔	۴/	۴۰	ملک مبارک حسین صاحب ساکن بین۔ ضلع پٹنہ۔	۴/
۲۷	منشی بدرالدین صاحب سب ڈویزن بانکا۔ ضلع بھاگلپور۔	۴/	۴۱	شیخ نتھو صاحب ساکن مخدوم پور۔	۴/
۲۸	میاں ہیگن ساکن لہنڈہ۔	۴/	۴۲	شیخ سخاوت حسین صاحب ساکن امتھوا۔ ضلع گیا۔	۴/
۲۹	ملک عبدالعزیز صاحب جال مقامی بین۔ ضلع پٹنہ۔	۴/	۴۳	شیخ بدھو صاحب ساکن دولت پور ضلع گیا۔	۴/
۳۰	شیخ باقر علی ساکن مخدوم پور۔	۴/	۴۴	شیخ مرادن ساکن عطا سرائے ضلع پٹنہ۔	۴/
۳۱	شیخ مراد علی ساکن مخدوم پور ضلع پٹنہ۔	۴/	۴۵	شیخ عبدالوحید صاحب ساکن دولت پور ضلع گیا	۴/
۳۲	ملک بھوڑی صاحب ساکن چنڈی ڈاکخانہ اسلام پور۔	۴/	۴۶	مٹھو رنگریز ساکن مخدوم پور۔	۲/
۳۳	مولوی حافظ شاہ شہود الحق صاحب چشتی فخری نظامی سجادہ نشین پیر بیگہ ضلع پٹنہ۔	۴/	۴۷	سید ولی الحق صاحب امتھوا۔ ضلع گیا۔	۲/
۳۴	ملک فرحت حسین صاحب ساکن بین ضلع پٹنہ۔	۸/	۴۸	بابو کمال صاحب زمیندار مشکی پور ضلع مونگیر۔	۵/
۳۵	شیخ عبدالرحمن صاحب ساکن مخدوم پور ضلع پٹنہ	۸/	۴۹	مرسلہ جناب مولوی سید شاہ حکیم محمد عمر صاحب اسلام پور ارچندہ بحساب فی کس ۱/	۴/۵
۳۶	شیخ حسن علی صاحب ساکن مخدوم پور۔	۸/	۵۰	میان کملو۔ اسلام پور۔	۴/
۳۷	شیخ نظیر احسن صاحب ساکن محی الدین پور کھیرا۔ ضلع پٹنہ۔	۸/	۵۱	ایک شخص جسکو اظہار نام منظور نہیں۔	۴/
۳۸	میر رحیم بخش صاحب ساکن بین۔ ضلع پٹنہ	۶/	۵۲	سکھو۔ مذہب ہندو۔ اسلام پور۔	۴/
			۵۳	حافظ عبدالرشید صاحب رئیس انڈھوس۔ ضلع پٹنہ۔	۵/

نمبر شمار	نام نامی	تعداد ضمیمہ	نمبر شمار	نام نامی	تعداد ضمیمہ
	وظیفہ طلبا غیر مستطیع دارالعلوم۔ موعودہ دوامی		۴	مولوی محبوب حسن خانصاحب رئیس پنہر۔ ضلع پٹنہ۔	عہ ر
۱	مولوی شاہ منیر الدین احمد صاحب رئیس اسلام پور۔	۶۰	۵	مولوی سید عبد الحفیظ صاحب رئیس پٹنہ۔ مقیم بانس بگھہ۔ ضلع پٹنہ	عہ ر
۲	مولوی محمد عبد الرحمن صاحب رئیس کاکو۔ آنریری مجسٹریٹ۔ جہان آباد۔ گیا۔	۵۰	۶	مولوی ابو الخیر سید محمد انور حسین صاحب مدرس اول مدرسۂ اسلامیہ پیٹھانہ ضلع پٹنہ۔	عہ ر
۳	حافظ عبد المجید و عبد الرشید صاحبان رئیس انڈھوس۔ ضلع پٹنہ۔	۵۰	۷	مولوی معین اظہر صاحب رئیس ہین۔ ضلع پٹنہ۔	عہ ر
	منجملہ موعودہ ہائے بکمیشت بابت وظائف طلبا غیر مستطیع دارالعلوم		۸	منشی عبد الکریم صاحب رئیس لہنڈہ۔ ضلع پٹنہ۔	عہ ر
۱	مولوی محمد مسعود الحق صاحب میجر ضلع پٹنہ۔ ڈاکخانہ مختار گنج۔	۴۰	۹	مولوی مجیب الحق صاحب زمیندار امیر گنج۔ ضلع پٹنہ۔	عہ ر
	چندۂ کمیت معین الندوہ اسلام پور بابت سال دوم		۱۰	منشی مطیع الحق صاحب مہتمم مدرسۂ اسلامیہ پیٹھانہ	عہ ر
۱	مولوی شاہ اکرام الدین احمد صاحب رئیس و صدر انجمن معین الندوہ اسلام پور۔	عہ ر	۱۱	مولوی عبد الرؤف صاحب نائب مہتمم مدرسۂ اسلامیہ۔ پیٹھانہ۔	عہ
۲	مولوی شاہ منیر الدین احمد صاحب رئیس و سکریٹری معین الندوہ اسلام پور۔	عہ ر	۱۲	سید ضاحد صاحب رئیس بانس بگھہ۔	عہ ر
۳	مولوی شاہ حمید الدین احمد صاحب رئیس اسلام پور۔	عہ ر	۱۳	میر حسن جان صاحب زمیندار جمواپان ضلع پٹنہ	عہ ر
			۱۴	میر محمود جان صاحب زمیندار جمواپان۔	عہ ر
			۱۵	سید لطافت اشرف صاحب۔ بانس بگھہ۔	عہ ر
			۱۶	مولوی حکیم سید ابو الحسن صاحب دسنوی۔ مقیم اسلام پور۔	عہ

فہرست ان علماء و مشائخ کی جنھوں نے معین الندوہ اسلام پور کے ذریعہ سے رکنیت قبول فرمائی

نمبر شمار	نام نامی	تعداد روپیہ	نمبر شمار	نام نامی	تعداد روپیہ
۱	مولوی ابوالخیر سید محمد انور حسین صاحب مدرس اول مدرسۂ اسلامیہ پٹھانہ۔		۱۱	مولوی محمد عمر صاحب مدرس اول مدرسۂ انجمن حمایت اسلام مونگیر۔	
۲	مولوی حکیم امیر حسن صاحب بہاری مقیم اسلام پور۔		۱۲	مولوی معین اظہر صاحب رئیس مین ضلع پٹنہ	
۳	مولوی حکیم سید محمد رفیق صاحب اسلام پور۔		۱۳	مولوی سید شاہ ابوالفتح سراج الدین محمد عبدالقادر صاحب سجادہ نشین خانقاہ اسلام پور۔	
۴	مولوی عبدالجبار صاحب شیخپورہ۔				
۵	مولوی شاہ عین الحق صاحب جانشین جناب شاہ علی حبیب صاحب پھلواری۔		۱۴	مولوی سید شاہ محمد یٰسین صاحب سجادہ نشین خانقاہ نوآبادہ پٹنہ	
۶	مولوی علی نعمت صاحب پھلواری۔		۱۵	مولوی حاجی سید شاہ محمد واجد صاحب نوآبادہ۔	
۷	مولوی شمس الحق صاحب رئیس ڈیانوان		۱۶	مولوی حافظ شاہ شہود الحق صاحب جانشین جناب شاہ قیام الصدیقی سجادہ نشین بیرگھر پٹنہ	
۸	مولوی اشرف الحق صاحب رئیس ڈیانوان				
۹	مولوی محمد زبیر صاحب رئیس ڈیانوان		۱۷	مولوی الٰہی بخش صاحب بڑاکری مقیم بہار ضلع پٹنہ۔	
۱۰	مولوی عبدالاحد صاحب زمانوی مدرس دوم مدرسۂ اسلامیہ پٹھانہ۔		۱۸	مولوی سخاوت حسین صاحب کاکو ضلع پٹنہ	

نوٹ۔ مولوی شاہ منیر الدین احمد صاحب رئیس و سکریٹری معین الندوہ اسلام پور کی کوشش سے مبلغ ایک ہزار سات سو چھپن روپیہ بارہ آنہ جمع ہوئے جسمین سے مبلغ تین سو روپیہ کمیٹی میزبانی ندوۃ العلما بانکی پور پٹنہ کو شاہ صاحب موصوف نے روانہ فرمائے اور بقیہ مبلغ ایک ہزار چار سو چھپن روپیہ بارہ آنے صدر دفتر ندوۃ العلما لکھنؤ مین پہونچ گئے۔ جسکی یہ تفصیل شایع کیجاتی ہے۔ داعی الخیر ناظم ندوۃ العلما

إن من البيان لحكمة

ضمیمۂ روداد

اجلاس ہفتم ندوۃ العلما

منعقدہ

۱۰-۱۱-۱۲- رجب ۱۳۱۸ھ مطابق ۴-۵-۶- نومبر سنہ ۱۹۰۰ء

روز یکشنبہ- دوشنبہ- سہ شنبہ واقع عظیم آباد پٹنہ

حسب الحکم

ارکان انتظامیۂ ندوۃ العلما

محمدی پریس پٹنہ میں باہتمام محمد علی چھاپی گئی

دار العلوم مین بہت بڑا کتبخانہ قائم کرنیکی ضرورت ہی

مسلمانونکی اقبالمندی کے زمانے مین کتبخانہ دولت لازوال سمجھا جاتا تھا۔ کوئی گھر ایسا ہی بے نصیب ہوگا جسمین کتبخانہ نہو۔ علاوہ اِن کتبخانونکے مدارس اور جوامع مین مطالعے کے لیے بڑے بڑے کتبخانے ہوتے تھے جنمین شائقین ہر وقت مجتمع رہتے تھے اپنے دماغونکو علمی ذخیرے سے مالا مال کرتے رہتے تھے ہندوستان کے انتہائی دور مین بھی کتبخانے جا بجا قائم تھے باوجودیکہ اُس زمانے مین کتابونکے لکھنے اور لکھوانے کی زحمت اور سیکڑون روپیہ خرچ کرکے ایک ایک کتاب کے حاصل کرنے کی حاجت ہوتی تھی تاہم نہ وہ محنت مین کوتاہی کرتے تھے نہ صرفِ زر سے دریغ۔ کتابین جمع کرتے تھے اور اُنکو مال وزر سے زیادہ عزیز سمجھتے تھے اب بھی لکھنؤ اور دہلی کے نخاس اور گدڑیون مین بعض وقت ایسی کتابین نظر آجاتی ہین جنکو گدڑیونکا لعل سمجھنا چاہیے۔ مگر افسوس ہی کہ اسلاف کے یہ بیش بہا ذخیرے تلف ہوگئے یا ہوتے جاتے ہین۔ یا یورپ کے اقبالمندونکے کتبخانونکی زیب و زینت بنتے ہین اور وہ اِنسے متمتع ہوتے ہین اسوقت بھی پُرانے گھرانون مین ہزارہا کتابین کیڑونکی خوراک بن رہی ہین اور ہمارے اسلاف کے یہ علمی خزانے سربستہ رہجانیوالے ہین اِسلیے اگر اب بھی مسلمان توجہ کرین اور ان کتابونکو دار العلوم کے کتبخانے مین بھیجدین تو وہ صرف محفوظ ہی نہین رہینگی بلکہ اُنکے فیض کا سلسلہ جاری ہوجائیگا جسکی نظیر مولوی عبد الرافع خانصاحب بی اے ڈپٹی کلکٹر اور مولانا محمد عظیم صاحب عظیم آبادی اور مولوی سید عبد الغنی صاحب اسسٹنٹ بہار نے قائم کردی ہی مصنفین ملک اگر اسکی طرف توجہ کرین تو علاوہ امداد کتبخانے کے اُنکو فایدہ ہوسکتا ہی کہ اُنکی تصنیف ایسے کتبخانے مین جگہ حاصل کریگی جو ہمیشہ علما کی نظر سے گذرتی رہیگی۔ یہ کچھ مشکل کام نہین ہی تاجران کتب اور مالکان مطابع کی ادنا توجہ سے کتابونکا بہت بڑا ذخیرہ ہوسکتا ہی اور مصر کے کتبخانۂ خدیوی کیطرح جو مدارس و جوامع کے کتبخانونکو یکجا کرکے ترکیب دے لیا گیا ہی ایک بڑا کتبخانہ ہندوستان مین قائم ہوسکتا ہی اور مسلمانونکی بہت بڑی قومی یادگار بن سکتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صلی اللہ علیٰ سیدنا ومولانا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین

اجلاس ندوۃ العلما منعقدہ ۱۰-۱۱-۱۲ رجب ۱۳۱۵ھ مقام عظیم آباد پٹنہ مین چند نظمین پیش ہوئی تھین جو بغرض اظہار ارادت قابل اور لائق حضرات نے لکھکر بھیجی تھین یا خود لیکر تشریف لائے تھے ان نظمون کو ایک مجموعہ مین علیحدہ شائع کیا جاتا ہی ان نظمون مین مولوی حکیم شیخ احمد صاحب جیتکر رئیس بمبئی کی تخمیس ہے خود انھین کی قصیدہ پر جسکو شاہجہانپور کے جلسہ مین مولویصاحب ممدوح نے پیش کیا تھا مولویصاحب ممدوح کی قابلیت کی تعریف کرنا غیر ضروری ہی خود اس نظم سے معلوم ہوسکتی ہے البتہ انکی ارادت اور دلی جوش اعتراف اور قدردانی کا مستحق ہی نیز مولوی عبدالجبار صاحب عمرپوری مولوی عبدالغفار صاحب مدرس انوارالعلوم نوانگر مولوی حکیم عبدالحمید صاحب رئیس پٹنہ اور دیگر حضرات کی توجہ اور ہمدردی بھی شکرگزاری کے قابل ہے مولوی عبدالغفار صاحب نے صرف اسی نظم پر اکتفا نہین کیا بلکہ ندوۃ العلما اور دارالعلوم کو اپنی کوشش بلیغ سے معقول مدد دی ہی جسپر وہ بے شبہہ سچی تعریف کے مستحق ہین خدا انکو جزاے خیر دے اور حسن عمل کی زیادہ توفیق عنایت فرماے آمین ندوۃ العلما کے اجلاس مین نظمونکا پیش کرنا ایسی حد تک جو حد اعتدال سے متجاوز نہو اور اس سے حصول فائدہ کی توقع ہو کچھ بیجا نہین ہی خود بدولت سرور عالم روحی فداہ کے حضور مین حسان بن ثابت رضہ ہمیشہ قصائد پڑھا کرتے تھے اور آپ فرماتے تھے اللھم ایدہ بروح القدس کعب بن زہیر نے بھی قصیدہ پڑھا ہی جو بانت سعاد کے نام سے مشہور ہے اور اسکے صلہ مین آپنے انکو ردای مبارک عنایت فرمائی نیز اور بزرگون نے بھی اس مقدس مجلس مین اشعار پڑھے ہین اور خود ہمارے حضرت نے بھی دوسرون کے اشعار سے استشہاد کیا ہی مگر ان سب سے تفریح خاطر منظور نہین تھی بلکہ اظہار شوکت اسلام و استیصال اعداے دین تھا جس سے مسلمانون کے دلون کو مضبوط کرنا اور اعدا کی ایذا دہی پر صبر و تسکین کا پیدا کرنا مقصود تھا انھین مقاصد کو اب بھی پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔

عظیم آباد پٹنہ کے جلسہ مین جسقدر نظمین پیش ہوئین وہ پسندیدہ اغراض سے خالی نہین تھین مگر اسمین شبہہ نہین کہ جسقدر پیش ہوئین وہ ضرورت سے زیادہ تھین اسبات کا ارکان انتظامیہ ندوۃ العلما کو افسوس ہے ہم امید کرتے ہین کہ آیندہ سے ہمارے قابل اور ہمدرد احباب اسبات کا لحاظ رکھین گے۔ فقط

مولوی حکیم شیخ احمد صاحب جیتکر رئیس بمبئی

حامداً ومصلیاً ومسلماً

وبعد فلا یخفی علی ضمائر ذخائر الاعلام من قادة الاسلام وسادة دین خیر الانام علیه وعلی اله الصلوة والسلام ان النداء الذی ینادی به ندوة العلماء ایحی الله مساعیها واصلح مراعیها هو نفس النداء الذی یهتف به الاسلام من منذ قرون فی جمیع اقطار الارض حیثما تتلی مثانی القرآن وتعلی شعائر الایمان وایما تولوا فثم وجه الله ولیس لندوة العلماء ولایة جمعیة تشارکها فی رابطة الاسلام والغیرة والحمیة الدینیة الامقام مبلغ نداه ومنصب حاکی صداه اقرءوا الجرائد والمجلات الاسلامیة واصغوا الی النوادی القومیة هل تسمعون صوتا غیر ما هو بمنزلة القول الشارح لدعاء الاسلام وان اختلفت العبارات وتنوعت الاعتبارات فان هی الا تفاسیر کلمة واحدة الاصلاح الاصلاح یا اهل الصلاح والرشاد لما ظهر فی البر والبحر من الفساد۔

ولم یزل الاسلام یدعو اهله بهذا الدعاء من تاریخ زالت شمس دولته عن خط نصف نهارها واخذت هجمات الدوائر تنقص ارض شوکته من اطرافها وهبت دبائر الادبار فذهبت بمعظم الآثار والبقیة علی جرفها رفانا

کان لم نکن فاتحی مصر قهرا	واسبانیا ثم ملک الهنود
ولم تک رایاتنا خافقات	علی کل بر وبحر مدید
ولم نملأ الارض علما ونورا	باعلاء دین الرسول الاحید
زدعنا الثرا فی الثری اذ اسکنا	بها نفس کل کمی شهید
فواخیبنا حین حان الحصاد	غفلنا وراح العدی بالحصید

وحیث انشد صیاح الاسلام بدعائه منذ سنین واعوام فربما ایقظ النوام

ومنع السنة عن اعين النبهاء الاعلام وحنت بالقلوب الاحياء الاحياء وقليل ما هم

فالاحياة لقلب لم يحن له	والجذع حن لكالمد نف السقم

فيا رجال الاعيان واعيان الرجال جمع شملكم وشمل الجمع فضلكم اجيبوا داعي الله وشمروا عن سوق الجد لامتثال منطوق دعاء الاسلام ومفهومه وانتصبوا بصميم العزيمة لمقاومة طوارق الاحداث واقيموا الوزن بالقسط لتثقيف الاحداث واتركوا مشاجراتكم التي اوهنت الاصول وافسدت الفروع واذهبت ريحنا والى الله المشتكى -

افلم يان لكم ان تنتبهوا فتنتهوا وتستريحوا فتريحوا من رمضاء الفتنة الشواء التي تلعب بالبصير فيخبط خبط عشواء وتستظلوا تحت شجرة طيبة اصلها ثابت وفرعها في السماء ، الا وهي الوفاق الوفاق فعضوا عليه بالنواجذ واحيوا به السنة والعلوم وشقوا عصا الشقاق المشوم فانه اس كل بدعة وفساد وراس كل بلية وانكاد ومادة كل شنيعة موخمة الارواح والاجساد - هيهات هيهات لا تحين الاختلافات فالى م التقاعد عن تدارك ما فات وحتى م التناعس عن اعداد اسباب التحرز عما هو آت الا فخذوا حذركم واصلحوا ذات بينكم وثقوا عرى الاخاء واستووا على سفينة الولاء فقد فار تنور الشقاء واطل القوم لتفرق كلمتكم على شفا ، فلا حول ولا قوة الا بالله -

اخواني - ليس هذا اوان القيل والقال وتوسيع دائرة البحث والجدال فانتظموا وعظوا والنشر والبث النصائح وحث القرائح جرائد ومجلات فلعمري انها من اسنى الوسائل لاضاءة النفوس بطرائف المعلومات وامضى الذرائع لانها ضالهم القاعدة عن الترقيات وظني ان بها ترقت من ترقت الى اعلى مدارج التمدن والتعليم في ذا العصر المدهش العقول تجد دعلومه وفنونه اقوام كانت في زوايا الخمول فعاقت اقرانها

حتی دان لها کل دانٍ وقاصٍ فسبحانه عز من قائل تلك الایام نداولها
بین الناس - ان الله لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بأنفسهم - یا ایها الذین
امنوا قوا انفسکم واهلیکم نارا - واتقوا یوما لا تجزی نفس عن نفس -
رحم الله عبدا تبصر فبصر وتذکر فذکر - ربنا اغفر لنا ولاخواننا
الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلا للذین امنوا ربنا انك رؤف رحیم
وارض اللهم عن المؤمنین وانزل السکینة علیهم واثبهم فتحا قریبا -
الا ان نصر الله قریب من المحسنین - هذا والسلام علی من اتبع الهدی
والحمد لله اولا واخرا - وصلی الله علی سیدنا محمد وآله وصحبه اجمعین
اقول هذه رسالتی مع تخمیسی الذی اولها اذا جاء نصر الله اثر دعاء
خلیفتی الی ندوة العلماء فی اجتماعهم السنوی السابع المتوقع فی عاشر
رجب الاتی ببلدة **بطنة** عظیم آباد من بلاد الهند صانها الله عن الفتن
والفساد - وانا العبد السقیم الراجی رحمة ربه الابر الشیخ احمد الجیتیکر عفا الله
عن سیئاته ووفقه لصالح الاعمال ومرضاته -

بنصر الله العلیم

اذا جاء نصر الله اثر دعاءٍ ❊ وهبت بنشر الفتح ریح رخاء ❊ نسبح بحمد الله غب ثناء
فتنشد قصیدا ندوة العلماء ❊ قضاء بحق العلم بعض قضاء
خطابا لقومٍ لا لزید وعمرهم ❊ وذکرا لایام الترقی وفخرهم ❊ وعدا مساوی الجهل فیهم وفقرهم
هلموا بنظم مستجاد لزجرهم ❊ نظارح بلطف معشر الطلباء
فخمس ادیب العام فی عشر حجة ❊ نشیدك فی ماضیه قلت بقعة ❊ ولا تخش غیر الله نصحا لندوة
فبنیتك الاصلاح مقدار وسعة ❊ ولست بعسافٍ ولا بمراء
وارسل الی النادی الرجیب مبادرا ❊ فللوقت سیف حده جاء بترا ❊ وسلم لیشیعوا غیر خاش مکابرا
ظهیرك نصر الله سرا وظاهرا ❊ رجاءك لطف الله ای رجاء
فرب قریض للعسیر میسر ❊ ورب قریض للصخور مفجر ❊ وللشعر جد فی النفوس مؤثر

وللشعر سحر للقلوب مسخر ❊ وللشعر امضى آلة الحكماء

بسم الله الهادي

ديا ضَ الحِمى فى روضة الفضلاء ❊ طلاب سنى او طلاب ثناء ❊ معاهدة الاخوان عهد اخاء

هلموا بنا يا معشر الطلباء ❊ الى دارنا دار ندوة العلماء

الا استيقظوا يا حزر اهل ذكاء ❊ فليلكم قد قارب ابن ذكاء ❊ ولاح شهاب السعد للبصراء

هلموا بنا يا معشر الطلباء ❊ الى دارنا دار ندوة العلماء

اراكم كمن بالقفر والليل اكفر ❊ وخرّيته جهل وفقر معقّر ❊ ومن فوقه جوّ النوائب ممطر

هلموا الى دار عرآها منور ❊ حوت كل فرد من نجوم علاء

ارى منزلا قد ظلّ للقوم مصرعا ❊ فلا تجعلوا ارض الشقاوة مرتعا ❊ رويدكم وراح السفر بالجدّ مهرعا

هلموا الى دار السعادة مسرعا ❊ لكى تلحقوا يا قوم بالسعداء

هلمّوا لكعبة آمل وهو رائد ❊ مصالح قوم هل فيهم مفاسد ❊ الى معهد للقوم فيه مقاصد

الى كعبة الآمال والشوق قائد ❊ نسوق مطايانا بحسن رجاء

بعزّة اسلافٍ لنا وبذلنا ❊ تفرقكم يا قوم نقضٌ لحبلنا ❊ هلموا الى نادٍ لتنظيم شملنا

فقد طالما بتنا بذل لجهلنا ❊ وللذل بعد العز شر بلاء

نلوم الليالى والليالى تلومنا ❊ وغفلتنا عنها تولّى غمومنا ❊ فيا عهد شرفيه غابت نجومنا

ويا شرعهد مال عنّا علومنا ❊ ضياء الى اغيارنا الرقباء

وكم ظلّ فى التاريخ للناس عبرة ❊ ولكن عرتكم يا اخلاء غفلة ❊ اذا فاجئت قوما من الريب كربة

دهتهم فتاهوا لا محالة قترة ❊ وارخت قواهم حيرة الضعفاء

ولا الشمس فى نصف النهار مدوم ❊ ولا البدر فى اوج الكمال ملازم ❊ كذا دولة الايام دور ملاطم

كذا الجزر بعد المد والعكس لازم ❊ ولا بد من صبح عقيب مساء

ارى سُحُبا ساقت الى ارضكم حيا ❊ عناية امداد الاله لخصبكم ❊ وقد هب ريح النصر كشفا لكربكم

فلا تيأسوا يا قوم من روح ربكم ❊ فكم شدة قد بُدّلت برخاء

هو العزم حتى كاد ان يخرق السما ❊ هو العزم حتى انه يفحم القضاء ❊ الا فادفعوا بالعزم اخلاط ذا الداء

فما دام من عزم لقلب اخي الاسى ✣ سعى فى مداواة الاسى باساءِ

اذا غفلت عن حال جيل دعاتهم ؛ وحفّت بهم علّاتهم وعداتهم ؛ فهم مهلكوهم لا العدى وظباتهم

واذ شخصت اعلال قوم اساتهم ✣ فبشّر بدء عاجل وشفاءِ

هم المبرؤن المصلحون وبحرهم ؛ ينوب به للقوم مد وجزرهم ؛ ومنهم غناهم ان ارادوا وفقرهم

هم علماء القوم لله درّهم ✣ وناديهم للقوم دار شفاءِ

نصحتكم دهرا او داء ناجيا ؛ فلم ار قلبا للنصيحة واعيا ؛ وكم قام فيكم واقد الخير صاحيا

فهل من مجيب بالقوم مناديا ✣ لنادبكم او سامع لدعاءِ

عكفتم على عيّ وغيّ تتافلوا ؛ وكم مثلكم بانوا المبات فاهملوا ؛ الا ازمنت اعراض لغو فامسكوا

هلموا الى دار الشفاء لتدركوا ✣ علاجا لداءٍ منذرٍ لشقاءِ

الا ليس عيون العلم ان انبجاسها ؛ وقامت باحياء العلوم اناسها ؛ هلموا الى روض طريف غراسها

هلموا الى دار العلوم اساسها ✣ على خير تهذيب وخير ضياءِ

جهلتم فملتم عن طريق دراية ؛ واوهاكم شاب صحيح رواية ؛ فيا جهلكم لو كان جهل بساطة

خلطتم زمانا جودة بردائة ✣ وكم كدر مزّجتم بصفاءِ

وحصّلتم التكميل من غير كامل ؛ وكمّلتم التحصيل من غير حاصل ؛ ونازعتم لفظا نزاع مجادل

وطوّلتم الابحاث من غير طائل ✣ وضيّعتم الاوقات خلف لفاءِ

فهل فيكم من حافظ فى رواية ؛ وهل فيكم من ماهر فى دراية ؛ وهب قد عبرتم كل فنّ وآلة

فهل فيكم من كامل فى صناعة ✣ وهل فيكم من فاق فى الآداءِ

بما ذا يفوق المرء فى النقص مثبتا ؛ قصارا هو لكم ذا الخصام تغلّبا ؛ فاين كمال منكم اليوم مطلبا

نعم قد تكاملتم ولكن تعصبا ✣ وفقتم ولكن فى فنون مراءِ

وكم قد عهدنا من سطوع نجومكم ؛ وقد بزغت حين اتحاد جموعكم ؛ فواحسرتا من ذا اختفاء طلوعكم

وكم قد فقدنا لاختلاف فروعكم ✣ مقاصد اصل الدين دين اخاءِ

وعاد عصا الاسلام منكم صعّضا ؛ وما خفّ من دين غدا اليوم منقضا ؛ شقاق اتانا كالوخامة ممرضا

ففارق عنا الاتفاق معوّضا ✣ نفاقا دهانا مثل داءٍ وباءِ

ويا شرعهدا ذعدمنا رجالنا ❊ شموس الهدى من قد انارو اهلالنا ❊ ويا عهد خيرا ذبلغنا كما كنا

ويا خير عهد قد تقضى وما لنا ❊ سوى حسرة من ذكره وبكاء

به شاع دين الله شرقا ومغربا ❊ جلت حكمة الاشراق فيه تعربا ❊ ودار محيط للنهى متكوكبا

باعيانه اضحى الانام مهذبا ❊ وضاءت نفوس الخلق حق ضواء

بنوا من علوم سلما اى مشرف ❊ لهم فى النهى فضل التقدم ما خفى ❊ سنا البرق من علم ومن دين مصطفى

افاضوا على الاقوام طرا وكلهم فى ❊ رجا الجهل والاشراك والخيلاء

بهم بشرت توراة موسى كليمنا ❊ بهم اخبر الانجيل ادهاص دينا ❊ بدورا فاضوا فى اوائل جيلنا

ازاهر انوار لدين نبيّنا ❊ بشير نذير سيّد الخفاء

هو المصطفى المختار من خير امة ❊ محمد الممدوح فى كل ندوة ❊ عطوف رؤف ذاته محض رحمة

رسول امين دينه عين حكمة ❊ وعدل وتوحيد وصدق ولاء

مؤلف شتات القلوب بلفظة ❊ مشتت اجناد القريش نبذة ❊ منير نفوس المؤمنين بنظرة

عليه صلوة الله فى كل لمحة ❊ وتسليمة ما ضاء وجه ذكاء

صلوة توازى مجده وكماله ❊ صلوة تساوى عزه وجلاله ❊ صلوة لها طيب تحالى خصاله

صلوة وتسليم يعمان اله ❊ واصحابه واللتبع اهل وفاء

باحمة للدنيا اتاها جمالها ❊ بسلمة السمحاء تم كمالها ❊ ببعثته جاء البرايا اعتدالها

سلوا العرب لعرباء ما كان حالها ❊ قبيل نزول الحق فوق حراء

سلوا مكة من طهر واجس دارها ❊ سلوا مصر هل قد اوقدوا فى منارها ❊ سرا لوحى الهدى منا استضاء ديارها

سلوا فارسا من كان مطفى نارها ❊ وقد شبها بغيى وسفك دماء

بمن اشرقت ارض الشام ديارها ❊ علوما ففى الغرب استطار شرارها ❊ فسل غبر الاثار فيما انكدارها

سل القلعة الحمراء فيم احمرارها ❊ وبغداد سل عن سلطة الخلفاء

وسل جرمنا من اين يراء زندها ❊ ولندة من اين امداد مدها ❊ وكانوا ضلالا فى بلايا وجهلها

وروما فمن نجى سفائن ولدها ❊ غدت وهى فى دردور بحر عماء

وسل كل رسم بالدوائر دارسا ❊ بارض بخارا من اتاها مدارسا ❊ وكم قد بنى للعلم فيها مدارسا

وسندًا وهندًا من بها جاء غارسًا ✣ غراس النهى قد نورت بثراء

وسل قبة بيضاء بالغة السنى ✣ بأكبادنا دانذكر بالثنا ✣ مهنّأ عهدٍ قد تقضّى فما اشنى

وسل بعد اثنا الصنادية منبنى ✣ بدهلي منارًا حيرة العقلاء

فآوِه لذكرى امتٍ وامامهم ✣ هم سادة شادوا العلا بأهمّهم ✣ وجالوا بميدان الحجى باعتزامهم

اولئك هم اسلافنا بعظامهم ✣ نباهي اذا ما عُدّ اهل علاء

ولم جرّ قومٌ ذلّهم واغتيالهم ✣ وقد غيّروا اخلاقهم وخلالهم ✣ اذا خالفوا اسلافهم وخصالهم

فيا قوم لو كنّا اتبعنا فعالهم ✣ لما غلبتنا دولة السفهاء

كان لم يكن من منتدى فيه امة ✣ تقوم بهم سوق المعالي ودولة ✣ كان لم يكن للدين بأس وشوكة

كان لم يكن فينا علومٌ وثروةٌ ✣ ولم يك فينا عزّةٌ بأباء

نعم تلك اقدارٌ فما تنفع الحجى ✣ ولم يُغنِ شيءٌ عنان نفذ القضا ✣ ولا بدّ من صبر على المكث في الأذى

اذا انزلت قومًا كرامًا من العلا ✣ صروف الليالي في حضيض عناء

لقد راح قوم بالعلوم وثروةٍ ✣ وعالمنا نلقاه في شر محنةٍ ✣ وما عيشة الانسان من غير غرة

اذا العلم لم يرفعك من قعر زلّة ✣ فللموت خيرٌ يا اخا البرحاء

وللعلم بحرٌ والفنون جداولٌ ✣ ومن دون كلٍّ للرفاه مناهلٌ ✣ ولكن خليلي منه حظّك في شل

ولا تركبنّ البحر والبحر كاهلٌ ✣ اذا كنت ترضى قافلًا بجفاء

ايا طالبي فيضان علم واهله ✣ ردوا فاشربوا من مشرب الخير كلّه ✣ فبشرى لكم اذ جاء ابان نهله

واذ فتح الرحمن ابواب فضله ✣ بنا سيس دار العلم خير بناء

فلله من مصرٍ وذي الدار فيضها ✣ بها لعلوم الدين قد آن نهضها ✣ وحان لطغيان الجهالة غيضها

لحسن مساعي ندوةٍ عم فيضها ✣ زها اسّها في الكنوء بهاء

اهالي ارض الهند ما توافلًا له ✣ فشيّ نظى فوق الهمالي ضياؤه ✣ وقومك بالافلاس ضاع وجهله

فيا غيرة الاسلام عودي اعانة ✣ ويا كرم الاسلام هُبّ بحماء

ولله نادٍ حاز من كل ارجحي ✣ فيا رحمة الرحمن عودي واصلحي ✣ صدورًا وعنها ظلمة الغل زحزحي

ويا ليلة الاد بارِ بالله اصبحي ✣ ويا نيّر الاقبال عُد بإضاء

ویارب هذی الدار زدها فضلا ✤ ویارب ارشد قومنا لفلاحها ✤ وزد کل نفس علمها لنجاحها

وارّخ ادیب القوم عام افتتاحها ✤ جری خیرنا دی ندوة العلماء

واذ تمّ ذا التخمیس عقد نظامه ✤ واشرق للاذهان بدر تمامه ✤ وفاحت لها ارباح مسک ختامه

فقل جاد تخمیس نفیس لعامه ✤ عسی عن قریب مقبل برفاء

الیکم نشیدی والتحیات سادتی ✤ خلیفة تاءِ امکم بوفادة ✤ لسابع انداء دنا بالسعادة

وارخه خلدی بصدق ارادة ✤ لبطنة سقیٌ من حیا الفضلاء

قصیدہ مولوی عبد الجبار صاحب عمر پوری

لحا الله دنیا فتّنتنی بزهرة ✤ وقد اوقعتنی فی بلاءٍ وحیرة

بخضرتها اشواک یاس وحسرة ✤ بنضرتها اسقام روح وهمجه

غدائرها حیات حزن ووحشة ✤ عقارب ادواء وزور ونکبة

لقد لدغت من کان یهوی صالها ✤ فلا زال فی بؤس وکرب ونقمة

فلیس له راقٍ وواقٍ ونافع ✤ ولم یستریح من کربة وصعوبة

زخارفها قد هیجت لوعة الهوی ✤ فاورت بنفسی والفؤاد لشعلة

فحدّثت قلبی هل لنفسی مسکن ✤ یروّحنی من حر سوء وشدة

ولست بناجٍ من حرور مشوّش ✤ سوی ان یغیث الربّ من غیث رحمة

فقال فؤادی لا تکونن قانطا ✤ بلی قد سمعنا ألفنا بمسرّة

نسیم الصبا جاءت بریّا مفرح ✤ تهنّئنا خیرا بفیضان ندوة

اری ندوة العلماء تبغی ان نعم ✤ وروضا لالطاف الاله وحکمة

باشجارها اغصان رشد مبارک ✤ والحان طیر بالکتاب وسنّة

ارتها سماء بالنجوم تزیّنت ✤ بها نورا یمان وصدق ورفعة

ارتها بحرٍ زاخر متلاطم ✤ علی سطحه حیتان علم وخبرة

ومن تحته دُرَر الکمال تلألأت ✤ تلألأ برق فی السحاب برعدة

ارتها دواء الروح والطبع نافعا ... لانواء اسقام وجهل وجنّة
ارتها كودق صيّر القفر مزرعا ... وقد بدل الجدباء خصبا بهجة
ارتها كصبح صادق غبّ كاذب ... تلوح به الآفاق من بعد ظلمة
ارتها عديم المثل فى الدهر جازما ... ولو كان شرّا عند ارباب فتنة
ارتها من الرحمن للحق حجة ... على كلّ حزب مثل شمس الظهيرة
فلو لم يرا الخفاش لمعان نيّر ... لما كان عيبا فى ضياء وضحوة
ويحجبنى تأثيرها فى جماعة ... قلوبهموا شتّى ببعد ونفرة
فقادتهمو نحو الوفاق بجذبها ... وأخت بهم بعد الشقاق وفرقة
اضاءت بنور العلم والفقه فى الدجى ... وقد قومت رايات فضل وعظمة
ارتها من الخلّاق للخلق رحمة ... وينبوع بركات ولطف وفرحة
فيا قوم انّى موقظ ومبشر ... هلمّوا بشوق نحو تلك البشارة
وقوموا الى الدين الحنيف وسابقوا ... الى روح رحمان وخير وجنّة
الى اىّ يوم نومكم وقعودكم ... عن النصر للحق المبين وخدمة
الى اىّ حين توجون صدوركم ... باوجاع تكدير وخبث وغيظة
الى اى وقت تنقضون ظهوركم ... باوزار تنفير وحقد وغلظة
الم تاتكم انباء ناس تهاونوا ... ببرازخ بعد عم وقطنة
الم تسمعوا ما بال عاد وجندها ... ولم تعلموا ما امر اصحاب ايكة
هموا خالفوا الحق الحقيق تعمّدا ... ولم ينتهوا عن قول زور وفرية
فجاءتهمو ريح من الله صرصر ... تنزعزعهم عن دار سكنى وعيشة
اتاهم عذاب الهون والخزى بغتة ... وألقوا بقعر التّبّ فى يوم ظلّة
اتى فيكم القرءان بالنور والهدى ... وكنتم بمنّ الله من خير امّة
اتى فيكموا علم الحديث مفسّرا ... لايات فرقان وحلّ وحرمة
من السيّد المختار نبراس غيهب ... طبيب لادواء الضلال وحوبة

شفيع لنا س مذنبين تلطفا ... لانقاذهم من حرنار وكربة
رسول جليل احمد ومحمد ... سلالة خير القوم نور البرية
هنيئا لكم يا قوم هذا نبيكم ... عليكم باداب الرسول وسنة
فيا رب سلم دائما متواترا ... على روحه الصافى الزكى وتربة
ويا رب اكرم صحبه وعياله ... ووفرهم يا الفضل فى روض جنة
ويا ربنا ارزق ندوة العلماسطوة ... على اهلها انزل سحائب رحمة

قصيده مولوى ابو الانوار محمد عبد الغفار صاحب مدرس مدرسة انوار العلوم نواب

يحن فؤادى من غرام الحبائب ... حنين فصيل بين شحراء نادب
وعيناى كالبحرين والقلب محرق ... فغرق وحرق لى معا من عجائبى
خليلى كيف اكف عن ذكر ندوة ... وذكرحماها مونس لى وصاحبى
واطواق اشواق بها فى رقابنا ... كاوشحة الغيداء فوق الترائب
فاين التحمل لى وقلبى بحبها ... يبيت على حد السيوف القواضب
رمتنى بسهم سهمها سهم عيونها ... فالقت على راسى جبال المصائب
فيا ليت شعرى كيف انى افوزها ... وحاطت بى الاشواق من كل جانب
قطوا بى لنادية كطوابى ظلالها ... جميع المشارق اعتلت والمغارب
وفاقت سناء كل نادٍ خدودها ... وضاهت ضياء الشمس بين الكواكب
وليس لها غير الافادة مطمح ... فمطلبها حق وخير المطالب
فيا صاح شف لمعان نور جبينها ... يلوح كبدر ساطع فى الغياهب
وذى ندوة كفلت بعلم وهدنة ... فيا سيدى نعم الكفيل لخائب
بعلم به قد انجلى كل مسلك ... بعلم به قد اهتدى كل ذاهب
بعلم به قد اصبح الناس مكرما ... بعلم به فنجوا شرور العواقب
بعلم به الانسان يعرف حقه ... بعلم به تعلوا اعز المراتب

ولولاه ما صنا من الشين والاذى ... ولولاه خادعنا خداع الثعالب
ولولاه ما ملنا الى الخير والرضى ... ولولاه لا احد نجا من كرائب
وهذا تراث المصطفى سيد الورى ... وهو يصون عن بوائق واصب
ورب احاديث اتت فى ثنائه ... وكم اية جاءت اعز المناقب
لبحر لدنيا كلنا عنه عابر ... هو احبس شيطان بها كالغوارب
اجلة اخيار وطلاب علمهم ... همو كالسفائن ذلكم كالقوارب
فذا خير ناد عزه هل دريته ... خزينة علم قالع للمثالب
سيمحى شيات الجهل من وقف فيضه ... ستشفى به عاهات داء المعائب
سيحيى موات العلم من نفخ روحه ... وسوف يداوى سقمنا كالطبائب
لتنظر عيانا كيف اتى تحابيا ... فود الاجانب فاق ود الاقارب
كما اهل حق اهتدى سوف يهتدى ... به كل قسيس وحبر وراهب
ستغنى هدايتها عن الناس جملة ... عبادة اوثان وطوع الكواكب
فلله در الاجتماع بضوءه ... منارة حق اجلت للذواهب
فسيق اليها من بلاد ومن قرى ... اديب لبيب ذو النهى والتجارب
فقيه فصيح قدوة مارن الورى ... خليق صديق ذو العلى والمناقب
مطيع لما قال الرسول وصحبه ... ومنقاد امر الله طيب الاطائب
وشيخ وخير وشهم عطمطم صلى الله عليه وآله وسلم ... وعريف قوم باذل للرغائب
سواد عظيم اهل حق وكيس ... شفوق بصدق لا كلعب الملاعب
فبشرى لناظمها وانصار امره ... فذا كامير ذلكم كالكتائب
حسيب نسيب نخبة ذو كرامة ... امام الهدى هاد لخير المذاهب
مطيع مطاع عابد جوف ليلة ... باحقاق حق مولع غير هائب
احبائى هذا الناد من فضل خالق ... فقد جاءه الابرار من كل لاحب
لجم الحلاحل ليس منها بامثل ... مناخ الركائب ومحط الحقائب

فداء له عرضی ونفسی کلاهما ... فانی جلیس الخیر لا من اجانب
فیا ایها الاعداء کفوا لسانکم ... فان الضغائن تحذل کل عائب
حماها من الحساد ان لسانهم ... کمهش الافاعی او کلدغ العقارب
تباغض حساد سیزری بنقصهم ... ولیس لتباغض بیه ذا یجالب
فلا تحسدن یا باغی الشر واشیا ... فهذا عطاء الله لا کسب کاسب
وذلک فضل الله یؤتیه من یشاء ... عوالله ذو الفضل العظایم المواهب
فواها لمن قد عاینوها محبة ... وبشری لرهط لیس عنها براغب
لکم فی رسول الله اسوة قوله ... فحوت علیکم ان تکونوا عیب عائب
فاسف علی نسج التناسی غفلة ... علی کل علم من نسیج العناکب
فحمدا له قد اهتدانا بیمنه ... والیوم الغبرا اشعث المآرب
فیا سادتی الآن ادعو لندوة ... فان لها خیرا لدی دعاء کواجب
فما سجعت وحد حمائم حرة ... وما سمعت اذن دعاء الرکائب
وما دام تستسع الفوارس خیلهم ... وما دام حمحمة وصهل السلاهب
فتلک الحدیقة اسقها ربنا کما ... سقیت الحدائق کلها بالسحائب
وان کنت قصر الباع یا خیر منتدی ... ولکن بمدحک انتی خیر کاتب
فحمدا له ثم الصلوة علی النبی ... خیر الخلائق ما خطوط الرواجب

مثنوی مولوی حکیم عبدالحمید صاحب رئیس پٹنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آیتِ اول زکتابِ کریم

اے توخداوندِ خدائے ہمہ ... ہست بسوے تو ہوائے ہمہ
اے کہ فرازندۂ گردون توئی ... اے کہ نوازندۂ ہر دون توئی

اے قلمت مانے ارژنگہا — وے رقمت بانے نرنگہا
اے زتو- در لالہ و گل رنگہا — برزدہ در پردہ- صد آہنگہا
آب شد از بیم تو ہر سنگہا — سیل روان گشت بفرسنگہا
ذات تو پوشیدہ و پیداہمہ — بندۂ فرمان برِ تو ماہمہ
قوتِ تحمیدِ تو- مارا- زتو — بزمِ سخن زمزمہ آرا- زتو
لعل و گہر- در دلِ خارا- زتو — غالیہ سا عنبرِ سارا- زتو
سطوتِ اسکندر و دارا- زتو — سلسلۂ جنگ و مدارا- زتو
عقل کہ تا چرخ رسا آمدہ — بر درِ تو ناصیہ سا- آمدہ
پاک ز ہر چونی و چندی توئی — خالقِ پستی و بلندی- توئی
مونسِ دلہاے پریشان توئی — رازقِ زہّاد و کشیشان توئی
زوردہِ دبدبۂ خاکیان — رتبۂ مسجودیِ افلاکیان
واسطۂ آشتیِ جان و جسم — موجدِ اعجوبہ نگارِ طلسم
ہر دو بیک نافۂ خُلّت روان — مادیِ اجساد و مجرد رُوان
نامِ تو حرزیست ز دیو و مریض — با ہمہ نزدیک زحبل الورید
از تو ہمہ- جن و بشر کوہ و دشت — باز بسویت ہمہ را باز گشت
شاہدِ تقدیسِ تو ہر خوب و زشت — صومعہ و مسجد و دیر و کنشت
برتری از حیطۂ وہم و خیال — ناطقہ در مدح و ثناے تو لال
بذلۂ گنجِ تو بہر مور و مار — زمزمہ سنجِ تو- بہ گلشن ہزار
دیدۂ فرہنگ تو دادی بما — تا کہ بسویت شودم رہنما
جمعِ رسولان تو فرستادۂ — شمعِ ہدایت تو بما دادۂ
جوششِ افضالِ تو لطفِ مزید — کرد و ازان جملہ یکے برگزید
اوجِ نبوت شدہ بر وے تمام — مظہرِ حق آمدہ احمدؐ بنام
رحمتِ عامِ حق و ہادیِ سبل — اولِ ہر ہستی و ختم الرسل

زادنِ او کنگرهٔ کسریٰ شکست | بعثتِ او عزتِ عزّے شکست
برد از یشان سرِ از کائنات | گرد برآورد زلات و سنات
شرک بتوحید از و بشد بدل | برق فنا ریخت بفرقِ هبل
چون دمِ تغیش شده آتش فشان | سر به گریبان همه گردن کشان
تازه نهالِ چمنِ عدل و داد | نو برو نو بادهٔ باغِ مراد
در کرم وجود چو بارنده میغ | بود دم رزم چو برّنده تیغ
کانِ کرم مخزنِ جود و سخا | بود دمِ معرکه شیر و غا
مُرد به طفلی اگر او را پدر | گرد یتیمی بود آبِ گهر
دودهٔ او از طرفِ امّ و اب | تا حدِ آدم همه عالی نسب
احمدِ مرسل که ز فرطِ شرف | سائر ادیان شده زو بر طرف
نورِ خدا جمله ز سر تا قدم | گوهرِ یکتائے محیطِ قدم
گرچه بود بعدِ رسل در شهود | اولِ خلق آمده اندر وجود
رحمتِ حق سایهٔ فضلِ خدا | آمد و حق کرد ز باطل جدا
مهرِ نبوت ز برِ پشتِ او | ماهِ فلک شق شده ز انگشتِ او
شاهدِ پیغمبریش در انام | ریزهٔ سنگ آمده اندر کلام
گرچه بظاهر شده امی لقب | علمِ لدن یافته از فضلِ رب
مایهٔ ناز سرورے | دُرِ یتیم یمِ پیغمبرے
یاور و یاری دهِ افتادگان | فخرِ عجم تاجِ عرب زادگان
رحمت عام از کرمِ خاصِ رب | فخرِ عجم مایهٔ نازِ عرب
چهره فروزنده ز نورِ الٰہ | سرمه کشِ دیدهٔ خورشید و ماه
حامیِ دین ماحیِ جور و ستم | روز جزا ایست شفیع الامم
در رهِ اسلام بوقتِ نبرد | از سرِ کفّار برآورد گرد
زلزله اش در دلِ کسریٰ و جم | غلغله اش در عرب و در عجم

چهرهٔ اسلام مصفا از و
منزلتِ یثرب و بطحا از و

خاتمهٔ قدر و جلالت بدو
خاتمِ منشورِ رسالت بدو

قوتِ دین قوتِ دنیا بدو
تاج و نگین دولتِ عقبیٰ بدو

باد زما الف درود و سلام
بر همه آل و همه صحبِ کرام

خاص ازانجمله برآن چار یار
کان همه بودند برادو جان نثار

حشمت بوبکرؓ ببین در جهان
در همه دلهاے کهان و مهان

چشم کشا در دلِ اعدا نگر
دبدبهٔ هیبتِ تیغِ عمرؓ

آنکه دمِ رزم چو پرچم گرفت
تاجِ حکومت ز سرِ جم گرفت

رعب خدادادِ چو در دل فتاد
زلزله در لشکرِ هرقل فتاد

دورِ خلافت چو بعثمانؓ رسید
کوکبهٔ اش تا به خراسان رسید

حملهٔ آن حیدرِ صفدر ببین
قلعِ درِ قلعهٔ خیبر ببین

ماند به تیغ و به هنر سرفراز
زمرهٔ ماتا بنر مان دراز

آن کرم و هیبتِ عباسیان
آب ازان زهرهٔ شیرِ ژیان

کوکبهٔ وجاه و حشم داشتیم
صد علمِ فتح برافراشتیم

مصر و عراق و حبش و روم و رے
اندلس و قبطیه و تختِ کے

غلغلِ صد فتح هم ایدون زدیم
طعنه برا قبالِ فریدون زدیم

روے زمین محوِ خروشِ تو بود
چرخ برین حلقه بگوشِ تو بود

غلغلِ ما رفته به هرمز و بوم
چین و تتار و یمن و شام و روم

از حشم و هیبتِ ما در جهان
لرزه فتادے به تنِ خسروان

زیب ز ما یافت کلاهِ شهی
فخر ز مان افسرِ ظل اللهی

برگ و ثمر داشته نخلِ مراد
بقعهٔ بغداد شده باغِ داد

غلغلهٔ هیبتِ ما هر طرف
اخترِ ما بود به برجِ شرف

جز حق و دخشور نه سردارِ ما
جمله سران غاشیه بردارِ ما

فخر نه از افسر شاهی بما — تاج شهی بود مباهی بما
شهرهٔ ما تا خت به آفاقها — غلغلِ ما رفت به نه طاقها
مجمع اسرارِ ریاست همه — منبعِ انوارِ کیاست همه
بر همه شاهانِ جهان سرفراز — عدل و کرم گستر و مسکین نواز
زنگی و رومی همه رامِ تو بود — گردشِ دوران همه رامِ تو بود
میزد مے بادهٔ عیش و طرب — زیرِ نگینم ز عجم تا عرب
ملکِ تو هر مایهٔ ارمانِ تو — شاه و گدا تابعِ فرمانِ تو
از مددِ خالقِ ارض و سما — ملک ستان بودم و کشور کشا
سر شکنِ شام و نریمان بدیم — قافله سالارِ کریمان بدیم
جوهرِ ما بود بگیتی علم — در کفِ ما هم علم و هم قلم
هر دو جهان وسعتِ ادراکِ ما — علم و عمل بستهٔ فتراکِ ما
شکر و هم علم پر و بالِ ما — رایت و هم خامه بچنگالِ ما
ضابطهٔ علم و چه بحثِ کلام — هر دو زما یافت وجود و نظام
هندسه و هیئت و جغرافیه — علمِ عروض و لغت و قافیه
علمِ طبیعی و الٰهی تمام — فقهه و اصول و همه علمِ کلام
بود بما جمله فنون و علوم — همچو بر افلاک درخشان نجوم
از تو هنر بود به نشو و نما — سایه فگن بر تو همایون هما
نورِ خرد شمعِ شبستانِ ما — صد چو ارسطو بدبستانِ ما
اهلِ هنر پیرو گفتارِ ما — خلقِ جهان جمله پرستارِ ما
از همه بودم به هنر بیشتر — گوے سبق برده ز اهلِ هنر
هم عربان موجدِ تیلی غراف — هم به دمِ معرکه مردِ مصاف
هم ز عرب آمده در کارها — چارهٔ آسانیِ دشوارها
موجدِ صنعت گریِ رنگ رنگ — از ورقِ وسمه برآورده رنگ

در تنِ ما بود حه تاب و توان | | رائے کہن سالی و بختِ جوان
مرتبۂ ہمت والائے من | | بود قبائے قدِ بالائے من
نہ زر و گنج نہ بدولت قرین | | زاہلِ قناعت بودم و صحرا نشین
در دلِ ما بود ہمہ اتفاق | | پاک درونہا ز غبارِ شقاق
دور شدہ غفلت و سستی زما | | سر زدہ چالاکی و چستی زما
از مددِ بخت جہانبان شدیم | | مور چہ بودیم و سلیمان شدیم
مدرسہ در قریہ بیش از شمار | | جمعِ کثیر از علمائے کبار
قوم دگر کین ہمہ اندوختند | ق | جملہ ز تعلیم من آموختند
حاملِ کالائے دکانِ من اند | | زلّہ ربایندۂ خوانِ من اند
عیش و طرب دیدۂ جوشم بدوخت | | برقِ ہوس خرمنِ ہوشم بسوخت
دعوئے اسلام کنان در نفاق | | دور ز شیرازۂ مہر و وفاق
مالِ تو در پنجۂ دونان فتاد | | علمِ تو در دستِ زبونان فتاد
ہمچو دوان تیز بہ خون کردہ چنگ | | در شدہ چون گبر و مسلمان بجنگ
جانِ تو مصروف درین قیل و قال | | چشمِ تو پوشیدہ ز کسبِ کمال
مشغلہ با جنگ و جدل ساختیم | | لطف بہ تشنیع بدل ساختیم
روز و شب افتادہ بہ بحث و نزاع | | علمِ تو بگریخت و گفت الوداع
داشتہ صد عیب نہان در بغل | | جائے ز انباشتہ سیمِ دغل
ناہمہ مصروف بہ بغی و عناد | | روز و شب آمادۂ شر و فساد
ہمت و انصاف و خرد باختہ | | جنگ و جدل پیشۂ خود ساختہ
حملۂ ادبار چو نزدیک شد | | اختر من تیرہ و تاریک شد
کاہلی و نخوت و بغض و حسد | | جملہ بگردن شدہ حبلِ مسد
چابکی و صدق و وفا و سداد | | اینہمہ گفتند مرا خیر باد
رہزنِ ہر خوبیِ من جاہلی | ق | جاہلیم را مدد از کاہلی

کاهلیم پایهٔ جوشم ببرد | جاهلیم مایهٔ هوشم ببرد
گرمیِ بازارِ مرا سرد کرد | صحبتِ مارا همه تن درد کرد
بر تنِ ما خلعتِ نام و نمود | کهنه و بگسسته همه تار و پود
جادهٔ اسلاف نه پیموده ام | شادم و گویم ز فلان دوده ام
جوهرِ شان چون نه بچنگِ من ست | موجبِ صد غیبت و ننگِ من ست
روز و شبِ ما همه در بحث و جنگ | سلسلهٔ رزق بما گشته تنگ
از سرِ ما افسر و هم تاج رفت | علم و هنر جمله بتاراج رفت
همت و توفیق زمن دور شد | روزِ سفیدم شبِ دیجور شد
در دلِ ما جهل چو مامن گرفت | بغض و نفاق آمد و دامن گرفت
حیف که با جهل شدم همنشین | صحبتم افتاد به بئس القرین
دیدهٔ ما شد ز هنر دوخته | علم شده طائرِ پر سوخته
آه - چه شد مهدی و هارون چه شد؟ | مملکت و ثروتِ مامون چه شد؟
آه - چه شد دولتِ سامانیان؟ | رشک دهِ صولتِ ساسانیان
لشکرِ تیمور چه - بابر چه شد؟ | فوجِ همایون و هم اکبر چه شد؟
شورِ عراقی و حجازی - چه شد؟ | زورِ حقیقی و مجازی چه شد؟
آه - کجایند ملوکِ کریم | بخششِ شان بدرهٔ زر بود و سیم
آن حشم و دبدبه - باقی نماند | آن قدح و شیشه و ساقی - نماند
مدرسهٔ اندلسِ ما - چه شد؟ | آه + چه شد - بار خدایا - چه شد؟
زیرِ زمین کرد - در بغا قیام! | جسمِ غفیرِ علمای کرام
ماکه فتادیم - درین خشک سال | در همه عالم - شده قحط الرجال
دور شد از ما - هنر و معرفت | عقل و خرد باخته حیوان صفت
از هنر و علم - چو آهو رمان | تیز گریزنده - چو تیر از کمان
دولتِ ما - در دگران جا گرفت | صولتِ ما - گوشهٔ عنقا گرفت

گشته درین عهد- زبون حالِ ما
دشمنِ ما- شامتِ اعمالِ ما

شد بمن- اقبالِ من- اندر ستیز
دید نهالم- ستم برگ ریز

صد گره افتاده بهر کارِ ما
سنگِ رهم زشتیِ اطوارِ ما

ریخت بلا ها ز فلک چون تگرگ
بر سرِ ما خاسته طوفانِ مرگ

کافهٔ فرقهٔ اهلِ هم
حیف که بینند بچشمِ کم

جاه و حشم رفت و نشانے نماند
قوت مرا پارهٔ نانے نماند

از بر ما تاخته اقبالِ ما
رهزنِ ادبار بدنبالِ ما

نے هنر و عقل نه تاج و نگین
بهرهٔ ما هیچ نه دنیا نه دین

دفترِ سرمایهٔ من گاؤ خورد
گاؤ ز دستم شد و قصاب برد

آه چه شد آن سر و سامانِ من
دستِ من و چاکِ گریبانِ من

آه من و لذتِ نوشینِ من!
آه- من و صحبتِ دوشینِ من!

مدعیان در پے آزارِ ما
خنده زنانند برادبارِ ما

هیچ مرا غیرت و پروا نشد
دیدهٔ عبرت هنر- وانشد

آه- چه بودیم و چه گشتیم ما
خیره سر آوارهٔ دشتیم- ما

آه- ز ثریا به ثرے آمدیم
هین- فوکجا تا به کجا آمدیم

ساغرِ خونِ ناب جگر میزنم
باد بکف سنگ بسر میزنم

شهر و دیارم همه ویرانه شد
حشمتِ من- قصهٔ افسانه شد

زندگیِ ماست عجب- زندگی
با همه بدنامی و شرمندگی

زیستنِ ماست ز مردن بتر
زشت تر از زیستنِ گاؤ و خر

گدیه کنان- در بدر افتاده ایم
الغرض از هر نظر افتاده ایم

از ستمِ دهر- به تنگ آمدیم
مهبطِ صد خواری و ننگ آمدیم

در کفِ من دانهٔ ارزن نماند
آز قه- در کوچه و برزن نماند

ماند کنون مفلسی و جانِ من
نانِ جوین نیست- در انبانِ من

باز شود زین چہ بتر کارِ من
تف بمن و زشتیِ کردارِ من

در کفِ من گرچہ نماندہ علم
لیک کہ بر دست زد ستم قلم

ہست قلم نعمتِ عظمےٰ بدان
شاہدِ من سورۂ اقرأ بخوان

علم بود باعثِ عز و وقار
علم بود مایۂ ہر افتخار

بودہ ام اُفتادہ بروے زمین
رحمتِ یزدان زد جوش از کمین

چند تنے از علماے کرام
بستہ کمر ہست بہ اصلاحِ عام

بانیِ این ندوہ و پشت و ولی
فاضلِ بیمثیل۔ محمد علی

بستہ کمر ہست بہ اصلاحِ قوم
ہیچ نہ ترسید ز انکار و لوم

از پیِ ما کردہ بسے قطعِ ارض
شکر و سپاسش شدہ بر ما۔ چو فرض

کردہ درین مادّۂ سعیِ جمیل
پیشۂ خود ساختہ یھدی السبیل

مقصدِ ندوہ۔ کنمت آشکار
گفتۂ من۔ گوش کن و یاد دار

جملہ نگاہش سوے اصلاحِ ما
سیرتِ پاکیزۂ و طرزِ بجا

برکنم از بیخ۔ نہالِ خلاف
تیغ جدل را کنم۔ اندر غلاف

زود کنم بے ہنری را علاج
تازہ دہم علم و ہنر را۔ رواج

شیوۂ تعلیم۔ بطرزِ چنان
زد دمِ مقصود شوم کامران

ما ہمہ باشیم بخلقِ عظیم
پرتوِ اخلاقِ نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم

انچہ فرو عیست خلافاتِ آن
جملہ بہ تہذیب نمایم بیان

نیز بہ نرمی کنم احقاقِ حق
جنگ و جدل را۔ بنوردم ورق

بین۔ بہ ہمین کشورِ ہندوستان
بیش ز بیش آمدہ جا ہا عیان

کفر و ضلالست درانجا عیان
ہیچ ز اسلام نیابے نشان

جملہ بگوشم بہ تدابیرِ کار
نخلۂ اسلام دہد برگ و بار

دفعِ بدی را بہ نکوئی جواب
بر روشِ خوب و طریقِ صواب

شکر کہ در خطۂ تنگِ بہار
بعدِ خزان آمدہ فصلِ بہار

در زمنِ قحط چو باران رسید — بر گلِ پژمرده - بهاران رسید
داروے او ثمرهٔ اعجاز داد — زندگیِ تازه بما باز داد
زرد شد از جورِ خزان کار و کشت — رفت دی و آمده اُردی بهشت
علم و هنر را به توصد - در کشود — زنگِ کدورت ز در و نها - زدود
پیر ندم ندوهٔ رسید و شتاب — کرد مرا عود بعمرِ شباب
ندوهٔ ما - ملجا و ما وائے ما — کرد مسیحی بمداوائے ما
ندوه بود - مایهٔ اقبالِ ما — ندوه بود - چاره گرِ حالِ ما
ندوه بود - داروے وا ماندگی — ندوه بود - آیهٔ فرخندگی
ندوه بود - زندگیِ کائنات — ندوه بود - چشمهٔ آبِ حیات
ندوه بود - مخزنِ مهر و وفا — ندوه بود - معدنِ صدق و صفا
ندوه بود - رهبرِ راهِ سداد — ندوه بود - پیکِ سبیلِ رشاد
ندوه بود - جمله زر و مالِ ما — بر فلکِ اوج پر و بالِ ما
ندوه رساند - بمراد دلم — زو شود آسانیِ هر مشکلم
ندوه بود - آئینهٔ حق نما — بهرِ مسِ ما بود این کیمیا
ندوهٔ ما - یا ورو هم یارِ ما — در همه احوال - مددگارِ ما
ندوهٔ ما - همچو مسیحا رسید — در تنِ بیجانِ جهان جان دمید
ندوه - چه خوانم که بیامد چسان — ما چو تن و ندوه بر تنها چو جان
ندوه - نه دانم که چه چیستی — تازه نهال از چمنِ کیستی
فهم - ز تجویزِ تو - بر میخورد — عقل - ز شورِ تو شکر میخورد
خاک - ز تاثیرِ تو - زر میشود — سنگ - بدستِ تو - گهر میشود
عقلِ کلی - یا ملکی - کیستی — لاجرم از جنسِ بشر - نیستی
درک بلذات کماهی رسید — شهرهٔ آت از مه بماهی رسید
ندوه بیامد - به نکوتر زمان — مائدهٔ مکرمت از آسمان

خوان کرامت که بیک گوشهٔ — چرخ زپروین نهدش خوشهٔ
کانِ گهر گنج درم خوانمش — نے غلطم خاتم جم خوانمش
مسئلهٔ آموزِ فلاطونِ خم — زنده کنِ مرده زاعجازِ قم
نسخهٔ فرهنگ وشعور ست وبس — مهرِ صفت چشمهٔ نور ست وبس
بوقلمون عرصهٔ غبرا - ازو — پست ونگون قبهٔ خضرا - ازو
بوکه نکوتر شود احوالِ من — روے بسویم کند اقبالِ من
بوکه جهد خنگِ سبک خیز تو — بر سرِ افلاک زمهمیزِ تو
سخت بکوشید به تدبیرِ کار — نیک بجوشید درین کاروبار
هان کمرِ عزم به بندید چست — بادلِ پرهمت وراے درست
خیز و کمر چست بکارت ببند — هان برهش تیز بکن گامِ چند
بوکه نکوتر شود احوالِ ما — تاب زند نیّرِ اقبالِ ما
سهل شود تا همه دشوارِ ما — غیرتِ گلزار شود خارِ ما
چشم گشا قولِ مرا گوش کن — از چهِ غفلت بدر آهوش کن
بحث به بیهوده سرائے مکن — ژاژ مخواهر زه درائی مکن
گردِ تعصب تو بیفشان زدل — نیک بیندیش وبشو منفعل
بهر خدا نیش مشو نوش باش — روے مگردان همه تن هوش باش
درمددِ ندوه بصد جان بکوش — پیش بیا بادهٔ خلّت بنوش
صاف پدیدست وعیان آشکار — روشنیِ ندوه کشمس النهار
دیدهٔ خفاش اگر گشت کور — گرد نشیند نه بدامانِ هور (آفتاب)
خشک نه دریا شود از تابِ قیظ — مفت مشو موردِ موقا بغیظ (شدت گرما)
خاک با فلاک کجا - همعنان — زاغ به طوطی نشود - همزبان
پیرویِ ندوه کن وشاد باش — از قفسِ مدبری آزاد باش
چارهٔ احکامِ اساسش کنید — قدر شناسید وسپاسش کنید

رسمِ سلف جاری و ساری کنید
پیشِ خدا گریہ و زاری کنید

گرچہ بتر شد ہمہ افعالِ ما
کرد خدا رحم بر احوالِ ما

رو بسوے حمد و ثنا آورید
شکرِ خداوند بجا آورید

بر سرِ ما ظلِّ عدالت نما
قیصرۂ ملکۂ وکٹوریہ

جز خبرِ داد ہوس نیستش
پرسشے از مذہبِ کس نیستش

جملہ رعایاش بہ مہد امان
از غم دہر و بہ خوشی تو امان

از کرمش در کنفِ امنِ عام
جلسۂ این ندوہ گرفتہ نظام

مدحتِ این ندوۂ غم اکردا
کے شود از فکرِ پریشان ادا

منظوم داشتہ طولِ کلام
بہ کہ نمایم بدعا اختتام

تا کہ شود گردشِ ہفت آسمان
بر روشِ جادۂ نظمِ جہان

ندوۂ ما تازۂ و آباد باد!
خاطرِ احباب بدو شاد باد!

وجد کنان۔ دست بہ تحسین زنید
در پسِ او غلغلِ آمین زنید

قصیدۂ حاجی سید نور الرحمن صاحب خلف مولوی حافظ سید ندر الرحمن صاحب

رئیسِ پٹنہ

خوشا زمانہ کہ مہمان ہے ندوۃ العلما
بہت رفیع ہوا آج خطۂ پٹنا

سُنا ہی کرتے تھے کانونسے جسکا ہم شہرہ
زہے نصیب کہ آنکھونسے آج دیکھ لیا

یہ صورتین متبرک جسے خدا دکھلائے
یقین ہے کہ خدا کا وہ دیکھ لے جلوا

عجب نہین ہے کہ ہم انکی خدمتین جو کرین
تو قدسیانِ فلک کا ملے ہمین رتبا

خدا کی شان کہ ذرّے یہ سرفراز ہوے
لڑائین آنکھ اگر آفتاب سے تو بجا

ہوا ہے مطلعِ انوارِ قدس آج یہ گھر
تمام شہر مین پھیلی ہوئی ہے اسکی ضیا

عجیب طرح کی اک کیفیت ہی نورانی
ہمین تو برقِ تجلی کا ہوتا ہے دھوکا

ہماری آنکھین نہ بھولین گی آج کی صحبت
زمانہ یاد کرے گا ہمیشہ یہ جلسا

ہماری آج زمین آسمان پر پہونچی
کچھ اور ہو گیا اب اپنا آسمان اونچا

انھین کی ذات مقدس ہی واجب التعظیم
یہی وہ لوگ ہین جو انبیا کی ہین ورثا

ہماری قوم کے سرتاج دین کی سردار
ہمارے خضر طریقت ہمارے راہنما

بڑا بھروسہ جسے کہتے ہین خدا پر ہے
خدا کے بعد انھین پر ہمارا ہے تکیا

ہماری ڈوبتی کشتی کے ناخدا ہین یہی
ہمارا پار لگائینگے بس یہی بیڑا

انھین کی سعی جمیلہ کا یہ نتیجہ ہے
کہ آج تک ہے زمانہ مین علم کا چرچا

نشان منزل مقصود یہ بتاتے ہین
انھین کے فیض سے ملتا ہی لامکان کا پتا

انھین کے نام سے شوکت ہے دین کی قائم
انھین کے دم سے ہی اسلام آج تک زندا

یہی تو خضر ہین سرچشمۂ شریعت کے
ہی جسکا چشمۂ حیوان سے بڑھکے ہر قطرا

انھین کے نور سے چھنٹ چھنٹ گئی ہی ظلمت کفر
انھین کے نام سی کانپ اٹھتے ہین عدوے خدا

ہم انکا کیون نہ کرین احترام اور اعزاز
جہان بھر مین کوئی ہے بھی انکا ہم بلا

علاوہ اسکے ہی اک وجہ اقتدار کی اور
کہ جسنے انکا بڑھایا ہے اور بھی پایا

وہ کیا کہ انکے جو اغراض اور مقاصد ہین
کہ جنکے واسطے قائم کیا گیا ندوا

بذاتہ وہ ہمارے لیے بہت ہین مفید
بنفسہ وہ ترقی قوم کی ہے بنا

یہ بات اور ہے ناحق مخالفت کرین
ملاحظہ کرین اسکے مقاصد حسنا

بہت ہی خوب ہین سب غرضین اسکی باتعمیم
علے الخصوص یہ مقصد ہی کسقدر عمدا

کہ جتنے جھگڑے ہین آپس کے سب کو دور کرین
مٹا دین حرف غلط کیطرح ہر اک جھگڑا

لگا دین شارع اعظم پہ دین و دنیا کے
دیکھا دین وہ کہ جو خطرہ سی پاک ہو رستا

یہ پوچھتے ہین کہ ندوہ کا جب یہ منشا ہی
اور اس مراد سے باہم ہوے ہین سب علما

تو کیا یہ فرض نہین ہی کہ ہم کرین تائید
مگر سنو کہ عجب حال ہے زمانے کا

ہے چار سمت سے بس اعتراض کی بھرمار
تمام ہند مین پھیلا رکھا ہے اک جھگڑا

اور اعتراض بھی ایسے ہین کچھ کج و کاوک
کہ جنکا کوئی نتیجہ نہین عجب کے سوا

کوئی تو کہتا ہے اسکے محال ہین مقصد
کسیکا قول کہ ندوہ کی ہی ضرورت کیا

ہمارے شہر کی کچھ لوگ یہ بھی کہتے ہین
کہ اس سے فائدہ پٹنہ کو کچھ نہین پہونچا

مگر جو قوم کی حالت پہ اک نظر ڈالو
تو سخت قابل عبرت نظر پڑے نقشا

تمام قوم پہ اک خبطگی سی چھائی ہے
مخالفین پہ الزام کچھ نہین اسکا

ہمین رہی نہین اب نیک و بد مین کچھ تمیز
غضب کا چشم بصیرت پہ پڑگیا پردا

وہ کام کرتے ہین جنکا کہ ہو بُرا انجام
وہ راہ چلتے ہین دانستہ جسمین ہے خطرا

جو اصل پوچھو تو ہم ایسے آنکھ والون سے
ہزار مرتبہ اچھا ہے آنکھ کا اندھا

نہ ہاتھ کام کے قابل نہ پاؤن چلنے کے
نہ گوش ہین شنوا اور نہ چشم ہین بینا

ہماری مردہ دلی کی یہ پہونچی کیفیت
کہ بالمقابلہ زندہ ہے قبر کا مردا

نہ ولولہ ہے کوئی اور نہ حوصلہ کوئی
ہمارے جوش کا بازار یہ ہوا ٹھنڈھا

وہ حد سے بڑھگئین بداعتدالیان اپنی
کہ جسنے دین کا رکھا ہمین نہ دنیا کا

یہی تھی وجہ کہ نا اتفاقیان پھیلین
کہ جس سے ہوگئے ہم ایک دوسرے سے جُدا

یہ عیب آیا جو ہم مین تو سارے عیب آئے
ہوئین اسی سے ہزارون قباحتین پیدا

پہاڑ ٹوٹا تو بے وزن یہ ہوے ذرے
اوڑاتی پھرتی ہے جس سمت چاہتی ہے ہوا

خود اپنے ہاتھ سے ہم کھودتے ہین قبر اپنی
کہ اوسمین دفن کرین اپنے ہی ہم زندا

شکار کرتے ہین اپنے غضب کا اپنے کو
چھری سے اپنی ہم اپنا ہی کاٹتے ہین گلا

عیوب جتنے ہین دنیا کے دیکھ لو ہم مین
ہنر کا ڈھونڈھے کہین نام کو پتا نہ پتا

یہ امر وہ ہے جس ہون ہزار مین اچھے
تو اونپہ ہوتا ہے اطلاق حکم مستثنا

مگر یہ بات کہ ہم مین سے اکثر افراد
تو اونکا پہلے سے بالکل بدل گیا نقشا

نہ وہ حمیت قومی نہ وہ شرافت نفس
نہ وہ لیاقت ذاتی نہ وہ لحاظ و حیا

نہ ہمکو پاس ادب ہی کسیکا اب باقی
نہ ہمکو فرق مراتب کا کچھ لحاظ رہا

نکل نکل گئے ہین اپنی اپنی حد سے سب
نہ بوڑھا بوڑھا ہے باقی نہ لڑکا ہی لڑکا

غضب کہ ترک محاسن کو جانتے ہین مستحسن
ستم کہ کسب فضائل کو جانتے ہین بُرا

غضب غضب کہ اوامر سے اجتناب کرین
ستم ستم کہ نواہی کو سمجھے ہین اچھا

ستم تو یہ ہی کہ اسلام کو ذلیل کرین
اور اوسپہ طرّہ مسلمان ہونے کا دعوا

کہان یہ ہم سے مسلمان اور کہان اسلام
بہ بین تفاوتِ رہ از کجاست تا بہ کجا

ہماری ذلتین جو کچھ ہوئین وہ خیر ہوئین
زمانہ سے نہین اسکا ہمین کوئی شکوا

بڑا ستم یہ ہوا جسکا ہمکو رونا ہے
ہمارے ہاتھ سے اسلام ہوگیا رسوا

ہم اپنی ہاے تباہی کی کیا کرین تفصیل
خلاصہ یہ کہ زمانے نے ہمکو لوٹ لیا

یہ حال زار تو ہم سب کا ہی علی الاجمال
رہے وہ جنکا معزز خطاب ہی علما

تو انکی شان مین ہم کسطرح زبان کھولین
بہت رفیع ہے انکا عوام سے طبقا

نہین ہے اسمین کوئی شک کہ انمین وہ برا
ضرور قوم سے ہین مستحق مدح وثنا

جو اپنی قوم کی تعلیم و تربیت کرکے
ہمیشہ اوسکو دکھاتے ہین راستہ سیدھا

دکھایا کرتے ہین خود اتحاد کی راہین
بتایا کرتے ہین نا اتفاقیون کو برا

پڑھاتے رہتے ہین خلقِ محمدی کا سبق
سُنایا کرتے ہین تہذیبِ نفس کا قصّا

سدھارتی ہین وہ عادات اور خصائل کو
سنوار دیتے ہین اخلاق کا وہ پیرایا

زبان مین ڈھونڈھے ہمین لفظ تک نہین ملتے
کہ جیسا چاہیے ویسا ہو اونکا شکر ادا

رہا یہ امر کہ اون مین سے اکثر حضرات
تو اونکا حال نہ پوچھو کہ کیا ہے اور کیسا

ہم اونکے حال کی تشریح کرتے ڈرتی ہین
گھسیٹ دین نہ کہین سُنکے کفر کا فتوے

بھلا بتایئے کسکی یہ شامت آئی ہے
کہ اونکے مُنھ سے جہنم کا بن رہے کُندا

یہ چاہتے ہین کہ ہم اونکا حال کچھ نہ کہین
مگر بغیر کہے بھی رہا نہین جاتا

بہت ہی قابلِ افسوس اونکی حالت ہے
کہ آنکھ والون کو آتا ہے دیکھکر رونا

تمام فرقون نے برپا کیا ہی آپس مین
وہ معرکہ کی لڑائی کہ الامان کی ہی جا

خدا کو علم کہ ہنگامہ کیا ہو محشر مین
یہین مچی ہوئی ہے اک قیامتِ کبرےٰ

یہ حال پہونچا ہی اور اوسپہ خوش ہین سب کے سب
تو دیکھکر متبسم ہین زیرِ لب عقلا

خیال کیجیے۔ انصاف شرط ہے آخر
ہمارے واسطے یہ کسقدر ہے نازیبا

مخالفون کے مطاعن کا تو جواب دین
کہ ہو رہا ہے خود اسلام پر عجب حملا

نہ کچھ ثقالتِ الفاظ کا دھیان کرین — نہ کوئی اونکو ہو تشنیعِ وطن کی پروا
وہ چاہے کتنا ہی سخت و درشت کہہ جائین — وہ چاہے کیسا ہی سخت اعتراض ہو اُنکا
وہ خواہ لفظ ہون اونکی غُلو لہای تفنگ — وہ خواہ زہرِ ہلاہل ہو اونکا ہر فقرا
کوئی یہ کہتا ہی جب تک رہیگا یہ قرآن — کسیطرح نہ مہذب بنے گی یہ دنیا
کہ جاہلانہ حکایات سے ہی یہ معمور — تعصّبانہ خیالات پر ہی اسکی بنا
یہ کل کا ذکر ہے کیا کیا کہا نہ لوگون نے — خدا نہ پھر کبھی سنوائے یہ بُرا کلما
کوئی یہ کہتا ہے قرآن کی سب غلط احکام — جدید فلسفہ اِنکو روا نہین رکھتا
کسیکا قول کیا اسلام لغو ہی بالکل — کہ اسمین کچھ نہین شہوت پرستیونکے سوا
کسی نے اور جو بڑھ چڑھ کے اعتراض کیے — تو صاف بانیِ اسلام پر کیا حملا
زبان درازیان پھر ایسی ایسی دکھلائین — کوئی دقیقہ تو شاید اوٹھا نہین رکھا
مگر یہ باتین تو سن سن کے ہو رہین خاموش — ذرا حمیّت و غیرت ہماری دیکھیے گا
اور اپنی قوم پہ کیا کچھ نہ تیزیان دکھلائین — چھری لیے ہوے موجود ریتنے کو گلا
بس ایک رنگ مین ڈوبی ہوئی ہی ساری قوم — کوئی ہون اسمین ادانی ہون یا کہ ہون اعلیٰ
کرو جو غور تو بس سب کا ایک نقشہ ہے — بگڑ گیا ہے ہمارا تو آوے کا آوا
خلاصہ یہ کہ زمانے کے دست برد سے آج — ہمارا حال وہ باقی نہین رہا کہ جو تھا
ہماری جبکہ یہ اوجھی ہوئی ہے بیماری — تو کیا ضرور نہین ہی کہ ڈھونڈھین کوئی دوا
بتائیے کہ جب ایسی تباہ ہو حالت — تو ہمپہ فرض ہوا یا نہین علاج اِسکا
ضرور چاہیے ہمکو کہ کوئی چارہ کرین — سعی سے ہاتھ اوٹھا بیٹھین اسکے کیا معنے
یہ کیا کہ بیٹھ کے اپنے گھرونکے گوشونمین — بہائین آنکھ سے ہر وقت خون کی دریا
یہ کیا کہ رحمتِ خالق سے ہوکے بس مایوس — خلاف اسکے جو قرآنِ پاک مین آیا
نہ ہاتھ پاؤن ہلائین نہ کوئی فکر کرین — نہ اونسے کام لین فطرت نے جو دیے ہین ہمکو
یہ کیا حضیضِ جہالت مین بس گرے تو گرے — سمجھ لین یونہین کہ ابتو محال ہے اوٹھنا
یہ کیا کہ جاری ہی رہنے دین اون خصائل کو — کہ جنکا عقل کے نزدیک ترک ہے اولیٰ

یہ کیا کہ نفسِ رزیلہ کی پیروی کرکے
اسیطرح سے رہین ہم اسیرِ حرص وہوا

بڑھائین اور بھی نفسانیت کو کچھ اپنی
گھٹائین اور بھی وقعت کا اپنی کچھ پایا

یہ کیا کہ گتھیان آپس کی یون ہی رہنے دین
ہمارے کام مین جس سے غضب کا پیچ پڑا

یہی ہی ہمکو مناسب کہ اس زمانہ تک
بلاسبب بھی اوٹھایا کرین نیا فتنہ

نہین۔ ہمین نہین لازم کسیطرح ہے اب
کہ اک تو ہوچکے رسوا۔ کچھ اور ہون رسوا

اب اونکو جانے دین جو کچھ کہ ہوچکے جھگڑے
گذشتہ را صلوات احتیاطِ آیندہ

کدورتون کو نکالین ہم اپنے سینون سے
ملے رہا کرین شیر وشکر کیطرح سدا

ہم ایک دوسرے سے پھر کرین وہ ہمدردی
ہمارے اگلے بزرگون کا جیسا تھا شیوا

خدا پہ رکھکے نظر اور دلون کو کرکے قوی
دکھائین اپنی ترقی مین ہمتِ اعلےٰ

بلند ہمتین کرلین تو پھر ہے سب آسان
ہزار کوس کا دم بھر مین طے کرین رستا

پہاڑ آئے تو سینہ سے ریل دین اوسکو
اور ایک جست مین ہم پھاند جائین بس دریا

قدم سے ناپ دین کیسی ہی صعب ہو گھاٹی
مجال کیا کہ ہمین روک لے کوئی صحرا

ہمالیہ کو ابھی ہم اکھاڑ دین جڑ سے
پلٹ دین چاہین تو دریاے نیل کا دھارا

جب ایسے ایسے اہم کام ہوسکین آسان
تو ایسی ویسی بھلا دقتون کا تذکرہ کیا

کمر کو چست کسین ہمتین بلند کرین
قدم اوٹھائین اودھر صاف ہو جدھر رستا

سمجھکے ایسا کوئی کام اختیار کرین
کہ جس سے دین بھی حاصل ہو اور ملے دنیا

نہ یہ کہ ایسا ہو دنیا مین انہماک ہمین
کہ بھول کر بھی نہ آئے کبھی خیالِ خدا

ویا ہون دین مین کچھ اسطرح سے مستغرق
کہ تنگ کرنے لگے ہمکو حاجتِ دنیا

ہمین ہے فرض معاش ومعاد کی اصلاح
ملین یہ دونون تو البتہ پھر خوشی کی ہے جا

ہمارے ایسا تو پھر کوئی خوش نصیب نہین
یہ ہو تو نازشین جتنی کرین وہ سب زیبا

رکھین خواصِ طبیعی دہر پر بھی نظر
کہ جو رہا ہے ہمیشہ سے شیوۂ عقلا

کرین خصائصِ فطری قوم پر بھی نگاہ
کہ یہ ضرور ہے حسبِ ہدایتِ حکما

ضرور تون پہ زمانے کی خوب غور کرین
یہ خوب دیکھ لین چلتی ہے کس طرف کی ہوا

اصول یہ ہے رفتار کا ترقی کی
کہ مستقل ہو اگرچہ ہو تھوڑی آہستا

اور ان مقاصد و اغراض کا طریق حصول
ضرور ہے کہ مہذب ہوا ور شایستا

تو یون تو صورتِ ذہنیہ ہین بہت لیکن
وقوع مین نہین آئین تو اونسے فائدہ کیا

مگر وہ شکل کہ جسپر عمل درآمد ہو
ہمارے فہم مین ہی شکل ندوۃ العلما

یہی تو اسکی مرادین ہین مدعا ہین یہی
اسیکا شوق سے ندوہ اوٹھاتا ہی بیڑا

دلا رہا ہے یہ امیدین ایسی ہی دل کو
یہی اصول برتنے کا کرتا ہے وعدا

اسی کے ہاتھ سے پائینگے دولتِ جاوید
یہی دکھائیگا پھر ہمکو علم کی دنیا

یہی ہے وجہِ فلاح اور ذریعۂ اصلاح
یہی ہماری ترقی کا ہے بڑا زینا

عجب نہین ہے کہ ندوہ دکھا دے یہ اعجاز
ہماری قوم کے مردون مین آئے جان تازا

یہ اعتراض کہ مٹنہ کو اس سے کیا حاصل
کرو جو غور تو ایسا نہین ہے کچھ بیجا

جو بات سچ ہی وہ اپنی جگہ رہیگی سچ
مخالفین کا وہ قول ہو کہ ہو اپنا

یہ مسئلہ تو مسلّم ہے اک زمانہ سے
کہ خود ترقیِ کل ہے ترقیِ اجزا

فلاحِ ذاتیِ افراد بھی ضروری ہے
کہ یہ فلاح و ترقی قوم کی ہے بنا

ملاحظہ کرو اس مطمحِ نظر سے اگر
تو یہ غرض بھی کسی کی نہین ہے نازیبا

ریاضتین جو کرین ہم تو اوسکا پھل کھائین
یہ کیا کہ سعی کا ہمکو نتیجہ ہی نہ ملا

تو پھر وہ سعی ہماری ہے داخلِ حسنات
ہمارے نفع کا پہلو اگر نہین نکلا

روپے بھی نذر کرین کوششین بھی صرف کرین
ہمارے شہر کو کیا اسکا فائدہ پہونچا

مگر یہ مسئلہ ندوہ سے پوچھنے کا نہین
خود اہلِ شہر پہ واجب ہے سونچنا اسکا

یہ اعتراض اگر ہے تو خود ہمین پر ہے
جواب وہ نہین اسکا کسی طرح ندوا

ہمارا کام ہے خود ہمکو چاہیے ہے فکر
نکالین اپنی ترقی کا ندوہ سے شعبا

رہی یہ بات کہ وہ کون سا طریقہ ہے
کہ جس سے ندوہ سے کچھ بہرہ مند ہو پٹنا

جو ہین منافعِ دینی و دنیوی اِسکے
ہمارے شہر کو بھی انمین کچھ ملے حصّا

تو اس خصوص مین ہوتی ہی یہ ہماری رائے
خدا کرے کہ سبھون کے ہون متفق آرا

کہ ایک مدرسہ اس شہر مین بھی ہم کھولین
اوسی طرح پہ کہ ندوہ نے ڈالی جسکی بنا

بعینہ وہ یہان ہو طریقۂ تعلیم
کہ مستفیض ہین اب جس سے ندوہ کے طلبا

یہ اعتراض اگر ہو کہ اسکے اخراجات
کہان سے ہوگا اس افراط سے ہم چندا

تو یہ مقام تردد نہین ہمارے لئے
شکستہ حال بہت ہے مگر ہی پھر مٹیا

لحاظ کیجیے اس شہر کی طبیعت کو
مثال کے لیے کہنا پڑا ہمین اسجا

جب اہلِ شہر نے کھولا محمدن اسکول
تو چار سمت سے گویا روپون کا مینہ برسا

جہان کہ دین کی تعلیم ہے فقط ضمناً
نہین تو پوری ہے تعلیم دنیوی گویا

وہان تو شہر نے دریا دلی یہ دکھلادی
چہ جاے آنکہ ہو تعلیم دینیات اجرا

جہان بدرجۂ اکمل ہو دین کی تعلیم
جہان سے نکلین علوم و فنون کے دریا

جہان سے مجتہدِ عصر بنکے سب نکلین
جہان سے فاضلِ جیّد کا ہو عطا تمغا

وہ مدرسہ کہ جو اس شان و اہتمام کا ہو
معاونت نہ کرے شہر اوسکی ممکن کیا

بقدرِ حیثیت اس مدرسہ مین سب دینگے
کرینگے اوس پہ تو سب لوگ جان و مال فدا

غرض کہ مدرسہ ایسا اگر کھلے کوئی
تو اوسکے چلنے مین ہمکو نہین ذرا شبہا

ہم اہلِ شہر گر اصلاحِ واقعی چاہین
تو بس یہ راے بہت ہی انسب و اولے

اسی کی ہم کرین تعمیل متفق ہوکر
کہ پھر نہ اپنی ترقی مین شک ہے اصلا

اور اوسکے ساتھ رہے یہ خیال بھی ہر دم
کہ وہ نہ فوت ہو مقصد ہی جو کہ ندوہ کا

رفاہ عام جو ہے شرطِ اعظمِ اسلام
ہر ایک مذہب و ملت کی جو ہی اصل بنا

ہم اس طرف سے نہ غافل رہین کسی صورت
ہمیشہ ہم تہ دل سے کیا کرین یہ دعا

وہ امر خاص جو مقصودِ اصل ندوہ ہی
خداے پاک کرے اپنے فضل سے پورا

ہمیشہ اسکو ترقی روز افزون ہو
زیادہ بڑھتا رہے اسکا چار سو شہرا

قطعہ مصنفہ سید عبد الحق سلمہ خلف مولوی حافظ فضل حق صاحب آزاد رئیس بانکی پور

رہے آباد تیرا بوستان اے ندوۃ العلما
نہ یہ غنچے گلستان مین نہ یہ گل باغِ رضوان مین

جو تقریرین سنین اس گلشنِ شاداب مین آکر
کہان ایسے ترانے نغمۂ مرغِ خوش الحان مین

وہ تاثیرین کہ جنسے زندۂ جاوید ہو انسان
یہان کی پاک تقریرون مین ہون یا آبِ حیوان مین

کہان مین بے زبان یارب کہان یہ جلسۂ علما
وہ نسبت بھی نہین پاتا جو ہو مور و سلیمان مین

ملے اک طفلِ مکتب کو اجازت نظم خوانی کی
یہ معنی ہین کہ پھیلے شوقِ اطفالِ دبستان مین

جو کچھ دیکھا فرشتون نے مرے دیکھا نہ خواب اسکا
بہت گل باغ مین دیکھے بہت شمعین شبستان مین

نہین ہین جانیوالی یہ مقدس صورتین دل سے
سراپا نور ہین شمعِ ہدیٰ یہ اہلِ ایمان مین

نہین ہم بھولنے کے حاکمانِ عدل پرور کو
ہے انکا ہم مین ہونا جان ہونا جسم بیجان مین

جدا ہو امتِ احمدؐ سے کیونکر امتِ عیسےٰؑ
پڑھا ہی آیۂ لَیْسُوْا سَوَاءً ہمنے قرآن مین

خدا وہ دن کرے کالج سی جب نکلین تو ہم دیکھین
کہ ہے دارالعلوم اک مثل کالج ہم مسلمان مین

وظائف کی ضرورت

دارالعلوم مین تعلیم و تربیت کی عمدگی اگرچہ اس اعتبار سے کہ وہ ہنوز ابتدائی حالت مین ہی اس قابل نہین ہے کہ اسپر قناعت کیجائے یا ہم اسکو بطور نتیجہ کامیابی ملک کے سامنے پیش کرین لیکن طرز تعلیم کی خوبی اور مدرسین کی محنت شاقہ کیوجہ سے مدارس مع جودہ مین وہ خاص امتیاز کی نظر دنسے دیکھی جاتی ہی اسیواسطے چند روز مین اسکی شہرت ملک مین پھیل گئی اور ہر طرف سے طلبا نے دارالعلوم مین داخل ہونیکی خواہشین ظاہر کین اور روز بروز انکی آمادگی بڑھتی جاتی ہی مگر مسلمانونکی حالت یہ ہی کہ انکا اکثر حصہ افلاس اور تنگدستی مین مبتلا ہی تنی استطاعت نہین رکھتے کہ اپنے صرف سے اولاد کو تعلیم دلاسکین وہ اسکے خواہشمند ہوتے ہین کہ تعلیم و تربیت کے انتظام کے ساتھ انکے مصارف خورد و نوش کا بار بھی دارالعلوم اٹھائے اور دارالعلوم مین کمی سرمایہ کیوجہ سے اتنی گنجائش نہین ہے کہ کثرت سے طلبہ کو وظیفے دیے جائین لہذا اس بات کی حاجت ہی کہ جنکو خدا نے استطاعت عطا فرمائی ہی وہ منجملہ مصارف کثیرہ کے حسبتہ للہ ایک وظیفہ کا صرف بھی اپنے ذمہ گوارا فرمائین تاکہ علما اور شرفا کی اولاد جو بے استطاعتی کیوجہ سے جاہل ہی جاتی ہی انکے صرف سے پڑھ لکھ کر انکے واسطے صدقۂ جاریہ بنجائین اور انکی عالی ہمتی سے ایک اعلی نمونہ تعلیم یافتہ گروہ کا ہاتھ آئے جس سے اسلام کی عظمت اور مسلمانونکی سرفرازی حاصل ہونیکی توقع ہی۔

وظیفے کی مقدار پانچ روپیہ ماہوار رہی جس سے مصارف سکونت خورد و نوش وغیرہ پورے کیے جاتے ہین یہ مقدار ایسی نہین ہی جسکو ہماری روسا خوشی سے انگیز نہ کرسکین ایسی تقریبین کثرت سے ہوتی رہتی ہین جنمین ہزار ہا روپیہ ایک دن مین اڑا دیا جاتا ہی پھر اس سے نہ دینی فائدہ کی انکو توقع ہی نہ دنیوی نیکنامی حاصل ہوتی ہی۔ اور اسمین تو ہم خرما و ہم ثواب کا مضمون ہی دنیا مین بھی نیکنامی اور آخرت مین بھی خداوند عالم کی خوشنودی اور حضرت صلعم کا تقرب اس سے بڑھکر کون دولت ہی اور اس سے بہتر کیا مصرف ہوگا توجہ اور ہمت درکار ہے علاوہ اسکے اخوت اسلامی بھی اسکو متقاضی ہی کہ جو لوگ اپنی بے استطاعتی سے علم حاصل نہین کرسکتے انکی دستگیری کیجائے حدیث مین آیا ہی کان اللہ فی عون العبد ما کان العبد فی عون اخیہ یعنی اللہ اپنے بندے کی مدد کرتا ہی جبتک وہ بندہ دوسرے بندے کی مدد کرتا رہتا ہی۔ لہذا روسای اسلام سے امید ہے کہ وہ توجہ فرماکر وظائف کے واسطے سرمایہ مہیا کردینگے تاکہ اس سے غریب طلبا کی مدد کیجائے

قواعد رکنیت ندوۃ العلما

۱ ہر مسلمان کم از کم دو روپیہ سالانہ دینے پر ارکان ندوۃ العلما مین شامل ہو سکتا ہی عطیے کی مقدار ہر شخص کی مقدرت اور فیاضی پر موقوف ہی۔

۲ ارکان ندوۃ العلما کے فرائض حسب ذیل مندرج ہین (۱) حکام شرعیہ کا پورا احترام کرنا (۲) باہمی اتحاد و ارتباط کو بڑھانا (۳) ندوۃ العلما کے مقاصد و اغراض کی انجام دہی مین پوری کوشش کرنا۔

۳ روداد جلسۂ سالانہ ارکان ندوۃ العلما کو بلا قیمت دیجائے گی اور جلسۂ عام مین اُنکو تجویز پیش کرنے اور پیش شدہ تجویزون پر رائے دینے کا حق ہوگا۔ اور جلسۂ انتظامیہ مین ممبری کے واسطے منتخب ہو سکین گے بشرطیکہ پوری ہمدردی اور دلچسپی ندوۃ العلما سے رکھتے ہون اور رکنیت جلسۂ انتظامیہ کے فرائض ادا کر سکتے ہون

۴ اراکین کو وہ کتابین جو اُنکی رکنیت سے پہلے شائع ہو چکی ہین پوری قیمت پر اور سالِ رکنیت کی کتابین باستثنای روداد کے نصف قیمت پر مل سکین گی۔

اطلاع

جمادی الاولے ۱۳۱۶ھ سے دار العلوم کے درجۂ ادنا کا افتتاح گولہ گنج لکھنؤ مین ہو گیا ہی۔ اِمین وہ طلبا لیے جاتے ہین جو فارسی مین کافی استعداد رکھتے ہون اور اُنکی عمر پندرہ برس سے زیادہ نہو۔ جو دار الاقامہ مین رہکر پڑھنا چاہتے ہین اُنسے بابت مصارف خورد و نوش و قیام کے پانچ روپیہ ماہوار لیے جاتے ہین جو شخص مدرسے مین داخل ہونا چاہتا ہو اُسکو دفتر ندوۃ العلما لکھنؤ سے پہلے قواعد داخلہ منگوا کر دیکھ لینا چاہیے۔

وَمَنْ يَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ فَقَدْ هُدِيَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ

روداد

اجلاس ہشتم ندوۃ العلما

منعقدہ ۲۳-۲۴-۲۵-۲۶ شعبان ۱۳۱۹ھ مطابق ۵-۶-۷-۸
دسمبر ۱۹۰۱ء روز پنجشنبہ۔ جمعہ۔ شنبہ یکشنبہ واقع کلکتہ۔

حسب ایمای
مجلس انتظامیہ ندوۃ العلما

محمود المطابع پریس کانپور میں چھپی



ای غنی ذاتِ تو از اقرار و از انکارِ ما	بی نیاز از ما و از پیدائی و اظہارِ ما
نی بہارت ہستی مانی خزانت نیستی	ای بہارت بی تعلق از گل و از خارِ ما

ایاک نعبد و ایاک نستعین و نصلی و نسلم علے سیدنا و مولانا محمد و آلہ و صحبہ اجمعین۔

مذوۃ العلما کا آٹھوان سالانہ جلسہ ہندوستان کے دارالسلطنت کلکتہ مین ہوا۔ کامیابی سے ہوا یا ناکامی سے اسکا فیصلہ وہ حضرات کر سکتے ہین جو اس جلسے مین موجود تھے یا جو اس کارروائی کو ملاحظہ فرمائین گے۔

نشیبی صوبے کے حالات بالاے ہند کے حالات سے بہت کم ملتے جلتے ہین مردم شماری کے رو سے مسلمان اس صوبے مین کچھ کم نہین ہین۔ مگر افسوس ہے کہ جس بلا مین عام طور پر مسلمانان ہند گرفتار ہین اسمین انکا نمبر سب سے بڑھا ہوا ہے۔ یہ سخت حیرت انگیز بات ہے کہ بنگالی ہندو انکے دوش بدوش ہر حیثیت سے ترقی کرتے اور یہ روز بروز گرتے جاتے ہین۔ بنگالی ہندوون نے صرف مغربی علوم و فنون مین ترقی نہین کی بلکہ اپنے مذہب اور اپنی زبان کو اس درجہ فروغ دیا ہے جسکو خیال کر کے حیرت ہوتی ہے۔ بنگلہ زبان کو اُنھون نے اپنی قومی زبان سمجھ کر علوم و فنون کے ذخیرون سے مالا مال کر دیا ہے

اور اسپر قناعت نہین کی ہر روز انکا قدم آگے بڑھتا جاتا ہے۔ اِسکے برعکس ہمارے مسلمان بھائیون کی یہ حالت ہو کہ وہ ہر حیثیت سے گرتے اور قدم پیچھے ہٹاتے جاتے ہین۔ سیکڑون بنگالیون کا ہم نام سُنتے ہین جو نئے نئے مضامین پر کتابین لکھتے ہین اور انھین کے دوش بدوش مسلمانان بنگالہ اپنے اسلاف کے علمی ذخیرون سے کام لینے کی بھی قابلیت نہین رکھتے۔

یہ کسقدر افسوس کی بات ہو کہ جسکی قومیت کی بنیاد مذہب اور صرف مذہب پر ہو اور جسکا مذہب تمام دنیا کے مذہبون سے اپنی پاک اور مقدس تعلیم کے لحاظ سے ممتاز ہو اور جسکے عملدرآمد سے ہمارے اسلاف معراج ترقی پر پہونچ چکے ہون اور اپنے علمی و روحانی زور و قوت سے ایک عالم کو دنگ کر دیا ہو اُنکے اخلاف ایسی پستی اور جہالت مین پڑے ہون جنکو اپنے سر پر کی خبر نہ ہو۔ اور وہ قومین جنکے مذاہب کی بنیاد صرف رسوم اور اوہام پر ہو جنکی زبان علوم و فنون کے ذخیرون سے خالی ہو اور جنکی قوم مین ترقی کا کوئی نمونہ موجود نہ ہو وہ اپنی کوشش سے چند دنون مین اسقدر ترقی کر جائین جسکو ترقی یافتہ قومین بھی تعجب کی نگاہون سے دیکھتی ہین۔

لطف یہ ہے کہ کلکتہ۔ ڈھاکہ اور چاٹگام وغیرہ بنگال کے بڑے بڑے شہرون مین گورمنٹ کی مہربانی سے پانچ مدرسے عربی تعلیم کے لیے موجود ہین اور جہان تک ہم کو دریافت ہوا ہے ایک لاکھ چھ ہزار روپے سالانہ اپر صرف ہو رہا ہے جسمین سے پچاس ہزار روپے گورمنٹ شاہی خزانے سے دے رہی ہے اور چھپن ہزار روپے محسن فنڈ سے وصول ہوتے ہین علاوہ اسکے ہندوستان کے جس عربی مدرسے کو جاکر دیکھیے اسمین بہ نسبت دوسرے ملک کے باشندون کے بنگالی طلبا زیادہ نظر آئین گے مگر اِس کا خاطر خواہ نتیجہ نہین نکلتا۔ ملک کی آب و ہوا کا اثر ہندوؤن اور مسلمانون پر یکسان پڑنا چاہیے تھا مگر انمین جو فرق ہے وہ بمشکل قیاس مین آسکتا ہے۔

اِن تمام حالات کو پیش نظر رکھنے کے بعد اِسکا اندازہ بآسانی ہوسکتا ہے کہ ایسے مقام پر ندوۃ العلما کا لوگون کو علے الرغم اپنی طرف متوجہ کر لینا اور اپنی صدا کا انکے کانون مین ڈال دینا باعتبار موجودہ حالت کے اُسکی بہت بڑی کامیابی ہے ورنہ جس کامیابی کو ہم کامیابی سمجھتے ہین وہ اگر برسون مین بھی ہو تو سمجھنا چاہیے کہ آج ہوئی۔

ہمارا فرض یہ ہے کہ ہم اپنے دینی و دنیوی بہبودی کے لیے جہان تک ہمارے امکان اور طاقت مین ہے کوشش کرین اور صبر و استقلال کے ساتھ تمام مزاحمتون اور رُکاوٹون کو دفع کرین خدا کی مہربانی ہوگی تو ہم کامیاب ہونگے ورنہ اِسکی شکایت کیا؟ سرِ تسلیم خم ہے جو مزاجِ یار مین آئے۔ مسلمانون کا شیوہ یہ ہونا چاہیے کہ وہ فکر و تدبیر کے ساتھ خدا کی عنایت پر بھروسہ رکھین اگر ہماری نیت اچھی ہے تو ہمکو امید ہے کہ وہ ہماری کوششون مین برگ و بار پیدا کرے گا اور ہم کبھی نہ کبھی اپنے مقاصد کو پورا ہوتے ہوئے دیکھین گے و ما ذلک علی اللہ بعزیز۔ تاہم اسمین کچھ شک نہین کہ کلکتہ مین ندوۃ العلما کا اجلاس ہشتم بہت وسیع پیمانے پر ہوا۔ چار ہزار مسلمانون سے کم کسی جلسہ مین شریک نہین ہوئے۔ علاوہ اِسکے معمولاً اجلاس تین دن ہوا کرتے تھے کلکتہ مین داعیان جلسہ کے اصرار سے چار دن تک جلسے ہوتے رہے اور چوتھے دن دوپہر کو ختم ہوجانا چاہیے تھا مگر لوگون کے مزید اصرار سے شب کے لیے خاص طور پر صاحب کمشنر بہادر پولس سے اجازت لیکر وعظ کا جلسہ منعقد کیا گیا۔ اِس سے اس دلچسپی کا اندازہ ہوسکتا ہے جو مسلمانان کلکتہ کو پیدا ہوگئی تھی۔ آخر مین مولوی سید شمس الہدی صاحب ایم۔ اے وکیل ہائی کورٹ نے جو تقریر ارکان ندوۃ العلما کے شکریے مین کی تھی اس سے معلوم ہوتا تھا کہ قبل انعقاد جلسہ کے کلکتہ کے باشندون کو کم فرصتی کی وجہ سے اسکا موقع نہین ملا تھا کہ وہ ندوۃ العلما کے مقاصد و اغراض پر اچھی طور سے غور کرتے جلسے کے ہونے سے انکی آنکھین کھلین اور انکو اپنی پس ماندگی کا سخت افسوس ہوا

اور وہ سمجھے کہ ندوۃ العلما کیا چیز ہے اور وہ کیا کرنا چاہتا ہے۔
اسمین ہمکو تھوڑی سی مدد مخالفین ندوۃ العلما سے بھی ملی جنھون نے ایک سال تک مسلسل دعات و واعظین کے ذریعے سے ندوۃ العلما کو نقصان پہونچانے کی کوششین کین اور رسالون کے لکھوانے اور چھپوانے اور تقسیم کرانے مین بے اندازہ روپیہ صرف کیا اسواسطے کہ انکی اس کارروائی سے اگر دو چار نافہمیدہ ندوۃ العلما سے منحرف ہوئے تو سو دو سو نے اسکے مقاصد و اغراض پر غور کرنے کی تکلیف برداشت کی اور انکے دلون مین اسکے ساتھ ہمدردی پیدا ہوگئی۔ اگر یہ بزرگ کلکتہ مین اسقدر شور و غوغا نہ کرتے تو اسکی امید نہ تھی کہ دارالامارۃ کے باشندے جنکو تجارت کے اشغال یا اغراض ذاتی کی کشاکش سے دم لینے کی بھی مہلت نہین ندوۃ العلما کیطرف اتنی بھی توجہ کرتے۔
یہ امر نظر انداز کرنے کے قابل نہین ہے کہ کلکتہ باوجودیکہ پنجاب اور ممالک متحدہ آگرہ و اودھ سے دور تر مقام ہے تاہم صوبجات مذکورہ کے علما کثرت سے شریک جلسہ ہوئے اور انجمن حمایت اسلام لاہور و انجمن نعمانیہ لاہور و انجمن معین الندوہ امرتسر و شملہ و پانی پت و بانکے پور و اسلام پور و مونگیر و مدرسۂ احمدیہ آرہ و دیگر انجمنہائے اسلامیہ کے وکلا خصوصیت کے ساتھ تشریف لائے تھے۔ جناب مولوی شاہ محمد رشید الحق صاحب عمادی قادری سجادہ نشین خانقاہ پٹنہ جو خانقاہ سے نکلنے کے عادی نہین ہے صرف جلسے کی شرکت کو تشریف لے گئے تھے جناب ممدوح کے صاحبزادے مولوی شاہ حبیب الحق صاحب بھی شریک جلسہ تھے جو جناب شاہ امین احمد صاحب سجادہ نشین خانقاہ مخدوم الملک شرف الدین احمد بہاری رحمۃ اللہ علیہ کے داماد ہین۔
جناب مولانا محمد لطف اللہ صاحب مفتی عدالت عالیہ حیدرآباد اس سال بھی تشریف نہین لاسکے مگر جناب ممدوح نے جن الفاظ مین اپنی مجبوری ظاہر فرمائی ہے وہ قابل

لحاظ ہین۔ مولانا کرامت علی صاحب جونپوریؒ کے خاندان نے بھی ندوۃ العلما کے ساتھ تحریر کے ذریعے سے اپنی ہمدردی ظاہر کی ہے مولوی محمد محسن صاحب جونپوری اور مولوی عبدالرب صاحب کی تحریرین شائع ہوچکی ہین افسوس یہ ہے کہ جس زمانے مین جلسہ تھا مولوی عبدالرب صاحب چشم وچراغ خاندان کرامت اپنے وطن مالوفہ مین تشریف رکھتے تھے چونکہ ایک مدت کے بعد وطن کو معاودت فرمائی تھی اسوجہ سے جلسے کی شرکت کو معًا واپس نہین جاسکے۔

حکام نے بھی کچھ کم مدد نہین دی۔ پولس کا انتظام قابل تعریف تھا۔ صاحب ڈپٹی کمشنر پولس ہر روز جلسے مین شریک ہوتے تھے اور صاحب کمشنر بہادر بھی چوتھے دن شریک ہوئے اور بہت دلچسپی کے ساتھ تقریرین سُنین اور جب انسے یہ خواہش کی گئی کہ ایک وقت کے لیے اور اس بات کی اجازت دین کہ اس مقام پر جلسہ کیا جائے تو اسکو بہت خوشی سے منظور فرمایا۔ جلسے کے بعد خان بہادر مولوی محمد یوسف صاحب وکیل ہائی کورٹ نے جب تعارف باہمی کے لیے علما کو اپنی کوٹھی پر دعوت دی تو سر فرانسس میکلن چیف جسٹس ہائیکورٹ و آنریبل مسٹر ریلی ممبر بسر انگل کونسل و دیگر جحان ہائیکورٹ و شاہزادگان خاندان میسور یہ اودھ اور اکثر معززین کلکتہ اسمین تشریف لائے اور بہت اخلاق و مہربانی سے ملے اور ندوۃ العلما کے مقاصد و اغراض کے ساتھ ہمدردی ظاہر کی۔

مذکورۂ بالا واقعات کو پیش نظر رکھ کر ہر شخص اس بات کا فیصلہ کرسکتا ہے کہ مجموعی حالات کے اعتبار سے کلکتہ مین ندوۃ العلما کو ناکامی نہین ہوئی۔

آغاز کارروائی جلسہ و مختصر کیفیت انتظام

اجلاس ہفتم منعقدہ عظیم آباد پٹنہ کے بعد ہی مجلس انتظامیہ ندوۃ العلما کو اس بات کا خیال دلایا گیا کہ آیندہ اجلاس کا کلکتہ مین انتظام کیا جائے۔ اسی خیال سے مولوی شاہ نظام الدین

جھجھری کلکتے تشریف لے گئے اور وہان کے لوگون پر مذوۃ العلما کے مقاصد اغراض ظاہر کیے جنکو سُنکر روسائے کلکتہ نے اپنی ہمدردی ظاہر کی اور معین الندوہ کے نام سے ایک مجلس قائم کی جسکے سکریٹری خان بہادر مولوی بدر الدین حیدر صاحب اور صدر انجمن نواب بہادر مولوی سید امیر حسین خان صاحب سی۔ آئی۔ اے منتخب ہوئے۔

اس مجلس کے ممبرون مین حاجی نور محمد زکریا سیٹھ مسٹر ابو الحسن خان صاحب جج حاجی عبد الرزاق صاحب۔ حاجی نجش الٰہی صاحب حکیم عبد الرحیم صاحب دہلوی۔ مولوی زاہد حسین صاحب اور مولوی عبد الماجد صاحب بھاگلپوری روسا و علما داخل ہوئے اور اس مجلس نے ۴۔ ذیقعدہ ۱۳۱۸ھ کو آیندہ اجلاس کے دعوت دی اور انتظام دعوت کے واسطے ایک اور مجلس قائم کی جسکے ناظم مسٹر غلام حسین عارف صاحب آنریری پریسیڈنسی مجسٹریٹ اور صدر انجمن انریبل مسٹر جسٹس سید امیر علی صاحب سی۔ آئی۔ اے اور نائب صدر انجمن نواب بہادر مولوی سید امیر حسین خان صاحب سی۔ آئی۔ اے مولوی ابو الحسن خانصاحب جج۔ مولوی ابو الفضل عبد الرحمن صاحب جج۔ مولوی محمد یوسف صاحب وکیل ہائی کورٹ اور حاجی نور محمد ذکریا صاحب سیٹھ وغیرہ عمائد کلکتہ منتخب ہوئے۔ اور نائب ناظم مولوی سید ابو ظفر صاحب دہلوی مترجم ہائی کورٹ قرار دیے گئے۔

اس مجلس نے تحصیل چندۂ میزبانی اور انتظام دعوت کی کارروائی شروع کر دی منجملہ ممبران مجلس کے مسٹر غلام حسین عارف صاحب۔ مولوی سید ابو ظفر صاحب۔ مولوی عبد الماجد صاحب۔ مولوی زاہد حسین صاحب۔ حافظ سید محب الحق صاحب بانکے پوری اور مولوی عبد القدیر صاحب ام۔ اے نے بہت توجہ اور کوشش سے اپنے فرائض ادا کیے۔ اسی زمانے مین مولوی شاہ ابو الخیر صاحب فرزند و جانشین مولانا شاہ امانتہ اللہ صاحب مرحوم اور مولوی غلام محمد صاحب ہوشیار پوری کلکتے تشریف لے گئے ان حضرات کے تشریف لیجانے سے مذکورۂ بالا حضرات کی سرگرمی مین اور بھی ترقی ہوئی اور کلکتے کے معتد

مقامات پر مولوی شاہ ابوالخیر صاحب موصوف کے وعظ ہوجانے سے باشندگان کلکتہ کو ندوۃ العلما کے مقاصد و اغراض سے واقف ہونے کا اچھا موقع ملا۔

مجلس مذکور نے بعد غور و فکر کے ۲۲-۲۴-۲۵-۲۶ شعبان ۱۳۱۹ھ مطابق ۵-۶-۷-۸ دسمبر روز پنجشنبہ۔ جمعہ شنبہ یکشنبہ چار تاریخین اجلاس کیلیے مقرر کین اور انھین تاریخون کو ارکان انتظامیہ ندوہ نے بھی پسند فرمایا اور حسب معمول اشتہار اور خطوط کے ذریعے سے مجلس انتظامیہ ندوۃ العلما اور مجلس انتظامیۂ دعوت نے ان تاریخون کا اعلان کیا اور علما۔ رؤسا اور حکام کو دعوت دی۔ ہمکو اس بات کا سخت افسوس ہے کہ باوجود کوشش بلیغ کے جمع خرچ چندۂ میزبانی اور فہرست چندہ دہندگان اور کیفیت انتظامی اب تک ہمکو نہین ملسکی اسواسطے ہم ارکان ندوۃ العلما کو مذکورۂ بالا امورمین سے کسی امر کو دکھا نہین سکتے۔

نواب لفٹنٹ گورنر بہادر صوبۂ بنگال کی خدمت مین بھی دعوت بھیجی گئی تھی اور جناب ممدوح کے اخلاق و مہربانی سے اِس بات کی امید تھی کہ وہ خوشی سے اِس مجلس مین شرکت فرمائین گے مگر جلسے کے چند روز پیشتر جناب ممدوح سخت علیل ہوگئے اور اسی وجہ سے آپ کو اپنے پروگرام مین بہت کچھ ردوبدل کر دینا پڑا صحت یاب ہونے کے بعد دارجلنگ سے جسدن کلکتے تشریف لائے ہین اُس روز بھی آپ کے چہرے سے علالت کے آثار نمایان تھے اور جب آپ سے عرض کیا گیا کہ ندوۃ العلما کے اجلاس شروع ہونے کے دو ہی ایک دن باقی ہین تو آپ نے افسوس کے ساتھ اس بات کو ظاہر کیا کہ ڈاکٹرون کے مشورے سے چند روز تک وہ کسی عام جلسے مین شریک نہین ہوسکتے۔ اِسکے بعد جناب ممدوح کے پریوٹ سکریٹری نے حسب مندرجۂ ذیل چٹھی کے ذریعے سے اس معذرت کو ظاہر فرمایا۔

ترجمہ چٹھی صاحب پریوٹ سکریٹری نواب لفٹنٹ گورنر بہادر

صوبہ بنگال بنام سکرٹری مجلس انتظامیہ دعوت مورخہ ۲ دسمبر ۱۹۰۱ء

جناب من

آپکی چٹھی کے جواب مین۔ مین نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کے تاسف کو اِس امر کی نسبت ظاہر کرتا ہون کہ وہ اِس قابل نہین ہین کہ آپکی کمیٹی کے حسب خواہش جلسے مین شریک ہوسکین۔ ہز آنر اپنے زمانۂ حال کی علالت کے سبب سے ضرورتاً مجبور ہین کہ جہانتک ممکن ہو سر دست پبلک کاروبار کو ملتوی رکھین۔

مین ہون
آپکا وفادار
جے اسٹینلی

مذکورۂ بالا چٹھی کے علاوہ مسٹر جسٹس اسٹونیر مسٹر آئی انگلس لفٹنٹ کرنل رینگ مسٹر اے پڈلر مسٹر جے آف فینلی مسٹر نی ال گپتا و دیگر حکام و معززین کی چٹھیان معذرت و ہمدردی کی موصول ہوئین جنکی نقلین انگریزی روداد کے ساتھ شائع ہونگی۔ یہان صرف خان بہادر مولوی عبدالجبار خان صاحب سی۔ آئی۔ اے مدار المہام بھوپال اور نواب فخر الدولہ سر امیر الدین خان صاحب بہادر رئیس لوہارو و سپرنٹنڈنٹ مالیر کوٹلہ اور نواب یسین محمد خان صاحب بہادر رئیس بھوپال کے خطوط کا اقتباس ذیل مین کیا جاتا ہے۔

خان بہادر مولوی عبدالجبار خان سی۔ آئی۔ اے مدار المہام ریاست بھوپال

"آپکا خط مورخہ ۲۰ ماہ حال درباب شرکت جلسۂ ندوۃ العلما واقع کلکتہ موصول ہوا ممنون یادآوری فرمایا۔ چونکہ مجکو اپنے عہدہ کے کامون سے مطلق فرصت نہین ہے اِسلیے مجھے نہایت افسوس کے ساتھ اپنی معذوری ظاہر کرنی پڑتی ہے معاف فرمائیے"

نواب فخر الدولہ سر امیر الدین خان بہادر رئیس لوہارو و سپرنٹنڈنٹ مالیر کوٹلہ

"بوجہ ہونے ریاست کورٹ آف وارڈس وعدیم الفرصتی از کارہای مرجوعہ فرصت نہین ہے۔ خدائے تعالے اِس جلسے کو مبارک وہمایون فرماوے"

نواب یسین محمد خان بہادر رئیس وجاگیردار بھوپال

"مین اِس مجلس مین شریک ہونے کو فخر ومباہات جانکر حاضر ہوتا لیکن افسوس یہ ہے کہ امسال بوجہ مندرجۂ ذیل مین قاصر ہون اعنی رمضان المبارک مین مین ایسا مضمحل ہوجاتا ہون کہ گھر سے باہر نکلنا بھی دوبھر معلوم ہوتا ہے اور جلسے کی تاریخ ۲۶ شعبان ہے اگر وہان آیا تو کلکتہ کی واپسی پر ماہ صیام کا چاند مجھے عین کلکتہ مین دیکھنا پڑے گا یا راہ مین بہرحال دو صورتین ایسی ہین جو بعض میرے ضروری انتظام ماہ صیام کے منافی ہین اسلیے نہایت افسوس کے ساتھ معافی چاہتا ہون"

اقتباس خطوط علماے کرام

علماے کرام مین سے جو حضرات کسیوجہ سے تشریف نہین لاسکے اور اُنھون نے اپنے شریک نہ ہونے پر اظہار افسوس فرمایا ہے انمین سے چند نامور حضرات کے خطون کا اقتباس ذیل مین درج کیا جاتا ہے تاکہ لوگون کو اس بات کا موقع نہ رہے کہ وہ اِن حضرات کے شریک نہ ہونے کو دوسرے اسلوب پر دکھائین۔

جناب مولانا محمد لطف اللہ صاحب مفتی عدالت عالیہ حیدرآباد دکن

"خاکسار کو شرکت جلسۂ کلکتہ مین کچھ عذر نہین مگر مدار المہام صاحب بہادر کے اجازت پر موقوف ہی کل انشاء اللہ تعالے اُنکی خدمت مین حاضر ہوکر مدعا کا حال بیان کرون گا اور اپنی شرکت کے بارے مین بھی عرض کرونگا جو کچھ فرمائینگے

اُس سے آپکو مطلع کرونگا آج للعہ رچندہ رکنیت اپنے اور عزیزی مولوی امانۃ اللہ کیطرف سے بذریعۂ منی آرڈر روانہ کیے ہین"

مولانا انوار اللہ خان صاحب بہادر اُستاد حضور نظام دکن

"مجبوری یہ ہے کہ صاحبزادۂ بلند اقبال حضور پُر نور خلد اللہ ملکہ کی تعلیم مجھ سے متعلق ہے اور دوسرے مولوی صاحب جو شریک تھے وہ وطن چلے گئے ہین ایسے موقع مین رُخصت ملنا ممکن نہین اِسلیے درخواست رخصت بھی بیفائدہ ہی میرے خیال مین کوئی تدبیر رخصت حاصل ہونے کی نہین آتی اِسلیے معافی چاہتا ہون"

مولانا محمد عبد الحق صاحب قاضی ملک محروسۂ بھوپال

"میرے سپرد ایسا اہم کام ہی جسکی وجہ سے اِسقدر فرصت نہین ملسکتی کہ شہر سے باہر جاسکون اِسلیے حاضری سے معذور و معافی کا خواستگار ہون اور یہین سے دعا کرتا ہون کہ اللہ تعالی اس جلسۂ اسلامیہ کو اپنے مقاصد حسنہ مین کامیاب و فائز المرام کرے"

مولوی عبد الرّب صاحب جانشین مولانا حافظ احمد صاحب جونپوری

"میرا مصمم قصد تھا کہ مین شریک جلسہ ہون مگر کیا کرون مجبور ہون کیونکہ میان جمکل جلال پور مین ہون اور اسوقت تک فرصت ملنا محال ہے معاف فرمایئے گا۔"

شمس العلما مولوی محمد شبلی صاحب نعمانی ناظم سررشتۂ علوم و فنون حیدرآباد دکن

"رخصت ملنے کی توقع نہین اِسلیے شاید کلکتے نہ پہونچ سکون لیکن ابکی مرتبہ ندوہ مین اعلان کردیجیے کہ مین نے مصمم ارادہ کرلیا ہے کہ سب چھوڑ چھاڑ کر ندوے کے آستانے پر آبیٹھون اور اپنی تمام عمر اُس کی خدمت مین صرف کرون۔"

نقل تهنیت نامه از جانب سادات و مشائخ گجرات

بسم الله الرحمن الرحیم ومن یعتصم بالله فقد هدی الی صراط مستقیم

الحمد لله محمد الافراح ومزیل الاتراح الذی من علی الامة المحمدیة بانعقاد الندوة الندیة وانعم بها علی مسلمی الدیار الهندیة لینالوا بذلک السعادة الابدیة والمحامد السرمدیة والمقاعد العندیة ولله الحمد اذ اظهر بذلک خواص عباده من العلماء الربانیین والاطباء الروحانیین فقاموا لحمل اعباء تلک المشاق علی ساق فی طاعة مولاهم الکریم الخلاق وذلک لدفع الشقاق والنفاق وجلب الوفاق والاتفاق وانتشار علوم الشرعیة واحیاء ما اندرس من العلوم العربیة والادبیة وتعلیم فنون الصنعیة اذ بها صلاح الدنیا والبلاد ودفع ما شاع من انواع الفساد من اهل العناد فی الحاضر والباد فلله درهم وشکر سعیهم واعانهم علی بلوغ المراد وصلی الله وسلم علی الحبیب الجلیل محمد الذی قال علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل وعلی اله وصحبه الذین اقاموا الامة علی سواء السبیل وتابعیهم الی یومنا هذا جیل بعد جیل وبعد نهدی جزیل السلام بمزید التحیة والاکرام الی حضرة صدر ذلک المقام والاشراف من بنی هاشم ابن عبد مناف الکرام والمشائخ العلماء الاعلام هداة الانام والرؤساء العظام وکافة اخواننا من اهل الاسلام الذین وفدوا من کل فج عمیق الی ذلک المجلس الشریف العالی المنیف لاقامة السنة السنیة ونصر الشریعة الغراء البهیة وصلاح الامة واعلاء الکلمة وهدایة الخلق الی مکارم الاخلاق التی امر بها صاحب التاج والبراق وازلف بها العباد الی رضا الکریم الخلاق فهنیئا لقائمی تلک الندوة بهذه الخلال النبویه والهمم العلویة مع تحملهم اذیة کل ظالم وغاشم ولا تاخذهم فی الله لومة لائم اذ لهم فی رسول الله اسوة حسنة وسنة مستحسنة فهم مصابیح الظلام ورونق اللیالی والایام وکم فیهم من خلاصة البضعة الطاهرة ذوی المناقب

الفاخره من ابناء الحسنين الحائزين السيادة العظما وشرف الحسنيين ظهرت بركاتهم فى العالم ظهور الشمس الضاحيه وحازوا ببنوة النبوة كل مرتبة عالية براهم الله تعالى فجرا للهداية ورجوما للغواية يسارعون فى الخيرات وهم لها سابقون اولئك حزب الله الا ان حزب الله هم المفلحون وقيل فيهم من بعض محبيهم **شعرا** لله قوما اذا احلوا بمنزلة * حل الرضا ويسير الجود ان سارو * تحيى بهم كل ارض ينزلون بها * كانهم ببقاع الارض مطار ولا بدع ان حسدهم شرذمة قليلون وجحد فضلهم المنكرون وافترا عليهم المفترون ساء ما يحلون وسيعلم الذين ظلموا اى منقلب ينقلبون الا ان انه قد سبق فى الازل هل لفضل و المجد محسودون برعاع الجهلة مهملون كما قيل **شعرا** ان العرانين تلقاها محسدة * ولا ترى لئام الناس حسادا *

هذا ونهنى علماء كلكته واعيانها وسايراخواننا المسلمين من سكان تلك الديار بانعقاد هم هذه الجلسة المقدسة وبما منحهم الله من خدمة العلما ولقائهم وتابيدهم للدين المتين واحياء سنة سيد المرسلين فهنيأ لهم بهذا الفوز العظيم والاجر الجسيم والنعيم المقيم والرجا من المولا الكريم ان يوفق جميع المسلمين لاعانه الندوه السنية ولا يحرم القوم بركاتها الدينية والدنيوية صانها الله من الفتن والمحن وحفظ وايد اركانها وشيد بنيانها بجاه نبيه الكريم ورسوله العظيم والرجا فى الله جميل وهو حسبنا ونعم الوكيل وصلى الله على سيدنا محمد وآله وصحبه وسلم -

من اقل الاراكين العاجزين عبد الرحمن بن جعفر مولا خيله الحسينى والسيد نور الدين الرفاعى والسيد عبد الله بن صالح العلوى الحضرمى والسيد عبدروس بن على القادرى والحافظ عبد الرحيم المدرس الحكيم المولوى قمر الدين ناظم * والحافظ السيد حسين الدين * والجمعدار سليمان بن محمد على الرومى وكافة الاراكين -

قصيدة مولوي حكيم شيخ احمد ضاحب ضياء تيلرسن عمي

انما الدين النصيحة فرحم الله امرأ وعى فاعى

حمدا لمن قد الاحكام والحكما ... وصير العلم اصل المجد والعلما

فزين الناس علما يهتدون به ... وعين السيف فيهم قاضيا حكما

ثم الصلوة من الرحمن دائمة ... على النبى الذى قد جاء نابهما

محمد خاتم الرسل المبشر من ... احيى بسنته الاحياء والامما

والال والصحب ثم التابعين لهم ... اهل الحمية فيما بينهم رحما

من كل سيف اقام الدين قائمه ... وكل نجم به ضاء الورى حكما

وبعد يا معشر الاسلام مالكمو ... لا تشعرون وان الخطب قد عظما

عفى ديار علوم الدين قاطبة ... نسيج الدبور وارباً حرت نقما

يا للمدارس اضحت وهى وارسة ... يا للمكاتب تبكى العلم والعلما

اما سمعتم بكاها وهى صارخة ... صراخ ثكلى على مولودها اخترما

هذى المشاعر ضيم الدهر عطلها ... ورد وارد ها غيضا وما كظما

هذى الشعائر لم تبق الصروف بها ... مقدار عشر العشير الوزن والقيما

وارحمتاه لارض الدين ينقضها ... رب المنون مدا سيلها العرما

وارحمتاه لدين قل عصبته ... من كل حارم حماه راسخ قدما

وارحمتاه لدين لات عدته ... فمد بالنهب ايدى عصبها الخصما

وارحمتاه لدين قال ناديه ... واللرجال وواسيفاه واقلما

يا للبقية صونوا الدين تنتصروا ... يصونكم ويرد المجد والحشما

انى محذركم من وقع واقعة ... يمسى الوليد لديها هيبة هرما

الاخذ واحذركم فى كل اونة ... فما اتقى النار الا كبس خرما

وثقوا عروة الاسلام اوهنها ... تفرق فيكم قد حل محترما

هذى اختلافاتكم كم شخصت بكم ... وسفهت عرب الاسلام والعجما

اليس اكمل هذا الدين ربكم ... اما اتم عليكم فضله النعما

يا ليت شعرى ففيما ذا اختصامكم ... وما الذى بعده ترضونه حكما

كم ذا التنازع ريح العز اذهبها ... كم ذا التشاجر ويحا اتمر السدما

كم ذى الفتاوى وكم تكفير اخوتكم ... كم ذا التشاتم واذلاه واندما

هذا الذى فتر الاسلام نهضته ... هذا الذى قصر الاعزام والهمما

هذا الذى حير الاحرار ترقية ... هذا الذى غير الاخلاق والشيما

الله الله كونوا صدقاء كما ... كانت معاشرة اسلافنا القدما

الله الله انكنتم لهم خلفا ... فاتبعوهم مع الاحسان لاجرما

وثقفوا اود الاحداث تربية ... حتى تقوم بهم سوق الكمال نمى

ضيعتموهم اذا الاقوام غيركم ... حازوا الفنون وفاقوا فى النهى حكما

الام هيهات عنهم تغفلون وكم ... لا ترقبون لهم الا ولا ذمما

غدا سيسئل كل عن رعيته ... فماجوابكم يا معشر العلما

هذا ابلاغ فيا قوم اسمعوه وعوا ... ويرحم الله من اوعاه معتزما

ثم السلام على من لاذ متبعا ... هدى النبى بحبل الله معتصما

هذا ما اهدى الله لنظمه عبده السقيم الاحقر احمد الجيتكر
عفا الله عنه لينوب عنى فى الاحتفال الثامن لجمعية ندوة العلما
بارك الله فى مساعيهم الجميلة ويسر لهم الفوز بمقاصدهم الجليلة وارجو
من بعض حضار المجلس ان يمن على باستادها فيه نيابة عن داعيه والله

ان عون العبد مادام العبد فی عون اخیہ وما توفیقی الا باللہ وھو حسبی ونعم الوکیل۔
حررہ فی شعبان عبدہ احمد الجیتکر عفی عنہ
من بمبئی محلۃ القاضی لقدیم نمبر ۵۵

جلسۂ عام

روز پنجشنبہ ۲۳ شعبان سنہ ۱۹ھ

پہلے سے یہ امر قرار پا چکا تھا کہ جلسۂ عام تین روز تک دن کو منعقد ہو اور یکشنبہ کو شب مین کیا جائے۔ اِس قرارداد کے موافق ایک بجے دن سے جلسہ شروع ہوا نشستگاہ مین چار ہزار کُرسیان بچھائی گئی تھین وہ سب بھر گئین اور صدہا آدمی کھڑے کے کھڑے رہگئے۔

سب سے پہلے قاری سید میران شاہ صاحب مجود دار العلوم نے سورۂ دہر کی تلاوت کی جس سے تمام جلسے پر سناٹا چھا گیا اور بیخودی مین لوگون نے کلام مجید کی مقدس آیتین سُنین۔

اِسکے بعد مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری نے تحریک کی کہ اِس جلسے کے صدر نشین مولوی مفتی غلام رسول صاحب امرتسری عُرف مفتی رسل بابا صاحب قرار دیے جائین۔ تحریک فرماتے وقت حسب مندرجۂ ذیل تقریر کی۔

تقریر مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری

حضرات! ہمارے جلسے کے حقیقی اور معنوی صدر انجمن حضور پُر نور خود بدولت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہین جنکی غُلامی پر ہم سب کو فخر ہے اور یہ اِسی کی کشش ہے کہ ہر دیار و

امصار سے اور تمام اسلامی طبقون سے علما مشائخ۔ روسا۔ ملازمت پیشہ اشخاص اپنے
اپنے کاروبار کو چھوڑ کر مسجدون۔ خانقاہون۔ دولتخانون۔ کارخانون اور آفسون سے
اُٹھ اُٹھ کر کشان کشان یہان تشریف لائے ہین حالانکہ یہ نہ کوئی شاہی دربار ہے اور نہ
شادی بارات کی تقریب ہی نہ ناچ رنگ کا جلسہ ہے نہ اِس مقام پر کسی دُنیوی فائدے
کی اُمید ہے۔ پھر اپنے اپنے مشاغل اور کاروبار کو بند کرکے یا کم سے کم اہمین نقصان اُٹھاکر
مصارف کثیر اور مشکلات سفر کو برداشت کرکے دور دراز حصص ملک سے اِن بزرگون اور
بھائیون کا یہان تشریف لانا کسی خاص سبب سے ہونا چاہیے۔ یہ پُرزور کشش جسکے اثر
سے مسلمانون کے کسی طبقے کے لوگ نہین بچ سکے ہمارے حضور عالیجاہ کی حقیقی اور معنوی
صدارت سے پیدا ہوتی ہے جنکے نام لیوا تمام کلمہ گو ہین اور وہ اِسی امید پر جیتے ہین اور
اِسی حیثیت سے سب مسلمان برابر ہین خواہ دینی و دُنیوی اعتبار سے کوئی کتنا ہی بڑا معظم اور
با اقتدار مفلس اور گنہگار ہی کیون نہ ہو۔ اِس تقریر کے بعد آپنے نہایت دلگداز لہجے مین
چند اشعار پڑھے جنسے تمام حاضرین متاثر ہوئے اور اکثر لوگونکے رومال آنسوؤن سے
تر ہوگئے خود مولوی صاحب ممدوح پر رقت کی کیفیت طاری تھی۔

پھر فرمایا کہ صاحبو! ہماری ظاہر بین آنکھون کے سامنے سے حضور عالیجاہ کی ذاتِ پاک
پوشیدہ ہے اور ظاہری کاروبار ظاہری صدر انجمن کے وجود پر موقوف ہی لہذا ایک ایسی
شخص کو صدر انجمن قرار دینا ضروری ہے جو ہمارے حضور کی نیابت کرسکے۔ کون
نہین جانتا کہ ہمارے سرکار نے علماے دین کو اپنا وارث اور نائب قرار دیا ہے لہذا
اِنھین مین سے کسی محترم بزرگ کو جو برگزیدہ اور مقدس ہون اسوقت کے جلسے کے
لیے صدر منتخب کرلینا چاہیے۔ مین تحریک کرتا ہون کہ مولانا مفتی غلام رسول صاحب
امرتسری جو فضل و تقدس اور سن و سال کے اعتبار سے واجب التعظیم ہین اس جلسے کے
صدارت قبول فرمائین۔ مولوی ابو محمد عبدالحق صاحب دہلوی نے اِسکی تائید فرمائی اور

باتفاق رائے حاضرین مولانا ممدوح رونق افروز صدارت ہوئے۔

جناب صدر انجمن صاحب نے افتتاحی تقریر فرمائی اور اس تقریر مین کمالات رسالت ونبوت کو بیان فرماکر اس امر پر زور دیا کہ منجملہ اور تمام کمالات کے سب سے بڑا کمال خلق عظیم ہے جسکی تعلیم سے قرآن پاک اور حدیث شریف مملو ہے اور خلق عظیم سے وہ باہمی محبت والفت پیدا ہوتی ہے جو اتفاق واتحاد کی جان ہے اور ندوۃ العلما کا اہم ترین مقصد یہی ہے کہ مسلمانونکی اخلاقی حالت درست ہو اور وہ خلق عظیم سے بہرہ یاب ہون اور اسمین اتفاق واتحاد پیدا ہو لہذا ایسے عمدہ مقاصد سے کوئی سمجھدار مسلمان اختلاف نہین کرسکتا

پھر مولوی عبدالماجد صاحب بھاگلپوری نے سورۂ جمعہ کی ابتدائی آیتین تلاوت فرماکر برکات اسلام اور تعلیم قرآن پر بحث شروع کی لیکن افسوس ہے کہ تمہید ہی مین وقت ختم ہوگیا نتیجۂ بیان جو پورے طور پر ظاہر نہ ہوسکا یہ تھا کہ ندوۃ العلما انھین برکتونکو از سر نو زندہ کرنا چاہتا ہے جو زیادہ تر قرآنی تعلیم پر موقوف ہے اور اسی سے اسنے دارالعلوم کی بناڈالی ہے۔

اس تقریر کے بعد مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری نے مسلمانون کی موجودہ حالت پر بحث کی اور نہایت خوبی کے ساتھ تقریر فرمائی۔

تقریر مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری

مولوی صاحب ممدوح نے مسلمانون کے مختلف طبقات علما مشائخ اور رؤسا پر نظر ڈالی اور یہ ثابت کیا کہ عقائد۔ عبادات۔ معاملات اور تہذیب اخلاق جس پہلو سے دیکھیے ہر طبقے کی حالت اپنے اسلاف اور قدما کی حالتون کے اعتبار سے گری ہوئی ہے اور طرح طرح کے فسادات اور نقائص پیدا ہوگئے ہین۔ کج فہمی سے عقائد مین افراط وتفریط پیدا ہوگئی ہے۔ عبادات سے خلوص واہتمام جاتا رہا ہے بداخلاقی اور بدمعاملگی

ایسی عام ہوگئی ہے کہ تھوڑے لوگ اس سے مستثنیٰ رہگئے ہین ہر قسم کے عیوب اور خصائل ذمیمہ نے ہم مین اپنا گھر کر لیا ہے اور سب سے بدتر یہ کہ ایسی خراب اور فاسد حالت کو بھی خراب اور فاسد نہین سمجھتے یہی جہل مرکب ہے اور وہ ایسا خبیث مرض ہے جسکے علاج مین سخت دشواری ہے تاہم علماے کرام کی ایک درد مند اور سمجھدار جماعت نے اسکو سمجھا اور گو کہ انکو یہ مشکل پیش آئی کہ خود انھین کی جماعت مین سے بعض لوگون نے ان مرضون کو مہلک اور خرابی کو ناقابل اصلاح قرار دے دیا اور نا اُمید و مایوس ہوکر بیٹھ رہے مگر انھون نے دلیری اور ہمت اور دلی قوت اور خدا کی تائید و حمایت پر بھروسہ کرکے یہ راے نہین مانی اور صاف طور پر کہدیا کہ "ہماری حالت کی اصلاح ہوسکتی ہے" اور مسلمان پھر سنبھل سکتے ہین اُسکی رحمت سے کسی حال مین نا اُمید ہونا اور اُسکی قدرت سے کسی امر کو بعید سمجھنا سخت غلطی ہے وہ خود کھڑے ہوئے اور لوگون کو بُلایا کہ آؤ ہم تم مل کر اپنی بھلائی کی کوشش کرین - اے حضرات غالبًا آپ بھی تسلیم کرتے ہونگے کہ قوم بیمار ہے پھر بیمار کا علاج بھی ضروری ہے لیکن اس بات کو آپ خوب یاد رکھین کہ بیماریان دو قسم کی ہین جسمانی اور روحانی اور ان دونون کے طبیب ان دونون کا طریق علاج جُدا ہے - اگر آپکو جسمانی بیماری ہو تو طبیب ڈاکٹر بید جراح وغیرہ وغیرہ کے پاس جائیے دار الشفاؤن اور اسپتالون اور خانگی مطبون مین جاکر مستعدی سے علاج کرائیے اور اگر روحانی بیماری ہو تو روحانی اطبا اور ڈاکٹرون کی خدمت اور مطب اور شفا خانے مین حاضر ہوجیے اور عقیدت اور مستعدی کے ساتھ انکے تجویز کردہ نسخون کا استعمال کیجیے - آپ جانتے ہین وہ طبیب و ڈاکٹر کون ہین ؟ وہ علماے کرام ہین جنھین ہمارے آقا سردار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے شاگرد ہونے کا شرف حاصل ہے (اس موقع پر فاضل مقرر نے آنحضرتؐ کے اخلاق و خصائص کو دلی جوش اور اخلاص کے لہجے مین بیان کیا جس سے حاضرین بہت متاثر ہوئے) اللہ اکبر ہمارے حضور کیسے کامل حکیم اور حاذق طبیب تھے اور آپنے کیسا عمدہ اور

لاجواب نسخہ ہمکو عطا فرمایا اگر ہم اِسے سمجھین اور اِسکی پوری پوری پابندی کرین تو اعجاز مسیحائی کا ثبوت ہر وقت مِل سکتا ہے۔ اے حضرات وہ نسخہ قرآن پاک ہے جو تمام خوبیون پر حاوی ہے جبتک یہ نسخہ ہمارے پاس ہے اُسوقت تک ہمکو اپنی زندگی سے مایوس ہونے کی کوئی وجہ نہین یعنے ہمارا مذہب اور ہمارا دین فنا نہین ہو سکتا اِسی نسخے کے موافق مسلمانونکے امراض کا علاج کرنے اور اِسکے آلات واسباب کو جمع کرنے اور روحانی اطبا کی جماعت کو ہمیشہ قائم رکھنے اور ایک مقام پر مشورے کے لیے اُنکے مجتمع ہونے کا نام **ندوۃ العلماء** اِسنے اِس بات کا اہتمام اپنے ذمے لیا ہے اور لکھنؤ مین **دار الحکمہ** (یعنی دار العلوم کی بنا اِسنے ڈالدی ہے اور باقتضاے رحمت عامہ جو حضور رحمۃ للعالمین کی نیابت اور وراثت سے حاصل ہوئی ہے شہر بشہر گشت کرنے کی تجویز قرار دی ہے تاکہ ہر شخص فائدہ اُٹھائے اور کوئی محروم نہ رہے چنانچہ وہ مختلف شہرون مین اجلاس کر چکے ہین اور اب آپکے شہر کلکتہ مین آئے ہین اب آپکو اختیار ہے چاہے اِسکی طرف رجوع کر کے اپنا علاج کرائیے یا اِسے بالکل چھوڑ دیجیے۔ مگر آپ خوب یاد رکھین کہ اگر آپنے اِسکا ہاتھ نہ بٹایا اور اِسے یون ہی چھوڑ دیا تو آپکے ساتھ آپ کا اِسلام بھی رخصت ہو جائے گا اور تھوڑے ہی زمانے کے بعد آپ کی حالت روحانی پھر قابل علاج بھی نہ باقی رہے گی کیونکہ ایسی ابتر اور قریب المرگ انسانیت کا علاج صرف انبیا کر سکتے ہین اور نبوت ختم ہو چکی ہے پولیٹکل معاملات سے ہمارے ندوۃ العلما کو کوئی تعلق نہین ہے وہ صرف اخلاقی اور روحانی اور تمدنی ترقیونکا ذریعہ ہی اور اسیکو نعمت عظمیٰ اور دولت کبریٰ سمجھتا ہے

اِس تقریر کے بعد مولانا شاہ محمد رشید الحق صاحب عمادی قادری نے ایک مختصر تقریر کے ساتھ ندوۃ العلما کی ترقی اور مسلمانون کی دینی و دنیوی بہبودی کے واسطے نہایت خشوع و خضوع سے دُعا فرمائی اور اسیکے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

اجلاسِ اوّل

ندوۃ العلما منعقدہ شب جمعہ ۱۴ شعبان ۱۳۱۹ھ

۸ بجے سے ۱۱ بجے تک

نماز مغرب سے فارغ ہوتے ہی مہمان و میزبان جوق جوق آنے لگے یہان تک کہ ۹ بجتے بجتے نشستگاہ مین تمام کرسیان بھر گئین علماے کرام و مشائخ عظام کا اپنی نشستگاہ مین الا ان حزب اللہ ھم المفلحون کے سایہ مین جلوہ افروز ہونا اُسوقت عجیب قسم کی کیفیت دلون مین پیدا کر رہا تھا اور ہر شخص سناٹے کے عالم مین اس سے دلچسپی لے رہا تھا ۱/۲ ۸ بجے قاری سید میران شاہ صاحب مجود دارالعلوم کھڑے ہوے اور اپنے دلکش لہجے مین سورہ کہف کی چند آیتین تلاوت کین۔

تلاوت قرآن کے بعد نواب بہادر سید امیر حسنخان صاحب سی۔ آئی۔ اے سابق پریسیڈینسی مجسٹریٹ کلکتہ اپنی جگہ سے اُٹھے اور نہایت متانت کے ساتھ ارکان ندوۃ العلما کے خیر مقدم مین آپنے حسب مندرجۂ ذیل تقریر فرمائی۔

تقریر نواب بہادر سید امیر حسنخان صاحب سی آئی اے

مین اسوقت اسلیے کھڑا ہوا ہون کہ اہل اسلام کلکتہ کی جانب سے ارکان ندوۃ العلما اور اپنے معزز مہمانون کا تہ دل سے خیر مقدم کہون۔ مین اپنے مقصد کو ان الفاظ سے بہتر کن لفظون مین ادا کر سکتا ہون کہ "مرحبا اہلاً وسہلاً مرحبا"۔

مجکو افسوس ہے کہ اس جلسے مین عالیجناب **نواب لفٹنٹ گورنر بہادر** بالقابہ علالت کی وجہ سے تشریف نہین لاسکے (لفافہ دکھا کر) اور آپنے اس چٹھی کے ذریعہ سے

اپنے تشریف نہ لانے کی معذرت فرمائی ہے۔ جناب ممدوح جسوقت دارجلنگ سے تشریف لائے تھے تو مین حاضر ہوا تھا اُسوقت تک آپ کی صحت اِس قابل نہین تھی کہ آپ کسی جلسے مین شریک ہونے کی تکلیف گوارا فرمائین۔ جناب نواب فخرالدولہ سر امیرالدین خان بہادر رئیس لوہارو سپرنٹنڈنٹ ریاست مالیر کوٹلہ اور جناب خان بہادر مولوی عبدالجبار خان صاحب سی۔ آئی۔ اے مدارالمہام ریاست بھوپال نے بھی کثرتِ اشغال کی وجہ سے معذرت ظاہر فرمائی ہے (آپنے وہ چٹھیان پیش کین جو اِسی روداد کے صفحہ ۸ و ۹ مین درج ہین)

حضرات! ندوۃ العلما کے مقاصد سے اکثر مسلمان واقف ہین اگرچہ اِسکے سب مقاصد قابل قدر ہین اور اُنسے مسلمانونکی صلاح و فلاح متصور ہے مگر اسوقت مین صرف دو مقصد کے متعلق جو مہتم بالشان ہین کچھ عرض کرنا چاہتا ہون۔

پہلا مقصد اِسکا ترقی تعلیم عربی ہے۔ کچھ شک نہین کہ اِس زمانے مین عربی زبان اور اِسلامی علوم کے تعلیم کی بہت بڑی ضرورت ہے اور میرے خیال مین ابتدا ہی سے اِسکے خاص اہتمام کی حاجت ہے۔ میرے نزدیک مسلمانونکی قومی عزت اور ترقی اس بات پر موقوف ہے کہ وہ عربی حاصل کرین مین نے بھی ابتدا مین عربی تعلیم پائی ہے مین اِسکو موجودہ ضرورت کے لحاظ سے بہت اچھی طرح کہہ سکتا ہون کہ مسلمانون کو اِسکی بہت کچھ ضرورت ہی۔ دنیاوی تعلیم کے جانب مائل کرنے اور توجہ دلانے کے بہت سے اسباب موجود ہین ایسی صورت مین دینی اور اِسلامی تعلیم کی جانب مائل کرنے کے لیے ایک خاص جماعت کی بیشک بڑی حاجت تھی۔ الحمدللہ کہ اِس ضرورت کو ندوۃ العلما نے پورا کردیا۔ میری رائے مین جیسا کہ مین نے بچشم خود دارالعلوم مین جاکر اور طلبا کا امتحان لیکر دیکھا ہے ندوۃ العلما نے جو نصاب مرتب کیا ہے اور اُسکے دارالعلوم مین جس عنوان و طرز پر تعلیم دی جاتی ہے وہ بہت کچھ قابل اطمینان اور بہت ہی مفید ہے۔ ندوۃ العلما کو کسی

مدرسے سے خواہ وہ کلکتے کا مدرسۂ **عالیہ** ہو یا اور کوئی مدرسہ کوئی مخالفت نہیں ہے بیشک اِسنے ایسی تعلیم کا نقشہ ضرور پیش کیا ہے جو بہت مفید اور نہایت بہتر ہے اور جو عملی حیثیت سے بھی کامیاب ثابت ہوا ہے۔ بیشک ایسے نصاب کی سخت ضرورت تھی جو کم مدت مین ضروری تعلیم عربی اور دینیات کی دیدے تاکہ طلبا اور علوم و فنون مین بھی جو معاش کے لیے ضروری ہین قابلیت حاصل کرنے کا موقع حاصل کرسکین۔

دوسرا مقصد رفع نزاع باہمی نہایت مبارک اور مفید مقصد ہے اسکا تمامتر یہی منشا ہے کہ خراب کن جھگڑون کا استیصال ہو اور نفاق کا قصّہ پاک ہو جائے اور قومی ترقی کے لیے اتّحاد قائم ہو۔ کوئی سمجھدار مسلمان ایسی انجمن سے جسکے مقاصد ایسے عمدہ اور مفید ہون اختلاف نہین کرسکتا اور ہمکو نہایت فخر و مسرّت ہی کہ آج ہم لوگ اور کلکتہ آپ حضرات کے قدوم میمنت لزوم سے شرفیاب ہوا۔ خداوند کریم آپ کو اپنے مقاصد مین کامیاب فرمائے اور ہم لوگون کو توفیق نیک عطا کرے کہ ہم مل کر آپکا ہاتھ بٹائین۔

اِسکے بعد مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری کھڑے ہوئے اور تحریک فرمائی کہ اِس جلسے کی صدارت ہمارے زمانے کے نامور مفسر مولانا ابو محمد عبد الحق دہلوی قبول فرمائین۔ مولوی حکیم عبد الرحیم صاحب دہلوی نزیل کلکتہ اور مولوی قاضی ابو بکر علی احمد محمود اللہ شاہ صاحب بدایونی نے تائید فرمائی اور مولانا ممدوح مسند صدارت پر رونق افروز ہوئے۔

جناب صدر انجمن صاحب اپنی جگہ سے اُٹھے اور آپنے ندوۃ العلما کے آٹھوین اجلاس سالانہ کا افتتاح کرتے ہوئے نہایت بسیط اور پر مغز تقریر فرمائی جو نئے اور پُرانے خیال والون کے لیے یکسان طور پر مؤثر ہوئی۔ اثنائے تقریر مین صاحب ڈپٹی کمشنر پولس کلکتہ تشریف لائے اور بہت غور کے ساتھ تقریر کو سنتے رہے

اگرچہ صاحب ممدوح اُردو اچھی طرح سمجھتے تھے تاہم جا بجا مسٹر ابوالفضل عبدالرحمن صاحب جج اسمال کاز کوٹ کلکتہ صاحب ممدوح کو تقریر کے بعض فقرے انگریزی مین بھی سمجھا دیتے تھے۔

تقریر مولانا ابو محمد عبدالحق صاحب دہلوی صدر انجمن اجلاس ہشتم

سب سے اوّل مین حضرات علمائے کرام اور روسائے عظام حاضرین جلسہ کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہون کہ مجھ ناچیز کو ایسے عظیم الشان جلسے کا صدر بنایا گیا جسکے بالائی حصے پر بہت سے نامآور علمائے ہندوستان ہر اطراف و جوانب کے رہنے والے مختلف علوم مین ید طولی رکھنے والے جلوہ گر ہین۔ اور سامنے دور ویہ چار ہزار کرسیون پر اہل فضل و کمال اور روسای صاحب عز و جلال بیٹھے ہوئے ہین اور شامیانے کے ارد گرد بھی ایک ہجوم ہے۔

سب سے اوّل مجھے ضرور ہے کہ مین ندوۃ العلما کے مقاصد کی تشریح و توضیح کرون کیونکہ بہت سے ایسے بزرگوار بھی اِس جلسے مین موجود ہین کہ جنکے کان تک ندوے کے مقاصد نہ پہونچے ہون اور بعض ایسے بھی ہونگے کہ بعض کوتاہ فہمون نے اُنکے دلونپر اپنے خیالات فاسدہ کی قلعی چڑھا کر اُسکے غلط مقاصد ذہن نشین کیے ہونگے اور اسلیے دو ایک مولوی صاحب جو اپنے نفسانی اغراض سے ندوے کے مخالف ہین ہر جگہ ندوے کے ساتھ ساتھ سائے کیطرح سے اپنے اوہام باطلہ کا پشتارہ لادے ہوئے پھرتے ہین اور مسلمانون کو اِس سعادت عظمےٰ سے روکتے ہین اور بجاے اِسکے کہ کوئی قومی و ملی کام کرکے دکھاتے کفر کی کل سے صدہا۔ ہزارہا مسلمانون اور بڑے گروہ علمائے کرام کو کافر و بے دین و نیچری بناتے پھرتے ہین۔

حضرات! یہ کسکے خیال مین آسکتا ہے کہ صدہا علمائے کرام جنکی عمرون کے بیش بہا حصے دین و مذہب کی خدمت اور اسلام کی تائید مین گزرے ہین یکبارگی دین فروشی پر تیار

ہو جائین اور یہ نورانی صورتین جنکے چہرون پر اسلام کے انوار چمک رہے ہین معاذاللہ کفر کی تاریکی مین پڑ جائین کبرت کلمۃ تخرج من افواھھم ان یقولون الا کذبا منجملہ اسباب انعقاد ندوہ کے ایک یہ بھی سبب ہے کہ ہمارے علما مین ابھی تک اس پست خیال کے لوگ موجود ہین جنکی اصلاح ضروری ہے ندوۃ العلما کوئی پولٹیکل امور مین دخل دینے والا جلسہ نہین نہ اسکو نیشنل کانگرس سے کچھ غرض ہے نہ ایجوکیشنل کانفرنس سے ندوے کو سب سے اوّل اپنے گھر کی اصلاح مقصود ہے۔ ندوے کے یہ چند مقاصد ہین۔

اوّل۔ علما کا باہمی میل جول محبت و اتحاد قائم کرانا۔ کیلیے کہ ابتک گروہ علما مین جو مسلمانون کا حقیقی (لیڈر) سردار ہے کوئی سلسلۂ ارتباط نہین جو کوئی بزرگ جہان کہین دینی خدمت کر رہا ہے اس سے دوسرے صوبے یا ضلع کے عالم کو پوری آگاہی بھی نہین ہوتی گویا قوت علما متفرق ہے اور یہ ظاہر ہے کہ مجموعی قوت کو افرادی قوت پر کسقدر فوقیت ہے۔ ایک بال کو ہر ایک توڑ سکتا ہے اور بہت سے بالونکی رسی کو بڑا شہ زور بھی مشکل سے توڑے گا۔ اسکے سوا نماز جماعت پنجگانہ جمعہ۔ عیدین۔ حج ہمکو بتلا رہا ہے کہ محلے کے مسلمان پنجگانہ ایک خانۂ خدا مین برادرانہ جمع ہون اور شہر کے مسلمان ہفتہ وار اور شہر اور اُسکے نواح کے سال مین دو بار اور جملہ بلاد اسلامیہ کے عمر بھر مین کم از کم ایک بار جمع ہوا کرین تاکہ ایک کے انوار کا عکس دوسرے پر پڑے اور اُنکی روحانی قوت مین ترقی ہو اور دنیا کے مطالب مین بھی ایک دوسرے سے مستفید ہو اور تبادلۂ خیالات ہوا کرے ذہن مین جودت خیالات مین وسعت پیدا ہو اور مخالفون کو بھی تمہاری مجموعی قوت اپنی کشش خداداد سے اپنی طرف کھینچے۔ تمہارے مخالفون کو تمہاری ایذا رسانی پر جرأت نہ ہو۔

لشکر جو ملکون کو فتح کر لیتا ہے اور جسپر بنیاد سلطنت ہے کیا وہ ایک دو بہادرونکا نام ہے؟ نہین نہین وہ ایک مجموعے کا نام ہے جسمین مختلف اشکال اور خیال اور قوت کے لوگ

جمع ہوتے ہین انکو جُدا جُدا کر دیجیے پھر وہ کچھ نہین کر سکتے اور یہی سبب ہے کہ ایک دوسرے سے استصواب نہین کر سکتا اِسلیے گروہ علما کی عزت و حرمت جسکے سبب مسلمانون کو دارین کی ترقیان حاصل تھین رفتہ رفتہ کم ہوگئین جو قابل افسوس ہے اور اس وجہ سے قوم کے مذہب و اخلاق کا شیرازہ بکھر گیا منجملہ اسباب تنزل ایک بڑا قوی سبب یہ ہے جسکی طرف ہمارے آجکل کے بہی خواہان قوم نے ذرا بھی التفات نہ فرمایا۔ اِس مجلس سے سال مین ایک بار اطراف و اقطار کے علما کو کئی روز تک یکجائی میسر آتی ہے۔ اپسمین تعارف ہوتا ہے۔ ایک جا بیٹھ کر کھاتے پیتے مشورہ کرتے ہین اِس سے محبت برادرانہ پیدا ہوتی ہے اور عام مسلمانون کو علمائے کرام کی ایک جماعت سے زیارت و ہمکلامی و استفادے کا موقع ملتا ہے جس سے انکو تسلی ہو جاتی ہے کہ بحمداللہ ابتک ہمارے ملک مین (گو عزت و آبرو نہ رہی۔ علما کا وقار نہ رہا۔ انکی خدمت کا دستور کافور ہو گیا) علمائے نامدار وسیع الخیال کا ایک بڑا معتد بہ مجمع ہے جسکو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اعجاز ہی سمجھنا چاہیے۔

اِس سے اور بھی قومی فوائد متصور ہین از انجملہ یہ کہ مسلمانون پر اثر ڈالنے والا اِس مجلس سے کوئی زبردست موثر خیال مین نہین آسکتا پھر مسلمانونکی اصلاح و فلاح کی بابت جو کچھ زمانۂ حال کے مناسب تدابیر عمل مین لائے جائین انسے بہت کچھ قوم فائدہ اُٹھا سکتی ہے۔ بخلاف اور مجالس کے کہ انکی روشنی انکے کمرے سے بھی باہر نہین جا سکتی از انجملہ یہ کہ جو غلط خیال علمائے اسلام کے خلاف مین گورنمنٹ کے کان تک پہونچایا گیا ہے اِس مجلس کے ذریعہ سے وہ جلد رفع ہو سکتا ہے اور گورنمنٹ کے حق مین بھی اِس نعمت سے زیادہ کوئی مجلس قابل قدر نہین ہو سکتی اور اس سے بہت کچھ فوائد حاصل کر سکتی ہے بشرطیکہ ارکنان گورنمنٹ اسطرف توجہ بھی فرمائین مثلاً شرع محمدی جسکا نفاذ چھ کرور مسلمانان ہند پر ہوتا ہے گورنمنٹ تک اِسکے پہونچانے مین علمائے اسلام مین سے

کوئی بھی نام آور اور مستند عالم نہین پھر مجلس قانونی کس اعتماد پر کہہ سکتی ہے کہ جس شرع محمدی کا مسلمانون کو پابند کیا جاتا ہے اسمین کوئی بھی غلط فہمی نہین ہوئی اور پھر اس غلط فہمی سے مسلمانان ہند کو کیا کچھ صدمہ نہین پہونچتا۔

دوسرا فائدہ اس سے یہ ہے کہ مسلمانون کے باہمی جھگڑے اور بیجا مخالفتین دور کیجائین یہ دوسرا مقصد اس مجلس کا ہے۔ اس مقصد کے سمجھنے مین بعض فساد انگیز طبائع کو یا غلطی واقع ہوئی یا عمداً اُنھون نے اسکے غلط معنی پیدا کر لیے مسلمانون کو اس فیض سے محروم رکھنا چاہا۔ جیسا کہ اور مذاہب مین مختلف فرقے ہین اسیطرح مسلمانون مین بھی سُنّی شیعہ وہابی وغیرہ ہین پھر انکے باہمی غیر مہذبانہ جھگڑے اور سر پھٹول قابل افسوس ہے جس سے غیر مذاہب کے لوگ قوی دل ہوتے ہین۔ غیر مذہب جج کے روبرو غیر مذاہب وکلا کے بوتون کے پاس جب اُنکی مذہبی کتابون کا انبار دکھائی دیتا ہے اور وہ جو جو تمسخر مسائل اسلام پر کرتے ہین جسمین ذرا بھی اسلام کا خون ہے وہ اس شرمناک واقعے کو ایک لمحہ بھی دیکھنا گوارا نہین کر سکتا۔ پھر کچہریون کے باہر جو ہر ہر فریق کی حمایتیونکی فوجین اپنے دینی جوش کا اظہار کرتے ہین اور غیر مہذبانہ کلمات مین ایک دوسرے پر آوازہ کشی کرتی ہین اور پولس ان بھیڑون کو باندیشۂ فساد ادھر اُدھر ہانکتی پھرتی ہے اور بلا امتیاز عزیز و ذلیل بدزبانی اور دھول دھپے سے مدارات کرتی ہے۔ اسلامی سابقہ حالت کو تصور کر کے بے اختیار رولاتی ہے۔ اِن غیر مہذب جھگڑون کے بانی مبانی کون ہوتے ہین؟ طرفین کے دیندار اور پرجوش اہل علم جو اپنے مخالف فریق کلمہ گو کے ساتھ بات کرنا بھی روا نہین رکھتے سلام و کلام اخلاقی بات چیت کا تو ذکر کیا ہے بلکہ اس درندگی کو دینداری خیال کرتے ہین اور روایات کو غلط فہمی[1] سے استدلال مین پیش لاتے ہین اور جو انکے

[1] کیسلیے کہ مبتدع اور فاسق و کافر کی تعظیم بحیثیت بدعت و فسق و کفر ممنوع ہے نہ بلحاظ حُسن معاشرت حسن معاشرت آنحضرت صلعم کفار کے ساتھ بھی عمل مین لاتے تھے اور نرمی اور خوش خوئی کا برتاؤ کرتے تھے جس سے وہ گرویدہ ہو جاتے تھے

خیال غلط کے مخالف ہو اسکو مداہن فی الدین کا مصداق بنا کر دین سے دھکے دے کر باہر کرنے کی کوشش فرماتے ہین۔ افسوس صد افسوس بشرم شرم شرم۔۔

اِس بات کو ندوۃ العلما دور کرنا چاہتا ہے نہ یہ کہ وہ مختلف فریق کو معجون مرکب بنا کر ایک نیا مذہب بنانا چاہتا ہے۔ نہ وہ مہذب طریق پر باہمی اختلافی مسائل کی تحقیق و مباحث کو روکتا ہے اور جو ایسا سمجھا ہے یہ اسکی غلط فہمی ہے حاشا ثم حاشا ندوے کا ہرگز یہ مطلب نہین۔ ہندوستان مین خود ہنود کے کسقدر فرقے ہین اور عیسائیون کے بھی کئی فریق ہین مختلف چرچ ہین پھر دیکھیے اِنکے مسائل اختلافیہ مین کبھی مار پیٹ ہوتے دیکھی ؟۔ خدائے تعالے نے اپنے کلام پاک مین اِس شقاق و نفاق اور پھوٹ کو جا بجا روکا ہے ایک جگہ فرمایا ہے اطیعوا اللہ و رسولہ ولا تنازعوا فتفشلوا وتذھب ریحکم واصبروا ان اللہ مع الصابرین یعنی اللہ اور اوسکے رسول کی اطاعت کرو۔ آپسمین نہ جھگڑو اِس سے نامرد ہو جاؤگے اور تمہاری ہوا بگڑ جائیگی اور کوئی بات ناگوار پیش آئے تو صبر کرو خدا صبر کرنے والون کے ساتھ ہے۔ غیر مذہب کے مجنون کے پاس فیصلہ لیجانے والون کے لیے یہ ارشاد ہے فلا وربک لا یومنون حتی یحکموک فیما شجر بینھم ثم لا یجدوا فی انفسھم حرجا مما قضیت ویسلموا تسلیما یعنی اے پیغمبر علیک السلام مجھے تیرے رب یعنی اپنی قسم ہے یہ لوگ اسوقت تک (کہ اپنے جھگڑون کا فیصلہ تیرے پاس نہ لائین اور پھر تیرے فیصلے سے خوش نہ ہو جائین اور اپنے دلون مین کچھ بھی ناراضی نہ پائین) ہرگز ہرگز مومن نہ ہونگے۔

یہ آیات قرآن مجید کے ہین جنمین کسی فرقے کا بھی اختلاف نہین اور انکے معنی بھی صاف ہین پھر اپنی باہمی جوتی پیزار اور اُسکے نتائج نامردی و ذلت کو دیکھیں اور اسیطرح اپنے ایمان کا امتحان کرلین۔ آیا وہ ان قضایا مین حضرت محمد صلعم کیطرف دعوی لیجاتے ہین یا اور کیطرف اور نیز محمد صلعم کے فیصلے سے دل خوش ہوتا ہے یا غیر مذاہب کے

ججون کے فیصلے سے۔ عزیزو پہلے اپنے ایمان کو تو دیکھو باقی ہے یا برائے نام پھر اسکے بعد نزاعی مسائل کے اختلاف پر جو کچھ چاہنا کرنا۔

تیسرا مقصد۔ نصاب عربی کی درستی ہے۔ اسمین کوئی بھی شبہہ نہین کہ اب درس عربی مین وہ نئی کتابین بھی داخل کرنی چاہئین جو علوم جدیدہ کو حاوی ہون اور نیز فن ادب اور دینیات و تاریخ و جغرافیہ و ریاضی جدید کی بھی اشد ضرورت ہی۔ قدیم کورس جسکو مین سو سوا سو برس کے لحاظ سے قدیم کہہ سکتا ہون کامل نہین اور دلیل بیّن اسکی یہ ہے کہ تمام ہندوستان مین حمد اللہ و بحر العلوم کے بعد دوسرا شخص منطق مین ویسا دکھائی نہین دیتا اور شاہ عبد العزیز جیسا شخص حدیث و فقہ و دینیات کا ماہر نہین اُٹھا علے ہذا القیاس جن دسوین گیارہوین صدی اسلام کے بزرگونکی جو جو تصانیف آج زیر درس ہین ان بزرگون جیسا کوئی بھی شخص پیدا نہین ہوتا۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا یہ بزرگ ان فنون مین اپنی تصانیف پڑھ کر شہرۂ آفاق ہو گئے تھے؟ ہرگز نہین پھر وہ کونسی کتابین تھین جنکو پڑھ کر ان بزرگون کو فقہ۔ اُصول۔ ادب۔ فلسفہ منطق مین یہ دستگاہ حاصل ہوئی تھی؟ اب اُن کتابون مین کیا نقص پیدا ہو گیا۔ بھلا انصاف کرو ادب ندارد۔ جغرافیہ و تاریخ ندارد۔ ریاضی ندارد (یا برائے نام) صرف صدرا شمس بازغہ اور زواہد اور انکے حواشی جنمین عبارات کے اینچ پینچ نے مطالب فن کو اور بھی دقت مین ڈالدیا اور شروح سلم اور انکے حواشی اور قدرے ہدایہ اور تھوڑی سی تلویح و توضیح اور ربع مشکوۃ اور قدرے بیضاوی پڑھ کر فاضل ہو جاتا ہے؟ ہرگز نہین۔ اگر حضرات علماے کرام ناراض نہ ہون تو مین صاف کہتا ہون کہ ایسا فاضل دینیات مین جاہل ہوتا ہے اور ادب کا یہ حال ہے کہ روزمرّہ کی معمولی عبارت عربیہ مین کوئی مضمون قلم برداشتہ نہین لکھ سکتا۔ فقہ اور اُصول کے غوامض تک رسائی نہین ہوتی۔ قرآن مجید کے مطالب سے ناواقف ہوتا ہے۔ اگر چند آیات احکام اسکے روبرو پڑھی جاوین اور پوچھا

جاوے کہ اِن آیات سے کون کون مسائل مستفاد ہوتے ہین اور انمین طبقۂ علمیا کے علما کے کیا کیا اقوال ہین اور یہ آیات ناسخ ہین یا منسوخ تو بجز سکوت کے اور کوئی جواب شافی نہ دیسکے گا۔ اگر اِن تاریخی واقعات سے جنکا تبعاً قرآن مجید مین ذکر ہے سوال ہوگا تو قابل مضحکۂ علماے تواریخ ہوگا۔ بھلا اِس سے بڑھ کر اور کیا افسوس ناک بات ہے کہ مطبوعہ قرآن مجید اور تراجم و بعض تفاسیر مین اِن آیات کے بابت کسی بزرگ نے یہ لکھدیا ہے کہ وقضینا الی بنی اسرائیل فی الکتاب لتفسدن فی الارض مرتین ولتعلن علوا کبیرا فاذا جاء وعدا ولھما بعثنا علیکم عبادا لنا اولی باس لایہ فاذا جاء وعد الاخرۃ لیسوا وجوھکم الایۃ کہ بنی اسرائیل نے دو بار سرکشی اور نافرمانی کی اوّل بار کی سزا مین کوئی بادشاہ اُنپر چڑھ آیا دوسری بار کی سرکشی مین جو اُنھون نے حضرت زکریا علیہ السّلام کو قتل کر ڈالا تھا بخت نصر چڑھ آیا اور پامال کر گیا۔ یہ اُنکے الفاظ نہین بہلا کہان بخت نصر جسکو اہل کتاب بنوکد نضر کہتے ہین اور کہان حضرت زکریا جو یحیی علیہ السّلام کے والد اور حضرت مسیح علیہ السّلام کے قریب العہد تھے غالباً دونون مین تخمیناً چار سو برس کا فاصلہ ہے یعنے بخت نصر سیکڑون برس مقدم ہے پھر قتل زکریا علیہ السّلام پر وہ کیا زندہ ہوگیا تھا۔ بلکہ حضرت مسیح علیہ السّلام سے تخمیناً ستر برس بعد طیطین روم کا شہزادہ چڑھ آیا تھا جسنے ہیکل کو دوبارہ منہدم کیا اور یہودیون کو تہ تیغ کیا۔ اِسی طرح اور صدہا اغلاط فاحشہ تاریخ و اسلامی یا قرآنی جغرافیے کے نسبت چلے آتے ہین جنکو خاکسار کی تفسیر حقانی دیکھنے کے بعد ہر ایک صاحب شعور دریافت کرسکتا ہے۔ حدیث مین خیبر کا ذکر تھا شاگرد نے پوچھا وہ کہان ہے۔ اُستاد محدث فرماتے ہین پشاور کے پاس۔ شرم شرم۔

اسیطرح حدیث مین رواۃ کے طبقات اور انکے احوال سے محض بے علمی ہے علے ہذا القیاس فنِ قرأت سے اب جسکو فن قرأت کہا جاتا ہے وہ صرف حروف کا مخارج سے ادا کر دینا ہے بالخصوص عربی یا اور کسی عمدہ آواز مین۔

گویا علما کی نسل بگڑ گئی اور اب اس باغ مین وہ بار آور پودے نہین لگتے اسلیے ندوۃ العلما نے اسکا احساس کرکے ایک دارالعلوم کی بنیاد ڈالی جسمین یہ جملہ علوم پڑھائے جائین اور جملہ نقصانات کا تدارک کیا جائے یہان تک کہ اب جو جدید فلسفے کا دریا موجزن ہے، اول تو وہ اسلام سے بشرطیکہ وہ اسلام مراد لیا جاوے جسکو آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام دنیا مین چھوڑ گئے اور جو صحابہ و تابعین کے عہد مین تھا مقابلہ ہی نہین کرتا اور جو کہین کرے تو شکست کھا جاوے اسکے لیے علم کلام بھی اسی طرح مرتب کیا جاوے گا ایک مصیبت اور آن پڑی وہ یہ کہ خلفاے عباسیہ کے عہد مین فلسفہ و علوم یونانی سے عربی مین ترجمہ کیے گیے اور انکی الٹا پلٹیان ہوکر مسلمانون مین مدت سے داخل درس ہو گئے اور انکا ایک نیا رنگ طبائع پر پیدا ہوا۔ اب انکو بھی یا انکے بہت سے مسائل کو بھی بعض حضرات جزو اسلام سمجھنے لگے اور اسکے سوا اور توہمات کو بھی جبکہ اسلام ہر ملک مین آیا اور وہان کے لوگون نے اپنے خیالات اور رسوم کو اسمین داخل کیا اور اس مجموعہ کو اسلام بنایا اگر وہ اسلام فلسفہ رحال سے شکست کھا جاوے تو کھا جاوے اگر خدا نے چاہا اور ضرور چاہے گا تو ندوۃ العلما ایک روز اصل اسلام کو رسوم اور بعد کی آمیزشون سے الگ کرکے بھی دکھاوے گا۔ اور یہ ندوے کا ضروری کام ہے۔ اسمین کوتاہ خیال مخالفت کرینگے کرین۔

یہ بات بھی ملحوظ خاطر رہے کہ خداے تعالےٰ نے دنیا مین حضرات انبیا علیہم السلام کا سلسلہ جاری کیا اور اسکو اپنی حکمت بالغہ سے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ختم کردیا اس سلسلہ انبیا علیہم السلام کا کام انسانی اخلاق و معاملات کی اصلاح اور روحانی امراض کا ازالہ تھا اور اُنکے بیان مین یا کتب آسمانی مین جہان کہین آسمان۔ زمین۔ سورج۔ چاند۔ ستارونکے متعلق ذکر آیا ہے تو وہ تبعاً ترغیب و ترہیب و آثار قدرت کے اظہار کے لیے آیا ہے وہ حضرات فلسفے کے مسائل بیان کرنے نہین آئے تھے کیسلیے کہ یہ ایک ہلکا کام ہے

محسوسات کے حقائق سے بحث کرنا انکی شان بلند سے دور تر ہے یہ خالق اور عالم غیب کے حقائق بیان کرنے آئے تھے جہان فلسفے کو رسائی نہین حکماے فلاسفہ اس علم مین انکے آگے طفل مکتب سے بھی کم ہین۔ اب ہمکو کیا ضرورت ہے کہ ہم حکماے یونان کی دقیانوسی مسائل کو جزء اسلام قرار دیکر فلسفۂ حال کے مقابل ہون اور آخر کو شکست کھاکر ہٹین ہماری طرف سے ہئیت بطلیموس ٹھیک ہو تو بلا سے اور ہئیت فیثاغورس صحیح ہو تو بلا سے بلکہ جسقدر ہئیت جدیدہ کو اسلام سے مناسبت ہو اُسیقدر ہئیت بطلیموس کو نہین ہو دونون ہئیت اور شریعت کے ماہر پر یہ بات مخفی نہین بلکہ جہان تک فلسفۂ جدید ترقی کرتا جاتا ہے وہ اُصول اسلام کے بہت قریب پہونچتا جاتا ہے اور اسلیے آج براعظم یورپ اور امریکہ کے محقق اسلام کیطرف مائل ہوتے چلے جاتے ہین۔ اور مین فلسفۂ جدید کے دلدادون سے یہ بھی کہے دیتا ہون کہ آپ موجودہ فلسفے کے زور پر اسلام سے انحراف نہ کرین کیونکہ آپ کو یہ تو معلوم ہے کہ جو آج سے بیس برس پہلے مسائل فلسفہ یورپ مین یقینی سمجھے جاتے تھے اور اُنکے مخالف کو احمق کہا جاتا تھا آج انمین سے بہت سے مسائل غلط ثابت ہوگئے اور ہوتے جاتے ہین۔ فرنگستان سے بہت سے میگزین نکلتے ہین جنمین انھین غلط مسائل کا تذکرہ ہوتا ہے اب آج اُن مسائل کے معتقد کو احمق خیال کیا جاتا ہے پھر کیا کوئی فلاسفر ہمسے گیارنٹی کرسکتا ہے کہ موجودہ فلسفہ آگے چلکر غلط ثابت نہ ہوگا؟ کوئی نہین۔ یا کوئی کہہ سکتا ہے کہ تحقیقات کا سلسلہ آج کسی یورپین یا امریکن حکیم پر تمام ہوگیا؟ ہرگز نہین۔ اگر کوئی ایسا کہے تو ویسا ہی احمق مقلد ہے جیسا کہ دقیانوسی یونانی فلسفے کے معتقد۔ پھر جب فلسفہ جدیدہ کا یہ حال ہے کہ وہ ہنوز اپنی بنیاد کسی مستحکم پتھر پر قائم نہین کرسکتا تو وہ اُن اُصول کا کیا مقابلہ کرسکتا ہے جنکی بنیاد مستحکم پہاڑ پر ہے یعنی الہام ربانی پر۔ پھر جب فلسفۂ جدیدہ خود شکی ٹھہرا تو وہ یقینی چیز کا کیا مقابلہ کرے گا۔ عربی کا ایک جملہ مشہور ہے۔ الیقین لا یزول بالشک "شک سے یقین

زائل نہین ہوتا۔

ہمارے نزدیک ارسطاطالیس کو اسحاق نیوٹن پر کیا فضیلت ہے؟ کچھ نہین جسطرح ہمارے بزرگوارون نے یونانی فلسفے کے حاصل کرنے مین کوئی پس وپیش نہ کیا تو اب ہمکو انگلستان یا فرانس وجرمنی کے فلسفے سے کونسی وجہ منافرت کی ہے اور جب یونانی علوم کے لیے ہمارے بزرگوارون نے یونانی زبان سیکھنے مین کوئی حرج نہ سمجھا تو اب فلسفۂ جدید سیکھنے کے لیے معزبی زبانون کا سیکھنا خواہ انگریزی ہو یا فرنچ خواہ جرمنی ہو ہمارے دین مین کیا نقص پیدا کرسکتا ہے؟ جب ہم اپنے ضروریات دنیاویہ کے لیے ہندی۔ گجراتی ناگری سیکھنا کوئی گناہ نہین جانتے تو انگریزی سیکھنا کیون حرام ہوسکتا ہی۔ اور جو کوئی اس بات کا الزام مولویون پر رکھتا ہے وہ بہتان باندھتا ہے۔

چوتھا مقصد یہ ہے کہ علوم عربیہ کو جو روز بروز تنزل ہوتا جاتا ہے اسکی فکر کیجائے اگرچہ آجکل عربی کے چھوٹے بڑے مدرسے بہت سے قائم ہین اور انسے مسلمانون کو کم وبیش فائدہ بھی پہونچ رہا ہے مگر مشکل یہ ہے کہ ندوۃ العلما تعلیم وتربیت کو جس نظام اور اصول پر لیچلنا چاہتا ہے اس سے وہ بمراحل دور ہین اور اسکی انسے امید باقی نہین رہی کہ ندوۃ العلما کے قائم کردہ نصاب درس اور نظام تعلیم وترتیب کو قبول کرینگے لہذا اسکو انھین اصول پر جسکا خاکہ مسلمانون کے سامنے پیش کرچکا ہے دارالعلوم قائم کرے اور دارالاقامہ (بورڈنگ ہوس) کا ایسا بہتر انتظام کرے جسمین رہکر طلبہ کے اخلاقی اور روحانی اصلاح ہو اور تیسرے مقصد کے ضمن مین جو خیالات مین نے ظاہر کیے ہین وہ پورے ہون مگر یہ یاد رکھیے کہ اسطرح کے دارالعلوم کا اپنے پیمانے پر پہونچ جانا آپکی توجہ اور فیاضی پر موقوف ہے۔ ہمنے اسی امید پر اس پودے کو لکھنؤ مین لگا دیا ہی کہ آپ اسکو اپنی فیاضی کے پانی سے سینچکر بارور ہونے کے قابل کردینگے۔

ہمین کوئی شک نہین کہ ہماری قوم مین ابھی سخاوت۔ فیاضی۔ پرہیزگاری۔ ہمدردیکا

بہت کچھ ذخیرہ لُٹ جانے پر بھی باقی ہے مگر اسکا صرف کسی قاعدے اور انتظام پر نہین
اب اگر قوم اِس پودے کو اپنی ہمت و امداد کے پانی سے نہ سینچے گی اور یہ مُرجھاکر
زمین پر گر پڑے گا تو یاد رکھنا کہ ہندوستان کے مسلمانون سے علوم اور اسلام بھی رخصت
ہے۔ صاحبو! پہلے تمہارے بادشاہ قومی کام کیا کرتے تھے اب وہ نہین تم اپنے کام
آپ کرو۔ ہمت مردان مدد خدا۔ آیندہ نسلون پر رحم کھاؤ۔ اپنے بچون پر مہربانی کرو
اور اگر تمنے ایسا نہ کیا تو کیا کیا۔ دولت وحشمت جاہ وجلال عیش وآرام یہین رہجاتا ہی
ذرا اپنے اتراب واحباب کو تو دیکھو وہ کہان گئے اور یہ رات دن قافلہ کہان چلا جارہا
ہی۔ بدن کا تغیر زمانے کا انقلاب گھنٹیان بجابجاکر ہمین جگاتا ہے ہم ہین کہ سوئے چلے
جاتے ہین ہاے چند روزہ عیش وبہار بھی کچھ بہار ہے ؎ خنجر تلے کسی نے ٹک دم لیا تو کیا

مرا در منزل جانان چہ عیش وامن چون ہر دم		جرس فریاد میدارد کہ بربندید محملہا

اگلون کو جانے دو اپنی ہی عمر گذشتہ کے عیش وبہار کو غور کرلو کیا ہمین اور رات کے
اُس خواب مین کہ جسمین عیش وعشرت کا جلوہ دیکھا تھا کچھ بھی فرق ہی؟ ہرگز نہین ؎

	ایام وصال وصحبتِ سیم تنان		در عالم خواب احتلامی شد ورفت

اچھا اب مال بھی ہے اسباب عیش بھی ہین مگر جوانی تہین تو تمہارے کس کام کا۔ تمکو ایک
اور عالم مین جانا ہے جہان فنا کی خزان نہین اور وہان سدا رہنا ہے جب اِس چند روزہ
قیام کے لیے اسقدر رات دن کی فکر وکاہش ہی تو کچھ وہان کے لیے بھی کرچلو یہانکی
بنکون مین روپیہ رکھتے ہو جہان سیکڑون خطرے ہین۔ کچھ آسمانی بنک مین بھی حیات
ابدی کے لیے جمع کرایا؟ اور بات بھی یہ ہے کہ بدنصیب کیا جمع کرائے گا مصائب
اُٹھاکر مال چھوڑ گیا پس ماندون نے اُڑا دیا اور ہم رات دن یہ تماشے دیکھتے ہین۔ لو یہ
آسمانی بنک ہی اور اسکے منافع بھی سُن لو۔ دنیا مین تمہاری عزت وحرمت تمہاری اولاد
کی شائستگی جو تمہاری آنکھونکی ٹھنڈک ہی اور آخرت مین سلطنت جاودانی انشاءاللہ تعالےٰ

پانچوان مقصد ندوے کا مسلمانون کو کشمکش سے رہائی دینا۔ وہ کیا اپنے معاملات مین فتوی لیا کرتے ہین پھر آپ جانتے ہین کہ نہ سب مولویونکی استعداد یکسان ہے نہ سب ایسے خداترس ہین کہ جنپر کسیکی طرفداری یا اور کوئی اثر نہ پہونچے اور وہ بلاکم و کاست بموجب آیۂ لا تخافون فی اللہ لومۃ لائم حق کہدین مگر بفضل الٰہی ندوۃ العلما جو مختلف دیار و امصار کے علما کا مجمع ہے جسمین ہر قسم کے علما شریک ہین معصوم تو نہین مگر بہ نسبت ایک شخص کے مامون تو ضرور ہین بھلا کہان ایک کہان جماعت۔ جماعت پر ہمیشہ اللہ کا ہاتھ ہے حدیث مین آیا ہے ید اللہ علی الجماعۃ اس بنا پر ندوہ یہ چاہتا ہے کہ فتوے کا ایک مستقل سلسلہ قائم کر دیا جاے اور عام لوگون کو اس سے اطلاع دیدی جاے تاکہ جس کسیکو جہان کوئی ضروری مسئلہ دریافت کرنا ہو ندوۃ العلما کے دارالافتا سے رجوع کرے۔ اس سے یہ مقصد ہرگز نہین کہ کوئی شخص کسی اور عالم سے استفتا نہ کرے بلکہ یہ غرض ہے کہ جن صاحب کو کسی عالم سے رابطہ نہ ہو اور ضرورت پیش آئے وہ یہان سے دریافت کرلین۔

چھٹا مقصد۔ اشاعت اسلام اور عامۂ مسلمانون تک دین کی تبلیغ۔ آپ پہلے ہندوستان کے اُن قریے و دیہات کو دیکھیے جہان علما و اعظین کا گزر نہین اور اگر ہو تو قابل واعظ نہین پہونچتے۔ ایسے سیکڑون گاؤن ہین جہانکے مسلمان کلمۂ لا الہ الا اللہ کا بھی صحیح تلفظ نہین کر سکتے نہ وہ شرائع اسلام سے واقف ہین نہ قرآن کے مطالب سے خصوصاً راجستان مین یہ بلا عام ہے بظاہر اُن مسلمانون اور ہندؤن مین کوئی فرق معلوم نہین ہوتا وہ بھی اُسیطرح بت پرستی اور اوہام پرستی مین مبتلا ہین۔ ایک گاؤن مین ایک قاضی صاحب سے اتفاق ملاقات ہوا۔ نام پوچھا تو فرمایا "کاجی سید رام دین" اور وضع تو آپکی بالکل ہنود کی تھی۔ اور پنجاب مین کسی بزرگ کا نام نانک بخش تو شاید آپنے اخبارون مین بھی دیکھا ہوگا۔ افسوس صد افسوس یہ اُنکی خطا نہین ہماری خطا ہے

پھران جاہلون کو پادری وغیرہ کسقدر جلد اپنے مذہب مین لے لیتے ہین مشنریون کی سالانہ رپوٹین پڑھکر سچے مسلمان کا سینہ شق ہوتا ہے۔ بیشک ایک بڑی مسجد سُنہری بُرجون کی بنانے سے اِن بھائیونکو اسلام سکھانے مین ثواب زائد ہے ندوۃ العلما چاہتا ہی کہ باترتیب واعظون کا ایک محکمہ مقرر کرے اور ہندوستان کا ملک تقسیم کرکے ہر ضلع مین پسندیدہ واعظ بھیجے کہ وہ فرائض سکھاوین اور منہیات سے روکین حضرات انبیا علیہم السلام کا یہ کام ہے جسکو نیابتًا علما کو کرنا چاہیے اور ساتھ ہی ممالک یورپ وامریکہ مین بھی قابل واعظ بھیجنے کا بندوبست کرے مگر یہ تمام کام قوم کی ہمت وحمیت چاہتے ہین۔

حاضرین! اگر یہ مقاصد حسنہ ہین تو بول اُٹھو کہ انکی تائید مین از دامے درمے قلمے قدمے ہم حاضر ہین اگر دل مین کچھ بھی خون محمدی علیہ الصلوٰۃ والسّلام حرکت کرتا ہی ورنہ خیر تم اللہ سے مُنہ پھیرے رہو۔ اُدھر سے پھر بے توجہی ہوگی اور بھی قومی ذلت نکبت کی بلامین گرفتار ہوتے جاؤگے۔ یہ ہین وہ مسلمانون کے حقیقی ترقی کے اسباب جنکو ہماری قوم کے روشن خیال تلاش کرتے پھرتے ہین۔ اب مین کلام تمام کرتا ہون اور دعا کے لیے ہاتھ اُٹھاتا ہون تم بھی اوٹھاؤ۔ اے ہمارے خالق ومالک ہمپر پھر اپنی اُس رحمت کو جسکا وعدہ اپنے نبی آخرالزمان علیہ السلام کے لیے کیا ہے مبذول فرما۔ آمین"

۱۱۔ بجے یہ تقریر ختم ہوئی لہذا باقی کارروائی ملتوی کرکے دعا پر جلسہ برخاست کیا گیا۔

جلسۂ عام

روز جمعہ ۲۲- شعبان ۱۳۱۹ھ ہجری

نماز جمعہ کے خیال سے یہ امر قرار پایا کہ آج کا جلسہ اس مقام پر نہ ہو جو اجلاس کے لیے ڈگی باڑہ مچھوا بازار اسٹریٹ مین بنایا گیا تھا بلکہ ناخدا اور حافظ جمال الدین صاحب مرحوم کی مسجد مین بعد نماز جمعہ کے حسب معمول وعظ ہو۔ اسکا اعلان شب کو اجلاس کے بعد ہی کر دیا گیا تھا۔ اسی قرارداد کے موافق ارکان ندوۃ العلما نے ناخدا کی مسجد مین نماز پڑھی مسجد مین اسقدر ہجوم تھا کہ باوجود وسعت کے دونون درجے اور صحن اور تمام صحنچیان اور مدرسے کے اوپر اور نیچے کے کل کمرے نمازیون سے بھر گئے تھے۔ ایک بجے نماز ہوئی اور بعد نماز کے مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری نے ایک گھنٹہ تک نہایت عمدگی سے وعظ کہا اور ندوۃ العلما کے مقاصد و اغراض شرح و بسط کے ساتھ بیان کیے پھر آپکے فرزند ارجمند حسن میان سلمہٗ نے تقریباً پندرہ منٹ تک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متابعت و محبت کا بیان فرمایا۔ ایسے کمسن بچے کے بیان سے ہر شخص محظوظ اور متعجب تھا۔

حافظ جمال الدین صاحب مرحوم کی مسجد بھی نمازیون سے بھری ہوئی تھی یہان بعد نماز کے مولوی سید عبدالرحمن صاحب واعظ نے اخلاق محمدی صلعم اور حسن معاشرت کا بیان فرمایا اور نتیجۂ بیان مین اس بات کو دکھایا کہ اسکا قائم رہنا اسلامی تعلیم و تربیت پر موقوف ہے اور اسی کے قیام و دوام کی ندوۃ العلما کوشش کر رہا ہے لہذا اسکی اعانت و ہمدردی مسلمانون پر واجب ہے ورنہ اخلاقی اور روحانی ابتری آخری بربادی کا باعث ہوگی اور پھر کوئی علاج اور تدبیر کارگر نہ ہوگی۔ مولوی صاحب ممدوح کی خوش بیانی اور بااثر تقریر سے ہر شخص متاثر معلوم ہوتا تھا۔

اجلاس دوم

ندوۃ العلما منعقدۂ شب شنبہ ۲۵ شعبان سنہ ۱۳۱۹ھ

صدر انجمن

مولانا ابو محمد عبد الحق صاحب حقانی دہلوی

سب سے پہلے حافظ واجد علی طالب العلم دار العلوم نے سورۂ محمد کی چند آیتین مصری لہجہ مین تلاوت کین جس سے ہر شخص متاثر ہوا اور جو حضرات سمجھتے تھے انپر عجیب قسم کی کیفیت طاری ہوئی۔

اِسکے بعد مولوی سید عبد الحی صاحب مددگار ناظم ندوۃ العلما نے ندوۃ العلما کی سالانہ رپوٹ پیش کی اور اِسکے پیش کرتے وقت ایک مختصر تقریر مین اِس بات کو ظاہر کیا کہ "مولانا سید محمد علی صاحب ناظم ندوۃ العلما کو اِسی ہفتے مین درد گردہ کا دورہ ہوا آپکی صحت اِس قابل نہ تھی کہ آپ اِس جلسے کی شرکت کے لیے کلکتے تشریف لاسکتے مگر جناب ممدوح کی دلسوزی نے اُنکو یہان آنے پر مجبور کیا اور آپ تشریف لائے اِس دور دراز سفر کی زحمت سے اور بھی زیادہ ناطاقت ہوگئے ہین اِسوجہ سے اِس جلسے مین تشریف نہین لاسکے مجکو حکم دیا ہے کہ مین اُنکی طرف سے آپکی خدمت مین اِس رپورٹ کو پیش کرون" پھر بیان کیا کہ "ملک کے کسقدر قابل اور برگزیدہ حضرات بعض مجبوریون سے جلسے کی شرکت کو تشریف نہین لاسکے اور اپنی معذوری پر متاسف ہین ازانجملہ جناب مولانا محمد لطف اللہ صاحب مفتی عدالت عالیہ حیدر آباد دکن مولانا

انوار اللہ خانصاحب اُستاد حضور نظام دکن۔ جناب مولانا محمد عبدالحق صاحب قاضی ملک محروسہ بھوپال۔ مولانا محمد شبلی صاحب نعمانی ناظم سررشتۂ علوم و فنون حیدرآباد کے خطوط پیش کیے اِسکے بعد جناب سید عبدالرحمن بن جعفر بن محسن مولا خیلۃ العلوی الحضرمی کا تہنیت نامہ اور مولوی حکیم شیخ احمد جیتکر رئیس بمبئی کا عربی قصیدہ پیش کیا اور کہا کہ "شیخ احمد صاحب جیتکر بمبئی کے رئیس اور قوم کوکن کے مقتدر رکن ہین اور فن ادب مین اُنکی استعداد اور قابلیت بے مثل ہے کلام کی حلاوت اور عذوبت کی وجہ سے اِس بات کا پتہ نہین چلتا کہ یہ کسی ہندی کا کلام ہے" یہ تمام خطوط اور تہنیت نامہ اِسی کارروائی کے صفحہ ۹ تا ۱۱ مین درج ہی اور رپورٹ علحدہ چھاپی گئی ہے۔

کارروائی کے ختم ہونے کے بعد مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری نے ایک مختصر تقریر مین اِسکے جستہ جستہ مقامات کو لیکر اپنی رائے ظاہر فرمائی علی الخصوص اِس بات پر زور دیا کہ سالگذشتہ کے جلسے مین نئے اور پُرانے خیال کے لوگون مین مصالحت ہُوچکی ہے ہر جگہ اور ہر مقام پر اِسکا ثبوت ملنا چاہیے اِس سے زیادہ قومی بہتری اور بہبودی کی اور کوئی تدبیر نہین ہے خداوند کی تعلیم ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الاخرۃ حسنۃ و قنا عذاب النار ایک ایسی جامع تعلیم ہے کہ اِس سے بہتر ہونا ناممکن ہے نئی تعلیم یافتہ دنیا کے لیے اور حضرات علما آخرت کے لیے خصوصیت کے ساتھ کوشش کرتے ہین لیکن عذاب النار کا خوف دونون کو رکھنا چاہیے تاکہ سب کام بنے رہین اور کوئی خرابی نہ پیدا ہو۔

اِسکے بعد شیخ عبدالقادر صاحب بی۔ اے ایڈیٹر ابزرور لاہور نے "عزت کی زندگی" پر ایک بیش بہا مضمون پیش کیا اور اِس خوبی سے بیان کیا کہ ہر شخص ایک خاص کیفیت سے سُن رہا تھا۔ یہ مضمون رسالے کی صورت مین علیحدہ شائع کیا گیا ہی۔

مولوی شاہ منیرالدین احمد صاحب رئیس اسلام پور و سکرٹری معین الندوہ نے

اِس عنوان پر تقریر فرمائی کہ "علما اور عامہ مسلمین کے تعلقات کیا ہین اور انکے قائم رکھنے کی کیا تدبیرین ہین" شاہ صاحب ممدوح کی تقریر نہایت برجستہ اور معقول تھی شروع سے آخر تک آپ نے جو کچھ بیان کیا وہ ایسے سلسلے کے ساتھ تھا جو کہین سے نامربوط نہین ہونے پایا مگر افسوس ہے کہ جسقدر وقت انکو دیا گیا تھا وہ کافی نہین ہوا قبل اِسکے کہ وہ تقریر تمام کرتے وقت تمام ہوگیا اور سلسلۂ کلام کو بے موقع چھوڑ دینا پڑا۔ آپ کی تقریر کا خلاصہ حسب مندرجۂ ذیل ہے۔

تقریر مولوی شاہ منیر الدین احمد صاحب رئیس اسلامپور

آپنے فرمایا کہ ایسے عظیم الشان جلسے کا مقصد صرف مضمون آرائی اور واہ واہ نہ ہونا چاہیے بلکہ علما اور عامہ مسلمین کے باہمی تعلقات پر غور و بحث کرنا اور اس بحث سے صحیح اور پختہ نتیجہ نکالنا اور پھر اسپر استقلال کے ساتھ قائم رہ کر عمل کرنا چاہیے۔

صاحبو! مسلمانون کی حالت تمام عالم مین خراب ہی اِسکا انحصار کچھ ہندوستان ہی تک نہین ہی لہذا اسکی جانب ہر فرد مسلمان کو توجہ لازم ہے اور اس بات کو خوب سمجھ لینا چاہیے کہ مذہب صرف عاقبت ہی مین کارآمد نہین بلکہ دنیا مین بھی انسان کو انسان صرف مذہب ہی بنا سکتا ہے۔ سوسائٹی کا خوف یا قانون اِسکے واسطے کافی نہین ہے جب آپ اسے تسلیم کرین گے تو آپ کو علم دین اور علما کی ضرورت بھی محسوس ہوگی اور مسلمانان عالم کو جو تعلق علما کے ساتھ ہونا چاہیے اُسکے نسبت سوال پیدا ہوگا۔ علما سے میری مراد اُس جماعت سے ہی جو دینی خدمات کے لیے وقف ہوا اور انسان سازی کے لیے محنت اور کوشش کر رہی ہو۔ ان تعلقات کا سمجھنا اِس امر پر موقوف ہی کہ ہمکو بہ حیثیت ایک مسلمان ہونیکے دین۔ ایمان اور علم دین کی کیا ضرورت ہی اور اسکی نسبت ہمارے کیا فرائض ہین؟ اگر یہ سمجھ مین آجائے گا تو تعلقات باہمی کا فیصلہ آسانی سے ہوسکے گا۔

صاحبو! عامۃ المسلمین جبتک مسلمان ہین انھین دین سے گہرا تعلق رہے گا کیونکہ قومیت مسلمانونکی دین ہی پر مبنی ہے اور دین اسلام وعلم دین باہم شل لازم وملزوم کے ہین مگر موجودہ حالت کا اقتضا یہ ہے کہ ہر شخص کاروبار دنیاوی مین مصروف ہو اور اسکی یہ مصروفیت ومشغولیت روز بروز ترقی کرے کیونکہ دنیاوی معاملات اور آیندہ طرز زندگی مین سادگی کے پیدا ہونے اور قائم رہنے کی اُمید نہین لہذا انکو دینی معاملات مین غور وفکر کرنے کے بعد اپنر عملدرآمد کرنے اور اپنی آپ پیشروی کرنے کا موقع بالکل نہین ملسکتا جبکہ ہر پیشے کی ضرورتین اسقدر ہین کہ وہ صرف اپنے ہی طرف مائل رکھتی ہین اور بحیثیت دین ومذہب کے بھی ضرورتین اپنی طرف کھینچتی ہین مین اپنے خیال کے موافق نمونے کے طور پر چند ضرورتین عرض کرسکتا ہون۔

(۱) عام مسلمانونکی دنیوی ترقی کا انحصار اسی پر ہے کہ وہ معاملات دنیوی مین یورپ کی تبعیت اور تقلید اختیار کرین۔ دیکھئے قدیم غیر یورپین سلطنتون مین اگرچہ باعتبار قدیم انتظام کے ابکا انتظام بہت عمدہ ہے مگر پھر بھی ترقی نہین ہوتی بلکہ بجاے ترقی کے وہ روز بروز گرتے جاتے ہین اور یہ مسئلہ اب بالکل طے شدہ ہے کہ کوئی قوم دنیاوی ترقی نہین کرسکتی جب تک اسے یورپ کی دنیاوی حالت پر رشک اور اسکے ساتھ چلنے کا قصد اور حوصلہ نہ ہو پھر اس طے شدہ مسئلے کے خلاف چلکر مسلمان قوم کیونکر کامیاب ہوسکتی ہے؟ اور مسلمانونکو جو ضرورتین مذہبی حیثیت سے لاحق ہین انمین یہ بھی ہے کہ (۲) اسلام کی ضرورت اور خدا کی وحدانیت کا دوسری قومون خصوصًا علماے یورپ کے ذہن نشین کرنا کیونکہ یورپ کے لوگون کو طرح طرح کی غلط فہمیان اسلام کی نسبت ہین اور انکی یہ غلط فہمی دوسری ایسی قومون تک متعدی ہورہی ہے جو انکی تعلیم وتربیت سے مستفید ہین بلکہ انمین یہ مرض بڑھتا جاتا ہے اور مہلک ہوتا جاتا ہے اسوجہ سے کہ خود یورپ والے بہ نسبت انکے زیادہ لائق اور تحقیق حق پر مائل ہین لہذا یہ غلط فہمی صرف اسی حالت مین رفع ہوسکتی ہے جب

مسلمانون مین ایسے علما پیدا ہون جو دونون علوم سے پورے طور پر واقف ہون اور ہم اِس ضرورت سے زیادہ دیر تک چشم پوشی نہین کر سکتے نہین تو اخلاقی زندگی بالکل ہی رخصت ہو جائے گی۔

(۳) مسلمانون کی ترقی کا تمام دار مدار جس تخیل پر ہے وہ مذہب ہے اگر انکا یہ تخیل سرد پڑ گیا یا مر گیا تو قوم بھی مر جائے گی۔ چونکہ اس تخیل مین کمی ہو گئی ہے اور ایسے پیشرو علما کی جماعت بھی روز بروز گھٹتی جاتی ہے جو عام لوگونکی پورے طور پر مذہبی معاملات مین پیشروی کرے اِسی ضرورت سے یہ انجمن جسکا مبارک نام ندوۃ العلما ہو قائم ہوئی اور اِسنے اِنھین ضرورتون پر نگاہ رکھ کر ایک اپنا دار العلوم کھولا ہے لہذا ہر مسلمان پر فرض ہے کہ ایسی بابرکت اور مفید جماعت کی اعانت و حمایت کرے۔

یہ تقریر وقت کے ختم ہو جانے سے بالکل آدھی رہگئی اور معزز مقرر کو بدرجۂ مجبوری اپنے بیان کو ختم کر دینا پڑا۔

(۶) حاجی نور محمد ذکریا صاحب سیٹھ نے علوم عربیہ کی ضرورت پر مختصر تقریر فرمائی انھون نے فرمایا کہ ہم مسلمانون کے دین و مذہب اور ہماری دینی و دنیوی ترقیون کا مدار قرآن پاک کے عملدرآمد پر ہے اور قرآن پاک کا سمجھنا علوم عربیہ کے جاننے پر موقوف ہو لہذا مسلمانون کو باعتبار دین و مذہب اور بلحاظ اپنی دینی و دنیوی ترقیون کے علوم عربیہ کو قائم رکھنے اور اسنے فائدہ اُٹھانے کی سخت حاجت ہو

(۷) ان تقریرون کے بعد صدر انجمن صاحب کھڑے ہوئے آپ نے فرمایا کہ وقت پورا ہو چکا ہے مگر مجکو اپنے لائق دوست مولوی شاہ منیر الدین احمد صاحب رئیس اسلامپور کی تقریر کے متعلق دو حرف کہنے ہین۔ ہمارے معزز نوجوان نے علما اور عامۂ مسلمین کے تعلقات پر تقریر فرمائی مگر وقت کے ختم ہو جانے سے پوری نہ ہو سکی

شاید کسی کو انکی تقریر کے ناتمام رہجانے سے کسی قسم کی غلط فہمی پیدا ہو اسیکو مین دور کر دینا چاہتا ہون اور کیا عجب ہی کہ شاہ صاحب بھی وہی کہتے جواب مین کہنا چاہتا ہون لہذا میری اس گزارش کو انھین کی تقریر کی تائید سمجھنا چاہیے۔

حضرات! یورپین قومون نے جو ترقی کی ہے وہ زیادہ تر محسوسات پر مبنی ہی اور روحانی ترقی صرف اسلام کا حصہ ہے۔ وہ روز جلد آنے والا ہے کہ تمام یورپ خود اقرار کر دے گا کہ ہم اس معاملے مین بالکل جہالت اور غلطی پر تھے یورپین سائنس مین جو انقلاب ہو رہا ہے کل کچھ آج کچھ پھر کیا امید ہے کہ جو امور آج مسلم ہین وہ کل بھی صحیح مانے جائین گے؟ ہرگز نہین! اسپر ایک روز اسی طور سے قہقہا مارا جائے گا جیسا اسوقت پچھلے فلسفے پر مارا جاتا ہے لیکن روحانی فلسفہ جو صرف اسلام کا سکھایا ہوا ہے وہ بلا تغیر رہا اور ہمیشہ رہے گا۔ قرآن پاک جو تمام علوم و فنون کا خزانہ ہے اسے جس پہلو سے دیکھیے ایک عجیب دلکش چیز ہے مگر یہ دلکشی کیسے ظاہر ہو جب تک عربی نہ حاصل کیجائے؟ یہ بھی سن لو! ندوۃ العلما نے دار العلوم مین انگریزی تعلیم کا بطور زبان دیگر کے انتظام کیا ہے وہ نہ صرف اسلیے ہے کہ وہ دنیوی زندگی مین بکار آمد ہو بلکہ اسکا مقصد اوّل یہ ہے کہ کچھ لوگ ایسے تیار ہو جائین جو اسلام کی صداقت ان قومون تک پہونچا سکین جو اسوقت حق اور سچے مذہب کے جویان ہین اور انکے دلون مین سچائی کی تلاش ہی۔ مگر ہماری صدائین انکے کانون تک نہین پہونچ سکتین۔

بعد گیارہ بجے کے دعا پر جلسہ برخاست ہوا۔

جلسۂ عام

روز شنبہ ۲۵ - شعبان ۱۳۱۹ھ ۲ بجے سے ۴ بجے تک

صدر نشین

مولانا شاہ محمد رشید الحق صاحب عادی قادری سجادہ نشین خانقاہ پٹنہ

سب سے پہلے جناب مولانا شاہ محمد رشید الحق صاحب صدر نشین جلسہ نے پُر تاثیر وعظ فرمایا جس سے حاضرین کی کیفیتین دگرگون ہوگئین اور آنکھون سے آنسو جاری ہوگئے اثنائے وعظ مین آپنے یہ بھی فرمایا۔

تقریر جناب صدر انجمن صاحب

حضور عالیجاہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی کے مطابق اسلام پوری ترقی کے بعد پھر تنزل مین آگیا ہے اور اسپر غربت چھاگئی ہے مگر غربت سے اخلاص اور محتاجی مراد نہین ہے مطلب یہ ہے کہ سچے اور دیندار مسلمانونکی قلت اور بے انتہا قلت ہوگئی گو مسلمان دیکھنے مین بہت ہین مگر ان مین سے اکثر یا تو اسمی مسلمان ہین یا رسمی۔ رسمی مسلمان وہ ہین جو اپنے آباو اجداد کی دیکھا دیکھی نماز روزہ وغیرہ ادا کرتے ہین اور مسلمانون کے بعض رسوم واوضاع کی پابندی کرتے ہین اسکے سوا کچھ نہین جانتے خضوع وخشوع اور اخلاص نیت کا نام ونشان نہین۔ اور کچھ مسلمان ایسے ہین جنھون نے اس رسمی پابندی کو بھی ترک کردیا ہے اور سوا نام کے وضع قطع لباس وغیرہ بھی مسلمانون کا چھوڑ دیا ہے یہ صرف نام کے مسلمان نہین تو کیا ہین؟ اس حالت کو دیکھکر غیرت الٰہی پھر جوش مین آئی

اور اسنے چند علما کو یہ ہمت دی کہ وہ خدا کے واسطے کھڑے ہون اور مسلمانون سے مدد چاہین اِنھین علما کی انجمن کا نام ندوۃ العلما ہے لہذا اب اسلام کی ترقی شاید اِسی پر مبنی ہی۔ آپکو خصوصیت اور توجہ کے ساتھ اُنکی اعانت کرنا چاہیے اور اُس وحدہ لاشریک کا شکریہ ادا کرنا چاہیے جسنے انسانیت کا خلعت پہنایا اور پھر اِسلام سے مشرف کیا اور وقتاً فوقتاً اپنی خاص تائیدون سے حمایت کرتا رہا۔ اور یہ بھی اُسکی تائید ہے کہ اُسنے علما کو آپ کی بہبودی کے واسطے کمربستہ کر دیا ہے۔ پھر گورمنٹ کا شکریہ ادا کرنا چاہیے جسکے حُسنِ انتظام سے بے مثل امن وامان قائم ہے اور اِسکے تمام سامان مہیا ہین۔ اور اعلی درجے کی مذہبی آزادی حاصل ہے اور یہ اِسی کا طفیل ہے کہ آج ہندوستان کے دارالسلطنت مین جسمین **وایسرائے کشور ہند** اور **نواب لفٹنٹ گورنر بہادر** اور دیگر حکام اعلیٰ رہتے ہین اتنا بڑا جلسہ علماے اسلام کا مذہبی راہ نمائی اور تعلیم کے لیے منعقد ہوا ہے۔ اِسکے بعد آپنے مسلمانان کلکتہ کا شکریہ ادا کیا جنکی دعوت پر دور دراز مقامون سے علما تشریف لائے اور شریک جلسہ ہوئے۔

اس تقریر کے بعد مولوی عبدالجبار صاحب عمرپوری نے انا عرضنا الامانۃ الآیہ کا وعظ فرمایا اور نہایت خوبی سے اِسکی تفسیر بیان کرنے کے بعد اپنا عربی قصیدہ سُنایا۔

مولوی سید عبدالرحمن صاحب واعظ نے معاش ومعاد کے متعلق دلچسپ تقریر فرمائی۔ اِسکے بعد ندوۃ العلما کے مقاصد واغراض لطیف پیرائے مین ظاہر کیے

پھر مولوی عبدالسّلام صاحب رفیقی نورپوری وکیل انجمن نعمانیہ لاہور نے تنگی وقت کی وجہ سے معذرت ظاہر کی۔ آپ نے فرمایا کہ مجکو نماز ظہر سے بدیر فراغت ہوئی اور وقت پر مین نہین پہونچ سکا اور اب عصر کا وقت آگیا ہی وعظ وبیان کا وقت نہین ہی۔

(۵) سب کے بعد مولانا شاہ محمد رشید الحق صاحب عمادی قادری صدر نشین جلسہ نے دعا کے لیے ہاتھ اُٹھائے اور خلوص قلب کے ساتھ اسلام کی ترقی اور مسلمانون کی دینی و دنیوی بہبودی کے واسطے دعا کی اور حاضرین نے آمین کہی اسکے بعد جلسۂ خاست ہوا

اجلاس سوم

منعقدۂ شب یکشنبہ ۲۶ - شعبان ۱۳۱۹ھ ۸ بجے سے ۱۱ بجے تک

صدر انجمن

مولانا ابو محمد عبد الحق صاحب دہلوی

(۱) سب سے پہلے حافظ اطہر حسین طالب العلم دار العلوم نے چند آیتین کلام مجید کی مصری لہجے مین تبرکاً تلاوت کین اسکے بعد

(۲) جناب صدر انجمن صاحب نے یہ تحریک پیش فرمائی کہ "حسب دفعہ ۵۶ دستور العمل ندوۃ العلما کے ایک مجلس خاص منتخب کیجائے جو ندوۃ العلما کے دستور العمل پر غور و فکر کرکے اسکی ترمیم کرے" آپ نے فرمایا کہ "اسوقت جو دستور العمل موجود ہے وہ ابتدا مین ضرورت کے موافق بنالیا گیا تھا اب وہ ضرورتین بدل گئی ہین اور اس بات کی حاجت پیش آئی ہے کہ اسکو زیادہ وسیع کیا جائے۔

مولوی سید عبد الحی صاحب مددگار ناظم نے اس تحریک کی تائید کی اور کہا کہ دفعہ ۵۶ کا منشا یہ ہے کہ "اس دستور العمل کی ترمیم و تنسیخ و اضافہ صرف جلسۂ خاص مین جو اسی غرض کے واسطے منعقد ہوگا ہوسکے گی اور وہ جلسۂ خاص فہرستہاے دفعہ ۹ سے بابندی قاعدہ حصۂ آخر دفعہ ۴ کے جلسۂ عام مین منتخب ہوا کرے گا" یہ تحریک باتفاق آرا منظور ہوئی

اور اِس مجلس کے ارکان حسب مندرجۂ ذیل منتخب ہوئے۔

(۱) مولوی ابو محمد عبدالحق صاحب دہلوی (۲) مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری (۳) مولوی حبیب الرحمن خان صاحب رئیس بھیکن پور (۴) مولوی حاجی محمد یونس خان صاحب رئیس دتاولی (۵) مولوی خلیل الرحمن صاحب رئیس سہارن پور (۶) مولوی محمد شبلی صاحب نعمانی ناظم سررشتۂ علوم وفنون حیدرآباد دکن (۷) خان بہادر منشی محمد اطہر علی صاحب وکیل لکھنؤ (۸) منشی محمد احتشام علی صاحب رئیس کاکوری (۹) مولوی سید شرف الدین صاحب بیرسٹرایٹ لا بانکی پور (۱۰) حافظ محمد اسمٰعیل صاحب وکیل شاہجہانپور (۱۱) مولوی عبدالحی صاحب وکیل چندوسی (۱۲) مولوی محمد حفیظ اللہ صاحب مہتمم دارالعلوم (۱۳) مولوی سید ظہورالاسلام صاحب فتحپوری (۱۴) مولوی حافظ نور محمد صاحب مدرس مدرسۂ اسلامیۂ فتحپور (۱۵) مولوی فتح محمد صاحب نائب (۱۶) مولوی غلام محمد صاحب ہوشیارپوری (۱۷) مولوی سید محمد علی صاحب ناظم ندوۃ العلما (۱۸) مولوی مسیح الزمان خان صاحب نائب ناظم (۱۹) مولوی سید عبدالحی صاحب مددگار ناظم۔

مولوی محمد حفیظ اللہ صاحب مہتمم دارالعلوم نے دارالعلوم کی سالانہ روداد پیش کی جو نہایت قابلیت اور متانت کے ساتھ لکھی گئی تھی اور تمام واقعات کو بسط وتفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا تھا۔ لوگوں نے اِسکو اول سے آخر تک دلچسپی کے ساتھ سُنا یہ رپورٹ ندوۃ العلما کی رپورٹ کے ساتھ علیحدہ چھاپی گئی ہے۔

اِسکے بعد جناب صدر انجمن صاحب نے دارالعلوم کی ضرورت پر تقریر فرمائی۔ یہ بسیط اور پُرمغز تقریر ایک گھنٹہ میں ختم ہوئی۔ آپ نے تقریر شروع ہی کی تھی کہ مسٹر جسٹس سید امیر علی صاحب۔ سی۔ آئی۔ اے جلسے کی شرکت کے لیے تشریف لائے اور اسوقت تک بیٹھے رہے جب تک کہ مولانا تقریر کرتے رہے بعد ختم تقریر سید صاحب نے ارکان ندوۃ العلما کا مسلمانوں کی اصلاح پر آمادہ ہونے کے بابت شکریہ ادا کیا اور فرمایا کہ میں

اسوقت علما کی زیارت کے واسطے حاضر ہوا تھا اور آپکی زیارت سے مجکو بہت مسرت ہوئی
مولوی سید شرف الدین صاحب بیرسٹرایٹ لا بانکی پور نے تحریک کی کہ دارالعلوم
کے جو طلبہ اسوقت موجود ہین انکا اسی مجمع مین امتحان لیا جائے۔ قاضی ابوبکر علی احمد
محمود اللہ شاہ صاحب بدایونی نے تائید کی اور حاضرین نے اسکو دلچسپی کے ساتھ قبول
کیا۔ اس تجویز کے موافق مولوی حفیظ اللہ صاحب مہتمم دارالعلوم اور مولوی قاضی محمد فاروق
صاحب مدرس اعلے نے چند طلبا کو پیش کیا شمس العلما مولوی ابوالخیر محمد صدیق صاحب
پروفیسر پریسیڈنسی کالج کلکتہ نے عربی کی ایک عبارت ترجمہ کرنے کے واسطے دی۔
طلبا نے اسکو لکھ کر اس خوبی سے ترجمہ کیا کہ حاضرین دنگ رہگئے۔ ترجمہ کے بعد شمس العلما
نے بعض جملونکی ترکیب پوچھی اسکا بھی جواب خاطر خواہ دیا۔ اسکے بعد مسٹر خلیل احمد صاحب
ایم۔ اے۔ نے مندرجۂ ذیل تین شعر عربی مین ترجمہ کرنے کے واسطے دیے اور تقریباً
پانچ منٹ مین سب طلبا نے نہایت مطلب خیز اور محاورے کے موافق ترجمہ کرکے
سنا دیا۔ وہ اشعار یہ ہین ؎

بیا گر خلد خار آسان برآرم	چہ سازم بخارے کہ در دل نشیند
ہر گیاہے کہ از زمین روید	وحدہ لاشریک لہ گوید

پڑے ہوئے تھے ہزارون پردے کلیم دیکھو تو جب بھی غش تھے
ہم اُسکی آنکھون کے ہائے صدقے کہ جلوہ یون بے حجاب دیکھا

اِن شعرون کے پڑھنے سے معلوم ہوسکتا ہے کہ کیسا مشکل کام طلبا کو دیا گیا تھا اور انکے
ترجمے دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ کیسی آسانی کے ساتھ انھون نے اس کام کو انجام دیا افسوس
یہ ہے کہ جسوقت طلبا ترجمہ لکھ چکے اور سنا یا گیا لوگون نے ہاتھون ہاتھ ان پرچون کو جنپر ترجمہ
لکھا تھا خدا جانے کہان پہونچا دیا۔ صرف ایک طالب العلم کا لکھا ہوا بمشکل اسوقت دستیاب
ہوا جسکو مین اسی ترتیب سے درج کرتا ہون۔ یہ پرچہ ظہور احمد شاہجہانپوری کا تھا ؎

بیا گر خلد خار آسان برآرم		چہ سازم بخاریکہ در دل نشیند	

ترجمہ نظم کا نظم مین ؎

ان شاک شوک فی رجلے فتخرج		وان یکن فی بالی فکیف یخرج	

تقطیع - بیا گر (فعولن) خلد خا (فعولن) رآسان (فعولن) برآرم (فعولن) چہ سازم (فعولن) بخارے (فعولن) کہ در دل (فعولن) نشیند (فعولن) بحر متقارب سالم سمین کوئی زحاف نہین ہوا -

ہر گیا ہے کہ ازمین الخ ترجمہ نظم مین ؎ ان النبات یسللہ ٭ ویقول لیس مماثلہ نثر مین مایخرج منہا یقول وحدہ لاشریک لہ - تقطیع - ہر گیاہے (فاعلاتن) کہ ازمین مفاعلن روید (فعلن) وحدہ لا (فاعلاتن) شریک لہ (مفاعلن) گوید (فعلن) بحر خفیف عروض وضرب محذوف ومقطوع حشو مجنون ؎

پڑے ہوئے تھے ہزارون پردے الخ

خرموسے صعقا وکان الفا من الغطا فنحن فداء من رأے انوارہ ولم یک شئے من الحوائل والحجابات -

قاضی علی احمد صاحب بدایونی نے مندرجۂ بالا شعرون مین سے اوّل شعر کی تقطیع پوچھی اسکا بھی جواب نہایت معقول دیا -

اسکے بعد الحمد للہ رب العالمین کا عکس مستوی دریافت فرمایا اسکا جواب بھی طلبہ نے اس تیزی سے دیا کہ سب لوگ حیرت زدہ ہو گئے خصوصاً شمس العلما مولوی ابوالخیر محمد صدیق صاحب کو از بس مسرت ہوئی بعد جلسے کے شمس العلما نے اس امتحان کے متعلق جو تحریر بھیجی ہے وہ حسب مندرجۂ ذیل ہے

تحریر شمس العلما مولوی ابوالخیر محمد صدیق صاحب پروفیسر پریسیڈنسی کالج کلکتہ

ندوۃ العلما کی نسبت میرے دل مین کچھ شکوک تھے مگر اس سال کلکتے مین اسکے اجلاس

ہونے کی تقریب مین اِسکے مقاصد اور اسکی کارروائی پر غور کرنے کا جو اتفاق ہوا تو مجھپر یہ بات ثابت ہوگئی کہ اِس زمانے مین مسلمانون کے لیے ایسے ایک مجمع کی ضرورت ہے اور ندوہ نہایت اچھا کام کر رہا ہے۔ ندوے کے متعلق دارالعلوم کے سلسلۂ تعلیم کو جب تک اطمینان کے ساتھ بغور ملاحظہ نہ کیا جائے اسپر رائے قائم ہو نہین سکتی ہی معہذا مین نے جو چند طلبا کا سرسری طور پر امتحان لیا اِس سے معلوم ہوا کہ طرز تعلیم اچھی ہے اور زمان قلیل مین انھون نے جسقدر سیکھا ہے پُرانے طرز پر اگر تعلیم پاتے اِسقدر سیکھ نہین سکتے استطاعت والے مسلمان اگر ایسے مدرسے کی ترقی اور قیام کے لیے سعی اور تائید کرین تو بہتون کو فائدہ پہونچنے کا احتمال اور ایک مقصد مین ندوے کی سرسبزی کا ذریعہ ہو سکتا ہے۔ فقط

ابوالخیر محمد صدیق — کلکتہ

سابق سپرنٹنڈنٹ مدرسہ ڈھاکہ — ۱۷۔ دسمبر ۱۹۰۱ء

بعد امتحان طلبا کے ساڑھے گیارہ بجے دعا پر جلسہ برخاست ہوا۔

اجلاس چہارم

منعقدہ ۲۶۔ شعبان ۱۳۱۹ھ روز یکشنبہ ۸ بجے سے ۱ بجے تک

(۱) سب سے پہلے حافظ واجد علی صاحب طالب العلم دارالعلوم نے آیۂ کریمہ افمن شرح اللہ صدرہ للاسلام الخ کی تلاوت کی۔ مناسب وقت آیتون کی تلاوت نے دلون مین جنبش اور حرکت پیدا کردی اور سمجھنے والی روحین وجد مین آگئین اِسکے بعد

(۲) مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری نے تحریک کی کہ مولانا شاہ محمد رشید الحق صاحب عمادی قادری اِس جلسے کی صدارت فرمائین۔ قاضی علی احمد صاحب بدایونی نے

تائید کی اور اتفاق آرا کے ساتھ مولانا رونق افروز صدارت ہوئے۔

مولوی سید شرف الدین صاحب بیرسٹرایٹ لا بانکے پور نے یہ تجویز پیش کی کہ "ندوۃ العلما کی جانب سے گورنمنٹ کی خدمت مین ایک میموریل اس مضمون کا پیش کیا جائے کہ گورنمنٹ ندوۃ العلما کے مقاصد کی جانب نظر ہمدردی فرمائے اور ہم کو لازم ہے کہ ہم اپنی کارروائیان ایسے طریقے سے کرین کہ ہمیشہ گورنمنٹ کے موردعنایت رہین" قابل محرک نے اِس تجویز کو پیش کرتے ہوئے نہایت برجستہ اور موثر تقریر کی جسکا خلاصہ حسب مندرجۂ ذیل ہے۔

تقریر مولوی سید شرف الدین صاحب بیرسٹرایٹ لا بانکی پور

چند سال ہوتے ہین تقریباً سات آٹھ برس کا زمانہ ہوا کہ چند اکابر علمار نے مذہب کی دگرگون حالت دیکھی ضرورتِ زمانہ کو سمجھا اور ندوۃ العلما کی بنیاد ڈالی ندوۃ العلما کا اجلاس لکھنؤ۔ کانپور۔ بریلی۔ میرٹھ۔ شاہجہانپور۔ پٹنہ وغیرہ مقامون پر ہوا کیا اِسکے اغراض ومقاصد کی اشاعت کی گئی جسکی گونج صرف ہندوستان ہی مین نہین چھائی بلکہ دور دور مصر وعرب اور دیگر ممالک تک پہونچی۔

مسلمانون نے اِسکی قدر کی اور عزت کی آنکھون سے دیکھا۔ اِسلیے اِسوقت مجھے اِسکے اغراض ومقاصد کی نسبت کچھ کہنا نہین ہے بلکہ مین ایک اچھوتا مضمون بیان کیا چاہتا ہون جو لوگون کے دلون سے اب تک زبان پر نہین آیا یعنی ندوۃ العلما کو ہماری گورنمنٹ کے ساتھ کیا تعلق ہے اور گورنمنٹ کو ندوۃ العلما کے ساتھ کیا تعلق رکھنا چاہیے۔؟

حضرات! مسلمانون کا اگلا دور ختم ہوچکا۔ اِنکے تناور درخت کی پت جھاڑ ہوگئی اِسکے سایہ گیر اگر دوسرا سایہ نہ ڈھونڈھین تو آفتاب کے شعلون مین بھسم ہوجائین۔

مسلمانون نے گورمنٹ کے ساتھ جو وفاداری کی اُسکی کوئی دوسری مثال دنیامین نہین ملسکتی۔ دنیامین وفاداریان بہتیرون نے دکھلائین مگر مسلمانون کے سوا کوئی قوم ایسی نہین ہے جو وفاداریون مین مرمٹی ہو۔ اخلاص مندی کی مثالین ملین گی مگر مسلمانون کے سوا اخلاص مندیون مین کوئی قوم ایسی نہین ہے جو اپنے کو کھو بیٹھی ہو۔ ہماری گورمنٹ نے بھی اِسے قدر کی نگاہون سے دیکھا اور اِسکے چہرے سے آنسو پونچھے اور آنکھون کے کانٹے نکالے کہ اب تک جو کچھ مسلمانونکی نمود نظر آتی ہے یا اس سے پہلے معزز نوکریون مین مسلمانونکی نام پائے جاتے ہین وہ اُنھین قدردانیون اور توجہ کے نتیجے ہین جو گورمنٹ نے مسلمانون کے ساتھ برتے ہین۔

انسان پہلے حال کے بدلنے کی امید نہین کرتا وہ اپنے حالون مین بھولا ہوتا ہے یہی حال مسلمانون کا بھی ہوا۔ وہ بھولے رہے اور ایسی غفلت مین پڑگئے جس سے نکلنا مشکل ہوگیا غفلت کی پہلی تلوار جہالت ہے۔ یہ تلوار مسلمانون نے کھائی اور سیکڑون ملامت کے نشانے بنے اور پھر اِنھین یہ کچھ جھیلنا پڑا جسکا اِنھین خواب و خیال بھی نہ آتا تھا۔ مگر بہادرون کے لیے زخمی ہونا عیب نہین میدان چھوڑ دینا عیب ہے۔ الحمدللہ کہ یہ بُرے بھلے اب تک میدان مین قائم رہے اور زمانے کے چلن کے مطابق تعلیم و تعلم کیجانب جان توڑ کر متوجہ ہوئے خدا اُنھین کامیاب کرے! مگر اِنمین بھی شک نہین کہ اِنمین ایسے ایک چوک بھی ہوئی۔ ایسی یکسوئی کے ساتھ متوجہ ہوئے کہ اور بہت سی ضروری باتون سے جو اِنھین زندگی کیطرح ضروری تھین غافل ہوگئے یعنی تعلیم مذہبی سے یہ چوک گویا اسلامی تعمیر کے لیے سُرنگ تھی۔ اِسکا ہوش چند مقدس علما کو ہوا جنھون نے ندوۃ العلما قائم کیا اور اسکے ساتھ ایک دارالعلوم کی بنیاد ڈالی۔ اگر خدا نے مدد کی اور یہ دارالعلوم اپنی غایت مقصد کو پہونچا تو یہ دنیامین اِس بات کی مثال ہوگا کہ مذہب کے اعلیٰ درجے کے کمال کے ساتھ گورمنٹ کی وفادار رعایا کسطرح بنتے ہین اور رعایا اور گورمنٹ دونون کے

لیے مفید اور ضروری ثابت ہونے اور دونون کے لیے قوتِ بازو ہونے کے کیا طریقے ہین ؟ -

مذہب کسی حال مین اپنے مذہبی سرگروہ سے نکل نہین سکتا یہ اُسی دن نکلے گا جسدن اُسکی بنیاد کھُد جائے گی - اِسلیے ہم بھی علما کی ضرورت اور اُنکے وجود سے بے نیاز نہین ہوسکتے - پھر اگر اعلے درجے کے علما زمانے کی ضرورتون سے واقف علوم جدیدہ سے ماہر فلسفہ اور دہریت کے رخنون سے آگاہ موجود ہوجائین گے تو مسلمانون کے شکوک اور بدعقیدگی دور کرسکین گے مسلمانون کو مذہبی خطرات سے نکالین گے اور اُنکی کھوئی ہوئی ودلیعت اُنکے لیے پھر ڈھونڈ نکالین گے یعنی عبودیت اور اخوت - رہا ندوۃ العلما کا تعلق گورمنٹ کے ساتھ گورمنٹ نے ہندوستان مین اگر کیا کیا ؟ ہندوستان کی کیا ترقی کی ؟ کون کون سی خاص خاص نعمتین ایسی ہین جو گورمنٹ انگلشیہ ہی کے ساتھ مخصوص ہین اور یہ خصوصیت دنیا مین کسی گورمنٹ کو نہین اسکے سمجھنے کے لیے فہم سلیم اور حق بین نظر ہی درکار نہین بلکہ ضرورت زمانہ - احوال عالم تمام قومون کی ترقی اور تمام لوگونکی روش اور رفتار سے واقف ہونا بھی ضرور ہے بغیر اسکے وہ گورمنٹ کا پورا قدر دان جیسا کہ ہونا چاہیے نہین ہوسکتا - ہمارے علما کو بجز چند مستثنیات کے اِن باتون کے دریافت کا موقع نہین تھا دارالعلوم کی یہ غرض ہے کہ بڑے بڑے متبحر علما اس دارالعلوم سے ایسے نکلین جو علوم جدیدہ سے بھی واقف ہون اور گورمنٹ کی زبان یعنی انگریزی بھی جانتے ہون اِسطرح اُنھین پورا موقع حاصل ہوسکے گا کہ وہ گورمنٹ کی قدردانی کرسکین اور اس نعمت کی بارگاہ خداوندی مین شکرگزار ہون اور اس شکریے کو تمام عوام کے دلون مین بھی بٹھا سکین حقیقت مین یہ کام گورمنٹ کی بہی خواہی کا ہے جو کسی نے بھی نہین کیا اور جسکی آجتک کوئی مثال نہین ملسکتی لیکن اِسکے ساتھ افسوس اور تمامتر افسوس ہے کہ باوجود یکہ ارکان ندوۃ العلما اِس بہی خواہی کے

عوض مین یہ نہین چاہتے کہ گورمنٹ اپنا خزانہ کھولدے۔ گورمنٹ اُنھین بڑے بڑے القاب اور خطابات سے نامزد کرے۔ ہان یہ آرزو وہ کرتے ہین کہ گورمنٹ اُن کی کارروائیون سے واقف ہو۔ اُنکے جلسون مین شرکت کرے۔ اُنکی ہمدردی کرے اُنکی ہمت بڑھائے اور اُنھین اپنے مہربان سائے مین لے۔ اِس آرزو پر بھی ایسی بیدار مغز اور قدردان گورمنٹ یون چشم پوشی کرے اور پھوٹی آنکھون نہ دیکھے تو حیرت در حیرت ہے۔

اگرچہ جہان جہان ندوے کا اجلاس ہوا کیا ہے وہان کے حکام کا ندوے کے اغراض سے واقف ہونا اُسمین حکام مقامی کی شرکت بھی کرنا میری گفتگو کو روکتے ہین مگر تاہم مین گورمنٹ کو اسکی جانب متوجہ کیا چاہتا ہون اور یہ کہے بغیر نہین رہ سکتا کہ غریب ندوہ اُس توجہ کا مستحق نہین ہے جو اُسکے ساتھ نظر عموم کے ساتھ برتا جاتا ہی بلکہ یہ شے زائد کا مستحق ہے۔

اِس تقریر کے ختم ہونے کے بعد مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری اپنی جگہ سے اُٹھے اور فرمایا کہ مولوی سید شرف الدین صاحب نے جو تقریر کی ہو اِس سے مجکو بالکل اتفاق ہے۔ اور صرف مجکو نہین بلکہ کل عُلما و مشائخ کو جو اِس وقت رونق افروز ہین۔ لہذا مین انکی تجویز کی تائید کرتا ہون۔ اِسکے بعد یہ تجویز باتفاق آرا منظور ہوئی۔

قاضی علی احمد صاحب بدایونی نے یہ تحریک پیش کی کہ شب کے جلسے مین طلبا کا امتحان ناتمام رہچکا ہے اسواسطے کہ انسے ریاضی کے سوالات نہین کیے گئے۔ اسوقت اِس کمی کو پورا کردیا جائے۔ مولوی حکیم عبدالرحیم صاحب دہلوی نے تائید کی اور ارکان نے

اس سے اتفاق کیا لہذا مہتمم صاحب دارالعلوم نے ان طلبا کو پھر پیش کیا۔ مولوی عبدالقدیر صاحب۔ بی۔ اے نے چند سوالات اربعہ متناسبہ اور کسور عام کے بنا کر انکو لکھا دیے تقریباً دس منٹ مین طلبا نے انکو حل کر کے پیش کر دیا۔ مولوی عبدالقدیر صاحب بی۔ اے نے ان جوابات کو باواز بلند پڑھ کر سُنایا اور حاضرین نے اسقدر صحیح اور جلد جواب دینے پر مسرت آمیز حیرت ظاہر کی۔ مسٹر ابوالفضل عبدالرحمن صاحب جج اسمال کاز کورٹ نے عربی ترجمہ کرنے کے لیے یہ عبارت دی "از جانب مسلمانان باشندگان کلکتہ اراکین ندوۃ العلما کا تہ دل سے شکریہ ادا کیا جاتا ہے" سب نے اسکا صحیح ترجمہ کیا اور بعض نے تین تین طریق سے۔ اس بات کو دیکھکر مسٹر ابوالفضل عبدالرحمن صاحب جج نے اظہار مسرت کے بعد وعدہ کیا کہ مین ایک نقرئی تمغہ اس طالب العلم کو دونگا جو ابتدائی درجے کے سہ سالہ امتحان مین زباندانی مین سب سے اوّل رہے۔ مولوی وحید حسین صاحب سکریٹری محمدن یونین کلکتہ نے اپنی مجلس کی طرف سے اس بات کا اعلان کیا کہ جو طالب العلم مجموعی حیثیت سے اول نمبر ہو اُسکو نقرہ تمغہ محمدن یونین کیطرف سے دیا جائے گا۔ شیخ رحیم اللہ صاحب سوداگر نے وعدہ کیا کہ جو طالب العلم حدیث مین اول نمبر ہو اُسکو وہ طلائی تمغہ عنایت فرمائین گے۔ مولوی سید ابوظفر صاحب مترجم ہائی کورٹ نے وعدہ کیا کہ جو طالب العلم کلام مجید مین سب سے زیادہ نمبر پائے اُسکو وہ طلائی تمغہ دینگے۔ مولوی عبدالخالق صاحب وکیل و سکریٹری انجمن اسلامیہ بردوان نے اسی انجمن کیطرف سے وعدہ کیا کہ وہ اُس طالب العلم کو تمغہ نقرئی دینگے جو حساب مین سب سے اوّل نمبر رہے۔ مولوی عبدالقدیر صاحب بی اے نے والنٹیران کلکتہ کیطرف سے وعدہ کیا کہ جو انگریزی مین سب سے اول نمبر رہے گا اُسکو وہ نقرئی تمغہ دین گے۔ مولوی سید عبداللہ صاحب موسوی صدر نشین کلکتہ مسلم وبکیٹ سوسائٹی نے وعدہ کیا کہ جو طالب العلم عربی تقریر مین سب سے بہتر ہوگا اُسکو وہ

دس روپے کا انعام دینگے۔ مولوی خلیل الرحمن صاحب مترجم ہائی کورٹ نے پانچ روپے کا ماہوار وظیفہ ایک سال تک اُس طالب العلم کے لیے منظور کیا جو ادب مین اوّل نمبر ہو۔ مولوی عبدالقدیر صاحب بی۔ اے نے بھی پانچ روپیہ ماہوار کا وظیفہ اُس طالب العلم کے لیے منظور کیا جو درجۂ دوم مین کامیاب ہوکر درجۂ سوم مین ترقی پائے اور وہان بھی سب مین ممتاز ہو۔ مولوی فخرالدین صاحب مترجم ہائی کورٹ اور نور محمد اسمٰعیل صاحب سوداگر اولڈ چائنا بازار نے بلا کسی شرط کے پانچ پانچ روپے ماہوار کا ایک ایک وظیفہ تین سال کے لیے منظور کیا۔

مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب کھڑے ہوئے آپ نے فرمایا کہ "عربی عروض حساب وغیرہ کا امتحان تو آپ لیچکے اور خدا کے فضل سے ہمارے لڑکے کامیاب ہوئے اب ہم آپ کی قومی ہمدردی اور فیاضی کا امتحان لینا چاہتے ہین دیکھیے کہین فیل نہ ہوجائیے گا"

مولوی صاحب ممدوح کے اِس جملے کو سُنکر نواب بہادر سید امیر حسن خانصاحب سی۔ ائی۔ اے اپنی جگہ سے اُٹھے اور آپ نے تحریک کی کہ "دارالعلوم کے واسطے چندہ کیا جائے" اِسکو تحریک کرتے وقت آپ نے دارالعلوم کی ضرورت پر مختصر تقریر فرمائی اثنائے تقریر مین آپ نے فرمایا کہ "مسلمانونکی عزت قومی اور ترقی اِس بات پر موقوف ہو کہ وہ عربی حاصل کرین" اِس تحریک کی تائید مولوی ابوالحسن خان صاحب جج اسمال کاز کورٹ نے فرمائی اور تائید مین عربی علوم وفنون کو قائم رکھنے کی ضرورت پر بحث کرتے وقت حسب مندرجۂ ذیل تقریر کی۔

تقریر مولوی ابوالحسن خانصاحب جج اسمال کاز کورٹ کلکتہ

حضرات! مین زبان عربی کی تعلیم کو ابتدا ہی سے بہت ضروری سمجھتا ہون کیونکہ یہ مسلمانونکی

گویا مذہبی زبان ہے جس سے انکی مذہبی اور اخلاقی حالت واقعی درست ہو جاتی ہے دیکھیے جب ہندوؤن نے اپنی مذہبی زبان شنسکرت کو بالکل چھوڑ دیا تو وہ بالکل تباہ و برباد اور خراب ہو گئے اور انکی مذہبی اور اخلاقی حالت از حد ابتر ہو گئی مگر اہل یورپ علی الخصوص جرمن نے جب اسمین ترقی کی تو انکی ترقی کو دیکھ کر ہندوؤن مین بھی ایک حرکت پیدا ہوئی اور پھر وہ شنسکرت کی خدمت کے لیے تیار ہوئے اور اُسکے حاصل کرنے کی کوشش شروع کی چنانچہ اکثر ہندو بی اے اور ام اے شنسکرت زبان سے واقف ہین اور اسی وجہ سے انکی اخلاقی حالت ایک حد تک درست ہوتی جاتی ہے۔ ہم ہرگز نہین چاہتے کہ عربی زبان مسلمان چھوڑ دین جو لوگ قائل ہین کہ عربی کا ترجمہ کافی ہے (اور اس گروہ مین ہمارے دوست مولوی دلاور حسین احمد صاحب سابق جنرل رجسٹرار بھی ہین) میرے خیال مین وہ بالکل غلطی پر ہین بڑی بات یہ ہے کہ جب ایک زبان سے دوسری زبان مین ترجمہ کیا جاتا ہے تو ہرگز اصلی زبان کی فصاحت و بلاغت اور اُس درجے کا اثر اسمین باقی نہین رہتا جو اصلی زبان مین پایا جاتا ہی۔ کیا کوئی گریجویٹ کہہ سکتا ہے کہ شکسپیر کے کلام کا جو ترجمہ کیا گیا ہے اُسمین اصلی اثر اُس زبان کا باقی ہی؟ (آواز آئی کہ ہرگز نہین) ایسے ہی عربی کا بھی حال ہے ممکن نہین کہ اُسکی حلاوت اور اُسکا اثر دلون مین باقی رہے جیسا کہ عربی مین ہے پھر قرآن پاک کا جو بلاغت اور فصاحت کا مجموعہ اور زبان کی خوبی اور جامعیت کے اعتبار سے معجزہ ہے صرف ترجمہ کیونکر کافی ہو سکتا ہے؟۔ اسلیے عربی زبان کے قائم رکھنے کے واسطے ہم مسلمانون کو کوشش کرنی چاہیے۔

اثنائے تقریر مین چندہ شروع ہوا جو وعدونکی صورت مین تھا۔ نواب بہادر سید امیر حسن خان صاحب بی۔ آئی۔ اے نے دو سو روپیہ کا وعدہ کیا۔ نواب عبد السبحان صاحب چودھری نے دو سو روپے خود مولوی ابو المحسن صاحب نے سو روپیہ۔ خان بہادر

مولوی بدرالدین حیدر صاحب نے سو روپیہ منشی عبدالغفور صاحب اعظم گڑھی نے سو روپے
مولوی اکرام علی خان صاحب اکزامنر ہائی کورٹ نے سو روپے۔ محبوب بخش محمد اسمٰعیل صاحب
سوداگر کولوٹولہ نے سو روپے منشی احسان کریم صاحب نے پچاس روپے۔ مولوی محمد
خلیل الرحمن صاحب بی اے نے پچاس روپیہ۔ مولوی عباد اللہ ابوالکارم صاحب نے پچاس روپے
شیخ رحیم اللہ صاحب متوالگر نے ایک اشرفی۔ مسٹر غلام حسین علی صاحب نے تین ہزار روپیہ تین قسطون مین
دینے کا وعدہ فرمایا۔ اسکے علاوہ اور بھی چندہ ہوا اور ہو رہا تھا کہ صاحب کمشنر
بہادر تشریف لائے اور تقریباً ایک گھنٹہ تک جلسے مین بیٹھے رہے۔

اسوقت شیخ عبدالقادر صاحب بی اے ایڈیٹر ابزرور نے انگریزی مین
ندوۃ العلما کے مقاصد پر نہایت پُرمغز تقریر فرمائی اور اُس غلط فہمی کو بہت خوبی
کے ساتھ دفع کیا جو سر انٹونی مکڈانل صاحب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک متحدۂ آگرہ واودھ
کو ندوۃ العلما کے نسبت پیدا ہوئی تھی اور جناب ممدوح نے اسکا اشارہ اپنی روانگی
کے وقت الہ آباد مین فرمایا تھا۔ یہ تقریر انگریزی مین شائع کیجائے گی اس مقام پر
اسکا اُردو مین ترجمہ درج کیا جاتا ہے۔

تقریر شیخ عبدالقادر صاحب بی اے ایڈیٹر ابزرور

اُنیسوین صدی کے آخری حصے کا ایک نہایت تعجب خیز واقعہ یہ تھا کہ دنیا کے مختلف حصون
مین مذہب کیطرف از سرِ نو ایک رغبت خاص پیدا ہوگئی تھی حالانکہ اُسی زمانے مین یہ
خیال عام طور پر پھیلا ہوا تھا کہ مادہ پرستی اور دہریت کی روز افزون ترقی کے سامنے
مذہب کا چراغ گل ہوجائے گا۔ لوگ کہتے تھے کہ مذہب کی پُرانی اور سالخوردہ چمک دمک
زمانۂ حال کے علم طبعیات کی ایجادون کے چکاچوند کردینے والی روشنی کے مقابلہ مین ماند
پڑجاوے گی اور علمی ترقی کا سیلاب پُرانے عقائد کو بہالیجائے گا اور حقیقت مین ممکن تھا

کہ سائنس کی تازہ ترین فتوحات جیسے رانٹ جن صاحب کی دریافت کردہ شعاعین اور بغیر تار کے خبر پہونچانے کی حکمت لوگون کے دلون سے معجزات اور امور خرق العادت کے اعتقاد کو زائل کر دیتین۔ اُن دلون مین طاقت انسانی کا بے انتہا ہونا جاگزین کر دیتین اور انسان کو مغرور اور خود رائے بنا کر اُس سے انکسار اور حلم کے ساتھ ایک قادر مطلق کی بے انتہا طاقتون پر ایمان لانے کی قوت سلب کر لیتین۔

اِسمین شک نہین کہ رانٹ جن کی شعاعون کے ذریعے سے کسی بند صندوق کی اندرونی اشیا کو دیکھ لینا اور کسی مریض کی اندرونی بیماری کیحالت مین یہ معلوم کر لینا کہ مرض کیسا ہے اور کہان ہو ایسے اعجاز ہین کہ گذشتہ زمانے مین بھی قصون۔ کہانیون یا بزرگونکی کرامات کی روایتون ہی مین سُننے مین آئے ہین اور اسلیے اب اُنپر قابض اور فختار ہونا خواہ مخواہ انسان کا سر پھرا دیتا ہے۔ ایسے ہی معمولی دماغون کے لیے تو تار برقی کے ذریعہ سے بھی ایک مقام سے دوسرے مقام تک خبر پہونچانا باعث تحیّر تھا چہ جائیکہ اب وہ ظاہری واسطہ بھی درمیان سے اُٹھ جائے اور محض ہوا کے ذرات کے ذریعے سے میلون تک پیغام پہونچنے لگے۔

نظر برین حالات وہ لوگ قابل معذوری تھے جو یہ سمجھے بیٹھے تھے کہ رفتہ رفتہ مذہب کا زور گھٹتا جائے گا اور دنیا کے بڑے اور اہم معاملات مین جو حصّہ مذہب نے لیا تھا اب وہ اُس سے قاصر رہ جائے گا۔ مگر حال مین ایسے واقعات پیش آئے ہین جنسے یہ ثابت ہو گیا ہو کہ یہ خیال بے بنیاد تھا اور بجاے اِسکے کہ مذہب کے فولادی پنجے کی گرفت بنی نوع انسان کے دلون پر ڈھیلی پڑ جاتی پھر مضبوط ہوتی جاتی ہے۔ ہم دیکھتے ہین کہ مذہب کیطرف دل پھر جھکے آتے ہین اور آیندہ زندگی کے مسائل پر آجکل اسقدر غور و خوض شروع ہے کہ آج سے بیس برس پہلے نظر نہین آتا تھا۔ اِس نمایان اور اکثر حالات مین غیر متوقع تبدیلی کیوجہ ظاہر ہے یہ درصل علم کی ترقی کا لازمی نتیجہ ہے۔ مذہب دو قسم کا ہوتا ہے ایک وہ جو جہالت سے پیدا ہو

اور دوسرا وہ جسکی بنیاد علم پر ہو۔ مین نے ایک دفعہ کہین پڑھا تھا کہ توہمات دو قسم کے ہوتے ہین۔ اوّل وہ توہمات جو لاعلمی سے پیدا ہون اور دوسرے وہ جو کثرت علم سے پیدا ہون بظاہر یہ اجتماع نقیضین معلوم ہوتا ہے مگر فی الحقیقت نہین جیسا کہ مثالون سے واضح ہو جائے گا ایسے مجمع مین جہان اِس ملک کے مختلف حصون کے باشندے موجود ہین مجھے جاہلانہ توہمات کی مثالین خاص طور پر پیش کرنے کی چندان ضرورت نہین کیونکہ سیکڑون نظیرین روز ہماری آنکھون کے روبرو گذرتی ہین۔ بھوت پریت کے اُتارنے کے لیے جھاڑ پھونک ڈھول بجا بجا کر کسی کو بیہوش کرنا اور اُس سے آیندہ کے حالات دریافت کرنا منگل اور سنیچر کے دن تیل تانبے کی خیرات خاص خاص فقیرون کو دینا اِس خیال سے کہ منگل دیوتا راضی رہین۔ فال بینون کو خوش اعتقادی کے ساتھ گھرون مین آنے دینا اور اُسکی حسب ہدایت ہتھیلی پر چاندی رکھ کر فال کھلوانا یہ سب باتین ایسی ہین کہ اُنسے ہندوستان کے رہنے والے بیخبر نہین۔ اور شب و روز ہمارے اہل ملک کی (عام اِس سے کہ وہ ہندو ہون یا مسلمان) جہالت پر شاہد ہین۔ مگر مین اُن توہمات کی جو کثرتِ علم سے پیدا ہوتے ہین ایک مثال دینا چاہتا ہون۔

یورپ اور امریکہ مین اِسوقت بہت سے معقول تعلیم یافتہ اور روشن خیال ایسے ہین جو فن مسمریزم اور اُسکے مختلف شعبون کے جو مختلف نامون سے مشہور ہین قائل ہین یہ تو نہین کہا جا سکتا کہ جو کچھ اِن دنون مغربی ممالک مین "سپرچوالزم" کے نام سے کیا جاتا ہے محض دھکوسلہ ہے مگر یہ کہنا بیجا نہ ہوگا کہ جتنے اشخاص اِسکے جاننے کا دعوے رکھتے ہین اُنمین اگر ایک سچا ہے تو نو جھوٹے۔ حاضرین مین سے بعض اصحاب نے ایک رسالہ دیکھا ہوگا جو لندن سے سہ ماہی نکلتا تھا اور جسکا نام "بارڈر لینڈ" تھا اور سٹیڈ صاحب جو ولایت کے مشہور اور فاضل اخبار نویس ہین اِسے شائع کرتے تھے۔ دنیا بھر کے اطراف و جوانب سے عجیب عجیب قصے اور عجیب عجیب روایتین اسمین جمع کیجاتی تھین جنسے معلوم ہوتا تھا کہ

قلب انسانی مین بھی کیسے کیسے طرفہ عقائد سما سکتے ہین اور انسان ضعیف البنیان کیسی کیسی باتون پر ایمان لا سکتا ہے۔ اِس مسئلے مین بے انتہا نظرین ان توہمات کی ملتی تھین جو کثرت علم سے پیدا ہوتے ہین اِنکے پیدا ہونے کا سبب یہ ہے کہ تعلیم خیالات کو وسیع کر دیتی ہے اور امکان کے دائرے کو تعلیم یافتہ آدمی کے خیال مین اسقدر بڑھا دیتی ہے کہ بیعلم یا نیم خواندہ اُس حد کو نہین پہونچ سکتا۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جب ایک ذی علم آدمی کسی اچنبھے کی بات کا بھی ذکر سنتا ہے تو جھٹ سے یہ نہین کہہ دیتا کہ یہ بالکل لغو مہمل ہے بلکہ یہ کہتا ہے کہ ممکن ہے ایسا ہو۔ گو مین اُسکا سبب نہین سمجھ سکتا۔ اِس سے آپ اندازہ لگائیے کہ جب ذیعلم آدمیون کے توہمات کے بارے مین یہ رائین اور یہ خیالات ہین تو مذہب کے متعلق اُنکے دل کی کیا کیفیت ہو گی۔ اگر تعلیم کا اُنپر یہ اثر پڑا ہو کہ اُنکے عقائد مین کسیقدر خلل آگیا ہو۔ یا بعض مسائل مین کچھ شکوک پیدا ہو گئے ہون تو بھی علم کا تقاضا یہ ہو گا کہ وہ مذہب کیطرف مودبانہ آئین گے دل مین اسکی تعظیم لیکر اسکی طرف رجوع لائین گے اور کچھ حاصل کرنے کی غرض سے اُس تک پہونچین گے اِسی واسطے اُنیسوین صدی کے ملک الشعرا انگلستان نے کہا ہے "اُس شبھے مین جو محققانہ نظر سے دل مین پیدا ہو زیادہ جزو ایمان شامل ہے بہ نسبت اُن دعوون کے جنپر مذہبی فرقے مٹے جاتے ہین" جب حق کی تلاش ایسے محقق کو منزل مقصود پر پہونچا دیتی ہے تو تمام شکوک اور شبہات یکقلم دور ہوجاتے ہین اور مذہب اُسکے لیے آئینہ ہوجاتا ہے اُسکے ایمان کی بنیاد مضبوط چٹان پر ہوتی ہے اور اسکے دل مین وہ قوت پیدا ہوجاتی ہے کہ وہ خواہ ڈارون کی تصنیفات پڑھے یا ہکسلی کی کتابین دیکھے اُسکے عقائد مین فرق نہین آتا۔ یہ وہ مذہب ہے جو علم سے پیدا ہوتا ہے۔ اور گو جہالت سے بنائے ہوئے مذہب کی بنیاد ریگ پر ہوتی ہے اور اُسے دہریت کے سیلاب اور طبعیات کی تیز روشنی کا ہمیشہ ڈر رہتا ہے لیکن جس محققانہ اور عالمانہ مذہب کی عمارت ایک مستحکم قلعے کا حکم رکھتی ہے جسکو دہریت کی توپونکی

گولہ باری کچھ نقصان نہین پہونچا سکتی - یہی وہ مذہب ہے جسکا جہاز اسوقت مغربی دنیا مین لامذہبی کی امواج کے تھپیڑون کو حقارت سے دیکھتا ہوا فاتحانہ انداز سے تیرتا چلا آتا ہے اور اسی مذہب کیطرف اہل یورپ و امریکہ کے دلون مین ایک تازہ میلان پیدا ہوا ہے

جب سے دنیا پیدا ہوئی مذہب نے کئی انقلاب دیکھے وہ بھی زمانہ دیکھا ہے کہ جب ہر طرف اسکا دور دورہ تھا کوئی طاقت اسکا مقابلہ نہین کرسکتی تھی اور اسکے سامنے تاجدارون کو مجال دمزدن نہ تھی - اس شور اشوری کا لازمی نتیجہ بے نکلی ہوا - وہ زمانہ بھی آیا کہ لامذہبی اور بد اخلاقی نے وہ زور پکڑا کہ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ یہ آگ مذہب کی رفیع مکان کو خاک سیہ کرکے رہے گی - مگر خدا کی شان ہے کہ راکھ ہوکر بھی تقدس دار مذہب بار بار جی اُٹھتا رہا - اور دلون کی اقلیم پر حکمرانی کے لیے موجود ہے - اخلاق - بنی نوع انسان سے ہمدردی - ایثار - تحمل یہ سب خوبیان اسکی دست بستہ کنیزین ہین جب کبھی مذہب نے ترقی کی ہے یہ اسکے ساتھ رہی ہین اور جب کبھی اسکا زوال شروع ہوا ہے تو یہ ضعیف ہوتی گئین - مذہب کی یہ تعریف کرتے ہوئے مین نے یہ فراموش نہین کیا کہ دنیا مین سب سے زیادہ خونریزی کا باعث یہی مذہب ہی ہوا ہے - لیکن مین یہ کہہ سکتا ہون کہ خونریزیان یا تو جہل سے پرورش پائے ہوئے مذہب کا نتیجہ تھین اور یا ایسے حالات مین پیش آئین جنمین اُنکا رواج ہونا ناگزیر تھا - کیونکہ بسا اوقات یہ ہوتا ہے کہ امن کے پہلے جد و جہد ہو -

مذہب کی جانب اسی عام میلان کا جسکا ذکر اوپر ہوا ایک ظہور یہ بھی تھا کہ شکاگو کی عظیم الشان نمائش مین دنیا بھر کے مذاہب کی ایک پارلیمنٹ قرار پائی - تحیر ہوتا ہے جب خیال آتا ہے کہ ہزارون بندگان خدا اُس مغربی دنیا کے باشندے جسے لامذہبی کا الزام دیا جاتا ہے روز صبح سے شام تک وہان بیٹھکر اور نمائش کی نمائشون اور دلچسپیون کو چھوڑکر مذہب کی تلاش مین مختلف فرقون کے واعظون اور خطیبون کی تقریرین سُنتے تھے جس

تحمل سے وہ عیسائی پادری کے بیان پر توجہ کرتے تھے اُسی طرح وہ ہندو بدھ پارسی زرتشتیون چین اور جاپان اور بُدھ مذہب کے واعظون کے اقوال پر غور کرتے تھے۔ اُنھین پیغمبر عرب کے دین متین کے متعلق بھی ایک آدھ تقریر کے سننے کا اتفاق ہوا۔ گو افسوس ہے کہ اُنھون نے اسلام کا پیغام کسی قدیم مسلمان سے جسکے آبا و اجداد کا مذہب اسلام رہا ہو۔ یا کسی بڑے مولوی سے جسکو قرآن و حدیث پر پورا عبور ہو یا اسلامی دنیا کے کسی ایسے قائم مقام سے جو استنبول یا مصر یا عرب یا فارس سے ہی گیا ہو نہین سُنا ہندوستان کے مسلمانون مین سے حالانکہ اُنھین انگریزی زبان کی تحصیل کے لیے بیشمار سہولتین اور مواقع حاصل ہین کسی ایک کو یہ توفیق نہ ہوئی کہ اہل امریکہ تک تبلیغ اسلام کرتا اور اُنھون نے جو کچھ سُنا ایک اپنے ہموطن کی زبان سے سُنا جو خود بخود مسلمان ہوگیا تھا اور جو محض اپنے معلومات کے مطابق وعظ کر سکتا تھا۔ میرا خیال ہے کہ مغرب کے باشندونکے دلون مین تحقیقات مذہبی کا شوق پیدا ہونے کا اِس پارلیمنٹ کے انعقاد سے بہتر ثبوت ملنا مشکل ہے اور کم و بیش ہر ملک مین اسوقت مذہب کیطرف طبیعتون کے اس رجحان کی نظیرین ملتی ہین۔ مصر جو اُن اسلامی ممالک مین جہان ابتک اسلامی حکومت باقی ہی نسبتہً بہتر حالت مین ہے پہلے اُسی کی مثال لیجیے۔ اُن اخبارون سے جو قاہرہ اور اسکندریہ سے عربی زبان مین نکلتے ہین اور کثیر الاشاعت ہین صاف معلوم ہوتا ہے کہ امت اسلامیہ مین ایک تازہ نشو و نما ہونے کو ہے روم بھی اِس کیفیت سے خالی نہین جسکا بین ثبوت وہ کامیابی ہے جو سلطان المعظم کی حجاز ریلوے کی تجویز کو حاصل ہوئی ہی جسے اُنھون نے جمہور مسلمانون کے چندے سے چلانا چاہا۔ روم کے مسلمانون نے اس ریلوے کو فیاضانہ مدد دی ہے۔ کیون؟ اسلیے کہ وہ یہ سمجھتے ہین کہ اسکے ذریعے سے ایک اہم مذہبی فرض کے ادا کرنے مین سہولت ہوگی جسکی طرف سے لوگ راستے کی صعوبتون کیوجہ سے جو مکہ اور مدینے کے سفر مین پیش آتی تھین غافل ہوتے جاتے تھے۔ اور ملکون کے

مسلمان جو حسب حیثیت اِس چندے مین مدد دے رہے ہین وہ بھی اسی وجہ سے کہ یہ مذہبی فرض ہے۔ ہندوستان کے مسلمان اگر اِس تجویز کی قدر کرتے ہین تو اسی لیے کہ وہ جانتے ہین کہ اِسکے اجرا سے مکہ سے مدینے تک کا راستہ ہندوستانی حاجیون کے لیے آسان ہو جائے گا اور اُس روضۂ مبارک پر پہونچنے کی تمنا جسمین عرب کے نامور پیغمبرؐ اور اُنکے پیارے نبی مدفون ہین کمال سہولت سے پوری ہو سکے گی۔ اُس روضے پر جانے کی خواہش ہر مسلمان کے دل مین رہتی ہے کیونکہ ہر مسلمان کے دل مین اُس رسول برحق سے سچی محبت ہونا ضروری ہے جسنے اُن تک وہ پُر زور کلام الٰہی پہونچایا جسے سُنتے ہی اب بھی اُنکے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہین۔ جو لوگ کبھی حج کو گئے ہین وہ اِس بات کی گواہی دیسکتے ہین کہ سب سے زیادہ پُر خطر اور دشوار گزار راستہ مکہ اور مدینے کے درمیان ہے جسے اب ریل بنجانے سے بغیر بدویون کی غارت گری کے ڈر کے طے کر سکین گے۔

اِس سارے ذکر سے میری مراد یہ ہے کہ ہر جگہ اور مختلف صورتون مین مذہبی احکام کی تعمیل کیطرف رغبت پائی جاتی ہے۔ آپ ذرا ہندوستان ہی کی حالت کو دیکھیے کیا تعلیم یافتہ ہندو مسلمانون مین مذہبی زندگی بسر کرنے کا مذاق بڑھتا ہوا نظر نہین آتا بیشک آتا ہے۔ ورنہ یہ بڑی بڑی مذہبی تحریکین اور یہ عالیشان مجمع جنکا قدیم تاریخ ہند مین کوئی نمونہ نہین ہے اور جو صرف حکومت انگریزی کی برکات سے ممکن ہوئی ہین کیا معنی رکھتے ہین اِنھین بڑی تحریکون مین ندوۃ العلما یعنی مسلمان علماے دین کی مجلس خصوصیت سے قابل ذکر ہے۔ آٹھ سال ہوئے کہ کانپور مین اِسکا پہلا جلسہ ہوا جہان بعض معزز علما نے یہ دیکھ کر کہ مذہب کی ناواقفیت پڑھے ہوون کے لیے اور اَن پڑھون کے لیے کسقدر مضر ثابت ہو رہی ہے۔ یہ ارادہ کیا کہ ایک انجمن مسلمانون کو مذہب کی توجہ دلانے اور اُسپر ثابت قدم رکھنے کے لیے قائم کیجائے۔ دوسرے سال کے اجلاس مین اِس ارادے کو اور بھی استحکام

حاصل ہوا اور کچھ عرصے بعد علما نے یہ معقول فیصلہ کیا کہ وہ نو تعلیم یافتہ مسلمانون کے ساتھ ملکر اس کام کو سرانجام کرین جسکا بیڑہ اُنھون نے اُٹھایا۔ اِس خیال مین وہ کامیاب ہوئے اور جانبین ملکر کام کرنے کے لیے راضی ہو گئے تاکہ ایک جماعت سے دوسری جماعت کو فائدہ پہونچے اور جہان دنیا دار علما کی صحبت سے دینی فوائد حاصل کرین۔ دینی عُلما دنیاوی اُمور مین اہل دنیا کے مشورے اور تجربے سے مستفید ہون۔ اپنے ارادون کی تکمیل کے لیے اِس جماعت نے مذہبی تعلیم کے واسطے ایک دارالعلوم کی بنیاد رکھی ہو جسمین مشرقی نصاب تعلیم کا ایک کثیر حصہ ہوگا مگر کوشش یہ رہے گی کہ نصاب مروجہ مین ایسی اصلاح کیجائے کہ جواب سے زیادہ مفید اور جامع ہو جائے اِسکے ساتھ انگریزی زباندانی کی تعلیم بھی اپنے مدرسے مین داخل کی ہے تاکہ جو مولوی اُنکے مدرسے سے نکلین وہ حالات دنیا سے بخوبی آگاہ ہون اور جو جو علوم و فنون کہ انگریزی زباندانی سے بیبہرہ ہونے کے سبب اب تک اُنکے لیے گنجینہ سربمہر رہتے ہین حل ہو جائین۔ اُنکا ارادہ ہو کہ جہان تک سرمائے کی حالت اجازت دے کام ایک اعلی پیمانے پر چلایا جائے۔ اور بورڈنگ ہوس مین مغربی دنیا کی بڑی بڑی قیام گاہون کے نمونے سے فائدہ اُٹھایا جائے اور کالج بہمہ وجوہ عمدہ اور شاندار بنایا جائے۔ یہ خیال نہایت امید دلانیوالا ہی خصوصاً اِس لحاظ سے کہ ہندوستان کے مولویون مین پیدا ہوا ہے جو تنگ خیالی مین بدنام ہو چکے ہین۔ یہ بھی قابل ذکر ہے کہ گو اِس تعلیم گاہ کی تجویز بلند خیالی مین علی گڑھ کالج کے مرحوم بانی کی تجویز کے مانند ہے۔ مگر اُس سے بالکل علیحدہ غرض رکھتی ہے۔ مرحوم کا منشا تھا کہ اِس دنیا کے میدان کے سوار پیدا کرین۔ ندوے کا منشا ہے کہ اِن سوارون کو ایک اور بہت بڑے میدان امتحان کے لیے تیار کرین یعنی انھین عاقبت مین کامیاب کرین۔ جب شریرونکی شرارت ختم ہو جائے گی اور تھکے ماندے آرام پائین گے۔ ندوے کا منشا ہے کہ اِس بیقراری کو جو آجکل ہر تعلیم یافتہ شخص کے دل مین مذہب کی تلاش کے لیے

پائی جاتی ہے رفع کرے۔ مذہب کی جو تصویر مساجد کے معمولی واعظونکی طرف سے تعلیم یافتہ لوگون کے سامنے ہر جمعے کو نماز کے بعد وعظ مین پیش کیجاتی ہے اُسپر قرآن مجید کا وہ فصاحت سے بھرا ہوا فقرہ صادق آتا ہے جسمین خدائے تعالے انسان کی آنکھ کے آسمان کیطرف دیکھنے کے بعد تھک کے واپس آنے کا اشارہ کرکے فرماتا ہے وینقلب الیك البصر خاسئا وھو حسیر وہ اِس تصویر کو دیکھتے ہین اور جب اُنکے قلب کو اِس سے تسکین نہین حاصل ہوتی تو مایوس ہوکر آنکھ پھیر لیتے ہین اِسلیے ضرورت ہو کہ سچے اور اصلی اسلام کا وہ درخت جو ہندوستان مین ہماری بے توجہی اور بے پروائی کی وجہ سے سوکھ گیا ہے اُس زندگی بخش پانی سے تر و تازہ کیا جائے جو تیرہ سو برس ہوئے مکۂ مکرمہ مین چاہ زمزم کے قریب سرچشمۂ صداقت سے جوشزن ہوا تھا اور پھر اُس تر و تازہ درخت کو جسکے پتے طائف کے باغون کے درختون کیطرح ہرے بھرے اور جسکی شاخین میوے سے لدی ہون ان تھکی ہوئی اور متلاشی نظرون کے پیش کیا جائے۔ یہ ہے وہ اعلےٰ مگر مشکل کام جو ندوۃ العلما نے اپنے ذمے لیا ہے اور گو یہ نہین کہا جا سکتا کہ اِسے اپنی کوششون مین کامیابی ہوگی یا اِسکے موجودہ کارکنون اور معاونون مین اس کام کے تکمیل کی کتنی سکت ہی تاہم یہ خیال ایسا دلکش اور دل پذیر ہے اور اِسکے نتائج (اگر مترتب ہون) ہماری قوم کے لیے ایسے ضروری ہین کہ دل بے اختیار اِسکی طرف کھنچا جاتا ہے۔

آپکو یہ سُن کر تعجب ہوگا کہ ایسی بے شر اور مفید مجلس بھی اُس بدقسمتی سے بچ نہین سکی جو تمام نئی تحریکون کے ساتھ لگی ہوئی ہے یعنی لوگون کو اُنکی نسبت طرحطرح کی غلط فہمیان اور بدظنیان ہوتی ہین۔ اگر خود گورنمنٹ نے نہین تو کم از کم بعض اعلی افسران سرکاری نے اِسکے سمجھنے مین غلطی کھائی ہے اور خود قوم نے بھی اب تک اِسکی حقیقت کو نہین سمجھا۔ پہلے ہم سرکاری غلط فہمی کو لیتے ہین کیونکہ ہمین معلوم ہے کہ ہمارے ملک مین

کسی تحریک کی کامیابی یا ناکامی اِس بات پر بہت کچھ منحصر ہے کہ حکّام کا اُسکی طرف رُخ کیسا ہے خواہ بذاتہ اچھی ہو یا بُری۔ ہم دیکھتے ہین کہ سر انٹونی میکڈانل جو تھوڑے دن ہی گزرے ہین کہ ممالک مغربی وشمالی کے باشندونکی قسمتون کے مختار رتھے اِس مجلس کی نسبت بہت ہی غلط خیالات رکھتے تھے۔ یا تو اُنھون نے اِسکے متعلق جو خبرین خود غرض بدنام کنندون سے سُنین اُنپر بے دیکھے بھالے اعتبار کر لیا تھا اور یا اُنھون نے تحقیقات کے معمولی شوق کو اِس بارے مین بالاے طاق رکھ دیا تھا اور غیر محققانہ طور پر اسکے متعلق راے قائم کر لی تھی۔ مگر یہ سُنتے ہین کہ اُنکو ایک عرصہ تک یہ خیال رہا کہ اِس تحریک مین گورنمنٹ کے واسطے کوئی پوشیدہ خطرہ پنہان ہے اور اُنھون نے ندوے کے متعلق اپنے رَدّیے سے یہ ثابت بھی کر دیا کہ لوگون کا یہ خیال بالکل بے بنیاد نہ تھا۔ وہ یہ بھول گئے کہ تعلیم اور روشنی کے پھیلنے کا یہ ایک قدرتی نتیجہ ہے کہ وہ لوگ جو بالطبع مذہب کیطرف مائل ہین اور جو ایسے ملک مین رہتے ہین جہان مذہبی اور فلسفانہ زندگی کے طرف رجحان غالب ہے مدّت تک جہالت کی نیند مین سونے کے بعد آنکھین کھولین تو مذہب کیطرف جھکین اُنھون نے یہ بھی فراموش کر دیا کہ یہ اُن قدرتی اسباب کا نتیجہ ہے جو اِس زمانے مین نہ صرف ہندوستان مین بلکہ دوسرے ممالک مین بھی اپنا اثر دکھلا رہے ہین اُنکی یاد سے یہ بات بھی اُتر گئی کہ مذہب کیطرف یہ میلان صرف مسلمانون ہی مین نہین پایا جاتا بلکہ ہندؤن مین مذہبی شوق کی تجدید کے زیادہ زبردست آثار نظر آتے ہین جیسا کہ آریہ سماج کی طرف سے گروکل کی تحریک اور سناتن دھرم والونکی طرف سے بھارت مہامنڈل کی تحریک سے اور پارلیمنٹ مذاہب کے نمونے پر دھرم مہاسبھا کے انعقاد سے جو ایک باہمت ہندو سادھو کی کوششون سے ہر سال ہوتا ہے ظاہر ہے۔

میرا یہ کہنا کہ ممالک مغربی وشمالی داودھ کے سابق لفٹنٹ گورنر بہادر ان سب اسباب کو بھول گئے اسلیے قرین قیاس ہے کہ اگر یہ باتین اُنکے ذہن مین موجود ہوتین تو وہ ندوے

سمجھنے مین ہرگز غلطی نہ کھاتے اور فوراً دیکھ لیتے کہ اسکا مقصد علم کی روشنی کا پھیلانا ہے
وہ مذہبی شوق کی تجدید سے ڈرے کیونکہ لفظ تجدید جب وہ مسلمانون کے مذہب کے
امام کے ساتھ استعمال کیا جائے خوفناک سمجھا جاتا ہے اور اسکی وجہ یہ ہے کہ ہماری قوم کے
بھلا اسوقت تعصب اور بیجا مذہبی جوش مین شہرت رکھتے ہین لیکن یہ یاد رکھنا چاہیے کہ
جہالت کے مذہب کی ترقی اور تجدید اور اُس مذہب کی تجدید مین جسکی بنا علم وحکمت پر ہو
زمین وآسمان کا فرق ہے۔ اور ندوے کا مقصد یہ ہے کہ علم وحکمت کے ذریعے سے مذہب
کو تر وتازہ کیا جائے۔ یہ تجدید ایسی ہے جو کسیطرح اغراض ترقی تعلیم یا شائستگی یا حسن انتظام
ملک داری کے خلاف نہین ہوسکتی بلکہ ان اغراض کے حصول کے لیے ہمارے ہاتھون
مین ایک مفید اور زبردست ذریعہ بن سکتی ہو مذہب ایک دنیا مین ایک بڑی طاقت ہے
اور خصوصاً اسلامی دنیا مین ایک نہایت زندہ طاقت ہو اور یہی لیے اگر مذہبی پیشوا ہمارے
ہمخیال ہوکر جہالت کے دور کرنے مین ساعی ہون تو جو اثر اُنکے وعظ کا ہوسکتا ہے اور
طرح ناممکن ہے اور جو مدد اُنسے ملسکتی ہے اور کسی سے نہین ملسکتی۔ بزرگان ندوہ مین ایسے
ایسے معقول پسند علما شامل ہین جو اشاعت علم کرنے والون کا ساتھ دینے کو تیار رہین اور
اگر اس قول کی تصدیق درکار ہو تو وہ فتوۂ کفر جو اُن حضرات علما کے خلاف بعض
تنگ خیال مولویون نے دیدیا ہے آپ کے سامنے کافی شہادت ہے۔ اِس فتوے کا
عوام پر چاہے کچھ ہی اثر کیون نہ ہو مگر موجودہ تعلیم یافتہ جماعت پر اسکا صرف ایک ہی
اثر ہونا چاہیے اور وہ یہ کہ اس فتوے سے وہ اور حضرات علما ایسے متفق اور متحد
ہوجائین جیسے وہ دو شخص یا جماعتین جو ایک ہی تیر مصیبت کا نشانہ بنین ایک دوسرے
کیطرف کھنچے آتے ہین۔ گورمنٹ انگریزی جیساکہ عموماً اُن تعلیم یافتہ اصحاب کو جو برکات
حکومت انگریزی سے آگاہ ہوکر جہالت اور جوش بیجا کا مقابلہ کرتے رہتے ہین اپنا دست
وبازو خیال کرتی ہے اسی طرح اُسے روشن خیال اور بلند ہمت علما کی جو ہمارے ساتھ

اِس جنگ مین جو روشنی اور تاریکی کے درمیان ہو رہی ہے شریک ہین عزت افزائی اور قدر دانی کرنی چاہیے - یہی وجہ تھی کہ سر انٹونی نے جب حقارت آمیز طریق سے ندوۃ العلما کیطرف سے اس تقریر مین جو مُرسٹیان علیگڑھ کے ایڈرس کے جواب مین کی تھی اشارہ کیا اور یہ کنایہ اُنھین غلط فہمیونکی وجہ سے تھا جن کا اوپر بیان ہو چکا ہے تو نواب محسن الملک بہادر نے جو مرحوم بانی علیگڑھ کالج کے لائق جانشین ہین اُنکی تقریر کے اُس حصے پر اظہار تحیّر کیا اور علیگڑھ انسٹی ٹیوٹ گزٹ کے ایک مضمون مین سر انٹونی کی غلط فہمی کا معقول جواب دیا - مسٹر سید محمود نے جو نئی تعلیم کا اعلیٰ نمونہ ہین اور جو اپنے مرحوم باپ کے مشیر اور معتمد علیہ تھے اس تحریک کی تائید کرتے ہوئے ایک دفعہ جلسۂ عام مین ندوہ کے مقاصد کو نہایت پسند کیا اور مفید بتایا - خود علیگڑھ کے پرنسپل بھی ندوے کے موئد ہی تھے - اور اُنھون نے علیگڑھ انسٹی ٹیوٹ گزٹ کے پرچے مورخہ ۱۱ - اپریل ۱۸۹۶ء مین اِسکی تائید مین ایک مضمون لکھ کر ایک حملے کا جو اِس مجلس پر ہوا تھا جواب دیا تھا اور اِسکی کامیابی کی دعا کی تھی - پس نواب محسن الملک بہادر کا یہ کہنا بالکل بجا ہے کہ "اگر سر انٹونی میکڈانل صاحب کو یہ سب حالات معلوم ہوتے تو وہ ہرگز اِس قسم کا اشارہ جسمین ندوے کی تحقیر پائی جائے اپنی تقریر مین نہ کرتے" اسیطرح اور بھی کوئی افسر سرکاری اگر وہ اِس تحریک کی ابتدا اور ترقی کے حالات اور وجوہات سے آگاہ ہو اور اسکے مقاصد و اغراض سے واقف ہو اور یہ جانتا ہو کہ تعلیم یافتہ مسلمان بالعموم اسکے حامی اور جہلا اور عوام اس سے بدظن اور اسکے مخالف ہین تو کبھی اِس مجلس کا مخالف نہین ہو سکتا -

اب اُن غلط فہمیون کیطرف آئیے جو خود قوم کے دلون مین اِس تحریک کے متعلق موجود ہین ہم اُنکو تین قسمون مین تقسیم کرتے ہین (۱) بعض خود غرض لوگ ذاتی کاوشون اور کینون کو مذہبی مخالفت کی آڑ مین نکالنا چاہتے ہین ہمین اُن لوگون کو اُسی حقارت سے دیکھنا چاہیے جسکے وہ مستحق ہین اور اُنکی پروا نہین کرنا چاہیے - گو حکام مین بدظنی پھیلانیکا باعث

اکثر ایسے ہی لوگ ہوتے ہین۔

دوسری جماعت اِنسے بہتر لوگونکی ہے اور وہ ہمدردی اور رحم کے مستحق ہین وہ فی الحقیقت یہ ارادہ رکھتے ہین کہ مذہب کی یعنی جس چیز کو وہ مذہب جانتے اور مانتے ہین بیخکنی ہو رہی ہے اور اِسکی تعمیر عنقریب گر پڑے گی اور قوم تباہ وخستہ ہو جائے گی۔ ایسے لوگونکی مخالفت کو ہم دلائل اور وجوہات اور بردباری سے گھٹا سکتے ہین اور توقع ہوسکتی ہے کہ جون جون زمانہ گزرتا جائے گا اور اُنھین معاملے کی سمجھ آتی جائے گی وہ ہمارے ہم خیال اور معاون ہو جائینگے

تیسری مخالفت بعض انگریزی خوانون کی جانب سے ہے جنھون نے موجودہ تعلیم حاصل کی ہے جنکی راے اسوقت بباعث ذی وجاہت اور با اثر ہونے کے قابل غور ہے اور نیز اِس لحاظ سے کہ اُنسے بہت کچھ تقویت نیک کامون کو ہوسکتی ہے۔ اگر وہ ہمارے ہم خیال ہو جائین اُنکو یہ ڈر ہے کہ یہ تحریک جون جون زور پکڑتی جائے گی ترقی تعلیم جدید کی یہ سدراہ ہوگی۔ اور مغربی علوم کیطرف سے توجہ کو ہٹا کر پھر مشرقی علوم کیطرف پلٹ دیگی مین اس امر کا اعلان کرنے سے ایسے اصحاب کے شکوک رفع کرنا چاہتا ہون کہ جہانتک مین نے ندوۃ العلما کی روئداد ون کو پڑھا ہے اور اُسکے رسالون وغیرہ مین دیکھا ہے یا یہان تک اِسکے بڑے بڑے اراکین کی تقریرون یا گفتگوؤن سے اندازہ لگایا ہے اُنکا مقصد نہین ہے کہ وہ اپنے نصاب کو تمام مسلمان طلبہ کے لیے بجاے موجودہ تعلیم کے پیش کیا چاہتے ہین یا یہ کہتے ہین کہ سرکاری تعلیم کا نصاب پڑھو۔ یا انکا نصاب پڑھو۔ بلکہ اُنکا منشا یہ ہے کہ ایسے حضرات کے لیے جو مذہبی مذاق رکھتے ہون اور تقریر یا تحریر سے مذہب کی خدمت کرنا چاہین ایسا نصاب ہو کہ وہ علوم مشرقیہ ومغربیہ پر حاوی ہو کر ضروریات زمانہ کے موافق اِس خدمت کو انجام دیسکین جیسا کہ یورپ کے ممالک مین خادمان دین کی تیاری کے لیے خاص درسگاہین ہین اسیطرح ضرورت موجودہ کے موافق مولوی پیدا کرنے کے لیے ایک دینی درسگاہ کی ضرورت ہے۔ حال مین چند اوراق ندوے کے متعلق انگریزی مین شائع ہوئے ہین اور

بعض تقریرین ایسی ہوئی ہین جنسے یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ ندوے کی تجویز یہ ہے کہ لوگونکو عام مدارس سے مستغنی کر دیا جائے اور جو یہان پڑھے وہ عام مدارس کے فوائد بھی یہین حاصل کرلے۔ اوّل تو مجھے یقین نہین کہ یہ خیال اراکین ندوہ کے دلون مین پختہ طور پر جاگزین ہوگیا ہو لیکن اگر انکا ایسا عزم ہے تو وہ ضرور اس ارادے پر نظر ثانی کرین تاکہ اس بنا پر اُنمین اور اُنکے انگریزی خوان معاونون مین غلط فہمی نہ پیدا ہو جائے۔

سر دست مین اس مختصر تقریر کو ختم کرتا ہون اور ختم کرنے سے پیشتر ندوۃ العلما کیطرف آپکی توجہ مبذول کرایا چاہتا ہون۔ یہ تحریک تقاضاے زمانہ کا نتیجہ نہایت پُر مطلب اور پُر معنی ہے اور اگر مناسب طریق پر دیانت اور محنت سے چلائی جائے تو مسلمانونکی قوم کے لیے بہت فائدہ بخش ہو۔ میرے خیال مین عیسائی اور ہندو صاحبان دونون کو اسکا خیر مقدم لازم ہے کیونکہ علوم دین کے چرچے سے وہ تنگ خیالی جو جہالت اور تعصب کا نتیجہ ہے دور ہو جائے گی اور مختلف مذاہب کی پرخاش باہمی مین کمی پیدا ہوگی۔ خدا ہم سب کو توفیق دے کہ ہم معاملات کی اصلی صورت کو پہچانین اور ملکر اپنے اپنای ملک و ملت کی ترقی کے لیے کوشش کرین اور پھر خدا کی ذات پر بھروسہ رکھکر اسکی رضا جوئی مین ہمہ تن مصروف رہین کیونکہ اسی کا نام حقیقت مین اسلام ہے۔

اس تقریر کے بعد صاحب کمشنر بہادر اُٹھے۔ صدر انجمن صاحب نے ارکان ندوۃ العلما کیطرف سے انکا شکریہ ادا کیا اور فرمایا کہ ہم اس بات کے بھی شکر گزار ہین کہ آپکی مہربانی سے انتظام پولس کا دلخواہ ہے نیز آپکی تشریف آوری سے ہمکو نہایت تقویت اور مسرت ہوئی ہے۔ صاحب ممدوح نے فرمایا کہ ہم آپکی کامیابی کے دل سے متمنی ہین۔ پھر فرمایا کہ جلسہ ختم ہوگیا ہے صرف اسی وقت تک کے لیے اجازت دی گئی تھی۔ جناب صدر انجمن صاحب نے فرمایا کہ لوگونکی خواہش یہ ہو کہ آج شب کو بھی جلسہ کیا جائے اگر آپ مہربانی کرکے اجازت

دینگے تو ان لوگونکی خوشی پوری ہو جائے گی۔ صاحب ممدوح نے نہایت مسرت کے ساتھ اِس امر کو منظور فرمایا اور تشریف لے گئے۔

مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری نے ندوۃ العلما کی جانب سے استقبالی کمیٹی کے ممبرونکا بالخصوص مسٹر غلام حسین عارف صاحب سکریٹری مجلس انتظامیہ دعوت۔ نواب بہادر مولوی سید امیر حسین خان صاحب سی۔ آئی۔ اے پنشنر پریسیڈنسی مجسٹریٹ کلکتہ۔ مولوی ابوالحسن خان صاحب جج۔ مولوی بدرالدین حیدر صاحب خان بہادر۔ حاجی نور محمد ذکریا صاحب۔ حاجی عبدالرزاق صاحب۔ مولوی سید ابوظفر صاحب دہلوی۔ مولوی عبدالماجد صاحب بھاگلپوری۔ مولوی زاہد حسین صاحب اور مولوی عبدالقدیر صاحب بی۔ اے کا شکریہ ادا کیا جنھون نے ندوۃ العلما کی دعوت مین ہر طرح سے ہمدردی ظاہر کی اور مہمانون کو آرام و آسائش پہونچانے مین کوئی دقیقہ اُٹھا نہین رکھا۔

مولوی سید شمس الہدی صاحب ایم۔ اے وکیل ہائی کورٹ نے مسلمانان کلکتہ کی جانب سے ارکان ندوۃ العلما اور معزز مہمانون کا نہایت ہمدردی اور پُرجوش طریقے سے شکریہ ادا کیا اور نہایت موزون اور سنجیدہ الفاظ مین ندوۃ العلما کے ساتھ ہمدردی ظاہر کی اور ندوۃ العلما کی ضرورت اور فوائد کا اعتراف کرتے ہوئے فرمایا کہ "اِس مرتبہ کلکتہ اور تمام صوبۂ بنگال آپکے مقاصد سے بے خبر تھا اور اِسی وجہ سے انمین وہ جوش نہین پیدا ہوا جو ضروری تھا اور اس بات کا ہمکو سخت افسوس و قلق ہے اور اُسوقت تک رہیگا جب تک کہ اسکی تلافی باحسن الوجوہ ہم نہ کرلین گے۔ ہم امید کرتے ہین کہ جب آپ پھر کبھی تشریف لائین گے تو ہم سب ملکر آپکی خدمت کرین گے اور آپ ہر طور سے کامیاب واپس تشریف لیجائین گے کلکتہ ایسے شہر مین اس بات کی ضرورت ہی کہ پے در پے جلسے ہون۔

اِسکے بعد مولوی عبدالرحمن محمود صاحب ایم۔ اے۔ الاچی پوری نے باشندگان

بنگال کی جانب سے فارسی زبان اور ایرانی لہجے مین ندوۃ العلما کا شکریہ ادا کیا اور آخر مین ایک نظم پڑھی جو حسب مندرجۂ ذیل ہے۔

نظم مولوی عبدالرحمن محمود صاحب ایم اے الاہجی پوری

شاد باد اے روان کلکتہ — مرحبا دوستان کلکتہ — گشت تازہ ز فضل ایزد پاک
روح کلکتہ جان کلکتہ — داشود غنچہاے دلہایت — ہان بیاد رجنان کلکتہ
کوچہا روضہای فردوس اند — خندہ زد بر جنان کلکتہ — در چمن بلبلان ہمی خوانند
شاد باد اے روان کلکتہ — ہر زمان بر زبان طفلان ست — مرحبا دوستان کلکتہ
باز دید از عنایت بیچون — فصل گل گلستان کلکتہ — باز گلگل شگفت گلہایش
بنگر این بوستان کلکتہ — شد مشرف ز ندوۃ العلما — باز این خاکدان کلکتہ
باز بر فرق فرقدان نہند — سر خود ہا سران کلکتہ — علما اختر اند زان گردید
آسمان حنا کدان کلکتہ — عبدحق آفتاب ملک سخن — نیر ہند و جان کلکتہ
صدر ارای محفل ندوہ — شد بلند از تو شان کلکتہ — باد قائم مدام این ندوہ
این دعا از زبان کلکتہ — در اجابت رسد بدرگہ حق — از کہان و مہان کلکتہ

تا قبا از خلوص گوآمین — توئی رطب اللسان کلکتہ

پھر مولوی غلام محمد صاحب شملوی نے اہل پنجاب کی طرف سے بنگال کے لوگون کو دعوت دی اور کہا کہ آپکو معلوم ہو چکا ہے کہ مجلس معین الندوہ امرتسر نے سال آیندہ کے لیے ندوۃ العلما کو دعوت دی ہے اور وہ دعوت منظور ہو چکی ہے لہذا ہم کو آپسے یہ توقع ہے کہ جسطور پر پنجاب کے علما اور اکابر ندوۃ العلما کے جلسے کی شرکت کو کلکتے تشریف لائے ہین اسی طور پر آپ بھی امرتسر تشریف لائین اور ہماری طرف سے

اِس دعوت کو قبول کریں۔

اِسکے بعد پُرجوش دعا پر جلسہ برخاست ہوا۔ اُسوقت عجیب عالم تھا۔ ہر شخص چشم پُرنم بالخصوص مسٹر غلام حسین عارف صاحب اور حکیم عبدالرحیم صاحب دہلوی زار قطار رو رو کر الوداع کر رہے تھے اور کہہ رہے تھے ؎

حیف در چشم زدن صحبتِ یار آخر شد		روی گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد	

جلسۂ عام

شب دوشنبہ ۲ شعبان ۱۳۱۹ھ ۸ بجے سے ۱۱ بجے تک

صدر انجمن

مولانا شاہ محمد رشید الحق صاحب عمادی قادری

سب سے پہلے مولوی منظور النبی صاحب خلف الرشید مولوی خلیل الرحمن صاحب سہارنپوری نے دار العلوم ندوۃ العلما کے طرز تعلیم پر ایک بسیط تقریر کی۔

اِسکے بعد قاضی عبدالحمید صاحب رئیس کلکتہ نے ندوۃ العلما کے مقاصد پر اپنا ترکیب بند پڑھ کر سُنایا۔

پھر مولوی عبدالنور صاحب مدرس دوم مدرسۂ احمدیۂ آرہ۔ مولوی شاہ نظام الدین احمد صاحب جھجری اور مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری نے یکے بعد دیگرے نہایت خوش اسلوبی سے وعظ فرمایا۔ پھر جناب مولوی شاہ محمد رشید الحق صاحب نے دعا فرمائی اور جلسہ برخاست ہوا۔

دوسرے دن حکیم سید علی صاحب نے ندوۃ العلما کے معزز مہمانوں کو مدعو کیا اور بہت سیر چشمی سے انکی مہمانداری کی۔ یہ دعوت حاجی عبدالرزاق صاحب دہلوی کے مکان پر

ہوئی تھی۔

۱۰ دسمبر ۱۹۱۰ء کو خان بہادر مولوی محمد یوسف صاحب وکیل ہائی کورٹ نے علما کے اعزازمین حکام اور معززین کلکتہ کو گارڈن پارٹی دی۔

کیفیت جلسہ دعوت خان بہادر مولوی محمد یوسف صاحب وکیل

دعوت کا انتظام بہت خوبی سے کیا گیا تھا اور کوٹھی اور پائین باغ کی سجاوٹ بہت ہی خوش اسلوبی سے کی گئی تھی۔ تفکہات اور چاے نوشی کا تین مقام پر انتظام کیا تھا ایک جگہ مسلمانون کے لیے مخصوص کی تھی اور ایک مقام پر حکام کے لیے اہتمام کیا تھا تیسری جگہ معززین اہل ہنود کے لیے تھی ارکان ندوۃ العلما مین سے مندرجۂ ذیل حضرات شریک ہوئے تھے۔

مولوی عبدالحق صاحب دہلوی۔ مولوی عبداللہ صاحب ٹونکی پروفیسر اورنٹیل کالج لاہور مولوی مسیح الزمان صاحب رئیس شاہجہانپور۔ مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری مولوی شاہ منیرالدین صاحب رئیس اسلامپور۔ مولوی غلام محمد صاحب ہوشیارپوری۔ مولوی غلام محمد صاحب شملوی۔ شیخ عبدالقادر صاحب بی۔ اے ایڈیٹر ابزرور۔ حافظ عبدالرحمن صاحب امرتسری۔ قاضی علی احمد محمود اللہ شاہ صاحب۔ مولوی عبدالماجد صاحب بھاگلپوری۔ مولوی زاہد حسین صاحب۔ مولوی فتح محمد صاحب لکھنوی مولوی شاہ نظام الدین صاحب جھجھری۔ مولوی سید عبدالحی صاحب مددگار ناظم ندوہ حافظ سید محب الحق صاحب رئیس بانکے پور۔ علاوہ انکے اور حضرات بھی تھے۔ حکام ومعززین کلکتہ مین سر فرانسس مکلین چیف جسٹس ہائی کورٹ جسٹس اسٹیفن آنریبل مسٹر ریلی ممبر وسیر انگل کونسل۔ چیف پریسیڈنسی مجسٹریٹ مسٹر راس پرنسپل مدرسۂ عالیہ۔ مسٹر عبدالرحیم صاحب پریسیڈنسی مجسٹریٹ مسٹر ابوالفضل عبدالرحمن جج اسمال کاز کورٹ۔

نواب بہادر مولوی سید امیر حسین خان صاحب سی۔ آئی۔ اے۔ پرنس بختیار شاہ۔ پرنس غلام محمد۔ مرزا قمر قدر بہادر۔ مسٹر غلام حسین عارف۔ حاجی نور محمد ذکریا۔ بنرجی گھوش راجہ ڈگپت۔ مہاراجہ ناٹور شمس العلما مولوی احمد مدرس اوّل مدرسۂ عالیہ شمس العلما مولوی ذوالفقار علی شمس العلما ابوالخیر محمد صدیق پروفیسر پریسیڈنسی کالج۔ مولوی حکیم عبدالرحیم صاحب دہلوی۔ مولوی ابوالحسن خانصاحب جج اسمال کاز کوٹ۔

خان بہادر محمد یوسف صاحب وکیل نے ارکان ندوۃ العلما کا سر فرانسس میکلن اور آنریبل مسٹر ریلی و دیگر معززین سے تعارف کرایا۔ تمام حکام و معززین نے ندوۃ العلما کے مقاصد سے ہمدردی ظاہر کی۔ آنریبل مسٹر ریلی نے اس بات پر افسوس ظاہر کیا کہ وہ یہ نہین جانتے تھے کہ ندوۃ العلما کے مقاصد مین اصلاح و ترقی تعلیم کو بہت کچھ دخل ہے ورنہ وہ اِس جلسے مین شریک ہوتے۔

۴ بجے مہمانونکی آمد شروع ہوئی ۶ بجے تک یہ سب حضرات تعارف باہمی اور تفریح مین مصروف رہے اِسکے بعد ارکان ندوۃ العلما نماز مغرب کے واسطے تشریف لے گئے اور شرکاے دعوت رخصت ہو گئے۔ ایک خصوصیت اِس جلسے مین یہ تھی کہ جسوقت ارکان ندوۃ العلما تشریف لائے بینڈ باجہ بند کر دیا گیا اور اسوقت تک نہین بجا جب تک وہ رہے۔

صدر انجمن

اِس سال ندوۃ العُلما کے اجلاسون مین صدارت بدلتی رہی ہے اُسی ترتیب سے یہان پر اسماے گرامی اُن حضرات کے درج کیے جاتے ہین۔

مولانا مفتی غلام رسول صاحب امرتسری * مولانا ابو محمد عبدالحق صاحب دہلوی

مولانا شاہ محمد رشید الحق صاحب عمادی قادری سجّادہ نشین خانقاہ پٹنہ

فہرست ارکان اعزازی

نمبر شمار	نام نامی	نمبر شمار	نام نامی
۱	جناب مولانا محمد لطف اللہ صاحب مفتی عدالت عالیہ حیدر آباد دکن۔	۴	مولانا سید محمد شاہ صاحب محدث رامپوری
۲	مولانا محمد انوار اللہ خانصاحب استاد حضور نظام دکن۔	۵	مولانا شاہ محمد رشید الحق صاحب عمادی قادری سجادہ نشین عظیم آباد پٹنہ۔
۳	مولانا شاہ عبدالوہاب صاحب فرنگی محلی	۶	مولانا قاضی محمد فاروق صاحب چریاکوٹی
		۷	مولانا شاہ محمد عادل صاحب جانشین مولانا سلامۃ اللہ صاحب مرحوم

فہرست ارکان قسم اول و شرکای اجلاس ہشتم ندوۃ العلما

نمبر شمار	نام نامی	تعداد دہندہ	نمبر شمار	نام نامی	تعداد دہندہ
۱	مولوی حکیم سید اشفاق حسین صاحب		۱۰	مولوی اشرف الحق صاحب رئیس ڈیانوان۔	
	مودودی پنشنر ڈپٹی کلکٹر بانس بریلی	عہ			
۲	مولوی امانت اللہ صاحب خلف		۱۱	مولوی آلہی بخش صاحب بڑاکری	
	مولانا محمد لطف اللہ صاحب		۱۲	مولوی شاہ ابو الخیر صاحب فصیحی غازی پوری	
	مفتی حیدر آباد دکن۔	عہ			
۳	مولوی سید ابو ظفر صاحب دہلوی		۱۳	مولوی حکیم شیخ احمد صاحب جینکر رئیس بمبئی۔	
	مترجم ہائیکورٹ کلکتہ	عہ			
۴	مولوی الفت حسین صاحب		۱۴	مولوی حکیم سید ابو حبیب صاحب دسنوی۔	
	رئیس مولانگر۔	عہ			
۵	مولوی محمد امیر علی صاحب مدرس		۱۵	مولوی حکیم ابو الحسن صاحب دسنوی	
	مدرسہ خانپور۔	عہ			
۶	مولوی ابو الحسن صاحب اعظم گڑھی		۱۶	مولوی شاہ ابو البرکات صاحب فصیحی غازی پوری۔	
۷	مولوی سید احمد علی صاحب			**ب**	
	کانپوری				
۸	مولوی ابو الخیر سید انوار حسین صاحب		۱۷	مولوی حکیم بشیر الحق صاحب دسنوی	عہ
	مدرس اول مدرسۂ اسلامیہ پٹھانا				
۹	مولوی حکیم امیر حسن صاحب		۱۸	مولوی قاضی بشیر الدین صاحب	
	بہاری مقیم اسلامپور۔			ساکن میرٹھ	

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۱۹	مولوی شاہ برکت اللہ صاحب	
	ت	
۲۰	مولوی شاہ تصدق حسین صاحب ساکن آرہ	
۲۱	مولوی سید شاہ تجمل حسین صاحب دسنوی	
۲۲	مولوی سید شاہ تجمل حسین صاحب نزیل ریاست مہونہ۔	
	ج	
۲۳	مولوی قاری جلال الدین صاحب مچھوابازار کلکتہ۔	
۲۴	مولوی سید شاہ جماعت علی صاحب نقشبندی علی پوری	
	ح	
۲۵	مولوی حبیب الرحمن خانصاحب رئیس ٹھیکن پور۔	صر
۲۶	مولوی حمید الزمان خانصاحب خلف مولوی مسیح الزمان خان صاحب رئیس شاہجہانپور	عا
۲۷	ابوالفضل مولوی حفیظ اللہ صاحب	

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
	مہتمم دارالعلوم لکھنؤ	
۲۸	مولوی شاہ حبیب الحق صاحب خلف مولانا شاہ رشید الحق صاحب قادری۔	
۲۹	مولوی محمد حفیظ اللہ صاحب اعظم گڑھی نزیل پٹنہ۔	
۳۰	مولوی سید حکیم الدین صاحب جلیسری۔	
	خ	
۳۱	مولوی خلیل الرحمن صاحب خلف مولانا احمد علی صاحب محدث سہارن پوری رح	عا
۳۲	مولوی خیر الدین صاحب مدرس رُدولی۔	
	ر	
۳۳	مولانا شاہ رشید الحق صاحب عمادی قادری سجادہ نشین خانقاہ پٹنہ	
۳۴	مولوی سید رحیم الدین صاحب استھانوی	
۳۵	مولوی ریحان رضا صاحب بدایونی	

نمبر شمار	نام نامی	چندہ تعداد	نمبر شمار	نام نامی	چندہ تعداد
۳۶	مولوی رحیم بخش صاحب محمڈن مشنری تانتی باغ کلکتہ			ساکن کاکو ضلع پٹنہ	
۳۷	مولوی حکیم رشید النبی صاحب بانکی پوری۔		۴۵	مولوی سلطان احمد صاحب مدرس مدرسۃ العلوم مؤضلع اعظم گڑھ	
۳۸	مولوی سید شاہ رحمت اللہ صاحب بانکے پوری		۴۶	مولوی حکیم سلامت اللہ صاحب اعظم گڑھی۔	
	ز			**ش**	
۳۹	مولوی زاہد حسین صاحب مقیم مچھوا بازار کلکتہ		۴۷	مولوی شمس الحق صاحب رئیس ڈیانوان ضلع پٹنہ	
	س		۴۸	مولوی حافظ شاہ شہود الحق صاحب صاحبزادۂ جناب شاہ قیام الصدق صاحب سجادہ نشین پیر بگھہ۔	
۴۰	مولوی شاہ سلیم الزمان خانصاحب صدر امین شاجاپور مالوہ	۵			
۴۱	حکیم مولوی مفتی سلیم اللہ صاحب جنرل سکریٹری انجمن نعمانیہ لاہور	عمر	۴۹	مولوی شفقت اللہ صاحب رئیس بدایون۔	
۴۲	مولوی سراج الدین صاحب ہیڈ مولوی سوسائٹی اسکول مظفر پور		۵۰	مولوی شیر محمد صاحب جالندہری	
۴۳	مولوی حکیم سید علی صاحب مددگار ناظم عدالت پربھنی	عمر	۵۱	مولوی حکیم شفیع الدین صاحب دربھنگوی	
۴۴	مولوی سید سخاوت حسین صاحب			**ص**	
			۵۲	مولوی صدر الدین صاحب	

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ	نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
	لدھیانوی مدرس اول مدرسۂ اسلامیۂ چندوسی ضلع مرادآباد		۶۰	مولوی سید حافظ عبدالعزیز صاحب امام جامع مسجد مونگیر	عار
	ض		۶۱	مولوی حافظ عبدالمنان صاحب مقیم کلکتہ۔	عار
۵۳	مولوی ضیاءالرحمن صاحب امام مسجد اہل حدیث کولوٹولہ کلکتہ		۶۲	مولوی عبدالباری صاحب سوداگر کولوٹولہ کلکتہ۔	عار
	ظ				
۵۴	مولوی سید ظہورالاسلام صاحب رئیس فتیجپور۔		۶۳	مولوی حکیم عبدالقیوم صاحب رئیس دیانوان ضلع پٹنہ	عار
۵۵	مولوی ظہیراحسن صاحب شوق نیموی		۶۴	مولوی ابوالجمیل عبدالجلیل صاحب شیفتہ بہگوانپوری	عار
	ع		۶۵	مولوی قاری عبداللہ صاحب مدرس مدرسۂ صولتیہ مکہ معظمہ	عار
۵۶	ملا عبدالستار ملا داؤد صاحب مغل اسٹریٹ رنگون۔	صر	۶۶	مولوی قاضی علی احمد محمود اللہ شاہ میں بدایون	عار
۵۷	مولوی سید عبدالرحمن صاحب بن جعفر بن محسن بن مولا خیلۃ العلوی الحضرمی		۶۷	مولوی عبداللطیف صاحب مدرس دارالعلوم لکھنؤ۔	
۵۸	مولوی عبدالعزیز صاحب ساکن پیلی بھیت۔	عار	۶۸	شاہ سید عبدالرشید صاحب رائے بریلوی۔	للعہ
۵۹	مولوی حافظ عبدالرحمن صاحب امرتسری۔	عار	۶۹	مولوی عبدالغفور صاحب شاہ پوری کانپوری۔	عار
			۷۰	مولوی حکیم عبدالرحیم صاحب	عار

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ	نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
	دہلوی مقیم کلکتہ۔		۸۰	مولوی عبدالنور صاحب	
۷۱	مولوی عبداللطیف صاحب			مدرس مدرسۂ احمدیہ آرہ	
	مقیم کڑایہ روڈ کلکتہ		۸۱	مولوی ابو محمد عبدالحق صاحب	
۷۲	شمس العلما مولوی عطاء الرحمن			دہلوی مصنف تفسیر حقانی	
	صاحب		۸۲	مولوی عبدالسلام صاحب	
۷۳	مولوی عبداللہ صاحب مقیم			رفیقی نورپوری	
	ہوڑہ کلکتہ		۸۳	مولوی عبدالوہاب صاحب	
۷۴	مولوی علی اکرم صاحب مقیم			مدرس مدرسۂ صدر بازار دہلی	
	خضرپور کلکتہ۔		۸۴	مولوی عزالدین صاحب	
۷۵	مولوی عبدالمجید صاحب مدرس			ساکن میرٹھ۔	
	مدرسۂ مسجد ناخدا کلکتہ		۸۵	مولوی حافظ عبدالمنان صاحب	
۷۶	مولوی عبدالعظیم صاحب ساکن			ساکن بخشی بازار کٹک۔	
	ہوڑہ کلکتہ		۸۶	مولوی سید عبدالقدوس صاحب	
۷۷	مولوی عبدالجبار صاحب			ساکن کملاپور کشتیا ضلع ندیا۔	
	عمرپوری		۸۷	مولوی محمد عبداللہ صاحب حال	
۷۸	مولوی عبدالماجد صاحب			وارد چینا کوٹھی کلکتہ	
	بھاگلپوری		۸۸	مولوی محمد عبداللہ صاحب نزیل	
۷۹	مولوی مفتی عبداللہ صاحب			مدرسۂ حافظ جمال الدین صاحب مرحوم	
	ٹونکی پروفیسر اورنٹیل کالج		۸۹	حکیم مولوی عنایت کریم صاحب	
	لاہور			گیا چک پور ٹولے	

نمبر شمار	نام نامی	چندہ تعداد پ	نمبر شمار	نام نامی	چندہ تعداد پ
۹۰	مولوی عبداللہ صاحب ساکن گجرات مدرس مدرسۂ جمال گنج ضلع بگڑا۔			مدرس دوم مدرسۂ اسلامیہ پٹھانا	
۹۱	مولوی عبدالفتاح صاحب رئیس جونپور۔		۱۰۰	مولوی سید شاہ ابوالفتح سراج الدین عبدالقادر صاحب سجادہ نشین خانقاہ اسلامپور	
۹۲	مولوی عبدالغفار صاحب ساکن مرادآباد ضلع اناؤ		۱۰۱	مولوی ابوالانوار عبدالغفار صاحب مدرس انوارالعلوم نوانگر۔	
۹۳	مولوی عصمت اللہ صاحب ساکن اعظم گڑھ۔		۱۰۲	مولوی حکیم عبدالحمید صاحب صادق پوری۔	
۹۴	مولوی حکیم عطاکریم صاحب رئیس پانی پت۔		۱۰۳	مولوی حکیم عبدالرزاق صاحب جونا گڑھی۔	
۹۵	الشیخ عمر آفندی ارہا در مجاور مکۂ معظمہ		۱۰۴	مولوی حکیم عبداللہ صاحب پشاوری۔	
۹۶	مولوی عبدالجبار صاحب ساکن شیخ پورہ۔		۱۰۵	مولوی حکیم عبدالباری صاحب نگرمنسوی۔	
۹۷	مولوی شاہ عین الحق صاحب صاحبزادۂ شاہ علی حبیب صاحب پھلواروی رحم		۱۰۶	مولوی حکیم عبداللہ شاہ صاحب کرنالی۔	
۹۸	مولوی علی نعمت صاحب پھلواروی		۱۰۷	مولوی عنایت اللہ صاحب مدرس مدرسۂ قادریہ علاقۂ سندھ	
۹۹	مولوی عبدالاحد صاحب زمانوی		۱۰۸	مولوی عبدالماجد صاحب منگیری	
			۱۰۹	مولوی حکیم عبدالعزیز صاحب	

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
	بہاری منزیل مونگیر۔	
۱۱۰	مولوی حافظ عبداللہ صاحب غازی پوری	
۱۱۱	ابوالفیاض مولوی عبدالقادر صاحب ساکن مؤ۔	
۱۱۲	مولوی عبدالحق صاحب شاہ پوری	
۱۱۳	ابوالحسنات مولوی عبدالغفور صاحب داناپوری۔	
۱۱۴	ابوالخیر مولوی سید عبدالوہاب صاحب بہاری۔	
۱۱۵	مولوی سید شاہ عبیداللہ صاحب فریدی سجادہ نشین خانقاہ پھلواروی۔	
۱۱۶	مولوی عبدالغنی صاحب بہاری متوسل حیدرآباد دکن	
۱۱۷	شاہ عزیزالدین صاحب سجادہ نشین مین گھاٹ پٹنہ	
۱۱۸	مولوی قاری عبدالرحمن صاحب پانی پتی۔	
۱۱۹	مولوی شاہ عبدالواجد خانصاحب رئیس شاہجہان پور۔	
	غ	
۱۲۰	مولوی غلام محمد صاحب شملوی	
۱۲۱	مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیارپوری	
۱۲۲	مولوی مفتی غلام رسول صاحب عرف مفتی رسل بابا صاحب امرتسری	
۱۲۳	مولوی غنی احمد صاحب مرزاپوری	
۱۲۴	مولوی غلام اکبر صاحب ساکن کلکتہ	
۱۲۵	مولوی غلام احمد صاحب مدرس اول مدرسۂ نعمانیۂ لاہور۔	
	ف	
۱۲۶	مولوی فتح محمد صاحب نائب منتظم مدرسۂ رفاہ المسلمین لکھنؤ	
۱۲۷	مولوی سید فدا حسین صاحب مدرس مدرسۂ امدادیۂ دربھنگہ	
	ق	
۱۲۸	مولوی حکیم قادربخش صاحب شہسرامی	

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
	ک	
۱۲۹	مولوی کرامت علی صاحب چاٹگامی	
۱۳۰	مولوی حکیم کفایت حسین صاحب مدرس مدرسہ پٹنہ	
۱۳۱	مولوی کریم اللہ صاحب اعظم گڑھی	
۱۳۲	مولوی کوثر علی صاحب نگینوی مجاور مکۂ معظمہ	
	ل	
۱۳۳	مولانا مفتی محمد لطف اللہ صاحب مفتی عدالت عالیۂ حیدرآباد دکن	عمر
۱۳۴	مولوی حکیم لطف الرحمن صاحب بانکے پوری	
۱۳۵	مولوی حکیم لطیف حسین صاحب پٹنوی	
	م	
۱۳۶	مولوی حاجی محمد یونس خاں صاحب رئیس و تاؤلی ضلع علیگڑھ	۵۰
۱۳۷	مولوی سید محمود علی شاہ صاحب پروفیسر رندھیر کالج کپورتھلہ	۵۰
۱۳۸	شمس العلما مولوی ابوالخیر محمد صدیق صاحب پروفیسر پریسیڈنسی کالج رپن اسٹریٹ کلکتہ۔	عمر
۱۳۹	مولوی محمد سعید صاحب رئیس کرانا و ناظر مدرسہ صولتیہ مکۂ معظمہ	عمر
۱۴۰	مولوی حکیم محمد ذکریا صاحب مقیم شہر الور	عمر
۱۴۱	مولوی محمد عمر صاحب ساکن بھدرک ملک اڑیسہ	عمر
۱۴۲	مولوی محمد یوسف صاحب جعفری چیف مولوی اکزامرس کلکتہ	عمر
۱۴۳	مولوی منظور النبی صاحب سہارنپوری۔	
۱۴۴	مولوی محمد اسحاق صاحب داماد حافظ جمال الدین صاحب مرحوم کلکتہ	
۱۴۵	مولوی سید محمد اشرف صاحب رئیس کانپور۔	
۱۴۶	مولوی محمد خان صاحب ساکن مرچا گڑھ ضلع مظفر پور۔	
۱۴۷	مولوی محمد عمر صاحب غازی پوری	

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ	نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
	مدرس مدرسۂ مسجد حافظ جمال الدین صاحب۔		۱۵۸	مولوی منعم الدین صاحب شملوی	
			۱۵۹	مولوی محمد احسن صاحب مطوف مکۂ معظمہ	
۱۴۸	مولوی محمد احمد صاحب امام مسجد ناخدائے کلکتہ۔		۱۶۰	مولوی حکیم سید محمد رفیق صاحب اسلامپور	
۱۴۹	مولوی قاضی محمد فاروق صاحب چریاکوٹی مدرس اعلی دارالعلوم لکھنؤ		۱۶۱	مولوی سید شاہ محمد یسین صاحب سجادہ نشین خانقاہ نوآبادہ	
۱۵۰	مولوی محمد مسیح الزمان خانصاحب اُستاد حضور نظام و رئیس شاہجہانپور		۱۶۲	مولوی معین اظہر صاحب رئیس بہین ضلع پٹنہ	
۱۵۱	مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری پہلواروی۔		۱۶۳	مولوی حاجی سید شاہ محمد واجد صاحب رئیس نوآبادہ	
۱۵۲	مولوی حکیم محمد ایوب صاحب رئیس پہلواری۔		۱۶۴	مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مدرس مدرسۂ مسجد ناخدائے کلکتہ	
۱۵۳	مولوی محمد صاحب رئیس ڈیانوان		۱۶۵	شمس العلما مولوی محمد شبلی صاحب نعمانی ناظم سررشتۂ علوم و فنون حیدرآباد دکن۔	
۱۵۴	مولوی محمد زبیر صاحب "				
۱۵۵	مولوی محمد اسرائیل صاحب مالک مطبع سعیدی		۱۶۶	مولوی مفتی محمد اسحاق صاحب پروفیسر کالج پٹیالہ	
۱۵۶	مولوی منور علی صاحب مدرس مدرسۂ عالیۂ رامپور۔		۱۶۷	مولوی محمد ابراہیم صاحب رئیس کرنال۔	
۱۵۷	مولوی محمد عمر صاحب مدرس مدرسۂ انجمن حمایت اسلام				

نمبر شمار	نام نامی	تعداد جلد	نمبر شمار	نام نامی	تعداد جلد
۱۶۸	مولوی مقیم الدین صاحب مقیم سندیلہ۔			مہتمم مدرسہ احمدیہ مظفر پور	
۱۶۹	مولوی مرتضی حسن صاحب مدرس مدرسہ عربیہ دیوبند۔		۱۸۰	مولوی شاہ محمد علی صاحب ناظم ندوۃ العلما	
۱۷۰	مولوی مبارک کریم صاحب مدرس بہار۔			**ن**	
۱۷۱	مولوی حکیم شاہ محمد عمر صاحب سکریٹری معین الندوہ سمستی پور		۱۸۱	مولوی ابو سراج نظام الدین احمد صاحب چشتی صابری جھجھری	
۱۷۲	مولوی سید محمد حسن صاحب بہاری		۱۸۲	مولوی نظیر الحسن صاحب مدرس مدرسہ کلنگا	
۱۷۳	مولوی محمد اشرف صاحب رئیس ڈیانوان۔		۱۸۳	مولوی نذیر احمد صاحب	
۱۷۴	مولوی حافظ ابو الخیر مکی صاحب مہتمم مدرسہ دینیہ جونپور۔		۱۸۴	مولوی نعمت اللہ صاحب	
۱۷۵	مولوی حکیم محمد اسحاق خانصاحب رئیس دربھنگہ۔		۱۸۵	مولوی حکیم نواب محمد صاحب مقیم چاندی بازار کلکتہ۔	
۱۷۶	شاہ محمد مہدی صاحب سجادہ نشین خانقاہ شاہ حکیم علے پٹنہ		۱۸۶	مولوی نظیر حسن صاحب جے پوری مقیم کلکتہ	
۱۷۷	مولوی محمد اسحق صاحب مدرس مدرسہ اسلامیہ بھونسی۔		۱۸۷	مولوی حافظ نور محمد صاحب مدرس اول مدرسہ اسلامیہ فتحپور	
۱۷۸	مولوی محمد اشرف خانصاحب واعظ			**و**	
۱۷۹	مولوی ابو یحیی محمد زکریا صاحب		۱۸۸	مولوی سید وارث حسین صاحب نزیل بنارس۔	
			۱۸۹	مولوی وزیر الدین صاحب بھاگلپوری ہیڈ مولوی گورمنٹ اسکول بھاگلپور	
			۱۹۰	مولوی حکیم ولی اللہ صاحب ای بریلوی	

فہرست ارکان قسم دوم ندوۃ العلما بابت سال ہشتم

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ	نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
	الف			انجنیر بہروچ	عمر
۱۹۱	احمد عبداللطیف صاحب میمن تاجر جدہ۔	۵	۲۰۰	شیخ ابراہیم فصاحتی صاحب ٹکٹ ماسٹر بہروچ۔	عمر
۱۹۲	شیخ احمد صاحب پسر علی حسن صاحب مرحوم رئیس مونگیر	صر	۲۰۱	سید الطاف حسین صاحب عرف پیارے صاحب رئیس پٹنہ	عمر
۱۹۳	اہلیۂ مولوی محمد عسکری صاحب رئیس قنوج۔	صر	۲۰۲	شیخ محمد اصغر علی صاحب وکیل آنولہ	عمر
۱۹۴	اہلیۂ منشی سید اختر حسین صاحب رئیس قنوج۔	صر	۲۰۳	مرزا الطاف حسین بیگ صاحب کلرک شفاخانۂ بریلی	عمر
۱۹۵	منشی احسان الحسن صاحب رئیس امروہہ بابت سال گذشتہ حال	للعہ	۲۰۴	سید ابو العاص صاحب سکریٹری اینگلو اورنٹیل لائبریری پٹنہ	عمر
۱۹۶	میمن آدم جی نور محمد صاحب تاجر بھاونگر۔	عمر	۲۰۵	منشی الفت حسن صاحب ساکن شیخپورہ ضلع مونگیر۔	عمر
۱۹۷	ڈاکٹر حاجی اقتدار الدین صاحب رئیس بدایون۔	عمر	۲۰۶	شیخ محمد احسن الزمان صاحب مختار فتح پور ہنسوہ	عمر
۱۹۸	قاضی سید ابرار علی صاحب سب رجسٹرار مرادآباد	عمر	۲۰۷	مولوی انشاء اللہ خانصاحب مالک وائیٹیر وطن لاہور	عمر
۱۹۹	سید احمد علی صاحب ملازم دفتر		۲۰۸	احمد ہاشم دوپلی صاحب رئیس امرتلہ لین کلکتہ۔	عمر

نمبر شمار	نام نامی	چندہ تعداد پ	نمبر شمار	نام نامی	چندہ تعداد پ
۲۰۹	سید احمد علی غلام علی صاحب بخاری بندر سنگر و علاقہ کاٹھیاوار	عمر		رپن اسٹریٹ کلکتہ۔	عمر
۲۱۰	حکیم محمد اصغر علی صاحب ساکن دہرم تلا لین کلکتہ	عمر	۲۲۰	منشی ابوالحسن صاحب ساکن کولوٹولہ کلکتہ	عمر
۲۱۱	حاجی الٰہی بخش صاحب ساکن چینا نگر بھاگلپور۔	عمر	۲۲۱	حاجی شیخ انعام الدین صاحب ساکن کولوٹولہ کلکتہ۔	عمر
۲۱۲	الٰہی بخش صاحب ساکن ہماکوٹھی کلکتہ	عمر	۲۲۲	احمد جان صاحب ساکن رام گڑھ کٹڑہ امرتسر	عمر
۲۱۳	اکبر علی صاحب سوداگر بھاگلپور	عمر	۲۲۳	شیخ امیر صاحب ساکن شیوپور کلکتہ۔	عمر
۲۱۴	مرزا احمد علی صاحب ساکن چیت پور روڈ کلکتہ۔	عمر	۲۲۴	حاجی الٰہی بخش صاحب ساکن ہوڑہ کلکتہ۔	عمر
۲۱۵	نور عظیم صاحب ساکن دیدار بخش لین کلکتہ	عمر	۲۲۵	حافظ ابوالحسن خانصاحب ساکن شیخپورہ مونگیر۔	عمر
۲۱۶	ابوالحسنات صاحب ساکن امام باڑی لین کلکتہ۔	عمر	۲۲۶	مولوی ابوالقاسم صاحب رئیس بردوان۔	عمر
۲۱۷	ایم ایم انٹا صاحب ساکن کولو ٹولہ اسٹریٹ کلکتہ	عمر	۲۲۷	میاں اکبر حسین صاحب بذریعہ فاضل ہوشیارپوری۔	عمر
۲۱۸	ایس ایس اینٹا صاحب ساکن کلب اسٹریٹ رنگون کلکتہ	عمر	۲۲۸	سید آل نبی صاحب ساکن بانکی پور	عمر
۲۱۹	الطاف حسین خانصاحب ساکن		۲۲۹	مولوی الٰہی بخش صاحب سوداگر چرم کولوٹولہ کلکتہ۔	

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ	نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۲۳۰	امیر الدین صاحب رفوگر۔ کٹڑہ گرہا سنگھ امرتسر۔	عمر	۲۴۰	مولوی سید امیر علی صاحب ٹیچر انسٹیٹیوشن ہائیکورٹ کلکتہ۔	عمر
۲۳۱	شیخ امانت اللہ صاحب ولد شیخ طفیل اللہ صاحب محلہ مہاراج گنج دربھنگہ	عمر	۲۴۱	حاجی امین اللہ صاحب فالمینگ کلرک ہائیکورٹ کلکتہ۔	عمر
۲۳۲	منشی احمد علی صاحب ساکن گیا	عمر	۲۴۲	احمد اللہ شاہ صاحب سوداگر تاراچند دت لین کلکتہ	عمر
۲۳۳	شیخ امجد علی صاحب سوداگر بڑاکر ضلع گیا۔	عمر	۲۴۳	منشی احمد خان صاحب ڈپٹی انسپکٹر پنشنر قائم گنج	عمر
۲۳۴	حاجی احمد خان صاحب ہارن باڑی لین کلکتہ	عمر	۲۴۴	شیخ اسمٰعیل عمر سیف الدین صاحب مطوف مکہ معظمہ	عمر
۲۳۵	مولوی احمد مختار صاحب رئیس ڈیانوان ضلع پٹنہ۔	عمر	۲۴۵	میر امیر شاہ صاحب سوداگر امرتسر	عمر
۲۳۶	اے۔ ایف۔ ایم ایوب خانصاحب ساکن بازار اسٹریٹ کلکتہ	عمر	۲۴۶	میان احمد اللہ و عبد الخالق صاحبان سوداگر امرتسر۔	عمر
۲۳۷	احمد اللہ صاحب سوداگر کٹڑہ میان سنگھ امرتسر	عمر	۲۴۷	خان امام الدین خانصاحب رئیس خانپور	عمر
۲۳۸	میان آفتاب الدین صاحب ساکن مچھوا بازار اسٹریٹ کلکتہ	عمر	۲۴۸	حافظ امیر علی صاحب رئیس مونگیر	عمر
۲۳۹	مولوی سید احسان الحق صاحب ساکن نجیب اللہ لین کلکتہ	عمر	۲۴۹	سید امتیاز علی صاحب منصف پنشنر و رئیس امروہہ	عمر
			۲۵۰	منشی الہ بخش صاحب کمپازیٹر گورنمنٹ پریس شملہ۔	عمر

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ	نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۲۵۱	بابو احمد شاہ صاحب کلرک دفتر آب وہوا شملہ۔	عہ	۱۶۱	شیخ پیر محمد صاحب ساکن شیوپور کلکتہ	عہ
	ب		۲۶۲	حاجی بھوتا مستری پھولا بازار اسٹریٹ محلہ جوگل ہٹی کلکتہ	عہ
۲۵۲	برہما پوری سب اورسیر میٹری ورکس		۲۶۳	شیخ پیر محمد صاحب تاجر چرسہ ڈاکخانہ کوئلہ ضلع اعظم گڑھ	عہ
۲۵۳	منشی بقاء اللہ صاحب وکیل سرے میران ضلع فرخ آباد	صہ	۲۶۴	بابو برکت علی صاحب کلرک	عہ
۲۵۴	بہگو خان صاحب اوورسیر قنوج	ہے		**ت**	
۲۵۵	منشی بدرالدین صاحب واصلباقی نویس تحصیل شہر جالندہر	عہ	۲۶۵	سید تراب علی صاحب ڈپٹی مجسٹریٹ نہر گنگ علی گڑھ۔	عہ
۲۵۶	شیخ پیر علی صاحب ابن شیخ حسن بخش صاحب ساکن پٹنہ	عہ	۲۶۶	منشی تصدق حسین صاحب افادۃ الاسلام منگلوٹ۔	عہ
۲۵۷	خان بہادر محمد برکت علیخان صاحب جنرل سکریٹری انجمن اسلامیہ لاہور	عہ	۲۶۷	ملک تاج احمد صاحب بی اے اکونٹنٹ ملکٹری ورکشاپ لکھنؤ	عہ
۲۵۸	پٹیل صاحب جوصاحب دی قادر حسین کمپنی کولوٹولہ کلکتہ	عہ	۲۶۸	منشی تفضل حسین صاحب ساکن چینا باڑہ کلکتہ۔	عہ
۲۵۹	بزرگ الدین صاحب بسوس موضع ہستی پورہ پرگنہ سنتھال	عہ	۲۶۹	ایس ٹیپو صاحب کمپنی بادشاہ میان کولوٹولہ کلکتہ۔	عہ
۲۶۰	حاجی بہائی رام جی سوداگر امرتلالین اسٹریٹ کلکتہ	عہ	۲۷۰	بابو تاج الدین صاحب مقیم شملہ	عہ
			۲۷۱	مولوی تاج الدین صاحب پلیڈر چیف کوٹ پنجاب	عہ

نمبر شمار	نام نامی	چندہ تعداد	نمبر شمار	نام نامی	چندہ تعداد
	ش			تلوچن بازار بنارس	۵۰
۲۷۲	خواجہ ثناء اللہ خان صاحب سوداگر امرتسر	۱ عار	۲۸۲	حفدادخان صاحب نائب محافظ دفتر سلطان پور	۱ عار
	ج		۲۸۳	سید حامد علی صاحب ساکن خضر پور	
۲۷۳	ایم چند امیانصاحب حاجی شیخ میران صاحب کمپنی کلکتہ	۱ عار		کمسریٹ کلکتہ۔	۱ عار
۲۷۴	شیخ جمن صاحب شیو پور کلکتہ	۱ عار	۲۸۴	سید حسن عسکری صاحب ساکن مارروں اسٹریٹ کلکتہ۔	۱ عار
۲۷۵	جمال جی راج ارزا اسٹریٹ کلکتہ	۱ عار	۲۸۵	بابو حسین بخش صاحب ساکن لورچیت پور کلکتہ	۱ عار
۲۷۶	حافظ چراغ الدین صاحب امین جنرل سکرٹری انجمن نعمانیہ لاہور	۱ عار	۲۸۶	حبیب بخش صاحب ساکن کولوٹولہ کلکتہ۔	۱ عار
۲۷۷	جان محمد صاحب حکاک کٹڑہ مصر بیلی رام متصل تکیہ پڑیان والا امرتسر	۱ عار	۲۸۷	حبیب جمال جی راج ارزا اسٹریٹ کلکتہ۔	۱ عار
۲۷۸	میاں جیون محمد صاحب خیاط امرتسر		۲۸۸	مولوی حبیب الرحمن صاحب ساکن تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ	۱ عار
۲۷۹	شیدی جوہر بلال الحسینی ساکن سورت	۱ عار	۲۸۹	شیخ حسنو صاحب چکی فروش مچھوا بازار کلکتہ	۱ عار
۲۸۰	سید جمال الدین صاحب نقشہ نویس شملہ	۱ عار	۲۹۰	شیخ حسین صاحب لد شیخ چاند صاحب مدرس مدرسۂ سرکاری بھڑوچ	۱ عار
	ح		۲۹۱	مولوی حبیب الدین صاحب	
۲۸۱	مولوی حبیب احمد صاحب رئیس				

نمبر شمار	نام نامی	چندہ تعداد	نمبر شمار	نام نامی	چندہ تعداد
	بی اے ساکن ابدہوا سٹاکلین کلکتہ۔	عمر	۳۰۱	مولوی خلیل احمد صاحب ایم اے چیف ٹرانسلیٹر ہائیکورٹ کلکتہ	عمر
۲۹۲	مولوی حماد ابوالمائی صاحب ساکن تال تلالین کلکتہ	عمر	۳۰۲	مولوی سید خلیل الرحمن صاحب ٹرانسلیٹر ہائی کورٹ کلکتہ۔	عمر
۲۹۳	مولوی حبیب النبی صاحب ساکن بالیگنج کلکتہ۔	عمر	۳۰۳	مولوی خدا داد خان صاحب انسپکٹر مونگیر۔	عمر
۲۹۴	میر حبیب اللہ صاحب آنریری مجسٹریٹ امرتسر۔	عمر		د	
۲۹۵	حکیم حمزہ علی صاحب امین منصفی چندوسی۔	عمر	۳۰۴	سید دیانت حسن صاحب سب انسپکٹر سکول بہار ضلع پٹنہ	عمر
۲۹۶	خان حسین محمد خان صاحب رئیس خان پور	عمر	۳۰۵	دبیر الدین صاحب ساکن موضع کریانوان ضلع گیا۔	عمر
۲۹۷	سید حاکم علی شاہ صاحب	عمر	۳۰۶	منشی دیوان علیصاحب ڈرافس مین دمدم	عمر
۲۹۸	حسین بخش صاحب	عمر	۳۰۷	شیخ دوست محمد صاحب سوداگر چرم امرتسر۔	عمر
	خ		۳۰۸	مولوی دیدار بخش صاحب ساکن مالی گنج کلکتہ۔	عمر
۲۹۹	خافظ خیر اللہ صاحب پوسٹل ورکشاپ علیگڑھ۔	عمر	۳۰۹	حافظ دوست محمد صاحب تاجر کتب خواجہ کلان گھاٹ پٹنہ	عمر
۳۰۰	شاہ خادم حسین صاحب سجادہ نشین مسجین ٹولہ عرف روضہ ضلع سارن۔	عمر	۳۱۰	داور بخش صاحب مستری۔ محلہ فیلخانہ کلکتہ۔	عمر
			۳۱۱	شیخ ڈومن صاحب ساکن مونگیر	عمر

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
	ر	
۳۱۲	مولوی رحمۃ اللہ صاحب ساکن مونگیر	للعہ
۳۱۳	مولوی رستم علیخا نصاحب ادیب مراد آباد	عمار
۳۱۴	مولوی رفعۃ اللہ صاحب قانونگوی آنولہ۔	عمار
۳۱۵	شیخ رحیم بخش صاحب فاضل پوری چھوٹی عدالت کلکتہ۔	عمار
۳۱۵	ابوالمحامد رشاد صاحب تال تلا کلکتہ	عمار
۳۱۷	سید رحمت علی صاحب ساکن خضر پور کمسریٹ	عمار
۳۱۸	ربیع الحق صاحب ساکن پرگنہ چوبیس	عمار
۳۱۹	رحمۃ اللہ خانصاحب ساکن مچھوا بازار اسٹریٹ کلکتہ	عمار
۳۲۰	ڈاکٹر شیخ رحیم بخش صاحب بالور ہسپتال دمدم	عمار
۳۲۱	راغب باسط صاحب مختار جھاؤ گنج پٹنہ	عمار

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۳۲۲	منشی رحیم اللہ صاحب ساکن گلزار باغ پٹنہ۔	عمار
۳۲۳	ابوطاہر محمد ریاض الدین صاحب ساکن امام باڑی لین کلکتہ	عمار
۳۲۴	رفیع الدین صاحب۔ کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ۔	عمار
۳۲۵	رحیم بخش صاحب سوداگر صدر بازار سنگر بھوم۔	عمار
۳۲۶	شیخ رحیم اللہ صاحب حاجی لورچیت پور روڈ کلکتہ۔	عمار
۳۲۷	منشی رحمت علی صاحب ناظر عدالت حنفیہ کلکتہ۔	عمار
۳۲۸	شیخ رحیم بخش صاحب سوداگر چرسہ اسٹیشن گرہندیہ ضلع ہزاری باغ	عمار
۳۲۹	مولوی منشی رضا خانصاحب سپروایزر اے راے ہوڑا۔	عمار
۳۳۰	مولوی رسول علی صاحب ٹرانسلیٹر ہائیکورٹ کلکتہ۔	عمار
۳۳۱	شیخ رحیم بخش صاحب ساکن بیلا ضلع گیا۔	۶

نمبر شمار	نام نامی	جنس و تعداد	نمبر شمار	نام نامی	جنس و تعداد
۳۳۲	شیخ رحمت علی صاحب رئیس مونگیر۔	عار	۳۴۱	سعد اللہ خان صاحب ساکن ہرن باڑی لین کلکتہ	عار
۳۳۳	میان رحیم بخش صاحب پہلوان امرتسر	عار	۳۴۲	شیخ سراج الدین صاحب سوداگر سندریاپٹی کلکتہ۔	عار
۳۳۴	میمن حاجی رحمۃ اللہ حاجی قاسم ساکن احمد آباد۔	عار	۳۴۳	میر سید علی صاحب ساکن مچھوا بازار اسٹریٹ کلکتہ۔	عار
۳۳۵	شیخ رحمت اللہ صاحب ٹھیکیدار بیضہ۔	عار	۳۴۴	حاجی سلطان محمود تاج محمود صاحبان جفت فروش اسٹریٹ بٹو بازار کلکتہ	عار
	ز		۳۴۵	شیخ سراج الدین صاحب بٹو بازار اسٹریٹ کلکتہ۔	عار
۳۳۶	زکریا حاجی عبد الشکور صاحب مرچنٹ اسٹریٹ رنگون۔	عار	۳۴۶	منشی سراج الدین صاحب سوداگر چرسہ مقام پوست ڈومکا	عار
۳۳۷	زین الدین احمد خانصاحب ساکن ہارن باڑی لین کلکتہ۔	عار	۳۴۷	حاجی ساقی داد خان صاحب رسالدار و پنشنر و رئیس قائم گنج	عار
	س		۳۴۸	منشی سخاوت علیخان صاحب ساکن موضع شمس الدین پور ضلع بھاگل پور۔	عار
۳۳۸	حاجی شیخ سعد اللہ صاحب تاجر عطر قنوج۔	صر	۳۴۹	سلیمان خان صاحب	عار
۳۳۹	منشی محمد سلیم اللہ خانصاحب اورسیر بریلی۔	عار	۳۵۰	جمعدار سلیمان بن محمد علی الرومی ساکن بڑودہ	عار
۳۴۰	سیٹھ سلیمان عارف بھام صاحب چیت پور روڈ کلکتہ	عار			

نمبر شمار	نام نامی	چندہ تعداد	نمبر شمار	نام نامی	چندہ تعداد
۳۵۱	مولوی سراج الدین صاحب مختار ہائیکورٹ کلکتہ۔	۱ عدد		کولوٹولہ کلکتہ۔	۱ عدد
	ش		۳۶۱	منشی شرافت حسین صاحب ساکن بڑھ پورہ بھاگلپور۔	۱ عدد
۳۵۲	میمن حاجی شکور طاہر صاحب صانع النبات	۱ صد	۳۶۲	شفیع احمد صاحب منیجر کارخانۂ ایس بی بخشی اینڈ کو کلکتہ	۱ عدد
۳۵۳	مرزا شفاعت حسین بیگ صاحب ہیڈ کلرک شفاخانۂ بریلی۔	۱ عدد	۳۶۳	مولوی سید شمس الہدیٰ صاحب وکیل ہائیکورٹ کلکتہ	۱ عدد
۳۵۴	منشی شبیر علی خانصاحب منصف خلف خان بہادر برکت علیخان صاحب لاہور۔	۱ عدد	۳۶۴	منشی شجاعت علیخان صاحب موضع شمس الدین پور ضلع بھاگلپور	۱ عدد
۳۵۵	مولوی سید شرف الدین صاحب بیرسٹرایٹ لا بانکے پور	۱ عدد	۳۶۵	شیخ شمس الدین سوداگر امرتسر	۱ عدد
۳۵۶	محمد شفیع الدین صاحب سوداگر کولوٹولہ کلکتہ۔	۱ عدد	۳۶۶	شیر علیخان صاحب انسپکٹر منشنر شاہجہان پور۔	۱ عدد
۳۵۷	شیخ شرافت حسین صاحب ساکن سری ناتھ بابو لین کلکتہ	۱ عدد	۳۶۷	مرزا شیر محمد صاحب شملہ	۱ عدد
۳۵۸	شیخ شبراتی ساکن شیوپور کلکتہ	۱ عدد	۳۶۸	بابو شہاب الدین صاحب کلرک شملہ۔	۱ عدد
۳۵۹	شیخ شبراتی ثانی ساکن شیوپور کلکتہ۔	۱ عدد		**ص**	
۳۶۰	شمس الدین صاحب تاجر چرس	۱ عدد	۳۶۹	شاہ صبیح اللہ صاحب دلاورپور مونگیر۔	۱ للعہ
			۳۷۰	مولوی صبغۃ اللہ صاحب بی اے رئیس امروہہ۔	۱ عدد

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ	نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۳۷۱	صالح محمد داؤد صاحب ساکن چیت پور روڈ کلکتہ	عار	۳۸۰	حاجی شیخ محمد ظہور علی صاحب رئیس قنوج	عار
۳۷۲	صدیق جمال جی راج - ارزا اسٹریٹ کلکتہ	عار	۳۸۱	شیخ عبدالحمید صاحب وکیل انام	لعہ
۳۷۳	مولوی سید صفیر الدین صاحب بانکے پور۔	عار	۳۸۲	مولوی عبداللطیف صاحب رئیس دلمؤ ضلع رائے بریلی۔	صہ
۳۷۴	صفی داد خان صاحب ساکن رام شنکر رای لین کلکتہ۔	عار	۳۸۳	حافظ عبدالرزاق صاحب و عبدالرحیم صاحب سوداگران لکھنؤ	صہ
	ط		۳۸۴	مولوی عبدالحی صاحب وکیل چندوسی۔	صہ
۳۷۵	منشی طفیل احمد صاحب سپرنٹنڈنٹ چنگی چندوسی۔	عار	۳۸۵	بابو عبدالقادر صاحب سکریٹری معین الندوہ شملہ	صہ
۳۷۶	حاجی طاہر محمد حاجی ولی محمد صاحب مغل اسٹریٹ رنگون۔	عار	۳۸۶	حافظ عبدالغفور صاحب ساکن علیگڑھ۔	للعہ
۳۷۷	طیب علی ابراہیم جی صاحب ساکن ارہتی اسٹریٹ کلکتہ۔	عار	۳۸۷	حافظ عبدالحق صاحب خلف شیخ حیات محمد صاحب رئیس پلی بھیت	للعہ
	ظ		۳۸۸	حافظ عبداللہ صاحب سوداگر محلہ سبزی منڈی علیگڑھ	للعہ
۳۷۸	ظہور الحسن صاحب مچھوا بازار اسٹریٹ کلکتہ۔	عار	۳۸۹	شیخ عبدالعزیز صاحب رئیس قنوج	للعہ
۳۷۹	مولوی ظل الرحیم صاحب ڈاکرس لین کلکتہ۔	عار	۳۹۰	سید عبدالرحمن بن جعفر بن محسن	

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ	نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
	مولا خیالۃ العلوی الخضری رئیس بھاؤنگر۔		۴۰۰	شیخ محمد عبداللہ صاحب رئیس چندوسی	
		للعہ	۴۰۱	منشی محمد عبدالحفیظ صاحب سب اورسیر بارہ بنکی	عہ
۳۹۱	مسکین عبدالرحیم صاحب کوچین بابت سال گذشتہ وحال	سے	۴۰۲	منشی عبدالغفور صاحب منصرم محمد آباد۔	عہ
۳۹۲	میمن عیسی بھائی ابن غلام تاجر طعام بھاؤنگر	عہ	۴۰۳	علی الدین احمد صاحب نینی تال	عہ
۳۹۳	میمن عثمان آلانہ صاحب داگر بھاؤنگر		۴۰۴	حاجی عبدالرحمن احمد صاحب مسل مرچنٹ اسٹریٹ رنگون۔	عہ
	منشی عبداللطیف صاحب تاجر	عہ	۴۰۵	عبدالشکور حاجی محمد صاحب مرچنٹ اسٹریٹ رنگون۔	عہ
۳۹۴	چرم ابن حیدر مدراسی بیرون رام باغ امرتسر	للعہ	۴۰۶	عبدالغنی اسحاق صاحب اڈورڈ اسٹریٹ رنگون۔	عہ
۳۹۵	حافظ عبدالرحیم صاحب رئیس امان آباد	عہ	۴۰۷	منشی عنایت اللہ خان صاحب رئیس بریلی۔	عہ
۳۹۶	محمد عبدالرسول صاحب مدراسی	عہ	۴۰۸	مولوی عبدالقیوم صاحب رئیس بریلی۔	عہ
۳۹۷	سید عیدروس صاحب ابن علی القادری رئیس بہڑوچ	عہ	۴۰۹	شیخ عبدالحکیم صاحب پنجابی سوداگر بریلی۔	عہ
۳۹۸	حافظ عبدالرحیم صاحب مدرس مدرسۂ سرکاری بہڑوچ	عہ	۴۱۰	محمد عنایت علی صاحب عطر فروش	عہ
۳۹۹	مولوی سید عبدالماجد صاحب آنریری مجسٹریٹ بانس بریلی	عہ			

نمبر شمار	نام نامی	چندہ تعداد	نمبر شمار	نام نامی	چندہ تعداد
	ساکن ڈھاکہ	عمر		اول وخادم انجمن تہذیب الاسلام درگا پاٹم۔	عمر
۴۱۱	منشی عبدالرحیم صاحب رئیس ساکن ڈھاکہ۔	عمر	۴۲۱	عزت اسحاق ٹیم بابوجی کشن آرمینس اسٹریٹ کلکتہ۔	عمر
۴۱۲	بابو علی احمد خان صاحب ہیڈ کلرک ریلوے بریلی	عمر	۴۲۲	مولوی عبدالخالق صاحب وکیل بردوان۔	عمر
۴۱۳	ماسٹر عبدالکل صاحب گل ایم اے نائس اسکول کلکتہ	عمر	۴۲۳	مولوی عبدالحفیظ صاحب لور سرکلر روڈ کلکتہ۔	عمر
۴۱۴	شیخ عبدل صاحب ساکن شیوپور کلکتہ۔	عمر	۴۲۴	شیخ عبدالقادر صاحب بی اے ایڈیٹر ابزرور لاہور۔	عمر
۴۱۵	شیخ عبدالحکیم صاحب ساکن شیوپور کلکتہ	عمر	۴۲۵	منشی عبدالوحید صاحب بڑہیہ بھاگل پور۔	عمر
۴۱۶	عبدالستار صاحب ساکن شیوپور کلکتہ۔	عمر	۴۲۶	سید عبدالرحیم صاحب دسنوی گولہ گھاٹ بھاگل پور۔	عمر
۴۱۷	محمد عبدالرافع صاحب ساکن ہارن باڑی لین کلکتہ۔	عمر	۴۲۷	جناب عبدالحمید صاحب بڑہیہ بھاگلپور۔	عمر
۴۱۸	عزیز احمد صاحب ساکن موضع نندیاوان ضلع مونگیر۔	عمر	۴۲۸	حاجی عبدالسبحان صاحب سوداگر موضع حبیب گڑھ ضلع سنگھ بھوم	عمر
۴۱۹	حاجی عبدالسبحان صاحب ہرم تلا لین کلکتہ۔	عمر	۴۲۹	منشی عبدالغفور صاحب لیڈی اسٹریٹ کلکتہ۔	عمر
۴۲۰	حاجی عبدالرزاق صاحب ٹائپ				

نمبر شمار	نام نامی	چندہ تعداد	نمبر شمار	نام نامی	چندہ تعداد
۴۳۰	داروغہ حاجی سید عبدالرحمن صاحب شہر پٹنہ۔	عاء	۴۴۰	حاجی عمر علی صاحب ساکن موضع سمریا ضلع بھاگلپور۔	عاء
۴۳۱	سید عبدالستار صاحب جوارہ ضلع مونگیر۔	عاء	۴۴۱	منشی شیخ عبدالرحمن صاحب سوداگر چرسہ محلہ گدڑی بازار ضلع راہی۔	عاء
۴۳۲	منشی محمد عبدالصمد صاحب چنا باڑہ کلکتہ۔	عاء	۴۴۲	عبداللطیف صاحب ساکن کولوٹولہ کلکتہ۔	عاء
۴۳۳	سید عبدالواحد صاحب صدر گلے شہر پٹنہ۔	عاء	۴۴۳	مولوی حکیم عنایت کریم صاحب ساکن جن ٹولی ضلع گیا۔	عاء
۴۳۴	سید عبدالمجید صاحب صدر گلے شہر پٹنہ۔	عاء	۴۴۴	مولوی سید عبدالقدیر صاحب ام اے رئیس موضع سیلاو ضلع گیا	عاء
۴۳۵	شیخ علی کریم صاحب سوداگر چرسہ موضع چکنڈی ضلع مونگیر۔	عاء	۴۴۵	مولوی عبدالجواد صاحب۔ بی ایل وکیل ہائی کورٹ کلکتہ۔	عاء
۴۳۶	سید محمد عبدالرحمن صاحب سہروردی موضع دسنہ ضلع پٹنہ۔	عاء	۴۴۶	حافظ عبدالکریم صاحب ساکن گینڈا تالاب کلکتہ۔	عاء
۴۳۷	منشی عبدالرحمن صاحب تاجر چرسہ بڑا بازار چین باسا کلکتہ	عاء	۴۴۷	منشی عبدالخالق صاحب ساکن لور سرکلر روڈ کلکتہ۔	عاء
۴۳۸	منشی عبدالکریم صاحب تمباکو فروش مچھوا بازار اسٹریٹ کلکتہ	عاء	۴۴۸	مولوی عبدالرحیم صاحب ساکن ابیٹ روڈ کلکتہ۔	عاء
۴۳۹	شیخ عبدالرحیم صاحب موضع سرائے لوگر ضلع مونگیر۔	عاء	۴۴۹	مولوی عبداللطیف صاحب	

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ	نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
	موضع مارماٹ ضلع گیا۔	عمار		سب انسپکٹر قائم گنج۔	عمار
۴۵۰	مولوی عبدالعزیز صاحب		۴۵۹	شیخ عزیز الدین صاحب	
	پوروہین ساکن اسائلم لین کلکتہ	عمار		رئیس قنوج۔	عمار
۴۵۱	مولوی عبدالمسعود صاحب		۴۶۰	حاجی عنایت خان صاحب	
	ساکن تالا کلکتہ۔	عمار		رئیس قنوج۔	عمار
۴۵۲	مولوی عبدالباری صاحب		۴۶۱	عبداللہ خان صاحب رئیس	
	کلرک اسمال کاز کورٹ کلکتہ	عمار		قنوج۔	عمار
۴۵۳	مولوی عبدالملک صاحب		۴۶۲	الحاج عبدالرحمن ملا داؤد	
	ٹرانسلیٹر ہائیکورٹ کلکتہ۔	عمار		صاحب تاجر مکۂ معظمہ	عمار
۴۵۴	مولوی عابد علیخان صاحب		۴۶۳	حکیم عبدالحکیم صاحب تاجر	
	شاگرد صوفی صاحب عظیم آبادی	عمار		مکۂ معظمہ۔	عمار
۴۵۵	صوفی عبدالوہاب صاحب		۴۶۴	قاری عبدالحق صاحب مہتمم	
	ہاسپٹل اسسٹنٹ انچارج			مدرسۂ تجوید مکۂ معظمہ	عمار
	سول ہاسپٹل ضلع شمالی سد		۴۶۵	مولوی عبدالحلیم صاحب مطوف	
	افریقہ عدن۔	عمار		مکۂ معظمہ۔	عمار
۴۵۶	داروغہ عبدالرحمن صاحب		۴۶۶	خواجہ عبدالصمد صاحب سوداگر	
	ساکن مونگیر۔	عمار		امرتسر۔	عمار
۴۵۷	منشی عبدالغفار صاحب ساکن		۴۶۷	بابو علی بخش صاحب سوداگر	
	مالی گنج کلکتہ۔	عمار		چرم امرتسر۔	عمار
۴۵۸	منشی عبدالرؤف صاحب		۴۶۸	منشی عبدالخالق و عبدالغفار	

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ	نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
	صاحبان ساکنان امرتسر	عگہ		گورمنٹ پریس شملہ۔	عگہ
۴۶۹	علی محمد خانصاحب رئیس خانپور	عگہ	۴۰۸	منشی عبدالقادر صاحب نائب رئیس شملہ۔	عگہ
۴۷۰	میمن عبداللہ کاواصاحب رئیس بھاؤنگر۔	عگہ	۴۷۹	بابو عبداللہ بیگ صاحب کلرک شملہ۔	عگہ
۴۷۱	میمن عیسی بھائی ولد جیواجان تاجر بھاؤنگر۔	عگہ	۴۸۰	بابو عبدالعزیز صاحب اسٹور کیپر گورمنٹ پریس شملہ۔	عگہ
۴۷۲	سید عبداللہ بن صالح بن ابی بکر الحسینی الخضرمی رئیس بھاؤنگر۔	عگہ	۴۸۱	منشی عبدالغفار صاحب شملہ	عگہ
۴۷۳	حافظ عبدالکریم صاحب کمپازیٹر گورمنٹ پریس شملہ۔	عگہ	۴۸۲	سید محمد عبدالمجید صاحب منصرم قانون گو کپورتھلہ۔	عگہ
۴۷۴	بابو عبدالکریم صاحب نقشہ نویس شملہ۔	عگہ		غ	
۴۷۵	منشی عبدالغفار صاحب ریڈر گورمنٹ پریس شملہ۔	عگہ	۴۸۳	حافظ غفورالدین صاحب منشی ڈپٹی انسپکٹر بریلی	عگہ
۴۷۶	منشی عبدالرحمن خان صاحب کمپازیٹر گورمنٹ پریس شملہ۔	عگہ	۴۸۴	منشی فاضل شیخ غلام محمد صاحب مالک واڈیٹر اخبار وکیل امرتسر	عگہ
۶۷۷	عبدالرب خلف مولوی منعم الدین صاحب ریڈر		۴۸۵	غلام محمد صاحب ساکن بنگن گھاٹ کلکتہ	عگہ
			۴۸۶	مسٹر غلام حسین عارف صاحب آنریری پریسیڈنسی مجسٹریٹ وڈائرکٹر سلک مل کلکتہ	عگہ

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ	نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۴۸۷	غلام علی صاحب ساکن کٹڑہ اہلو والیہ امرتسر۔	عمر	۴۹۶	غلام محمد ولد مصطفےٰ سوداگر پشمینہ کٹڑہ مہاسنگھ۔	عمر
۴۸۸	غلام محی الدین خان صاحب انسپکٹر تھانہ مرغی ہٹہ کلکتہ۔	عمر	۴۹۷	غلام یحیی خان صاحب ساکن رام تنکو راے لین تال تلا کلکتہ	عمر
۴۸۹	غلام محمد صاحب امرتسری سوداگر پشمینہ ساکن تاراچند اسٹریٹ کلکتہ۔	عمر	۴۹۸	غلام نبی صاحب سوداگر کشمیری مقیم تاراچند دت لین کلکتہ	عمر
۴۹۰	منشی غلام محمد صاحب منشی تالاب گوریا ماتین لین بڑو بازار کلکتہ۔	عمر	۴۹۹	مولوی سید غلام محی الدین صاحب صاحبزادۂ مولانا شاہ خیر الدین صاحب مقیم امرتلا لین کلکتہ	عمر
۴۹۱	غلام مصطفیٰ و غلام محمد صاحبان حکاک بازار صابونگران امرتسر	عمر	۵۰۰	منشی غوث محمد خان صاحب وکیل قائم گنج۔	عمر
۴۹۲	غلام قادر و عبد الخالق صاحبان حکاک بازار صابونگران امرتسر	عمر	۵۰۱	منشی غلام صادق صاحب آنریری مجسٹریٹ امرتسر	عمر
۴۹۳	خواجہ غلام محی الدین صاحب حکاک بازار صابونگران امرتسر	عمر	۵۰۲	میان غلام نبی و میان حبیب اللہ صاحبان سوداگران امرتسر	عمر
۴۹۴	منشی غلام احمد صاحب و کان خواجہ غلام رسول و صدر الدین حکاک امرتسر۔	عمر	۵۰۳	شیخ غلام محی الدین صاحب لنگی فروش امرتسر	عمر
۴۹۵	غلام محمد صاحب سوداگر پشمینہ کٹڑہ اہلو والیان متصل گھنٹہ گھر امرتسر	عمر	۵۰۴	حکیم غلام نبی صاحب طبیب مینو سپل کمشنر امرتسر	عمر
			۵۰۵	غلام محی الدین صاحب پیش امام	عمر

نمبر شمار	نام نامی	چندہ تعداد وار	نمبر شمار	نام نامی	چندہ تعداد وار
	مسجد چوبداران بھاؤنگر	عکار		بھاگل پور	؟
۵۰۶	منشی غلام صابر خانصاحب		۵۱۶	فضل حق صاحب ساکن کولوٹولہ	
	کلرک رندہیر کالج کپورتھلہ	عکار		کلکتہ	عکار
۵۰۷	شیخ غلام اللہ صاحب	عکار	۵۱۷	نواب فاخر احمد صاحب رئیس	
	ف			پانی پت ضلع کرنال۔	عکار
۵۰۸	نواب فیروز جنگ بہادر حیدرآباد		۵۱۸	سید فضیلت حسین صاحب ساکن ہوئی	
	دکن بابت سال گذشتہ وحال	لعہ ۱۲		ضلع پٹنہ	عکار
۵۰۹	بابو فتح محمد صاحب اسٹور کیپر		۵۱۹	شیخ فضل حسن صاحب ساکن	
	گورمنٹ پریس شملہ۔	۵		شیو پور کلکتہ	عکار
۵۱۰	سید فخر الحسن صاحب ہاسپٹل		۵۲۰	فضل الرحمن صاحب ساکن بی	
	اسسٹنٹ لوہر ریاست بیکانیر	للعہ		اسکول اسٹریٹ کلکتہ۔	عکار
۵۱۱	سید فدا حسین صاحب رئیس موضع		۵۲۱	فقیر محمد صاحب سوداگر سمستی پور	
	رتنی ضلع گیا۔	عکار		ضلع دربھنگہ	عکار
۵۱۲	شیخ فتح علی صاحب رئیس شیخپورہ		۵۲۲	بابو فتح دین صاحب ہیڈ کلرک	
	ضلع مونگیر۔	عکار		دفتر گورمنٹ آف انڈیا شملہ	عکار
۵۱۳	منشی فقیر محمد خانصاحب پوسٹل		۵۲۳	مولوی فضل المنان صاحب تاجر	
	ورکشاپ علیگڑھ	عکار		گوبند پور حیدری لین کلکتہ۔	عکار
۵۱۴	ایم فقیر محمد خان صاحب ٹی		۵۲۴	مولوی فتح علی صاحب اسسٹنٹ	
	امین الدین کمپنی کلکتہ۔	عکار		ایکزکیپر پی سی ڈپارٹمنٹ	
۵۱۵	شیخ فقیہ الدین صاحب ساکن			ہائیکورٹ۔ کلکتہ۔	عکار

نمبر شمار	نام نامی	چندہ تعداد	نمبر شمار	نام نامی	چندہ تعداد
۵۲۵	مولوی شیخ فضیلت حسین صاحب چندوارہ مظفر پور۔	عہ	۵۳۵	قربان علی صاحب ساکن لنٹھا رس لین چوبیس پرگنہ	عہ
۵۲۶	حاجی فضل امام خان صاحب رئیس قائم گنج۔	عہ	۵۳۶	قادر بھائی ولی بھائی ساکن کیننگ اسٹریٹ کلکتہ۔	عہ
۵۲۷	میان فیروز الدین صاحب نزیری مجسٹریٹ امرتسر۔	عہ	۵۳۷	قاسم جمال جی راج ازرا اسٹریٹ کلکتہ۔	عہ
۵۲۸	شیخ فتح دین صاحب سوداگر چرم امرتسر	عہ	۵۳۸	منشی قادر بخش عبداللہ صاحب محلہ چودھری زمانیہ	عہ
۵۲۹	مولوی حافظ فضل اکرم صاحب وکیل بسولی ضلع بدایون	عہ	۵۳۹	سید قمر الدین صاحب تاجر چرسہ مقام گنج ضلع ہزاری باغ۔	عہ
۵۳۰	سید فرزند علی شاہ صاحب ریڈر گورمنٹ پریس شملہ۔	عہ	۵۴۰	مولوی قمر الدین حسین خان صاحب ٹرانسلیٹر ہائی کورٹ کلکتہ۔	عہ
	ق		۵۴۱	خواجہ قمر الدین و شمس الدین صاحبان سوداگران امرتسر۔	عہ
۵۳۱	سید قاسم علی صاحب تحصیلدار سور جگڑھ ریاست بیکانیر۔	للعہ		**ک**	
۵۳۲	مولوی حافظ قدرت اللہ صاحب رئیس امروہہ۔	عہ	۵۴۲	حاجی کلب حسین صاحب رئیس بریلی۔	عہ
۵۳۳	حافظ قطب الدین صاحب مالک مطبع نامی لکھنؤ۔	عہ	۵۴۳	کرم علی صاحب سوداگر موضع کہرمانوان مدنپور گیا۔	عہ
۵۳۴	قاسم اللہ صاحب بنا اسٹریٹ کلکتہ	عہ	۵۴۴	کریم بخش صاحب سوداگر موضع	عہ

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ	نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
	جگرناتھ پور ضلع سنگھ بھوم	عہ	۵۵۴	حاجی ماجد حسین صاحب تعلقدار گوریہ۔	۵عہ
۵۴۵	ماسٹر کرامت علی صاحب ساکن دہرم تلا لین کولوٹولہ کلکتہ	عہ	۵۵۵	مولوی مدین اللہ صاحب کلنگہ بازار کلکتہ	صہ
۵۴۶	مولوی کبیر الدین احمد صاحب ساکن کلکتہ۔	عہ	۵۵۶	منشی محمد معشوق علی صاحب رئیس قنوج	صہ
۵۴۷	مولوی کفایت حسین صاحب ساکن موضع باغ جان ضلع بھاگلپور	عہ	۵۵۷	منشی شیخ محمد عالم صاحب وکیل قنوج۔	صہ
۵۴۸	شیخ گوہر علی صاحب عرف شیخ منشی صاحب ساکن بھاگلپور	عہ	۵۵۸	منشی محمد مصطفےٰ خانصاحب رئیس قنوج۔	صہ
۵۴۹	ڈاکٹر کفایت اللہ صاحب قلعۂ پھلور ضلع لودہیانہ	عہ	۵۵۹	مولوی محمد عمر صاحب وکیل و مینونسپل کمشنر بنارس	صہ
۵۵۰	کرنیل راجہ عطاء اللہ خانصاحب	عہ	۵۶۰	شیخ محمد عمر صاحب رئیس و مینونسپل کمشنر بنارس۔	صہ
	ل		۵۶۱	منشی محمد اسحاق صاحب قانونگو تحصیل گنگاپور ضلع بنارس	للعہ
۵۵۱	سید لطافت حسین صاحب ساکن کمیدان باغ لین کلکتہ	عہ	۵۶۲	حاجی مبارک شاہ خانصاحب مدرس چندوسی۔	للعہ
۵۵۲	منشی لطافت حسین صاحب تاتاپور بھاگل پور	عہ	۵۶۳	محمد اسمٰعیل صاحب یونائیٹڈ سروس انسیوشن آف انڈیا شملہ۔	للعہ
۵۵۳	مولوی لطافت حسین صاحب رپن اسٹریٹ کلکتہ۔				
	م				

نمبر شمار	نام نامی	چندہ تعداد	نمبر شمار	نام نامی	چندہ تعداد
۵۶۴	مولوی محبوب علیخانصاحب رئیس آنولہ	عکہ	۵۷۴	منشی منیرالدین صاحب کولوٹولہ کلکتہ	عکہ
۵۶۵	حکیم معظم علی صاحب رئیس آنولہ۔	عکہ	۵۷۵	حافظ محمد صدیق صاحب کلکتہ	عکہ
۵۶۶	منشی محی الدین صاحب تاجر کتب لشکر بنگلور	عکہ	۵۷۶	محمد مشیت اللہ صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ساگر آسام	عکہ
۵۶۷	سید محمد حسین صاحب رئیس بہڑوچ۔	عکہ	۵۷۷	شاہ محمد سعید صاحب سب رجسٹرار ورئیس مونگیر	عکہ
۵۶۸	سید مصطفےٰ حسین صاحب رئیس بہڑوچ۔	عکہ	۵۷۸	آغا محمد منعم صاحب ساکن مچھوا بازار کلکتہ۔	عکہ
۵۶۹	منشی محمد حسین خان صاحب تحصیلدار سرار شہر ریاست بیکانیر	عکہ	۵۷۹	ملا محمود صاحب ساکن مچھوا بازار اسٹریٹ کلکتہ۔	عکہ
۵۷۰	محمد رضا خانصاحب سوداگر پارچہ چندوسی	عکہ	۵۸۰	مولا بخش صاحب ساکن کولوٹولہ کلکتہ۔	عکہ
۵۷۱	مہدی حسن صاحب رئیس نندیانوان ضلع مونگیر۔	عکہ	۵۸۱	مراد علی صاحب کتب فروش چیت پور روڈ کلکتہ	عکہ
۵۷۲	بابو مقبول الرحمن خانصاحب کلرک ریلوے بریلی۔	عکہ	۵۸۲	محمد عارف خان صاحب ساکن ہاری باڑی لین کلکتہ	عکہ
۵۷۳	سید مدار بخش صاحب رئیس کٹنی کول۔	عکہ	۵۸۳	محمد حسین صاحب ساکن مچھوا بازار کلکتہ۔	عکہ
			۵۸۴	مولوی محمد حسن صاحب ساکن	

نمبر شمار	نام نامی	چندہ تعداد	نمبر شمار	نام نامی	چندہ تعداد
	کوشی ضلع گیا۔	عکہ	۵۹۵	شیخ ملک صاحب ساکن مچھوا بازار کلکتہ	عکہ
۵۸۵	شیخ محمد طاہر صاحب تاجر پارچہ چمپانگر بھاگل پور۔	عکہ	۵۹۶	محمد حسین جعفر جی صاحب ساکن کیننگ اسٹریٹ کلکتہ	عکہ
۵۸۶	خواجہ محمد اسحاق صاحب تاجر چرسہ منشی صدر الدین لین کلکتہ	عکہ	۵۹۷	محمد علے حسن علے صاحب ساکن امرتلا لین کلکتہ	عکہ
۵۸۷	محمد شفیع صاحب رئیس جاجیپور ضلع مظفر پور۔	عکہ	۵۹۸	محمد ہاشم صاحب ساکن مچھوا بازار اسٹریٹ کلکتہ۔	عکہ
۵۸۸	محمد مسیح صاحب ساکن مالک اسٹریٹ کلکتہ۔	عکہ	۵۹۹	محمد موسے صاحب ساکن ہریسن روڈ کلکتہ۔	عکہ
۵۸۹	محب الرحمن صاحب ساکن تھانۂ جوراساکھو کلکتہ	عکہ	۶۰۰	محمد اسمعیل صاحب ساکن ہریسن روڈ کلکتہ۔	عکہ
۵۹۰	محمد عالم خانصاحب پشاوری مقیم بہو بازار کلکتہ	عکہ	۶۰۱	محبوب علی صاحب ساکن فیرلین کلکتہ۔	عکہ
۵۹۱	محمد یوسف خانصاحب ساکن کولوٹولہ کلکتہ۔	عکہ	۶۰۲	مولوی ممتاز احمد صاحب ساکن چوک جدید بنارس۔	عکہ
۵۹۲	ڈاکٹر سید مقصد حسین صاحب ہریسن روڈ کلکتہ	عکہ	۶۰۳	منشی منظور اللہ صاحب کوٹھی مولوی شرف الدین صاحب محلہ چوہٹہ بانکے پور	عکہ
۵۹۳	محمد صدیق عبد الستار صاحب ساکن امرتلا اسٹریٹ کلکتہ۔	عکہ			
۵۹۴	محمد ملک صاحب صابونیہ امرتسر	عکہ	۶۰۴	شاہ محمد مودود صاحب مظفر پور	عکہ

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۶۰۵	مولوی سید محمود احمد صاحب زمیندار بردوان۔	عکر
۶۰۶	مسٹر محمود الحق صاحب بیرسٹر ایٹ لا دلسی فرسٹ لین کلکتہ	عکر
۶۰۷	منشی محمد سمعیل صاحب ساکن کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ	عکر
۶۰۸	محمد تقی خانصاحب ناصری گنج دانا پور۔	عکر
۶۰۹	نواب سید مصطفےٰ علیخان صاحب جوسنٹ سب رجسٹرار پٹنہ سٹی	عکر
۶۱۰	بابو محمد حسین صاحب محافظ دفتر گورنمنٹ پریس آف انڈیا شملہ	عکر
۶۱۱	بابو محمد حسین صاحب ملازم دفتر گورنمنٹ پریس آف انڈیا شملہ	عکر
۶۱۲	بابو محمد ممتاز احمد خان صاحب موضع بگری برانوان ضلع گیا۔	عکر
۶۱۳	محمد حسین و خدا بخش جفت فروش مچھوا بازار کلکتہ۔	عکر
۶۱۴	محمد بخش و کریم بخش صاحب داگران چرم راج بکان پوسٹ آفس شملہ۔	عکر
۶۱۵	سید مہدی حسن صاحب گولاگھاٹ بھاگلپور۔	عکر
۶۱۶	منشی محبوب علی صاحب بڑھیا پورہ بھاگل پور۔	عکر
۶۱۷	بابو میران بخش صاحب آفس آف ایگزامنر آف اکونٹس بنگال کماتہ	عکر
۶۱۸	حاجی محمد امین صاحب و حاجی عبداللطیف صاحب کینگ اسٹریٹ کلکتہ	عکر
۶۱۹	منشی محمد علیخان صاحب رئیس محلہ گنڈورہ چمپانگر بھاگل پور	عکر
۶۲۰	مولوی محبوب قیام الدین صاحب پیش امام ایٹاگڑھ ضلع کلکتہ	عکر
۶۲۱	ابوالفضل محمد یعقوب صاحب کلنگا بازار کلکتہ	عکر
۶۲۲	ایم محمد عثمان صاحب چونا گلی کلکتہ	عکر
۶۲۳	مولوی محمد معین صاحب سری ناتھ بابو لین چنیا پاڑہ کلکتہ۔	عکر
۶۲۴	مولوی محمد یوسف صاحب سری ناتھ بابو لین چنیا پاڑہ کلکتہ	عکر

نمبر شمار	نام نامی	چندہ تعداد پ	نمبر شمار	نام نامی	چندہ تعداد پ
۶۲۵	مولوی محمد سلیمان صاحب سری ناتھ بابو لین چنیا پاڑہ کلکتہ	عار	۶۳۵	مولوی حاجی محمد صاحب ساکن موضع مہتون چک ضلع پٹنہ	عار
۶۲۶	محمد شفیع صاحب سرمہ فروش سندریا پٹی کلکتہ۔	عار	۶۳۶	محمد ذکریا صاحب رئیس ڈیانوان ضلع پٹنہ۔	عار
۶۲۷	محمد کبریا صاحب تاجر چرسہ شما ضلع مونگیر۔	عار	۶۳۷	قاضی محب الحسن صاحب ساکن لور سرکلر روڈ کلکتہ	عار
۶۲۸	شیخ معونت حسین صاحب تاجر چرسہ شما ضلع مونگیر۔	عار	۶۳۸	مولوی محمد عرفان صاحب ام اے اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ مدرسۂ بورڈنگ کلکتہ۔	عار
۶۲۹	محمد جعفر صاحب موضع سمرا ڈیکھانہ ناتھ نگر ضلع بھاگل پور	عار	۶۳۹	مولوی محمد علی صاحب ٹرانسلیٹر ہائی کورٹ کلکتہ۔	عار
۶۳۰	شیخ محمد الیاس صاحب زمیندار محلۂ کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ۔	عار	۶۴۰	مولوی مسیح الزمان خاں صاحب ساکن ولی اللہ لین تال تلہ کلکتہ	عار
۶۳۱	مولوی شاہ منیر الدین احمد صاحب رئیس اسلام پور۔	عار	۶۴۱	حاجی محمد حسین صاحب ساکن بڑاکر بردوان۔	عار
۶۳۲	مولو محمد خلیل صاحب ساکن دھرمتلا لین کولوٹولہ کلکتہ	عار	۶۴۲	حافظ سید محب الحق صاحب رئیس بانکے پور۔	عار
۶۳۳	مولوی محمد موسی صاحب ساکن محلہ رقبہ مکان باغ پٹنہ۔	عار	۶۴۳	ملک محمد صدیق صاحب ساکن موضع پٹوارہ ضلع مونگیر	عار
۶۳۴	مولوی محمد یٰسین صاحب ساکن داناپور۔ پٹنہ۔	عار	۶۴۴	منشی موخط بابا مقیم تاراچند وت	

نمبر شمار	نام نامی	چندہ تعداد	نمبر شمار	نام نامی	چندہ تعداد
	اسٹریٹ کلکتہ	عکر	۶۵۴	حاجی منور خانصاحب رئیس قائمگنج	عکر
۶۴۵	حافظ محمد اسمٰعیل صاحب سوداگر دہلوی مقیم کولوٹولہ کلکتہ	عکر	۶۵۵	حاجی محمد مرتضی خان صاحب رئیس قنوج۔	عکر
۶۴۶	مولوی محمد یوسف صاحب مقیم ٹھنٹھنی روڈ کلکتہ۔	عکر	۶۵۶	شیخ محمد یوسف صاحب رئیس قنوج۔	عکر
۶۴۷	سید محمد شاہ صاحب سوداگر شال تاراچند دت لین کلکتہ	عکر	۶۵۷	منشی محمد عمر صاحب ترجمان کونسلات دولت انگلیزیہ جدّہ	عکر
۶۴۸	محمت شاہ صاحب سوداگر تاراچند دت لین کلکتہ۔	عکر	۶۵۸	مولوی محمد صدیق صاحب سندھی تاجر مکہ معظمہ	عکر
۶۴۹	منشی محمد اسمٰعیل خانصاحب ڈپٹی انسپکٹر قلعۂ پھلور ضلع لُدہیانہ	عکر	۶۵۹	ممتاز علی صاحب محسن عُرف نواب بہادر مطوف مکہ معظمہ	عکر
۶۵۰	مقبول الزمان صاحب وکیل درجۂ اوّل لشکر گوالیار	عکر	۶۶۰	ملک میران بخش صاحب رئیس امرتسر	عکر
۶۵۱	مسٹر محمد علی صاحب سررشتہ دار دربار گوالیار	عکر	۶۶۱	شیخ محمد جمیل صاحب سوداگر چرم امرتسر۔	عکر
۶۵۲	مبارک زمان خان صاحب رئیس قائم گنج	عکر	۶۶۲	محمد یار خان صاحب	عکر
۶۵۳	مولوی محمد زمان خانصاحب ناظم سابق حیدرآباد دکن و رئیس قائم گنج۔	عکر	۶۶۳	مولوی محمد ابراہیم صاحب شرف صدر شہر جالندھر۔	عکر
			۶۶۴	سید محمد حسین صاحب رئیس دسنہ ضلع پٹنہ	عکر

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۶۶۵	مولوی محمد امیر صاحب مترجم ہائیکورٹ کلکتہ۔	عمر
۶۶۶	محمد یعقوب صاحب ساکن جیت پور روڈ کلکتہ	عمر
۶۶۷	شیخ محمد باقر صاحب ساکن رادھا بازار کلکتہ	عمر
۶۶۸	سید محمد یعقوب صاحب انسپکٹر پولس	عمر
۶۶۹	مختار حسین صاحب خلف منشی امداد حسین مراد آبادی	عمر
۶۷۰	سید محمد عمر صاحب جنرل	عمر
۶۷۱	محمد رمضان صاحب کمپازیٹر گورنمنٹ پریس شملہ	عمر
۶۷۲	بابو محمد حسن صاحب کلرک شملہ	عمر
۶۷۳	حافظ محی الدین صاحب مدرس فارسی	عمر
۶۷۴	مولوی منعم الدین صاحب ریڈر گورنمنٹ پریس شملہ۔	عمر
	ن	
۶۷۵	حافظ مولوی نظیر حسین صاحب	عمر
۶۷۶	نامعلوم الاسم	عمر
۶۷۷	منشی محمد نعیم اللہ خانصاحب سیبری ڈاکٹر رسالۂ بریلی	عمر
۶۷۸	نظیر الدین صاحب محلہ ناتھ نگر بھاگلپور	عمر
۶۷۹	نیاز احمد صاحب مچھوا بازار کلکتہ	عمر
۶۸۰	نعمت اللہ صاحب ساکن موضع کھریانوان ضلع گیا۔	عمر
۶۸۱	نجم الدین احمد صاحب ساکن مچھوا بازار کلکتہ	عمر
۶۸۲	حافظ نور نبی صاحب ساکن پیلخانۂ ہوڑہ۔	عمر
۶۸۳	نثار احمد صاحب رئیس دریبہ خرد دہلی۔	عمر
۶۸۴	محمد نصیر الحق صاحب مدرس مدرسۂ عالیہ کلکتہ۔	عمر
۶۸۵	نبی بخش صاحب عبوا بازار اسٹریٹ کلکتہ	عمر
۶۸۶	نیاز احمد صاحب دہلوی ہاپور گنج	عمر

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۶۸۷	بابو نور بخش صاحب نقشہ نویس بینک دفتر گورنمنٹ آف انڈیا شملہ	۱ عدد
۶۸۸	حاجی ناصر علی صاحب سوداگر چرسہ بہار ضلع پٹنہ	۱ عدد
۶۸۹	شیخ نصیر الدین صاحب ساکن بہرام پور ضلع مونگیر۔	۱ عدد
۶۹۰	نظام الدین صاحب رفوگر کٹڑہ دولو کوچۂ کشمیریان امرتسر	۱ عدد
۶۹۱	مولوی نظیر حسن صاحب ساکن پٹیر لین کلکتہ	۱ عدد
۶۹۲	مولوی نور العالم صاحب طالبعلم مدرسۂ عالیہ کلکتہ	۱ عدد
۶۹۳	نور محمد اسمعیل صاحب ساکن نیا بازار کلکتہ	۱ عدد
۶۹۴	مولوی نوار خد صاحب منیجر انجمن افادۃ الاسلام منگلوٹ	۱ عدد
۶۹۵	منشی نثار احمد صاحب مقیم کولوٹولہ کلکتہ۔	۱ عدد
۶۹۶	نادر میر خانصاحب رسالدار پنشنر رئیس قائم گنج	۱ عدد
۶۹۷	نامعلوم الاسم مکہ معظمہ	۱ عدد
۶۹۸	〃 〃	۱ عدد
۶۹۹	بابو نظام الدین صاحب اسسٹنٹ سکریٹری انجمن اسلامیۂ امرتسر	۱ عدد
۷۰۰	شیخ نور احمد صاحب سوداگر امرتسر۔	۱ عدد
۷۰۱	میان نظام الدین صاحب ٹھیکہ دار امرتسر	۱ عدد
۷۰۲	منشی نظیر احمد صاحب کلرک اوف دی کورٹ شہر جالندھر	۱ عدد
۷۰۳	منشی نظیر حسن صاحب ساکن دہرم تلا لین کلکتہ۔	۱ عدد
۷۰۴	ڈاکٹر نظام الدین صاحب بابو نور الدین صاحب	۱ عدد
	و	
۷۰۵	مولوی حکیم واجد علیخانصاحب رئیس آنولہ ضلع بانس بریلی۔	۱ عدد
۷۰۶	منشی واجد بخش صاحب انسپکٹر او وزیر الدین بی بادشاہ میان صاحب کمپنی کلکتہ۔	۱ عدد

نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ	نمبر شمار	نام نامی	تعداد چندہ
۷۰۷	شیخ واجد بخش صاحب ساکن مٹیا برج پوسٹ گارڈن چوبیر پرگنہ۔	عار	۷۱۷	چیت پور روڈ کلکتہ	عار
۷۰۸	ولایت حسین صاحب سوداگر کولوٹولہ کلکتہ۔	عار	۷۱۸	مولوی ہبۃ اللہ صاحب ساکن کولوٹولہ کلکتہ	عار
۷۰۹	مولوی وراثت حسین صاحب بی اے مکان مولوی جمیل اختر وکیل مظفر پور کلیانی۔	عار	۷۱۹	مولوی ہدایت حسین صاحب طالب علم مدرسۂ عالیۂ کلکتہ۔	عار
۷۱۰	حافظ ولی محمد صاحب محلۂ خلاصی ٹولہ نمبر۔	عار	۷۲۰	مولوی حکیم ہدایت اللہ صاحب ساکن جھجھ ضلع رہتک	عار
۷۱۱	مولوی واعظ الدین حسین خان صاحب منیر ضلع پٹنہ	عار	۷۲۱	منشی شیخ محمد یعقوب علی صاحب رئیس قنوج	صر
۷۱۲	منشی واحد علیخان صاحب موضع شمس الدین پور ضلع بھاگل پور	عار	۷۲۲	منشی یعقوب عبد الغنی صاحب مرچنٹ اسٹریٹ رنگون	عار
۷۱۳	حافظ واحد علیصاحب عطر فروش علی پور مومن پورہ کلکتہ۔	عار	۷۲۳	یار محمد خانصاحب ہرن باڑی کلکتہ	
۷۱۴	منشی وحید الدین صاحب شہسرامی	عار	۷۲۴	یعقوب حاجی عبد الستار صاحب سوداگر کننگ اسٹریٹ کلکتہ	عار
۷۱۵	مستری وزیر خانصاحب۔	عار	۷۲۵	یوسف احمد ملا صاحب کٹک	عار
	ہ		۷۲۶	مولوی سید یونس علی صاحب محرر بدایون۔	عار
۷۱۶	ہاشم عارف بہام صاحب			منشی شیخ محمد یوسف علی صاحب رئیس قنوج	عار

فہرست چندہ دہندگان دارالعلوم از یکم محرم ۱۳۱۹ھ سنہ

نمبر شمار	اسامی گرامی	تعداد چندہ	نمبر شمار	اسامی گرامی	تعداد چندہ
۱	مسٹر غلام حسین عارف صاحب رئیس کلکتہ	الف ۳		معرفت مولوی غلام محمد صاحب	۱۲ ۳ ۳
۲	مولوی سید شرف الدین صاحب بیرسٹرایٹ لا بانکی پور	صمار	۱۰	دارالتفریح جلسۂ کلکتہ	۴ ۳ ۳
۳	مولوی سید ضمیر الدین احمد صاحب رئیس پٹنہ	صمار	۱۱	قاضی محمد سعید صاحب ہرن باڑی لین کلکتہ	۵ ۳
۴	مولوی سید محمد عبدالغنی صاحب بہاری متوسل حیدرآباد دکن	لف ۵	۱۲	مولوی عبدالباری صاحب سوداگر عظیم آبادی۔	۵ ۳
۵	مولوی سید علی امام صاحب بیرسٹرایٹ لا بانکے پور۔	مار	۱۳	مولوی شمس الہدی صاحب ایم اے وکیل ہائیکورٹ کلکتہ	۵
۶	حاجی عبدالرزاق صاحب سوداگر کلکتہ	مار	۱۴	عبدالرزاق عرف پیارے صاحب تاجر چرسہ ہرن باڑی لین کلکتہ۔	۵
۷	چندۂ وعظ مسجد بوقت شب معرفت مولوی سید عبدالحی صاحب	لف ۱۴	۱۵	نواب عبدالشکور خانصاحب رئیس بھیکن پور علیگڑھ	۵
۸	چندۂ متفرقات جلسۂ کلکتہ یوم چہارم	معہ ۸	۱۶	چندۂ روز عید الضحے	معہ ۱۴ ۱ ۳
۹	چندۂ متفرق از بازار شملہ		۱۷	مولوی خلیل احمد صاحب ایم اے	۵
			۱۸	ڈپٹی عبدالرحیم صاحب رئیس اندر کوٹ میرٹھ	۵
			۱۹	الہ بخش وحبیب بخش صاحبان	۵

نمبر شمار	اسامی گرامی	تعداد چندہ	نمبر شمار	اسامی گرامی	تعداد چندہ
	کولوٹولہ کلکتہ دوکان نمبر ۱۰	۵ عدد	۳۰	نواب مزمل اللہ خانصاحب	
۲۰	حاجی دھومن خانصاحب			رئیس بھیکن پور علیگڑھ	۵ عدد
	داناپوری	۵ عدد	۳۱	شیخ محسن علی صاحب رئیس	
۲۱	فضل امام خان صاحب رئیس			جگور	۵
	قائم گنج۔	۵ عدد	۳۲	مولوی حکیم خلیل الرحمن صاحب	
۲۲	عبدالمجید صاحب رئیس			سہارنپوری	۵
	محمد زئی شاہجہانپور	۵	۳۳	مولوی عبدالقادر صاحب	
۲۳	داروغہ عبدالرحمن صاحب	۵		رئیس دریاباد۔	۵
۲۴	شیخ محمد سلطان صاحب		۳۴	حافظ عبدالغفور صاحب عظم گڑھی	
	رئیس بمبئی	۵		کلکتہ	۵
۲۵	منشی مظفر علی صاحب و		۳۵	منشی مسعود حسن خانصاحب	
	سرفراز علی صاحبان رئیس			سپرنٹنڈنٹ بندوبست جگدیسپور	۵
	فیض آباد۔	۱۰ عدد	۳۶	جمال جی بھائی صاحب تاجر	
۲۶	نامعلوم الاسم	۱۰ عدد		کلکتہ	۵
۲۷	مولوی ابراہیم صاحب		۳۷	مولوی مفتی عبداللہ صاحب	
	کولوٹولہ کلکتہ۔	۵ عدد		ٹونکی پروفیسر اورنٹیل کالج	
۲۸	مولوی محمد امیر صاحب نمبر ۱۰۰			لاہور	۵
	ریپن اسٹریٹ کلکتہ۔	۵ عدد	۳۸	میاں روشن بلا ذم نواب امیر حسنخان	
۲۹	شیخ رحیم اللہ صاحب کولوٹولہ			صاحب سی۔ آئی۔ اے	۵
	کلکتہ۔	۵ عدد	۳۹	حافظ عبدالغفور صاحب	

نمبر شمار	اسمای گرامی	تعداد	نمبر شمار	اسمای گرامی	تعداد
	سبزی منڈی علیگڑھ	۵	۵۲	چندہ جامع مسجد مرادآباد معرفت	
۴۰	مولوی محمد طیب صاحب مختار	۵		مولوی نظیر حسن صاحب مرادآبادی	
۴۱	مولوی سید محمد طاہر صاحب			باوقات مختلفہ۔	۱۰۰
	وکیل	۵	۵۳	نادر میر خان صاحب رسالدار	
۴۲	مولوی فتح محمد صاحب شیخپورہ	۵ر		پنشنر قائم گنج	۳۵ر
۴۳	مولوی یعسوب الدین صاحب		۵۴	برہما پوری سب اور سیر	۴۰ر
	انسپکٹر پولس کلکتہ	۵	۵۵	متفرق از گورنمنٹ پریس شملہ	۱۵ر ۳۵ر
۴۴	شیخ عبدالرحمن و امیر علی		۵۶	حافظ عبداللہ صاحب تاجر	
	صاحبان	۵		کلکتہ۔	۳۵ر
۴۵	حاجی ثناء الدین صاحب		۵۷	محمد رضا خانصاحب بنارسی	۳۵ر
	رنگریز کارخانۂ عارف صاحب	۵	۵۸	واجد علیخان صاحب شمس الدین	
۴۶	رحمت علی و عید و صاحبان			پور بھاگلپور	۳۵ر
	سوداگران جبلپور	۵	۵۹	متفرق از میلاد شملہ	۵ر ۹۰ر
۴۷	شاہ محمد سعید صاحب رئیس و		۶۰	رحمت علیخان صاحب غازیپوری	
	سب رجسٹرار کھرگ پور۔	۵		ناظر عدالت خفیفۂ کلکتہ	۵۰ر
۴۸	مولوی عباد اللہ صاحب	۵	۶۱	منشی محمد طاہر صاحب بہاگلپوری	۵۰ر
۴۹	منشی محی الدین صاحب شملہ	۴۰ر	۶۲	دوست محمد خانصاحب	۵۰ر
۵۰	حاجی ساقی داد خان صاحب		۶۳	حافظ عبداللہ صاحب تاجر	
	رسالدار پنشنر قائم گنج	۴۰ر		قفل بر بخی علیگڑھ	۵۰ر
۵۱	قیمت چرم قربانی	۱۰۰	۶۴	واعظ الدین صاحب ساکن منیر	۵۰ر

نمبر شمار	اسمای گرامی	تعداد
۶۵	عبدالستار صاحب مختار ساکن چوارہ ضلع مونگیر	۱ صر
۶۶	مرزا یوسف علی صاحب رجسٹرار	۱ صر
۶۷	منشی سلیم اللہ صاحب ساکن عالم گنج	۱ صر
۶۸	مولوی منیر الدین صاحب بہار ضلع پٹنہ	۱ صر
۶۹	محمد سعید صاحب ساکن مرصع جاے	۱ صر
۷۰	فطرت حسین صاحب مرشد آباد	۱ صر
۷۱	محمد زکی صاحب	۱ صر
۷۲	حکیم ڈاکٹر نصیر الدین صاحب لکھنوی	۱ صر
۷۳	شیخ امانت اللہ صاحب کولوٹولہ کلکتہ	۱ صر
۷۴	مولوی محمد عرفان صاحب ایم۔اے ماسٹر	۱ صر
۷۵	مولوی مدین اللہ خانصاحب کلکتہ	۱ صر
۷۶	مولوی عبدالقادر صاحب رئیس فیض آباد	۱ صر
۷۷	بابو عبدالغنی صاحب سب اور سیر	۱ صر
۷۸	میر محمد اکبر علی صاحب حیدرے	۱ صر
۷۹	مولوی منعم الدین صاحب	۱ صر ۱۰ للعہ
۸۰	چندہ و غط خضر پور	۱ للعہ
۸۱	منشی عبدالکریم صاحب سوداگر	۱ للعہ
۸۲	حافظ پیارے شاہ صاحب	۱ للعہ
۸۳	میمن صالح محمد داؤد سورتی	۱ للعہ
۸۴	مبارک زمان خانصاحب ساکن قائم گنج	۱ للعہ
۸۵	واجد علی صاحب ساکن ضلع اناؤ۔	۱ للعہ
۸۶	مولوی غلام محمد صاحب مدرس	۱ للعہ
۸۷	ظہور الحسن صاحب بہاری	۱ ۵ صر
۸۸	مولوی محمد زمان خانصاحب رئیس قائم گنج	۱ ۵ صر
۸۹	حاجی منور خان صاحب رئیس قائم گنج	۱ ۵ صر

نمبر شمار	اسمای گرامی	تعداد
۹۰	خانخانصاحب رئیس قائم گنج	۵ے
۹۱	مستری وزیر خانصاحب	۵ے
۹۲	منشی رحمۃ اللہ صاحب ٹھیکیدار	۱۰
۹۳	چودہری سردار خان صاحب سارجنٹ	۱۰
۹۴	سراج الدین صاحب	۱۰
۹۵	از پیرزنے ساکنہ ای بریلی	۱۰
۹۶	شیخ تاج الدین صاحب سارجنٹ نمبر (۱) کرنال	۱۰
۹۷	حکیم فضل حق صاحب سہارنپوری	۱۰
۹۸	حاجی فضل الرحمن صاحب سہارنپوری	۱۰
۹۹	عبد الغفور صاحب منصرم محمد آباد ضلع غاری پور	۱۰
۱۰۰	منشی محمد حسین صاحب فیض آباد	۱۰
۱۰۱	منشی محمد اسمٰعیل صاحب "	۱۰
۱۰۲	بابو نور الدین صاحب شملہ	۱۰
۱۰۳	حافظ عبد اللہ صاحب ساکن کانپور۔	۱۰
۱۰۴	عبد الکریم صاحب	۱۰

نمبر شمار	اسمای گرامی	تعداد
۱۰۵	منشی رحمن حسن صاحب مختار گیا	۱۰
۱۰۶	مولوی محمد مہر صاحب	۱۰
۱۰۷	عبد الحمید صاحب موضع نیانگر	۱۰
۱۰۸	حسن بیان خلف مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب پہلوارہ	۱۰
۱۰۹	بابو سعید الدین صاحب شملہ	۱۰
۱۱۰	قادر بخش صاحب غازیپوری	۱۰
۱۱۱	بابو فتح الدین صاحب شملوی	۱۰
۱۱۲	منشی عزیز احمد صاحب ساکن چوارہ ضلع مونگیر	۱۰
۱۱۳	سید عبد القدوس صاحب واعظ	۱۰
۱۱۴	منشی محمد مہر اللہ صاحب واعظ	۱۰
۱۱۵	منشی خدا بخش صاحب کلکتہ	۱۰
۱۱۶	محمود حسن صاحب کولوٹولہ کلکتہ	۱۰
۱۱۷	مولوی الٰہی بخش صاحب	۱۰
۱۱۸	حاجی شمس الدین صاحب	۱۰
۱۱۹	سلطان محمود صاحب	۱۰
۱۲۰	مہر بخش صاحب	۱۰
۱۲۱	شمس الدین صاحب	۱۰
۱۲۲	محمد رفیق صاحب الہ آبادی	۱۰

نمبر شمار	اسمای گرامی	تعداد	نمبر شمار	اسمای گرامی	تعداد
۱۲۳	سید محی الدین صاحب	عہ	۱۳۸	محمد اشرف خان صاحب	عہ
۱۲۴	عبدالعزیز صاحب	عہ	۱۳۹	زردار خانصاحب زمیندار	عہ
۱۲۵	مولوی ابوالحسن صاحب	عہ	۱۴۰	محمد سمیع بیگ صاحب	عہ
۱۲۶	میران بخش صاحب	عہ	۱۴۱	احمد شیر خانصاحب سب انسپکٹر	عہ
۱۲۷	منشی رحیم بخش صاحب	عہ			
۱۲۸	سید بشیر الدین صاحب سہسرامی	عہ	۱۴۲	نامعلوم الاسم معرفت مولوی خلیل احمد صاحب	عہ
۱۲۹	سید علی صاحب	عہ			
۱۳۰	محمد نظام علی صاحب	عہ	۱۴۳	از اسکول شملہ	عہ
۱۳۱	محمد یسین صاحب	عہ	۱۴۴	منشی واجد علی صاحب	۱۲عہ
۱۳۲	منشی سید احمد صاحب طالبعلم انٹرنس کلاس	عہ	۱۴۵	فروخت قیمت کتب شملہ	۱۱عہ
			۱۴۶	ملا محمد دین صاحب	عہ
۱۳۳	منشی غوث محمد خانصاحب وکیل قائم گنج	عہ	۱۴۷	معرفت بابو غلام محی الدین صاحب	۵عہ
			۱۴۸	منشی امیر احمد صاحب کپاوٹیر	۴عہ
۱۳۴	حبیب زمان خانصاحب	عہ	۱۴۹	منشی واجد علی صاحب اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ کردہ شہ	عہ
۱۳۵	میر واجد حسین صاحب سب رجسٹرار	عہ	۱۵۰	منشی محمد عمر دراز صاحب سہارنپوری	عہ
۱۳۶	قاضی یعقوب علی صاحب امین	عہ	۱۵	الٰہی بخش صاحب فیض آبادی	عہ
			۱۵۲	سید علی صاحب	عہ
۱۳۷	نواب محب شیر خانصاحب امین	عہ	۱۵۳	منشی محمد مبین صاحب	عہ
			۱۵۴	منشی سید حسن صاحب	عہ

نمبر شمار	اسمای گرامی	تعداد
۱۵۵	عزیز الدین صاحب	عہ
۱۵۶	فضل الرحمن صاحب	عہ
۱۵۷	پیر محمد صاحب ہزاری باغ	عہ
۱۵۸	ابو صالح صاحب	عہ
۱۵۹	سید خادم حسین صاحب	عہ
۱۶۰	فضل الرحمن صاحب	عہ
۱۶۱	محمد عزیز اللہ صاحب	عہ
۱۶۲	عبد المطلب صاحب	عہ
۱۶۳	فضل دین صاحب	عہ
۱۶۴	حاجی محمد حسن صاحب	عہ
۱۶۵	رحیم بخش صاحب	عہ
۱۶۶	کریم بخش صاحب	عہ
۱۶۷	عبد السبحان صاحب	عہ
۱۶۸	منشی جمال الدین احمد صاحب مسلمان باڑہ لین کلکتہ	عہ
۱۶۹	منشی سید علی حسن صاحب مختار مونگیر	عہ
۱۷۰	منشی محمد اسحاق صاحب مختار مونگیر	عہ
۱۷۱	ہمشیر ساقی داد خان صاحب	عہ
۱۷۲	منشی عبد الرؤف صاحب سب انسپکٹر	عہ
۱۷۳	ابرار حسن خانصاحب	عہ
۱۷۴	مولوی غلام منعم صاحب	عہ
۱۷۵	منشی مولا بخش صاحب پوسٹ ماسٹر۔	عہ
۱۷۶	نیاز بہادر خان صاحب	عہ
۱۷۷	منشی ابو الحسن صاحب جمعدار	عہ
۱۷۸	سید لونگ شاہ صاحب	عہ
۱۷۹	غثمان خانصاحب رامپور	عہ
۱۸۰	منشی امیر محمد خان صاحب	عہ
۱۸۱	سید میر خان صاحب	عہ
۱۸۲	علی بہادر خان صاحب	عہ
۱۸۳	نیاز دار خان صاحب	عہ
۱۸۴	سلیم اللہ خان صاحب	عہ
۱۸۵	حاجی حسن خان صاحب	عہ
۱۸۶	حسور نگریز	عہ
۱۸۷	آصف الدولہ خان صاحب	عہ
۱۸۸	اصغر علی خانصاحب	عہ
۱۸۹	نیاز جنگ خان صاحب	عہ

نمبر شمار	اسمای گرامی	تعداد	نمبر شمار	اسمای گرامی	تعداد
۱۹۰	کنہا خان صاحب	عہ/	۲۰۹	مولوی امام الدین صاحب	۱۲/
۱۹۱	احمد امین خان صاحب	عہ/	۲۱۰	بابو عبد الکریم صاحب شملوی	۱۲/
۱۹۲	حاجی احمد خانصاحب جمعدار	عہ/	۲۱۱	منشی قدرت اللہ صاحب	
۱۹۳	منشی خدا بخش صاحب امین	عہ/		مراد آبادی	۸/
۱۹۴	مولوی یحیے صاحب	عہ/	۲۱۲	حکیم احمد سعید صاحب	
۱۹۵	معز الدین احمد صاحب	عہ/		مراد آبادی	۸/
۱۹۶	سید معصوم شاہ صاحب	عہ/	۲۱۳	حافظ نور محمد صاحب مراد آبادی	۸/
۱۹۷	ناظر غلام قادر خانصاحب	عہ/	۲۱۴	منشی عبد اللہ صاحب مستری	
۱۹۸	حسرت حسین خانصاحب	عہ/		مچھوا بازار کلکتہ	۸/
۱۹۹	عثمان شاہ صاحب	عہ/	۲۱۵	سراج الدین خلف شاہ	
۲۰۰	اللہ نور خان صاحب	عہ/		نظام الدین صاحب مجھجری	۸/
۲۰۱	حاجی منصب داد خان صاحب	عہ/	۲۱۶	مفیض الدین صاحب	۸/
۲۰۲	سید منصور شاہ صاحب	عہ/	۲۱۷	سخاوت علی صاحب	۸/
۲۰۳	سید احسان علی صاحب		۲۱۸	عثمان احمد خان صاحب	۸/
	داروغہ پولس	عہ/	۲۱۹	ظفر الدین خان صاحب	۸/
۲۰۴	میر ظہور احمد صاحب	عہ/	۲۲۰	محمد اشرف خانصاحب	۸/
۲۰۵	منشی مخدوم احمد صاحب	عہ/	۲۲۱	محمد شیر خان صاحب	۸/
۲۰۶	منشی ابراہیم خان صاحب	عہ/	۲۲۲	خان دولہ خان صاحب	۸/
۲۰۷	محمد صدیق صاحب	عہ/	۲۲۳	محمد شاہ خان صاحب	۸/
۲۰۸	منشی محمد حفیظ صاحب	عہ/	۲۲۴	حافظ نور محمد صاحب	۸/

نمبر شمار	اسمای گرامی	تعداد
۲۲۵	بابو کریم بخش صاحب	۸ر
۲۲۶	منشی محمد عظیم صاحب ریڈر	۸ر
۲۲۷	منشی نور محمد صاحب	۸ر
۲۲۸	منشی خضر محمد صاحب	۸ر
۲۲۹	سید حاکم علی شاہ صاحب	۸ر
۲۳۰	منشی عبد الغنی صاحب	۸ر
۲۳۱	سید فرزند علی صاحب	۸ر
۲۳۲	منشی عبد الشکور صاحب	۸ر
۲۳۳	منشی ابراہیم خان صاحب	۸ر
۲۳۴	منشی محمد عثمان صاحب	۸ر
۲۳۵	نجف خان صاحب سارجنٹ	۸ر
۲۳۶	فیض رحمان خانصاحب	۴ر
۲۳۷	مولا داد خان صاحب	۴ر
۲۳۸	عفور الرحمن خانصاحب	۴ر
۲۳۹	نیاز الدین خانصاحب	۴ر
۲۴۰	محمد زمان خان عرف منوخان صاحب	۴ر
۲۴۱	ولایت حسین خان صاحب	۴ر
۲۴۲	شمس الدین خانصاحب	۴ر
۲۴۳	بابو نور محمد صاحب	۴ر
۲۴۴	عبد الصمد خان صاحب محرر ڈاک خانہ	۴ر
۲۴۵	میر الطاف حسین صاحب	۴ر
۲۴۶	منشی دین محمد صاحب	۴ر
۲۴۷	منشی محمد اکبر صاحب	۴ر
۲۴۸	سید محمد علی صاحب	۴ر
۲۴۹	منشی یعقوب علی صاحب	۴ر
۲۵۰	منشی وزیر خان صاحب	۴ر
۲۵۱	سید بجل حسین صاحب	۴ر
۲۵۲	منشی پیر بخش صاحب	۴ر
۲۵۳	منشی محمد ابراہیم صاحب	۴ر
۲۵۴	منشی عمر الدین صاحب	۴ر
۲۵۵	سراج الدین صاحب دوئم	۴ر
۲۵۶	منشی شیخ کلن صاحب	۴ر
۲۵۷	منشی عبد الکریم صاحب	۴ر
۲۵۸	منشی معراج الدین صاحب	۴ر
۲۵۹	میاں جھجو صاحب	۴ر
۲۶۰	سائن خدا بخش صاحب	۴ر
۲۶۱	منشی اکبر علی صاحب	۴ر
۲۶۲	منشی حبیب اللہ صاحب	۴ر

نمبر شمار	نام نامی	تعداد
۲۶۳	سید لطف علی شاہ صاحب	۴ر
۲۶۴	بابو عابد شاہ صاحب	۴ر
۲۶۵	محمد اسمٰعیل صاحب	۴ر
۲۶۶	مولوی امام الدین صاحب مرادآبادی۔	۳ر
۲۶۷	کالے خان صاحب	۲ر
۲۶۸	زاہد خان صاحب	۲ر
۲۶۹	مراد خان صاحب	۲ر
۲۷۰	شفاعت علیخان صاحب	۲ر
۲۷۱	بیچو قصاب	۲ر
۲۷۲	حبیب خان صاحب	۲ر
۲۷۳	اسلام زمان خان صاحب	۲ر
۲۷۴	احمد منیر خان صاحب	۲ر
۲۷۵	معرفت میر ہاشم علی صاحب	۲ر
۲۷۶	بابو حفیظ اللہ صاحب	۲ر
۲۷۷	ماسٹر سلطان خانصاحب	۲ر
۲۷۸	سید جلال الدین شاہ صاحب	۲ر
۲۷۹	منشی عبدالرزاق صاحب	۲ر
۲۸۰	منشی ولی محمد خان صاحب	۲ر
۲۸۱	میر تقی الدین صاحب	۲ر
۲۸۲	منشی عبدالکریم صاحب	۲ر
۲۸۳	منشی عبدالکریم صاحب دوم	۲ر
۲۸۴	منشی بشیر احمد صاحب	۲ر
۲۸۵	منشی غلام مصطفےٰ صاحب	۲ر
۲۸۶	منشی محمد دین صاحب	۲ر
۲۸۷	سید ولایت شاہ صاحب	۲ر
۲۸۸	منشی روشن علی صاحب	۲ر
۲۸۹	منشی حشمۃ اللہ صاحب	۲ر
۲۹۰	منشی عبدالغنی صاحب	۲ر
۲۹۱	منشی کلوسیان صاحب	۲ر
۲۹۲	منشی غلام حسن صاحب	۲ر
۲۹۳	منشی خدا بخش صاحب	۲ر
۲۹۴	منشی عبدالرحمن صاحب	۲ر
۲۹۵	منشی سراج الدین صاحب	۲ر
۲۹۶	منشی قطب الدین صاحب	۲ر
۲۹۷	منشی محمد اسمٰعیل صاحب	۲ر
۲۹۸	منشی محمد یوسف صاحب	۲ر
۲۹۹	منشی محمد دین صاحب	۲ر
۳۰۰	منشی میان صاحب	۲ر
۳۰۱	منشی حسن خان صاحب	۲ر

نمبر شمار	اسمای گرامی	تعداد	نمبر شمار	اسمای گرامی	تعداد
۳۰۲	منشی محمد حسین صاحب	۲ر	۳۱۱	منشی الہ بخش صاحب	۱ر
۳۰۳	حافظ عبدالواحد خانصاحب		۳۱۲	سید اکبر علی صاحب	۱ر
	مراد آبادی -	۱ر	۳۱۳	منشی محمد اسحاق صاحب	۱ر
۳۰۴	محمد بشیر الدین صاحب	۱ر	۳۱۴	میان ملک صاحب	۱ر
۳۰۵	منور خان صاحب	۱ر	۳۱۵	منشی محمد حسین صاحب	۱ر
۳۰۶	عالم شیر خانصاحب	۱ر	۳۱۶	نامعلوم الاسم	-ر
۳۰۷	علی زمان خان صاحب	۱ر	۳۱۷	مولوی عابد علی صاحب استاد	
۳۰۸	صوفی محمد شفیع صاحب	۱ر		صاحبزادۂ مسٹر غلام حسین صاحب	
۳۰۹	محمدی خیاط	۱ر		عارف کلکتہ -	گھڑی
۳۱۰	منشی الہ دین صاحب	۱ر	۳۱۸	نامک تاجر نگپوری	〃

آبی جائدادہائے موقوفہ از محرم ۱۳۱۹ھ سنہ فہرست وظیفہ دہندگان دارالعلوم از محرم ۱۳۱۹ھ سنہ

کرایۂ مکانات وصیتی واقع لکھنؤ	۱۶۴/۶ عدد ماہ	نواب وقار الملک مولوی مشتاق حسین صاحب	
کرایۂ دوکان چندوسی	۱ عدد سہ	رئیس امروہہ	۱ عدد سہ
کرایۂ دوکانات مکان دارالعلوم	۹ عدد سہ / ۹ر	مولوی سید علی صاحب مددگار ناظم	
چندۂ تعمیر		حیدرآباد دکن	۱ عدد سہ
		مولوی عبداللہ صاحب مہاجر مکۂ معظمہ	۱ عدد سہ
امیر الامرا ناصر الاسلام شیخ بہاء الدین صاحب وزیر ریاست جوناگڑھ	۱ عدد سہ	مزمل اللہ خانصاحب رئیس بھیکن پور	۱۲/۱ عدد سہ للعہ
		مولوی غلام محمد صاحب شملوی	۱ للعہ ر

نمبر شمار	نام نامی	تعداد
۶	والدہ سید دیانت حسین صاحب	
	انسپکٹر ڈویزن بہار ضلع پٹنہ	۳ ر
۷	اکبر خان صاحب سوار پنشنر	۱/۲ عہ

فہرست چندہ دہندگان خزانۂ محمدیہ محرم ۱۳۱۹ھ

۱	داروغہ عبدالصمد صاحب رامپور	۵ عہ
۲	مولوی وصی الزمان خان صاحب	
	تعلقدار میان گنج	۵ عہ
۳	منشی احتشام علی صاحب رئیس کاکوری	۵ ۱/۲ ہ
۴	مولوی محمد عمر و صدیق حسن صاحبان	
	رئیس قصبۂ مارہرا ضلع ایٹہ	۵ عہ
۵	منشی محبوب آلہی صاحب انسپکٹر	۵ عہ
۶	منشی محسن علی صاحب	۲ ر
۷	منشی محمد شریف الزمان خان	
	صاحب وکیل عدالت اوجین	۱۱ عہ ر
۸	منشی اشرف علی صاحب	۹ ۱/۲ عہ
۹	منشی مظفر علی و ساجد علی صاحبان	۱۳ ۱/۲ ر
۱۰	منشی اعجاز علی صاحب	۱۱ ر

قیمت فروخت بقیہ اشیا جو جلسۂ پٹنہ مین ملی تھین

۱	قیمت عصا و سونٹا نقرئی	۱ ہ

نمبر شمار	نام نامی	تعداد
۲	قیمت گھڑی لیور انگلش	۵ ہ
۳	گھڑی خرد مینا کار	۵ عہ
۴	کلاہ کامدار	۱۰ عہ ر
۵	چوغۂ مالیدہ	۵ ر
۶	گھڑی	۲ ر
۷	عمامہ و صدری	۲ ر
۸	انگرکھہ سبز رنگ پہلور	۵ ر
۹	گھڑی	۵ ر
۱۰	حمائل تعویذی	۱ ر
۱۱	کوٹ چارخانہ	۱ ر
۱۲	پائجامۂ چارخانہ	۱ ر
۱۳	صافۂ ریشمی مدراسی	۱ عہ ر
۱۴	لاکھ پیپل دارالعلوم	۱ عہ ر
۱۵	اچکن کشمیر اسرج	۱ عہ ر
۱۶	پائجامہ سیاہ کشمیرا	۱ عہ ر
۱۷	〃 〃	۱ عہ ر
۱۸	دلائی سپید	۱ عہ ر
۱۹	کوٹ کشمیرہ	۱ عہ ر
۲۰	لیس کمنہ	۱ عہ ر

فہرست زرِ چندہ مرسلہ معین الندوہ اسلام پور

نمبر شمار	نام نامی	تعداد
	مدِ وظائف	
۱	مولوی شاہ منیر الدین احمد صاحب سکریٹری معین الندوہ	۵
۲	جناب ابوالفتح سراج الدین سید شاہ محمد عبدالقادر صاحب سجادہ نشین خانقاہ اسلامپور	۱۰
۳	مولوی عبدالرؤف صاحب نائب مہتمم مدرسۂ اسلامیہ پٹھانہ	۲۵
۴	منشی عبدالوہاب صاحب زمیندار پٹھانہ	۱۵
۵	منشی عبدالحق صاحب زمیندار پٹھانہ	۱۵

نمبر شمار	نام نامی	تعداد
	چندۂ ممبرئ ندوۃ العلماء معین الندوہ اسلامپور	
۱	مولوی شاہ اکرام الدین احمد صاحب رئیس اسلام پور	۱۰۰
۲	مولوی شاہ حمید الدین احمد صاحب رئیس اسلام پور	۱۰۰
۳	مولوی معین الظہر صاحب رئیس بین	۱۰
۴	مولوی شاہ منیر الدین احمد صاحب بیرسٹر	۲۵
	چندۂ دار العلوم	
۱	جناب غضنفر علیخانصاحب رئیس نہر ضلع پٹنہ۔	۵۰

فہرست چندۂ دار العلوم معرفت مولوی بہادر علیصاحب وکیل ایم اے علیگڈھ

۱	مولوی خواجہ محمد یوسف صاحب وکیل علیگڈھ	۲۵
۲	صاحبزادہ آفتاب احمد خانصاحب بیرسٹرایٹ لا علیگڈھ	۵۰
۳	مولوی بہادر علی صاحب	۵۰
	ایم اے وکیل "	۵۰
۴	فرینڈ اینڈ کمپنی معرفت مولوی سلامت اللہ صاحب	۵۰
۵	مولوی امانت اللہ صاحب علیگڈھ	۲۵
۶	مولوی سلامت اللہ صاحب علیگڈھ	۲۵

نمبر شمار	نام نامی	تعداد	نمبر شمار	نام نامی	تعداد
۷	چندہ متفرق از بازار شہر علیگڈھ			ناظم امور دینیہ محمڈن کالج	عار
	معرفت محمد تقی صاحب و مولوی		۱۵	حاجی عبدالرشید خان صاحب	
	غلام محمد صاحب شملوی	للغ ۱۲		زمیندار بلوانہ	عار
۸	مولوی خواجہ محمد اسمٰعیل صاحب	عار	۱۶	حافظ عبدالغفور صاحب	عار
۹	خواجہ تہور حسین صاحب علیگڈھ	عار	۱۷	شمس الدین صاحب بدایون	عہ
۱۰	خواجہ غلام السبطین صاحب	عار	۱۸	عبداللطیف خان صاحب کا رندہ	
۱۱	حافظ محمد ابراہیم صاحب سوداگر	عار		خواجہ محمد یوسف صاحب	
۱۲	ہمشیرہ مولوی امانت اللہ صاحب	عار		وکیل علیگڈھ	عہ
۱۳	خواجہ غلام الثقلین صاحب	عا	۱۹	چندہ متفرق در جلسہ منعقدہ	۱۲ ۱۴ ۸
۱۴	مولوی عبداللہ صاحب انصاری	عار		۱۹ فروری سنہ ۱۹۰۲ ع	

فہرست اخبارات و رسالجات جو دفتر ندوۃ العلما میں آتے ہیں

نمبر شمار	نام اخبار	مقام اشاعت	نمبر شمار	نام اخبار	مقام اشاعت
۱	اودھ اخبار روزانہ	لکھنؤ	۱۴	رفیق ہند	لاہور
۲	وطن	لاہور	۱۵	روہلکھنڈ گزٹ	بریلی
۳	وکیل	امرتسر	۱۶	صادق الاخبار	ریواڑی
۴	پیسہ اخبار	لاہور	۱۷	صحیفہ	بجنور
۵	ریاض الاخبار	گورکھپور	۱۸	عروج مہر نیمروز	بجنور
۶	انٹنبوٹ گزٹ	علیگڈھ	۱۹	شیر ہند	لاہور
۷	چودھویں صدی	راولپنڈی	۲۰	ابزور	لاہور
۸	کرزن گزٹ	دہلی	۲۱	محمڈن	مدراس
۹	شمس الاخبار	مدراس	۲۲	مسلم کرانکل	کلکتہ
۱۰	نیر اعظم	مراد آباد	۲۳	البیان	لکھنؤ
۱۱	احسن الاخبار	کلکتہ	۲۴	رسالہ انجمن نعمانیہ	لاہور
۱۲	الپنچ	پٹنہ	۲۵	رسالہ انجمن حمایت اسلام	لاہور
۱۳	اودھ پنچ	لکھنؤ			

مقاصد ندوۃ العلما

ندوۃ العلما کے پانچ مقصد ہین (۱) ترقی تعلیم (۲) طریقۂ تعلیم کی اصلاح ضروری (۳) درستی اخلاق (۴) رفع نزاع باہمی (۵) اہل اسلام کی بہبودی عام اور طے شدہ امر ہو کہ اسکو امور سیاست مدن سے تعلق نہو

ہر ایک مقصد کے مناسب عملی تجویزین قرار دی گئی ہین جنکا اجرا مسلمانون کی حالت موجودہ کے لیے نہایت ضروری اور اُنکی دینی و دنیوی ضرورتونکے پورا کرنے کے لیے کافی ہین۔ اگر فضل ایزدی اِنکے جاری کرنے اور قائم رکھنے مین مؤید ہوا تو قوم کو اس سے فوائد کثیر حاصل ہونگے جنکا اجمالی اندازہ حسب مندرجۂ ذیل ہی (۱) ترقی اسلام (۲) دہریت و الحاد کی بیخکنی (۳) علمای باکمال کا موجود ہونا (۴) احکام شرعیہ کی پابندی (۵) خلاف شرع رسوم اور اسراف سے بچنا (۶) صنعت و تجارت کی ترقی (۷) حسب ضرورت زمانہ مفید مسائل اور اختراعات جدیدہ کی تحقیق (۸) بڑے بڑے کُن نزاعون اور جھگڑونکا موقوف ہوجانا اور مسلمانونکا معاش اور معاد کی اصلاح مین مشغول ہونا

ندوۃ العلما کی رُکنیت کے قواعد حسب مندرجۂ ذیل ہین

(۱) علمائے کرام جنکو ندوۃ العلما کے ساتھ ہمدردی ہی اور تحریر یا تقریر کے ذریعہ سے اسکو مدد دیسکتے ہون وہ جہان ہون اور جس حال مین ہون ندوۃ العلما کے رُکن سمجھے جائینگے (۲) ہر دیندار مسلمان ندوۃ العلما کا شریک سمجھا جائے گا بشرطیکہ کم از کم عشر مصارف ضروری کے لیے سالانہ دیتا ہے اور عطیہ کی مقدار ہر شخص کی مقدرت اور فیاضی پر موقوف ہی (۳) ارکان ندوۃ العلما کے فرائض حسب مندرجۂ ذیل ہین (الف) احکام شرعیہ کا پورا احترام کرنا (ب) باہمی اتحاد اور ارتباط کو بڑھانا (ج) ندوۃ العلما کے مقاصد و اغراض کے انجام دہی مین پوری کوشش کرنا (۴) روداد جلسۂ سالانہ ارکان ندوۃ العلما کو بلا قیمت دیجائے گی اور جلسۂ عام مین تجویزین پیش کرنے اور پیش شدہ تجویزون پر رای دینے کا حق ہوگا اور جلسۂ انتظامیہ مین ممبری کے واسطے منتخب ہوسکینگے بشرطیکہ پوری ہمدردی اور پابندی ندوۃ العلما سے رکھتے ہون اور رُکنیت جلسۂ انتظامیہ کے فرائض ادا کرسکتے ہون (۵) ارکین کو وہ کتابین جو رکنیت سے پہلے شائع ہوچکی ہین پوری قیمت پر اور سال رکنیت کی کتابین بابستثنا روداد کے نصف قیمت پر ملسکینگی

کارروائی

ندوۃ العلما و دار العلوم بابت سال ہفتم

جو

ندوۃ العلما کے اجلاس ہشتم منعقدہ ۲۳-۲۴-۲۵-۲۶ شعبان ۱۳۱۹ھ میں پڑھی گئی

مع

تقریر شیخ عبد القادر صاحب بی اے ایڈیٹر ابزرور و مالک

مخزن لاہور و قصیدۂ عربیہ مولوی عبد الجبار صاحب عمر پوری

بایماے

جلسۂ انتظامیۂ ندوۃ العلما

مطبع انوار محمدی لکھنؤ میں چھپوا کر شایع کی گئی

یا قومنا اجیبوا داعی اللہ

مسلمانو! اپنے خیرخواہونکی پکار سنو! وہ تمہاری دینی و دنیوی بہبودی کے واسطے اپنا وقت صرف کرتے ہین اور اپنا خرچ کرکے ندوۃ العلما کے جلسون مین شریک ہوتے ہین اور اب تک کسی قسم کی بدنیتی یا اغراض نفسانی کی ان کامون مین شرکت نہین اگر تمنے انکی محنت اور جانفشانی کی قدر نہ کی اور انکے شریک نہ ہوئے تو تم خود خیال کرو کہ اسمین کسکا نقصان ہے؟ کیا وہ شخص جو اپنے بھائیون کو تباہ ہوتے دیکھے اور ہاتھ نہ ہلائے اور زور و زر سے دریغ کرے مواخذۂ اُخروی سے بچ سکتا ہے؟ یا دنیا مین کوئی قوم تباہ اور ذلیل ہو تو اُسکے کسی فرد کو شخصی عزت حاصل ہو سکتی ہے؟ ہرگز نہین۔ خدا سے ڈرو اور جو قوت و دولت خدا نے تمکو دی ہے اُسکو اُسی کی راہ مین صرف کرو اگر ندوہ العلما کے ارکان اس بات کے خواہشمند ہون کہ اسکی وجہ سے انکی عزت بڑھے اور اقتدار حاصل ہو تو تمکو اُنکی بات نہ سُننا چاہیے مگر جبکہ وہ تمہاری بھلائی کا سامان جمع کر رہے ہین اور چاہتے ہین کہ دنیا مین تم عزت اور خوشدلی کے ساتھ زندگی بسر کرو اور آخرت مین بھی تمکو خدا کے سامنے سُرخروئی حاصل ہو تو پھر انکی تجویزون کی تعمیل سے اغماض کرنے کی کوئی وجہ نہین۔

ندوۃ العلما نے جو کام شروع کیے ہین انمین سب سے زیادہ اہم اور مفید دارالعلوم اسلامیہ ہے جو لکھنؤ مین کھولا گیا ہے اور طلبہ کے رہنے کے لیے دارالاقامہ (بورڈنگ ہوس) قائم کیا گیا ہے اور اسکے لیے گولہ گنج مین ایک عمارت ہزار ہا روپیہ صرف کرکے درست کیگئی ہے تاہم وہ عمارت موجودہ حالت کے اعتبار سے بھی ناکافی ہے چہ جائیکہ وہ درجے جو ابتک کھولے نہین گئے کھولدیے جائین علاوہ اسکے وسط شہر مین دارالعلوم اور دارالاقامہ کا ہونا اغراض ندوۃ العلما کے منافی بھی ہے ابتدا مین کام شروع کر دینے کی غرض سے اس عمارت کو لے لیا گیا تھا اب ارکان چاہتے ہین کہ باہر شہر کے مناسب مقام پر اپنی ضرورت کے موافق عمارتین بنوائین مگر اسکے واسطے زر خطیر کی حاجت ہے اور جبتک دو لاکھ مسلمان توجہ نہ کرین یہ حاجت پوری نہین ہو سکتی۔ دوسری بہت اہم ضرورت وظائف کی ہے جس کثرت سے وظائف جمع ہونگے اسیقدر شرفا کے بچونکو فائدہ حاصل کرنے کا موقع ہوگا وظیفہ اعانت کی مقدار پانچ روپیہ ماہوار ہے تیسری ضرورت کتب خانہ کی ہے علاوہ اسکے دارالعلوم کے مصارف ضروری کے لیے (مثل تنخواہ مدرسین) کافی اور مستقل سرمایہ ہونا چاہیے جسپر مدرسے کا بقا اور استحکام موقوف ہے اور چندہ سے جو کام کیا جاتا ہے اسکو استحکام نہین ہوتا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وبہ نستعین

جناب صدر انجمن۔ ارکان ندوۃ العلما۔ اعیان صوبۂ بنگال!

قبل اسکے کہ مین ندوۃ العلما کی سالانہ کارروائیان بیان کرون ایک اہم اور ناگزیر واقعے کا افسوس اور حسرت کے ساتھ اظہار کرنا چاہتا ہون جس سے ایسے موقع پر چشم پوشی کرنا ناسپاسی مین داخل ہے اور وہ مہر سبٹی ملکۂ معظمہ قیصرۂ ہند کی وفات کا سانحہ ہے جو تقریبًا سات کرور مسلمانونکی فرمانروا تھین اور جنکے عہد مین ہم سب مسلمان نہایت آزادی کے ساتھ اپنے فرائض مذہبی ادا کرتے تھے یہان تک کہ اپنی دینی و دنیوی بہبودی کے خیال سے ہمنے ندوۃ العلما قائم کیا اور آج اسقدر علما مشائخ۔ رؤسا۔ اور عامۂ اہل اسلام ایک جگہ مجتمع ہوئے ہین جسکی نظیر چند سال پیشتر نہین ملسکتی۔ مگر دنیا مین رنج و راحت توام ہین ہمکو خوش ہونا چاہیے کہ اُنکے بعد وارث تخت و تاج ایڈورڈ ہفتم نے عنان سلطنت اپنے ہاتھ مین لی ہے اور وہ اُسی عالیشان ملکہ کے خلف الرشید ہین جنکی خوبیان لوگون کو ہمیشہ یاد رہین گی۔

حضرات! سال گذشتہ مین ندوۃ العلما کا اجلاس ہفتم جس شان و شوکت کے ساتھ عظیم آباد پٹنہ مین ہوا ہے اُسکو اکثر حضرات نے اپنی آنکھون سے دیکھا ہے اور جنھون نے نہین دیکھا اُن کو روداد کے دیکھنے سے اسکا اندازہ ہوچکا ہوگا اس جلسے کی سب سے بڑی خصوصیت یہ تھی کہ اسمین نئے اور پرانے خیال کے دونون گروہ شریک تھے۔ اِنکے ایک جگہ مجتمع ہونے اور ایک دوسرے کی تقریرون کے سننے سے بدگمانی کے حجاب بہت کچھ رفع ہوگئے ہین

علمانے اُنکو محبت کی نگاہون سے دیکھا اور اُنھون نے علما کے ساتھ ادب اور حسن ارادت کا برتاؤ کیا ہے امید ہے کہ رفتہ رفتہ وہ حدِ فاصل جو سد سکندری سے زیادہ مضبوط سمجھی جاتی ہو بہادً منشور ا ہوکر اُڑ جائے گی اور اِن دونون کے خیالات ایک سطح پر آجائینگے مگر وہ سطح وہی ہو گی جسکو ہم صراط مستقیم سے تعبیر کرتے ہین۔

چندے کے اعتبار سے اِس جلسے کو گذشتہ جلسون سے امتیاز نہین تھا مگر جس جوش اور بیتابی کے ساتھ مسلمانون نے مدد کی ہے وہ اِس سے ظاہر ہے کہ باوجود کوشش کے لکھنے والون کو دینے والونکے نام نہین معلوم ہوسکے اِسی وجہ سے روداد کی فہرستین بہت سے دینے والون کے نام سے خالی ہین۔ بہت سے حضرات ایسے بھی ہین جنکا نام کسی طرح دریافت ہوگیا مگر وہ اِسپر رضامند نہین ہوئے کہ انکے نام کی اشاعت کیجائے مسلمانونکا یہ خلوص اور للہیت بڑی قدر اور اعتراف کے قابل ہے۔

جلسے سے پہلے پٹنے مین طاعون کی چند وارداتین ہوچکی تھین اسوجہ سے رائین متزلزل ہوگئی تھین کہ اِس سال پٹنے مین جلسہ کیا جائے یا نہین۔ آخر کو کچھ دنون کے لیے اِسکو ملتوی کردینا پڑا۔ اِسکے بعد پھر رؤساے پٹنہ نے صاحب کمشنر بہادر قسمت پٹنہ سے مشورہ کرنے کے بعد دعوت دی اور جلسے کی تاریخین مقرر کین اور جلسہ بہت دھوم سے ہوا اس اثنا مین کوئی واردات نہین ہوئی لیکن جلسے کے ہوچکنے کے بعد ہی زور و شور سے طاعون پٹنے مین آیا اور ایک عرصے تک طاعون کی شدت رہی اسمین جب کمی ہوئی تو ہیضہ آیا اِن متواتر پریشانیونکی وجہ سے روداد کی اشاعت مین بہت تاخیر ہوگئی رؤساے پٹنہ جنھون نے کام کیے تھے پریشانی کیوجہ سے ارکان وچندہ دہندگانکی فہرستین اور گوشوارۂ آمد وصرف اور انتظامی رپورٹین نہین دیسکے ایک مدت کے بعد حساب کے کاغذات دستیاب ہوئے تاہم بعض مقامون سے فہرستین اُسوقت تک نہین آئین جب تک کہ روداد چھپ نہین چکی اور انتظامی رپورٹ ملی ہی نہین وہ دفتر کی متفرق

یاد داشتون سے مرتب کی گئی۔ مین سمجھتا ہون کہ اِس بے ترتیبی کی وجہ سے فہرستون مین بہت سی غلطیان رہگئی ہونگی۔ نیز اسوجہ سے بھی کہ چندہ دینے کے وقت مسلمانون نے ایسا جوش ظاہر کیا تھا کہ اُنکو اپنے نام کے بتانے اور ظاہر کرنے مین بھی تامل ہوتا تھا بہت سے حضرات کے نام بھی نہین لکھے جاسکے جسکا ارکان انتظامیہ ندوۃ العلما کو سخت افسوس ہے مگر مذکورۂ بالا مجبوریون پر جو حضرات خیال کرین گے وہ امید ہے کہ اِن فروگذاشتون سے درگذر فرمائین گے۔

حضرات! ہمکو اِس بات کا سخت افسوس ہے کہ جلسۂ گذشتہ مین سوء اتفاق سے ہمارے خاص خاص ارکان شریک نہین ہوسکے۔ جناب مولانا محمد لطف اللہ صاحب اُسی زمانے مین سخت علیل تھے اور صرف علالت کی وجہ سے اُنھون نے رخصت حاصل کی تھی اور دہلی مین علاج کررہے تھے۔ مولانا ابو محمد عبدالحق صاحب دہلوی نے بھی علالت کی وجہ سے مسہل لیا تھا اور شمس العلما مولوی محمد شبلی صاحب نعمانی کے والد ماجد شدت سے علیل تھے اور اسی زمانے مین اُنھون نے رحلت فرمائی۔ اِن مجبوریون پر نظر کرکے ہر شخص یہ رائے قائم کرسکتا ہے کہ انکا شریک نہ ہونا مجبوری سے تھا باوجودیکہ مولانا محمد لطف اللہ صاحب کو حسب دستور نواب مدارالمہام سرکار عالی نے شرکت جلسہ کی اجازت عنایت فرمائی تھی اور خود مولانا ممدوح بھی چاہتے تھے (جیساکہ اُنکی ایک تحریر سے جو روداد کے صفحہ ۱۲ پر درج ہے) یہ امر ثابت ہوتا ہے مگر صحت و مرض پر کسکو قابو ہے وہ شریک نہ ہوسکے۔ اِسکو ہمارے بعض احباب نے رنگ آمیزی کے ساتھ بیان کیا ہے اور وہ یہ چاہتے ہین کہ اہل اسلام کو باور کرائین کہ اُن حضرات کو ندوۃ العلما کے ساتھ کچھ دلچسپی نہین ہے۔ شاید وہ اِس بات کو نہین جانتے کہ جسکو خدا نے عقل سلیم دی ہے وہ ایسی دوراز کار باتون پر نظر نہین کرے گا۔ ندوۃ العلما کی عمدگی کی بیشک یہ بھی ایک دلیل ہے کہ اِسکے ارکان ایسے ایسے عالم و فاضل ہین جو اپنی اپنی قابلیتون کے اعتبار سے

ہندوستان مین بے مثل سمجھے جاتے ہین۔ مگر اسکی حسن و خوبی کو اسی پر محدود سمجھنا بڑی غلطی ہے۔ اسکو جو کچھ قبولیت و عظمت ہے وہ اسکے مقاصد اور وقت و ضرورت کے اعتبار سے ہے۔ یہ کون نہین جانتا کہ آجکل ہم مسلمانون مین نفاق اور خود غرضی کا مادہ بڑھتا جاتا ہے اور دنیا مین کوئی قوم جسمین ایسی رذیل خصلتین ہون تنزل سے اپنے آپ کو نہین بچا سکتی۔ سچ یہ ہے کہ خود ہمارے ناعاقبت اندیش بھائیون نے ندوۃ العلما کی ضرورت کو یقین کے مرتبے پر پہونچا دیا ہے۔ اگر ہم مین ایسے لوگ موجود نہ ہوتے جو اپنے ہی گھر مین آگ لگا رہے ہین تو ندوۃ العلما کے قائم کرنے کی کچھ ضرورت نہ ہوتی۔

جلسہاے انتظامیہ

سال زیر بیان مین حسب معمول جلسہاے انتظامیہ باوقات مختلف منعقد ہوئے اور ان مین علاوہ انتظام معمولی کے حسب مندرجۂ ذیل مباحث طے ہوئے۔

(۱) ہر مجسٹی ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند کی وفات پر اظہار افسوس کے ساتھ یہ تجویز منظور ہوئی کہ انکی یادگار مین وکٹوریہ اسکالرشپ کے نام سے وظیفہ قائم کیا جائے۔

(۲) درجۂ اوسط کا یکسالہ نصاب بنایا گیا اور انگریزی زباندانی کا نصاب جسکو منشی احتشام علی صاحب نے ترتیب دیا تھا منظور ہوا۔

(۳) یہ تجویز منظور ہوئی کہ دارالاقامہ مین مستطیع طلبا کے قیام و طعام کے لیے علاوہ پانچ روپے ماہوار کی شرح کے دو شرحین اور کھولی جائین۔ اعلی درجے کی شرح پندرہ روپے ماہوار اور متوسط کی دس روپے ماہوار اور ادنے کی شرح وہی پانچ روپے ماہوار جو پہلے تھی۔

(۴) مولوی مسیح الزمان خان صاحب اُستاد حضور نظام دکن ورئیس شاہجہانپور نائب ناظم منتخب ہوئے۔

(۵) یہ تجویز منظور ہوئی کہ ایک خزانچی مقرر کیا جائے جس سے پانسو روپے کی

ضمانت لیجائے اور کوئی چک بدون تصدیق نائب ناظم اور ایک رکن مال اور بصورت غیر موجودگی نائب ناظم ایک رکن مال اور ایک رکن انتظامی غیر ملازم کے قابل نفاذ نہ ہوگا۔

(۶) یہ تجویز منظور ہوئی کہ ہفتہ وار مداخل و مخارج کے نقشے ارکان موجودہ شہر کے پاس بھیجے جائین اور انسے دستخط کرا کے محفوظ رکھے جائین۔

(۷) یہ تجویز منظور ہوئی کہ اجلاس ہشتم ندوۃ العلما مین یہ تحریک پیش کیجائے کہ قواعد وضوابط ندوۃ العلما کی ترمیم۔ تجدید تنسیخ کے لیے ایک مجلس خاص حسب دفعہ ۵۶ منتخب کیجائے۔

انتظام دارالعلوم شروع سے دارالعلوم کے انتظام مین جو نمایان ترقی ہوتی آئی ہے اُسکے لحاظ سے سال زیر بیان مین کچھ کم ترقی نہین ہوئی جیساکہ آپکو دارالعلوم کی مفصل رپورٹ سے معلوم ہوگا مین اس موقع پر اُنھین باتون کا ذکر کرونگا جنکو مجلس انتظامیہ ندوۃ العلما سے تعلق ہے سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اس سال درجۂ متوسط کی یکسالہ خواندگی کا افتتاح کیا گیا دوسرے یہ کہ حسب تجویز جلسۂ انتظامیہ منعقدہ ۲۶ شوال ۱۳۱۸ھ کے انگریزی زباندانی کا نصاب مرتب کیا گیا اور غرۂ ربیع الاول ۱۳۱۹ھ کو انگریزی زبان دارالعلوم مین داخل کیگئی جسکو زبان ثانی کے طور پر ہر طالب العلم اختیار کرسکتا ہے۔

مگر صاحبو! انگریزی زبان کو دارالعلوم کے نصاب مین داخل کرنا بہت سے لوگون کو اس حیثیت سے ناگوار ہوا ہے کہ علوم وفنون عربیہ کے ساتھ اسکا اختلاط انکو پسند نہین اور وہ یہ سمجھتے ہین کہ تھوڑے دنون کے بعد انگریزی غالب اور عربی مغلوب ہوجائے گی۔ اسکی نظیر مین وہ دوسرے مدرسون کو پیش کرتے ہین۔ یہ خیال انکا شاید نیک نیتی پر مبنی ہو مگر اسمین کچھ شبہہ نہین کہ ان حضرات نے سرسری طور پر یہ رائے

قائم کرلی ہے۔ ہر کام مین احتمال کو بہت کچھ گنجایش ہوتی ہے اگر احتمال ہی کو پیش نظر رکھا جائے تو دنیا مین کوئی کام نہین ہوسکتا۔ خود ارکان ندوۃ العلما کے خیالات مین جنکے ہاتھ مین دارالعلوم کا حل وعقد ہے آیندہ تبدیلی ہو یا اُنکے قائم مقام ان جیسے پیدا نہ ہون جس سے ندوۃ العلما اور دارالعلوم کے اُصول ومقاصد بدل جائین تو اِسکی دوسری بات ہی۔ ورنہ اِسکی کوئی وجہ نہین کہ انکے خلاف مزاج اُصول خود بخود قائم ہوجائین اور دارالعلوم کی کل جو ایک طور پر چل رہی ہے چلتے چلتے خود بخود بدون تحریک ارادے کے دوسری چال چلنے لگے۔

ایک دوسرا گروہ اور ہے جو انگریزی کے موجودہ نصاب کو ناقص اور بیکار بتاتا ہے اور یہ چاہتا ہے کہ یونیورسٹی کے امتحانات کا بھی دارالعلوم انتظام کرے ممکن ہے کہ موجودہ نصاب مین کچھ کمی ہو اور تجربے کے بعد وہ ظاہر ہو جیسا کہ ہر ایک کام کے آغاز مین ہوا کرتا ہے لیکن جنکو تعلیمی معاملات مین کچھ درک ہی وہ اِس بات کو بخوبی سمجھ سکتے ہین کہ خود یونیورسٹی کے نصاب تعلیم کا بار اسقدر گران ہے جو آسانی سے برداشت نہین ہوسکتا چہ جائیکہ اِسکے ساتھ عربی علوم وفنون اور دینیات کی تعلیم پورے طور پر دیجائے۔ علاوہ اِسکے اُنھون نے اِس بات پر غور نہین فرمایا کہ دارالعلوم کے نصاب درس مین کیا کیا چیزین داخل ہین علاوہ عربی علوم وفنون کے اسمین حساب وہندسہ اور جغرافیے کی اُسی طور پر تعلیم دیجاتی ہے جیسا کہ سرکاری مدارس مین تعلیم دیجاتی ہے اور تاریخ کا بھی ایک معتد بہ حصہ پڑھایا جاتا ہے صرف انگریزی ادب کی کمی تھی جب ایک حد تک یہ بھی پوری ہوجائے گی تو کیا یہ ممکن نہین ہے کہ طالب علم دارالعلوم سے نکل کے تھوڑی محنت کرنے کے بعد سرکاری امتحانات مین شامل ہوسکے اور ہم خرما وہم ثواب کا مضمون پورا ہوجائے۔ مین سمجھتا ہون کہ جن بزرگون نے تعلیم کے مختلف پہلو اور جوانب پر غور کیا ہوگا اُنکو اِس نصاب اور اِس طرز تعلیم کی

معقولیت مین کچھ شک نہ ہوگا۔ لعل اللہ یحدث بعد ذلک امرا۔

انتظام یتیم خانہ

یتیم خانۂ کانپور کے انتظام مین بھی اِس سال بہت کچھ خوبی پیدا ہوگئی ہے اور بار قرض سے اسکو ایک حد تک سبکدوش کردیا گیا ہے۔ سالہاے گذشتہ کی رپورٹون مین مین نے بیان کیا ہے کہ اُسکی عمارت کے واسطے گورنمنٹ نے مہربانی فرماکر ایک قطعہ زمین کا عنایت فرمایا تھا اور اسکے کام شروع کردینے کے لیے ایک وقت مقرر کردیا تھا اِسلیے بدون انتظار سرمایہ کے کام شروع کردیا گیا۔ عمارت کا تخمینہ بارہ ہزار روپے کا تھا اِسمین سے ایک حصہ عمارت کا چار ہزار روپے مین تیار ہوا۔ مولوی حبیب الرحمن خان صاحب رئیس بھیکن پور و حاجی فخرالدین صاحب سوداگر کانپور نے بیش بہا مدد دی تاہم ایک ہزار روپے کے قریب اسپر قرض ہوگیا جسکی وجہ سے اِسکے معمولی انتظام مین نقص پیدا ہوگیا تھا اِسلیے ندوۃ العلما نے اپنے سرمائے مین سے پانسو روپے اسکو دیے تاکہ قرض ادا ہوجائے جو انتظام مین خلل انداز ہے اور مولوی محمد اشرف صاحب وکیل کانپور و منشی شوکت حسین صاحب سب اور سیر کانپور کو تکلیف دی کہ وہ یتیمخانے کی نگرانی اور ذمہ داری قبول فرمائین۔ اِن حضرات نے باوجود کثرت مشاغل کے حسبۃ للہ قبول فرماکر یکم جون ۱۹۰۱ء کو اسکا چارج لیا اور اِسکے حساب کی جانچ کرنے کے بعد قرض ادا کیا اور قابل اطمینان انتظام کردیا ہے اِس موقع پر نواب سیف اللہ خان صاحب ڈپٹی کلکٹر اور منشی امین الدین صاحب تحصیلدار کانپور کی توجہ اور مہربانی کا ذکر کرنا ضرور ہے ان حضرات کی توجہ سے یتیم خانے کو بہت مدد ملی درحقیقت نواب صاحب ممدوح نے اُس سے زیادہ توجہ کی جو بحیثیت وزیٹر ہونے کے انکو کرنا چاہیے تھا

مجلسہاے ماتحت

سال گذشتہ کی رپورٹ مین مین نے اِس بات کو بھی ظاہر کیا تھا کہ اکیس مقامون پر مجلسہاے ماتحت معین الندوہ کے نام سے

قائم ہین اور انمین سے مین نے صرف دو ہی تین مجلسونکی کارگزاری بیان کی تھی اور یہ امید ظاہر کی تھی کہ مجکو سال آیندہ مین یہ مجلسین موقع دین گی کہ مین انکی کارگزاری آپکی خدمت مین پیش کرسکون مگر افسوس ہے کہ اس سال بھی مجکو دو ہی تین مجلسونکی کارگزاری بیان کرنے کا موقع ملا ہے۔

(۱) سب سے پہلے معین الندوہ بانکی پور پٹنہ کا ذکر کرونگا جسکی کارگزاری کا کرشمہ پٹنے مین اکثر حضرات دیکھ چکے ہین۔ اسنے جس محبت وعظمت سے ندوۃ العلما کو دعوت دی اور جس خوبی اور عمدگی کے ساتھ میزبانی کی اسکا ذکر کرنا کچھ ضرور نہین۔ آپنے دیکھا ہی اور نہین دیکھا تو سنا ہے خود اسکی کارگزاری کی قدر کرسکتے ہین اسی معین الندوہ نے جا بجا اپنے صرف سے وکلا کو صوبۂ بہار کے مختلف مقامون پر دورے کے واسطے بھیجا۔ اور مظفر پور۔ دربھنگہ۔ سمستی پور۔ مونگیر۔ بھاگلپور مین مجلسہای ماتحت قائم کرائین۔

(۲) معین الندوۂ اسلام پور ہے جسنے معین الندوہ مذکور الصدر کے دوش بدوش کام کیا ہے اور سال زیر بیان مین ایک ہزار سات سو چھپن روپے بارہ آنہ بتفصیل ذیل جمع کیے۔

بابت چندۂ میزبانی۔ ۱۰۰ چندۂ رکنیت۔ ۱۸۰ سرمایۂ دارالعلوم۔ ۱۳۱۱ھ ۱۲ وظائف دوامی۔ ۱۳۱۲ھ عطایا یکمشت بابت وظائف ۱۳۱۳ھ ۱۳۱۴ھ چندۂ رکنیت معین الندوہ ۱۳۱۵ھ یہ کامیابی حقیقت مولوی شاہ منیر الدین احمد صاحب رئیس اسلام پور کی دردمندی اور بلند حوصلگی کے ہین نتیجے ہین جو اس مجلس کے سکریٹری اور روح روان ہین۔

(۳) معین الندوہ شملہ جسنے ابتدا سے ابتک اپنے فرائض سے ایک دن کے لیے بھی پہلوتہی نہین کی اور جب سے وہ قائم ہوئی ہے ہمیشہ اسکی کارگزاری دکھانے کا مجکو موقع ملتا ہے یہ مجلس اگرچہ ایسے مقام پر قائم ہوئی ہے جو ہمیشہ آباد نہین رہتا۔ اور وہان کے مسلمان باشندے تمول یا دولت کے اعتبار سے نمایان نہین ہین لیکن ان کا

خلوص اور اُنکی للّہیت دلی اعتراف کے قابل ہے جو اپنے تعلقات دنیاوی کے ساتھ
اپنی پاکبازی اور اسلامی دردمندی کا ثبوت بھی دیتے رہتے ہین مسلمانون مین ایسے افراد
موجود ہین جنکے نزدیک سیکڑون اور ہزارون روپے کا دیدینا کچھ بڑی بات نہین۔ مگر
جس طریقے سے کہ اس مجلس کے ارکان چندہ جمع کرتے ہین اور اپنے استقلال وہمت سے
قطرہ قطرہ کرکے دریا اور ذرہ ذرہ کرکے تودہ کردیتے ہین وہ بڑی قدردانی کے
قابل ہے۔ علاوہ ان مجلسون کے مونگیر و بھاگلپور و سمستی پور و مظفر پور و بھنگہ و امرسر کے
مجلسہای ماتحت نے بھی چندے کی فراہمی اور اشاعت مقاصد مین کم وبیش حصّہ
لیا ہے۔ ہم ان سب کی توجہ کے شکر گزار ہین اور امید کرتے ہین کہ اور انجمنین بھی اُن
فرائض کیطرف توجہ کرین گی۔ جنکے پورا کرنے کے واسطے قائم ہوئی ہین۔

انتظام مال وجمع خرچ

مین نے سال گزشتہ کی رپورٹ مین یہ امید بھی ظاہر کی تھی کہ
مالی انتظام مین روز بروز ترقی ہوتی جائے گی۔ سال زیر بیان
مین یہ امید میری کسیقدر پوری ہوئی ہے پہلے چک پر صرف ناظم مال کے دستخط کافی
سمجھے جاتے تھے اِس سال مجلس انتظامیہ نے یہ قاعدہ جاری کیا ہے کہ کوئی چک
بدون تصدیق نائب ناظم اور ایک رکن مال کے اور بصورت غیر موجودگی نائب ناظم
ایک رکن مجلس مال اور ایک رکن انتظامی غیر ملازم کے قابل نفاذ نہین ہوگی۔ اِسکی
اطلاع باضابطہ منجانب جلسۂ انتظامیہ الہ آباد بینک کو مع دستخطہاے نائب ناظم
وارکان انتظامیۂ غیر ملازم مقیم لکھنؤ وارکان مجلس مال اور اُن ارکان انتظامیہ کے جو اکثر
لکھنؤ آتے رہتے ہین بھیجدی گئی ہے اور اِس قاعدے کے موافق نائب ناظم وارکان
مذکورۂ بالا کسی چک پر بغیر جانچ حساب اُن مصارف کے جنکے واسطے روپیہ وصول
کیا جاتا ہے اپنے دستخط ثبت نہین کرتے چک مددگار ناظم کی تحویل مین رہتی ہے
اور روپیہ مولوی حفیظ اللہ صاحب مہتمم دارالعلوم کی تحویل مین رہتا ہے لیکن اُمید ہے

کہ آغاز سال سے تحویلدار باخذ ضمانت باضابطہ کے مقرر کیا جائے گا اور روپیہ اُسکی تحویل مین رہے گا۔ مداخل و مخارج کے ہفت روزہ نقشے ارکان موجودۂ شہر کی خدمت مین بھیجے جاتے ہین اور بعد دستخط ارکان موجودہ کے دفتر مین محفوظ رکھے جاتے ہین اور ماہوار نقشے چھپواکر ارکان کی خدمت مین بھیجدیے جاتے ہین۔

روداد دارالعلوم

حضرات! مین اِسوقت اِس کام کے لیے مامور ہوا ہون کہ دارالعلوم کی سالانہ رپورٹ آپکی خدمت مین پیش کرون۔ اِسکے ساتھ اگر مین ندوۃ العلما کی کچھ گزشتہ کارروائیان اور اُنکے وجوہ بیان کردن تو غالبا بے موقع نہ ہوگا۔

ندوۃ العلما کے برکات کثیر ہین جنکی شہادت خود اُسکے ترکیب اضافی سے ملتی ہے اور تقریبًا ایک بڑا گروہ مسلمانون کا اس امر کا معترف ہی نہین بلکہ اپنی آنکھون سے رای العین مشاہدہ کر رہا ہے لہذا ہمکو کسی دلیل کی حاجت نہین کہ ہم اُسکی خوبیونکو ثابت کرین اور دکھائین۔

دیکھنا یہ ہے کہ اِسکے عملی کامون نے قوم کو کس حد تک نفع پہونچایا۔ یا نفع حاصل ہونے کی اُنسے توقع ہوئی۔ یہ کہنا کہ اِسکے فلان عملی کام نے قوم کو یہ نفع پہونچایا ابھی قبل از وقت ہے۔ اِسلیے کہ ایسے اہم مقاصد کا اِسقدر قلیل مدت مین حاصل ہونا غیر ممکن ہے۔ بگڑی ہوئی قوم کو بنا لینا آسان نہین۔ یہ بہت صحیح مقولہ ہے کہ "بگاڑنے سے بنانا بہت مشکل ہے"۔ اگر ہم کو دیکھنا ہے تو یہ کہ جو بنیاد دین قومی فلاح کی ندوۃ العلما نے قائم کی ہین اُنمین سے کس سے قوم کے سنبھلنے کی امید کیجا سکتی ہے اور کس سے نہین۔ مین اگر ہر ایک کو بتانا چاہون یا اُنکے وجوہ آپکی خدمت مین عرض کرون تو شاید وقت کے کافی نہ ہونے کے ساتھ اپنے فرض منصبی کو جیسا کہ چاہیے

نہ ادا کر سکونگا۔ اِسلیے صرف دار العلوم سے بحث کرنا مناسب سمجھتا ہون

اے بزرگان قوم! آپ ملاحظہ فرماتے ہونگے کہ ہندوستان مین عربی تعلیم کے کثیر التعداد مدارس قدم قدم پر قائم ہین اور بانیونکی کوششین ایک حد تک مشکور بھی ہوئین اور اُنکے آثار صرف ہندوستان کے اقطاع و اطراف مین نہین بلکہ دیگر ممالک مین بھی کم و بیش پائے جاتے ہین۔ اِن مدارس مین علوم عربیہ کی تعلیم دیجاتی ہے اور کثرت سے فارغ التحصیل اور سند یافتہ طلبا نکلتے ہین جنکو آپ حضرات خود ملاحظہ فرماتے ہونگے میرے بیان کی حاجت نہین آپ حضرات اِسکو باور کر سکتے ہین کہ قوم من حیث القوم کی فلاح اس قسم کے تعلیم یافتہ حضرات سے بہت کچھ ہوتی رہی اور جسقدر بھی ہوئی غنیمت ہے لیکن جس اصلاح کی ہمکو حاجت ہے وہ اور ہی چیز ہے۔

اے اعیان قوم! اب مین اپ لوگون کے قلوب کو دوسری طرف متوجہ کرنا چاہتا ہون۔ آپ کے ہندوستان مین عربی مدارس کی جسقدر تعداد ہے اُس سے بہت زیادہ انگریزی مدارس کی تعداد ہے اور جن مصارف اور کثیر التعداد طلبہ اور ظاہری شان و شکوہ سے ایک ایک کالج قائم ہے اُسکے مقابلے مین عربی کا بڑے سے بڑا مدرسہ ایک مکتب کی بھی وقعت نہین رکھتا۔ اُنمین سے بعض بڑے بڑے کالج مسلمانون ہی کے ہاتھ مین ہین۔ لیکن ہمکو دیکھنا یہ ہے کہ اِن بڑے کالجون سے مسلمانون نے کسقدر تعلیمی فوائد حاصل کیے اور اُنکا اثر قوم پر کیسا ہوا۔ بیشک و شبہہ ایک بڑے اور معتدبہ گروہ نے اِس تعلیم سے فوائد حاصل کیے اور انگریزی مین اعلے قابلیت کے ساتھ اعلی عہدے بھی حاصل کیے اور کرتے جاتے ہین اور جہان تک قوم کی توجہ ہے اُس سے اُمید ہوتی ہے کہ بدرجہا اِس سے بڑھ کر آگے ترقی ہوگی جس سے قابلیت اور استعداد کا پیمانہ بڑھتا جائیگا۔ اور مقاصد کے حصول مین آگے چلکر حوصلے سے زیادہ بلندی حاصل کرینگے۔

لیکن دیکھنے کی بات یہ ہے کہ اِس تعلیم سے زباندانی کے سوا کس علم مین مہارت پیدا ہوئی۔ کس علم کے عالم بننے کا رتبہ حاصل ہوا۔ پندرہ بیس برس کی جانکاہ تعلیم و تحصیل صرف زباندانی۔ ہزارون آنکھین کھو بیٹھے اور ہزارون نے مختلف امراض مین مبتلا ہوکر جان شیرین تک دیدی لطف یہ کہ اِس بساط پر جیسا اُنکو ہمہ دانی کا دعوے ہے شاید کسی کو ہو۔ اِسکا خاص سبب یہ ہے کہ اُنکے اپنے خزانۂ معلومات مین گو کوئی ذخیرہ علمی موجود نہین ہے لیکن جن علوم کی ہوا اُنکے دماغ تک پہونچ چکی ہے وہ حقیقۃً علوم کے بڑے ذخیرے ہین۔

اے حضرات! مین معافی چاہنے کے بعد اِس کہنے کی جُرأت کرتا ہون کہ اس تعلیم سے شخصی فوائد ضرور حاصل ہوئے جنکو دیکھ کر ہماری آنکھین بھی ٹھنڈی ہوتی ہین لیکن جن فوائد کے خیال سے یہ تعلیم ہوئی تھی اور جنکا اثر ایک شخص۔ ایک شہر ایک صوبہ تک محدود نہین بلکہ ساری قوم کو اُنسے نفع کی توقع تھی وہ بالکل اچھوتے رہے۔ پھر کیا قوم کی پیاس اِن دو ایک قطرون سے جنکا اثر زبان سے آگے نہین بڑھا بُجھ سکتی ہے؟۔ ہرگز نہین۔

کوئی شبہہ نہین ہے کہ اِس دو قسم کی تعلیم نے قوم مین دو قسم کے افراد پیدا کیے لیکن اس حالت مین اِن دونون گروہون کے اعلیٰ تعلیم یافتہ افراد مین باہمی مشارکت کا کیا ذریعہ ہوگا؟ اور کونسی برزخ ہے جسمین دونون روحین مستانس ہونگی۔ یہ دونون فریق بجاے خود قابلیت کے مدعی ہین اور واقعی قابل بھی ہون جیسا کہ دعوے کیا جاتا ہے کہ ایک فریق مین دینی اور عقلی علوم کا ذخیرہ اور اُسکے معلومات کا سرمایہ علی قدر حیثیت موجود ہو اور دوسرے گروہ مین دنیاوی ضرورتونکی تعلیم اور روزمرہ کے چلتے کاروبار مین ایک قسم کی مہارت حاصل جس سے ہر فریق نازان و خوش ہے نہ صرف زود خوشی بلکہ ہر فریق دوسرے کو مخالف نگاہ سے دیکھتا ہے اور اپنے تفوق مین زبان اور قلم سے

وہ کام لیتا ہے جو تیغ و سنان سے بھی غیر ممکن ہے۔ کیا قدیم و جدید تعلیم نے مسلمانونکے اخلاق مین تفریق و تبرے کا مادہ نہین پیدا کیا؟ ضرور پیدا کیا ہے۔

اگر ان دونون فریق کی یہی حالت رہی تو آگے چلکر دونون مین اسقدر تباعد ہوجائیگا کہ دونون دو قوم و ملت نظر آئین گے۔ اِس کیفیت کا رسوخ اسقدر ہوتا جاتا ہے کہ موجودہ حالت کے رہتے اُنکا اتحاد اور التیام ناممکن سا ہے۔ یہ خیال کہ اس فریق نے یہ زیادتی کی اور اس فریق نے یہ۔ ایسا مفہوم ہے جسکی تحقیق کی ہمکو حاجت نہین۔ یہان پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ انکو علی حالہا چھوڑ دیا جائے یا کوئی معقول اور وجیہ صورت ایسی نکالی جائے کہ دونون فریق اپنی اعلیٰ قابلیت کے زور کو ایک دوسرے سے ملکر زیادہ پُرزور بنائین اور ایک فریق سے دین سے آزادیکا دھبّہ اور دوسرے فریق سے معیشت کی کم سلیقگی کا نقصان بھی دور ہو۔

اے حضرات! پہلا کام ندوۃ العلما نے یہ کیا کہ قوم کے منتشر اجزا کے سمیٹنے کی کوشش کی۔ ندوۃ العلما نے یہی چاہا کہ جسقدر قوم کے پرزور آلے ہین وہ سمٹکر ایک ایسی کل بنجائین جس سے قوم کی علمی و اخلاقی ترقی اپنے اصلی مرکز پر آجائے اور گذشتہ فسانے خواب و خیال کیطرح مٹ جائین۔ لیکن جیسا کہ مین پہلے بیان کرچکا ہون یہ امر آسان نہین ہے۔ اولاً اُن اسباب اور دواعی کا صحیح احساس ہونا ضرور ہے جو تفریق اور تجزیہ کے باعث ہوئے۔ اُسکے بعد اسکا سوچنا کہ وہ کون سے پُرزور علل ہین جو تفریق اور اُسکے اسباب کو ایک دم مین زائل کردین اور باہمی موانست اور موافقت سے اخلاقی تمدنی علمی کارنامون مین انکو بھی برابر کی کرسی دوسری قومون کے ساتھ ملنے لگے۔ اور جسقدر بھی قابلیت پر شیفتگی ہے وہ مٹجائے۔ اور ہر فریق اعلےٰ قابلیت کا نمونہ بنجائے۔ قومی اصلاح مین مختلف کل پُرزون کا کام دینے لگے۔ ندوۃ العلما نے ابتک جو تجویزین کی ہین وہ نہایت صحیح تشخیص پر مبنی ہین اوّل یہ کہ

اُسکے متعدد جلسون مین ہر فریق کے اعلیٰ اور افضل افراد شریک ہوئے جس سے اُونکی باہمی منافرت مین ضرور ایک گونہ کمی ہوتی گئی اور میل جول بڑہتا گیا اور بڑہتا جاتا ہی مین بلا مبالغہ عرض کرتا ہون کہ جن جن مقامات مین اُسکے سالانہ جلسے ابتک ہوئے ہین وہان دہریت۔ لامذہبی۔ مذہب سے آزادی وغیرہ اگر بالکل فنا نہین ہوئی تو اُسمین کمی تو ضرور آگئی ہے یہان تک کہ دونون فریق کی ایک متفقہ جماعت اُٹھ کھڑی ہوئی اور "داعی الی اللہ" کی دلکش صدا پر لبتیک کہکر باہم شیر و شکر ہوکر سعی بلیغ مین لگ گئی۔ انمین ایسے اجزاے ترکیبی بھی نظر آئے جو نئی تعلیم کی روشنی کے جگمگاتے ستارے تھے اور اپنی پرجوش آواز کے ساتھ ندوۃ العلما اور گروہ علما کے ہمزبان ہوگئے۔ اِدھر گروہ علما پر یہ اثر ہوا کہ اُنکے فضل و کمال کی چاردیواری مین اگر توسیع نہین ہوئی تو یہ ضرور ہوا کہ اُنکو وسعت کی گنجایش محسوس ہونے لگی اور کہنے لگے کہ اِنکے دعاوی بھی بلا دلیل نہین ہین۔

اے بزرگان قوم! آپ کو اِس بات کے باور کرنے مین ذرا تامل نہ ہونا چاہیے کہ مین نے جو ابھی بیان کیا ہے وہ ندوۃ العلما کی خارجی تدبیر ہے اور خاص اُن لوگون کے لیے ہے جو انگریزی تعلیم سے فارغ ہوچکے ہین یا اب فارغ ہونگے یا آیندہ اِس تعلیم مین داخل ہونگے۔ رہی وہ تدبیر جو اہم ترین مقاصد سے ہے اور جسمین تین باتون کا خیال کرلینا ضروری تھا۔ اول یہ کہ مسلمان بچون کی تعلیم کا ایک ایسا درجہ رکھا جائے جسمین عربی تعلیم اسقدر ہو کہ صرف و نحو کی تعلیم کے ساتھ عقائد و ارکان شرع سے اِسقدر واقفیت ہوجائے کہ کسی قسم کی دوسری تعلیم سے اُنپر بُرا اثر نہ پڑے اور مدت تعلیم بھی اسقدر کم ہو کہ اُسکے بعد اعلےٰ تعلیم انگریزی ممکن ہو اور تعلیم کی عمر طبعی بھی نہ بڑھے اور جو طلبہ عربی تعلیم مین فراغ حاصل کرنا چاہین اُنکو بھی یہی ابتدائی تعلیم کافی ہو۔ اور یہی تعلیم اعلےٰ تعلیم کے لیے بنیاد مستحکم ہو۔ دوم اُن بچونکی تعلیم و تربیت جنکے اولیا یہ چاہتے

ہین کہ اعلے تعلیم دینی کے ساتھ دنیاوی تعلیم بھی ہو۔ اور حساب۔ تاریخ۔ جغرافیہ۔ ادب انشا پردازی وغیرہ مین بھی کمال حاصل ہو۔ ان دونون درجون مین جو انگریزی تعلیم کا خواہشمند ہوگا اُسکو انگریزی تعلیم بھی دیجائے گی۔ سوم درجہ تکمیل جو عربی علوم کا ایم اے ہوگا اِسمین متعدد علوم وفنون سے ایک فن خاص کر دیا جائے گا اور طالب العلم کو دو سال کی مہلت دیجائے گی تاکہ اُس فن کی معتبر کتابین اور اُس فن کے مہمات اور دقیق مسائل مین اِسقدر مہارت پیدا کرے کہ بوقت امتحان کسی خاص کتاب کا پابند نہ رہے اِس درجے کے امتحان مین کسی خاص کتاب کی تخصیص نہ ہوگی۔ بعد کامیابی اُسکو اُس فن کے نام سے ڈگری دی جائے گی۔ اور وہ مفسّر۔ محدث۔ اُصولی وغیرہ کے نام سے موسوم ہوگا۔

ان اغراض کے حصول کے لیے ندوۃ العلما نے یہ راہ نکالی کہ ایک بڑے سے بڑے پیمانے پر اُسنے دارالعلوم کھولنا چاہا۔ اگرچہ ندوۃ العلما نہین چاہتا تھا کہ اِس وسیع پیمانے کا دارالعلوم بغیر معقول ومستقل سرمائے کے کھولا جائے لیکن قوم کی اِس پکار نے کہ "ندوۃ العلما زبانی جمع خرچ بتاتا ہے کچھ کرتا نہین" بے چین کر دیا اور مجبوراً اُسکو ایک دارالعلوم کھولنا پڑا۔ اگرچہ ابتدا مین صرف سہ سالہ خواندگی کے ابتدائی تین درجات کھولے لیکن اُسکی تعلیم کے ختم ہونے پر درجۂ اوسط کا کھلنا لازمی تھا چنانچہ شوال گذشتہ سے درجۂ متوسط بھی کھولدیا گیا۔ اس سال متوسط درجے کی سال اول کی تعلیم ختم ہوچکی ہے ندوۃ العلما کا اصلی مقصود یہ تھا کہ ان ابتدائی درجات کی تعلیم بطور پرنج کے ہو اور اصلے دارالعلوم اِسکے اوپر کے درجات سے کھولا جائے۔ لیکن افسوس ہے کہ نہ تو قوم نے اسطرف اب تک توجہ کی نہ دارالعلوم اپنے اصلی پیمانے پر کھلا۔ مجبوراً درجات اوسط کی تعلیم کا سال اوّل انھین ابتدائی درجات کے ساتھ ساتھ رہا۔

قبل اِسکے کہ دارالعلوم کا افتتاح ہو ندوۃ العلما کے تیسرے جلسے مین بمقام

بانس بریلی ایک مبسوط مسودۂ دارالعلوم پیش کیا گیا اور علما اور قوم کے ہاتھون مین اس غرض سے دیا گیا کہ اُسکو عمیق نظر سے دیکھین اور اپنی مفید رایون سے ندوۃ العلما کو مشکور بنائین دارالعلوم کی تعلیم مین بہت بڑا خیال اس بات کا کیا گیا ہے کہ تعلیمی نقائص جو اِسوقت تک زمانے کے انحطاط سے پیش آتے رہے جہانتک ممکن ہو دفع کیے جائین اور گزشتہ قدیم طریقونکی پیروی کیجائے۔ علوم مین فلسفۂ جدیدۂ ہیئت جدیدۂ اکر طبقات الارض وغیرہ کا اضافہ کیا جائے۔ اِنکی نہ صرف زبانی تعلیم ہو بلکہ عملی تعلیم کا اعلےٰ سلسلہ قائم کیا جائے جدید تحقیقات سے سبق لیا جائے اور عقلی و عملی دونون طریقون سے تحقیقات کا مادہ پیدا کیا جائے۔ علم کلام مین ایسے دلائل اضافہ کیے جائین جنسے جدید تحقیقات کی کافی موشگافی ہو سکے۔ اور جہان انگریزی تعلیم کے بڑے بڑے کالج اور متعدد یونیورسٹیان ہین وہان ایک عربی تعلیم کا بڑے سے بڑا مدرسہ قائم ہو۔ اور اسلامی علوم دینیہ جو ہماری معاشرت کی جان ہین جسقدر دیگر علوم کے اختلاط سے کمزور اور سُست ہو گئے ہین پھر اپنی اصلی حالت پر لائے جائین اور اپنے نور سے ہماری آنکھین پھر منوّر کرین۔ مقصود نظر یہ ہے کہ قابلیت اور علمی جوہر اخلاق و شائستگی مین جدید اور قدیم طریقہ حسنہ کی تاسی کیجائے۔ اگر ہم مین کمی ہے تو صرف ان دو چیزونکی کمی ہے علوم تو اِسوقت بھی وہی زیر تعلیم ہین جو سلف صالحین کے زمانے مین زیر تعلیم تھے بلکہ اِسقدر کتابون کا انبار گزشتہ زمانے مین ہرگز نہ تھا۔ البتہ طریقۂ تعلیم کا بڑا حصہ اُس زمانے مین زبانی تعلیم کے زیر عمل تھا۔ کتابونکی عبارت یا مصنف کے افکار سے بہت کم بحث ہوتی تھی۔ ہر مسئلے کی منقح تعریف اور اُسکی توجیہ اور اُسکے دلائل بطور مذاکرے کے طے ہوا کرتے تھے ہر طالب علم کے ذہن مین مسلسل اور مرتب مسائل مبادی سے مطالب تک اِسطرح محفوظ ہوتے تھے کہ مختلف قسم کی عبارتون مین اُنکا ذہن یکسان کام دیتا تھا اور بآسانی معلوم ہو جاتا تھا کہ اُسمین صحت اور سقم یہ ہے اور ہر مسئلے کی جانچ مین اُنکی

مجتہدانہ نگاہ طرفۃ العین مین کام کر جاتی تھی۔

مین اِس بات کے ظاہر کرنے مین باک نہین کر سکتا کہ جسقدر علوم اور استعداد مین سُستی ہے وہ صرف اِسی وجہ سے ہے کہ علوم کے منقح اور مدلل مسائل ہمارے اذہان مین نہین آتے۔ پہلے ہی سے ایسی ضعیف بنیاد قائم ہوتی ہے جسکا اثر آخر تک باقی رہتا ہے۔ اِسی وجہ سے کتابی عبارت بھی ہمکو دشوار معلوم ہوتی ہے۔ آپ ملاحظہ فرما سکتے ہین کہ محدث۔ مفسر۔ فقیہ مجتہد کا قحط اِس زمانے مین اِسی وجہ سے ہے کہ طریقۂ تعلیم ناقص ہے جب تک زبانی تعلیم کا حصہ غالب رہا مجتہد مفسر۔ محدث پیدا ہوتے رہے۔ معہذا کئی صدیون سے یہ جو ایک مروجہ طریقہ چلا آتا ہے کہ جو کتاب زیرِ تعلیم آگئی اُسکی جگہ پر دوسری کتاب کی تعلیم گناہ کبیرہ سمجھی گئی اِسنے رہی سہی قوت اور بھی فنا کردی ندوۃ العلما نے اِسی طریقے کے مٹانے مین اور مفید جدید طریقۂ تعلیم کے جاری کرنے مین بیحد کوشش کی معروف و مشہور علما نے نصاب کا خاکہ بنایا اور متعدد جلسون مین اُسکی مناسب ترمیم کیگئی۔ تعلیم کے تین درجے قائم کیے گئے اور ہر درجہ کا نصاب مرتب ہوا اور اب بھی ہر سال زیرِ تعلیم کا نصاب۔ پہلے درست کر لیا جاتا ہے اِسکے بعد اُسکا اجرا ہوتا ہے تعلیم مین یہ طریقہ اختیار کیا گیا کہ ہفتہ وار ابتدائی درجات مین طلبہ کی مجلس مکالمہ ہوتی ہے اور اُس درجے کے اساتذہ بھی اُس مجلس مین ضرور شریک ہوتے ہین اور خاص خاص مسائل پر بحثین ہوتی ہین اور جس بات کی کمی محسوس ہوتی ہے اُسکے تدارک مین جہد بلیغ سے کام لیا جاتا ہے۔ اور درجۂ متوسط کے طلبا جنمین قابلیت دیکھی گئی اُن کی بطریق املا زبانی تعلیم بھی ہوتی ہے لیکن آپ حضرات اِسکو بالیقین مانین کہ ایک مدت کے متروک طریقون کو یکبارگی اپنی اصلی حالت اور مرکز استقامت پر پہونچا دینا آسان کام نہین تاہم نہایت شکر کا مقام ہے کہ جن اُمور کی ابتدا اسوقت ہوئی ہے اور جس طریقے سے اُنپر عملدرآمد ہو رہا ہے اگر چندے باقی رہا تو ضرور اِسمین کامیابی کی امید ہے اور اگر قوم نے

توجہ کی تو گذشتہ کمال جسکا اب صرف ذرہ باقی ہے آفتاب بنکر چمکے گا اور اس علمی قابلیت کا نقصان جسکو مین بیان کر آیا ہون ضرور زائل ہوگا اس تعلیم کے ساتھ فنون ادبیہ یا حصہ حساب اقلیدس جغرافیہ کی تعلیم بھی شریک کردی گئی ہے مقصود یہ ہے کہ صرف اعداد اور قواعد حسابیہ کے وہ جامع ومانع حدود ہی یاد نہ ہون جو خلاصۃ الحساب مین درج ہین بلکہ اسوقت کے مروجہ طریق پر عملی مشق بھی کرائی جائے۔ چنانچہ آپ حضرات کو موجودہ طلبہ کی جانچ سے معلوم ہوگیا ہوگا کہ میرا بیان کس حد تک صحیح ہے۔ کیا یہ صحیح نہین ہے کہ ریاضی کی تعلیم انگریزی طریقۂ تعلیم پر زیادہ مفید ہے بالخصوص ایسی حالت مین کہ حدود اور رسوم کے سمجھنے کا مادہ بھی موجود ہو۔ علم تجوید وقرأت جس سے ہم کلام ربانی کو صحیح پڑھ سکتے ہین اسوقت اسقدر متروک ہوگیا تھا کہ باستثنا اُن لوگون کے جو عرب کے تعلیم یافتہ ہین ہندوستان مین بہت کم ایسے افراد ہین جو اس سے واقف ہون اسکی تعلیم بھی علے حسب المراد ہوتی ہے اور مثل دیگر علوم کے روزانہ تعلیم کا کافی وقت رکھا گیا ہے۔ خوشنویسی املانویسی بھی تقسیم اوقات مین شریک مساوی ہین۔ الحاصل کوئی مفید تدبیر ایسی نہین ہے جسکا معقول انتظام نہ کیا گیا ہو۔ ان سب کا حاصل یہی ہے کہ علاوہ کمال علمی کے دنیاوی کاروبار مین بھی کافی مہارت پیدا ہو اور ناآشنائی کا دھبہ جو علما کی شان سے بعید ہے باقی نہ رہے۔ تجربہ نے اسوقت تک یہی ثابت کیا ہے کہ علوم عربیہ کے واقف اگر دنیاوی رسمی قابلیت کا جوہر حاصل کرلیتے ہین تو اُنکی مثال بالکل غیر معمولی مثال بنجاتی ہے۔

انگریزی تعلیم جو ایک زمانے سے زیر تجویز تھی اس سال ماہ ربیع الاول سے اُسکا بھی اجرا ہوگیا۔ اگرچہ اسکی ابتدائی تعلیم ابھی اس حد تک نہین پہونچی ہے کہ قابل ذکر ہو تاہم جسقدر طلبہ انگریزی تعلیم مین داخل ہوچکے ہین اُنکی تعداد غنیمت ہے۔ یہ تعلیم بطور دوسری زبان کے رہیگی۔ جیسا کہ تعلیم انگریزی مین دوسری زبانین انگریزی کے علاوہ ہوتی ہین۔ کل

علوم عربی زبان مین تعلیم دیے جائین گے۔ انگریزی صرف ادب کی تعلیم کے ساتھ ساتھ رہے گی۔ اِسکے ساتھ کسی طالب علم پر جبر نہین کہ خواہ مخواہ وہ انگریزی دوسری زبان اپنے امتحان مین لے۔ اِس تعلیم سے اُمید ہے کہ انگریزی ادب کی تعلیم کافی ہو سکے گی۔ یہ وہی تعلیم ہو گی جو دو بڑے گروہون کو شیر و شکر بنائے گی۔ اِسی کے ہاتھ سے قومی اتحاد کی مضبوط بنیاد قائم ہو گی دہریت الحاد کا وجود معدوم ہو گا۔ اگرچہ اِس دعوی کو بہت سے حضرات حیرت سے سنین گے لیکن مین اسوجہ سے اِسکو بے تامل ظاہر کرسکتا ہون کہ فلسفۂ یونان جب تک اسلام کے دائرے مین نہین آیا خود دہری رہا اسلام ہی وہ مذہب ہی جسنے فلسفے کو بھی مسلمان بنا کر چھوڑا۔ جب تک دینی اور دنیاوی دونون تعلیمین نہین ملین حیرت انگیز ترقی کا وجود اُسوقت تک غیر ممکن نظر آیا۔ کسی علم یا زبان مین دہریت مضمر نہین ہے اگر ہے تو اسوجہ سے ہے کہ اپنے علوم سے ناآشنائی ہے۔ کیا اسلامی علوم پر کسی علم و زبان کا حملہ فلسفۂ یونان سے بڑھ کر ہو گا۔ حاشا و کلّا۔ مگر وہی اعتدالی اسلامی تعلیم تھی جسنے فلسفے کی ایک ایک مسئلے کی دھجیان اُڑا دین کیا ایسے کہنے والے بھی موجود ہین جو امام غزالی و امام رازی وغیرہ کو دہریہ کہہ سکین کیا ایسے افراد بھی پائے جاتے ہین جو علامۂ شیرازی علامۂ سید وغیرہ کو ملحد کہنے کی جرأت کرسکین۔ حاشا و کلّا۔

حضرات! دو فن یا دو زبانین یا دو قوم و ملت جب تک ایک دوسرے سے ناآشنا ہین اُسی وقت تک ہر ایک کو دوسرے سے تحاشی ہے لیکن ملنے پر ہمیشہ وہی غالب ہوتا ہے جسکی خود اپنی بنیادین مضبوط ہین۔ معاذ اللہ معاذ اللہ کیا ہم مسلمان اِس حد تک پہونچگئے ہین کہ باوجود اپنے علوم مین مہارت کے دوسری تعلیمین ہم کو ملحد منکر اسلام بنا سکتی ہین۔ اجی حضرت! جنکا ایسا اسلام ہے وہ اُنھین کو مبارک ہو۔ آپ یقین فرمائین کہ اسلامی علوم کا ماہر بجائے اِسکے کہ دوسرے علوم سے ضرر

پائے گھر کا بھیدی بنجاتا ہے اور جو جو فوائد اُسکو اِس غیر علم سے حاصل ہوتے ہین دوسرے کو اُنکا حصول ممکن نہین ہوتا۔ یورپ کے علوم و فنون مصر اور بیروت مین جس رفتار سے عربی زبان مین ترجمہ کیے جارہے ہین اُس سے ہمکو اُمید ہوتی ہے کہ یہ زبان بھی جدید علوم و فنون سے بہت جلد مالا مال ہو جائے گی۔

اب مین آپ حضرات کے روبرو اُن امور کو پیش کرتا ہون جو دارالعلوم مین تربیت سے متعلق ہین۔ جو طلبۂ شہر کے کسی حصے مین سکونت پذیر ہین اور معمولاً اوقات درس مین حاضر ہوکر تعلیم حاصل کرتے ہین اُنکے لیے دارالعلوم تعلیم کے سوا کچھ نہین کرسکتا۔ البتہ وہ طلبہ جو دارالاقامہ (بورڈنگ ہوس) مین رہتے ہین اور شبانہ روز دارالعلوم کے زیر حمایت ہین اُنکی تربیت جس طرح کی جائے ممکن ہے اسکا انتظام یہ کیا گیا ہے کہ دارالاقامہ مین دو قسم کے طلبہ اسوقت تک داخل ہوئے ہین۔ اوّل وہ جو کہ مستطیع ہین اور اپنے مصارف خود ادا کرتے ہین جنکی تین شرحین مقرر ہین پانچ روپیہ ماہوار دس روپیہ ماہوار پندرہ روپیہ ماہوار تفصیل قواعد داخلہ کے دیکھنے سے معلوم ہوگی۔ دوسرے قسم کے وہ طلبہ جو غیر مستطیع ہین اور انکا کفیل دارالعلوم ہے اُن طلبہ کی تعداد اسوقت تک معین تھی بیس سے زائد نہین لیے جاتے۔ البتہ اولوالعزم حضرات اگر اپنی طرف سے وظائف مقرر کرین اور طلبہ کو اپنی طرف سے داخل کرانا چاہین تو ممکن ہے کہ تعداد بڑھ جائے

خوان ید طعام کا یہ قاعدہ ہے کہ امیر و غریب ایک ہی دسترخوان پر بیٹھ کر کھانا کھاتے ہین ایک کو دوسرے پر کسی قسم کا تفوق اور امتیاز نہین ہوتا۔ البتہ جو مستطیع طلبہ دس روپے یا پندرہ روپے ماہوار فیس داخل کرین گے اُنکے طعام اور خوان ید طعام مین لابدی امتیازی فرق کرنا پڑے گا۔ بزرگان قوم نے جو وقتاً فوقتاً معائنہ فرمایا اور اپنی رائے ظاہر کی انمین سے بعض حضرات کا معائنہ جو عین وقت پر تشریف لائے پیش کرتا ہون اِس سے دارالعلوم اور دارالاقامہ کی فی الجملہ کیفیت معلوم ہوگی۔

معائنہ مولوی منور علی صاحب مدرّس حدیث مدرسۂ عالیہ ریاست رامپور

مین آج معہ برادر عزیز مولوی حامد شاہ مدرسۂ دارالعلوم ندوۃ العلما مین حاضر ہوا۔ جناب مولوی محمد حفیظ اللہ صاحب و مولوی محمد فاروق صاحب نے مدرسے کا معائنہ کرایا۔ اور نیز طلبہ کی جانچ کے واسطے بھی ارشاد فرمایا چنانچہ مین نے چند جماعت کے طلبہ سے مختلف مضامین دریافت کیے بعض سے تقریراً اور بعض سے تحریراً اور بعض سے ہر دو۔ تعلیم بہت اچھی پائی مدرسین محترمین کی کوشش کا نتیجہ طلبہ کی حالت موجودہ سے بخوبی ظاہر ہوتا ہے طلبہ نے جہان تک پڑھا ہے بہت اچھے ہین۔ اکثر طلبہ مین تہذیب کا برتاؤ بھی بہت اچھا تعلیم کیا گیا ہے۔ آخر مین ایک طالب علم نے اوّل رکوع سورۂ دہر کا بہت خوش الحانی سے قرأت کے ساتھ قاعدۂ تجوید سے پڑھا اُس سے نورٌ علی نور اور حظ زیادہ ہوا۔ بہرحال انتظامی حالت۔ دارالاقامہ۔ تدریس وغیرہ سب منتظم ہے۔ مجکو بڑی اُمید ہے کہ اللہ تعالے بہت جلد اس نونہال کو سرسبزی کے ساتھ تکمیل کو پہونچالے گا۔ وقد فعل۔ اللھم آمین۔ محمد منور علی مدرس درجۂ حدیث شریف مدرسۂ عالیہ ریاست رامپور۔ یکم ربیع الاول ۱۳۱۹ھ

معائنہ مولوی امتیاز علی صاحب منشنر منصف امروہہ ضلع مرادآباد

آج مجکو مقام دارالعلوم ندوۃ العلما مین حاضر ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ جناب مولانا محمد فاروق صاحب و جناب مولانا محمد حفیظ اللہ صاحب مہتمم دارالعلوم نے بکمال اخلاق معائنہ دارالعلوم و طلبہ و کتب خانہ و باورچی خانہ وغیرہ کا کرایا۔ حُسن اتفاق سے طلبا اُسوقت دسترخوان پر حاضر تھے اور کھانا کھا رہے تھے۔ یہ معلوم ہوتا تھا کہ کوئی شادی ہے اور مہمانان عزیز کھانا کھا رہے ہین۔ کھانا عمدہ۔ ظروف صاف و ستھرے ہر چیز کی

صفائی قابل تعریف تھی۔ پھر کچھ اشعار فارسی و اُردو کا ترجمہ طلبا سے کرایا اور دو شعر خود مین نے بھی پیش کیے۔ جب ترجمہ سب طلبا کا پیش ہوا تو حیرت ہوئی کہ انکا سن و سال ایسا نہ تھا کہ وہ اس عمدگی سے ترجمہ کر سکتے کچھ شک نہین کہ ایسی عمدہ تعلیم (جسکے ذریعے سے ایک مدت قلیل مین ایک معتدبہ استعداد پیدا ہو جاتی ہے) ہندوستان کے کسی مدرسے مین نہین ہوتی۔ یہ بھی بالکل صحیح ہے کہ مولانا محمد فاروق صاحب اور مولانا محمد حفیظ اللہ صاحب کا اس دارالعلوم مین ہونا سراسر خوش قسمتی دارالعلوم کی ہے۔

امتیاز علی پنشنر منصف امروہہ۔ ۲۹۔ جمادی الثانی ۱۳۱۹ھ ہجری۔

حضرات! اب مین طلباے دارالاقامہ کے اوقات شبانہ روز کو ظاہر کرتا ہون علی الصباح پانچ بجے نماز فجر اُسکے بعد نصف گھنٹہ تلاوت قرآن پاک نو بجے سے دس بجے تک ایک گھنٹہ کھانا کھانے اور دیگر ضروریات سے فراغ کار کھا گیا ہے دس بجے سے چار بجے تک اوقات درس دارالعلوم کی حاضری جسمین ایک گھنٹہ نماز ظہر کی چھٹی بھی داخل ہے۔ چار بجے سے نماز مغرب تک ورزش جسمانی بعد نماز مغرب رات کا کھانا اور اُسکے بعد مطالعہ بینی و سبق گردانی اور اُسکے بعد نماز عشا اور پھر خواب و استراحت مگران جمیع اوقات مین ایک ایسے اتالیق اور اُستاد کی نگرانی مین مذکورہ امور ادا کیے جاتے ہین جسکے دباؤ اور تہذیب و متانت سے شائستگی کا دوسرا سبق ملتا ہے۔ کل طلبا اتالیق کے ساتھ نماز پنجگانہ معینہ اوقات مین جماعت کے ساتھ مسجد مین ادا کرتے ہین۔ پانچون وقت بعد ادائے نماز اُنکی حاضری ہوتی ہے۔ اوقات طعام مین علٰحدہ حاضری لیجاتی ہے خلاصہ یہ کہ اوقات شبانہ روز مین بارہ وقت حاضری لیجاتی ہے۔ جہان تک تجربے سے معلوم ہوا اُن طلبا کی حالت شائستگی تہذیب و متانت مین بہت اچھی ہے جنکی ابتدائی تعلیم دارالعلوم سے شروع ہوئی ہے بخلاف اُن طلبا کے جو ایک آدھ سال کی تعلیم ختم کر کے دارالعلوم مین داخل ہوئے ہین۔ اور یہ ظاہر ہے اسلیے کہ خودرو درختون کی شاخ و

برگ کبھی ایسے خوشنما نہین ہوسکتے جیسے اُس باغبان کے درست کیے ہوئے درخت خوشنما ہوتے ہین جو اُس کام مین تجربہ رکھتا ہے۔

اے بزرگان قوم! دارالاقامہ کے کمرون کی حالت جو اسوقت تک رہی اور بوا ید حالت جو آیندہ رہے گی اُسکی طرف خاص توجہ دلانا چاہتا ہون۔ ندوۃ العُلما کے منصوبے مین جو بات پہلے سے آچکی تھی یہ تھی کہ ایک ایک طالب علم فی کمرہ خاص ہوگا جسمین کل آسائش کا سامان بقدر کفایت مہیا کیا جائے گا تاکہ علاوہ آسائش اور آب وہوا کی صفائی کے اخلاق کی سنجیدگی مین کوئی خرابی واقع نہ ہو۔ مگر افسوس ہے کہ جسقدر طلبا اس سال داخل دارالاقامہ ہوئے اور اُنکے لیے جسقدر آسائش کے سامان بقدر امکان فراہم ہوئے اگرچہ وہ کسیطرح دارالعلوم کی حالت موجودہ پر نازیبا نہین ہین لیکن جگہ کی کم وسعتی سرمائے کی عدم کفایت سدراہ ہوتی رہی اور بالآخر ایک ایک کمرے مین تین تین چار چار طلبہ تک کو جگہ دی گئی تاہم فروش وصفائی و دیگر ضروری سامان مین کوئی کمی واقع نہین ہوئی اور طلبائے مقیم باسائش اپنے کام مین مصروف رکھے گئے اور سال کا تعلیمی نصاب جسکی ایک فرد اس رپوٹ کے ساتھ منسلک ہی مع اپنے ضروریات کے باحسن وجوہ ختم ہوا لیکن یہ ضرور ہے کہ اگر قوم نے کافی مدد نہ دی تو آیندہ سال جگہ کی سخت دقت ہوگی اور بوجہ عدم گنجائش دارالعلوم کی جمعیت کو نقصان پہونچے گا۔ مطالعہ کے واسطے دو کمرے خاص کر دیے گئے ہین جنمین اسباق کو یاد کرنا اور مطالعہ دیکھنا شب کے لیے مخصوص ہوگیا ہے۔ اس حالت مین بھی دو دو تین تین مدرس اس امر کی نگرانی کرتے رہتے ہین کہ طلبا علاوہ مطالعہ وکتب بینی کے کسی دوسرے کام یا کھیل مین مشغول نہ ہونے پائین اور اوقات مقررہ تک اسکے سوا دوسرا کام نہ کرین۔ امتحان سالانہ نہایت حزم واحتیاط کے ساتھ لیا جاتا ہے جسکا عملدرآمد اسوقت تک اس طریق پر ہوتا رہا ہے کہ ہندوستان کے مشہور اور نامور علما خاص خاص فن مین ممتحن مقرر ہوتے ہین اور ایک معہودہ تاریخ تک

امتحان کے پرچے چھپوا کر خاص اہتمام سے سربمہر لفافے مین بند کر کے امتحان کے معتمد کے پاس بھیجدیتے ہین جو خاص امتحان کے وقت کھلتے ہین اور نگران جماعت کے روبرو تقسیم کر دیے جاتے ہین اور جوابات حاصل کر کے اسی اہتمام سے پھر ممتحنین کے پاس بھیجدیے جاتے ہین۔ اُسکے بعد نتیجۂ سالانہ شائع کیا جاتا ہے۔ اسکے علاوہ ہر سہ ماہی مین ایک ایک امتحان جانچ کا ہوتا ہے اور سہ ماہی اوّل و ثالث کے ممتحنین درجہ بدل دارالعلوم کے اساتذہ ہوتے ہین۔ البتہ ششماہی امتحان کے واسطے شہر کے معتبر علما ممتحن ہوتے ہین۔ ان امتحانون مین بلاتخصیص کل فنون کا امتحان ہوتا ہی۔

اگرچہ اس سال بھی مثل گذشتہ دو سالون کے اپنے مقررہ وقت پر حضرات ممتحنین کو اطلاع دی گئی اور نقشجات خواندگی ممتحن متعلق کی خدمت مین بھیجدیے گئے بعض حضرات نے سوالات مرتب کر کے مطبوع بھی کرا لیے۔ مگر افسوس ہے کہ عین وقت پر وبائی امراض کی لکھنؤ مین ایسی شدّت ہوئی کہ دارالعلوم مین تعطیل دے دینی پڑی اور کل طلبا کو جلد سے جلد گھر چلے جانے کی تاکید کی گئی اور وہ چلے بھی گئے۔

دارالعلوم مین ایک وسیع لائبریری (کتب خانہ) ہے جسمین ہر قسم کی کتابین علمی اخلاقی عربی فارسی وغیرہ کی داخل ہوتی ہین۔ اسوقت تک تقریباً ساڑھے سات ہزار جلدین داخل ہو چکی ہین منجملہ اُنکے تخمیناً تین ہزار جلدین صرف اس سال داخل ہوئی ہین یہ وہ ذخیرہ ہے جس سے ہم اپنے گذشتہ کارنامونکا اندازہ کر سکتے ہین اور اس سے ہمارے پیچھے آنے والون کو ہماری یادگارین نظر آئین گی۔ اگرچہ علم علم سینہ ہے لیکن پڑھنے پڑھانے مین انھین ذخیرون سے اولاً مدد ملتی ہے اور بالآخر وہی علم علم سینہ بنجاتا ہے۔ یہ کام بھی بجاے خود ایسا عظیم الشان کام ہے جسمین بڑے سرمائے کی حاجت ہی۔ ہمکو اُمید ہے کہ قوم ہماری اس ضرورت مین بھی کافی دستگیری کرے گی۔ بالخصوص اس مقام مین ہمارے مولوی عبدالغنی صاحب بہاری جنھون نے اپنے قلبی محبوب سرمائے کو

دارالعلوم کے حوالے کر دیا وہ نفیس اعلیٰ مطبوعہ مصر کتب کے دینے مین ذرا متامل نہوئے جزاہ اللہ خیر الجزا
اِس امداد کے دو طریقے ہین اوّل یہ کہ جن حضرات کے یہان قدیم کتب خانہ ہو وہ کتابون سے مدد دین دوم
یہ کہ جو صاحب کتبخانہ نہین ہین یا اپنی کتابین جُدا کرنا پسند نہین کرتے وہ نقدی امداد سے کتب خانہ
دارالعلوم کو فروغ دین۔

جن بزرگان قوم نے کتب خانے کی اسوقت تک معقول امداد فرمائی اُنکے اسمای گرامی
حسب ذیل ہین۔ مولوی عبدالرافع خانصاحب ڈپٹی کلکٹر و رئیس شاہجہانپور۔ مولانا محمد عظیم
صاحب مقیم عظیم آباد پٹنہ۔ مسکین عبدالرحیم صاحب ساکن کوچین ملک ملیبار

اسوقت تک جسقدر تجربہ ہوا نہایت خوشی سے ظاہر کیا جاتا ہی کہ دارالاقامہ کے طلبا پر
تعلیم و تربیت کا بہت اچھا اثر پڑا۔ ادنی نمونہ اُسکا یہ ہی کہ اُنھون نے ایک انجمن قائم کی ہے
جسکا نام انجمن تہذیب ہی اِسکے دو جلسے ہر ماہ مین معمولاً ہوتے ہین بلا استثنا کل طلبہ شریک
ہوتے ہین مختلف مضامین پر اپنی تقریرون اور تحریرون سے خاص اثر قائم کرتے ہین ایک ہفتہ
قبل عنوان متعین کر دیا جاتا ہی اس سے انکی یکجہتی اور اتحاد مین نمایان ترقی ہوئی۔ مہتمم دارالعلوم
یا کوئی مدرس ہمیشہ شریک جلسہ ہوتا ہی جس سے نظام جلسہ اوّل تا آخر منتظم رہتا ہی۔ اِسکی
روداد کی مطبوعہ کاپیان اسوقت بھی موجود ہین جسکے دیکھنے سے آپ حضرات کو زیادہ لطف آئیگا

آخر مین نہایت خوشی سے اسکا اظہار کیا جاتا ہی کہ دارالعلوم مین ابتک وہی طلبہ داخل ہوئے ہین
جو وسط ہندوستان کے رہنے والے اور اکثر مستطیع الحال ہین اُنمین معتد بہ تعداد اون طلبہ کی ہے جو
علما و مشائخ کی اولاد سے ہین چنانچہ سال رواں مین ستانوے لڑکے داخل دارالعلوم ہوئے ہین خاص
دارالاقامہ مین داخل ہونیوالونکی تعداد چھپن ہی۔ اکاون مستطیع اور پانچ غیر مستطیع مختلف اسباب و امراض کی
وجہ سے پینتیس طلبا خارج ہوئے۔ اسوقت تک حاضری طلبای دارالعلوم کی سو ہی جنمین طلبای
مقیمین (بورڈر) کی تعداد پچھتر ہے۔ گوشوارۂ مصارف و مداخل دارالعلوم حسب تفصیل
ذیل ہے۔

نقشۂ داخلہ وخارجہ طلبای دارالاقامہ ودارالعلوم

نمبر شمار	ماہ	داخلہ				خارجہ			
		مستطبع	غیر مستطبع	دارالعلوم	میزان کل	مستطبع	غیر مستطبع	دارالعلوم	میزان کل
۱	شوال سنہ ۱۳۱۹ھ	۱۱	×	۵	۱۶	×	×	×	×
۲	ذیقعدہ سنہ ۱۳۱۹ھ	۱۲	۲	۱۳	۲۷	×	×	×	×
۳	ذیحجہ سنہ ۱۳۱۹ھ	۱	۳	۳	۷	مدرسہ جلالیہ	×	۲	۳
۴	محرم سنہ ۱۳۱۹ھ	۸	×	۵	۱۳	۳	×	۴	۷
۵	صفر سنہ ۱۳۱۹ھ	۹	×	۴	۱۳	۱	×	×	۱
۶	ربیع الاول سنہ ۱۳۱۹ھ	۷	×	۴	۱۱	۳	×	۴	۷
۷	ربیع الثانی سنہ ۱۳۱۹ھ	۳	×	۲	۵	۵	×	۴	۹
۸	جمادی الاولی سنہ ۱۳۱۹ھ	×	×	۱	۱	×	×	۲	۲
۹	جمادی الآخر سنہ ۱۳۱۹ھ	×	×	۴	۴	×	×	۱	۱
۱۰	رجب سنہ ۱۳۱۹ھ	×	×	×	×	۱	۱	۳	۵
۱۱	میزان کل	۵۱	۵	۴۱	۹۷	۱۴	۱	۲۰	۳۵

کیفیت: غیر حاضری کیوجہ سے

گوشوارۂ آمد و صرف مدرسہ متعلقہ سنہ ۱۳۱۹ھ جو ابتدا سے غرہ محرم سنہ ۱۳۱۹ھ تا غایت سلخ رمضان سنہ ۱۳۱۹ھ جمع کیا گیا

		آمد	صرف
چندۂ رکنیت و عطیات	۱		
کتب ندوہ	۲		
زکوٰۃ	۳		
عطیہ سرکار عالی والی ریاست حیدرآباد دکن	۴		
یتیم خانۂ کانپور	۵		
بقیہ چندۂ میزبانی جلسۂ پٹنہ	۶		
رقم جسکی تفصیل نہیں ہی	۷		
میزان کل	۸		
تنخواہ ملازمین ندوہ	۹		
متفرقات	۱۰		
ڈاک	۱۱		
سفر خرچ	۱۲		
خرید کتب ندوۃ العلما	۱۳		
یتیم خانۂ کانپور	۱۴		
طبع	۱۵		
مدد خرچ وکلاء	۱۶		
سفر خرچ وکلاء	۱۷		
زکوٰۃ	۱۸		
مہانداری	۱۹		
میزان کل	۲۰		
کیفیت	۲۱		

گوشوارۂ آمد و صرف دارالعلوم بابت سال ۱۳۱۸ھ و ۱۳۱۹ھ مطابق یکم شوال ۱۳۱۸ھ تا ۳۰ شعبان ۱۳۱۹ھ

		آمد		صرف
چندۂ دارالعلوم	۱	سمت ماہی ۶ر ۶۳		
کرایۂ مکانات	۲	مال للعہ ۱۲ر		
وظائف	۳	سابعہ ۱۲ر		
وکٹوریہ سکالرشپ	۴	عہ ۰		
فیس طلبہ	۵	اعہ سابعہ ۸ر ۱۰		
فروخت کتب	۶	للعہ ۱۰ر		
خزانۂ محمدیہ	۷	سعہ ۱۲ر		
تعمیر	۸	للعہ ۸ر		
فروخت اشیای دارالعلوم	۹	اعہ ۱۰ر		
میزان کل	۱۰	سمت عاشرہ ۱۵ر ۱۰		
تنخواہ ملازمین مع ملازم مسجد و صبیتی	۱۱		۱۱	اسالعہ ۶۶
مصارف باورچیخانہ مع پسر ملازمین	۱۲		۱۲	سمت للعہ ۱۰ر ۶۴
خرید کتب و مرمت جلد	۱۳		۱۳	ماعہ ۶۳ر
تعمیر	۱۴		۱۴	الصماعہ ۶۶ر ۲
متفرقات	۱۵		۱۵	لعہ ۶۳ر
مرمت و صفائی مکان	۱۶		۱۶	للعہ ۱۳ر
لباس طلبای غیر مستطیع	۱۷		۱۷	ماسالعہ ۱۳ر
خرید اشیای دارالعلوم	۱۸		۱۸	عہ ۱۱ر
واپسی فیس طلبا	۱۹		۱۹	سہ ۲ر ۵
سفر خرچ طلبا و مدرسین	۲۰		۲۰	مال سہ ۰
طبع	۲۱		۲۱	للعہ
میزان کل	۲۲		۲۲	سمت سابعہ ۱۲ر ۶۳

عزت کی زندگی

شیخ عبدالقادر صاحب بی اے ایڈیٹر ابزرور و مالک مخزن لاہور نے
ندوۃ العلما کے آٹھوین سالانہ جلسے مین مندرجۂ بالا عنوان پر ایک نہایت
نفیس اور برجستہ تقریر کی تھی جو اس قابل ہے کہ ہر شخص اسکو توجہ اور لحاظ کی نظر سے دیکھے

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ہر شخص کے دل سے اکثر یہ دعا نکلتی ہو کہ خدا اُسے عزت کی زندگی نصیب کرے اور حقیقت مین یہ وہ دعا ہے کہ اگر اسکو شرفِ قبول حاصل ہو جائے تو دنیا بھر کی نعمتین اسمین شامل ہین۔ فقیر کو آپ سرِ راہ مانگتا دیکھ کر ایک پیسہ دیتے ہین تو وہ کہتا ہی اللہ عزت آبرو بنائے رکھے۔ جسوقت جوشِ محبت مین ماں بیٹے کو دعا دیتی ہے تو یہی کہتی ہے کہ "خدا باعزت و اقبال کرے"۔ مسلمانونمین کئی بزرگونکی دعا سحری اور نیم شبی یہوتی ہی ع محتاج برادران و خویشان نشوم۔ اس خیال مین تو ہم آپ سب شریک ہین مگر یہ ضرور ہے کہ عزت کی زندگی کا ہر شخص کے ذہن مین ایک جدا مفہوم ہے بعض لوگ تو یہ سمجھتے ہین کہ اپنے گھر مین چاہے روکھی سوکھی ملجائے چاہے ایک وقت فاقہ رہے چاہے کسی وقت پیٹ بھر کر کھانے کو نہ ملے لیکن باہر سفید پوشی اور مسرخروئی کیحالت مین جائین اور کسی کے آگے دستِ سوال دراز نہ کرنا پڑے تو اس سے بڑھ کر اور عزت کیا ہو سکتی ہے۔ انکا مسلک اُن آزاد منش حضرات کا ہے جو کنجِ قناعت مین پڑے دنیا و مافیہا سے بیخبر جسم کی فربہی یا لاغری سے بے پروا فلسفیانہ عالمِ خیال کی سیر کر رہے ہین یا اپنے مالک سے لو لگائے ہوئے ہین اور جنکا عمل اس قول پر ہے ؎

آنکس کہ بدہر نیستم نانے دارد	وز بہر نشست آشیانے دارد
نے خادم کس بود نہ مخدوم کسے	گو شاد بزی کہ خوش جہانے دارد

اسمین شک نہین کہ یہ مسلک ایک نادر مسلک ہی مگر اس راہ پر چلنے والے اور استقلال سے

چلنے والے دنیا مین بہت کم پیدا ہوتے ہین۔ فلک پیر کو کئی چکر لگانے پڑتے ہین مشکل سے کہ ایک بندۂ خدا پیدا کر سکے جو قناعت مین ایسے بلند مقام پر جاگزین ہو ؎

شیوۂ خاص ہے یہ عام نہین	جو نکمّے ہین اون کا کام نہین

عام معنی جو اِس سیدھے سادے لفظ عزّت کے ہین وہ بہت پیچیدہ ہین۔ کوئی تو یہ سمجھے بیٹھا ہے کہ صرف فلان بن فلان ہی سند عزت ہے۔ کسی کا یہ خیال ہے کہ مالدار ہونا نشان اعزاز ہے پھر اس مالداری کے معنون کے مختلف مدارج ہین۔ کسیکے ذہن مین فاقہ و فلاکش و فقرہ و فرزند و زن کی ایک کافی مقدار کو عزت کہتے ہین کسی کی راے ہے کہ ان چیزونکا کافی سے زیادہ حصّہ ملنا داخل عزّت ہے کسی کو خیال ہے کہ مکان شاندار بنوانا اسکے حصول کا ذریعہ ہے۔ کوئی جانتا ہے کہ لڑکے لڑکیون کی شادی دھوم دھام سے کرکے تمغای عزت حاصل ہوسکتا ہے کوئی ناچ رنگ کے جلسے کرکے اِس جنس کرانہا کا طلبگار ہوتا ہے۔ کوئی حکام کی خوشامد مین اِس جوہر کا متلاشی ہے اور حصول غرض کے واسطے سیکڑون ہزارون روپے حکام کے ذرا سے اشارے پر دے ڈالتے ہی چشم زدن مین زر و جواہر ہوس جاہ مین لٹا دیتا ہے۔ غرض ہر سر و ہر سودے۔ ہر کوئی اپنی اپنے حال مین مست ہو اور اپنے اپنے مرغوب طریق سے عزت کو ڈھونڈھتا رہتا ہے۔ مگر ایک پہلو عزت کی تلاش کا ہے جسکی طرف لوگون کی توجہ بہت کم ہے حالانکہ وہی عزّت ایسی ہے جو ان سب عزتون سے زیادہ بیش بہا اور زیادہ گرانقدر ہے جسکی خواہش دنیا کے چیدہ سے چیدہ حضرات نے کی ہے جو مختلف صورتون مین خدمت خلق اللہ سے حاصل ہوسکتی ہے اور جسکا نتیجہ ملکی اور قومی عزت کی ترقی ہے اِس تلاش مین خوبی یہ ہے کہ کسیکی کوششین کامیاب ہو جائین تو نہ صرف اپنا نام ہمیشہ کے لیے روشن ہو جاتا ہے بلکہ ہزارون بندگان خدا کی عزّت بنجاتی ہے جس مقدس سرزمین اور جس خوش نصیب قوم مین ہمارے ہادیٔ حق مبعوث ہوئے اُسکی خصوصیت یہی تھی کہ ملک اور قوم کی آن پر جان قربان کرنے والے

آدمی اسمین موجود تھے۔ یہ تو آپ سب نے سُنا ہوگا کہ قبائل عرب جنگجوئی مین طاق اور زبان آوری مین شہرۂ آفاق تھے اور تیغ و سنان سے اور سیف زبان سے ہر دم آمادۂ پرخاش رہتے تھے۔ ایک قبیلے کے نسبت کسی دوسرے قبیلے کے ایک فرد نے کچھ بُرا بھلا کہدیا بس وہین لڑائی کی ٹھن گئی اور برسون تلوار چل رہی ہے۔ یہ حمیت قومی اور غیرت اہل عرب مین بحیثیت قوم موجود تھی اور خاندان قریش جسنے پیغمبر عربی کی ذات کی بدولت خاندان رسالت بننے کا فخر حاصل کیا سب قبائل مین باعتبار غیرت اور حمیت ممتاز تھا۔ اور وہ سب خصائل حسنہ جنپر قریش کو زمانۂ جہالت مین بھی ناز تھا۔ اِس حبیب خدا کے پاک اور بے لوث دل مین بدرجۂ اکمل موجود تھے صرف فرق اتنا تھا کہ وہی خصائل غیرت وحمیت جنکو وہ اہل قریش جو انوار یزدانی سے بہرہ اندوز نہ تھے محض خیالی حنیف باتو پنر ظاہر کرتے تھے ذات اقدس مین بیمحل موقعون پر استعمال کی گئین گو عرب جاہلیت کی یہ ملکی اور قومی غیرت اُس حمیت سے جسکا بانی اسلام نے بیج بویا کم درجے کی ہے مگر اِس سے اتنا ضرور ظاہر ہوتا ہے کہ اہل عرب مین خدا نے یہ خصلت ودیعت کی تھی کہ ہر فرد قوم اپنی عزت کو قوم کی عزت کے ساتھ وابستہ سمجھے اور قوم کو جب گالی ملے تو سمجھے کہ اُسکی ذات کو گالی دی گئی اور قوم پر جب عتاب ہو تو سمجھے کہ وہ معتوب ہی قوم کو جو تکلیف پہونچے اُسکو اپنی تکلیف سمجھے اور قوم پر جو آفت آئے اُسکے آگے آپ سینہ سپر ہو کر کھڑا ہو جائے۔ گویا ہدف ناوکِ بیداد وہ خود ہی تھا۔ اسیطرح قوم دولتمند ہو تو سمجھے کہ اِسے دولت ملگئی قوم خوشحال ہو تو وہ سجدۂ شکر کے لیے بارگاہ خداوندی مین جُھک جائے۔ قوم کو انعام ملے تو وہ قصیدۂ مدحیہ پڑھنے کو دوڑے۔ اِس خصلت سے ہی وہ زبردست سٹیم پیدا ہوتا ہے جس سے ابتداے اسلام مین ہمارے مذہب کی کل چلانے کا کام لیا گیا۔ آپ مین سے اکثر حضرات نے کلین ملاحظہ کی ہونگی خصوصاً اہل کلکتہ کو تو زیادہ اتفاق ایسے کارخانون کے دیکھنے کا ہوا ہوگا جنمین دُخان سے کام لیا جاتا ہے اور اور کچھ نہین ریل کا انجن تو ہر ایک نے

دیکھا ہوگا کیسے ہوا کیطرح گاڑیون کو اُڑائے لیے جاتا ہے اور زمین کی طنابین پہنچ کر مغرب اور مشرق جنوب و شمال کو ایک کر دیتا ہے۔ میرے کئی رفقانے جو پنجاب سے اِس دارالسلطنت ہند تک پہلی دفعہ آئے ہین خصوصاً دُخان کی اِس بیظیر طاقت کا اندازہ کیا ہوگا۔ واقعی عقل دنگ ہوتی ہے جب آدمی یہ خیال کرے کہ ہندوستان وسیع ملک کا عرض دو دن مین طے کر لیا گیا ہے اور دوسری تاریخ کی دوپہر کو جو لوگ لاہور یا امرتسر سے چلے ہین اُنھین چوتھی تاریخ کی صبح کلکتہ مین آنکر ہوئی ہے یہ اور بات ہی کہ اب طبائع نازک ہوتی جاتی ہین اور جری جفاکش عربون کے نام لیوا اور مقلد اِس بات کو بھولکر کہ بزرگان اسلام مہینون کے سفر اونٹ جیسی سواری پر لق و دق صحرا اور بے آب و گیاہ جنگلون مین کس اولوالعزمی سے کرتے تھے اب سفر کی درازی کی شکایت کرتے ہین اور اِس زمانے کے مشہور ملک الشعرا استاد نظام دکن حضرت داغ دہلوی کے ہم آہنگ ہوکر پکار اُٹھتے ہین ؎

منزل یار دور ایسی ہے	ریل بھی جاتے چیخ اُٹھتی ہے

حسن اتفاق سے یہ شعر سفر کلکتہ ہی کی شان مین کہا گیا ہے۔ نواب مرزا خان صاحب داغ رامپور سے ایک ماہ کلکتہ تک آئے تھے اور اِس سفر کا مختصر حال اُنھون نے اپنی سلیس اور دلاویز مثنوی فریاد داغ مین لکھا ہے۔ مگر صاحبان۔ پچھلے مصرعہ مین تو حضرت داغ نے غضب ہی کر دیا ہے۔ کمبخت ریل کا کیا ہے یہ تو بادلی ہے ہر پانچ سات میل پر چیخ اُٹھتی ہے اِسکے چیخنے پر جایئے تو نزدیک ہی کونسی منزل ہے۔ مگر پھر بھی اِسکی ہمت پر آفرین ہے کہ روتی ہے چیختی ہے دود آہ بھی موجود ہے اور طوفان اشک بھی مگر پہیہ بھی کام سے نہین چوکتی۔ کالے کوسون کی منزلین اِسنے لوگون کے لیے آسان کر دی ہین اور خود جلے یا کڑھے ہمین تو منزل پر پہونچا دیتی ہے۔ مگر یہ سب کس زور پر۔ دخان کے زور پر۔ ایک ذرا دخان کم کر دیجیے یا اسکا ذخیرہ ختم ہو جائے انجن بھی کھڑا ہے اور بے سود

ہے۔ ڈھانچ موجود ہے۔ پُرزے موجود ہین۔ مگر بیکار۔ کل ہے کہ چل ہی نہین سکتی۔ کاڑیان ہین کہ ہل ہی نہین سکتین اور مسافر ہین کہ نہ روے ماندن نہ راہ رفتن اِس مشکل سے بچنے کے لیے کل کے چلانے والا کاریگر کیا کرتا ہے۔ سفر مین چلنے سے پہلے کافی سرمایہ دخان کا پیدا کر لیتا ہے پھر اُس دخان سے کام لیتا جاتا ہے۔ اور ساتھ ہی ساتھ اور ایندھن تنور مین ڈالتا جاتا ہے اور اور پانی بڑے دیگچے مین جو انجن کے اندر لگا ہوتا ہے بھرتا جاتا ہے کہ تازہ بھاپ بنتی جائے اور کل چلتی جائے بعینہٖ یہی ترکیب تھی جس سے اُس قادر مطلق حکیم ازلی نے جو تمام حکمتون کا منبع ہے عرب اور اہل عرب کی اصلاح اور پھر اُنکے ذریعہ سے تمام دنیا کی بہبود اور صلاح مذہبی اور اعلاے کلمۃ اللہ کا اہم کام لیا تھا۔ کئی لوگ تعجب کرتے ہونگے کہ ذات باری کو اگر اس زور شور کے ساتھ عرب کی اصلاح منظور تھی اور اس ملک کو اپنے ایسے برگزیدہ دوست کے زاد و بوم ہونے کا فخر بخشنا تھا تو پہلے اہل عرب کو اتنا بگڑنے ہی کیون دیا۔ اُنمین جہالت اور جنگجوئی کیون بھر دی۔ اجی آپ ہی تو یہ حالت پیدا کی کہ ایک کو دوسرے کا جانی دشمن بنایا اور پھر خود ہی ایسے اسباب پیدا کیے اور اپنا ایک ایسا برگزیدہ نبی پیدا کیا کہ اوسنے اُن دشمنیون اور جھگڑون کو مٹا دیا اور پھر فخریہ اپنے کلام مین فرمایا کنتم اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِکُمْ۔ وہ خود ہی مقلب القلوب تھا تو پہلے یہ نوبت کیون پہونچنے دی۔ ویسے تو خدا کے بھید خدا ہی جانے کہ اِن اسباب کو جمع کرنے مین کیا حکمت تھی اِس راز سے تو آگاہ وہی ذات ہو سکتی ہی جسکے حکم سے آئے دن آپکی آنکھونکے سامنے ابر و باد و برق جمع ہو کر طوفان لاتے ہین کبھی قیامت کا سماں ہوتا ہے اور بادل بھی قیامت کی سیاہی لیے ہوتے ہین اور اُنکی گرج کہتی ہے کہ مین آج ہی کے لیے ہون۔ اور بجلی کی کڑک انا البرق کہتی ہوئی دلکو دہلا دیتی ہے۔ اور درختونکی جڑون تک کو ہلا دیتی ہے اسپر ہوا اس تندی سے چلتی ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ جو فرشتے ذخیرۂ ہوا کے محافظ تھے وہ آج ہوا کی کھڑکی کھلی چھوڑ کر غافل ہو گئے یا اگر موجود

علم طبعی دان حضرات کی زبان مین اسی مطلب کو ادا کرین تو معلوم ہوتا ہے کہ دنیا بھر کی ہوا ابخرہ بنکر آسمان کو چڑھ گئی اور جہان کے سمندرون سے نئی ہوا اُسکی جگہ لینے کو دوڑی آرہی ہے اس حالت مین ضعیف القلب عورتین مارے ڈر کے گھرون مین سہمی جاتی ہین اور جانتی ہین کہ ابھی چھت پر بجلی گریگی۔ بچے ماں کو ڈرتے دیکھ کر ماں سے چمٹے جاتے ہین اور بھولی بھولی کانپتی ہوئی آواز مین پوچھتے ہین کہ "اماں جان بادلون مین کون بولتا ہے" "یہ بجلی کیا ہوتی ہے" "اماں جان اگر ہماری چھت پر بجلی آپڑے گی تو کیا ہوگا؟ ابا جان آج باہر ہی ہین خدا جانے کہان اڑگئے" مگر اس عام گھبراہٹ مین ذی ہوش جانتے ہین کہ یہ قدرت کی معمولی نیرنگیان ہین اور طوفان تھوڑی دیر مین ختم ہوجائے گا بادلون کو وہی طاقت جسنے انھین جمع کیا تھا منتشر کردے گی۔ ہوا کی کھڑکی کے فرشتے پھر اپنا کام سنبھال لین گے اور خاص پیمانے سے ناپ ناپ کر اندازے کی ہوا دنیا مین بھیجنے لگین گے اور بجلی کے پیدا کرنے کی کل کو کوئی زبردست ہاتھ کام سے روک دے گا اور مطلع کبھی مینھ برسنے پر اور کبھی بے برسے پھر صاف ہوجائے گا۔ رات پھر اپنے چاند اور ستارون کو لے کے آن موجود ہوگی۔ اور جو زندہ دل شوقین لوگ اس فضا کے عالم کو دیکھ کر گھر سے سڑک پر یا باغ مین ٹہلنے کو نکل پڑین گے۔ انھین خیال بھی نہ ہوگا کہ مطلع کی جس صفائی کا خواہ وہ اُٹھا رہے ہین اور جیسے دیکھ دیکھ کر طرحکی اُمنگین اُنکے دلون مین پیدا ہورہی ہین قدرت کی مختلف طاقتونکی کس جدوجہد کے بعد اس حالت کو پہونچا ہے۔ اسطرح ملکون اور قومونکی زندگی جب پلٹا کھانے کے قریب ہوتی ہے جب خدا اُسکے لیے ایک معتدل اور راس آنے والی ہوا پیدا کرنا چاہتا ہو تو اُس سے پہلے طوفان اور تلاطم ضروری ہوتا ہے اور اس طوفان اور تلاطم مین وہ قوتین پنہان ہوتی ہین جو ہوا کو صاف اور معتدل کردیتی ہین اور اسیطرح کامیابی کا راز چھپا ہوا تھا اُن اسباب مین جو سرزمین عرب مین اُسوقت سے پہلے پیدا ہوئے تھے

جسکا نقشہ رسول کریم کے شیدائی شہیدی نے جسکی نعتین بقبول عالم ہین اِس زبردست شعر مین کھینچکر دکھایا ہے ؎

عجم مین زلزلہ نوشیرواں کے قصر مین آیا		عرب مین شور اُٹھا جسوقت اُسکی آمد آمد کا	

حضرات! عرب مین جو بات بات پر لڑنے اور قبیلہ اور قوم کی آن پر مرنے کی عادت کوٹ کوٹ کر بھردی تھی وہ ایک بھاپ تھی جس سے دین کی کل چلانے کے لیے کام لینا تھا۔ بظاہر وہ اسباب دین کی ترقی کے مضر اور سدراہ تھے۔ درحقیقت وہی قوتین دین کی خدمت مین آنے کے بعد دین کی ترقی کے ذرائع بننے کو تھین۔ بھاپ ہی کو دیکھیے یہ کونسی سراسر نفع ہے۔ اچھی طرح استعمال نہ کیجائے تو یہی باعث ضرر بنجاتی ہے۔ ذرا ایک کیتلی یا سماوار کے سامنے جس سے گرم گرم بھاپ نکل رہی ہے اُنگلی تو رکھو فوراً جل جاتی ہے اور انجن کی بھاپ نکل رہی ہو اسکے سامنے جسم انسانی آجائے تو دم مین اُبال کے رکھدے انجن کے بڑے دیگچے کے اندر جب بھاپ ضرورت سے زیادہ ہوجاتی ہے تو اُسے ٹکڑے ٹکڑے کرکے باہر ہوجاتی ہے۔ جب یہ ایک زبردست طاقت ہی تو اسکا برتنا کچھ کھیل تو نہین ہی۔ مگر ساتھ ہی بغیر اسکے جمع کیے کام بھی نہین چلتا۔ پس خدا کی حکمت کا جب تقاضا ہوا کہ آن حضرت کی ذات بابرکات کو دین کا راستہ بتانے پر مامور فرمائے تو یہ سامان اونکے لیے جمع کیے گئے اور انھین ازل مین ہی سکھادیا گیا کہ کس خداداد حکمت سے انسے کام لے کہ وہ قوت بجاے مخالفت مین صرف ہونے کے موافقت مین صرف ہونے لگے۔ اور ایسا ہی ہوا اور وہ عادت جو عزت قوم کی حمایت کی ہر نر و مین پڑ چکی تھی وہ عزت دین کی حفاظت مین صرف ہونے لگی اور اسکا نتیجہ وہ شجاعت تھی جسمین اسلام کے پیرو دنیا مین نام کر گئے ہین۔

مین حضرات علما و مشائخ کو جو اِس عظیم الشان مجمع مین دور و دراز مقامات سے اور ہندوستان کے مختلف اطراف سے تشریف لائے ہوئے ہین مژدہ دینا چاہتا ہون کہ مجھو اُنکی کامیابی کے

آثار نظر آرہے ہین۔ مخالفت کا بادل بعض اطراف سے گھر کر آیا ہوا ہے۔ تکفیر کے فتوون کی تند و تیز ہوا چل رہی ہے اور گالیون کی بجلیان اندھا دُھند گرائی جارہی ہین۔ کوئی خاص نشانہ نہین مگر کرکے سے ہر دل دہلتا ہے کہ کہین بجلی میرے ہی نشیمن کا طواف نہ کر رہی ہو۔ لیکن قریب ہے وہ وقت کہ یہ آندھی کافور ہو جائے گی۔ مطلع مخالفت سے صاف ہو جائے گا۔ دین انور کا چاند شب چار دہم کی آب و تاب کے ساتھ چمکے گا اور سنت نبوی اور ہدایات ائمہ و بزرگان دین کے ستارے اپنے اپنے انوار کی شعاعیں پھیلائین گے اور آپ لوگون کی پیشانی کے پسینے خوشگوار نسیم کامیابی کے جھونکون سے پونچھے جائین گے۔ آپ نے بھی دیکھ لیا ہے وہ طوفان جو پہلے آپ کو دور سے ڈراتا تھا کہان ہے۔ اسکے ڈرانے کتنے کام کے آدمیون کو آپ سے جُدا کر لیا ہے۔ کیا کئی زبردست مخالف باوجود مخالفت کے خود بخود موافق نہین ہو گئے؟ کیا تائید ایزدی راستبازی اور راست روی کے سامنی کہین ٹھہرتی ہے؟ اسوقت آپ کے اجلاس پر کیا سامان برس رہی ہے۔ اسلامی جماعت مین کونسا فریق ہے جو اس مجلس مین آپ کی ہوا خواہی کا دم نہین بھر رہا۔؟ علماے کرام آپ مین موجود ہین اور علما کیسے جنکو زمانہ مانتا اور جانتا ہے مشائخ عظام ہین۔ اور مشائخ کیسے جو بڑے بڑے سجادون کے مالک اور بڑے بڑے گروہون کے سرگروہ ہین۔ پھر رؤسا یہان ہین امرا یہان ہین متوسط الحال مسلمان یہان ہین۔ انگریزی پڑھے ہوئے یہان ہین۔ پرانے رنگ کے پکے دیندار یہان ہین۔ شاعر یہان ہین۔ ادیب یہان ہین۔ واعظ یہان ہین خطیب یہان ہین۔ کونسی جماعت ہے جو یہان موجود نہین۔ اور اگر اس بات کا بھی لحاظ کر لیا جائے کہ کیفیت جلسہ دکھانے کے لیے آپ نے وسعت اخلاق سے کام لیا ہے اور ہمارے حاکمان وقت اور ہماری ہمسایہ اقوام کو اجازت شرکت دی ہے تو یہ بزم اسوقت ایسی جامع ہے کہ اسپر ایک صوفی کا وہ مشہور شعر صادق آتا ہے ؎

انچہ در جملۂ آفاق درین جا حاضر	مومن و ارمنی و گبر و نصاری و یہود		

صرف ایک سُنہری اُصول ہے جو ان سب کے پیش نظر ہے اور وہ اسی بزرگ نے جسکا ایک شعر مین نے ابھی آپ کو سُنایا ہے صاف کر کے رکھدیا ہے ؎

گر تو خواہی کہ سر صحبت ایشان یابی	خاکِ پای ہمہ شو تا تو بیابی مقصود		

صرف تواضع اور انکسار اور خالی از پندار ہونا اس بزم کے لیے پروانۂ راہداری ہے اگر کہین پندار کسی کو یہان آنے سے روک رکھے تو آپ کو پروا نہین کرنی چاہیے یہ پندار بھی جب ایک دفعہ کھٹائی مین پڑ کے نکلے تو کارآمد چیز بن سکتا ہے اور کوشش بھی ہونی چاہیے کہ بغیر اس امر کی پروا کے کہ کوئی کیا کہتا ہے ہم اپنی دُھن مین لگے رہین۔ میرا تو عقیدہ ہے کہ کوئی ذی فہم اور ذی ہوش آدمی اس صاف اور متین اصول کے فوائد سے انکار نہین کر سکتا کہ مسلمانان ہند کو ہر وقت مذہب کے اختلافات فروعی کو برطرف رکھکر مجموعی طور پر اپنی قوم کے بہبود کی کوشش کرنی چاہیے۔ اِس سے یہ مراد نہین کہ ایک فریق دوسرے کی خاطر سے اپنے مذہبی عقائد کو بدل ڈالے بلکہ صرف اتنا کہ اپنے مذہبی فرائض کو اپنے اپنے بزرگون کی ہدایت کے موافق انجام دینے کے بعد ایسے کامون مین جو سب کے لیے یکسان مفید ہو سکتے ہین جیسے کہ تعلیم دینی یا تعلیم دنیوی کا کام ہے ملکر کوشش کرین اور یہی بڑا اصول ہے جسپر عمل کرنے کی ندوۃ العلما نے کوشش کی ہے اور جسکے ذریعے سے قوم کی حیثیت ایک عزت والی قوم کی سی بنانے کا ارادہ کیا ہے اور یہی وہ جرم ہے جسکے لیے کارکنان اور شرکائے ندوہ مورد عتاب ہو رہے ہین۔ مگر میرا جو کچھ ذاتی تجربہ اور مشاہدہ ایسے بدیہی اصولون کے مخالفون کا ہے وہ یہی ہے کہ چند نیک نیت اور دیانت دار اختلاف کرنے والون کو چھوڑ کر ایسی مخالفت محض کم فہمی کا تقاضا نہین ہوتی بلکہ ذاتی اور نفسانی اور دنیاوی عداوتین اکثر اس مخالفت کے پردے مین ظاہر کیجاتی ہین اور دل مخالفت کرنے والون کے اُنکو ہر وقت ملامت کر رہے ہوتے ہین

کہ کس کام مین لگے ہوئے ہو۔ مین جانتا ہون کہ ندوہ کے متعلق بھی اُن لوگون مین سے اکثر کی جو اپنے آپ کو باعتبار دینداری اُسکے مخالف ظاہر کرتے ہین یہی کیفیت ہوگی۔ کوئی دلون کے بھید کہہ سکے تو بتا دے کہ اُنھین لوگون کے دل ندوے کے کام کی نسبت کیا گواہی دے رہے ہین گو وہ اِسے مُنہ سے دین کو بگاڑنے والی اور ایمان کی دشمن جماعت کہدین ؎

ہوا ہے جب سے شہرہ اس علاوی دین ایمان کا	کوئی دل چیر کر دیکھے عقیدہ ہر مسلمان کا

اور فرض کیجیے کہ میرا خیال صحیح نہ بھی ہو اور وہ لوگ دل سے یہ سمجھتے ہون کہ آپ گم کردہ راہ ہین تو آپ کا کیا نقصان ہے۔ آپ کو تو اپنے دل مین تسلی ہے کہ آپ نے خوب دیکھ بھال کر کے یہ راستہ اختیار کیا ہے اور آپ تو نیک نیتی سے قوم کی بہتری اور عزت دنیوی واُخروی کے لیے سعی کر رہے ہین۔ پھر کسی کے بُرا کہنے کا آپ پر کیا اثر پڑ سکتا ہے

عشق تا خام ست با شد بستۂ ناموس و ننگ	پختہ کاران جنون را کے حیا زنجیر پاست

آپ نے کل پختہ کاران جنون کا وعظ سنا ہے کس استقلال سے کل رات کے جلسہ کے فاضل صدر نشین نے اپنی پُر مغز اور لاجواب تقریر مین اپنے خیالات ظاہر فرمائے اور کس زور سے کہدیا کہ اگر کوئی ان سیدھی اور عام فہم باتون پر بھی ہمین ٹیڑھا بیان سنائے تو اُس سے ہم ڈرتے بھی نہین۔ کلمۂ حق کی تبلیغ کرنے والے ہمیشہ سے مورد آلام و مصائب ہوتے آئے ہین۔ اب تو پتھرون اور ڈھیلون سے گذر کر زبانی سب وشتم ہی رہگیا ہے کیونکہ پتھر دنیے سرکار کے قانون کا مضبوط ہاتھ روکنے والا ہے۔ مین آپ کو یقین دلاتا ہون کہ مجھے مولانا عبدالحق صاحب حقانی کے رات کے وعظ کو سُنکر نہایت مسرّت ہوئی اور مجھ اکیلے کو کیا ہوئی سارا جلسہ مسرور تھا۔ ہر چہرے سے یہ پایا جاتا تھا کہ وہ اُس وعظ کو نہایت قدر کی نگاہ سے دیکھ رہا ہے کیونکہ اُس وعظ کو سُنکر یہ امید پڑتی تھی کہ ندوہ کی بدولت اہل اِسلام کو پھر ایسے علما ملین گے جو مسلمانون کو میدان ترقی مین پیچھے ہٹانے کے

بجاے جسکے لیے علما بدنام ہوچکے ہین آگے لیجانے کو تیار ہونگے اور تنگ خیالی کے بجاے وسیع خیالی کی بنیاد ڈالین گے. بجاے یہ سوچنے کے کہ کسقدر چیزون کو حرام کر دیا جائے اور کتنے لوگون کو اسلام سے خارج کر دیا جائے اسپر غور کرین گے کہ کتنی چیزون کو حلال کرنا ممکن ہے اور ایسے مساعی سے کام لین گے کہ جنسے مسلمان دنیا مین معزز اور کامیاب اور عاقبت مین سرخرو ہو جائین. شاید کوئی اس جلسے کو دیکھ کر کہدے کہ مسلمان کیا فی الحال معزز نہین ہین؟ یہ شان. یہ شوکت. یہ اچھے اچھے کپڑے. یہ بڑے بڑے عمامے. یہ نئی نئی وضع کی ٹوپیان کہین لیس کی اور کہین پھندنے دار. یہ ایک خوشحال اور معزز قوم کے افراد نظر آتے ہین یا غیر معزز کے؟ تو مین یہ جواب دونگا کہ ذرا اس آئینہ خانے سے باہر نکلکر چشم کو بہر تماشا وا کیجیے اور اسی جلسہ گاہ کے گرد و نواح مین مسلمانون کے مکانات پر نظر ڈالنا شروع کیجیے ہر طرف جو ٹوٹی اور بے چراغ جھوپڑی نظر آئے گی وہ مسلمان کی ہوگی. جاڑے کے باوجود اگر کوئی برہنہ تن نظر آئے گا تو وہ مسلمان ہوگا. سڑی لنگوٹی باندھے ہوگا تو وہ مسلمان ہوگا. قلیل مزدوری والی محنت کرتا ہوگا تو وہ مسلمان ہوگا. علم انگریزی سے بے بہرہ ہوگا تو مسلمان ہوگا. علم دین سے بے خبر ہوگا تو مسلمان ہوگا. تو ہاتھ سے کھرا ہوگا تو مسلمان ہوگا. پریون کے سالے والی اور مسحور عورتون سے حالات مستقبل پوچھنے والا ہوگا تو مسلمان ہوگا. کسی جھنڈے کو پوجتا ہوگا تو مسلمان ہوگا.

کیون صاحب ان حالات کے ہوتے مسلمان دنیاوی حیثیت سے یا دینی حیثیت سے فخریہ کہہ سکتے ہین کہ وہ اسوقت ایک معزز قوم ہین اور عزت کی زندگی بسر کر رہے ہین؟. کوئی منصف مزاج آدمی ہماری اس حالت مین یہ دعوے نہین کر سکتا اور اگر کرے تو وہ قوم کو دھوکے مین رکھنا چاہتا ہے یا خود بیچارہ قابل رحم ہے اور دھوکے مین ہے. کون کہہ سکتا ہے کہ یہ مسخ ہوئے ہوئے چہرے جو ہر شہر کی گلی کوچون مین افلاس زدہ اور قحط مین دبے ہوئے مسلمانون مین نظر آتے ہین. یہ کند شدہ ذہن یہ عقلین جنپر پردے

پڑے ہوئے ہین اُن اسلاف کے اخلاف کی ہین جنھون نے کیا باعتبار فتوحات ملکی و مالی اور کیا باعتبار علمی و دینی چین سے لیکر اندلس تک نور ہی نور پھیلا دیا تھا ۔

فخر سب بیجا ہین اُنکے قوم ہی جنکی ذلیل	فخر و عزت کے مٹا کر سب نشان آئے ہین ہم

قومی عزت سے شخصی عزت حاصل ہونے کی مثال پوچھو تو اپنے حکمرانون کو دیکھو جس ملک مین ایک انگریز چلا جائے ساری قوم اور حکومت برطانیہ اُسکے جان و مال کی حفاظت کی ذمہ دار ہو جاتی ہے اور اسلیے انگریز دنیا کے ہر حصے مین جہان اُنکی سلطنت نہین بھی پہونچی یون اکڑ اکڑ کے چلتے ہین جیسے وہانکے قلعون پر بھی انگریزی جھنڈا لہرا رہا ہے اسی اعتبار سے انگریز خواہ غریب بھی ہو صاحب عزت اور صاحب اعتبار گنا جاتا ہے چین کے تازہ ہنگامے کا قصہ آپ اکثر انگریزی اور دیسی اخبارات مین دیکھتے رہے ہونگے سارا جھگڑا کس بات پر اُٹھا صرف اسی پر کہ عیسائی پادریون کو اذیت پہونچی اُنکی قوم بلکہ قومین اُنکی امداد کو آن موجود ہوئین ۔ یہ دوسری بات ہے کہ ایسا کرنے مین اُنکی ملکی اغراض تھین ۔ صاحب یہ فتوحات تو انعام ہے جو اُنکو اس ہمدردی قومی کا ملتا ہے اسیطرح قومی ذلت سے اگر شخصی ذلت کی مثال پوچھو تو اوس حقارت مین ملتی ہے جس سے ہندوستانی دنیا بھر مین اسوقت دیکھے جاتے ہین کوئی نہین دیکھتا کہ ہندوستانیون مین بھی ایسے ایسے آدمی نکلے ہین جو اگر یورپ مین ہوتے تو یورپ کے لیے بھی مایۂ ناز ہوتے ۔ کوئی نہین دیکھتا کہ ہندوستان کے شرفا بھی اپنی وضع کی اچھی شائستگی رکھتے ہین جو موجودہ تہذیب اور روشنی سے بہت قدیم ہے ۔ کوئی نہین پوچھتا کہ ہندوستانیون مین اسوقت سلطنت برطانیہ کے زیر سایہ ایسے ایسے بڑے تاجدار رہتے ہین جو اگر فرنگستان جیسے آزاد ملک مین خود مختار ہوتے تو دنیا کی طاقتون مین شمار ہو سکتے ۔ کوئی نہین خیال کرتا کہ اُن تاجدارون کے ماتحت بعض بعض جگہ اس دل و دماغ کے مدبر ہین جو اگر کسی قدردان علاقے مین ہوتے تو اُنکی سیاسی لیاقت کی دھوم مچ جاتی ۔ کوئی نہین سوچتا کہ انھین ہندوستانیون مین اچھے اچھے

مالدار اور ذی جاہ اور بالیاقت رئیس موجود ہین جو انگلستان کے امرا کے طبقے سے منا سبت رکھتے ہین صرف للاکثر حکم الکل پر عملدرآمد ہے۔ اِن سارے معزز طبقات کے اشخاص کا شمار اگر ہزارون تک ہی تو جہلا اور غربا اور گداؤن اور ناشائستہ لوگونکی تعداد لاکھون کیا چیز ہے کرورون تک پہونچتی ہے اور ان کرورونکی عادات و اطوار کے نقصون کو دیکھ کر غیر قومین ہندوستانیونکی حالت کا اندازہ کرتی ہین اور اگر ہندوستان کے لوگ بحیثیت قومی دنیا مین اسوقت معزز ہوتے تو یہ جونت نئی دلشکنی کے صدمے اُٹھانے پڑتے ہین اور ہر طرف سے یہ سننا پڑتا ہے کہ اِس نوآبادی سے ہندوستانیون کو نکالدو۔ اُس علاقے مین نہ گھسنے دو۔ یہ پیش نہ آتے اور بدقسمتی سے ان لوگون مین جنکے نکالنے کے روز افریقہ مین اور آسٹریلیا مین احکام صادر ہوتے رہتے ہین یا جنکے حقوق سے بے پروائی کیجاتی ہے۔ بہت سے مسلمان ہین اور گو وہ مسلمان خوشحال مسلمان ہون گو وہ خوش خور ہون خوش پوش ہون۔ خوش عمامہ ہون۔ یہان والونکی شامت اعمال اُنھین بھی نیچے گھسیٹ لیجاتی ہے۔ قوم کی عزّت سے ہر فرد کی خواہ وہ بذاتہ باکمال یا لائق یا ذی وجاہت نہ بھی ہو عزت بنتی ہے اور قوم کی ذلت سے ہر فرد کی خواہ وہ اوج کمال پر پہونچ جاوے عزّت بگڑنے کا اندیشہ رہتا ہے آپ دیکھتے ہین کہ مسلمان ایشیا مین افغان خصوصاً آجکل بہادری مین شہرت رکھتے ہین اور گو اُنمین سے ہر ایک دلیر اور شجاع نہ بھی ہو پھر بھی ہر شخص دیکھ سکتا ہے کہ اُنکا رعب لوگون کے دلون پر کسقدر ہے کسی سے زیادتی بھی کر بیٹھین تو وہ چپ ہو رہتا ہے برخلاف اِسکے ہندوستان کے بعض حصون کے باشندے بالعموم ایسے نحیف اور دُبلے پتلے اور کمزور ہوتے ہین کہ گمان ہوتا ہے کہ ہوا کے جھوکون سے اُڑ جائینگے اور دوسرے اُنکو کمزور مار کھانے کی نشانی سمجھتے ہین تو لوگ اُنکو اُسی نظر سے دیکھتے ہین جس سے اُنکی جماعت کو دیکھا جاتا ہے۔ دور کیون جاتے ہو اپنے مذہب کے پیشواؤن کی مثال کو دیکھو۔ خلفاے راشدین تمام دنیا کے

تبختر سے کنارہ کش رہنے کے باوجود جو ایسا رعب داب رکھتے تھے جو بعد مین مسلمان بادشاہون کو بھی باہمہ فروشان شاہنشہی نصیب نہین ہوا۔ اُسکا بھید کیا تھا؟ وہ خود بڑھتے تھے اپنے ہمراہیون کو بڑھانے کے لیے اور اُنکی جمعیت کا متفقہ اثر یہ تھا کہ وہ چاہے سادے کپڑے پہنکر بھی لشکر کی سر لشکری کو نکل پڑین اُس لشکر اور لشکر کے ایک ایک فرد کا ہی ایسا رعب تھا کہ لوگ اُنکے نام سے کانپ جاتے تھے اور دوسرے بادشاہون مین سے اکثر ایسے ہوئے جو خود تو بڑھے ایسے کہ دنیاوی جاہ و جلال مین معاذ اللہ خدائی کے دعوے کرنے لگے اور رعایا کی خبر گیری نہ کی رعایا بجاے عزت کے بے عزتی کی زندگی بسر کرنے لگی نتیجہ کیا ہوا۔ گو اُنکے نکلنے پر فرمانین پھکتی تھین طبل جنگ بجتے تھے۔ ہاتھی قطار در قطار نکلتے تھے نقیبون اور چوبدارون کا گروہ ایک طرف محافظون اور علم بردارون کا فریق ایک طرف سمند ناز ایک طرف اور جولان و ترکتاز ایک طرف مگر کوئی مرعوب نہین ہوتا تھا کیونکہ ہر شخص جانتا تھا کہ فوج مین بندگان زر بھرتی ہین۔ بہادری اور جفاکشی کم ہوتی جاتی ہے شجاعت کی روح اور اسکے تازہ رکھنے کے اسباب جاچکے ہین اور صرف ایک نقل باقی ہے۔ بادشاہ سلامت تو زرق برق اور فوق البھڑکی مین خاصے تھیٹر کے تماشے کے بادشاہ بنے ہوئے ہین اور فوج دیکھین تو چیتھڑے پہنے ہوئے ہے۔ وہی مثال ہوتی تھی جیسے بعض وحشی حبشی اقوام کے سردارون کی سواری نکلتی ہے آپ نے سنا ہوگا کہ افریقہ مین اب تک بہت سی وحشی قومین آباد ہین۔ گو مسلمانون نے شمالی افریقہ کی تاریکی کو بہت کچھ رفع کیا اور بعض باہمت اہل اسلام وسط افریقہ مین بھی علم محمدی گاڑ آئے اور گو اب فرنگی پادریون اور فرنگی حکومتونکی کوششون سے سواحل جنوبی و مغربی و مشرقی پر تہذیب کا دور دورہ ہونے لگا ہے تاہم اسمین کلام نہین کہ انسان کی اس حالت کے جسمین وہ بہائم کے قریب قریب ہے جیسے نمونے افریقہ کے بعض حصون مین اسوقت تک ملتے ہین اور کہین نہین نظر آتے۔ اِن وحشیون کے

سردار جسوقت کسی دوسری قوم سے لڑنے نکلتے ہین تو اُسکی عجیب کیفیت ہو قوم کی قوم برہنہ یا برہنہ کے قریب اور ایک سردار صاحب ہین کہ سر سے پانون تک سجے ہوئے ہین یہان ذرا سجاوٹ کی تعریف ذہن نشین کر لیجیے۔ یہ ہمارے ہان کے زردوزی کپڑے رشمین قبا یمین اور طلائی ٹوپی وہان میسر نہین کسی شیر یا چیتے کی کھال پس پشت لٹک رہی ہے۔ سیاہ ماتھے پر کوئی بھدا سا سرخ ٹیکا لگا ہوا ہے جو عجب سماں دکھا رہا ہے۔ آستینون پر نیلے نیلے داغ یا حلقے سوئی سے چھید کر اور اُسمین نیل یا سُرمہ بھر کے بنا لیے ہین۔ جانورونکی کھوپریان اور ہڈیان لیکر ایک کنٹھ مالا سی بنائی ہے وہ گردن مین ڈالے ہوئے ہین اور کوئی بھدا سا ہتیار لیے اُڑے آتے ہین گویا کہ ایک بیل دمان ہین کہ جس قلعے کے دروازے کو ٹکر لگائین گے توڑ ہی ڈالین گے۔ مقابلہ اگر کسی مہذب قوم سے ہوتا ہے تو خواہ چند ہی مہذب سپاہی ہون سردار حبش اور گروہ حبش پر بے اختیا ہنس دیتے ہین۔ اُنکی نظر مین نہ لشکر کی وقعت ہو نہ سر لشکر کی۔ وہ جانتے ہین کہ بندوق کی ایک آواز مین یہ سب لوگ فرر ہو جائین گے اور جسکو گولی لگ جائے گی وہ ادھر اُدھر دیکھے گا اور حیران ہو گا کہ کیا لگا اور کہان لگا صرف یہ محسوس کرے گا کہ جان نکلی جاتی ہے اور دوسرے ایسے وحشت زدہ ہونگے کہ بندوق چلانے والون کو زبردست ساحر جان کر فوراً سر اطاعت نمین پر رکھ دین گے۔

یہ ہے حالت اُن قومونکی جو ذلت سے نکلنے کی کوشش نہین کرتین یا نہین کر سکتین شائستہ اور معزز اقوام کے سامنے آتے ہی یون صفحۂ ہستی سے مٹ جاتی ہین جیسے آفتاب کی چمک صبحکی شبنم اور کُہرے کے دم مین دھوئین اُڑا دیتی ہے ہمین عبرت حاصل کرنی چاہیے اور عزت کے راستے ڈھونڈھنے اور ہر فرد قوم کی تکلیف کو محسوس کرنا سیکھنا چاہیے ورنہ اپنا بہ حیثیت قومی انجام معلوم ہے

سنبھلو اگر نہ رہنا یہان اسطرح پڑے گا	بھیل اور گونڈ جیسے بے نام و نشان ہین

یہ بھی کوئی عزت کی زندگی ہے کہ (مفلسون اور قلاشون کا تو کیا ذکر) ہمارے متوسط طبقے مین لوگونکی ایسی حالت ہو کہ بیمار ہون تو دوا کے لیے خرچ نہ ہو اور دوا کے لیے خرچ بن پڑے تو حکیم کی فیس نہ ملے۔ اٹھین اور گرتے پڑتے کسی پرانی وضع کے مخیر بزرگ کے مطب تک پہونچین اور دست سوال دراز کرین کہ "حکیم صاحب ذرا کھانسی کی گولیان تو عنایت کیجیے گا" کوئی پوچھے کہ کھانسی کی گولیان حکیم صاحب کے ہان کیا مفت آتی ہین؟ آخر انکے دام لگے ہین۔ آپ ویسے تو بڑا مانین اگر کوئی کہے کہ مانگتے ہو اور اصل یہ ہے کہ مانگ رہے ہو خیر یہ بھی سہی کہ پرانا خیال چلا آتا ہے کہ حکیم کے علاج مین اثر ہی جب ہوتا ہے کہ بے طمع ہو یہ تو بتایئے کہ کئی دفعہ آپ چاہتے ہین کہ حکیم صاحب مشورہ بھی مفت ہی دیدین اور گھر پر بھی منت خوشامد سے ہی آجائین اگر وہ کوئی بامروت حضرت ہین تو آجائین گے مگر اتنا تو سوچو کہ آخر وہ کیمیا بناتے ہین۔ آپکا کیا حق ہے کہ ہمیشہ اُنکی خدمات مفت مانگتے رہیے۔ کیا یہ عزت کی زندگی ہے؟ کہ لڑکے کو مکتب مین لیجاؤ اور میانجی سے کہو کہ اس لڑکے کو حضور کی شاگردی مین دیتا ہون اسے اپنا خادم تصور کیجیے اور درس سے مستفید فرمایئے پوچھو کہ میانجی کو کیا دیا کروگے؟ اجی یہی عید بقرید کے عیدی کے پیسے کبھی تیوہار کے دن کی روٹی اور سپارہ ختم کرنے کے بتاشے۔ ارے میان علم ایسی دولت ہے کہ اُسے ایسے سستے دامون لینا چاہتے ہو۔ یہ بھی کوئی عزت کی زندگی ہے کہ سرکاری یا امدادی یا اسلامی مدرسے مین لڑکے کو داخل کرنے لے گئے اور ساتھ ہی داخلہ اور فیس کی معافی کی درخواست دیدی۔ اعتراف کرنا پڑتا ہے اور ندامت کے ساتھ اعتراف کرنا پڑتا ہے کہ ہمارے پنجاب مین جو انگریزی مدارس سے مسلمان طلبا نکلتے ہین اُنمین ایک بڑا حصہ ایسے طلبا کا ہے جو تعلیم تو نہ پا سکتے اگر سرکار نے جوبلی کے موقع پر مسلمانون کے لیے خاص وظائف نہ مقرر کر دیے ہوتے اور اگر سرکار بعد مین اُنکو بحال نہ رکھتی۔ انھین دنون مین پھر تجدید میعاد وظائف کی درخواست کی فکر تھی کہ گورنمنٹ پنجاب نے اُنکی توسیع بلا میعاد منظور فرمائی جسپر بیحد اظہار

شکر گزاری کیا گیا - اِس حالت مین تو ایسی امداد مغتنمات سے ہے -
مگر کیا قوم بہت دیر تک ایسی رعایتی امداد سے فائدہ اُٹھا سکتی ہے بغیر اسکے کہ اسکی عزت پر دھبہ لگے - ان دنون مین جو مسلمانونکی پولیٹکل انجمن قائم کرنے کی تحریک بعض اطراف مین ہو رہی ہے اور اُسپر مختلف مضامین لکھے جا رہے ہین اُنمین ایک مضمون ہمارے پنجاب کے لائق اور زبردست مضمون نگار مولوی محمد شاہ دین صاحب بیرسٹرایٹلا کے قلم سے نکلا ہے اُسکی ایک بات یہان خصوصیت سے قابل ذکر ہے - اُنھون نے اس خیال کی جو بعض دلون مین جاگزین ہین تردید کی ہے کہ سرکار انگریزی مسلمانون کے ساتھ خیرات کے طور پر انکو غریب اور بیکس اور واجب الرحم سمجھ کر کچھ رعایتین کر رہی ہے - اور یہ ثابت کرنا چاہا ہے کہ اگر کہین کبھی مسلمانون سے کچھ خاص سلوک کیا جاتا ہے تو اِسکی متقاضی وہی ملکی اور سیاسی حکمت عملی ہوتی ہے جسکے سبب بعض دفعہ مسلمانون سے بھی نہایت قلیل تعداد والی جماعتون کے ساتھ خاص سلوک کیا جاتا ہے - اِس سلسلے مین اُنھون نے ایک مردانہ فقرہ لکھدیا ہے اور اِسی کیطرف مین نے اوپر اشارہ کیا ہی اُس فقرہ کا یہ مطلب ہے کہ اگر سرکار ہمین محض خیرات کے طور پر بغیر اسکے کہ ہم مستحق یا قابل ہون عہدے وغیرہ دیتی ہے تو للہ اِس خیرات کو اج بند کردے کیونکہ ہمیشہ خیرات کھانے والے لوگون مین عزت اور حمیت کا تخم باقی نہین رہتا اور انکی زندگی عزت کی زندگی نہین رہ سکتی جسکا کوئی بھلا آدمی خواہان ہو سکے بلکہ ایسا جینا ہو جاتا ہے جس سے مرجانا بہتر ہے یہی وجہ تھی کہ پیغمبر عرب نے نسل سادات کے لیے زکوۃ لینے کی ایسی سخت ممانعت کردی تھی حضور علیہ الصلوۃ والسلام چاہتے تھے کہ اُنکی رگون مین وہی خون ہاشمی دوڑتا رہے اور اُنکے دلون مین وہی قریش کی عزت موجزن رہے جسکے ذریعے سے دنیا مین ایک بھونچال آگیا تھا - گو مسلمان اپنے عروج سے گرے اور اُنکے ساتھ سادات بھی خستہ حال ہوئے مگر کیا سبب ہے

کہ سادات کی بزرگی اسوقت تک مسلمانونمین مسلمہ رہی مگر ہمارے ہی ہمسایہ ہندؤنمین برہمنوکی قوم کی وہ عزت و شان مٹ گئی جو برہما کے منہ سے نکلے ہوئے لوگون کے شایان تھی اسلئے کہ سادات مین تو کچھ خیرات کھانے پر آتر آئے مگر بہت سے اپنی آن سنبھالے رہے مگر برہمن آریاورت کے اوبار کے دنون مین علم کی تلاش۔ دنیا سے کنارہ کشی۔ لوگونکی ہدایت جیسے اہم کامونکو چھوڑکر محض بندۂ شکم ہوگئے۔ اب جہان کہین برہمن بڑھے بھی تو اُس حالت مین کہ خیرات خوری کا زہر جو اُنکے قومی جسم مین سرایت کرنے لگ گیا تھا ابھی پورا کام کرنہین چکا تھا کہ بعض ہمدردون کو خبر ہوگئی اور اُنھون نے وہ عادت ترک کردی ہمت سے کام لینا شروع کیا اور بجای روباہ شکل کیطرح پڑا رہنے کے اور دومردن کے شکار کا انتظار کرنے کے ملازمت اور اُسکے ذرائع کے حصول مین شیر درندہ بن گئے جس قوم کو اُبھرنا ہو جس قوم کو قوم بننا ہو جسکو ہم چشمون مین عزت حاصل کرنا ہو اُسکو خیرات کھانے سے پرہیز کرنا چاہیے خیرات کی کئی قسمین ہوتی ہین۔ لوگ عموماً یہ سمجھتے ہین کہ خیرات مانگنے کی صرف وہی صورت ہے جیسے گدایان راہ نشین ہاتھ پھیلا کر بھیک مانگتے ہین۔ نہین صاحب اسکے سوا بھی صورتین ہین۔ جب آپ کسی لکھنے والے کے پاس جاتے ہین اور اُسکو کہتے ہین کہ ایک مضمون تو لکھ دو اور اُسے کچھ نہین دیتے تو یہ بھی ایک صورت بھیک کی ہوتی ہے لکھنے والون کو اکثر ایسے حضرات سے سابقہ پڑتا رہتا ہے۔ آئے کہ صاحب ذرا ایک گھنٹہ بھر کی تکلیف کیجیے گا۔ ایک مضمون لکھوانا ہے۔ آپ کا نام سنا ہے۔ آپ سے بہتر کون لکھے گا۔ آپ قومی ہمدرد ہین۔ ذرا تکلیف فرمائیے۔ عہ رکرو کہ مطلق اپنے فرائض سے فرصت نہین اور وہ رہے جاتے ہین اس مروت کو کہان تک کوئی نباہے مگر سُنتے ہی نہین اگر کوئی پوچھے کہ صاحب آپنے مضمون لکھوایا تو کچھ معاوضہ محنت بھی دے آئے تو فرمائین گے اُٹھ۔ اگر دام دے کے ہی لکھوانا ہوتا

تو ہندو کہنے والے تھوڑے تھے کہ ہم مسلمان کو ڈھونڈھنے جاتے۔ اگر اتنا بھی ہو سکے تو یہ قومی ہمدردی کے دعوے کیا ہین" کوئی ان بندگان خدا سے اتنا تو پوچھے کہ بھائی قومی ہمدردی مین دنیا بھر کے ذاتی کامون کا تو کوئی ٹھیکہ دار نہین ہو سکتا۔ آپ کبھی کسی درزی سے بھی جا کر کہتے ہین کہ ذرا ایک کرتا تو ہمین مفت سی دینا۔ جوتے والے سے بھی کہتے ہین کہ جوتا تو خدا واسطے بنا دینا۔ اسمین شک نہین کہ اس ملک کے دیہات اور قصبات مین اتنا رواج ہے کہ بٹن گر گیا درزی سے کہا" خلیفہ ذرا یہ بٹن ٹانک دینا" خیر وہ نیچ ہو کر ٹانک دیتا ہے۔ مگر اس بات کے امتحان کے لیے کہ آپکا حق ہے کہ اتنا کام بھی دوسرے سے لے مزد کا لین ذرا کلکتے کے کسی انگریز ٹیلر ماسٹر سے جا کر یہ فرمایش کیجیے دیکھیے کس تواضع سے پیش آتا ہے۔ ارے بھائی جب چھوٹے چھوٹے پیشہ وروں کے کام کے لیے اُجرت مقرر ہے تو اہل علم اور اہل قلم کی یہ کیون بیقدری ہے کہ حضرت ذرا ٹھہریے ایک خط لکھتے جائیے اب آپ چاہے ضروری کام کو ہی جا رہے ہون۔ یا تو بیٹھ کر آدھ گھنٹے مین ایک بڑے میان سے حقیقت سنو اور پھر لکھ دو اور یا یہ سُن لو" آجکل انگریزی جو پڑھ گئے ہین دماغ ہی نہین ٹھکانے رہا۔ کیا ذرا سی بات تھی مُنہ پھیر کر چلدیے"

میری رائے مین اگر حکیم صاحب سے امراض جسمانی کے علاج کے لیے دوائی مفت مانگنا اصل مین خیرات مانگنا ہے خواہ وہ اپنی سرچشمی سے خندہ پیشانی سے ہی دین تو امراض روحانی کے ازالے کے لیے خیراتی شفاخانون کے بھروسے رہنا انتہا درجے کی ذلت کی نشانی ہے۔ یہ تو آپ کو حضرات علمانے کل سے اپنے وعظون مین وضاحت سے بتا دیا کہ آپکی روحین مریض ہو گئی ہین اور جیسے کہ وہ مرض جو اندر ہی اندر گھن کیطرح کہا جاتا ہے اور خبر نہین ہوتی کہ مرض کیا ہے صعب ترین امراض ہوتا ہے اسی طرح روحانی مرض مین یہ اور مصیبت ہے کہ ہم آپ اسمین مبتلا ہین مگر اُس سے آگاہ

نہین - یہ بھی آپ سن چکے کہ اِسکے ازالے کے نسخے حکیم ازلی کے تجویز کیے ہوئے
ہین وہ ایک جامع کتاب مین رکھے ہوئے ہین جسے قرآن مبین کہتے ہین اِسکے ساتھ
سب سے بڑے اور سب سے آخری روحانی طبیب کے تجربے چند کتب مین درج
ہین جنھین حدیث کہتے ہین - اِسکے علاوہ اور بڑے بڑے نامی حکماے روحانی نے
اپنے معلومات کو بعض جلدون مین ذخیرہ کیا ہے جنھین کتب تفسیر و فقہ کہتے ہین اور
انکے جاننے والے اور پڑھنے والے اور سمجھنے والے اِسوقت مین علما ہین آپ ہی
انصاف سے کہیے کہ آپ آجتک اُنکے خیراتی شفا خانون سے ہی دوا پاتے رہے
ہین یا آپ نے کوئی محکمہ طب روحانی کا جاری کیا تھا جسکے لیے کوئی مستقل سرمایہ
مقرر تھا جس سے یہ ڈاکٹر تنخواہین پاتے تھے جس سے یہ عمدہ عمدہ اور بڑی بڑی قرابادین
اور طب اکبر خریدتے تھے جس سے یہ نئی نئی ترکیب کی دوائیان تیار کرتے تھے کہ ہر مزاج اور
آب و ہوا کے لیے انھین ادویہ کی ایک خاص ترکیب ہو - جب آپ خیرات سے نافع
رہے تو انکے دواخانون مین بھی وہی کچھ رہا جو خیراتی شفا خانون مین ہو سکتا ہے
وہی بڑے حکیم جی کے دو ایک نسخے - تین تولہ سنا، اسہال کی ضرورت والے کو بھی وہی
اور اسہال مین مبتلا کو بھی وہی - وہی میزان الطب اور طب احسانی وہی ہاضمہ کا چورن
اور نزلے زکام کی حلاف - اجی حضرت تھوکون سے کہین بڑے پکتے ہین جبتک
آپ کڑاہی مین رد نہ ڈالین -

انگریزی خیراتی شفا خانون سے جو آجکل تمام شرفا اور ذی فہم لوگ جو علاج
انگریزی کے مداح بھی ہین متنفر ہوئے جاتے ہین - کیا باعث ہی - یہی کہ اسمین دوا
تک خراب ملتی ہے - ڈاکٹر سے نسخہ لکھواتے ہین اُسکو نسخہ لکھنے اور مشورہ دینے
کی فیس ملتی ہے یا سرکار سے وہ اسکی اعلے تنخواہ پاتا ہے اور دوکان سے جاکر
گران قیمتون پر دوائی خریدی جاتی ہے - خیراتی شفا خانے مین آپ جانتے بھی ہین

کیا ہوتا ہے۔ آیئے وہان کے دوائی خانے کی آپ کو سیر کرائین۔ یہ یاد رہے کہ کلکتہ کو نظیر نہ دیجیے یہ تو دارالسلطنت ہی۔ اِسکے تو ہر محکمے مین حکومت کی شان کا کچھ نہ کچھ پرتو ہوگا کسی موضع یا قصبہ کے دوائی خانے کو لیجیے۔ ایک ٹوٹی سی الماری مین چند شیشیان دھری ہین۔ دو ایک مین سڑی سی کونین ہے۔ ایک مین انٹی فیرین ہے مگر امتداد زمانہ سے خراب ہوچکی ہے کہین دو چار سفوف اور دو چار مرہم ہین ایک بڑی بوتل مین ایک چیز پڑی ہے جسے ایکوا پیورا کہتے ہین۔ اِس نام سے گھبرائے ہین اسکے معنی ہین صاف پانی۔ اطبا کا ہر ملک اور ہر زمانے مین یہ خاصہ رہا ہے کہ معمولی چیزون کے لیے بھی بڑے بڑے نام تجویز کرتے ہین تاکہ مریض انکو عام چیزین سمجھ کر نظر حقارت سے نہ دیکھے۔ ہٹی اگر کسیکو دین گے تو لکھین گے اصل السوس۔ سولفٹ تجویز کرین گے تو بادیان۔ اسی طرح انگریزی مین ڈاکٹر بجاے واٹر کے ایکوا بولتے ہین۔ مگر خیراتی شفا خانون مین بعض دفعہ یہ پانی تک صاف نہین ہوتا۔ ایک دفعہ جو بھر کے رکھا دیر تک بوتل کو دوبارہ نہین بھرا گیا۔ یہ سچ ہے مگر آپ ہی کہیے آپ کو شکایت کا کیا حق ہے۔ اجی جب مفت مانگتے ہو تو دینے والے کی مرضی جیسی چیز اُسکا دل چاہے آپ کو دے آپ کا کیا اجارہ ہی کہ دست سوال بھی دراز کرین اور یہ بھی کہین کہ آلے بھی ہر طرف سے قورمہ اور پُلاؤ اور چرب نوالے۔ ہان اگر چرب نوالے چاہتے ہو تو ہمت سے کام لو اپنی ضرورتون کے لیے آپ سامان بہم پہونچاؤ اور معزز قومون مین شمار ہو اِس ندوۃ العلما کا مقصد ہے کہ ہمارے روحانی امراض کے ازالے کے لیے حکمای حاذق کی ایک جماعت پیدا کرے ایک ایسا مدرسۂ اطبا قائم کرے جسکے پڑھے ہوئے مستند سمجھے جائین اور مریضون کے دلون مین اُنپر بھروسہ پیدا ہو کیون کہ علاج کے کامیاب ہونے کے لیے مریض کے دل مین حکیم کی عزت اور قدر و منزلت

موجود ہونا لازم ہے۔ اُن معالجون کے ہاتھ مین نئے اور پُرانے زمانے کی کتابونکا ایک معقول مجموعہ ہو۔ اُنکی دوائیان نئے اور پُرانے اجزا کی جامع ہون۔ اونکے آلات جرّاحی اور مرہم دونون زمانون کے تجربون کا نتیجہ ہون۔ اوراس سازو سامان کے ساتھ وہ مصروف علاج قوم ہون۔ دیکھین تو پھر ہم کیون نہین اُبھرتے پس شرط ہی تو اتنی کہ معزز قومون کے پہلے اصول پر مضبوطی سے کاربند ہوجاؤ اپنی مدد آپ کرو۔ اپنے علاج کے اخراجات آپ برداشت کرو اور اپنے بڑونکی لاج رکھ لو کیونکہ وہ ایسے زمانے مین "عزت کی زندگی" بسر کرگئے ہین جبکہ دنیا مین بہت کم لوگ اِس فقرے کا مفہوم سمجھتے تھے۔

قصیدۂ عربیۂ مولوی عبد الجبار صاحب عمر

نسم الاناسی کان ذا طیران	متفرقا عن شبکۃ الحتمان
کل البریۃ للمنیۃ مرکب	ذو الفقر فیہ والغنی سیّان
لفس ان رضیت بذا رجحت وان	لم ترض کانت عند ذا بھوان
قد عاش فی الدنیا ملوک حقبۃ	بلذائذ النعمات والریحان
عمروا قصورا للثواء وشیدوا	زانوابھا بعجائب الالوان
وبنوا ربوعا شامخات حیرت	اھل العقول وزمرۃ الاعیان
غرسوا حدائق عابقات اتحفت	بفواکہ وشقائق النعمان
جمعوا العساکر والخزائن سطوۃ	صالوا علی القریات والبلدان
باتوا بقینات وخمر مسکر	ونھارھم قد ضاع بالعدوان
فعلوا بما شاءوا ولما یتقوا	بطش الالہ القاھر الدیان
لما اتاھم صوت موت بغتۃ	خابوا وقد خروا علی الاذقان

لم يبق من افواجهم ومتاعهم ... شئ ولا طلل من البنيان
دنيا هموا والدين صناع كلاهما ... خسروا بانفسهم من الطغيان
اين الذى قد جاء موسى عنده ... بلطائف الآيات والفرقان
اين الجنود وملكه وسلاحه ... قد اغرقوا بالخزى فى الطوفان
قد تب عاد فى مهود دفعة ... بالريح والتدمير والخذلان
فالموت حق ليس منه مخلص ... ليس البقاء لعالم الامكان
ان الدوام لذات رب خالق ... حى وقيوم عظيم الشان
فتأهبوا يا اخوتى لمماتكم ... ورحيلكم من ذا المقام الفانى
كم من زمان قد صرفتم فى الخنا ... وغرامكم بالغيد والغزلان
كم من متاع قد اضعتم فى الهوى ... ومعازف النغمات والنسوان
ربما شغفتم بالمهاة وثغرها ... ورميتموا باللحظ والاجفان
اين الغرام عزام دين محمد ... نفى الحسان ونيل الاكوان
اين اشتغال بالحديث وفقهه ... اين انقياد اوامر القرآن
داء الجهالة والبطالة قد سرى ... فى الطبع والاعضاء والابدان
مرض النفاق وفرقة وتشتت ... باد وحال القوم كالسكران
ان قام منهم واحد لهداية ... ونصيحة الاصحاب والاقران
وسعى لاصلاح الانام مجاهدا ... لرضا ورب الخلق والرحمان
كذبت عليه وافترت وتقولت ... حسدا وحقدا عصبة الشيطان
فى كل يوم سعيهم ان يطفئوا ... نور الهدى والبارق الربانى
والله يدفع مكرهم وخداعهم ... ويعين اهل الحق بالبرهان
لا ان قامت ندوة العلماء ... لاشاعة الاسلام والعرفان

برزت لتعليم الكتاب وسنة ... المختار من عرب ومن عدنان
انى اريتها مثل بحر زاخر ... حصباءه كجواهر الليجان
هى روضة فيها مطاعم حكمة ... من تحتها الانهار للايقان
فيها فواكه الفة ومودة ... تلتذ منها انفس الجيران
فيها منابر لؤلؤ وزبرجد ... ليقوم فيها واعظ الخلان
فيها طيور ساجعات بالهدى ... والعلم والتعليم والايمان
يا اخوتى قد كان فيها ربحكم ... ونجاتكم من زحمة الخسران
فتفكروا فى بدءكم ومآلكم ... وتهيئوا للرشد والاحسان
وتجنبوا زيغ الشقاق فانه ... يفضى الى الحرمان والاشجان
ما كان قوم قط نال مرامه ... فى حالة البغضاء والشنآن
بل فاز قوم واصلوا رحامهم ... وتوافقوا بالروح والجثمان
قد كانت الاعراب قبل بنيتنا ... مثل البهائم سيما السرحان
بغضاء هم مابينهم كانت كما ... بين المياه وشعلة النيران
بنت اذا ولدت لهم وأدوابها ... لم يحسنوا ابدا الى الولدان
اثم انهماك بالقمار ومسكر ... والفسق والهذيان والبطلان
طلعت عليهم بغتة شمس الهدى ... فازالت الظلمات باللمعان
نزلت عليهم رحمة من ربهم ... واتى رسول اشرف الانسان
فهداهم وانحو الفلاح بجذبه ... فنجاهم من ورطة الخسران
فتألفت ارواحهم وقلوبهم ... قد اصبحوا كالسقف والجدران
يا حبذا خلق النبى وحبه ... للناس مثل الام للولدان
نفسى فداء الهاشمى محمد ... نور الحنادس مهبط القرآن

يا ليتنا كنا رأينا المصطفى ... وبريقه نروى صدى الظمان
بتراب نعليه اكتحلنا اعينا ... بضياءه يتلالأ القمران
اين الرسول وصحبه وجنوده ... والمعجزات ووجهه النوران
اين الذى لقى النبى وزاره ... واشتف من فيضانه الريان
ان النبوة والرسالة قد خلت ... والوحى منقطع بذى الاحيان
قد غاب عنا نور خد محمد ... غشيت ليالى البعد والهجران
لكنكم يا اختى لا تقنطوا ... من قربه ولقائه الريان
تصلون يوما عنده ببشارة ... تجدون فيه حلاوة اللقيان
ان غاب عنا وجهه وجماله ... فالدين باق لم يغب بزمان
دين قويم صادق ومصدق ... قد جاءنا بالحق والبرهان
اعجاز هذا الدين حير عصبة ... الحكماء والعقلاء فى يونان
وفصاحة القران اعجز دائما ... فصحاء كل القوم والبلدان
فلذلك الاعجاز يبقى لائحا ... ابدا ويبهر سائر الاديان
فتعلموا علم النبى وفقهه ... وتشبثوا بالمسلك الحقان
والسعى منكم واجب لحصوله ... واطاعة المختار والرحمان
صحب النبى واهله وجنوده ... اهل الحديث واخذ والقران
الله يصلح فعلنا وكلامنا ... ويزيل داء الذنب والعصيان
ويوفق الرب الكريم لقومنا ... بمحبة الاصحاب والاخوان
ويزيدهم عزا ندوة العلماء ... ويديمها بالمجد والسلطان
وظلالها يمتد اقطار الدنا ... حتى تشيب مفارق الغربان

وظائف کی ضرورت

خدا کے فضل سے دارالعلوم کے ابتدائی درجے کامیابی سے چل رہے ہین اسکی تعلیم و تربیت کی عمدگی اگرچہ اس اعتبار سے کہ وہ ہنوز ابتدائی حالت مین ہے اس قابل نہین ہے کہ اسکو بطور نتیجہ کامیابی کے ملک کے سامنے پیش کیا جائے لیکن طرز تعلیم کی خوبی اور مدرسین کی محنت شاقہ کی وجہ سے چند دنون مین اسکی شہرت ملک مین پھیل گئی ہے اور ہر طرف سے طلبہ چلے آتے ہین اسکے کھلنے سے پہلے یہ خیال کیا جاتا تھا کہ عربی پڑھنے والے کہانسے آئین گے تعلیم کا رخ دوسری طرف پھر چکا ہے مگر خدا کا شکر ہے کہ باوجود ان قیود و شرائط اور بے سروسامانی کے ابنای ملک مین سے ایک سو سولہ طالب العلم دارالعلوم مین تعلیم پا رہے ہین اور بہت قلیل معاش کے لوگون نے بھی اپنے اوپر تنگی اُٹھا کر اپنے بچون کو یہان بھیجدیا ہے اور اُنکی خورد و نوش کی کفالت کر رہے ہین۔ اگر دارالاقامہ مین وسعت پیدا کی جائے اور طلبہ کو کثرت سے وظائف دیے جائین تو امید ہے کہ اسقدر طلبہ پڑھنے کو آئین جنکا صحیح اندازہ اسوقت نہین ہوسکتا۔ اب بھی بہت کثرت سے طلبہ آتے ہین اور اسوجہ سے واپس کردیے جاتے ہین کہ اُنکے وظیفہ کا کوئی انتظام نہین ہوسکتا مسلمانونکی حالت یہ ہی کہ انکا اکثر حصہ افلاس اور تنگدستی مین مبتلا ہی۔ اتنی استطاعت نہین رکھتے کہ اپنے صرف سے اولاد کو تعلیم دلاسکین وہ اسکے خواہشمند ہوتے ہین کہ تعلیم و تربیت کے انتظام کے ساتھ اُنکے مصارف خورد و نوش کا بار بھی دارالعلوم اُٹھائے اور دارالعلوم مین کمی سرمایہ کی وجہ سے اتنی گنجائش نہین ہی کہ کثرت سے طلبہ کو وظیفہ دیے جائین ابھی تک کوئی شکل اسکے مستقل سرمائے کی نہین نکلی۔ جیسے مدرسین ہم چاہتے ہین اُنکے رکھنے کے لیے معقول سرمایہ چاہیے درسگاہین ہونی چاہئین مختصر یہ کہ دارالعلوم کا سرمایہ خود اسکی ضرورتین نہین پوری کرسکتا چہ جائیکہ اس سے وظائف دیے جائین۔ تاہم اسوقت بیس وظیفہ دارالعلوم سے دیے جاتے ہین اور جسقدر دیے جاتے ہین وہ اسکے سرمائے کے دیکھتے ہوئے بہت ہین۔

اِس بات کی سخت حاجت ہی کہ جنکو خدا نے مقدرت دی ہے وہ منجملہ مصارف کثیرہ کے حسبۃ للہ ایک دو وظیفہ کا صرف بھی گوارا فرمائین تاکہ علما اور شرفا کی اولاد جو بے استطاعتی کیوجہ سے جاہل رہی جاتی ہی انکے صرف سے پڑھ کر انکے واسطے صدقۂ جاریہ بنین اور مسلمانون مین پھر اُسی شان کے علما پیدا ہون جنکے دیکھنے کو ہماری آنکھین ترستی ہین اور انسے اسلام کا بول بالا ہوا ور وہ دقتین رفع ہون جو اسوقت پیش آرہی ہین۔ اگر کبھی کسی واعظ کی ضرورت پڑتی ہے تو ایسے نہین ملتے جو اپنی زور تقریر اخلاق حسنہ اور مصلحت اندیشی سے لوگونکے دلون مین جگہ پیدا کرین۔ مدرسین کی ضرورت پڑتی ہے تو تمام ہندوستان مین تلاش کیا جاتا ہے اور برسون مین بھی کامیابی نہین ہوتی اور مفتیونکا تو نام ہی نام ہی ایسے حضرات کہان ہین جو ان نئی نئی پیچیدگیون کو جو آجکل پڑ رہی ہین حل کرین اور مسلمانونکو مخمصے سے نجات دلائین حقیقت یہ ہی کہ کہنے کو تو واعظون اور مدرسون اور مفتیونکی کچھ کمی نہین مگر بسیار نویسے کا مضمون نہین صادق آتا ہے۔ اگر مسلمانون کو اس بات کی حاجت ہی کہ انکے اخلاق درست کیے جائین اور شریعت کے احکام سکھائے جائین اور انکے دنیوی کاروبار کی پیچیدگیون کو سُلجھایا جائے تو وہ خود غور کرین کہ ایسے دارالعلوم کی کسقدر حاجت ہی اور وظائف دے کر طلبا کو کارآمد بنانے کی کتنی ضرورت ہی۔

وظیفۂ اعانت کی مقدار پانچ روپیہ ماہوار ہے جس سے مصارف سکونت وخورد ونوش وغیرہ پورے کیے جاتے ہین۔ مقدار ایسی نہین ہے جسکو ہمارے روسا خوشی سے انگیز نہ کرسکین ایسی تقریبین کثرت سے ہوتی رہتی ہین جنمین ہزار ہا روپیہ ایک دو دن مین اُڑا دیا جاتا ہے پھر اس سے نہ دینی فائدہ کے توقع ہوتی ہی نہ دنیوی نیکنامی حاصل ہوتی ہے۔ اور یہین تو ہم خرما و ہم ثواب کا مضمون ہے دنیا مین بھی نیکنامی اور آخرت مین خداوند برحق کی خوشنودی اور حضور سرور عالم صلعم کا تقرب اِس سے بڑھکر کون دولت ہی ہمت اور توجہ چاہیے ؎ ہمت اگر سلسلہ جنبان شود ۔ مور تواند کہ سلیمان شود

اِسوقت تک جن حضرات نے وظائف مقرر کیے ہین انکی یہ مہربانی بہت شکرگزاری کے قابل ہی ان حضرات مین

سب سے پہلے ہم امیرالامرا ناصرالاسلام خان بہادر شیخ بہاءالدین صاحب سی۔ آئی۔ اے وزیراعظم

جونا گڑھ کا ذکر خیر کرتے ہین جنھون نے دو وظیفے عنایت فرمائے ہین اور آپکی توجہ اسی پر موقوف نہین ہو بلکہ دارالعلوم کے قائم ہونے سے پہلے تلور روپیہ سال ندوۃ العلما کو دیتے تھے اور دارالعلوم کے کھلجانے پر ۱۸۹۸ء سے درسگاہ کی تعمیر کے لیے عنایت فرمائے جو اُنکے نام سے تعمیر کیگئی ہے اور اب دو وظیفے دیے ہین اللہ تعالے انکے مراتب مین روز افزون ترقی اور اسکے ساتھ ہی اس سے زیادہ توجہ کرنے اور مدد دینے کی توفیق عنایت فرمائے۔

نواب وقار الملک بہادر مولوی مشتاق حسین صاحب رئیس امروہہ بھی ندوۃ العلما کو ابتدا سے مدد دیتے رہے ہین اور تین سال سے ایک وظیفہ عنایت فرماتے ہین آپنے امروہہ مین جس محبت سے وفد ندوۃ العلما کا خیر مقدم کیا تھا وہ ہمیشہ ارکان کو یاد رہیگا۔ مولوی حکیم سید علی صاحب ناظم عدالت پرگنی علاقہ حیدرآباد دکن صاحب فضل و کمال اور علم دوست بزرگ ہین۔ آپ بھی ابتدا سے مبلغ ۱۵ روپیہ اس مد مین عنایت فرما رہے ہین۔ مولوی شاہ منیر الدین احمد صاحب رئیس اسلامپور ہمارے ندوہ کے سچے ہوا خواہ اور معین الندوہ اسلامپور کے سکریٹری نوجوان فاضل اور بہت باہمت رئیس ہین۔ آپکا ذکر نیز پچھلی کارروائیون مین ہوتا رہا ہے اور جو بیش بہا مدد آپنے ابتک دی ہے اس سے ہمارے ارکان واقف ہین دو سال سے آپ بھی ایک وظیفہ دیتے ہین اور اسکے علاوہ مد وظائف مین چندہ کے طور پر معتدبہ رقم فراہم کرکے بھیجتے رہتے ہین۔ مولوی عبدالباری صاحب عظیم آبادی تاجر کلکتہ اور قاضی محمد سعید صاحب رئیس کوٹلور نے بھی ایک ایک وظیفہ اس سال مقرر فرمایا ہے علاوہ ان حضرات کے اور جن لوگون نے اس مد مین روپیہ دیا ہو ان سب کے واسطے ہم دعا کرتے ہین کہ اللہ تعالے انکو دین و دنیا مین شاد و آباد رکھے۔ اس موقع پر ہم اپنی انجمن کے رکن خان بہادر حاجی شیخ قادر بخش صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ فیض آباد کے عطیہ کا ذکر کرنا ضروری سمجھتے ہین شیخ صاحب نے دو سو روپیہ سال کی آمدنی کی جائداد دارالعلوم کے طلبای غیر مستطیع کیواسطے اپنی جائداد موقوفہ مین سے علیحدہ کردی ہے یہ فیاضی باعتبار استقلال سرمایہ کے بہت مسرت اور دلی اعتراف اور سچے شکرگزاری کے قابل ہے۔ خداوند کریم ان حضرات کو اجر خیر دے اور دوسرے مسلمانونکو توفیق نیک۔ آمین۔

فہرست کتب موجودہ دفتر ندوۃ العلما لکھنؤ

اسمای کتب	قیمت بلحاظ کاغذ عمدہ	قیمت بلحاظ کاغذ رسمی	کیفیت
حصہ دوم روداد سال اول	۷ر	۰	اسمین ترمیم نصاب درس کے متعلق علما کی تقریرین درج ہین۔
روداد سال دوم	۱۲ر	۱۰ر	جلسہ دوم ندوۃ العلما منعقدہ لکھنؤ کی مفصل کیفیت ہے۔
تنظیم نظام التعلم والتعلیم	۰	۱۲ر	اصلاح طریقہ تعلیم پر مولانا شاہ محمد حسین صاحب الہ آبادی کا نہایت نفیس رسالہ ہے۔
مضامین مخلسہ	۳ر	۰	مولانا عبدالحق صاحب دہلوی اور مولوی حبیب الرحمن خانصاحب شروانی رئیس بھیکن پور وغیرہ کی تقریرین ہین۔
مضامین اربعہ	۸ر	۶ر	اسمین مولوی محمد شبلی صاحب نعمانی مولوی اعظم حسین صاحب خیرآبادی مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب اور مولوی محمد ابراہیم صاحب مرحوم کی تقریرین ہین۔
روداد سال سوم مع ضمیمہ	۱۴ر	۱۲ر	اسمین جلسہ سوم منعقدہ بریلی کی مفصل کیفیت درج ہے۔
تجویز دارالعلوم	۳ر	۲ر	اسمین وہ مضامین اور تقریرین ہین جو اہل الرای اور اہل قلم نے دارالعلوم کے متعلق بھیجی تھین۔
روداد سال چہارم	۱۶ر	۱۴ر	اسمین جلسہ چہارم منعقدہ میرٹھ کے مفصل حالات ہین۔
علمائے سلف	۱۶ر	۰	نہایت محنت اور تلاش سے علمائے سلف کی زندگی کے حالات کو مولوی حبیب الرحمن خانصاحب رئیس بھیکن پور نے مرتب کرکے جلسہ چہارم مین پیش کیا تھا۔
البیان	۱ر	۰	نواب سید علی حسن خانصاحب رئیس بھوپال کا مضمون جو جلسہ چہارم مین پیش ہوا تھا۔
روداد سال پنجم	۴ر	۰	اسمین جلسہ خاص منعقدہ کانپور کے حالات درج ہین۔
مقاصد وضوابط ندوۃ العلما	۳ر	۳ر	اسمین مختصر طور پر ندوۃ العلما کے تمام مقاصد تفصیل وار اور اسکے قواعد وضوابط درج ہین۔
ارشاد الکملا۔	۳ر	۰۲ر	اسمین مولوی حفیظ اللہ صاحب نے ان شکوک کا جواب بدلائل قرآن وحدیث واقوال وافعال ائمہ دیا ہے جو ندوۃ العلما کے طرز عمل پر وارد کیے گئے ہین۔
البرق اللامع والنوار الساطع		۱ر	علمائے مدینہ منورہ اور علمائے ہندوستان کا فتوی ندوہ کی حقانیت کے ثبوت مین ہے۔
القول الفصل فی الحق والباطل		۱ر	اسمین نہایت سنجیدگی سے ندوہ کی ضرورت اور عظمت کو ثابت کیا گیا ہے۔
روداد سال ششم	۱۶ر	۰	اسمین جلسہ ششم منعقدہ شاہجہان پور کی مفصل کیفیت درج ہے۔
روداد سال ہفتم	۰	۱۲ر	جلسہ ندوۃ العلما منعقدہ عظیم آباد پٹنہ کی مفصل کیفیت۔
ضمیمہ روداد سال ہفتم	۰	۲ر	پٹنہ کے جلسہ مین چند نظمین پیش ہوئی تھین وہ درج ہین۔
ندوۃ العلما کی ضرورت	۰	۱ر	مولوی حبیب الرحمن خان صاحب شروانی پٹنہ کے جلسہ مین یہ مضمون پیش کیا تھا۔
نابینا علما	۰	۲ر	نہایت محنت اور تتبع سے علمائے نابینا کے حالات کو قلمبند کرکے مولوی حبیب الرحمن صاحب نے پٹنہ کے جلسہ مین پیش کیا تھا۔ اسکو علمائے سلف کا دوسرا حصہ سمجھنا چاہیئے۔
روداد سال ہشتم حصہ اول	۱۰ر	۸ر	جلسہ ندوۃ العلما منعقدہ کلکتہ کی مفصل کیفیت درج ہے۔
روداد سال ہشتم حصہ دوم	۱۴ر	۱۲ر	اسمین ندوۃ العلما اور دارالعلوم کی بدولت ہی جو کلکتہ کے جلسہ مین پیش ہوئی تھی اور اخیر مین شیخ عبدالقادر صاحب اڈیٹر آبزرور کی پیفر تقریر ہے جو کلکتہ مین بیان کی تھی۔

مقاصد ندوۃ العلما

ندوۃ العلما کے پانچ مقصد ہین (۱) ترقی تعلیم (۲) طریقۂ تعلیم کی اصلاح ضروری (۳) درستی اخلاق (۴) رفع نزاع باہمی (۵) اہل اسلام کی بہبودی عام اور یہ طے شدہ امر ہے کہ ہمکو امور سیاست مدن سے تعلق نہو گا

ہر ایک مقصد کے مناسب عملی تجویزین قرار دیگئی ہین جنکا اجرا مسلمانونکی حالت موجودہ کیلیے نہایت ضروری اور اُنکی دینی و دنیوی ضرورتون کے پورا کرنیکے لیے کافی ہین۔ اگر فضل ایزدی اُنکے جاری کرنے اور قائم رکھنے مین مؤید ہوا تو قوم کو اس سے فوائد کثیرہ حاصل ہونگے جنکا اجمالی اندازہ حسب مندرجۂ ذیل ہی (۱) ترقی اسلام (۲) دہریت اور الحاد کی بیخکنی (۳) علمای باکمال کا موجود ہونا (۴) احکام شرعیہ کی پابندی (۵) خلاف شرع رسوم اور اسراف سے بچنا (۶) صنعت و تجارت کی ترقی (۷) حسب ضرورت زمانہ مفید مسائل اور اختراعات جدیدہ کی تحقیق (۸) برباد کن نزاعون اور جھگڑونکا موقوف ہو جانا اور مسلمانون کا معاش اور معاد کی اصلاح مین مشغول ہونا۔

ندوۃ العلما کی رکنیت کے قواعد حسب مندرجۂ ذیل ہین

(۱) علمای کرام جنکو ندوۃ العلما کے ساتھ ہمدردی ہو اور تحریر یا تقریر کے ذریعے سے اُسکو مدد دیسکتے ہون وہ جہان ہون اور جس حال مین ہون ندوۃ العلما کے رکن سمجھے جائینگے (۲) ہر دیندار مسلمان ندوۃ العلما کا شریک سمجھا جائیگا بشرطیکہ کم از کم عام مصارف ضروریکے لیے سالانہ دیتا رہے اور عطیے کی مقدار ہر شخص کی مقدرت اور فیاضی پر موقوف ہی۔ (۳) ارکان ندوۃ العلما کے فرائض حسب مندرجۂ ذیل ہین (الف) احکام شرعیہ کا پورا احترام کرنا (ب) باہمی اتحاد اور ارتباط کو بڑھانا (ج) ندوۃ العلما کے مقاصد و اغراض کے انجام دہی مین پوری کوشش کرنا (۴) روداد جلسۂ سالانہ ارکان ندوۃ العلما کو بلا قیمت دیجائے گی اور جلسۂ عام مین تجویز پیش کرنے اور پیش شدہ تجویزون پر رائے دینے کا حق ہوگا اور جلسۂ انتظامیہ مین ممبری کیواسطے منتخب ہو سکینگے بشرطیکہ پوری ہمدردی اور دلچسپی ندوۃ العلما سے رکھتے ہون اور رکنیت جلسۂ انتظامیہ کے فرائض ادا کر سکتے ہون (۵) ارکین کو وہ کتابین جو رکنیت سے پہلے شائع ہو چکی ہین پوری قیمت پر اور سال رکنیت کی کتابین باستثنای روداد کے نصف قیمت پر بھیجی گی

ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینہون عن المنکر

روداد

اجلاس نہم ندوۃ العلما

منعقدہ

۶-۷-۸ رجب سنہ ۱۳۲۰ھ مطابق ۹-۱۰-۱۱-اکتوبر سنہ ۱۹۰۲ء

بمقام امرتسر پنجاب

حسب ایمای

مجلس انتظامیہ ندوۃ العلما

محمود المطابع پنور میں باہتمام محمود علی چھاپی گئی

فہرست مضامین روداد اجلاس نہم ندوۃ العلما منعقدہ امرتسر پنجاب

نمبر	مضمون	صفحہ
۱	دیباچہ	۱
۲	کیفیت انتظام اجلاس نہم۔	۸
۳	اجلاس اوّل	۱۴
۴	تقریر شیخ غلام صادق صاحب رئیس امرتسر	〃
۵	روداد ندوۃ العلما بابت سال ہشتم	۲۱
۶	روداد سال ہشتم پر مولوی حبیب الرحمن خان صاحب رئیس بھیکن پور کی راے	۳۵
۷	ایضاً شیخ عبدالقادر صاحب بی۔ اے ایڈیٹر ابزرور لاہور کی راے	۳۶
۸	ترکیب بند شمس العلما مولوی محمد شبلی صاحب نعمانی ناظم سررشتۂ علوم و فنون حیدرآباد	۲۸
۹	اجلاس دوم	۴۳
۱۰	مضمون مولوی محمد حبیب الرحمن خان صاحب رئیس بھیکن پور	〃
۱۱	تبریک تاجپوشی ملک معظم دام ملکہ	۶۸
۱۲	جلسۂ عام	۶۹
۱۳	اجلاس سوم	۷۰
۱۴	قصیدۂ عربی مولوی شیخ محمد صاحب انصاری یمانی نزیل بھوپال	۷۱
۱۵	تجویز انسداد رسوم قبیحہ	۷۴
۱۶	اجلاس چہارم	۸۴
۱۷	کارروائی دارالعلوم ندوۃ العلما بابت سال ہشتم۔	〃
۱۸	خلاصۂ تقریر حکیم امین الدین صاحب بیرسٹر ایٹ لا شاہ پور	۹۱
۱۹	مضمون مولوی محمد شاہ صاحب وکیل امرتسر	۹۲
۲۰	اجلاس پنجم	۱۰۱
۲۱	ندوۃ العلما کی ضرورت پر شمس العلما مولوی محمد شبلی صاحب نعمانی کی تقریر	۱۰۲
۲۲	اجلاس ششم	۱۱۱
۲۳	تقریر شیخ عبدالقادر صاحب بی۔ اے ایڈیٹر ابزرور لاہور "تاثیر فغان"	۱۱۶
۲۴	تقریر ابوالوفا مولوی ثنا اللہ صاحب مولوی فاضل امرتسری	۱۲۸
۲۵	تجویز شکریہ ہز ہائنس نواب صاحب بہاول پور دام اقبالہ	۱۴۵
۲۶	جلسۂ خاص	۱۴۶
۲۷	مختصر السداد رسوم قبیحہ۔	۱۴۷
۲۸	گوشوارۂ آمد و صرف ندوۃ العلما بابت سال ۱۳۱۹ھ ۱۳۲۰ ہجری	۱۵۱
۲۹	گوشوارۂ آمد و صرف دارالعلوم بابت سال ۱۳۱۹ھ ۱۳۲۰ ہجری	〃
۳۰	فہرست ارکان قسم اوّل	〃
۳۱	فہرست ارکان قسم دوم	〃
۳۲	فہرست عطیات سال نہم	〃
۳۳	فہرست چندۂ اعانت جلسۂ نہم	〃
۳۴	فہرست چندۂ دارالعلوم	〃
۳۵	فہرستہای چندۂ وظائف و سالی و خزانۂ محمدیہ وغیرہ	〃
۳۶	فہرست کتب عطیہ برائے کتب خانہ	〃
۳۷	فہرست چندۂ میزبانی جلسۂ نہم	〃
۳۸	گوشوارۂ آمد و خرچ میزبانی جلسۂ نہم	〃
۳۹	فہرست چندۂ آمدۂ مابعد بابت سال نہم و رقوم چندہ جو بلا تفصیل آئے ہین۔	〃
۴۰	فہرست اخبار و رسائل جو دفتر ندوہ مین آتے ہین	〃
۴۱	ضمیمۂ روداد جلسۂ نہم۔	〃

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علی النبی الکریم

وبہ نستعین

در منزل توحید کسی را راہ ست	کز منزلت ختم رسل آگاہ است
گنجینۂ لا الٰہ الا اللہ را	مفتاح محمد رسول اللہ است

صلے اللہ علی سیدنا ومولانا محمد وآلہ وصحبہ وسلم

سنہ ۱۳۱۱ ہجری کا وہ کیسا مبارک دن تھا جسمین ندوۃ العلما کی بنیاد قائم ہوئی اور دور دور کے علما مشائخ۔ روسا اور عامۂ مسلمین تقریبًا پانچ ہزار حضرات یکجا ہوئے اور اختلافات باہمی سے قطع نظر کرکے سب نے اپنی پست حالت پر نظر کرکے اپنی دینی ودنیوی بہبودی کے حاصل کرنے پر کمر ہمت چست باندھی اور بالاتفاق اس بات کو تسلیم کیا کہ جب تک ہمارے نصاب درس اور طریقۂ تعلیم مین مفید تبدیلی نہ ہوگی اور فصیحت کن نزاعین دفع نہ ہونگی اُس وقت تک دینی ودنیوی فلاح کے حاصل کرنے کی کوششین مبذول ہوتی رہین گی۔

یہی خیال ندوۃ العلما کی بنیاد کا پہلا پتھر تھا جسنے اب ایک بہت بڑی عمارت کیصورت اختیار کرلی ہے۔ یہ خیال ایک سال پہلے قائم ہوگیا تھا۔ مگر شوال سنہ ۱۳۱۱ھ مین وہ ملک کے سامنے پیش کیا گیا اور ہر طرف اُسکا پُرجوش خیر مقدم کیا گیا تاہم اب تک اسکا اطمینان نہین تھا کہ یہ تحریک مضبوطی کے ساتھ قائم ہوجائے گی لیکن خان بہادر منشی اظہر علی صاحب

وکیل لکھنؤ کی عالی ہمتی سے دوسرے سال پہلے سال سے زیادہ پُرشوکت اجلاس شوال ۱۳۱۳ھ مین بمقام لکھنؤ منعقد ہوا اور ہر جانب سے نامور علما و مشائخ شرکت کی غرض سے تشریف لائے اور دلاویزی کے ساتھ شریک ہوئے۔ خود فرنگی محل کے معزز علما نے حقوق مہمانداری ادا کیے۔ اُنکے صاحبزادون کا مہمانون کا استقبال کرنا اور جناب مولانا محمد نعیم صاحب مرحوم و مولوی شاہ عبدالوہاب صاحب کا مہمانون کو فرنگی محل مین دعوت دینا ایسی کیفیتین تھین جو لوگون کو ہمیشہ یاد رہین گی اس اجلاس مین ندوۃ العلما کے مقاصد وسیع پیمانے پر ظاہر کیے گئے مگر جو اصول پہلے سال طے ہو چکے تھے اُسمین کچھ ردو بدل نہین ہوا اور اسکی اور بھی زیادہ وضاحت کر دی گئی کہ اس مجلس کو امور سیاست مدن (پالیٹکس) سے کسی قسم کی غرض نہ ہوگی

اسی اجلاس مین مولانا شاہ امانت اللہ صاحب مرحوم اور مولانا محمد ابراہیم صاحب مغفور دو نامور عالمون مین صلح ہوئی جنمین ایک مدت دراز سے کشمکش تھی اور تقلید و عدم تقلید کے جھگڑے نے ایک مہیب صورت اختیار کر لی تھی۔ یہ صلح درحقیقت دو آدمیون مین نہین ہوئی تھی بلکہ بے مبالغہ لاکھون مسلمانون مین ہوئی تھی جو ان دونون کے حلقہ بگوش تھے اور خدا کا شکر ہے کہ اس صلح کا اثر اب تک قائم ہے۔

تیسرا اجلاس شوال ۱۳۱۴ھ مین بمقام بانس بریلی منعقد ہوا اور باوجود چند در چند مزاحمتون کے ایسا پُرشوکت جلسہ ہوا جو سخت حیرت انگیز ہے۔ تخمینہ کیا گیا ہے کہ شب کو وعظ کے جلسون مین آٹھ ہزار آدمیون سے کم نہین ہوتے تھے علاوہ اسکے شہر مین ہمدردی کا ایسا جوش پیدا ہو گیا تھا کہ جلسے کے بعد ہر طبقے کے مسلمان یکے بعد دیگرے دعوت کرنا چاہتے تھے اور کچھ ایسا سامان تھا کہ مہمانون کو ایک مہینہ تک فرصت نہین ہو سکتی تھی۔ جسوقت صدر انجمن جناب مولانا محمد لطف اللہ صاحب مفتی عدالت عالیہ حیدرآباد مولانا سید محمد علی صاحب ناظم ندوۃ العلما و دیگر علما و ارکان ندوۃ العلما رخصت ہوئے ہین شاہراہ پر لوگونکے ہجوم سے گذرنا دشوار تھا بھشتیون نے اپنی طرف سے دعوت دینے کی یہ راہ نکال لی کہ وہ گاڑیون کے آگے آگے چھڑکاؤ کرتے جاتے

تھے۔ یہ کوئی فخر کی بات نہین ہو اسکے ذکر سے مقصود یہ ہے کہ عام دلچسپی کا اس سے صحیح اندازہ کیا جا سکے۔

اِسی اجلاس مین دارالعلوم کی مفید تجویز منظور ہوئی تھی جو چند سال سے قائم ہو گیا ہے اور فیاض مسلمانون کی سیر چشمی کا منتظر ہے۔

چوتھا اجلاس شوال ۱۳۱۴ھ مین بمقام میرٹھ منعقد ہوا اور اُسمین پنجاب کے علما و مشائخ خصوصیت کے ساتھ شریک ہوئے۔ اِس اجلاس مین دارالعلوم پر مختلف عنوانون سے مباحثے ہوئے اور اسکی ضرورت ذہن نشین کی گئی علاوہ اِسکے تعلیم عربی و انگریزی کے تعلق چند مفید تجویزین منظور ہوئین۔

اِس سے کچھ پیشتر قحط وطاعون کے مصائب ملک پر نازل ہو چکے تھے اِس واسطے ارکان ندوۃ العلما نے پانچوان اجلاس اس پیمانے پر کرنا مناسب نہین سمجھا مگر انتظامی ضرورتون کے لحاظ سے شوال ۱۳۱۵ھ مین بمقام کانپور جہان اُسوقت تک ندوۃ العلما کا صدر دفتر تھا ایک جلسہ خاص کیا گیا اور اُسمین یہ طے کیا گیا کہ دارالعلوم لکھنؤ مین قائم کیا جائے اور بالفعل اُسکا درجۂ ابتدائی کھولا جائے۔ اِسی سال موجب ایکٹ ۲۱ ۱۸۶۰ء کے صاحب رجسٹرار بہادر جائنٹ اسٹاک کمپنی الہ آباد کے دفتر مین ندوۃ العلما کی باضابطہ رجسٹری کرائی گئی اور ۲۱ جمادی الاخرے ۱۳۱۶ھ کو لکھنؤ مین دارالعلوم کے افتتاح کا جلسہ کیا گیا۔ اس جلسے مین صاحب کمشنر بہادر و صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر بھی مہربانی کر کے تشریف لائے تھے۔

چھٹا اجلاس ذیقعدہ ۱۳۱۷ھ مین بمقام شاہجہان پور منعقد ہوا۔ اس اجلاس مین علاوہ دوسری ضروری کارروائیون کے دارالعلوم کے لیے سرمایہ فراہم کرنے کی تجویز منظور ہوئی اور اُسیوقت تقریباً ساٹھ ہزار روپیہ کی نقد و جنس و جائداد وصول ہوئی۔ ندوۃ العلما کے رکن مین مولوی مسیح الزمان خان صاحب اُستاد حضور نظام دکن اور مولوی عبدالواجد خان صاحب رئیس شاہجہانپور نے بہت بلند حوصلگی سے امداد دی۔

مگر اس بیش قرار امداد کی شہرت سے ملک مین ایک غلط خیال بھی پیدا ہوگیا ہے اور جو لوگ حقیقت کا تجسس نہین کرتے اور صرف خیالات پر راے قائم کرنے کے عادی ہین وہ یہ سمجھنے لگے ہین کہ ندوۃ العلما کو جو امداد شاہجہانپور سے حاصل ہوئی ہے اُسکو اُسنے بیجا طریقہ سے بغیر لحاظ اصول کفایت شعاری کے صرف کر ڈالا ہے۔ اسی بنیاد پر ارکان ندوۃ العلما سے اُنکو ایک قسم کا سوءظن ہوگیا ہے۔ اُنکے اطمینان کی غرض سے اس موقع پر اسکی تصریح کرنا نامناسب نہین ہے کہ یہ امداد نقد کیصورت مین بہت کم تھی۔ چالیس ہزار روپیہ ان جائدادونکی قیمت کا تخمینہ تھا جو بحیثیت وقف ندوے کو دی گئین اور دس ہزار روپیہ اُس کتب خانے کی قیمت کا تخمینہ تھا جسکو مولوی عبدالرافع خان صاحب ڈپٹی کلکٹر نے دیا اور وہ بفضلہ تعالے محفوظ و مستعمل ہے اور تقریباً دس ہزار روپیہ نقد کیصورت مین تھا مگر وہ مختلف مدون کا تھا چندۂ میزبانی۔ چندۂ رکنیت۔ امداد دارالعلوم وغیرہ سب اُسمین شامل تھے اُسکی تفصیل روداد اجلاس ششم مین مع جمع خرچ کے موجود ہے۔

ساتوان اجلاس رجب ۱۳۱۸ھ ہجری مین بمقام پٹنہ منعقد ہوا اور بہت پر رونق جلسہ ہوا اس جلسے مین نوتعلیم یافتہ گروہ نے علماے کرام کے خیالات پر واقفیت حاصل کی اور ارادتمندانہ طریقے سے اُنکے ارشاد و ہدایت پر عمل کرنے کی آمادگی ظاہر کی اور ایک مدت سے نئے اور پُرانے خیال والون مین جو ایک حد فاصل قائم تھی اور مسلمانونکی جمعیت کا شیرازہ پراگندہ ہو رہا تھا اُسنے بہتری کی صورت اختیار کی۔

آٹھوان اجلاس شعبان ۱۳۱۹ھ ہجری مین بمقام کلکتہ منعقد ہوا۔ ہمیشہ تین دن تک اجلاس ہوتے تھے کلکتے مین چار دن تک جلسے ہوئے اور کسی جلسے مین چار ہزار مسلمانون سے کم نہین شریک ہوئے مگر افسوس ہے کہ کلکتہ ایسے شہر کی حیثیت پر نظر کرتے ہوئے ندوۃ العلما کو کامیابی بہت کم ہوئی۔

نوان اجلاس امرت سر مین منعقد ہوا جسکی روداد اب آپکی خدمت مین پیش کیجاتی ہے

اِس روداد کو ملاحظہ کرنے کے بعد معزز ناظرین اِس بات کا اندازہ کر سکتے ہین کہ یہ جلسہ کسقدر کامیابی اور خوش اسلوبی سے ہوا۔ بہرحال اسوقت تک جسقدر جلسے ہو چکے ہین اونکے لحاظ سے کہا جا سکتا ہی کہ اِس خدا ساز تحریک نے بہت سرسبزی اور شادابی حاصل کرلی ہے اِسکی تدریجی رفتار دلون مین گھر کرتی جاتی ہے اور اب اسکا وقت آگیا ہے کہ اِسکی مفید اور کارآمد تجویزین عملی صورت اختیار کرین۔

اِس سال اِسکے نوین سالانہ جلسے مین دور دراز مقامون سے علما کا تشریف لانا اور جلسے کی کارروائیون مین دلچسپی سے حصہ لینا اور انسداد رسوم قبیحہ کی تجویز کا گرمجوشی سے خیر مقدم کرنا اِس بات کی کافی شہادت ہے کہ اِسکی تدریجی رفتار بہت مناسب اور مصالح وقت کے موافق تھے۔

خدا کا شکر ہے کہ اِس جلسے مین ہر طرح کی کامیابی ہوئی اور معزز میزبانونکی جانفشانی سے مہمانونکو بہت آسائش رہی کسی قسم کی شکایت پیدا نہین ہوئی باوجودیکہ ایک ہزار سے زیادہ مہمان امرت سر مین تشریف لائے تھے اور کلکتے سے لیکر پشاور تک کے معزز علما و رؤسا نے قدم رنجہ فرمایا تھا اِسقدر مختلف مقامات کے لوگونکی مہمانداری کرنا کچھ آسان نہین ہے۔ مگر ہمارے دوستون نے دل کھول کر مہمانداری کی اور ہر طرح کی آسایش پہونچانے مین اپنی تکلیف کا مطلقا خیال نہین کیا۔

سب سے زیادہ اِس بات کا اعتراف کرنا چاہیے کہ روسائے پنجاب نے صرف جسمانی دعوت ہی نہین دی بلکہ اپنی زندہ دلی کے ثبوت مین روحانی دعوت سے مذوۃ العلما مین زیادہ اہمیت پیدا کردی ہے اور ہماری اخلاقی تحریک مین عملی طور پر سب سے آگے رہنے کی فکر کر رہے ہین جو بہت زیادہ قابل قدر ہے ہمارے میزبانون کے طبائع پر بھی شاق گذرتا تھا کہ ارکان و معاونین مذوۃ العلما بغیر معاوضۂ جدید کے مہمانداری سے کیون متمتع ہوا کرتے ہین یا جو لوگ جلسے کی شرکت کے واسطے تشریف لاتے ہین اور باوجودیکہ

چندۂ رکنیت و اعانت نہین دیتے پھر بھی مہمانون مین شامل ہونا چاہتے ہین وہ کیون ایسا کرتے ہین؟ اُنھون نے چاہا تھا کہ وہ امرت سر سے مہمانداری کے طریقے مین ایک نئی قسم کی تبدیلی پیدا کردین اور انکی اخلاقی جرأت سے یہ کچھ بعید نہین تھا مگر اُنھون نے ابتداءً اتنی بڑی تبدیلی کو مناسب نہین سمجھا اور اسی پر اکتفا کیا کہ مہمانداری کو چندہ دہندگان تک محدود کردیا۔

ایڈیٹر صاحبان اخبار نے بھی بہت دلاویزی ظاہر کی اور اسکی نسبت اپنے خیالات ظاہر کرنے مین جادۂ اعتدال سے نہین ہٹے ہمکو ان حضرات کا زیادہ شکرگذار ہونا چاہیے جو ملک کے خیالات پر حکومت کر رہے ہین اور انکی سلطنت بہت وسیع ہے۔ شیخ عبدالقادر صاحب مالک مخزن و ایڈیٹر ابزرور منشی محبوب عالم صاحب و منشی عبدالعزیز صاحب ایڈیٹر و منیجر پیسہ اخبار۔ مولوی انشاءاللہ خان صاحب ایڈیٹر وطن لاہور منشی فاضل شیخ غلام محمد صاحب مالک و ایڈیٹر وکیل امرتسر منشی سید بن علی صاحب ایڈیٹر نیر اعظم مرادآباد منشی فیروزالدین صاحب ایڈیٹر مشیر ہند لاہور منشی محمد دین صاحب ایڈیٹر صدائے ہند اور شیخ گلزار علی صاحب ایڈیٹر گلزار ہند وغیرہ نامور ایڈیٹرون کا جو خود یا انکے قائم مقام ہر جلسے مین موجود تھے ہم زیادہ شکرگذار ہین۔

اس جلسے مین انجمنہاے اسلامیہ کے وکلا بھی حسب دستور موجود تھے بلکہ پنجاب کے نامور انجمنون کے ناظمان انجمن نے خود قدم رنجہ فرمایا تھا خصوصاً خان بہادر محمد برکت علیخان صاحب جنرل سکریٹری انجمن اسلامیہ پنجاب۔ حاجی شمس الدین صاحب جنرل سکریٹری انجمن حمایت اسلام لاہور۔ مولوی مفتی محمد سلیم اللہ صاحب جنرل سکریٹری انجمن نعمانیہ اور شمس العلما مولوی مفتی محمد عبداللہ صاحب ناظم مستشار العلما نے جلسے کی شرکت سے رونق دوبالا کردی تھی اور ہمارے دیرینہ معاون خان بہادر محمد زمان خان صاحب نصرت جنگ مدار المہام ٹیکم گڈھ نے بھی اپنی طرف سے مولوی عبدالغفور صاحب مدرس مدرسۂ ٹیکم گڈھ کو بلا

شریک جلسہ ہونے کے لیے روانہ فرمایا تھا جس سے جناب ممدوح کی توجہ اور مہربانی کا یقین ثبوت ملتا ہے۔

علما و مشائخ مین دوسو سے زیادہ مقدس اور پاکباز بزرگ رونق افروز تھے اِنکے متبرک ناموں کے دیکھنے سے جو فہرست نمبر ا مین درج ہین اِنکے فضائل و کمالات کا اندازہ ہوسکتا ہے شرح و بیان کی حاجت نہین تاہم خصوصیت کے ساتھ اس بات کو ظاہر کیا جا سکتا ہے کہ اِس جلسے مین پشاور اور اسکے گرد و پیش کے علما و مشائخ کی تشریف آوری سے ندوۃ العلما کی وسعت کا دائرہ کسیقدر بڑھ گیا ہے اور اِن حضرات نے باوجودیکہ اس قسم کی مجلسون مین پہلی بار شریک ہوئے تھے ندوۃ العلما کے مقاصد اور اسکے طریق عمل سے دلی ہمدردی کا اظہار فرمایا۔

بھرحال یہ جلسہ کیا باعتبار کثرت شرکا کیا باعتبار مہمانداری کیا باعتبار کارروائی کے بہت کامیابی کے ساتھ ہوا جسکے لیے ہمکو زندہ دلان پنجاب کا شکرگزار ہونا چاہیے۔

امرتسر مین ندوۃ العلما کے اجلاس سالانہ کی تحریک

کلکتہ مین سالانہ جلسے کی تیاریان ہورہی تھین اور ہمارے نوجوان دوست مولوی غلام محمد صاحب مدرس عربی گورنمنٹ اسکول شملہ نے جلسے کی شرکت کے لیے رخصت لینی چاہی رخصت کے ملنے مین چند دقتین پیش آئین مگر انکے جوش اور ہمت نے تمام دقتون کا مردانہ وار مقابلہ کیا اور شملے سے روانہ ہوئے۔ اتفاق ناگہانی سے راستے مین تانگہ اُلٹ گیا اور ایک آنکھ مین ایسی شدید ضرب پہونچی جس سے تھوڑی دیر کے لیے انکے حواس مختل ہوگئے مگر پھر انکی ہمت ان مشکلات پر غالب ہوئی اور وہ آگے کو روانہ ہوئے اور کلکتہ آنے سے پہلے اُنھون نے کرنال۔ امرتسر اور لاہور کے مسلمانون مین تازہ سرگرمی پیدا کرنیکے خیال سے پنجاب کیطرف رُخ کردیا۔ امرتسر پہونچکر انکا خیال یہ تھا کہ ایک مختصر سا جلسہ

انجمن کا کر کے ندوۃ العلما کی شرکت کے لیے ممبران انجمن مین سے کسیکو بطور وکالت کے شریک ہونے کے لیے منتخب کرائین لیکن اسکے ساتھ انکو یہ بھی کامیابی ہوئی کہ بابو نظام الدین صاحب اسسٹنٹ سکریٹری انجمن اسلامیہ امرت سر کے دل مین خود بخود ندوۃ العلما کو دعوت دینے کا ولولہ پیدا ہوا اور اُنکی تحریک سے شیخ محمد جمیل صاحب تاجر چرم امرت سر نے ایک ہزار روپے کے دینے کا وعدہ کیا بلکہ اُسکے ساتھ ہی ایک ہزار روپے کے نوٹ بابو صاحب کو بھیجدیے بابو صاحب ممدوح نے انجمن معین الندوہ کے نامور سکریٹری شیخ غلام صادق صاحب آنریری مجسٹریٹ امرتسر کی مرضی سے انجمن معین الندوہ کی منظوری حاصل کی اور انکی کوشش سے چار سو روپیہ کا چندہ اُسیوقت اور ہوگیا جسمین جناب شیخصاحب ممدوح کے دو سو روپے اور خود بابو صاحب کے پچاس روپیہ شامل تھے۔ یہ سب کارروائی دو روز مین ہوئی اور مولوی غلام محمد صاحب شاداں و فرحان وہان سے روانہ ہوئے۔

۶۔ دسمبر ۱۹۰۲ء کو اجلاس کلکتے مین انجمن معین الندوہ کیطرف سے دعوت کا تار آیا اور اِسی کے ساتھ ساتھ ضابطے کی درخواست پہونچی جسکو ارکان ندوۃ العلما نے خوشی سے منظور کیا۔

طریق انتظام

جو حضرات جلسے مین شریک ہوئے ہین اُنھون نے دیکھا ہے کہ باوجود مہمانونکی کثرت کے کس خوش اسلوبی سے جلسے کا انتظام ہوا اور معمولاً جسطرح کی تکلیفین مہمانون کو ایسے انبوہ مین ہوا کرتی ہین انمین سے کسی قسم کی شکایت لوگون کو نہین پیدا ہوئی۔ سب سے زیادہ حیرت کی یہ بات ہے کہ قرب دربار کی وجہ سے معمولی سی معمولی چیزین بدقت مہیا ہوسکتی تھین خصوصاً خیمے۔ کرسیان اور چارپائیون کی فراہمی بہت دشوار تھی مگران تمام مشکلون

ارکان انجمن کی خوش تدبیری غالب آئی اور ہر قسم کا سامان مہیا کر لیا گیا۔ ارکان انجمن مین شیخ غلام صادق صاحب آنریری مجسٹریٹ و بابو نظام الدین صاحب زیادہ تر شکریہ کے مستحق ہین جنکی خوش نظمی اور جانفشانی کا نتیجہ یہ ہوا کہ باوجود ایسی پر تکلف مہمانداری کے سب کام کفایت شعاری کے ساتھ ہوئے اور چندۂ میزبانی سے نہایت معقول رقم پس انداز کی جو ندوۃ العلما کو دی گئی۔

قیام گاہ مہمانون کے ٹھہرنے کے لیے بہت بڑے بڑے مکانات پہلے سے روسائے شہر نے خالی کر دیے تھے اور سب سے بڑی عمارت مدرسۃ المسلمین اور اسکا دارالاقامہ تھا جسمین تقریبًا دو سو مہمان ٹھہرائے گئے۔ نیز میونسپل بورڈ اسکول کی عالی شان عمارت بھی جسکو صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر امرت سر نے اسی غرض سے عنایت فرمائی تھی جسکے بابت صاحب ممدوح کا سبکو شکر گزار ہونا چاہیے نیز نومین اکیڈیمی کا ایک حصہ بھی اس کام مین لایا گیا۔ علاوہ اسکے شیخ عبدالخالق صاحب دہلوی کا عالیشان مکان میان غلام نبی میان حبیب اللہ صاحب سوداگران پشمینہ کا مکان اور امرت سر کی عالیشان سرائے عمدہ اور نفیس بالائی کمرے مہمانونکی آسایش و آرام کے واسطے کافی سے زیادہ تھے اور جہان تک ہمکو معلوم ہوا ہے تنگی مکان کی شکایت مہمانون کو مطلقا نہین ہوئی۔ شیخ رحیم بخش صاحب خلف شیخ خیرالدین صاحب مرحوم کی سیرچشمی خاص طور پر ذکر کے قابل ہے جنھون نے اپنے والد مرحوم کی بنا کردہ عالیشان مسجد مین جلسۂ عام کا خاص اہتمام کیا تھا اور اس مسجد کی مرمت کرا کر شب کو روشنی کا ایسا انتظام کرتے تھے جس سے وہ بقعۂ نور معلوم ہوتی تھی۔

ہم ان تمام حضرات کے شکر گزار ہین جنھون نے مہمانون کے واسطے مکانات اور ہر قسم کے سامان آسایش سے مدد دی اور بخوف طوالت صرف اُنکے اسماے گرامی درج کرنے پر اکتفا کرتے ہین۔

(۱) مسٹر برڈ صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر ضلع امرت سر (۲) مسٹر اے ایم نکل صاحب بہادر قائم مقام

سکریٹری میونسپل کمیٹی امرتسر (۳) انجمن اسلامیہ امرتسر (۴) لالہ سندر داس صاحب ایم اے ہیڈ ماسٹر میونسپل بورڈ اسکول امرتسر (۵) خواجہ غلام صادق صاحب بیرسٹرایٹ لاو آنریری اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر امرتسر (۶) شیخ غلام صادق صاحب آنریری مجسٹریٹ امرتسر (۷) میر حبیب اللہ صاحب آنریری مجسٹریٹ امرتسر (۸) مولانا غلام رسول صاحب عرف مفتی رسل بابا صاحب مرحوم (۹) خان صاحب سندھی خان صاحب پنشنر اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس امرتسر (۱۰) میان غلام نبی صاحب و میان حبیب اللہ صاحب سوداگران (۱۱) شیخ عبدالخالق صاحب سوداگر چرم (۱۲) مرزا محمد یوسف صاحب سوداگر (۱۳) مولوی فتح دین صاحب مالک مدرسہ یونین اکیڈمی (۱۴) بابو نظام الدین صاحب آنریری اسسٹنٹ سکریٹری انجمن اسلامیہ امرتسر (۱۵) بھائی گوردت سنگھ صاحب سوداگر (۱۶) منشی جنڈا صاحب ملازم والی ریاست پونچھ (۱۷) منشی الہی بخش صاحب خزانچی خان بہادر شیخ غلام حسن اینڈ کمپنی (۱۸) منشی عبدالخالق صاحب ہیڈ منشی خان بہادر شیخ غلام حسن اینڈ کمپنی (۱۹) میان رحمن خانصاحب (۲۰) چودھری رحیم شاہ صاحب۔

استقبال استقبال کا کام سب سے زیادہ مشکل اور نازک ہے کیونکہ مہمانوں کی آسائش کا اسپر بہت کچھ دار مدار ہے مگر جن حضرات کو مقامی مجلس نے اس خدمت پر نامزد کیا تھا اُنھوں نے بہت خوش اسلوبی سے اپنا فرض ادا کیا جس سے مہمانوں کو آرام ملا اور انکا اسباب ضائع نہیں ہونے پایا۔ استقبالی جماعت نے آخر روز تک اپنا کام کیا۔ اور باوجودیکہ جلسے کی شرکت کے وہ حضرات بھی خواہشمند تھے مگر اُنھوں نے اپنے شوق کو دبا دیا اور مہمانوں کی خدمت کو ترجیح دی۔ یہ سب حضرات قابل ستایش ہیں جنکے اسماے گرامی حسب مندرجۂ ذیل ہیں (۱) بابو محمد الیاس صاحب اسٹیشن ہاسپٹل کلرک امرتسر (۲) بابو فضل الرحمن صاحب اکونٹنٹ ڈسٹرکٹ بورڈ امرتسر (۳) مولوی محمد اسمٰعیل صاحب ملازم ریلی برادر تنجبی امرتسر (۴) منشی فضل قادر صاحب مدرس مدرسۃ المسلمین امرتسر

(۵) مولوی غلام محمد صاحب مدرس عربی ایم بی اسکول شملہ۔ علاوہ ان حضرات کے مدرسۃ المسلمین کے طلبا نے بھی اس خدمت کو اختیار کیا تھا اور مندرجۂ ذیل طلبہ نے استقبال کے نازک فرائض کو بہت خوبی سے ادا کیا (۱) میاں عبدالعزیز صاحب (۲) حیدر علی صاحب (۳) میاں شریف محمد صاحب (۴) غلام حسن صاحب (۵) غلام محمد صاحب (۶) محمد عمر خانصاحب (۷) شیخ مراد علی صاحب طالب العلم سکنڈ ائر کلاس آگرہ اسکول۔

انتظام طعام کھانے کا اہتمام سب سے زیادہ نازک کام ہے جبکہ ہر حصۂ ملک کے لوگوں کی مہمانداری کرنی پڑی ہو اور خصوصیات ملکی سے بے پروائی نہ کیجائے مگر امرت سر کی انتظامی مجلس ان مشکلات پر غالب ہوئی اور اسنے باعتبار عمدگی طعام اور باعتبار پابندی اوقات اور باعتبار کفایت شعاری اور خوش اسلوبی خوراند کے ایسا نمونہ قائم کیا جو تقلید کے قابل ہے۔

پخت طعام کے منتظم مندرجۂ ذیل حضرات قرار پائے تھے۔ ملک احمد اللہ خانصاحب۔ سوداگر پشمینہ۔ سیٹھ عبدالاحد صاحب سوداگر۔ میاں جلال شاہ صاحب دلال پشمینہ۔ مولوی احمد الدین صاحب و مولوی قدرت اللہ صاحب و خلیفہ رحم علی صاحب مدرسان مدرسۃ المسلمین امرت سر۔ منشی لعل الدین صاحب ملازم خان بہادر شیخ غلام حسن اینڈ کمپنی۔ منشی میران بخش صاحب ملازم کوٹھی حاجی غلام حسین و خدا بخش و شمس الدین صاحبان۔ اور خوراند کا اہتمام جن حضرات نے اپنے ذمے لیا تھا اُنکے اسمائے گرامی یہ ہین (۱) شیخ غلام صادق صاحب آنریری مجسٹریٹ (۲) میر حبیب اللہ صاحب آنریری مجسٹریٹ (۳) میاں نظام الدین صاحب ٹھیکہ دار (۴) شیخ علی محمد صاحب سوداگر چرم (۵) بابو مولا بخش صاحب ملازم ریلی برادر لخنیبی قصور (۶) میاں حسام الدین صاحب خلف میاں نظام الدین صاحب ٹھیکہ دار (۷) میر نعمۃ اللہ صاحب و شیخ صادق حسن صاحب و غلام مصطفی صاحب طالبعلمان خالصہ کالج امرتسر اور غلام رسول محمد رشید میر عبداللہ میر قاسم طالبعلمان اسلامیہ اسکول امرتسر

منتظمان جلسہ نے اِس بات کا بھی اہتمام کیا تھا کہ کھانا سبکو ایک جگہ کھلایا جائے چنانچہ اس کام کے لیے اُنھون نے مدرسۃ المسلمین کا شیخ غلام حسن ہال تجویز کیا تھا جسمین تقریبا دوسو آدمی ایک جگہ بیٹھ کر کھانا کھا سکتے تھے۔ جو حضرات علالت یا ندوۃ العلما کے کسی کام مین مصروف ہونے کی وجہ سے نہین آسکتے تھے تو اُنکا کھانا اُسی مقام پر بھیجدیا جاتا تھا جہان وہ ہوتے تھے اور خاص اس کام پر چند حضرات مقرر کیے گئے تھے کہ جو لوگ کھانا کھانے آتے ہین اُنکے ٹکٹ دیکھ لین تاکہ اُن لوگونکی وجہ سے جو اس کھانے کے مستحق نہین ہین مہمانونکو کھانے مین کوئی دقت پیش نہ آجائے ان حضرات کے اسماے گرامی یہ ہین۔ شیخ حبیب اللہ صاحب خلف شیخ الہ بخش صاحب سوداگر چرم شیخ محمد حسین صاحب خلف شیخ الہ بخش صاحب سوداگر چرم۔ مولوی غلام محمد صاحب مدرس ایم بی اسکول شملہ۔ مولوی منظور النبی صاحب سہارنپوری

تقسیم ٹکٹ

ٹکٹ کے تقسیم کرنے کی خدمت مولوی احمد اللہ صاحب و مولوی تفخر احمد صاحب مدرسان مدرسۃ المسلمین امرت سر و بابو عبد العزیز صاحب ملازم محکمۂ پبلک ورکس امرت سر کے سپرد کی گئی تھی اور معائنۂ ٹکٹ کا کام ماسٹر مولا بخش صاحب سکنڈ ماسٹر مدرسۃ المسلمین امرت سر و مولوی غلام محمد صاحب اختر مالک و ایڈیٹر اخبار پنجاب امرت سر و شیخ حبیب اللہ صاحب خلف شیخ الہ بخش صاحب سوداگر مرحوم و شیخ محمد حسین صاحب خلف شیخ الہ بخش صاحب مرحوم و مولوی محمد عثمان صاحب طالب العلم دار العلوم کو دیا گیا تھا۔ اِس خدمت کو ان سب حضرات نے بہت محنت و جانفشانی سے ادا کیا اور کوئی شکایت نہین پیدا ہوئی خصوصاً ٹکٹ تقسیم کرنے والون نے بہت محنت کی اور یہی کام جلسے مین ایسا نازک ہوتا ہے جسمین باوجود توجہ او محنت کے شکایتین لوگون کو باقی رہتی ہین مگر الحمد للہ کہ انکی کارگزاری سے امرتسر مین باوجود کثرت شرکا و ارکان کے کوئی شکایت پیدا نہین ہوئی۔

قفیت صیغۂ واقفیت

ممبران صیغہ واقفیت کی ہوشیاری پر مہمانونکی راحت و آرام کا بہت کچھ دار مدار ہے اور شب و روز اُنکو کام کرنا پڑتا ہے اِس صیغہ مین مدرسۃ المسلمین امرتسر سے بابو

حمید اللہ صاحب پھڑ ماسٹر اور مرزا قمر بیگ صاحب و مولوی محمد اکرام صاحب و مولوی سراج الدین صاحب کا انتخاب کیا گیا تھا اور طالب العلمان مدرسۃ المسلمین مین سے مندرجۂ ذیل طلبہ منتخب ہوئے۔ محمد عمر خان۔ محمد طفیل۔ فیروز الدین۔ فتح الدین۔ فضل الٰہی۔ فقر اللہ۔ عبد العزیز۔ غلام محی الدین محمد رشید۔ غلام علی۔ غلام رسول۔ عبد الواحد۔ محمد عمر۔ رحمۃ اللہ۔ صادق حسین۔ ضیاء اللہ۔ محمد امیر حافظ غلام حسین۔ ان سب لوگون نے اِس خدمت کو بہت حسن و خوبی سے پورا کیا۔ اور حاضر باش رہکر مہمانون کو ہر طرح کا آرام پہونچایا۔

متفرقات متفرق کامون کے انجام دینے کے لیے منشی شاہدین ملازم خان بہادر شیخ غلام حسن اینڈ کمپنی منشی غلام قادر صاحب ہیڈ محرر انجمن اسلامیہ امرت سر۔ پیر عبد اللہ صاحب امام مسجد کوچہ قاصدان امرتسر اور بابو عباد اللہ صاحب ملازم کوٹھی حاجی غلام حسین خدا بخش شمس الدین منتخب کیے گئے تھے۔ ان حضرات نے بھی شب و روز حاضر باش رہکر بہت محنت و تندہی سے سب کام انجام دیے۔

حفظ صحت ڈاکٹر چراغ الدین صاحب جوہر نے مہربانی کرکے علاج اور حفظ صحت کی نگرانی اپنے ذمہ لی تھی۔ اگرچہ فضل الٰہی سے اُنکو اپنی خدمت کے انجام دینے کے بہت کم ضرورت پیش آئی تاہم ڈاکٹر صاحب ایام جلسہ مین برابر موجود رہے اور مہمانونکی فرودگاہ مین وقتاً فوقتاً جاکر اُنکو ڈاکٹری مدد دینے کو آمادہ رہے ایسلیے وشکر گذاری کے مستحق ہین

شکریہ حکام ہمنے بیان کیا ہے کہ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے مقامی جلسے کو بیش بہا مدد دی اور جناب ممدوح کی توجہ سے میونسپل بورڈ اسکول کے عالیشان عمارت مہمانون کے قیام کے لیے میسر آئی اور صاحب سکریٹری میونسپل بورڈ کی مہربانی سے خیمہ جات جھنڈیان اور روشنی کا سامان حاصل ہوا لہذا ہم سب خصوصیت کے ساتھ مسٹر برڈ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر امرت سر اور مسٹر اے ایم نکل صاحب بہادر قائم مقام سکریٹری میونسپل کمیٹی کا شکریہ ادا کرتے ہین۔

اجلاس اول

منعقدہ ۶- رجب سنہ ۱۳۲۰ھ روز پنجشنبہ وقت صبح
مطابق ۹- اکتوبر سنہ ۱۹۰۲ء

۷½ بجے جلسے کی کارروائی شروع ہوئی سب سے پہلے قاری سید میران شاہ صاحب مجود دارالعلوم نے کلام مجید کی چند آیتین خوش الحانی سے باواز بلند تلاوت کین قاری صاحب کی باقاعدہ قرأت اور دلگداز لہجے سے حاضرین پر بیخودی سی چھاگئی اور باوجودیکہ اُسوقت ہزارہا آدمی موجود تھے سناٹا ہوگیا۔ امرتسر کے نامور رئیس اور انجمن معین الندوہ امرتسر کے سکریٹری شیخ غلام صادق صاحب آنریری مجسٹریٹ نے روساے امرتسر کیطرف سے ممبران ندوۃ العلما خصوصا علماے کرام ومشائخ عظام کی تشریف آوری کا شکریہ ادا کیا اور انکا خیر مقدم کرتے ہوئے ندوۃ العلما کے مقاصد واغراض پر ایک مفصل اور بسیط تقریر کی جو حسب مندرجۂ ذیل ہے۔

تقریر شیخ غلام صادق صاحب رئیس وآنریری مجسٹریٹ امرتسر

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین حضرات علماے کرام ودیگر اراکین ندوۃ العلما! آج مجھے یہ عزت بخشی گئی ہے اور اسپر مامور کیا گیا ہون کہ مین آپ صاحبون کے روبرو حاضر ہوکر آپ کا خیر مقدم کہون پس مین مسلمانان امرتسر کیطرف سے آپ سب صاحبون کو خیر مقدم کہتا ہون اور جو اعزاز کہ ندوۃ العلما نے ہم لوگون کو اپنے نوین سالانہ جلسے کو امرتسر مین منعقد کرنے سے بخشا ہے اُسکا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہون۔ اگرچہ آپ صاحبان ندوۃ العلما کے جلسے مین شامل ہونے کی غرض سے

تشریف لائے ہین مگر امرتسر کے جلسے مین ایک اچھی تعداد معظم و مکرم طبقۂ علما و رؤسا کے جمع ہونے سے ہم لوگ زیادہ تر ممنون منت ہوئے ہین۔ اگرچہ ہم لوگ اس لائق نہین ہین کہ ہم ایسے معزز مجلس کو اپنا مہمان بنا سکین مگر یہ صرف آپکا کرم ہے کہ آپنے دعوت قبول فرمائی۔ ہم لوگ امید کرتے ہین کہ اگر ہمارے انتظام مین کسی قسم کا نقص دیکھین گے تو اسکی اطلاع منتظمان کو فی الفور دیکر ہم لوگون کو گرویدۂ احسان بنا وین گے۔ یہ چار روز ہمارے لیے مبارک دن ہین اور یہ ایام بہت عرصے تک ہم لوگون کو بخوشی یاد رہین گے۔ اگرچہ مین اس لائق نہین ہون کہ ایسی بزرگ جماعت کے سامنے کچھ بیان کرون تاہم چند باتین ایسی ہین جنکی نسبت عرض کرنا ضرور ہی ہے۔ یہ شکایت مدت مدید سے چلی آتی تھی کہ طبقۂ علماے کرام اور دیگر مسلمانون مین عموماً اور تعلیم یافتہ زمانۂ حال مین خصوصاً ایک علیحدگی کی صورت نظر آرہی تھی اور بجاے اسکے کہ یہ مغائرت دور ہو روز بروز بڑھتی چلی جاتی تھی دونون فرقے اپنی اپنی جگہ ایک دوسرے کو اپنے برخلاف سمجھتے تھے مگر کسی کو یہ خیال نہ آتا تھا کہ ایک دوسرے کو پوچھین تو سہی کہ کیا ہوا اور یہ مغائرت کیون؟ جسطرح کہ دو حقیقی بھائیون مین کسی کے کہنے اور سننے سے ناراضگی ہو جاوے اور پھر جب وہ کسی جگہ اتفاق سے ملین تو ایک کی خفیف اور ادنے بات کو دوسرا بہت ہی بھاری قصور سمجھنے لگتا ہے اسی طرح دونون طبقون مین ادنے اور خفیف باتون سے ناراضگی پھیلنی شروع ہوگئی تھی حتے کہ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ خدانخواستہ ان دونون طبقون کے آپسمین کچھ تعلق ہی نہین مین آپ صاحبونکو یقین دلاتا ہون کہ ہم لوگ اپنے آپ کو بغیر کسی استثنا کے علماے کرام کی خاک پا سمجھتے ہین انکو اپنے دین کے پیشوا اور دین کے محافظ سمجھتے ہین اگر وہ نہ ہوتے تو مسلمانان درگور و مسلمانی درکتاب اسوقت کی حالت ہوئی ہوتی ایسی حالت مین پروردگار عالم نے بہتر سمجھا اور یکایک چند علماے کرام کے دلون مین یہ خیال ڈالا کہ اگرچہ مسلمانان ہند کی حالت ایسی ہوگئی ہے مگر کیا اس سے لازم آتا ہے کہ تم چپ رہو اور جس کام کے لیے تم پیدا کیے گئے ہو پورا نہ کرو یہ بات انکے دلون مین پیدا ہوتی تھی اور انکا کہنا تھا کہ بالعموم بزرگ علما اہی فوج مین بھرتی ہونے لگے

یہان تک کہ آج ہم اِسی مقدس مجلس مین اسقدر تعداد اُن حضرات کی دیکھ کر باغ باغ ہوتے ہین اُس کارساز حقیقی کا شکر ہے کہ ادھر سے اُسنے علما کے دلون مین یہ بات ڈالی اور اُدھر سے جمہور مسلمانون کے عموماً اور طبقۂ تعلیم یافتہ زمانۂ حال کے دلون کے دروازے خصوصاً راسطرح سے کھولدیے کہ سب ایک امر پر متفق الرائے ہوگئے قبل ازین کہ مین اس امر کی نسبت کچھ کہون یہ نہ کہنا بعید از انصاف ہوگا کہ اگرچہ ہم آج اپنی دینی اور دنیوی بہتری کے سوچنے کے لیے یہان جمع ہوئے ہین مگر ہمکو ذرا یہ بھی سوچنا چاہیے کہ آیا یہ دن اور یہ موقع اور یہ خیالات کسطرح سے نصیب ہوئے؟ امر واقعی تو یہ ہے کہ یہ سب باتین ہمکو حکومت انگریزی کے وسیلۂ ناممکن سے ممکن ہوکر مل گئین اور نصیب ہوئین۔ کیا یہ آزادی جو گورنمنٹ برطانیہ نے ہمین دے رکھی ہے نہ ہوتی تو کسیکو جرأت ہوتی کہ ندوۃ العلما جیسی مجالس مقرر کرتا؟ کیا اگر ڈاک و تار وغیرہ کے سلسلے نہ ہوتے تو ہم یونہین ندوے کے متعلق اطراف ہند سے خط و کتابت کرسکتے؟ اگر مطابع نہ ہوتے تو ہم ایک کے خیالات دوسرے کے پاس پہونچا سکتے؟ اور سب سے زیادہ اگر ریل نہ ہوتی تو کیا ہم اطراف ہند سے جمع ہوکر یہان پر مجلس منعقد کرسکتے؟ ہرگز نہین۔ گو کہ یہ سب چیزین اور بالخصوص آزادی اب ہماری نظرون مین ایسی بحقیقت اور معمولی ہوگئی ہین مگر پھر بھی جب اصلیت پر نظر ڈالو تو آخر انسان کو مشکور ہونا پڑتا ہے۔ اگرچہ مسلمانونکی وہ پرانی عظمت چلی گئی اور ہند سے اُنکی سلطنت رخصت ہوگئی مگر ہمین خداوند کریم کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ ہمکو اگر اُسنے اسلامی سلطنت سے لیکر کسی دوسرے کے حوالے کیا تو اچھے ہی کے حوالے کیا۔ اسلام کی ترقی جسقدر ہم چاہین کرین۔ اذانین جس قدر بلند مینارون پر چڑھ کر ہم دیسکتے ہین دین۔ اسلام پر جو غیر مذہب والے حملے کرتے ہین اُنکے دندان شکن جواب جس قدر ہوسکین دین اور خود گورنمنٹ کے مذہب عیسوی کے برخلاف جس قدر ہم چاہین لکھین۔ یہ سب برکتین گورنمنٹ انگریزی کی ہین اور انھین باتون نے ہم لوگونکو جان نثار اور وفادار رعایا سے گورنمنٹ برطانیہ بنا رکھا ہے۔ باوجودیکہ اسوقت بھی بفضل ایزدی چند بڑی

مسلمانی سلطنتین دنیا مین پاتے ہین۔ مین پوچھتا ہون کہ کیا اُنمین سے کسی ملک مین ندوۃ العلما جیسی مجلس قائم ہوئی ہے؟ بہرحال ہمکو گورنمنٹ انگریزی کا ازحد مشکور ہونا چاہیے کہ جس کے زیر سایہ ہم لوگ امن و آسایش سے زندگی بسر کرتے ہین۔

مین نے ابھی عرض کی تھی کہ دونون فرقے یعنی طبقۂ علماے کرام اور جمہور مسلمانان ایک امر پر متفق الرائے ہوگئے اِس امر کا ثبوت یہ ہے کہ خداوند کریم کے فضل اور کرم سے ندوۃ العلما کے سالانہ جلسے ہر سال بڑی رونق سے صوبہ جات ہند مین ہوتے رہے ہین آجکا جلسہ بھی اُنمین سے ایک ہے۔ ہر ایک طبقے کو اب یہ معلوم ہوگیا کہ اُنمین مغائرت یا اختلاف نہین تھا بلکہ صرف غلط فہمی تھی اور ناحق ایک کو دوسرا اپنے برخلاف سمجھتا تھا۔

حضرات! مین اس بات کو پروردگار کیطرف سے سمجھتا ہون کہ اُسنے اپنی قدرت کاملہ سے ہمکو یہ مجلس عطا فرمائی مسلمانان ہند کو خداوند تعالے کا ہزار ہزار شکر ادا کرنا چاہیے کہ علما کو مسلمانونکی دنیوی حالت درست کرنے کے ساتھ اُنکی دینی حالت مطابق زمانۂ حال کے درست کرنے کی طرف بھی توجہ ہوئی۔

مین اپنی کم لیاقتی کا مقر ہون اور یہ بھی جانتا ہون کہ میرا منصب اس بارے مین زیادہ کہنے کا نہین ہے مگر مین اپنی اور اپنے اور مسلمانونکی حالت موجودہ دیکھکر رہ نہین سکتا اور اگر مین اپنے ٹوٹے پھوٹے خیالات اِس موقع پر جسے مین نعمت غیر مترقبہ سمجھتا ہون ظاہر نہ کرون گا تو یہ افسوس مجھے ہمیشہ رہے گا اِسلیے آپ سب صاحبون سے دست بستہ عرض کرتا ہون کہ میری چند باتین اور سُنیے۔ ہم مسلمانونکی حالت کبھی اور ہرگز بہتر نہ ہوگی جب تک کہ ہماری دینی اور دنیوی حالت نہ سنبھلے گی۔ ہماری زندگی بسر کرنے کے لیے دین اور دنیا ایسے ضروری ہین جیسے کھیتی کے لیے بادل سے مینھا اور سورج سے گرمی۔ دین کی نسبت کچھ کہنا فضول ہے وہ تو لازمی ہے اور اسکے لیے ہم پیدا کیے گئے ہین مگر ساتھ ہی دنیا بھی اس سے کم لازمی نہین ہے اگر ہماری حالت ؎ شب چو عقد نماز بربندم ٭ چہ خورد بامداد فرزندم ٭ کی سی ہوئی تو ہم سے

خدا کی عبادت کیا ہوسکتی ہے اور اُسکے احکام کی تابعداری کیا کرسکتے ہین۔ مین آپ کو یقین دلاتا ہون کہ اگر آپ کو یہ خیال ہے کہ ہم مسلمانان ہند مذہب سے دور پڑے ہوئے ہین تو مین یہ بھی عرض کرتا ہون کہ ہم دنیا سے بھی ہاتھ دہوئے بیٹھے ہوئے ہین۔ اگر ہماری مسجدین ویران پڑی ہین اور اُنکی دیوارین نمازیون کو رو رہی ہین تو گذشتہ ہماری عظمت بھی اُن سابقہ مسلمانون کو رو رہی ہے اگر ہم مین سے دو تین مقتدی نمازی ہین تو دو تین مقتدی ایسے بھی ہین جو بالکل بے فکری سے اوقات بسری کرتے ہین۔

نماز ہم نہین پڑھتے روزہ ہم نہین رکھتے۔ زکوۃ ہم کیا خاک دین جب ہمارے پاس کچھ بھی نہین تو اللہ میان کو کیا حصّہ دین۔ دنیاوی حالت دیکھو تو سوداگری ہم مین نہین۔ سرکاری عہدے ہمارے پاس نہین۔ وکالت ڈاکٹری۔ انجنیری بمقابلہ دیگر اقوام اہل ہند کے ہمارے پاس عشر عشیر نہین۔ ہان چپڑاسی گری۔ کوچوانی اور جسقدر رذیل کام خواہ ریل مین خواہ سرکاری دفاتر مین وہ ہمارے حصے مین رہگئے ہین۔ مگر اسکی وجہ کیا ہے؟ کیا سرکار نے حکم دیا ہے کہ مسلمان معزز عہدون پر ممتاز نہ کیے جائین؟ کیا ہمارے مذہب نے سوداگری حرام کر رکھی ہے ہرگز نہین۔ یہ سب ہمارا قصور ہے "از ماست کہ بر ماست"۔ دنیا کو اگر ہمنے چھوڑ دیا تھا تو کاش ہم سب پورے دیندار ہی ہوتے۔ اگر ہمنے دین چھوڑا تھا تو کاش ہم اعلیٰ درجے کے دنیادار ہی ہوتے مگر افسوس کہ نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم نہ ادھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے۔ اسلام نے تو ہمکو سب کچھ سکھلا دیا تھا۔ دین کو قائم رکھنا اور دنیا کو حاصل کرنا دونون اکٹھے سکھلائے گئے تھے مگر بدقسمتی سے اب یہ دونون علیحدہ اور ایک دوسرے کے نقیض شاخین سمجھی گئی ہین جب تک کہ اُنکو از سر نو نہ ملایا جاوے مسلمان ترقی نہین کرسکین گے ؎

چیست دنیا از خدا غافل بُدن	نی قماش و نقرہ و فرزند و زن

مین دعا کرتا ہون کہ ایسے دین اور دنیا ہم مین اکٹھے ہوجائین کہ خدا یاد رہے۔ مرنا ہم نہ بھولین خدا اور اُسکے رسول کے احکام کے پابند رہین اور دولت مین مالا مال اور خدا کی دی ہوئی چیزون سے

متمع رہین۔ دین کے حاصل کرنے کے لیے تو ہمارے علماے کرام ہین انکی ہدایات کی پابندی ہمپر عین فرض ہے اور دنیا کے حاصل کرنے کے لیے زمانۂ حال مین ہم مسلمانان ہند کے لیے تعلیم انگریزی ضروری ہے جسطرحسے کوئی شے بغیر آلے کے بن نہین سکتی اسی طرحسے ہم ہندوستان مین رہ کر بغیر حاصل کرنے تعلیم انگریزی کے کسی قسم کی دنیاوی ترقی حاصل نہین کر سکتے بدقسمتی سے زبان انگریزی کا سیکھنا برخلاف مذہب اسلام کے سمجھا گیا تھا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمان دیگر اقوام ہند سے دنیاوی دوڑ مین پیچھے رہگئے ہین۔ مین اسبات کو اپنے ذاتی تجربے سے کہہ سکتا ہون کہ یہ بالکل غلط ہے کہ زبان انگریزی مسلمانون کے مذہبی عقائد مین خلل ڈالتی ہے مین آپکو دکھلا سکتا ہون کہ ہمارے بہت سے انگریزی تعلیم یافتہ نوجوان۔ بی۔ اے۔ ایم۔ اے برابر پنجگانہ نماز پڑھتے ہین اور روزہ شدت گرما مین بھی اُسی خوش دلی سے رکھتے ہین جیسے کہ موسم سرما مین میرے خیال مین اگر شمار کیا جائے تو بمقابلۂ ان پڑھ یا غیر انگریزی دان لوگون کے انگریزی دانون مین فیصدی زیادہ سے زیادہ ایسے نکلین گے جو صوم وصلوۃ کے پابند ہین مگر بدقسمتی سے اُن سرپرستان اپنے پڑھون اور لکھو کہا اُردو فارسی تعلیم یافتون سے کوئی نہین پوچھتا مگر انگریزی دان خواہ مخواہ مطعون کیے جاتے ہین۔ اگر ابتداے زمانہ کے مسلمان غیر زبانین نہ سیکھتے تو جو علوم کہ اُنھون نے غیر سے لیے تھے اور پھر اُنکو اپنی زبان مین اور جلا دیکر روشن کیا تھا کیا یہ سب ترقی علوم جو وہ کر گذرے ہین کر سکتے تھے؟ ہرگز نہین۔ ہماری خوش نصیبی سے ہمارے علماے کرام نے یہ مجلس قائم کی ہے اور اپنے دارالعلوم مین زبان انگریزی بھی شامل کی ہے مگر جب تک کہ وہ مسلمانونکی دینی بہتری کے ساتھ اُنکی دنیوی بہتری کا خیال نہ رکھین گے یہ کام ادھورا رہے گا۔

کوئی زمانہ تھا کہ مسلمان سوداگرون نے تبلیغ کا کام اپنے ذمے لیا تھا اور اُنکے طفیل سے اسوقت مختلف اطراف دنیا اسلام سے بھرپور ہین آج یہ زمانہ ہے کہ گویا جو لوگ ہم مین سے تھوڑی بہت تجارت کرتے ہین اُنھین اسلام سے کچھ تعلق نہین ہے۔ کوئی زمانہ تھا کہ علمانے مسلمانون کو ہدایت دینے اور رہبری کرنے کے ساتھ اپنے لیے مختلف پیشے اور کسب لازمی کیے ہوے تھے

مگر اب یہ زمانہ آگیا ہو کہ علما کو دنیا اور اُسکے کامونسے نفرت ہوگئی ہی۔ اسیطرحسے دنیا دارونکو دین سے نفرت۔ جہان کسی عالم نے خدا اور رسول کی بات شروع کی تو مجھ جیسے گنہگار لوگ لگے گھبرانے اور جہان گستاخی معاف مجلس مین خلاف مزاج تھوڑی بات بھی ہوئی تو علما خفا ہوکر چلدیے ایک فریق یہ چاہتا ہے کہ تمام مسلمان یا تو زاہد بنین ورنہ دائرۂ اسلام سے باہر ہوجائین۔ اور دوسرے فرقہ کو ذرا اسلام کیطرف توجہ کرانا بھی بُرا معلوم ہوتا ہی۔ کوٹ وپتلون پہننے والونکی نسبت بعض دفعہ مین نے مردود اور کافر کہتے ہوئے سُنا ہو مگر نماز نہ پڑھنے۔ روزہ نہ رکھنے کیوجہ سے کسی کی نسبت ایسے الفاظ نہین سُنے۔ بہرحال جبتک کہ ہم لوگ علماے کرام کی خدمت مین حاضر ہوکر اپنے پچھلے قصورونکی معافی نہ مانگین اور آیندہ اُنکا ساتھ نہ دین اور جبتک کہ علماے کرام ہم لوگونکو گناہ کبیرہ سے نہ روکین اور برملا نہ روکین اور ہمارے ادنے قصورونکو حکیمانہ روش سے نرم اور ملائم الفاظ سے تنبیہ نہ کرین تب تک یہ نیا انتظام ٹھیک نہین چلے گا۔

ناکردہ گنا در جہان کیست بگو۔		وان کس کہ گناہ نکرد چون زیست بگو	

الحمدللہ کہ یہ مجلس ندوۃ العلما ایسی بنا پر قائم ہوئی ہی اور ہمارے علماے کرام نے اسطرف توجہ مبذول فرمائی ہے انشاءاللہ تعالے ہم لوگ جو نام کے مسلمان رہگئے ہین ٹھیک مسلمان ہوجائین گے۔

مین اب دوبارہ آپ صاحبونکا شکریہ آپکی تشریف آوری پر ادا کرتا ہون۔ اخیر پر اِس بات کا اظہار نہ کرنا بعید از انصاف ہوگا کہ امسال اس مبارک جلسے کے امرتسر مین منعقد ہونیکے محرک سب سے اول منشی محمد جمیل صاحب ہوئے ہین اُنکی سب سے اول تحریک سے یہان چند اصحاب جلسۂ گذشتہ ندوۃ العلما مین آجکی دعوت دینے کیلیے آمادہ وتیار ہوئے تھے منشی صاحب نے نہ صرف تحریک ہی کی بلکہ سب سے بڑا حصہ مالی امداد کا واسطے اخراجات جلسے کے اُس تحریک کے ساتھ پیش کیا اسلیے میری راے مین ہم امرتسریونکو اُنکا شکریہ ادا کرنا چاہیے کہ وہ اِس نیک کام کے محرک ہوئے۔

اب اخیر پر مین دعا کرتا ہون کہ وہ حافظ حقیقی ہماری اِس مجلس ندوۃ العلما کو روز بروز ترقی دیتا رہے ہم سب عام مسلمانونکو توفیق دے کہ اپنے معظم ومکرم طبقۂ علما کی جان ودل سے تابعداری کرین۔ آمین

یہ تقریر آٹھ بجے ختم ہوئی اُسوقت مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری اپنی جگہ سے اُٹھے اور یہ تحریک کی کہ ندوۃ العلما کے اجلاس نہم کے لیے مولانا محمد مسیح الزمان خان صاحب رئیس شاہجہانپور صدر انجمن قرار دیے جائین مولوی قاضی علی احمد صاحب بدایونی نے اسکی تائید کی اس انتخاب کو تمام حاضرین نے گرمجوشی سے پسند کیا اور مولانا ممدوح رونق افروز صدارت ہوئے۔ آپ نے اپنے انتخاب پر چند کلمات مناسب حال فرمائے اور مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری سے اس بات کی خواہش کی کہ وہ مولانا ممدوح کیجانب سے افتتاحی تقریر فرمائین۔ چنانچہ شاہ صاحب ممدوح نے نہایت موثر اور دلچسپ پیرائے مین اس کام کو پورا کیا۔ افتتاحی تقریر کے بعد مولوی سید عبدالحی صاحب مددگار ناظم نے ندوۃ العلما کی سالانہ رپورٹ پیش کی۔ جو درج ذیل ہے

روداد ندوۃ العلما بابت سال ہشتم

جناب صدر انجمن، ارکان ندوۃ العلما، اعیان صوبۂ پنجاب! ندوۃ العلما کا یہ نوان سالانہ جلسہ ہے جو پہلی بار اس صوبہ مین منعقد ہوا ہے۔ زندہ دلان پنجاب نے ندوۃ العلما کے ساتھ ابتدا سے اسوقت تک جسقدر ہمدردی اپنی شرکت و اعانت سے کی ہے اُسپر ہر جلسے مین مسرت ظاہر کیگئی ہے اُسی ہمدردی کا یہ کرشمہ ہے کہ آج ہم سب اس مقام پر مجتمع ہوئے ہین اگرچہ اس ہمدردی کو دیکھتے ہوئے یہ اجتماع اس مقام پر بہت دیر مین ہوا ہے مگر کیا عجب ہے کہ آپکی حوصلہ مندی سے "دیر آید درست آید" کا مصداق ہو جائے۔

کچھ شک نہین کہ جسنے پنجاب والون کو زندہ دل کا خطاب دیا ہے اُسنے بہت موزون اور برجستہ تجویز کی ہے۔ اُس عام تحریک کو دیکھتے ہوئے جو پنجاب مین پیدا ہوگئی ہے اب کیسکو اس خطاب مین منازعت کا حق باقی نہین رہا۔ انجمن اسلامیۂ پنجاب۔ انجمن حمایت اسلام لاہور۔ انجمن اسلامیۂ امرتسر اور صدہا مقامی انجمنین۔ مدرسے۔ اسکول۔ زنانہ تعلیم گاہین یتیم خانے۔ تجارت کی ایجنسیان۔ اخبارون اور میگزینون کی فراوانی اور اُنکے مختلف اسلوب اور پیرائے یہ سب اسی تحریک کے نتائج ہین اور ابتک اگرچہ اُس معیار تک

نہین پہونچے جسکی آرزو ہے تاہم دوسرے صوبون کے حالات کے موازنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جو کچھ ہو رہا ہے وہ غنیمت اور بہت غنیمت ہی۔

ارکان ندوۃ العلما کو زیادہ خوشی اس بات سے ہے کہ باوجودیکہ پنجاب والون نے تعلیم جدید سے فائدہ اُٹھایا ہے اور اب بھی اُس سے مستفید ہو رہے ہین مگر جہان تک مجھکو معلوم ہے اُنکی دینداری پر جدید تعلیم کا بہت کم اثر پڑا ہے بلکہ اُنمین اور بھی قوت پیدا ہوگئی ہے اور امید ہے کہ یہ جسقدر اس پہلو کو مضبوط کرتے جائینگے اُسی قدر اُنکے دینی و دنیوی معاملات مین سُلجھاؤ اور اُنکے کاروبار مین ترقی و برکت نصیب ہوگی۔

مگر صاحبو! ممکن ہے کہ بعض لوگون کو اس بات کا خیال پیدا ہو کہ پنجاب مین ندوۃ العلما کے رسوخ و اقتدار سے مقامی انجمنون اور مدرسون کو نقصان پہونچنے کا احتمال ہے۔ اگرچہ مجھکو اُمید نہین کہ پنجاب کے فہمیدہ حضرات اسکو باور کرینگے تاہم اس لحاظ سے کہ اچھے اور بُرے خیال کے لوگ ہر جگہ ہوتے ہین میرا فرض ہے کہ مین اس بات کو ظاہر کردون کہ ندوۃ العلما سے کسی انجمن اور مدرسے کو نقصان نہین پہونچ سکتا جو عمدہ اُصول پر چل رہے ہون۔ وہ ہمیشہ ایسے نیک کامون کو مدد دینے کے لیے آمادہ رہتا ہے۔

جس زمانے مین ندوۃ العلما کا وفد بعض اضلاع مین دورہ کرتا ہوا فتح پور اور رائے بریلی پہونچا تھا اور اُسنے وہانکے مدرسونکی سقیم حالت دیکھی تو اسنے اُن مدرسون کو مدد دینے کے لیے جلسے کیے اور اُن اضلاع کے باشندون پر ان مدارس کی ضرورت ظاہر کی اور جس قدر چندہ فراہم ہوا وہ مہتممین مدارس کے حوالے کرکے واپس آیا۔

آپ اس بات کو جانتے ہین کہ ندوۃ العلما کی سرپرستی مین ایک یتیم خانہ کانپور مین موجود ہے مگر جب انجمن اسلامیہ بریلی نے درخواست کی کہ ندوۃ العلما اسکے سالانہ جلسے مین اپنے وکلا بھیجکر لوگون کو ہدایت کرے کہ اُسکے یتیم خانے مین مدد دین اس درخواست کو خوشی سے قبول کیا اور اپنے خاص خاص لوگون کو شرکت جلسہ کے لیے بھیجدیا جنھون نے علاوہ جلسے کے

متعدد مقامون پر وعظ کہے اور لوگون کو یتیم خانے کی امداد پر آمادہ کیا۔ اِس سے آپ اندازہ کر سکتے ہین کہ ندوۃ العلما کے وجود سے مقامی انجمنون اور مدرسون کو کس قدر فائدہ پہونچ سکتا ہی بشرطیکہ یہ انجمنین اور مدرسے اُس سے کام لینا چاہین اور بخوف وخطر اُسکی مساعدت کرتے رہین مجکو اِس بات کا اعتراف ہے کہ پنجاب کے دانشمند لوگون نے اِس راز کو پالیا ہے اور وہ اس بات کو جانتے ہین کہ ندوۃ العلما اُنکے مقاصد مین خلل انداز نہین ہوگا یہی وجہ ہے کہ اکثر انجمنہاے اسلامیہ پنجاب کے وکلا عموماً اور انجمن حمایت اسلام لاہور و انجمن نعمانیہ کے وکلا خصوصاً ندوۃ العلما کے سالانہ جلسون مین ہمیشہ شریک ہوتے رہے ہین اور جبکہ امرتسر مین جلسے کی تجویز قرار پائی تو ان سب انجمنون نے کشادہ دلی کے ساتھ شرکت و اعانت مین بقدر اپنے رسوخ و اقتدار کے حصّہ لیا۔ علاوہ اِسکے ۱۳۱۴ھ مین ایک یادداشت میرے پاس پہونچی تھی جسپر ارکان و عہدہ داران انجمن اسلامیہ پنجاب انجمن حمایت اسلام لاہور۔ انجمن نعمانیہ اور سنٹرل محمدن ایسوسی ایشن کے دستخط تھے اُسمین اس بات کی درخواست کی گئی تھی کہ ندوۃ العلما کا سالانہ جلسہ لاہور مین منعقد کیا جائے مگر اُس زمانے مین مصلحت اسکی مقتضی نہین ہوئی لہذا ارکان انجمنہاے مذکورہ کی شکرگزاری کے ساتھ اُنکی درخواست قبول نہ کرنے کی معذرت کی حقیقت یہ ہے کہ ہر کام اپنے وقت ہی پر ہوتا ہے۔ اِسمین شاید یہ مصلحت بھی مضمر ہوگی کہ پنجاب مین یہ سعادت سب سے پہلے روساے امرتسر کو حاصل ہونے والی تھی۔

حضرات! ندوۃ العلما کا یہ پہلا جلسہ ہے جو پنجاب مین منعقد ہوا ہے اس لحاظ سے مجھے چاہیے تھا کہ مین سالانہ کارروائی کے بیان کرنے سے پہلے اِسکے مقاصد کی تشریح کرتا۔ مگر مجکو خوشی ہے کہ پنجاب کی زندہ دلی نے مجکو اِس اہم فرض سے کسی قدر سبکدوش کر دیا ہے جہانتک مجکو علم ہے مین کہہ سکتا ہون کہ پنجاب کے باشندے زمانے کی ضروریات اور مقتضیات سے ایسے نابلد نہین ہین کہ اُنکے سامنے مجکو اسکے حل کرنے کی ضرورت پڑے جسکو بارون نے معما اور چیستان بنا رکھا ہے۔ البتہ نیک مزاج اور سادہ دل مسلمانونکی تسکین خاطر کی غرض سے مین بالکل خاموشی کو بھی

پسند نہین کرتا کیونکہ اُنکے دلون مین طرح طرح کے وسوسے پیدا کیے جاتے ہین جیسا کہ پچھلے سال کے تجربے سے معلوم ہوا ہے۔ کلکتہ مین جلسے سے پہلے دستور کے موافق ہمارے دوستون کے دعوات اور واعظین پہونچ گئے تھے اور اُنھون نے بہت ہوشیاری سے کارروائی شروع کی تھی۔ سورتی تاجرون سے کہتے تھے کہ "ندوے کے ارکان وہابی ہین پیرون کو نہین مانتے" علما وارکان مدرسۂ عالیہ سے کہتے تھے کہ "یہ سب نیچری ہین جلسہ صرف اس غرض سے کرتے ہین کہ عربی تعلیم کی بیخکنی کیجائے اور یہان بھی مدرسہ عالیہ پر حملہ کرنے کو آتے ہین" نئے خیال والون سے کہتے تھے کہ "ندوۃ العلما مسلمانون کو مغربی علوم وفنون سے ہٹاکر قال اقول مین پھنسانا چاہتا ہی" احناف سے کہتے تھے کہ ندوۃ العلما نے لوگون کو تقلید کی قید وبند سے آزاد کرنے کے لیے یہ سوانگ کھڑا کیا ہے" اور اہل حدیث سے کہتے تھے کہ "تمکو دھوکہ دیکر اسمین بلایا جاتا ہی مقصود اُنکا یہ ہے کہ غیر مقلدون کا جوش سرد ہو جائے اور اس طریقے سے اس مذہب کی اشاعت مین کمی آجائے" غرضکہ ہر گروہ کے سامنے ایسی باتین پیش کرتے تھے جو اوسکے خیال مین بدتر سے بدتر قسم کا گناہ تھا۔ اور یہ تو اُنکا عام شیوہ ہے کہ لوگون مین یہ مشہور کرتے پھرتے ہین کہ "ارکان ندوۃ العلما اُس شخص کو بھی جو ضروریات دین کا منکر ہو محض کلمۂ طیبہ کے پڑھ لینے سے مومن سمجھتے ہین اور اُنکا طریق عمل اپنے مقاصد کے اجرا مین خلافِ سنت ہی اور اسکے ثبوت مین روداد ونکی عبارتون کو ہیر پھیر کر خلاف مقصود معانی پیدا کرتے ہین جس سے مسلمانون مین ندوۃ العلما کے خلاف جنبش پیدا ہو جاتی ہے۔

ارکان ندوۃ العلما نے ابتک تکفیر وتضلیل کی پروا نہین کی اور نہایت بلند حوصلگی سے سب وشتم کو برداشت کرتے رہے اور یقیناً وہ ہمیشہ اسکو برداشت کرتے کیونکہ عربی کی ایک مشہور مثل ہے بقدر العزائم تاتی المصائب۔

چین بر جبین ز جنبش ہر خس نمیزنند		دریا دلان چو آب گہر آرمیدہ اند	

مگر اس بات کو وہ کیونکر برداشت کر سکتے ہین کہ جنکے فائدہ پہونچانے کے خیال سے یہ کالیلن

سہتے ہین وہ بعض وقت اُن پریشان تقریرون سے متاثر ہو جاتے ہین اسواسطے مین اِس
بات کو بآواز بلند کہنا چاہتا ہون کہ جو شخص ضروریات دین کا منکر ہو وہ دائرہ اسلام سے خارج
ہے اور ہمارے اعتقادات وہی ہین جو صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے تھے اور ہماری
روداد ون مین کوئی امر اسکے خلاف نہین ہے۔ اگر بالفرض کسی تحریر یا تقریر مین لزوم کے
طور پر کوئی غلط معنے پیدا ہوتے ہون تو اُس غلطی پر ہمکو اصرار نہین ہے نہ وہ ہمارا اعتقاد
ہو سکتا ہے کیونکہ روداد کوئی فقہ کی کتاب ہے نہ عقائد کی جس سے کوئی مسئلہ یا عقیدہ مستنبط
کیا جا سکے یا تمام علما و مشائخ کی جانب جو ندوۃ العلما کے ارکان اور عمائد ہین اسکا انتساب
ہو سکے اُس غلطی کا وہی شخص ذمہ دار ہے جسکی تحریر یا تقریر مین وہ پائی جائے۔ ندوۃ العلما
صرف اُن تجویزون کا ذمہ دار ہے جو جلسہ مین بالاتفاق یا بکثرت آرا منظور ہوتی ہین۔

رہا یہ اعتراض کہ ہم اپنی مجلسون مین مختلف خیال کے لوگون کو کیون جمع کرتے ہین؟
اِسکے مصالح بارہا بیان ہو چکے ہین اور مختصر طور پر اب بھی مین کہتا ہون کہ موجودہ زمانے مین ہماری
حالت اس بات کو مقتضی نہین ہے کہ باہمی آویزش اُسی طور پر قائم رکھی جائے جیسی کہ
تھی۔ اسوقت سب سے زیادہ ضروری بات یہ ہے کہ ہم اختلاف و اتفاق کے حدود قائم
کرین اور مناظرے کو تحقیقات علمی و مذہبی پر محدود کر کے اُن چیزون کے استحکام کی کوشش
کرین جو سبکے لیے یکسان اور مشترک طور پر مفید ہین اور جو بغیر متفقہ قوت کے حاصل نہین ہو سکتین
اور جس طور پر مشرکین کے مقابلے مین اہل کتاب کو "تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم" کہکر
دعوت دیگئی تھی اِسی طور پر ہم تمام مسلمانون کو لیکر اس تباہی کے سیلاب کے روکنے کی کوشش
کرین جو ہمارے مذہب۔ ہمارے اخلاق۔ ہماری تہذیب۔ ہمارے علوم اور ہماری قدیم
ناموری کو بہا لیجانے کے لیے اُمڈا ہوا چلا آ رہا ہے۔

علاوہ اِسکے یہ بات بھی غور طلب ہے کہ ہم اُنھین حضرات کو دعوت دین جنکو
اپنے خیال مین نیک دیندار اور متقی سمجھتے ہین اور اُنھین کو وعظ و ہدایت سے مستفید کرین

تو یہ امر تحصیل حاصل سے کم نہین۔ وہ مسجدون مین آکر وعظ سے فائدہ اُٹھاتے اور علما کی مجلسون مین شریک ہوکر ضروری مسائل حل کرتے رہتے ہین۔ ضرورت تو اس بات کی ہی کہ جو لوگ ہمسے جُدا ہوگئے ہین اور ہماری مجلسون مین آنا اور جماعتون مین شریک ہونا کسر شان سمجھتے ہین اُنکو دعوت دیکر اس بات کا موقع دیا جاے کہ وہ علما کی صحبت سے مستفید ہون اور علما اُنکی ضرورتون سے واقفیت حاصل کرین تاکہ وہ حد فاصل ٹوٹ جاے جو اِن دونون کے درمیان مین قائم ہوگئی ہے اور جسکی وجہ سے پراگندگی بڑھتی جاتی ہے۔

ایک بات اور بھی سمجھنے کی ہے۔ دنیا مین جتنے کام ہوتے ہین وہ ایک شخص کے کرنے سے نہین ہوتے ایک مکان بنانا ہوتا ہے تو انجنیر کی، معمارونکی۔ مزدورون کی اور مختلف قسم کے اسباب تعمیر کی ضرورت ہوتی ہے۔ مزدور معمارون کا اور معمار انجنیر کا کام نہین کرسکتے اور انجنیر روپیہ سے مستغنی نہین ہوسکتا۔ اور روپیہ بھی ہو لیکن سامان تعمیر نہ ملسکے تو کچھ بھی نہین ہوسکتا وہ مکان ہمیشہ عالم خیال کا ایک خواب رہے گا۔ یا یون خیال کیجیے کہ ایک مریض کے معالجے کے لیے طبیب کی ضرورت ہی جو مرض کو تشخیص کرکے اِسکے واسطے دوا تجویز کرے پھر وہ دوا عطار کی دوکان سے خرید کیجاے پھر تیماردار اسکو بناکر مریض پر استعمال کرے۔ طبیب عطار کی اور عطار تیماردار کی ضرورت کو رفع نہین کرسکتے جب دنیا کے چھوٹے چھوٹے کامون مین ایک خفیف ضرورت تعاون و تناصر کی محتاج ہے اور اُسمین مختلف مذاق اور مختلف مشرب کے لوگونکی حاجت ہے تو اتنے بڑے کام مین کیونکر اسکی ضرورت نہ ہوگی؟۔

بہرحال اس اعتراض کو ہم کبھی تسلیم نہین کرسکتے کیونکہ اس زمانے مین یہ امر قرین مصلحت ہے نہ اسلامی اخلاق و تہذیب کے رو سے جائز ہے جن لوگون کو خدا نے فہم و فراست عطا فرمائی ہو اور نفسانی اغراض نے اُنکی عقلون کو تاریک نہین کیا وہ ندوۃ العلما کی اس حکمت عملی کو بہت دور اندیشی کی حکمت عملی سمجھین گے اور جن سادہ مزاج لوگون کو اسپر غور کرنے کا موقع

نہین ملا وہ آج نہین تو کل مقتضاے وقت کو سمجھین گے اور ہمارے قوت بازو بننے کی کوشش کرین گے۔

اگرچہ مین نے معزز حاضرین کا وقت ایسی باتون مین صرف کیا ہے جو خوشگوار نہین ہین مگر بدنصیبی سے جو اسوقت حالت ہوگئی ہے اس سے بالکل اغماض کرنا بھی مصلحت نہین

جناب صدر انجمن!

ندوۃ العلما کے اجلاس ہشتم مین دو تجویزین منظور ہوئی تھین۔ ایک تجویز یہ تھی کہ حسب دفعہ (۵۶) دستور العمل ندوۃ العلما کی ایک مجلس منتخب کیجائے جو ندوۃ العلما کے دستور العمل پر غور وفکر کرکے اسکی ترمیم کرے" مولانا عبدالحق صاحب دہلوی نے اس تجویز کو پیش کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ "اسوقت جو دستور العمل موجود ہے وہ ابتدا مین ضرورت کے موافق بنا لیا گیا تھا۔ اب وہ ضرورتین بدل گئی ہین اور اس بات کی حاجت پیش آئی ہے کہ اسکو زیادہ وسیع کیا جائے" اس تجویز کے موافق اُسی جلسے مین ارکان اس مجلس کے منتخب کیے گئے۔ مین نے بپابندی اس تجویز کے دستور العمل اور کل کاغذات متعلقہ ارکان کی خدمت مین بھیجدیے تھے اور اکثر حضرات نے مہربانی کرکے اپنی اپنی رائین قلمبند فرماکر بھیجدین اور بشورہ ارکان مجلس خاص مولوی عبدالحی صاحب وکیل چندوسی اور خان بہادر منشی اطہر علی صاحب وکیل لکھنؤ کو وہ تمام رائین سپرد کی گئین تاکہ وہ ان سبکو ترتیب دیکر آیندہ جلسے مین پیش کرین۔ چنانچہ مولوی عبدالحی صاحب نے ان سب پر غور و فکر کرکے ایک دستور العمل مرتب فرماکر دفتر مین بھیجدیا۔ ۱۰ ربیع الثانی سنہ ۱۳۲۰ھ کو اس مجلس نے نشست کی اور یہ طے ہوا کہ خان بہادر منشی محمد اطہر علی صاحب وکیل و مشیر قانونی انجمن ہند تعلقداران اودہ بمعیت منشی احتشام علی صاحب رئیس کاکوری کے اسکو درست کرکے آیندہ جلسہ خاص مین منظوری کے واسطے پیش کرین چنانچہ خان بہادر نے اسکو درست کرلیا ہے اور غالبًا آپ کے امر تسر مین اسکی نسبت مجلس خاص اخیر حکم نافذ کرے گی۔

دوسری تجویز یہ تھی کہ ندوۃ العلما کیجانب سے گورنمنٹ ممالک متحدہ آگرہ و اودھ کی خدمت مین

ایک میموریل اس مضمون کا پیش کیا جائے کہ گورنمنٹ ندوہ العلما کے مقاصد کی جانب نظر ہمدردی فرمائے اور ہمکو لازم ہے کہ ہم اپنی کارروائیان اس طریقے سے کرین کہ ہمیشہ گورنمنٹ کے مورد عنایت رہین"

مولوی سید شرف الدین صاحب بیرسٹرایٹ لا نے اس تجویز کو پیش کرتے ہوئے نہایت برجستہ اور موثر تقریر کی تھی - لائق محرک نے برٹش گورنمنٹ کے ساتھ مسلمانونکی بے مثل وفاداری کا نہایت پرشوکت الفاظ مین اظہار کیا پھر یہ فرمایا کہ مسلمانون کو زمانے کی ضروریات کا کیونکر علم ہو؟ کسطرح وہ زمانۂ حال کی تعلیم کے حصول کی کوشش مین مصروف ہوئے؟ اور کس طریقے پر وہ اپنی مذہبی تعلیم کے جانب سے غافل ہوگئے؟ اسکے بعد اس امر کو اپنے سامعین کے مرکوز خاطر کرنے کی کوشش کی کہ مذہبی تعلیم کی کسقدر ہمکو ضرورت ہی اور علما کی ہمکو جادۂ حق پر قائم رکھنے کیواسطے کس درجہ ہمارے لیے حاجت ہے - اُنھون نے یہ بھی اچھی طرح ثابت کیا کہ ندوہ العلما گورنمنٹ اور قوم دونون کا ایک فرض ادا کرنا چاہتا ہے کیونکہ وہ ایسے علما پیدا کرے گا جو اُن برکات سے ناواقف نہ ہونگے جو گورنمنٹ کے نیک ارادون کو عمدہ طور پر سمجھ کر ملک مین پھیلینگے اور مواعظ کے ذریعے سے اُنکی اشاعت کرینگے اور جو اس طریقے پر مسلمانون کو ایک وفادار قوم بنانے مین مدد دین گے - اُنھون نے اپنی دلی امید ظاہر کی کہ آیندہ گورنمنٹ و ندوۃ العلما مین رابطہ قائم ہوگا اور گورنمنٹ کو یہ اطمینان دلاتے ہوئے اپنی فصیح و بلیغ تقریر کو ختم فرمایا کہ ندوۃ العلما روپیہ یا خطاب کا خواہشمند نہین ہے اُسے ایک پاک مقصد پورا کرنا ہے جسکے واسطے صرف اتنی التجا ہے کہ وہ اُسکے ساتھ ہمدردی اور عنایت فرماکر اُسکا دل بڑھائے - یہ نفیس اور پُرمعنے تحریک بہت کشادہ دلی کے ساتھ منظور کی گئی اور جلسے کے بعد اسکی تعمیل مین کوشش کیگئی -

ہم نواب وقار الملک بہادر کے شکرگزار ہین جنھون نے سب سے پہلے اسکا موقع حاصل کیا اور نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک متحدہ آگرہ و اودھ سے لکھنؤ کے مقام مین ملکر ندوۃ العلما کا

تذکرہ کیا۔ ہز آنر نے اِسکو بہت خوشی سے سُنا اور فرمایا کہ ۱۳۔ مارچ ۱۹۰۲ء کو علی گڑھ پہونچکر اسکے بابت مفصّل گفتگو فرمائین گے۔ چنانچہ ۱۳۔ مارچ کی ملاقات مین فرمایا کہ "مجھکو کسی کیطرف سے کچھ شبہہ نہین ہے" اور یہ بھی فرمایا کہ "اگر نینی تال پر ندوۃ العُلما کیطرف سے ڈیپوٹیشن آوے گا تو بخوشی اس سے ملاقات ہوگی"۔ انھین دنون مین خان بہادر منشی محمد اطہر علیہ صاحب مشیر قانونی انجمن ہند تعلقداران اودھ سے اس تقریر کا اعادہ فرمایا۔ اِسکے بعد حسب تجویز جلسۂ تنظیمیہ منعقدہ ۱۶۔ ربیع الثانی ۱۳۲۰ھ کے حضور ممدوح کی خدمت مین ندوۃ العُلما کے وفد کو پذیرا فرمانے کی عرضداشت کی گئی اور ۲۲۔ جمادی الاولی ۱۳۲۰ھ کو اسکا جواب پرائیوٹ سکریٹری کی طرف سے موصول ہوا جو مندرجۂ ذیل ہے۔

گورنمنٹ ہاؤس

نینی تال

۲۵۔ اگست ۱۹۰۲ء

جناب من!

مجھے یہ ارشاد ہوا ہے کہ مین آپکی چٹھی مورخہ ۲۰ ماہحال کی رسید بھیجون اور اطلاع دون کہ سب سے زیادہ سہولت اسی مین معلوم ہوتی ہے کہ ندوۃ العُلما کے سالانہ عام جلسے کے بعد ہز آنر ڈیپوٹیشن کو بُلائین۔ ہز آنر ابتدائے نومبر مین آلہ آباد تشریف لے آوین گے اور مجھے یہ دریافت کرنا ہے کہ آیا آپکے لیے ایڈریس پیش کرنے کے واسطے ۸۔ تاریخ ماہ نومبر مناسب تاریخ ہوگی؟۔

ایچ۔ جے۔ سٹایلر

انڈین سول سروس پرائیوٹ سکریٹری۔

صاحبو! مولوی شرف الدین صاحب بیرسٹرایٹ لا نے گو کہ اِس تجویز کو ندوۃ العلما کے آٹھوین سالانہ جلسے مین پیش کیا مگر شروع ہی سے ندوۃ العلما نے اپنے طرز روش سے

اِس بات کو ثابت کر دیا ہے کہ اسکی بنیاد وفاداری اور راستبازی پر ہے اور وہ گورنمنٹ کی مہربانی کا خواہشمند ہی۔ اِسکے مقاصد و اغراض کو باریک بین نگاہ سے دیکھنے کے بعد اِس بات کی پوری تصدیق ہوسکتی ہے۔ وہ اگرچہ لفاظی کو ناپسند کرتا ہے اور فعل کو قول پر مرجح سمجھتا ہے تاہم مختلف موقعون پر تقریر اور تحریر کے ذریعے سے اسکا اظہار کیا ہے اور تہنیت و تعزیت کے موقعون پر دلی جوش اور سچی وفاداری کے ساتھ ہمدردی اور مبارکباد کا اظہار حکام وقت سے کرتا رہا ہے اور چونکہ اس اظہار سے نمایش اسکو منظور نہ تھی اسواسطے اخبارون مین اسکی اشاعت کی کوئی ضرورت نہین سمجھی۔

سب سے زیادہ ارکان ندوۃ العلما نے اس بات کا لحاظ رکھا ہے کہ اِسکی تمام کارروائیان علانیہ اور علے رؤس الاشہاد کیجائین اسیواسطے ہر جلسے مین اپنے حکام سے استدعا کی ہے کہ وہ شریک ہوکر تمام کارروائیون کو بچشم خود ملاحظہ فرمائین۔ لہذا انکی تجویز سے یہ سمجھنا نہ چاہیے کہ ندوۃ العلما کو آٹھ برس کے بعد ایسی ضروری تجویز کیطرف خیال پیدا ہوا ہے۔

جناب صدر انجمن!

ندوۃ العلما نے سال زیر بیان مین صرف اِسی قدر کارروائی نہین کی بلکہ اسنے اپنے تحت دارالعلوم کی پوری نگرانی اور اوسکے نظم و نسق مین مفید اصلاحین کی ہین اسکی مفصل رپورٹ کل آپکی خدمت مین مہتمم دارالعلوم پیش کرین گے مگر اُسکی اصلاح اور ترقی کے لیے ندوۃ العلما نے اِس سال جو کارروائی کی ہے اُسکو بالاجمال مین عرض کرتا ہون۔

دارالعلوم کے متعلق ندوۃ العلما نے سب سے پہلا کام سال زیر بیان مین یہ کیا کہ اوسنے درجۂ متوسط کے دوسرے سال کی خواندگی کھولنے کی منظوری دی اور اُسکا نصاب تجویز کیا اور مجلس دارالعلوم کے ارکان کا از سر نو انتخاب کیا اور سب سے زیادہ مفید انتظام یہ کیا ہی کہ تقسیم خدمت کے اُصول پر ارکان مجلس دارالعلوم مین سے بعض بعض کو ایک ایک خدمت سپرد کردی ہی از انجملہ مولوی خلیل الرحمن صاحب و مولوی فتح محمد صاحب تائب کے ذمے تعلیم کی نگرانی کیگئی ہی

اور میرے سپرد دالاقامہ کے طلبا کی عام تہذیب اخلاق کی نگرانی کیگئی ہے۔ اور مصارف دارالاقامہ کی نگرانی اور جانچ پرتال منشی محمد احتشام علی صاحب کے سپرد کی گئی ہے جو مجلس مال کے معتمد (سکریٹری) بھی ہین اور حکیم خورشید علی صاحب کے ذمہ صفائی و نگرانی حفظان صحت کا کام سپرد کیا گیا ہے۔ فتتاح مدرسہ سے اسوقت تک طلبہ کا معالجہ حکیم صاحب ممدوح کے ہی ذمے رہا ہے اور حکیم صاحب نے اس خدمت کو بہت محنت اور تندہی سے ادا کیا ہے جسپر ہم سب کو شکر گذار ہونا چاہیے۔ اب دارالاقامہ کی صفائی کی نگرانی خاص طور پر انکے اہم خدمت کا ضمیمہ کردی گئی ہے اور عام نگرانی ہر صیغے کی خان بہادر منشی محمد اطہر علی صاحب و مولوی مسیح الزمان خان صاحب کے متعلق کی گئی ہے۔

نصاب درس کی ترتیب و ترمیم کے واسطے اب تک کوئی خاص مجلس نہین تھی بلکہ جلسۂ انتظامیہ اس خدمت کو خود ہی اُن حضرات کے مشورے سے جنکو تعلیم کے متعلق پورا تجربہ حاصل ہے انجام دیتا تھا۔ سال زیر بیان مین اس کام کے واسطے ایک خاص مجلس قائم کی گئی ہے جسمین مولوی عبداللہ صاحب ٹونکی اور مولوی محمد فاروق صاحب چریاکوٹی جیسے تجربہ کار حضرات منتخب کیے گئے ہین اور اس مجلس کے معتمد مولوی حبیب الرحمن خان صاحب رئیس بھیکن پور قرار پائے ہین امید ہے کہ پہلے سے زیادہ اب نصاب کی ترتیب و ترمیم کا کام خوش اسلوبی سے انجام پائے گا۔

کتب خانے کا بھی کوئی مستقل انتظام ابتک نہین تھا اب خدا کے فضل سے سات ہزار سے زیادہ کتابین یہین موجود ہین اسوجہ سے اُسکا بھی حالت موجودہ کے لحاظ سے معقول انتظام کیا گیا ہے اور ایک علیحدہ مکان اسکے لیے مخصوص کردیا گیا ہے اور کچھ جدید الماریان خرید لی گئی ہین اور ایک ناظر اور ایک دفتری مقرر کیا گیا ہے تاکہ ان کتابون کو سلیقے سے مرتب رکھے اور جلد ونکی مرمت ہوتی رہے کیونکہ جو حضرات کتابین بھیجتے ہین وہ نئی موتی ہین تو اُنکی جلد سازی کی اور پُرانی ہوتی ہین تو اُنکی مرمت کی ضرورت پڑتی ہے۔

مگر صاحبو! جو کچھ ہو رہا ہے وہ بہت جزرسی اور کفایت سے ہو رہا ہے۔ چادر اسقدر تنگ ہو کہ ہاتھ پانوں اچھی طرح نہین پھیل سکتے۔ اگر اہل اسلام ان کامون سے دلچسپی لین تو خاطر خواہ انتظام کا ہونا کچھ دشوار نہین۔ عیسائیون کے چرچ اور مشن ہندوستان کی چپہ چپہ زمین پر کام کر رہے ہین اور ایک قسم کے نہین بلکہ بیسیون طریقے کے اسکول ہین۔ کالج ہین۔ زنانہ تعلیم گاہین ہین۔ زچا خانے ہین۔ ہسپتال ہین۔ اور ہر ہر مقام پر انکے منادی وعظ کرتے پھرتے ہین۔ یہ سب جو کچھ کر رہے ہین قومی چندے سے کر رہے ہین جو کروڑونکی مقدار کو پہونچ جاتا ہے اور شان و شوکت کو دیکھتے ہوئے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایک سلطنت کا کام ہے۔ آپ جانتے ہین کہ اس مقدار کو جو چندہ ہوتا ہے اُسمین بڑی رقمین بھی ہونگی مگر زیادہ تر تھوڑا تھوڑا کر کے اسقدر ہو جاتا ہے ع قطرہ قطرہ بھم شود دریا۔ مگر یہ جمع کیسے ہوتا ہے؟ یہ عجب مزے کی بات ہو کہ دیتے ہین اور دینے والون کو ناگوار نہین ہوتا۔ دینے والونکو کچھ معلوم نہین ہوتا۔ اور لینے والے کروڑون روپے کے صرف سے ایسے حیرت انگیز کام کر رہے ہین!!۔ اب دیکھنے کی بات یہ ہے کہ قومی کامون سے عام دلچسپی کس قدر ہی؟۔ اگر ہم لوگون مین بھی یہ بات پیدا ہو جائے تو پھر ہمکو اور آپ کو دونون کو راحت ہو اور ہتیلی پر سرسون جمانے کی خواہشمند جو ہمپر اعتراض کر رہے ہین کہ "ندوۃ العلمانے ابتک کیا کیا؟ تعلیم اُسی ناقص حالت مین ہے۔ علما مین اتفاق نہین پیدا ہوا۔ عام مسلمانون کے اخلاق ویسے ہی خراب ہین۔ رسم و رواج کی پابندیان ویسے ہی تباہ کر رہی ہین۔ یہ اور ایسے ہی بیسیون اعتراض بالکل رفع نہ ہونگے تو کم ضرور ہو جائین گے۔

صاحبو! آپ خود ہی انصاف فرمائیے کہ جب تک ہمارے ہاتھ مین اس قدر روپیہ نہ ہو کہ ہم دارالعلوم اور دارالاقامے کے مکانات اپنی مرضی کے موافق بنائین۔ مدرسین جیسے چاہین ویسے رکھین۔ اتالیق مقرر کرین اور جو کتابین چھپی نہین ہین اور اُنکا نصاب مین رکھنا ضروری ہے اُنکو چھپوائین اور اپنی ضرورت کے موافق تصنیف کرائین واعظین مقرر کرین

اور جہان جہان ضرورت ہو اُنکو بھیجین اُسوقت تک ہمارے وعدے کیونکر پورے ہوسکتے ہین؟ صرف وعدہ کردینے اور تجویز پاس کرلینے سے کام نہین چل سکتا اِسکے ہم بیشک گنہگار ہین کہ ہمنے ایسے لمبے چوڑے وعدے کرلیے ہین مگر ہمنے خدا کے فضل کے بھروسے پر اور مسلمانونکی سیرچشمی کے لحاظ سے جو اُنکی طبیعت ثانیہ ہوگئی ہے یہ وعدے کرلیے ہین اور ہمکو امید ہے کہ آج نہین تو کل ہماری یہ آرزو ضرور پوری ہوگی۔ ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ

مجلس مال کے انتظام مین گزشتہ برسون مین جو تبدیلیان ہوچکین ہین اُنکو مین پچھلی رپورٹون مین بیان کرچکا ہون اور جہان تک مجکو معلوم ہوا ہے اِس انتظام مین نقص نہین نکالا گیا۔ سرمائے کی حفاظت کا جو طریقہ اختیار کیا جاسکتا ہے اُسکو ندوۃ العلما نے اختیار کیا ہے اور سال زیر بیان مین مجلس مال کا معتمد (سکریٹری) ایسا شخص منتخب کیا گیا ہے جو ایک بڑے کارخانے کا مالک اور ڈائرکٹر ہے وہ منشی محمد احتشام علی صاحب رئیس کاکوری فرزند منشی محمد امتیاز علی صاحب مرحوم وزیر بھوپال ہین۔ صوبۂ پنجاب کے حضرات اِنکے نام سے شاید واقف نہ ہون مگر ممالک متحدہ اگرہ و اودھ کے اکثر لوگ اُنکو جانتے ہین اور اس انتخاب کو اُنھون نے پسندیدگی کی نگاہون سے دیکھا ہے منشی صاحب ممدوح اپنے فرائض کو بہت خوش اسلوبی سے ادا کررہے ہین۔

صاحبو! اب مجکو یہ بات عرض کرنا اور باقی ہے کہ سال زیر بیان مین ہمارے معزز رکن خان بہادر حاجی شیخ قادر بخش صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ فیض آباد کی فیاضی سے صیغۂ وظائف مین مستقل سرمائے کے اعتبار سے ایک مفید اضافہ ہوا ہے اور وہ یہ ہے کہ شیخ صاحب ممدوح نے اپنے مواضعات موقوفہ ضلع پرتاب گڑھ کا نصف منافع یعنی منجملہ آٹھ آنے کے چار آنے کا منافع علوم عربیہ کی تعلیم کے لیے مخصوص کردیا ہے اور تا بقاے دارالعلوم اسکے طلبہ کو دیگر مدارس کے طلبہ پر ترجیح دی ہے اور اسی لحاظ سے منجملہ متولیان وقف کے ندوۃ العلما کے معزز رکن اور اُسکی مجلس مال کے معتمد منشی محمد احتشام علی صاحب رئیس کاکوری کو اِس

جائداد کا متولی قرار دیا ہے۔ اس جائداد کا منافع بعد وضع مالگزاری واخراجات دیہی کے دوسو روپے سالانہ سے کم نہین ہے جس سے کم از کم چار غیر مستطیع طلبہ کو وظائف دیے جاسکتے ہین شیخصاحب کی یہ فیاضی سچے اعتراف اور دلی شکریے کی مستحق ہے اور اس قابل ہی کہ دولتمند مسلمان اسکی تقلید کرین۔

علاوہ اسکے دو وظیفے ریاست جوناگڑھ کے نامور اور فیاض وزیر خان بہادر شیخ بہاءالدین صاحب سی آئی اے نے عنایت فرمائے ہین جو بہاءالدین وظیفے کے نام سے موسوم ہین۔ وزیر صاحب بہادر کی یہ فیاضی کچھ نئی نہین ہے آپنے ندوۃ العلما کو ایک عرصے تک سالانہ امداد عنایت فرمائی ہے اور سال گذشتہ مین ایک ہزار روپیہ تعمیر درسگاہ کے لیے عنایت فرمایا ہے۔ امید ہے کہ ایسے فیاض اور مخیر بزرگ کی توجہ سے ندوۃ العلما کو آیندہ بہت کچھ مدد ملے گی اسلیے ہم سبکو انکا شکرگذار ہونا چاہیے۔

آخر مین مجکو افسوس کے ساتھ ایک معزز رکن کا ذکر خیر کرنا ہے جو سال زیر بیان مین ہمیشہ کے لیے ہمسے جدا ہوگیا ہے۔ آپ مولوی شیخ احمد صاحب جیتکر کے نام سے واقف ہونگے جو بمبئی کے رئیس اور خاندان کوکن کے مقتدر ممبر تھے اور عربیت مین بہت بلند مرتبہ عالم تھے انکو ندوۃ العلما سے خاص قسم کی دلاویزی تھی چونکہ خود علالت مزمنہ کیوجہ سے جلسے مین شریک نہین ہوسکتے تھے اسلیے ہر سال اس موقع پر عربی نظم کے ذریعے سے اپنے دلی جذبات کا اظہار کیا کرتے تھے۔ اس سال جلسے سے پہلے انکا انتقال ہوگیا مگر انھون نے مرض الموت مین اپنے قابل اور لائق بھائی شیخ عبداللہ صاحب جیتکر کو وصیت کی کہ وہ ندوۃ العلما کو ہمیشہ مدد دیتے رہین اور کچھ روپیہ بھیجنے کی بھی ہدایت کی جسکی تعمیل انکے بھائی نے کردی ہے مین امید کرتا ہون کہ آپ مرحوم مغفور کے واسطے دعا فرمائین گے کہ اللہ تعالے انکی مغفرت فرمائے اور اپنے جوار رحمت مین انکو جگہ دے۔

(اسوقت کئی ہزار آدمیون کا مجمع تھا جنمین کئی سو علما و مشائخ تھے ان سب نے نماز جمعہ ادا کی)

خروش سے مرحوم کے واسطے دعاے مغفرت کی۔)

اِسکے بعد مولوی سید عبدالحی صاحب مددگار ناظم نے کہا کہ مین نے ابھی رپورٹ مین مولوی عبداللہ صاحب جیتکر کا ذکر کیا ہے اِس معزز فاضل نے اپنے بھائی کی تقلید کی ہے اور قصیدہ بھیجا ہے جسکو مین پیش کرتا ہون اور امید کرتا ہون کہ شیخ عبداللہ جیتکر اپنے بھائی کے قابل جانشین ثابت ہونگے اور ندوۃ العلما کو انسے ہر طرح کے فائدے پہونچین گے۔

اِسکے بعد ندوۃ العلما کا سالانہ جمع خرچ جو آٹھ مہینے کے بابت تیار کیا گیا تھا پیش کیا (یہ جمع خرچ اِسی روداد کے آخر مین درج ہے)

رپورٹ کے ختم ہونے پر مولوی حبیب الرحمن خان صاحب رئیس بھیکن پور اپنی جگہ سے اُٹھے اور آپنے گذشتہ سال کی کارروائی پر چند قیمتی اور قابل توجہ رائین اپنی پر مغز تقریر مین ظاہر فرمائین جو ذیل مین درج کیجاتی ہین۔

خلاصۂ تقریر مولوی حبیب الرحمن خانصاحب رئیس بھیکن پور

ندوے کے مقاصد دیگر قومی انسٹی ٹیوشنون کے خلاف نہین ہین بلکہ بنظر غائر دیکھا جائے تو یہ اُن سب کے ساتھ متحد الاغراض ہے اسلیے جیسا کہ مولوی عبدالحی صاحب نے اپنی رپورٹ مین بوضاحت جتا دیا ہے کسیکو ہرگز ہرگز یہ خدشہ نہ ہونا چاہیے کہ وہ ان دوسری قومی انجمنون وغیرہ کے کام مین دراندازی کرے گا۔ کانفرنس۔ انجمن نعمانیہ۔ انجمن حمایت اسلام وغیرہ سب نے ابتک ندوہ کی تائید ہی کی ہے پس یہ کب ہوسکتا ہے کہ یہ اِنکے احسان کے عوض انکی مخالفت کا بیڑہ اُٹھائے اجلاس لکھنؤ مین خواجہ عزیز الدین صاحب نے یہ شعر پڑھا تھا ؎

آب این چشمۂ جاری برود تا پنجاب فیض این ابر بہاری برود تا بہار

صد شکر کہ دونون صوبون کے اجلاس سے یہ آرزوے دیرینہ بتفاوت تقدیم و تاخیر ایک حد تک

پوری ہوگئی اور اس سے زیادہ دائمی و پائدار فیوض و برکات کی انشا اللہ آیندہ بہت کچھ توقع ہی
ندوے کو چونکہ اپنی قوم کی اصلاح حال کے یہ قابل قدر موقع گورنمنٹ عالیہ کے سایہ عاطفت
مین اور اسی کی نظر عنایت سے حاصل ہوئے ہین اسواسطے اسنے گورنمنٹ کی خیر خواہی اور
وفاداری کو ہمیشہ مرعی رکھا ہے اور انشا اللہ ہمیشہ رکھے گا - اور یہی وجہ ہے کہ ندوہ کو لیٹکس سے
کچھ سروکار نہین ہے ہان اگر محض بطریق استصواب رائے سرکار شوکت مدار کیخدمت مین کچھ
عرض معروض کرنا ہو تو اسکا مضائقہ نہین - ندوے کی اس ابتدائی حالت مین سرمائے کی
جس قدر ضرورت تھی اور ہے اس سے زیادہ اہم تر اُس سرمائے کی حفاظت تھی جسکے لیے
کوئی بڑا ہوشیار و مدبر امین ہونا چاہیے تھا - اوّل اوّل بنیک مین رکھنے وغیرہ کی تجاویز
پیش ہوئین مگر مقام مسرّت ہو کہ بالآخر ندوے کو اس ذمہ داری کے کام کے لیے ایک
نہایت معتمد اور ہوشیار شخص مل گیا -

مولوی حبیب الرحمن خان صاحب کی تقریر کے بعد شیخ عبد القادر صاحب بی - اے ایڈیٹر
ابزرور لاہور نے حسب مندرجۂ ذیل تقریر فرمائی جسکو معزز ارکان نے دل لگا کر سُنا -

خلاصۂ تقریر شیخ عبد القادر صاحب بی اے ایڈیٹر ابزرور لاہور

ندوے کے فرائض و اغراض و مقاصد نہایت ذمہ داری کا اور مہتم بالشان کام ہے جتنا اہم ہے
اُتنا ہی دشوار اور دیر طلب جیسا کہ تمام بڑے بڑے کام ہوا کرتے ہین برخلاف بھان متی کے
سانگ یا مداری کے تماشے کے جو حیرتناک تو ضرور ہوتا ہے مگر بفحوائے "ہر چہ زود برآید دیر
نپاید" اسکے کرشمے ہوتے بھی موہوم و ناپایدار ہین - مذہب کا لوگون کے طبائع پر بڑا زبردست
اثر ہوتا ہے جسکی مثال سیٹم پور (طاقت دخانی) کی سی ہے اور یہ طاقت ہے ہماری مقدس علماے
دین کے ہاتھ مین جدھر چاہین امت محمدیہ کی اس طاقت کو لگا سکتے ہین اور جو کام چاہین

اُس سے لے سکتے ہین چنانچہ تعلیم انگریزی کی ترویج مین ابتدا کیسی کیسی مشکلات پیش آئین تب
اُن حضرات نے اسکی ضرورت کو محسوس و تسلیم نہ کیا اور قوم کے لیے اسکو جائز نہ قرار دیا۔ اِنکے
اشارے کی دیر تھی کہ جا بجا تعلیم تعلم کا چرچا پھیل گیا۔ اب بھی انھین حضرات کی اعانت درکار ہے
کیونکہ کام لینے والے کے بغیر طاقت خود بخود کچھ نہین کرسکتی۔ ہم دنیا دار لوگ بخوشی انکے ساتھ
مل کر بہبود قوم کے لیے سعی و جانفشانی پر آمادہ ہین اور اسے محض فضل ایزدی سمجھنا چاہیے کہ
حُسن اتفاق سے ایسے خدا ساز سامان پیدا ہوگئے ہین۔ یہ بات بظاہر دل کو لگتی اور کھٹکتی سی
ہو کہ گذشتہ آٹھ سال کے معقول عرصے مین ندوہ نے کیا کچھ کرکے دکھلایا ہے لیکن بامعان
نظر دیکھین تو اس اعتراض کی ذرا بھی وقعت باقی نہین رہتی کیونکہ اصلاح قوم اور پھر اصلاح بھی
کیسی؟ مذہبی و معاشری کچھ بچون کا کھیل یا منھ کا نوالہ نہین کہ دیکھتے دیکھتے ہپ کر جائین۔ جو
لوگ ایسے اہم اور دشوار کام مین ہتیلی پر سرسون جمانا چاہین یہ اُنکی غلطی ہے۔ ابتدا مین
ندوے کو جو جو مشکلات پیش آئین اور جن جن دقتون کا سامنا ہوا انکے نظر کرتے ہمسے پوچھو
تو جو کچھ ندوے نے اب تک کیا بس غنیمت ہی اور اسے خاصی کامیابی کہہ سکتے ہین۔ ہان
اسمین شک نہین کہ ابھی اسے بہت کچھ کرنا باقی ہے۔

شیخ عبدالقادر صاحب بی۔ اے جسوقت اپنی تقریر تمام کرچکے معزز حاضرین نے بیچینی سے
شمس العلما مولوی محمد شبلی صاحب نعمانی کیطرف نگاہین دوڑائین۔ وفور شوق اور شدت
انتظار کے جھرمٹ مین مولوی صاحب ممدوح منصہ (سٹیج) پر تشریف لائے اور اپنا ترکیب بند
ایسے موثر اور درد انگیز لہجے مین پڑھا جسکو سُنتے وقت سامعین ہمہ تن گوش اور سراپا
حیرت بنگئے تھے خصوصاً دو بند اوّل کے کچھ ایسے پڑھے گئے جنھون نے علما پر ایک
خاص کیفیت پیدا کردی اور جہان تک دریافت ہوا ہے اسکا مزہ اب تک لوگ نہین
بھولے۔ اس ترکیب بند کے پڑھنے سے پہلے مولوی صاحب نے ایک مختصر تقریر

بھی کی تھی اور درمیان مین بھی جا بجا حالت اور موقع کے مناسب تقریر کرتے جاتے تھے جس سے سامعین کو زیادہ لطف آتا تھا۔ اِس ترکیب بند کو مولوی صاحب نے کانپور مین چھپوایا تھا جسکی سو کاپیان اسوقت موجود تھین انکو حاضرین نے ہاتھون ہاتھ خرید لیا۔

ترکیب بند شمس العلما مولوی محمد شبلی صاحب نعمانی

ایکہ پرسی چکسانیم؟ وچہ سامان داریم؟ — انچہ ہا ہیچ نیرزد بجہان آن داریم
مانہ آنیم کہ دہیم سکندر طلبیم — مانہ آنیم کہ اورنگ سلیمان داریم
مانہ آنیم کہ برشیوہ ارباب حشم — روی وراہے بدر دولت سلطان داریم
مانہ آنیم کہ باحاجب و دربان باشیم — مانہ آنیم کہ بام و در و ایوان داریم
مانہ آنیم کہ با مسند و بالین ازیم — مانہ آنیم کہ سر داب و شبستان داریم
ما نیز ریم کہ بدان پایہ کہ چون محتشمان — جامہ از قاقم و استبرق و کتان داریم
مانہ آنیم کہ یک شیوہ آئین گیریم — مانہ آنیم کہ یک کار بہ سامان داریم
خاکساران جہانیم و از اسباب جہان — بوریائے ست کہ در کلبہ احزان داریم
جز فنے خامہ و اوراق پریشان نبود — بیش و کم انچہ بہ پیدا و بہ پنہان داریم
گاہ گاہے بسوے کلبہ ما بار خرام — تا بہ بینی کہ چہ برگ و سر و سامان داریم
تو کباب برہ و شہد و شکری جوئے — ما ہمان پارہ نانے بسر خوان داریم
تو غلامان کمر بستہ بفرمان خواہی — ما غلام خود و خود۔ گوش بفرمان داریم

ہم بیک حال بود بے سر و سامانی ما
کہنہ ہرگز نشود جامہ عریانی ما

عجز و افتادگی و طوع و رضا خواہی ست — گر ز ما شیوہ دیرینہ ما خواہی ہست
افسر و تاج و کمر بند و کلاہی نیست — جامہ کہنہ و دیرینہ ردا خواہی ہست

قصر و بام و حرم و گنبد اگر خواهی نیست
مسجد و منبر و محراب دعا خواهی هست

آن مے کوز فرنگ ست ندارم بجام
بادهٔ خمکدهٔ صدق و صفا خواهی هست

شرح افسانهٔ رومن نتوان جست زما
ور دلا ویز حدیثِ خلفا خواهی هست

ما مداوای تپ و درد ندانیم و لے
گر زر نخورے الحاد شفا خواهی هست

ما خرافاتِ کهن یاد نداریم و لے
گر زما سلسلهٔ حدثنا خواهی هست

گفته بیکن رو دیکارٹ نداریم بیاد
ور حدیثے ز رسول دوسرا خواهی هست

بے نوائیم ز مافرهٔ دنیا مطلب
انچه در کیسه نداریم تو از ما مطلب

ماکه با آن همه رنگی این چرخِ حرون
هیچگه پاے ز خلوت نه نهادیم برون

ماکه از جاے نرفتیم بصد جور و جفا
که بما رفت ز دستِ فلکِ سفله دون

تا چه پیش آمده باشد اکه بیکبار ز ما
رفت تمکین و قرار و خرد و صبر و سکون

تا چه پیش آمده باشد اکه زهر گوشهٔ ملک
بر سیدیم سراسیمه باین حالِ زبون

در و زاندازه گذشت و بلغ السیل زباه
رفت سر رشتهٔ صبر از کف و للدهر فنون

بار این غم که ز ما تاب شکیبائی برد
خود به بینید که چند است و مپرسید که چون؟

چند در سینه توان داشت نهان شعلهٔ غم
خوش بود صبر و لے خود نتوانیم کنون

شرحِ این آتشِ جانسوز نگفتن تا کے
سوختم سوختم این سوز نهفتن تا کے

جمع اسلام که صیتش بدیار افتاد ست
حالیا باغم و در دش سر و کار افتاد ست

آن که در معرکه تاج از سر قیصر بربود
دست و بازوش بیکبارہ ز کار افتاد ست

آن که چون مهر جهانتاب بعالم می تاخت
خاکِ ره گشته و در راه گذار افتاد ست

آن که صد قلعهٔ روئین بهیکے حمله کشود
حالیا از همه سو خود بحصار افتاد ست

دست و سر پنجهٔ آن شیر ژیان رفت ز کار | تهمتن در تگ چه آمد و خوار افتاد است
آن که در پیکر صد مرده همی جان بدمید | هست بر بستر بیماری و زار افتاد است
آن عزیزی که جهانیش همی داشت عزیز | حالیا خستهٔ و آواره و خوار افتاد است
مرغ خوشخوان زمزمه را کار بصیاد افتاد | دامن شاهد گل در کف خار افتاد است
می نه بینی که نژاد عرب و آل لوی | خوار و سرگشته بهر شهر و دیار افتاد است
دست هر سفله بغارتگریش گشته دراز | همچو بغداد که در دست تتار افتاد است
ورق دفتر عباس بتاراج برفت | اختر فاطمیان خود ز مدار افتاد است
کاروان رفته و اندازهٔ جاهش پیداست | زان نشانها که بهر راه گذار افتاد است
آسمان از حرکت مانده و اختر ز مدار | مهر گم گشت و جهان تیره و تار افتاد است
وین عجب بین که باین فتنهٔ و آشوب بلا | هر کس از ما بهمان خواب و خمار افتاد است
سنگ میبارد و در خواب خوش اند اهل حصار | رخنها در کمر و پای حصار افتاد است
علما را همه پیکار و نزاع ست کزو | آتش فتنه بهر شهر و دیار افتاد است
امرا را که بود نیروی ما از دم شان | کار ما بر بط و رود و دف و تار افتاد است
بکه نالیم؟ و به پیش که بفریاد رویم؟ | کار ما با فلک عربده کار افتاد است

ننگ باشد که به پیش شه و درویش شویم
همت آنست که خود چاره گر خویش شویم

در چنین جادهٔ صعب که بر ما افتاد | چاره آن نیست که از عهد کهن واری یاد
چاره آن نیست که بر رسم کهن طرح نهی | مکتب و مدرسه ها در همه اطراف و بلاد
تا چه سودت دهد آن فلسفهٔ عهد قدیم | تا چه سودت دهد آن هیئت پارینه نهاد
از عناصر سه و شصت آمده اینک بشمار | تو همان در گرو آتش و آب ست و باد
تا چه سودت دهد آن شیوهٔ تعلیم قدیم | که بر ویت در رزقی نتوانست کشاد

این نه خواری بود آخر که پس از کسب علوم
از ره وعظ بدر یوزه برآئی ناشاد

عامیان را بفریبی و بصد حیله و فن
آش و نانے بکف آری که شود توشهٔ زاد

یا که با هیچ خودی بحث و جدل سازدهی
وان نزاعِ تو شود مایهٔ هر گونه فساد

یا که چون خلوتیان پاے بدامن بکشی
تا بدانند کز اقطاب شدی یا اوتاد

دستِ بالاست هر آئینه ز زیرین بهتر
این حدیث نبوی هست ترا رفته ز یاد

نبود وجه کفافِ تو مگر هدیهٔ و نذر
نبود حاصلِ بحثِ تو مگر کبر و عناد

نتوانی که خود از گوشه برآئی و انگه
عرض اسلام کنی در همه امصار و بلاد

خود بفرماے، کزین مشغله مقصود چه بود
گر وجود تو زیان نیست بگو سود چه بود

اے که بر مائدهٔ یورپ مهمان باشے
حیف باشد اگر از جملهٔ ایشان باشی

حیف اگر از اثرِ فلسفهٔ مغربیان
منکرِ فلسفهٔ سنت و قرآن باشی

مسمار شعبدهٔ جلوه دهِ سرّ بنهی
منکرِ معجزهٔ موسیِ عمران باشی

گفتهٔ سولن و آئین جهانبانے او
بر زبان داری و بیگانه ز نعمان باشی

از هنیبال صداقسانهٔ و دستان گوئی
جاهل از معرکهٔ فاتح ایران باشی

قیصران را همه یک یک بشماری آغاز
بیخبر از عمر و حیدر و عثمان باشی

از خداوند جهان، یاد نیاری گاهے
روز و شب خود بپرستاریِ سلطان باشی

در بپرسی که درین کار چه تدبیر بود
دین و دنیا بهم آمیز که اکسیر بود

گرچه این مرحله دشوار گذار افتاد ست
پاے را کار درین راه به خار افتاد ست

دین و دنیا بهم آمیختن آسان نبود
گوئیا کشتے گرداب، دو چار افتاد ست

نسبت فلسفه و شرع بدان مے ماند
که خزان در عقبِ بادِ بهار افتاد ست

حل این مشکل اگر خواہی - از ندوہ بخواہ
او کشاید گرہے را کہ بکار افتادست

حکمت و شرع درین جا بہم آمیختہ اند
نمک و بادہ درین میکدہ یار افتادست

عقل را نیست سر عربدہ اینجا بالکل
پنبہ را آشتی این جا بہ شرار افتادست

شبلی آہنگ دعا کن کہ سخن گشت دراز
گرچہ دانم کہ قلم سخت نگار افتادست

ہان بدرگاہ خدائے دو جہان روی بنہ
کہ نم رحمت او بر گل و خار افتادست

مے تواند اثر قدرت او داد - امان
خرمنے را کہ بہر گوشہ شرار افتادست

صدرہ افتاد کہ طوفان زدۂ از کرمش
رستہ از لطمۂ موج و بہ کنار افتادست

صدرہ افتاد کہ فیض کرمش جان بدمید
مردۂ را کہ در آغوش مزار افتادست

اے خداوند جہان رحم بفرما بر ما
کہ چو ما بر در فیض تو ہزار افتادست

طرح انجام مرا نیز چو آغاز انداز
اے خدا ہان نگہ لطف بما باز انداز

اس ترکیب بند کے ختم ہونے کے بعد مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری اپنی جگہ سے اُٹھے اور پہلے بطور تمہید کے مختصر سی تقریر کی جو باوجود اختصار کے پر معنے اور نتیجہ خیز بھی اثنای تقریر مین حال کے مصنفین اسلام کی کمزوریون کا ذکر کرتے ہوئے یہ بھی فرمایا کہ یہ لوگ اپنے شوق تصنیف مین اکثر جادۂ مستقیم سے دور جا پڑتے ہین جن اُمور کی قابل وثوق سند سلف صالحین کی مہتم بالشان مصنفات سے بآسانی ملسکتی ہو۔ انمین بھی مصنفین مغرب سے استفادہ کرتے اور سیل صاحب کا ترجمۂ قرآن کھول بیٹھتے ہین جو بڑی خطرناک لغزشون کا موجب ہوتا ہے ایسے ہی عام مسلمانونکی یہ فاش غلطی بھی قابل مواخذہ اور اصلاح طلب ہے کہ اُنھون نے قرآن شریف جیسے حاوی اور مکمل دستور العمل سے اسکا مدعاے اصلی حاصل کرنے کے بجاے اسی جھاڑ پھونک تک محدود کر رکھا ہے۔

مولوی صاحب ممدوح نے اپنے تذکرۂ سفر کے ضمن مین آجکل کے تعلیم یافتہ نوجوانونکی

افسوسناک حالت اُنکے مذہبی معلومات اور دینداری وغیرہ مین بالکل تہی دست اور کورے ہونے کا نقشہ کچھ اس انداز سے کھینچا کہ بے اختیار رونا آتا تھا اور لطف یہ تھا کہ واقعات کی تلخی نے تعلیم یافتہ نوجوانون پر کوئی بُرا اثر نہین پیدا کیا۔

پھر فرمایا "ہماری کیا پوچھتے ہو؟ یہان تو وہ نشۂ عشق ہے جسکو زمانے بھر کی ترشیان دور نہین کرسکتین اور اب اِس گئے گذرے وقت مین جسکے سرور کی یہ کیفیت ہو اسکے زبردست ہونے مین کسکو کلام ہوسکتا ہے" اسکے بعد آپنے موثر الفاظ مین دعا مانگی اور اسی پر ایک بجے کے قریب اجلاس اول کی کارروائی ختم ہوئی۔

اجلاس دوم

۲½ بجے سے ۴½ بجے تک روز پنجشنبہ ۶- رجب سنہ ۱۳۲۰ھ

صدر انجمن

مولانا محمد مسیح الزمان خان صاحب رئیس شاہجہانپور

معمول کے موافق سب سے پہلے قاری میران شاہ صاحب نے قرآن مجید کی چند آیتین تبرکاً تلاوت کین۔ اسکے بعد مولوی عبد الرحمن صاحب مدرس عربی اسلامیہ اسکول راولپنڈی نے اپنا قصیدۂ عربیہ پڑھا۔ اسکے بعد مولوی حبیب الرحمن خان صاحب رئیس بھیکن پور نے "مسلمانان ہند کی ضرورتون" پر اپنا مفید اور قابل دید مضمون پڑھا جو توجہ کے قابل ہی

مضمون مولوی حبیب الرحمن خان صاحب رئیس بھیکن پور

سران امرتسر و اعیان پنجاب! میری آجکی گزارش کا موضوع مسلمانان ہند کی ضرورتین ہین

اور مین یہ عرض کرنا چاہتا ہون کہ آجکل مسلمانان ہند بحیثیت قوم کیا کیا ضرورتین رکھتے ہین - ندوۃ العلما کے تعلقات اگرچہ پنجاب کے ساتھ ابتدا سے ہین تاہم اُسکا اجلاس اِس صوبے مین اول مرتبہ ہوا ہے اور کثرت سے ایسے لوگ ہونگے جنہون نے اوّل مرتبہ اسکا ذکر سنا ہوگا - محمدن ایجوکیشنل کانفرنس کے کئے اجلاس لاہور مین ہو چکے ہین انجمن حمایت اسلام کا غلغلہ بلند ہے - محمدن کالج علی گڑھ کی صدائین گونجتی رہتی ہین ایسی حالت مین ذہنون مین ایک گونہ تشویش کا ظہور اور دلون مین یہ سوال پیدا ہونا حق بجانب ہو کہ آخر ہم کس کس کیطرف توجہ کرین ؟ کس کس کو پکڑین ؟ کسکو چھوڑین ؟ آیا یہ سب ضروری ہین یا بعض فضول اور بعض ضروری ؟ آیا اِنکے مقاصد (جیسا کہ بظاہر معلوم ہوتا ہے ایک دوسرے کے متضاد ہین یا یہ ہے کہ بعض کسی قومی خدمت کو ادا کر رہے ہین اور بعض کسیکو ؟ - اِسی تشویش کو رفع کرنے کے واسطے مین نے مذکورہ بالا موضوع اختیار کیا ہے

انسان کی ضرورت بلحاظ اُسکے حالات کے مختلف ہوتی رہتی ہے - موسم سرما ایک قسم کی ضرورتین ساتھ لاتا ہے - گرمیون مین دوسرے قسم کی پیش آتی ہین صحت کی ضرورتین اور ہین مرض کی اور علی ہذا القیاس اس اصول کے مطابق اول مسلمانان ہند کی حالت پر ایک نظر ڈالنی چاہیے اُسکے بعد ضرورتین منقح کرنی چاہئین - اس زمانے مین ہماری حالت خصوصی یہ ہے کہ ہم ایک شایستہ طاقتور امن و انصاف دوست اور آزادی پسند گورنمنٹ کے زیر سایہ ایک ایسے ملک مین آباد ہین جسمین مختلف مذاہب کی پابند مختلف قومین سکونت پذیر ہین - اُن قومون مین سے اکثر قومین (جو مسلمانون سے تعداد و ثروت مین زیادہ ہین) نہایت کوشش کے ساتھ اپنی ترقی مین سرگرم ہین اور جوش ترقی مین دوسری قومون کے کچل جانے یا پس جانے کی اُنکو پروا نہین مسلمان مغربی تعلیم مین اور قومون سے پیچھے رہ چکے ہین - ہندوستان کی وسعت نے ایک صوبے کے مسلمانون کو دوسرے صوبے کے مسلمانون سے بہت دور کر دیا ہے اور جن لوگون نے مختلف صوبون کے

مسلمانونکی حالت بنظر غور دیکھی ہے وہ اِس امرکو خوب جانتے ہین کہ بلحاظ خیالات کے پستی و بلندی اور وسعت و تنگی کے اُنمین صاف وصریح فرق پایا جاتا ہے مسلمانون کی اخلاقی۔ تمدنی اور مذہبی حالت پست ہے اور روز بروز گرتی جاتی ہے۔ عموماً قوم کے خیالات پر افسردگی چھائی ہوئی ہے اور پست ہمتی اور غفلت اُسکی رگ وپے مین سرایت کرگئی ہے۔ مجکو یقین ہے کہ اِن حالتون کے واقعی تسلیم کرنے مین کسی صحیح دماغ شخص کو تامل نہ ہوگا۔ حالات بالامین سے ہر ایک حالت نے جداگانہ ضرورت مسلمانون کے واسطے پیدا کی ہے اور جبتک وہ کل ضرورتین پوری نہ ہون قومی حالت درست نہین ہوسکتی۔ اِن ضرورتونکی دو بڑی قسمین ہوسکتی ہین دینی اور دنیوی۔

دنیوی ضرورتون کو لیجیے۔ گورنمنٹ کے جو اوصاف مین نے اوپر عرض کیے اُنمین سے ہر ایک کا ایک مقتضا ہے اُسکی شایستگی کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ رعایا کے طبقون مین سے وہی طبقے ترقی وعروج پائین جو شایستہ بنین اور جس قدر اُنکی شایستگی ترقی کرے اُسی قدر اُنکی عزت اور عروج مین ترقی ہو۔ اُسکی انصاف پسندی مضبوطی سے کہہ رہی ہے کہ میری نظر مین رعایا کے سب افراد مساوی ہین جو اپنے آپ کو مستحق بنائے وہ اپنا حق لے ایک کا حق دوسرون کو دینا (جسکا دوسرا نام رعایت ہی) ممکن نہین۔ اُسکے امن دوست ہونیکا یہ حکم ہے کہ سب لوگ امن وامان کے ساتھ زندگی بسر کرین اور رعایا کے کل افراد اُس قانون کا اپنے آپ کو پابند کرلین جو امن خلائق کے واسطے موضوع ہے اور بالآخر اُسکے قوی اور زبردست ہونے کا یہ اثر ہے کہ وہ اپنے ان اصولون کو (جو انصاف پر مبنی ہی) منوا کر چھوڑین گے اور جو روک اُنکی راہ مین پیدا ہوگی وہ صاف کردی جائے گی۔

دوسری قومون کی سرگرم کوشش ترقی کا یہ تقاضا ہے کہ ہم اگر اُنکے قدمون کے نیچے پسنا نہین چاہتے تو خود بھی میدان ترقی مین مردانہ آئین اور دلیرانہ اُنکا مقابلہ کرین۔ اگر یہ نہ ہوگا تو ہمارا کچل جانا لازم ہے کیونکہ نہ ہم مین اتنی قوت ہی کہ ہم اُنکی ترقی کو روکین نہ گورنمنٹ

کی انصاف پسندی ایک قوم کا دوسری قوم کی ترقی مین حارج ہونا گوارا کرسکتی ہی مغربی شایستگی حاصل کرنے دنیوی مناصب و سربلندی کا اہل بننے اور ہمسایہ قومون کا ترقی مین مقابلہ کرنے کے واسطے مغربی تعلیم و تربیت کا حاصل کرنا لازم ہے اور بدون اسکے ہمکو یہ باتین نصیب نہین ہوسکتین اسکا نتیجہ یہ ہے کہ مغربی تعلیم و تربیت ہماری قومی ضرورتون مین داخل ہی۔ محمدن ایجوکیشنل کانفرنس کی بنیاد زیادہ تر اسی ضرورت پر ہے انجمن حمایت اسلام لاہور کے مقاصد کا بھی ایک حصہ یہی ضرورت ہی۔ محمدن کالج علی گڑھ بھی ٹھیک اُنھین اصول پر قائم کیا گیا ہے جو اس ضرورت کو پورا کرنے والے ہین۔ جو لوگ تعلیم کے نبض شناس ہین وہ کالج مذکور کے تعلیم و تربیت مغربی کی خوبی تسلیم کرچکے ہین۔

بزرگان من! "مغربی شایستگی اور انگریزی تعلیم" یہ الفاظ اسقدر زبان زد ہین کہ بظاہر اُنکے مفہوم مین کسی تشریح کی گنجایش نہین معلوم ہوتی لیکن افسوس ہے کہ واقعات اور حالات اسکے خلاف شہادت دے رہے ہین اور میرے ناچیز خیال مین ابھی اصلی مغربی شایستگی اور تعلیم کو سمجھنے اور حاصل کرنے کے لیے بہت کچھ کہنے اور سننے کی حاجت ہے۔

اہل یورپ کی شایستگی پر غور کرنے سے اُنمین صاف دو پہلو نظر آتے ہین ایک اخلاقی اور کاروباری پہلو اور بھی اُنکی ترقی کا اصلی سبب ہی۔ دوسرا پہلو آرایش و آسایش کا ہی اور یہ فروعی ہے اُنکے اخلاق کو دیکھیے تو اُنمین وہ اخلاقی جرأت اور جوانمردی پائی جاتی ہے جسکے ذریعے سے وہ حسد و کینہ وغیرہ خوفناک اور زبردست دشمنون کو مغلوب رکھتے ہین اُسکی وجہ سے اُنکو اپنے نفسون پر قابو ہے اور کبھی قوت انتقام اور غصہ کو اپنے اوپر غالب نہین آنے دیتے۔ اخلاقی صفات کی ممارست اور پابندی سے اُنکے نفوس مین وہ بلندی اور دلون مین ایسی وسعت پیدا ہوگئی ہے کہ وہ ذاتی نفع اور ذاتی دولت کو قومی مقاصد پر قربان کردینے کے لیے ہمہ وقت تلے ہوئے ہین وہ دنیا کے تمام حصونپر بکھرے ہوے ہین۔ پہاڑونکی چوٹیون پر۔ زمین کی تہ مین۔ دریا سمندرون مین گنجان تنگلون

ہین اور دور دراز جزیرون مین پھیل رہے ہین تاہم یہان ہین حب وطن مین چور ہین اور محبت قومی مین سرشار اور جس حال مین ہین ملک وملت کی خدمت اُنکے دل سے لگی ہوئی ہے۔ اُخوت وہمدردی دلون مین جوش زن ہے ایک دوسرے پر بھروسہ کرتا ہے اور جسپر بھروسہ کیا جاتا ہے وہ اپنے آپ کو بھروسے کا اہل ثابت کرتا ہے اُنمین جتنے ضعیف ہین اُنکا ضعف اُنکی قوت کا باعث ہے۔ جتنے قوی ہین وہ اپنی قوت کا شکریہ ضعیفونکی رضاجوئی اور مدد کو سمجھتے ہین۔ اُنکی غیرت وحمیت اُنکو اپنے بل پر بھروسہ کرنا سکھاتی ہے اپنی عزت کی حفاظت کرنے کا سبق دیتی ہے۔ اُنکے کاروبار کی عادت اُنکو ڈیوٹی اور فرض منصبی کے ادا کرنے پر مضبوط کرتی ہے۔ جب فرض منصبی کا تقاضا ہو تو کھڑے کھڑے جان دیدینا اُنکے نزدیک ادنیٰ بات ہے۔ کام کے خاطر وہ کسی مصیبت سے منھ نہین موڑتے کسی وقت سے نہین ڈرتے۔ اُنکو ذاتی آسایش اور ذاتی نفع کا خیال کبھی ڈیوٹی کے بجالانے اور فرض منصبی کے ادا کرنے سے نہین روک سکتا۔ وہ جس کام مین ہاتھ ڈالتے ہین پوری تندہی۔ زندہ دلی اور کوشش سے اُسکو انجام دیتے ہین۔ دقتونسے گھبراتے نہین مشکلات سے بددل نہین ہوتے۔

اب دوسرے پہلو پر لحاظ کیجیے یعنی آرایش وآسایش پر۔ آرایش کا یہ عالم ہے کہ اُنکے مکان پری خانے بنے ہوئے ہین۔ ہر ایک باغ اور باغیچہ رشک عروس ہے لباس مین نئی نئی دلکش تراش وخراش روزانہ ہوتی رہتی ہین۔ سواریان کیسی کیسی دلفریب ہین۔ غرض اُنکے استعمال کی جس چیز کو دیکھیے دلکش اور دلربا نظر آئے گی۔ آسایش کے سامان بھی انتہاے کے راحت رسان اور آرام بخش ہین جہان تک انسان اس دارمحن کو اپنے کوشش سے آرامگاہ بنا سکتا ہے وہان تک اہل یورپ نے اُسکو بنا لیا ہے انتہاے یہ ہے کہ علم وحکمت کی بڑی غایت یہ قرار پاگئی ہے کہ وہ بنی نوع انسان کی آسایش اور راحت کے سامان بہم پہونچائے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہمنے مغربی شایستگی کا کونسا پہلو سیکھا ہے؟

آیا اُنکی اخلاقی شایستگی حاصل کی ہے؟ کیا ہمنے اخلاقی جرأت اور جوانمردی اُنسے سیکھی ہے؟ جسکی وجہ سے کینہ حسد اور خود غرضی ہمارے سینون مین مضمحل اور پست ہوگئی ہو۔ کیا صفائے اخلاق کی قوت سے اپنے نفسون پر ہم حاکم ہوگئے ہین کیا ہمنے قوت انتقام اور قوت غضب کو قابو مین کرلیا ہے؟ کیا عمدہ اخلاق کے نشو ونما سے ہمارے دلون مین وسعت ارادون مین بلندی اور سینون مین اولوالعزمی پیدا ہوگئی ہے جسکے مبارک اثر سے ہم ذاتی نفع ذاتی عزت۔ ذاتی آسایش اور ذاتی مال و دولت کو قوم اور ملک پر فدا کردینے پر قادر ہوئے کیا ہمارے امیرون کو شبستان عیش مین۔ اہل حرفہ کو کاروبار مین۔ ملازمین کو اپنی مصروفیت مین۔ نوجوانون کو جوانی کی اُمنگ مین۔ بڈھون کو بڑھاپے کے سکون مین۔ خلاصہ یہ کہ ہر ایک کو ہر ایک حالت مین قوم کا درد۔ قوم کی مصیبت۔ قوم کی تباہی بے چین اور بیتاب کر رہی ہے؟ کیا ہمارے دلون مین اُخوت اور یگانگت کی گرمی ہے؟ کیا ہم ابنائے وطن کی محبت مین چور ہین؟ کیا ہم قوم کی الفت مین سرشار ہین؟ کیا ہم آپسمین ایک دوسرے پر اعتماد رکھتے ہین؟ کیا جسپر اعتماد کیا جائے وہ اُس اعتماد مین پورا اُترتا ہے؟ کیا اخلاقی قوت نے ضعیفون کے ستانے کو اور اُنکے مال و دولت سے متمتع ہونے کو ہماری نظرمین ایسا گندہ اور ذلیل کردیا ہے کہ ہم اُس سے بیزار ہون اور اُسکو مردانگی کے خلاف جانتے ہون؟ کیا ہماری غیرت و حمیت ہمکو اپنی قومی عزت کی حفاظت پر اُبھارتی اور قومی ذلت کے دیکھنے پر بیتاب کردیتی ہے؟ کیا ہم مین سلف ریسپکٹ ہے؟ عام حالت اور اکثر کی کیفیت دیکھتے ہوئے ضرور ان تمام سوالون کا جواب نفی کے پیرائے مین دیا جائے گا۔

کاروبار کے متعلق ہمنے اہل یورپ سے کیا سیکھا ہے؟ کیا ہمنے جفاکشی اور چستی سیکھی؟ کیا دیوٹی کا حق جوانمردانہ ادا کرنا سیکھا؟ کیا کام کی خاطر مصیبت کے دریا مین مردانہ درآنا سیکھا؟ کیا کام پر ذاتی آسایش اور ذاتی نفع کو قربان کردینے کا سبق حاصل کیا؟ کیا دقتون سے

نہ گھبرانے اور مشکلات سے نہ جھجکنے کا گُر اخذ کیا؟ کیا کام کو محض کام کے خاطر زندہ دلی اور پوری تن دہی سے کرنا ہمکو آگیا جسکی وجہ سے ہم کام کے روکھے پھیکے پن سے گھبراکر اُسکو چھوڑ نہ بیٹھا کرتے؟ کیا ہمنے یہ اُصول اُنسے لیا کہ جتنا کام مشکل ہو اُس سے اُسی قدر حوصلے سے لپٹو اور جس قدر کام بے لطف اور بدمزہ ہو اُسی قدر اُسکو ہمت و استقلال کے بدرقے سے لطیف اور بامزہ بنالو؟ کیا ہمنے اُصول پسندی اور قاعدے کی پابندی مین اُنکی تقلید کی؟ کیا ہم مین کفایت شعاری کی عادت پیدا ہوئی؟ کیا ہمنے وقت کی قدر و قیمت پہچاننے مین اُنکی پیروی کی ہے۔ کیا ہم بیکاری سے کانپتے ہین؟ کیا کام کی تشنگی ہم اپنے دلون مین پاتے ہین؟ غالباً کوئی انصاف پسند بزرگ مجکو ملامت نہ کرینگے اگر مین مستثنیات کو نظر انداز کرکے اِن سوالون کے جواب مین بھی نہین کہدون۔

کیا ہمنے اُنسے الگ تھلگ آراستہ کوٹھیون مین رہنا سیکھا ہے؟ آرایش مکان مین قدم قدم پر اُنکی تقلید کی ہے؟ اور اُسکو ضروریات زندگی مین داخل مانا ہے؟ لباس مین نیکٹائی سے بوٹ کے فیتے تک اُنکا فیشن اختیار کیا ہے؟ گفتار و رفتار مین اُنکے قدم پر قدم رکھا ہے؟ کھانے پینے۔ سونے جاگنے مین اُنکی روش سیکھی ہے؟ آسایش کا ہلکا سا خاکہ اُتارا ہے؟ خلاصہ یہ کہ جہان تک ہمسے ہوسکا ہے ہمنے آرایش و آسایش مین اُنکی پیروی کی ہے۔ مجکو امید ہے کہ ان سب سوالون کا جواب اثبات کے پیرائے مین دیا جائے گا۔

اِس تمام بحث مین حاشا مین عموماً الزام دہی پر آمادہ نہین ہون لیکن افسوس ہے کہ اکثر کی حالت یہی ہے اور حکم اکثر کے لحاظ سے ہوتا ہے شاذ کا وجود عدم کے ہم پہلو مانا گیا ہے۔ یہ امر قابل غور ہے کہ اہل یورپ کی آرایش دولتمندی و فارغ البالی کے اثر سے اور آسایش محنت کی وجہ سے جو شایستگی دولتمندی کے ساتھ ہو اُسکا لازمی نتیجہ ہے کہ انسان اپنے کھانے پینے پہننے غرض اپنی کل ضروریات مین صفائی اور ستھرائی کو

ملحوظ رکھے اُسکے برتنے کی کل چیزین نفیس و بیش بہا ہون محنت کے بعد آدمی کو آرام مرغوب ہوتا ہے۔ محنت کے تکان دور کرنے اور مزید کام کے واسطے تازہ دم ہونے کے لیے آرام ضروری ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اہل یورپ کام کرکے آرام کرتے ہین اور آرام کرکے کام کے واسطے مستعد ہوجاتے ہین۔ ہماری حالت اِسکے بالکل برعکس ہی ہمکو اوج موج کی ہوا بھی نہین لگی۔ دولتمندی خواب مین نہین دیکھی لیکن آرایش مین یورپ کا مقابلہ کرنے پر مٹے ہوئے ہین۔ محنت کا نام بھی نہین لیا۔ میدان ترقی کے طے کرنے مین پسینہ کا ایک قطرہ بھی ہماری پیشانی سے نہین ٹپکا تاہم آغاز منزل ہی مین کمر کھولکر اور حوصلہ پست کرکے آرام کے لیے بیٹھ رہے۔ اہل یورپ اپنی تمام ضرورتین مہیا کرچکے ہین۔ اپنی ضرورت سے بہت زیادہ روپیہ کما لیا ہے تب آرایش و زیبایش کیجانب مائل ہوئے ہین۔ یہان یہ عالم ہے کہ قوم کی ساری ضرورتین ادھوری پڑی ہین ملک کے کل کام ناقص ہین۔ ہمنے اپنی ذاتی ضرورت کے مطابق بھی دولت نہین پیدا کی تاہم آرایش و آسایش کا خیال ہمارے دماغون مین راسخ ہوگیا۔ کیا تماشا ہے کہ باپ اپنی عزت اور اپنی جائداد پر قرض لیکر صاحبزادے کو دے اور وہ اُس سے ولایتی رنگ رلیان منائین۔

بیان بالا سے یہ ثابت ہوگا کہ مغربی شایستگی مین جو اصلی چیز تھی وہ ابھی ہمنے نہین لی فروعی باتین لے لی ہین اور اُسکی وجہ شاید یہ ہے کہ اُسکا حاصل کرنا مسلسل جانکاہی اور لگاتار جانفشانی پر موقوف ہی اور ہم مین ابھی پچھلی آرام طلبی اور سہل پسندی کا اثر باقی ہے جو ہمکو محنت کی راہون سے بچاکر تن آسانی کی ترغیب دیتا ہے مغربی شایستگی کے دلفریب اور ہوش رُبا جلوون مین ثابت قدم رہکر اصل مقصود تک پہونچ جانا صبر استقلال اور دلیری پر منحصر ہے اور یہ اوصاف اُس وقت تک ہم مین نہین آسکتے جب تک کہ ہماری اخلاقی حالت مضبوط اور استوار نہ ہو۔ اگر ہم اُس زمانے کی حالت کو جبکہ مغربی شایستگی کے آفتاب کی کرنین اوّل اوّل ہمارے دماغون مین پڑین اور نئی روشنی کی صبح

طالع ہوئی اس زمانے کی حالت سے جبکہ آفتاب مذکور اپنی آب و تاب سے نگاہون کو خیرہ کر رہا ہے مقابلہ کرین تو واضح ہو جائے گا کہ جو عملی فائدے اپنی ذات اور اپنے ملک کو اس تعلیم سے اُن لوگون نے پہونچایا جو اپنے یہانکی تعلیم (جو طبیعت مین سکون و وقار پیدا کرتی ہے) کے اثر سے مستقل مزاج اور ثابت قدم تھے وہ فائدہ وہ لوگ نہین اُٹھا سکتے جنکے دل و دماغ کو اس موج خیز سمندر مین قائم رکھنے کے لیے کوئی لنگر نہین ہے۔ مثال کے لیے سرسید احمد خان اور سالار جنگ اوّل کا نام کافی ہے۔

مین نے جس مغربی شائستگی کو داخل ضروریات قومی قرار دیا ہے وہ اصلی ہے نہ فروعی اب دینی ضرورتون کو لیجیے ضرورت کی تنقیح کے واسطے اول ایک نظر اپنی مذہبی و اخلاقی حالت پر ڈالنی چاہیے۔ مین نے مذہبی اور اخلاقی حالت کو ایک سلسلے مین لیا ہے اُسکی وجہ یہ ہے کہ اسلام اخلاق سے جُدا نہین۔ سورۂ جمعہ کے ابتدا مین خداوند تعالےٰ فرماتا ہے "اللہ وہ ہے جسنے ان پڑھون مین ایک رسول منجملہ اُنھین کے بھیجا جو اُنکے سامنے اللہ کی آیتین پڑھتا ہے اور اُنکو پاک کرتا ہے اور کتاب و حکمت سکھاتا ہے" مفسرین لکھتے ہین کہ اس آیت مین پاک کرنے سے مراد اخلاق رذیلہ سے پاک کرنا ہے اور حکمت کے معنے طریقۂ سنت کے ہین جو عین اخلاق تھا۔ آنحضرت نے اپنے مبعوث ہونے کی غرض و غایت اخلاق نیک کی تکمیل مین منحصر فرما دی ہے چنانچہ فرمایا ہے کہ "مین صرف اسلیے بھیجا گیا ہون کہ برگزیدہ اخلاق کی تکمیل کرون" جو احادیث پاکیزگی اخلاق کے بارے مین آئی ہین وہ صاف کہہ رہی ہین کہ ایمان و اخلاق اسطرح باہم وابستہ ہین کہ ایک کو دوسرے سے جُدا کرنا ممکن نہین۔ چنانچہ ارشاد ہے "اسلام خلق نیک ہے۔ کمال ایمان حُسن خلق ہے دین کی خوبی اخلاق کی خوبی سے ہے عبادت سے حسن خلق افضل ہے۔ ایک بندہ آخرت مین حسن خلق کی بدولت بڑے بڑے درجے پائے گا جو بلحاظ عبادت کمزور ہوگا اور ایک بندہ خلق کی برائی کی وجہ سے جہنم کے سب سے نیچے طبقے مین پہونچے گا حالانکہ وہ بڑا عابد

ہوگا۔ اعمال مین سب سے بہتر عمل نیک خُلق ہے خُلق کی برائی عمل کو اِسطرح فاسد کردیتی ہے جسطرح سرکہ شہد کو۔ اخلاق کا اچھا ہونا محبت الٰہی کی دلیل ہے اور بداخلاقی بغض الٰہی کی حضرت انسؓ فرماتے ہین کہ "آپنے جب کبھی خطبہ پڑھا یہ ضرور فرمایا جسمین امانت نہین اُسکا ایمان نہین اور جسمین عہد کی پابندی نہین اُسکا دین نہین" حضرت عمرؓ فرماتے ہین کہ "تم کسیکی نماز پر مت جاؤ کسیکے روزے پر مت جاؤ مگر یہ دیکھو کہ وہ جب بات کرتا ہے تو سچ بولتا ہی اور جب امین بنایا جاتا ہے تو امانت ادا کرتا ہے اور جب دنیا مین مبتلا ہوتا ہے تو پرہیزگار رہتا ہے" جب ایمان و اخلاق مین اِسطرح چولی دامن کا ساتھ ہے تو اُن دونونسے ایک ہی سلسلے مین گفتگو کرنا ضروری ہے۔

اوّل عبادات کو لیجیے۔ مقام تاسف ہی کہ کثرت سے مسلمان ایسے ہین جو ہر قسم کی عبادت کے تارک ہین سنت اور نفل ایکطرف فرض و واجب بھی کبھی ادا نہین کرتے اکثر جدید تعلیم یافتہ لوگون مین یہ خیال رائج ہے کہ عبادت مین ارکان ظاہری کی پابندی کی کوئی ضرورت نہین صرف دل کا خیال کافی ہے" لیکن ایسا خیال کرنا سخت غلطی ہے خدا اور اُسکے رسول کے کلام مین اس درجہ نماز اور روزے وغیرہ کو بہیئت کذائی ادا کرنیکی تاکید ہے کہ ہرگز ذہن مین یہ نہین آسکتا کہ اسلام محض خیال دلی کو عبادت کے لیے کافی سمجھتا ہے اور ارکان ظاہری سے بے پروا ہے۔

جو مسلمان پابندی سے عبادت کو ادا کرتے ہین اُنکی حالت (بلحاظ اکثر) یہ ہے کہ وہ محض شکل اور ہیئت کذائی پر قانع ہین جو چیز اُن عبادات کی جان ہے اُسکی طرف سے اُنکے دلون مین بے پروائی اور کم توجہی ہے یہی وجہ ہے کہ یہ ظاہری عبادت اُنکی اخلاقی حالت اور نفس کی پاکیزگی پر کچھ اثر نہین ڈالتی۔ ہدایت اسلام کا یہ منشا ہے کہ عبادت مین ظاہری ارکان کی پابندی کے ساتھ اُنکے روحانی پہلو کو بھی ملحوظ خاطر رکھنا ضروری ہی۔ مثلاً نماز کی نسبت کلام مجید مین ارشاد ہے "یقینی فائز المرام ہوئے وہی اہل ایمان

جو نماز دلی عاجزی کے ساتھ ادا کرتے ہین" حدیث مین ہے "جو شخص دلی عاجزی سے نماز ادا نہ کرے اُسکی نماز ادا نہین ہوتی جس شخص کی نماز اُسکو بیحیائی کے کامون سے اور بُری باتون سے نہ روکے اُس نماز سے سوائے خدا سے دوری کے اور کچھ حاصل نہین ہوتا" یہی مطلب کلام مجید مین یون ادا فرمایا ہے "نماز بیحیائی اور بُری باتون سے ضرور روکتی ہے" ہم نماز پڑھتے ہین مگر وہ نماز بُری باتون سے نہین روکتی تو معلوم ہوا کہ نماز اللہ پاک کے حکم کے مطابق ادا نہین ہوتی۔ امام غزالی نے احیاء العلوم مین لکھا ہے کہ "حضور قلب نماز کی جان ہے اگر پہلے تکبیر کہنے کے وقت حضور قلب ہوگا تو کہا جائیگا کہ جان کی رمق باقی ہے اگر یہ بھی نہ ہو تو سمجھنا چاہیے کہ نماز مردہ ہے بسقدر حضور قلب سے نماز ادا کروگے اُسقدر ارکان نماز مین روحانی تازگی پیدا ہوگی" روزے کا حال سُنیے۔ روزہ دار کو جہان کھانے پینے کی ممانعت ہے وہان یہ بھی ارشاد ہے کہ "جھوٹ چغلی غیبت اور نظر بد سے اور جھوٹی قسم سے بچین" اسیوجہ سے ارشاد ہے کہ "بہت سے روزہ رکھنے والے ایسے ہین کہ جنکو روزے سے سوائے پیاس کے کچھ ہاتھ نہین لگتا اور بہت سے رات رات بھر جاگنے والے ایسے ہین جنکو شب بیداری سے سوائے جاگنے کے کچھ نصیب نہین ہوتا امام غزالی نے لکھا ہے کہ "اُس سے (یعنی روزے سے) مقصود اصلی یہ ہے کہ نگاہ کو زبان کو کان کو غرض جملہ اعضاے ظاہری و باطنی کو گناہ سے روکا جاے۔ روزہ کھولنے کے وقت اناب شناب نہ کھایا جائے۔ افطار کے بعد یہ قلق رہے کہ آیا روزہ قبول ہوا یا نہین" حج کی نسبت کلام مجید مین فرمایا ہے "پس نہین چاہیے بے پردگی اور گناہ اور جھگڑا حج مین اور جو کچھ تم نیکی کروگے اللہ اُسکو جان لے گا اور توشہ ساتھ لو اور اچھا توشہ پرہیزگاری ہے اور اے اہل عقل مجھسے ڈرو" قربانی کے بارے مین یہ ارشاد ہے "خدا کے پاس اُنکے (یعنی قربانیون کے) گوشت نہین پہونچتے اور نہ خون پہونچتے ہین البتہ تمہاری پرہیزگاری اُس (خدا) تک پہونچتی ہے" اسی پر آپ تمام عبادات کو قیاس کر سکتے ہین۔ جو لوگ پابند

عبادت ہین اُنمین اپنی طاعت گزاری اور بے گناہی کی پندار اس درجہ ہے کہ بیان مین نہین آسکتی حالانکہ حضرت سرور عالم نے یہ فرمایا ہے کہ اگر تم گناہ نہ کرتے تو مین ایک اُس سے بھی زیادہ بری بات کا اندیشہ تمہارے لیے کرتا یعنی خود پسندی

اب ایک نظر اخلاقی حالت پر ڈالیے۔ ہماری اخلاقی حالت جس درجہ زبون ہے اُسکے بیان کے واسطے ایک دفتر درکار ہے۔ ابتدائے عہد مین مسلمان جیسے پاکیزہ اخلاق اور پاک باطن تھے ویسے ہی افسوس ہے کہ اب ہم بُرے اخلاق مین بدنام ہین۔ حضرت سرور عالم نے جتا جتاکر جن اخلاقی برائیون سے آگاہ کیا تھا اُنھین مین ہم مبتلا ہوگئے۔ اور تاکید کرکے جن بداخلاقیون سے احتراز کرنے کی ہدایت فرمائی تھی حیف کہ ہم اُنھین مین پھنس گئے۔ آپنے فرمایا تھا کہ "مجکو اپنی امت سے کسی بات کا اندیشہ سوائے ضعف یقین کے نہین بچو باہمی فساد ڈالنے سے اسوجہ سے کہ وہ صفائی کرنے والا ہے۔ بچو تکبر سے اور بچو حرص سے اور بچو حسد سے اسلیے کہ یہ سارے گناہونکی جڑ ہین۔ کوئی قوم ہدایت یافتہ ہوکر اُسوقت تک گمراہ نہین ہوتی جب تک کہ اُسمین جھگڑا نہ پیدا ہوجائے۔ بحث اور جدال کو چھوڑ دو اسوجہ سے کہ اوسمین نفع بہت کم ہے اسلیے کہ ایک فریق کاذب ہی پس دونون فریق گنہگار ہوتے ہین (یعنی ایک جھوٹ بولنے سے دوسرا جھوٹ بلوانے سے) اپنے بھائی کی لغزش پر خوش مت ہو ورنہ خدا اُسپر رحم کرے گا اور تمکو مبتلا کردے گا۔ میری امت مین اُن خدا پر حکم چلانے والونکے لیے تباہی ہے جو یہ کہتے ہین کہ فلان جنتی ہے اور فلان دوزخی۔ مین جس بات کا اپنی اُمت کے لیے سب سے زیادہ اندیشہ کرتا ہون وہ پیٹ کا بڑا ہونا۔ نیند کی کثرت اور کاہلی اور یقین کا ضعیف ہوجانا ہے۔ تنگ دلی سے بچو تم سے پہلے امتین تنگ دلی کے سبب سے ہلاک ہوئی ہین۔ تنگدلی نے اُنسے بخل کی ہدایت کی تو بخیل بنگئے۔ عزیزون کو چھڑایا تو چھوڑ دیا اور بدکاری کی ترغیب دی تو بدکار بن گئے۔ دو خصلتین مسلمان مین جمع نہین ہوسکتین بخل اور بدخلقی"

کلام مجید مین خداوند تعالے فرماتا ہے "اے اہل ایمان بہت سی بدگمانیون سے بچو

اسلیے کہ بعض بدگمانیان گناہ ہین" ان ہدایتون کو سُنکر ہمکو اپنی حالت پر غور کرنا چاہیے۔ ہر طبقے کو دیکھیے اور ہر حلقے کو جانچیے یقین کی قوت رکھنے والے اور مضبوطی سے اپنے اللہ کو پکڑ نیوالے (جو طمع و حرص کی ترغیبون سے مغلوب نہ ہون اور خواہشون کے کرشمون کے شکار نہون) بہت کم نظر آئین گے۔ جھگڑنے کا طوفان موجزن ہے جو بہت سی اخلاقی برائیون کا پھیلانے والا اور بہت سے صفات نیک کا ڈبونے والا ہے۔ بھائیونکی رسوائی پر خوشیان منائی جاتی ہین۔ موافقون کے لیے جنت کے دروازے مخالفون کے واسطے دوزخ کے پھاٹک کھولدیے گئے ہین۔ پیٹ بڑھ گئے ہین۔ کاہلی نے جکڑلیا ہے۔ تنگدلی نے حواس کو ایسا مختل کردیا ہے کہ نہ اپنی ہستی جنچتی ہے نہ دوسرونکی حالت کا اندازہ ہوتا ہے۔

معاملات کی داستان سُنیے۔ اگر آزادی سے گفتگو کیجائے اور حق کو نہ چھپایا جائے تو کہا جاسکتا ہے کہ معاملے کی صفائی اور مضبوطی ہمسے رخصت ہوچکی۔ ہم وعدہ کرتے ہین خلاف کرنے کو۔ ہم عہد کرتے ہین توڑنے کو۔ ہمارے سارے حرکات وسکنات پر خود غرضی فرمانروا ہے۔ قوم کو۔ ملک کو۔ وضع کو۔ غرض جو کچھ ہمکو مل سکے اُسکو اپنی غرض پر قربان کرنیکو ہم آمادہ ہین۔ اخلاص عنقا ہوچکا۔ نفاق نے دلون پر سکہ جمالیا۔ قیامت یہ ہوئی کہ نئے رنگ نے نفاق کو پالیسی کا لباس پہناکر اور زیادہ خوشنما و دل آویز بنالیا۔ آزادی و انصاف سے غور کرو تو معلوم ہوجائے گا کہ جدید رنگ مین معاملات کی صفائی اور خوبی کے لحاظ سے باعتبار اکثر بہت کم تغیر ہوا ہے پیرایے البتہ بدل گئے ہین۔ پیرایون کے بدلنے سے غضب یہ ہوا کہ وہ زمانے کی ہمرنگی کی سند لیکر اور زیادہ قوت کے ساتھ دلون کو مسخر کررہے ہین اخلاقی کمزوری نے رائے اور قوت فیصلہ مین اتنا ضعف پیدا کردیا ہے کہ راستبازی اور صفائی معاملہ کے لیے جو تھوڑی بہت تکلیف اور دقت لازم ہے اُسکے متحمل ہونے کی جرأت ہم نہین کرسکتے۔ نتیجہ یہ کہ ہم ہمیشہ اور اور پہلوون سے کام نکالنے کا فیصلہ کرتے ہین۔ کاہلی کی عادت نے ہمسے ہمت و استقلال کو یک لخت سلب کرلیا ہے اور اسیوجہ سے

ہمارے ارادون کو بقا نہین ہمارے کامون مین جان نہین قصہ مختصر ہماری مذہبی اور اخلاقی حالت ایسی افسوسناک ہے کہ اُسنے دل اور دماغ کو عبادات و معاملات سبھی کو جادۂ راست سے منحرف کر دیا ہے اور یہ ایک قومی ضرورت ہی کہ اُسکی اصلاح مین کوشش کیجائے سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آیا اس سے پیشتر بھی ہماری حالت ایسی ہی خراب تھی؟ واقعات یہ جواب دیتے ہین کہ ایسی نہ تھی ۱۸۵۷ء سے پیشتر جو دور ہماری سوسیٹی کا تھا اُسمین اخلاص دلی محبت۔ وضع کی پابندی۔ راستبازی۔ قول کا پاس و لحاظ۔ ادب اور حیا۔ متانت و وقار اس زمانے سے بہت زیادہ پائے جاتے تھے۔ جن لوگون نے وہ زمانہ دیکھا ہے اُنکے لیے کسی شہادت کی ضرورت نہین جنھون نے نہین دیکھا اُنکے واسطے امید ہے کہ حسب ذیل شہادتین کافی ثابت ہون۔ سرسید مرحوم نے اپنے ایک لکچر مین بیان کیا تھا* "گذشتہ زمانے مین ہمارے بزرگونکی حالت نہایت عمدہ اور بے نظیر تھی گذشتہ زمانے کی سویلزیشن جسکو یاد کرکے ہمکو رونا چاہیے ہمارے بزرگون کو نصیب تھے۔ اخلاق محبت مروت۔ دوستی۔ دوستی کا برتاؤ۔ دوستی کا پاس۔ دلی نیکی۔ فیاضی۔ متانت۔ چھوٹون کے ساتھ اُلفت۔ بڑون کا ادب غریبون کے ساتھ ہمدردی قومی یگانگت سب اُنمین جمع تھے" ایک بار مین نے شمس العلما مولوی ذکاء اللہ صاحب سے دلی کی موجودہ اور گذشتہ اخلاقی حالت کا فرق دریافت کیا تو اُنھون نے کہا کہ "پہلے سوسیٹی مین راستبازی زیادہ تھی بازار مین بہت کم اب حالت برعکس ہے کاروبار کے فروغ کے اثر سے بازار مین راستبازی زیادہ ہے اور سوسیٹی مین بہت کم۔ پہلے جن دو شخصون مین دوستی ہوجاتی تھی تو اُسکا نباہ اُنکی ذات تک ختم نہین ہوجاتا تھا بلکہ اُنکی اولاد اور عزیزون تک پہونچتا تھا۔ ایک دوست کا بیٹا اپنے باپ کے دوست کو مثل چچا کے سمجھتا تھا اُسکے بیٹے کو اپنا بھائی خیال کرتا تھا اسیطرح اُنکے گھر کی بیویون مین باہم ارتباط پیدا ہوجاتا تھا" جو بیان

* دیکھو سرسید کا لکچر جو اُنھون نے اجلاس کانفرنس مین بمقام علی گڑھ ۱۸۹۴ء عیسوی مین دیا تھا ۱۲

دوستی کی نسبت شمس العلمائے ممدوح کا ہے اُسکی تائید حیات جاوید سے بھی ہوتی ہے
اب یہ غور کرنا چاہیے کہ آیا یہ فرق کیون پیدا ہوگیا؟ ہم اسکا جواب بھی سرسید کے حوالے
سے دینا چاہتے ہین۔ اُسی لکچر مین وہ بیان کرتے ہین "قومی تعلیم دینی و دنیاوی کا ایسا مستحکم
اور قابل ادب سلسلہ تھا جسکی نظیر تمام دنیا مین کسی قوم مین نہین پائی جاتی۔ ایک بزرگ
مقدس عالم رات دن بلا خیال دنیوی فائدے کے خدا کی رضامندی اور اپنی قوم اور
اپنے مذہب کے لوگون کی تعلیم کے لیے ایک مسجد کے کونے یا خانقاہ کے حجرے یا
اپنے مکان کی کوٹھری مین بیٹھا پڑھاتا تھا۔ پھر غریب سے غریب آدمی پڑھنے کو آئے
یا بادشاہ شہنشاہ کا بیٹا سب سے تعلیم مین مساوی برتاؤ کرتا تھا اخیر زمانے مین بھی۔ مگر
اس زمانے سے پہلے کثرت سے ایسے بزرگ ہر قصبے و شہر مین پائے جاتے تھے جنکو
اُنکو دیکھا ہے آدمی نہین فرشتہ پایا ہے۔ اُنکی صحبت کی برکت سے طالبعلمونکے اخلاق
درست ہوتے تھے نیکی اُنکے دل مین پیدا ہوتی تھی۔ شاید اب بھی دو ایک بزرگ ایسے
ہون مگر وہ ایسے شاذ و نادر ہین جو تمام قوم کو فائدہ پہونچانے کو ناکافی ہین۔ سب سے
بڑا مقصد تعلیم و تربیت سے انسان مین نیکی و اخلاق و انسانیت اور ادب پیدا کرنا ہے
وہ ہمکو اپنے بزرگونکی صحبت سے حاصل ہوتا تھا۔ پشت در پشت بطور ورثہ کے ہمارے
بزرگون کو پہونچتا تھا اور اُنسے ہمکو۔ ہمارا ملک جو خاص ہندوستان کہلاتا ہی ہر ایک
امر مین کیا علم مین کیا معاشرت و تہذیب مین کیا زبان مین دوسرے ملکون کے لیے نظیر
تھا۔ انقلابات زمانہ سے نہ اب وہ زمانہ ہے نہ اب وہ لوگ جنکی صحبت سے ہم تربیت
پاتے تھے۔ غدر ۱۸۵۷ء نے جسکا الزام بدقسمتی سے مسلمانون پر لگا یا گیا رہا سہا جو کچھ تھا
سب برباد کردیا۔ ہمارا ملک ہی نہین برباد ہوا بلکہ جیسا کہ اُسکا اثر تمام ہندوستان پر پہونچا
تھا اُسی طرح اُسکی بربادی کا اثر بھی تمام ہندوستان مین پہونچا"

جہان تک غور کیا جاتا ہے سرسید کی یہ راے بالکل سچی اور واقعات پر مبنی ہے۔

مسلمانونکی دینی اور اخلاقی حالت کے تنزل کا اصل باعث علماے ربانی کے اُس فیض کا کم ہوجانا ہے جو مسلمانونکی روح کو تازہ اور دلونکو زندہ رکھتا تھا۔ اِس فیض کے کم ہوجانیکے متعدد اسباب ہین۔ علماے بافیض کی نایابی وہ خانہ برانداز نزاع مذہبی جو اس چالیس پچاس برس کے عرصے مین علما مین قائم رہے ہین۔ یہ مشاہدہ ہے کہ ایک عالم کی ہدایت اور عظمت سے مسلمانون کے ایک گروہ کو فیض پہونچ رہا ہے وہی بزرگ جب میدان مباحثہ مین درآئے اور رسالون کے لکھنے مین دماغ سوزی فرمانے لگے تو اُنکی ہدایت و عظمت کا خاتمہ ہوگیا اور مسلمانون کا ایک گروہ کا گروہ تباہی مین پڑگیا۔ جدید تعلیم یافتہ فرقے کے ذہنون مین علما کی وقعت ہی قائم نہین ہوئی اور اسکا بڑا سبب یہ ہوا کہ اُنکے خیالات جس رنگ کے تھے اُنسے واقف ہونے اور اُنکی اصلاح کرنے کی بہت کم فکر کی گئی۔ اُنکے دلون مین جو شبہات پیدا ہوے اُنکا دفعیہ موثر طریقے مین نہین کیا گیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اُنکے اور علما کے درمیان مین مغائرت کی سد سکندری کھنچگئی۔ مُنہ کا اجلاس ندوۃ العلما اس امر کا قطعی ثبوت ہے کہ اگر علما اپنی شفقت کا ہاتھ اُنکی طرف بڑھائین تو اب بھی وہ اُسکے آگے سر جھکانا اپنی سعادت سمجھتے ہین۔ ہمارا مروجہ نصاب عربی اس نقص کا بہت کچھ ذمہ دار ہے وہ علما کی اُن ضرورتون کو پورا نہین کرسکتا جو تغیر زمانہ سے پیدا ہوگئی ہین۔ وہ اُنکی اُن خدمات کے پورا کرنے مین معین نہین ہوسکتا جو زمانۂ حال مین اُنکے ذمہ ہین۔

مسلمانونکی دینی و اخلاقی حالت کا سنبھلنا قطعاً تعلیم مذہبی پر موقوف ہے۔ یہ خیال کرنا کہ مذہبی تعلیم ایک پُرانے فیشن کی چیز تھی جو پُرانے زمانے کے ساتھ گئی غلطی ہے اسکا ثبوت اِس سے بڑھکر کیا ہوسکتا ہے کہ مادّی مذہب اور فلسفے کے پیشوا ہربرٹ اسپنسر کو آخر کار اپنے مستحکم خیالون مین ترمیم کرکے اِس امر کا اعتراف کرنا پڑا کہ "انسان کی بہبودی کے لیے صرف عقلی تعلیم کافی نہین بلکہ ایک ایسی تعلیم بھی ضروری ہے جو اُسکے اخلاق کو پاک کرسکے"۔ ہندوستان مین حکام اعلیٰ نے ہمیشہ اپنی پبلک اسپیچون مین مذہبی تعلیم پر زور دیا ہے

لارڈ کرزن نے محمدن کالج علیگڑھ مین اپنی اسپیچ مین کہا تھا کہ جو تعلیم مذہبی تعلیم سے خالی ہو وہ مثل اُس مکان کے ہے جسکی بنیاد نہ ہو اگر ہم معاملون کے پہلو پر محض معاملہ کی حیثیت سے غور کرین تو ثابت ہو سکتا ہے کہ اخلاق کی وہ پاکیزگی جو زبردست ترغیبون اخلاق انسان کے باطنی اوصاف کا نام ہے اور اُس پاکیزگی کا اصلی سرچشمہ دل ہے اسی پاکیزگی کے اثر سے انسان سے عفت صداقت وغیرہ افعال بے تکلف اور بے تصنع صادر ہوتے ہین۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے تمام اعمال کی بنا نیت پر رکھی ہے اور ارادۂ دل کو اس حیثیت سے کہ وہ سارے افعال کا محرک ہے کل کا مونکی مقبولیت وغیر مقبولیت کا معیار قرار دیا ہے۔ اب بحث یہ ہے کہ کھری اور کھوٹی نیت کا پرکھنے والا کون ہے؟ انسان کی قوت ممیزہ

کما حقہ ادا نہین کر سکتی۔ لہذا ضرور ہے کہ اسکے سوا ایک ایسا حاکم ہو جو ہمیشہ پاک اور بے لاگ فیصلہ دے سکے۔ وہ حاکم وہی ہے جسکی نسبت ہمارا مذہب ہمکو یہ بتاتا ہے کہ وہ عالم غیب و شہادت اور ظاہر و باطن کا یکسان جاننے والا ہے نیکی اور صرف نیکی سے راضی ہوتا ہے اور بُرائی کو ہمیشہ ناپسند فرماتا ہے۔ اخلاق برگزیدہ وہی ہین جنکو وہ پسند فرمائے اور اُسکی مقبولیت جبھی حاصل ہوگی کہ دل کے کسی گوشے اور پردے مین نیت کا فساد اور ارادہ کی کھوٹ پوشیدہ نہ ہو۔ اُس ذات پاک کی جس قدر عظمت و محبت انسان کے دل مین راسخ ہوگی اُسی قدر انسان اپنی ذمہ داریونکو سمجھے گا اور احتیاط سے قدم اُٹھائے گا۔ خداوند تعالے کی عظمت و محبت کا انسان کے دل مین پیدا کرنا صرف مذہب کا کام ہے۔

میرا خیال ہے کہ مذکورۂ بالا بیان اس بات کو ثابت کرنے مین غالبًا کامیاب ہوگا کہ ایسے متبحر علما قوم مین موجود رہنا جو وسیع خیال اور اپنے علم پر قادر اور اپنی ذات سے خونی ایمان کا نمونہ ہون ضروریات قومی مین داخل ہے اور یہ اُسوقت تک نہین ہو سکتا

جب تک کہ علما باہمی نزاعون کو دور کرکے متفقہ کوشش سے نصاب مروجہ کی ترمیم اور موجودہ عربی طلبا کی تعلیم و تربیت کے طریقے کی اصلاح نہ فرمائین۔ ندوۃ العلما نے اس ضرورت کا احساس کرکے رفع نزاع باہمی اور اصلاح نصاب تعلیم کو اپنے مقاصد مین شامل کیا ہے۔

حضرات! آپ مجکو اجازت دین کہ اس موقع پر ندوۃ العلما کی نسبت ذرا تفصیل سے بحث کرون۔ یہ مجلس علما کی ہے اور اُسکے مقاصد وہ ہین جو ہمیشہ سے علما کے فرائض رہے ہین۔ اُسکا پہلا اجلاس کانپور مین جس شان سے ہوا تھا اُسکی نظیر شاید مشکل سے ملے۔ اہل سنت وجماعت کے کل فرقون کے سربرآوردہ اور مستند علما اُسمین شریک تھے ایک شیعی عالم بھی تھے۔ علماے اہل سنت نے کشادہ دلی سے باہم مشورہ کیا اور مشورے کے بعد اس مجلس کو قائم کرکے مقاصد قرار دیے۔ اگرچہ افسوس ہے کہ بعض وہ محترم علما جو بنیاد کے قائم کرنے اور مقاصد قرار دینے مین شریک تھے کنارہ کش ہوگئے ہین تاہم ندوہ مضبوطی سے اُن مقاصد کو پکڑے ہوئے ہے جنپر قائم ہوا تھا۔

ندوۃ العلما کے اہم مقاصد مین عربی مدارس کے نصاب مروج کی اصلاح کرنا ہے نصاب ہذا کے نقص مع دلائل ندوۃ العلما کی روداد ون مین مفصل مذکور ہین یہان زیادہ تفصیل کی حاجت نہین مجمل یہ ہے کہ ندوۃ العلما کے خیال مین نصاب حال مین حسب ذیل نقص پائے جاتے ہین۔ دینیات کی جانب اُسقدر عتنا اور توجہ نہین ہے جسقدر ہونا چاہیے کلام مجید کی (جو اصل دین ہے) خدمت بہت کم ہے معقول کا بار ضرورت سے زیادہ ہے باوجود ادب کے بڑی بڑی کتابین پڑھ لینے کے طلبا کو ادب سے لگاؤ پیدا نہین ہوتا عام نقص یہ ہے کہ باوجود عمر کا ایک حصۂ کثیر صرف کرنے کے کسی فن پر بحیثیت فن طلبا حاوی نہین ہوتے۔ نیز یہ کہ ضروریات زندگی سے قریبًا بے خبر رہتے ہین۔ ندوۃ العلما نے یہ ضرورت بھی محسوس کی ہے کہ نصاب کا ابتدائی حصہ ایسا ہونا چاہیے کہ جو طلبہ انگریزی

پڑھنا چاہین وہ اُسکو پڑھ کر بقدر ضرورت دینیات اور آداب عربی سے واقف ہوکر
انگریزی تعلیم مین چلے جائین۔ یہ بھی خیال کیا گیا ہے کہ تاریخ۔ جغرافیہ۔ حساب وغیرہ
فنون مفیدہ اہتمام کے ساتھ پڑھائے جائین۔ طلبا کی اخلاقی زندگی درست کرنے اور
اُنمین علم کا اصلی ذوق اور تحقیقات کا شوق اور اُمنگ پیدا کرنے کی اشد ضرورت ہے
جب کسی امر کی اصلاح کا مذکور ہوتا ہے تو خواہ مخواہ دل مین یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ کیا
پہلے ایسا نہ تھا؟ لہذا میرے بیان کو سُنکر ضرور دلون مین یہ سوال پیدا ہونگے کہ کیا پہلے
طلبا کے اخلاق درست نہ ہوتے تھے؟ کیا پہلے جید الاستعداد اور شائق علم علما نہین
ہوتے تھے؟ ان سوالون کا جواب بے تامل یہ دینا چاہیے کہ ضرور ہوتے تھے اور اسکے
ساتھ یہ سوال کرنا چاہیے کہ جو سامان تعلیم و تربیت پچھلے زمانے مین تھے کیا وہ اب بھی
ہین؟ اخلاق کی بہت بڑی تعلیم گاہین وہ خانقاہین تھین جو شہرون سے لیکر قصبات اور
دیہات تک پھیلی ہوئی اپنا فیض عالم کو پہونچا رہی تھین۔ دہلی لکھنؤ اور بڑے بڑے شہرون
کی گذشتہ حالتون کو دیکھو تو معلوم ہوگا کہ ہر حلقۂ درس کے قریب ہی خانقاہ لگی ہوئی تھی۔
علما اور طلبا علوم ظاہری کے ساتھ ساتھ علوم باطنی اور تزکیۂ نفس کے حاصل کرنے کے
کوشش کرتے تھے۔ بظاہر علم معقول کو اخلاق و دینداری سے کم لگاؤ معلوم ہوتا ہے
لیکن یہ واقعہ ہے کہ بہت سے نامور علما جو معقول کے مربی تھے شیخ وقت بھی تھے مثلاً
ملا نظام الدین و شیخ احمد عبدالحق رحمۃ اللہ علیہما ان بزرگون کی صحبت کے اثر سے دلونکا تصفیہ
ہوتا تھا۔ راستبازی و خداترسی پیدا ہوتی تھی۔ دیانت و صداقت دل مین گھر کر جاتی تھی
اونکے طرز زندگی سے انسان ہر کام مین خدا کی مرضی کا خیال رکھنا۔ ظاہر و باطن علانیہ
و پوشیدہ غرض ہر حالت مین صداقت پر کاربند رہنا سیکھتا تھا۔ جب اُنکے مرید
خانقاہین چھوڑ کر دنیا مین آتے تھے تو یہی صفتین اُنکے کاروبار مین رہنما ہوتی تھین غدر
سے پیشتر علیگڑھ مین ایک مسلمان صدر الصدور رہتے تھے جنکا یہ مشہور واقعہ ہے کہ مہینہ کے

آخر مین جب اُنکو تنخواہ ملتی تو وہ ایام تعطیل کی تنخواہ اِس عذر کے ساتھ واپس کر دیتے کہ "جن ایام مین مین نے کام نہین کیا اُنکا معاوضہ لینا درست نہین" ایک اور صاحب کا ذکر ہی کہ اُنھون نے پنشن کے لینے سے اِسی بنا پر انکار کر دیا تھا۔ جن لوگونکی یہ احتیاط تھی کیا وہ رشوت لے سکتے تھے؟۔

سر سالار جنگ مرحوم کے عہد سے پیشتر جو ابتری ریاست حیدرآباد کے محکمون مین تھی اُسکی کیفیت کسی قدر تفصیل سے سر رچرڈ ٹمپل کے روزنامچے مین درج ہے اِس بدنظمی مین بھی جو محکمہ علما کے ہاتھ مین تھا وہ اپنا کام خوبی سے کر رہا تھا۔ روزنامچۂ مذکور مین یہ قعہ اِن الفاظ مین مذکور ہے "ججون اکثر مولوی تھے جو بلحاظ اکثر عمدہ تربیت یافتہ اور سب سے اچھے تعلیم یافتہ تھے۔ اِنمین سے بعض نے اپنے استقلال اور راستبازی سے اپنے کام کو موقر کر دیا تھا۔ اِنھین ججون مین کرامت علی اور نصر اللہ محکمۂ فوجداری مین اور محی الدین اور اُنکے بیٹے امین الدین محکمۂ دیوانی مین تھے" کیا اب بھی وہ خانقاہین آباد ہین؟ کیا وہ باطن کے پاک صاف کرنے والے چشمے اب بھی جاری ہین؟ حیف ہی کہ اِن سوالون کے جواب مین نفی زبان پر آتی ہے ؎

حریفان باد ہا خوردند و رفتند		تہی خمخانہا کردند و رفتند	

استعداد کے جید اور زبردست ہونے کا اصلی سبب گذشتہ علما کا وہ طرز تعلیم تھا جو اُنکے تبحر اور خاندانی تجربے سے پیدا ہوتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ مختلف خاندان مختلف علوم کی تعلیم کے لیے مشہور تھے مثلاً لکھنؤ، خیرآباد وغیرہ کے معقولی مشہور تھے۔ دلی کی تفسیر و حدیث وغیرہ کا شہرہ تھا۔ اب وہ خاندان مٹ گئے طلبا کی خودسریون نے رہا سہا طریقۂ تعلیم خاک مین ملا دیا نصاب تعلیم کا تبدیل کر دینا بظاہر آسان معلوم ہوتا ہے لیکن دس برس کا تجربہ شاہد ہی کہ نہایت ہی مشکل اور دقت طلب ہی جسکو صرف علما اور علما مین بھی وہ علما کر سکتے ہین جو تعلیم کا تجربہ اور خیالات کی وسعت رکھتے ہون۔ طریقۂ تعلیم کا بدلنا اور بھی زیادہ دشوار ہے۔

ندوۃ العلمائے دارالعلوم انھین مصالح کو پیش نظر رکھکر قائم کیا ہے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ جہان اور صدہا مدارس عربی ملک مین قائم ہین وہان ایک ندوے کا دارالعلوم بھی ہے لیکن غور سے ظاہر ہوتا ہے کہ صورتِ معاملہ اور ہی ہے۔ اگرچہ ابھی اِس دارالعلوم کو کچھ بھی کامیابی نہین ہوئی ہے تاہم اُسکی تعلیم و تربیت کا انداز اُسکو اور مدارس سے صاف ممتاز کر رہا ہے۔ یہ دارالعلوم ہی کی جرأت تھی کہ اُسنے انگریزی کا (بطور سکنڈ لنگویج) ایک کلاس عربی خوان طلبہ کے واسطے کھول دیا۔ بعض لوگون نے یہ خیال دارالعلوم کیطرف منسوب کیا ہے کہ وہ اِس امر کا مدعی ہے کہ صرف وہی مسلمانون کو دینی و دنیاوی تعلیم دے سکتا ہے اور مدارس غیر ضروری ہین۔ جہان تک مجکو علم ہے وہ اسکا ہرگز مدعی نہین البتہ وہ اِس اصول پر قائم کیا گیا ہے کہ وہ ایسے علما پیدا کرے گا جو مذہبی و اخلاقی اصلاح کرنے پر قادر ہونگے اور اپنی جید استعداد اخلاقی قوت اور وسعت خیال کی بدولت ہر طبقہ اور ہر گوشے مین اپنی ہدایت کا عمدہ اثر پہونچا سکینگے اور ایسے علما چونکہ مفید تر کامون مین مشغول ہونگے لہذا امید ہے کہ باہمی نزاعونکی اُنکو مہلت ہی نہین ملے گی۔ اور اسطرح جو برائیان آئے دن پیدا ہوتی رہتی ہین مسدود ہو جائین گی۔

ندوۃ العلما کا دوسرا اہم مقصد علما کی باہمی نزاعون کا رفع کرنا ہے۔ اس امر سے کوئی شخص انکار نہین کر سکتا کہ عرصے سے ہمارے مذہبی مباحثے مناظرے کی حد سے نکلکر نزاع کے حدود مین داخل ہو گئے ہین۔ ان نزاعون کا مسلمانونکی مذہبی اخلاقی اور مالی و تمدنی حالت پر جو زبون اثر پڑا ہے اُسکو وہ اصحاب بخوبی سمجھ سکتے ہین جنھون نے مسلمانونکی حالت کو اُس وقت دیکھا ہو جب اُنمین مذہبی مباحثون کے اثر سے جوش برپا ہو اور دو فریق باہم سرگرم نزاع ہون یہ جھگڑے کبھی کبھی بڑھکر امن عامہ مین خلل انداز ہو جاتے ہین۔ کیا ان نزاعون کو امر بالمعروف و نہی عن المنکر کہہ سکتے ہین؟ کیا اُنکو تائید حق کا خطاب مل سکتا ہے۔ حضرت سرور عالم کا ارشاد اِس بارے مین دیکھیے کیا ہے امر بالمعروف

کی نسبت آپ فرماتے ہین "جبتک کہ ایک شخص مین تین صفتین نہون اُسوقت تک اُسکو اچھی بات کا حکم اور بری بات کی "نہی" کرنی روا نہین شفقت کے ساتھ امر کرے۔ اور شفقت کے ساتھ نہی جس بات کا امر کرے اُسکا علم رکھتا ہو جس چیز سے منع کرے انصاف کے ساتھ روکے" نزاع کے نسبت فرمایا ہے "کوئی قوم ہدایت یافتہ ہو کر اُسوقت تک گمراہ نہین ہوسکتی جبتک کہ اُسمین جھگڑا نہ پیدا ہو جائے" ترک بحث کی جس درجہ تاکید ہی وہ اِس حدیث سے ہویدا ہوگی "مین اُس شخص کے لیے جنت مین ایک مکان کا ضامن ہوتا ہون جو بحث کو چھوڑ دے اگرچہ حق پر ہو" روحی فداک یارسول اللہ کیسی ان مول ہدایتین ہین؟ ہماری محرومی ہے کہ ہم ایسی ہدایتون کو چھوڑ کر دوسرے راستون مین بھٹک رہے ہین۔ حضرت امام جعفر صادقؒ فرماتے ہین "بیجا دین مین جھگڑا کرنے سے اسواسطے کہ وہ دل کو کام کی باتون سے روک لیتا ہے اور نفاق پیدا کر دیتا ہے" امام اعظمؒ اپنی سرگذشت ان موثر الفاظ مین بیان کرتے ہین "مجکو علم کلام مین عجب ملکہ عطا فرمایا گیا تھا اور ایک زمانۂ دراز تک میرا یہی مشغلہ رہا۔ چونکہ شہر بصرہ اس قسم کے مباحثے کرنیوالونکا مرکز تھا اِسلیے مین بیس دفعہ سے زیادہ وہان گیا اور کبھی ایک برس اور کبھی اس سے کم اور کبھی اس سے زیادہ وہان مقیم رہا معتزلہ اور خوارج وغیرہ کل فرقون سے میرے مباحثے رہے اور بحمد اللہ مین نے سب کو مغلوب کیا بعض خاص فرقون کا کوفے مین مجمع تھا اُنسے مین وہان بحث کرتا اور غالب آتا۔ اُس زمانے مین علم کلام کو مین سب علوم سے اعلےٰ و افضل سمجھتا تھا جب میری عمر کا ایک حصہ اسمین صرف ہو چکا تو مین نے ایک دفعہ دل مین کہا اور سوچا کہ صحابۂ کرام اور تابعین اور تبع تابعین ہمسے زیادہ اِن باتون کو سمجھنے اور جاننے والے تھے اور حقائق امور کو ہم سے زیادہ پہچانتے تھے۔ مگر کبھی اِن باتون مین جھگڑا اور خوض نہین کیا بلکہ اِس سے خود باز رہے اور دوسرون کو شدت کے ساتھ منع کیا۔ مین نے اُنکا غور و خوض شریعت کے معاملات اور فقہ کے مسائل

مین پایا۔ انھین مین وہ بحث کرتے تھے اور اسی کی ترغیب دیتے تھے۔ سلف کا دور اوّل اسی پر ختم ہوگیا۔ تابعین نے اسی خصلت کی پیروی کی اُن بزرگون کے ان حالات کا انکشاف ہوتے ہی ہمنے منازعت اور علم کلام مین غور و خوض کرنا چھوڑ دیا اور سلف صالحین کے طریقے کو اختیار کرکے وہی کام کرنے شروع کیے جو وہ کرتے تھے اور ایسے ہی لوگونکی صحبت مین بیٹھنے لگے۔ اسکے ساتھ مین نے یہ بھی دیکھا کہ جو لوگ علم کلام کے مدعی ہین اور انمین وہ جھگڑتے ہین اُنکی شان سلف کی شان کے اور اُنکا طریقہ سلف کے طریقے کے خلاف ہے مین نے اُنکے قلوب مین قساوت اور دلون مین شدّت پائی۔ وہ کتاب وسنت اور سلف صالحین کی مخالفت کی پروا نہین کرتے یہ دیکھ کر مین نے اُنکو چھوڑ دیا اور اسپر مین خدا کا شکر ادا کرتا ہون" (دیکھو کشف الاسرار۔ ج ۱ صفحہ ۹ و ۱۰ مطبوعۂ مصر) ندوۃ العلما کے اس مقصد کی نسبت عجیب عجیب تشریحین کیگئی ہین۔ بعض ستم ظریفون نے یہان تک کہا ہے کہ "ندوہ کل فرقون کو ملاکر ایک معجون مرکب بنانا چاہتا ہے اور اسطرح وہ ایک جدید فرقے کے پیدا کرنے کی فکر مین ہے" اس تاویل کا منشا جو کچھ ہو لیکن مین اپنے دس برس کے تجربے کی رو سے یہ کہہ سکتا ہون کہ یہ خیال محض بے بنیاد ندوے کی جانب ایک ایسی بات منسوب کرنا ہے جو ہرگز اُسکے مقاصد مین شامل نہین۔ ندوہ کوئی معجون مرکب بنانا نہین چاہتا ندوہ کسی نئے فرقے کے پیدا کرنے کا خواہشمند نہین۔ ندوہ یہ نہین کہتا کہ حق کی تائید مت کرو۔ ندوہ یہ نہین کہتا کہ اُمور باطل کی تردید مت کرو۔ وہ صرف یہ عرض کرتا ہے کہ بحث کرو اُس شان سے جو علما کو شایان ہے۔ مباحثے مین کشادہ دلی اور اعتدال کا دامن ہاتھ سے مت جانے دو۔ جوش خلاف مین اُس قول پاک کو پیش نظر رکھو جو بتاتا ہے کہ "اپنے رب کیطرف عمدہ باتون اور اچھی نصیحت کے ساتھ بلاؤ" وہ عرض کرتا ہے کہ مباحثون کو ذاتیات اور ناملائم انداز تحریر سے بچانا چاہیے۔ اختلاف کو نزاع اور فتنے کی حد تک مت پہونچاؤ خلاصہ یہ کہ ندوہ اُس طرز بحث کا مؤید ہے جسکو امام اعظم نے سلف صالحین کا طریقہ بتایا اور اُس

انداز کا مخالف ہی جسکو امام ممدوح نے شدت و قساوت قلب سے تعبیر فرمایا تھا۔ کیا یہ شان مباحثہ ہے کہ علما کے قلم سے وہ الفاظ اپنے ہمسرون اور اپنے سے بڑونکی شان مین نکلین جنکو معمولی آدمی بھی (خلاف تہذیب سمجھ کر) استعمال نہ کرتے ہون؟ کیا یہ سلف صالحین کا طریقہ ہے کہ کسیکے قول کے معنی جہان تک ممکن ہو برائی پر محمول کر کے اُسکو اعتراضون کا منشا بنایا جائے؟ حالانکہ قائل باواز بلند کہتا ہو کہ میری یہ مراد اس قول سے ہرگز نہین۔ کیا یہ آئین مناظرہ مین درست ہو کہ فریق مخالف کی نیت پر اور ذاتیات پر بے محابہ حملے کیے جائین؟ ندوۃ العلما نے اس بارے مین جو مسلک اختیار کیا اُسکو نباہ کر بھی دکھا دیا۔ اِس چند سال کے عرصے مین اُسپر سخت سخت حملے کیے گئے رنگ رنگ کے رسالے اُسکے مقابلے پر نکلے تاہم اُسنے کبھی ایک سطر بھی اُنکے خلاف نہین لکھی اگر ایک آدھ رسالہ اُسنے اپنے مقاصد کی تائید مین لکھا بھی ہے تو وہ حقیقۃً اُس انداز کا نمونہ ہے جسپر ندوہ مذہبی مباحثون کے قائم کرنے کا خواہشمند ہے۔ اُن رسالون مین اپنے مدعا کے دلائل معتدل پیرائے مین محققانہ لکھے ہین کسی شخص یا فریق کو مخاطب نہین کیا نہ کسیکے اقوال کو آماجگاہ بنایا ہے اور نہ کسیکے ذاتیات سے بحث کی ہے اگر دس برس پیشتر کی حالت نزاع مذہبی کو آجکی حالت سے ملایا جائے تو یقیناً یہ ثابت ہوگا کہ اب بہت کم رسالے مذہبی مباحثون پر شائع ہوتے ہین اور جو شایع ہوتے ہین اُنکا اسلوب بہت کچھ معتدل ہوگیا ہے بہت کم مقامات مین اب نزاعون کی گرم بازاری سنی جاتی ہے۔

ندوہ نے جو اعتدال روش اختیار کیا ہے اُس سے ایک اور بھی فائدہ حاصل ہوا ہے جو اگرچہ ضمنی ہے تاہم بہت اہم اور شاندار ہے وہ یہ کہ جدید تعلیم یافتہ فرقے کی اُس بدظنی مین بہت تبدیلی ہوگئی ہے جو اُنکو علما کی جانب سے تھی وہ اب اُنسے مانوس ہوتے جاتے ہین اور اُنکے باتونکی طرف توجہ کرنے لگے ہین اور اِسطرح کچھ نہ کچھ باتین علما کی اُنکے کان مین پڑ ہی جاتی ہین اُمید ہے کہ انشا اللہ یہ اثر برابر ترقی پذیر رہے گا۔

ندوۃ العلما کے اور بھی مقاصد مثل اشاعۃ الاسلام وغیرہ ہین لیکن چونکہ اُنکی بابت ہنوز کوئی معتدبہ کارروائی نہین ہوئی لہذا اُنکی نسبت اسوقت مین بحث کرنا نہین چاہتا۔

مختلف صوبون کے مسلمانون کے خیالات مین جو تفاوت کثیر ہے اُسکا مقتضا یہ ہے کہ جو تحریکین مسلمانونکی بہبودی کے متعلق ہورہی ہین اُنکا اجلاس مختلف شہرون اور صوبونمین ہوتا رہے تاکہ مسلمانون کو تبادلۂ خیالات کا موقع ملے اور ایک دوسرے کے خیالون سے مستفید ہون۔

میری اس تمام سامعہ خراشی کا خلاصہ یہ ہے کہ اسوقت جو مذکورۂ بالا تحریکین قوم مین قائم ہین وہ قومی ضرورتون کے اجزا ہین اگرچہ اُنکی کوششون کے حلقے جُدا جدا ہین تاہم وہ قومی ضرورت کے دائرے سے خارج نہین جسقدر قوم اپنی ضرورتون سے خبردار اور ترقی مین سرگرم ہوگی اُسقدر ایسی مجالس ترقی پذیر ہونگی۔ پس مسلمانون کا فرض ہے کہ اِن تحریکون کی جہان تک ممکن ہو مدد کرین اور ایک کو دوسرے کا ضد اور دشمن قرار دیکر ایک کی تائید کے زعم مین دوسرے کی بیخکنی کے درپے نہ ہون۔

غلط فہمیون کے رفع کرنے کے واسطے اتنا عرض کرنا اور ضروری ہے کہ میری اس تقریر سے یہ نہ استنباط کیا جائے کہ مین یہ کوئی فتوے صادر کر رہا ہون جسکی رو سے یہ استشہاد ہوسکے کہ محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس یا محمڈن کالج جو کچھ کرے خواہ وہ شرع کے موافق ہو یا مخالف بسکی تائید ندوۃ العلما کرتا ہے۔ ندوۃ العلما ہمیشہ یہ کہے گا کہ جو کام خلاف شرع ہی وہ بُرا ہے خواہ اُسکو کوئی کرے اور مجوافق شرع ہے وہ اچھا ہے خواہ اُسکو کوئی بھی نہ کرے۔ میرا مطلب صرف یہ ہے کہ انگریزی تعلیم کو ترقی دینا اِس زمانے مین ضروریات قومی مین سے ہے اُسکے ساتھ یہ لحاظ رکھنا بھی ضروری ہے کہ تعلیم انگریزی کے رَو مین مسلمان اپنا دین اور مذہب نہ کھو بیٹھین بلکہ مسلمان مسلمان رہ کر مغربی تعلیم و شایستگی مین ترقی کرین۔

صاحبو! ان تمام کوششونکی سرسبزی اور کامیابی اسپر موقوف ہو کہ ہم اپنی قومون

حالت کا احساس صدق دل سے کرین اور اُسکی اصلاح مین جان لڑا دین۔ جو لوگ تعلیم و تربیت حاصل کر چکے ہین یا معاش سے فارغ البال ہین وہ اپنے آپ کو آرام و آسایش کا مستحق اُسوقت تک نہ قرار دین جب تک کہ قوم کی حالت بہ لحاظ تعلیم و تربیت اور فارغ البالی درست نہ ہو جائے۔ قوم برباد ہو اور ہم اپنے علم یا دولت کا ثمرہ ذاتی رفاہ اور آسایش کو سمجھین تو کہا جائے گا کہ ہمنے ان نعمتونکی قدر نہین کی۔

مسلمانو! اگر دنیا مین ذلت سے بسر کرنا پسند نہین تو بسم اللہ کر کے کھڑے ہو جاؤ اور کوشش مین جان لڑا دو بلکہ جان دیدو مانا کہ کامیابی تمہارے اختیار مین نہین مگر کوشش پر تو اختیار ہے ؎

گر نشاید بر دست رہ بردن	شرط عشق ست در طلب مردن

اور جب آجتک کبھی ایسا نہین ہوا کہ کسی نے کوشش کی ہو اور حق تعالےٰ نے اوسکا صلہ نہ بخشا ہو تو ہم کیون اپنی کوششون سے مایوس ہون ؎

عاشق کہ شد کہ یار بحالش نظر نہ کرد	ای خواجہ درد نیست وگرنہ طبیب ہست

اِسکے ساتھ یہ بھی ہے کہ کوئی قوم بغیر سعی اور کوشش کے ترقی یافتہ نہین ہوئی ؎

ناز پرورد تنعم نہ برد راہ بدوست	عاشقی شیوۂ رندان بلاکش باشد

خاکسار

محمد حبیب الرحمن خان شروانی

بھیکن پور ضلع علی گڑھ

تبریک تاجپوشی ملک معظم دام اقبالہ

اِس تجویز کو پیش کرنے کے لیے جلسۂ انتظامیہ نے خان بہادر منشی ابطہر علی صاحب مشیر قانونی

انجمن ہند تعلقداران اودھ کو نامزد کیا تھا۔ خان بہادر اس تجویز کو پیش کرنے کے لیے کھڑے ہوئے تو فرمایا "چونکہ یہ جلسہ علماے کرام کا جلسہ ہے لہذا مناسب ہے کہ اس تحریک کو بھی وہی پیش کرین لہذا مین اس تجویز کے پیش کرنے کا حق اپنی طرف سے مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب کو دیتا ہون" جناب صدر انجمن صاحب نے مولوی صاحب کو اجازت دی کہ وہ اس تجویز کو پیش کرین چنانچہ مولوی صاحب نے تجویز کو پیش کرتے ہوئے ان فوائد و برکات کا بسط و تفصیل کے ساتھ بیان فرمایا جو گورنمنٹ کی مہربانی سے ہمکو حاصل ہین اور یہ تجویز پیش کی کہ ہز اکسلنسی وایسراے کی وساطت سے تمام علما و مشائخ و روسا جو ندوۃ العلما مین شریک ہین انکی دلی مبارکباد عالیجناب **ملک معظم** کی خدمت مین پیش کیجائے۔ مولوی حبیب الرحمن خانصاحب رئیس بھیکن پور نے اسکی تائید کی اور بڑی گرمجوشی سے باتفاق عام یہ تجویز منظور کی گئی اور ہز اکسلنسی وایسراے ہند کی خدمت مین ندوۃ العلما کیطرف سے بذریعۂ تار کے عرض کیا گیا کہ وہ ہماری مبارکباد کو عالیجناب **ملک معظم دامت حشمتہ** کی خدمت گرامی مین پہونچا دین۔

جلسۂ عام

۸ بجے سے گیارہ بجے شب تک

شیخ خیر الدین صاحب کی عالیشان مسجد امرت سر مین قابل دید ہے وہان اس سے زیادہ وسیع اور پُر رونق اور باعتبار موقع کے شاندار کوئی اور مسجد نہین ہے بانی مسجد کے خلف الرشید شیخ رحیم بخش صاحب جنرل مرچنٹ و مالک اخبار مبسوین صدی نے ہمارے دوست بابو نظام الدین صاحب کی تحریک پر بہت کشادہ دلی کے ساتھ قبل جلسے کے مسجد کی مرمت کرادی اور چینی کی تحتیان جہان تک خراب ہوگئی تھین اُنکو ٹھیک کرادیا اور ایام جلسہ مین بڑے اہتمام سے فرش اور روشنی کا معقول انتظام

خود اپنے صرف سے کیا۔ اسی مسجد مین شبکو آٹھ بجے سے گیارہ بجے تک وعظ کا جلسہ ہوتا تھا حسب معمول اس جلسے کی شرکت کے لیے کوئی روک ٹوک نہین ہوتی تھی ہر شخص شریک جلسہ ہوکر وعظ و بیان سے مستفید ہوسکتا تھا۔

اس جلسے کا اہتمام مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیار پوری کے متعلق کیا گیا تھا اور آجکے جلسے کے لیے خود مولوی صاحب ممدوح اور مولوی سید عبدالرحمن صاحب واعظ اور مولوی ابوالقاسم سید احمد صاحب دہلوی کا وعظ قرار پایا تھا۔ مگر مولوی غلام محمد صاحب اور مولوی عبدالرحمن صاحب بوجہ تکان سفر کے بیان نہین کرسکے انکی جگہ حاضرین کے اصرار سے مولوی حافظ غلام صمدانی صاحب امام جامع مسجد پشاور تجویز کیے گئے جناب ممدوح نے فضائل اسلام پر نہایت عمدہ بیان کیا اُنکے بعد مولوی سید احمد صاحب دہلوی نے بیان فرمایا۔ مولوی صاحب ممدوح کے بیان مین سب سے بڑی خوبی یہ تھی کہ باوجود دلچسپ ہونیکے غلط روایتون اور بیہودہ کہانیونسے بالکل پاک تھا اور کارآمد باتون پر مشتمل تھا۔ مولوی صاحب ممدوح کے انھین دونون بیانون مین وقت ختم ہوگیا اور حاضرین اشتیاق لیے ہوئے رخصت ہوئے

اجلاس سوم

۷ رجب سنہ ۱۳۲۰ھ روز جمعہ مطابق ۱۰ اکتوبر سنہ ۱۹۰۲ء

۷½ بجے سے ۱۱ بجے تک

صدر انجمن

مولانا محمد مسیح الزمان خان صاحب استاد حضور نظام دکن

۷½ بجے جلسہ شروع ہوا۔ قاری عبدالکریم صاحب امام مسجد مدرسۃ المسلمین امرت سر نے چند

آیتین تبرکاً تلاوت کین اِسکے بعد مولوی شیخ محمد صاحب انصاری بانی مہتمم مدرسہ وقفیہ بھوپال نے حسب منصب رجبہ ذیل اپنا فصیح و بلیغ قصیدہ پڑھا جسکے سننے سے علماء کرام بہت محظوظ ہوئے

قصیدۂ مولوی شیخ محمد صاحب بانی مہتمم مدرسہ وقفیہ بھوپال

دعاها اذا غنت علی الروضة الغنّا ... فانا وجدنا فی المغانی لها مَغْنیٰ
وقولا لحادی العیس فلیحمد السریٰ ... فانا سمعنا فی الاغانی لها لَحْنَا
وقولا لغزلان النقاء لك البقا ... لقد طبتما عیشا بعیش هو الاهنیٰ
ولا تسألا غیر الصبا عن صبابتی ... فعنها روت اللطف لطفاله معنیٰ
سریت وعلیل الطرف لا یعرف الکریٰ ... وهجعة حرّیٰ و قلب له مضنیٰ
وما اشتاق لا والله للمروح ناظری ... ولا لغزال الربم والقادة الرّعنا
ولا نظرت عینی الی ما یسرها ... ولا شاهدت فی الربع خلّالها یُغنیٰ
رعی الله ذات الطوق کم حرکت هوی ... وکم بدلت صوتا وکم اخذت مِنّا
وساق صبیح الوجه راق صبوحه ... کما راق ماء الحسن فی الروضة الغنّا
اتانی بها صرفا وومیٰ بطرفه ... فقلت له بالله من هذه زدنا
فما الراح الا الروح عند بزوغها ... فعجل بها صرفا وَدَعْ مزجها عنّا
شربنا علی ذکر الحبیب مدامة ... سکرنا بها من قبل ان نعرف الدنّا
لها الکاس بدر وهی شمس یدیرها ... هلال وکم یبدو اذا مزجت معنیٰ
وقائلة ما بال قلبك مولعا ... بعالمها الاعلی ورفرفها الاسنیٰ
وحتّام تسعیٰ لابتناء معالم ... من العلم قد اسهرت فی حوزها الجفنا
عمرك من یسعیٰ لنیل فضائل ... فقد حارب الدّنیا ومات بما حزنا
یری شربه فیها سرابا وعقله ... عقالا لما یبغی وقوته وهنا

فقلت دعيني من حديث خرافةٍ ... فانا اناس نعشق المجد مذ كنّا
لنا النفس تابى الهوان وترتقى ... الى المنهج الاعلى ولم تطلب الادنى
لنا سلف ساروا على خير شرعةٍ ... ونحن على اثار شرعهم سرنا
ولا خير فى الدنيا اذا لم تجد بها ... حبيبا وتجنى من حداك بما عدنا
ولا خير فيمن يجمع المال للغنا ... فاوزاره تبقى وصاحبه يفنى
وليس الغنى الا تعفف والتّقى ... ومأثرة تنمى ومكرمة تجنى
الا ايها الاعلام فى الندوة الّتى ... بما قد حضرتم كى تشيدوا لها مغنى
وصدركم لازال صدرا مكرّما ... على غارب العيوق سيموا بلا استثنى
وناديكم ربعًا مدى الدهر عامرًا ... رحيبا خصيبا لا اذاءً ولا مَنّا
ببذوة علم ينتدى كل فاضلٍ ... ويظفر فيها بالاماني والحسنى
فقوموا بهدى الله فى كل جلسةٍ ... وكونوا هداة الخلق للمنهج الاسنى
عليكم بتقوى الله سرا وجهرة ... وارشاد خلق الله اعلاة والادنى
فانكم يا صفوة الله عصبة ... بكم يقتدى من يرتجى الفوز والأمنا
وان جنان الخلد يصفو نعيمها ... لمن يقتدى بالطهر فى كل ما سنا
فان انتم ارشدتموه رشدتموا ... فبشرى لكم طبتم واقررتم عينا
وان انتم عن شرعة الحق حدتموا ... فمن ذا بشرع الله غيركم يعنى
عليكم هداة الناس خير طريقة ... طريقة خيرا لخلق من الورى حصنا
واوسعهم بذلا واطولهم يدا ... واثبتهم جلشا واصدقهم ظنّا
هو الهاشمى المستضاء بهديه ... هو المرتقى من قاب قوسين او ادنى
محمدٌ المبعوثُ للناس رحمةً ... وهاديهم حقا الى المنهج الاسنى
اقامت له فى الدين اقلام حكمةٍ ... مقام العوالى وهى من هذه اسنا

له كتب يغنى الكتائب نشرها ... اذا تليت كانت لمن خلفها اغنى
سطورٌ بها تعلو الرؤوس كرامةً ... فكم كشفت كرباً وكم اذهبت حزنا
ابادِ بها طيش الطغاة فاصبحوا ... اسارى لديها لا فداءً ولا مَنّا
واصحابه خير الهُداة الى الهدى ... وكل غدا الدين فى ذاته رُكنا
بسرى بدى اليسرا اصبح مورقاً ... واثمر وضل اليمن فى كفه ايمنى
من النفر السّتّم المخضارم فى الوغى ... غيوث ليوث شانهم حدائق اعنا
لهم عزف الخافقين مضيئة ... تسير وقد اضحت لشرع الهدى مَتْنا
شروا بالندى والجود مجد المخلدا ... فما تركوا شرطاً ولا وجد واعتبنا
علت برسول الله منهم مراتب ... على شرف الدارين ابياتها تُبنى
فكم لامين الوحى حول بيوتهم ... ربوعٌ وسر سار فى ذلك المغنى
فما منهم الا الذى باع نفسه ... من الله عن طوع وصدّق بالحسنى
فيا ايها الاعلام طيبوا وطيّبوا ... لاخلاقكم واستثمروا خير ما يجنى
فلازلتم فى نعمةٍ ومُسَرَّةٍ ... هدى لدهر ما هزت مطوقة غصنا
وازكى صلوة الله ثم سلامه ... على من رقى من قاب قوسين اوادنى
وآلٍ واصحابٍ هُداةٍ ايمّةٍ ... بهم يقتدى من يرتقى المنهج الاسنى
مدى لدهر ما هب النسيم واشرقت ... شموس المعانى وسى كاملة حسنا
وهذا اليمانى بن الخليل اتاكم ... بنظم يفوق الدر فى النظم والمبنى
يقلد اجياد المعالى ويرتقى ... الى المرتقى الاعلى ويستصغر الادنى
ويقريكم منه السلام مباركا ... يبند وتكم مر المجديدين لا تفنى

مدى ما حدى الحادى وقال مُرَجِّعاً ... دعاها اذا غنت على الروضة الغنا

اسکے بعد مولوی محمد شبلی صاحب نعمانی کے لیے وقت رکھا گیا تھا جو ختم نبوت پر تقریر کرنے والے تھے اور اس تقریر کے سننے کو آج ہجوم بھی زیادہ تھا مگر افسوس ہے کہ مولوی صاحب ممدوح تقریر نہین کرسکے کیونکہ شب کو اُنکی زبان کٹ گئی تھی اور اس سے ایسی تکلیف تھی کہ معمولی بات چیت مین بھی اُنکو تکلف ہوتا تھا لہذا اُنکا بیان دوسرے روز پر ملتوی رہا

مولوی عبدالحی صاحب مددگار ناظم ندوۃ العلما نے مولوی محمد شبلی صاحب کے تقریر نہ کرسکنے کی معذرت کی اور اُنکی ناسازی مزاج کا واقعہ بیان کرکے کہا کہ انشاء اللہ کل تک اُنکی طبیعت درست ہوجائے گی تو وہ آجکی تلافی کردین گے۔ اسکے بعد کہا کہ اب وہ تجویز پیش ہوگی جو مسلمانون کی آیندہ بہبودی کا ذریعہ ہے۔

تجویز انسداد رسوم قبیحہ

منجملہ مقاصد ندوۃ العلما کے ایک مقصد رسوم قبیحہ کی اصلاح ہے اس مقصد کی عملی کارروائی گذشتہ زمانے مین کی بھی گئی ہے تاہم اسکو زیادہ قوت کے ساتھ عمل مین لانے کے واسطے یہ طریقہ اختیار کیا جائے کہ جو جو علما ندوے مین شریک ہین اپنے اپنے حلقۂ اثر مین وعظ و نصائح کے ذریعے سے اس سال شادی کے رسوم مین سے ناچ۔ گانا۔ آتشبازی اور غمی کے رسوم مین سے محض نام و نمود کے لیے آسودہ لوگون کو کھانا کھلانے کی برائیان عامۂ مسلمین کے ذہن نشین کرکے اُنکے ترک کی تاکید کرین نیز انجمنہاے معین الندوہ سے درخواست کیجائے کہ وہ بھی رسوم مذکورہ کے انسداد کی کوشش کرین اور سالانہ اجلاس مین اسکی رپورٹ پیش کرین"

اس تجویز کو مولوی سید عبدالحی صاحب مددگار ناظم ندوۃ العلما نے پیش کیا اور پیش کرتے ہوئے ایک بسیط تقریر مین رسم و رواج کے قبائح اور اونکی مضرتون کو بیان کرکے کہا۔

خلاصۂ تقریر مولوی سید عبدالحی صاحب مدگار ناظم

رسوم قبیحہ کا مٹانا ندوۃ العلما کے مقاصد مین داخل ہے اور ندوے نے پچھلے زمانے مین اسکے متعلق عملی کارروائی بھی کی تھی اور بعض اضلاع مین وفود بھیجے تھے۔ چنانچہ اضلاع فتحپور وراے بریلی و بارہ بنکی مین اس بات پر لوگون سے معاہدہ کرایا گیا اور وہان کے با اثر اور ذی وجاہت حضرات اسکے ذمہ دار قرار دیے گئے۔ مجکو معلوم ہے کہ اب تک ضلع فتحپور مین لوگ اُس معاہدے کے پابند ہین اور بخوشی اُسکی تعمیل کر رہے ہین اور اُسکا سبب ہی کہ مولوی ظہور الاسلام صاحب عین وقت پر لوگون سے اُس معاہدے کی یاددہانی کرتے رہتے ہین جہان کہین اُس معاہدے کا اثر باقی نہین ہے وہان کے ذمہ دار حضرات کی بے پروائی کو اسمین بہت کچھ دخل ہے۔

حضرات! یہ یقینی امر ہے کہ اگر علما و مشائخ اپنے اپنے حدود اثر مین رسوم بد کو مٹانا چاہین تو خاطر خواہ کامیابی ہوسکتی ہے اور چند دنون مین اہل اسلام تباہی اور بلاؤن کے طوفان خیز سمندر سے نکل کر نجات پاسکتے ہین مگر چونکہ دفعۃً تمام رسوم بد کا اُٹھا دینا ہماری قوت سے باہر ہے اسواسطے بتدریج کارروائی کرنا مناسب ہی۔ یہ مجلس چاہتی ہے کہ جو علما و مشائخ ندوہ مین شریک ہین اس سال اپنے اپنے حلقہ اثر مین وعظ و نصائح کے ذریعہ سے شادی کے رسوم مین سے رقص و سرود و آتشبازی اور غمی کے رسوم مین سے محض نام و نمود کے لیے آسودہ لوگون کو کھانا کھلانے کو اُٹھا دین اور انجمنہاے معین الندوہ بھی اسکی تعمیل کرین اور سالانہ اجلاس مین اسکی رپورٹ پیش کرین کہ اُنکو اسمین کس قدر کامیابی ہوئی ہے۔

دوبارہ اس تجویز کو اسلیے پیش کیا جاتا ہے کہ علماے کرام اپنے مواعظ مین خصوصیت کے ساتھ اسکا لحاظ رکھین اور صرف مواعظ ہی مین نہین بلکہ عملی طور پر اسکی کوشش کرین جہان شخصی قوت سے کام نہ نکلے ندوۃ العلما کے وفد کو بلائین۔ اور یہ مفید تجویز جو ایک مدت سے

منتظر و مترقب چلی آتی ہے کسیطرح چل نکلے اور زیادہ قوت کے ساتھ عمل مین لائی جائے۔

مولوی قاضی علی احمد صاحب بدایونی نے بہت خوش اسلوبی کے ساتھ اس تجویز کی تائید فرمائی اور تائید کرتے ہوئے مندرجۂ ذیل تقریر کی۔

تقریر مولوی علی احمد صاحب بدایونی

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ الذی جعل قلوبنا معادن انوارہ وصدورنا مخازن اسرارہ والصلوۃ مع تکریرہا والسلام بتکرارہ علی حبیبہ وصفیہ ونبیہ ومختارہ وآلہ وصحبہ وجمیع اعوانہ وانصارہ۔ اما بعد حضور صدر انجمن وعلماے کرام ورؤساے اہل اسلام! ہمکو شارع علیہ السلام نے تمام ہماری ضرورتون کے مناسب احکام تعلیم کیے ہین اگر ہم اتباع شریعت اسلام کرین تو کسی رسم ورواج کی ہمکو ضرورت نہین رہتی حضور انور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدنی اور تمدنی قواعد ہمکو بتلائے۔ صفائی حفظ صحت ہمکو سکھلائی۔ کفایت شعاری کا سبق ہمکو پڑھایا۔ اہل عرب جو وحشیانہ حالت مین رہتے تھے اور اسقدر جنگجو واقع ہوئے تھے کہ محض ایک اونٹنی کی کونچ کاٹنے پر چالیس برس تک لڑتے اور کٹتے مرتے رہے گرستان کے چٹیل میدان اور کوہستان اور ٹیکرون پر دو دو چار چار جھوپڑے بناکر آباد ہونا اُن کا طریقہ تھا۔ ایسے لوگون کو حُسن اخلاق۔ تمدن اور تہذیب سکھاکر انسان بنا دیا۔ جسطرح تمام مخلوقات مین انسان اشرف المخلوقات ہے "ولقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم" اسیطرح انسانون مین عرب والے اور عرب والون مین حجازیون کو یہ شرف عنایت ہوا کہ وہ انسانیت کے مکمل نمونہ بنے جاہلیت کی رسمین سب چھڑا دین اخوت کی اعلی تعلیم دی مگر حیف ہی کہ ہم لوگ ہندوستان آکر اپنی اصلی عادتین بھول گئے یہان کے رواج اختیار کیے اور تباہی کے چنگل مین اسیر ہوئے۔ ہر مذہب کے مقابلے مین اسلام کی جو خوبی ہی اُس

خوبی کو چھوڑنے سے خود ہماری خوبی جاتی رہی۔ اسلام کی خوبیون مین فرق نہین آیا بلکہ شدہ شدہ بُعد زمانۂ نبوت کی وجہ سے ہماری یہ حالت ہوگئی کہ ہماری شادی وغمی کے رسوم مین ملکی رواج کو دخل ملتا گیا اور وہ برباد کن رسمین تمام ہندوستان کے مسلمانون مین کہین کم کہین زیادہ رائج ہین اور ہر حصے مین مختلف رسوم ہین۔ اس ملک پنجاب کا حال زیادہ مین نہین جانتا البتہ اپنے یہانکے رسوم شادی آپ کو سناتا ہون۔

شادی رچانے کا طریقہ عوام مین منڈہا خواص مین خواجہ ہے۔ ایک گندے گھڑے کا پانی یا چھوٹے گھڑے کا گندہ خواہ میلا کیچڑ سا پانی آتا ہے اور اُس سے دولہا نہلایا جاتا ہے۔ کوئی شخص عاقل اُس پانی کا چھونا گوارا نہ کرے گا چہ جائیکہ بدن پر ڈالنا۔ مگر دولہا رواج کی رسی سے بندھا ہوا ہے۔ اسکے بعد مصفر کُسم کے رنگ کا کپڑا دولہا کو پہنایا جاتا ہے اور ایک شخص دس ہزار کے مقدور کا ہزار روپیہ کے صرف سے شادی کرتا ہے تو دوسرا ہزار روپیہ کے مقدور کا ہزار روپیہ صرف کرتا ہے اسکی پروا نہین کہ آیندہ نسلونمین اسکا کیا بُرا اثر پڑیگا۔ ناچ ہے تو پنجاب مین لکھنو کلکتہ کا پورب مین پنجاب کا اسکے لیے قرآن مین نہی نازل ہے "لا تقربوا الزنے" اور نگاہ سے اجنبی عورت کو دیکھنا بھی زنا ہے۔ جو بانی ناچ مجرے کا ہے وہ بموجب حدیث شریف "من سن سنۃ سیئۃ فلہ اجرہا واجر من عمل بہا" جملہ شرکا و حاضرین کے برابر عذاب کا مستوجب ہے۔ غرض اسیطرح اور بھی رسوم قبیحہ ہین مثلاً ہاتھ مین کنگنا باندھنا سر پر سہرہ حریری مقنع برقع وغیرہ۔ میرے تقریباً دو ہزار آدمی برادری کے ہین اور اکثر موقعون پر مجھے نکاح پڑھانے کا بھی اتفاق ہوتا ہے تو اُسوقت بے تکلف اعزا و احباب کے یہان مین کنگنا توڑ دیتا ہون ورنہ کھُلواتا ہون اور سہرہ وغیرہ اُلٹوا کر نکاح پڑھاتا ہون سہرے کی اصل یہی پائی جاتی ہے کہ حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کے زمانے مین عرب بتون پر سہرے چڑھایا کرتے تھے۔ ایک مہندی کی رسم ہوتی ہے مرد کے ہاتھون پر مہندی رچائی جاتی ہے۔ ایک رسم جلوہ ہے کہ کھیلین پھینکی جاتی ہین

وغیرہ وغیرہ۔ اب رہین رسوم غمی تو خیال فرمایئے کہ ادھر تو مردہ گھر مین پڑا ہے اُدھر مگین کھڑک رہی ہین کہ برادری کا کھانا ہو۔ اسلام مین عزیز و احباب کو چاہیے کہ مردے والے کے گھر تین روز تک ہمدردی کرکے کھانا لیجائین نہ کہ اُلٹا اُس سے کھانا لین۔ زیادت و مبالغہ کفن دینے وغیرہ بدعات و شنیعات کا ارتکاب کرتے ہین اصل بات یہ ہے کہ مردہ بدست زندہ خیال کیجیے کہ زندگی مین انسان اپنا اختیار رکھتا ہے فعل و ترک فعل پر قادر ہے مگر مرنے کے بعد بیچارے مسلمان مُردے کا کیا قصور ہے جو اُسکی تجہیز و تکفین و دفن مین بدعات و غیر مسنون و غیر ماثور امور اختیار کیے جائین۔

مردے کا غسل خوشبو سے تخت و کفن مجمر کرنا۔ کندھون پر جنازہ آہستہ آہستہ لیجانا۔ قرآن مجید اوقات معینہ پر پڑھنا پڑھوانا کیا کافی نہین ہے جو بعد دفن بالین پر اذان دیجاے کفن مین پارچہ کلمہ لکھکر رکھا جاے عدد مسنون سے کفن زیادہ کیا جاے؟ یہ دقیانوسی رسوم قبیحہ دور کرنا ضروری ہے۔ ہمارا صرف یہ کام ہے کہ ہم تبلادین ہمسے عمل جاری ہونا ناممکن ہے جب تک آپ لوگ دولتمند امرا و عامۂ مسلمین و کافۂ مومنین بکمر ہمت نہ دین اسکا جاری ہونا دشوار ہے۔

جو مصارف ناجائز شادی غمی مین کیے جاتے ہین اُسکا نقد یا زیور لڑکی کو دینا یا لڑکے کو تجارت یا جایداد مین صرف کرنا کسقدر مفید ہے؟ اس فضول خرچ سے قطع نظر شرعی محظور کی عقلی قباحت ایسی ہے کہ کوئی مہذب تعلیم یافتہ اُسکو روا نہ رکھے گا تعلیم و تہذیب کا مقتضی ہے کہ اخلاق و افعال و اعمال درست ہون نہ کہ خلاف اسلام و مخالف عقل و نقل امور واقع ہون۔ سب سے زیادہ اعتراض کے لائق یہ افعال عربی۔ فارسی۔ اُردو انگریزی جاننے والے مسلمانون کے ہین جیسے عالم کو حق ہے وعظ و پند کا اسی طرح ہر مسلمان پر حق ہے دوسرے مسلمان کا جو مسئلہ اُسکو معلوم ہو وہ سمجھا دے اور اصل بات یہ ہے کہ صحبت بڑا اثر رکھتی ہے اور ہمارے ہندوستان کے امرا و خاص و عام اہل اسلام

صحبت علما سے نفور ہین اور کچھ بعض علما بھی باقصور ہین اس سبب سے ہندوستان کی رسوم اختیار کرلین اور اسلام کے احکام سے دور ہو گئے۔

مین علما سے درخواست کرتا ہون کہ وہ اس کام کو اللہ کے واسطے اپنے اپنے حدود مین بذریعۂ وعظ و پند و نصیحت و جلسہ و انجمن کے جاری کرین اور مین اقرار کرتا ہون کہ مین اپنے نواح و دیار مین ہر طرح اسکے دور کرنے کی کوشش کرون گا کہ یہ رسوم قبیحہ دور ہون اور وعظ و جلسہ و انجمن کرکے اسپر زور دونگا۔

ہماری مقدس و مبارک انجمن ندوۃ العلما نے پہلے سے اس کام کو اپنے ذمہ لیا ہے اور کوشش کی ہے اور مین نے بھی تحریک کی ہے اور کامیابی شروع ہو گئی ہے اس سال پھر ندوے کو مزید تاکید کرنا ہے اور پنجاب جیسے صوبے مین یقین ہے کہ بہت اچھی طرح اسکی عملی کارروائی مین بہت زیادہ کامیابی ہو گی۔

مین اس دعا پر اپنی تقریر ختم کرتا ہون کہ خداوندا تو ہماری قوم کو پابند شریعت اسلام اور خاص و عام اہل اسلام کو نیک توفیق عنایت کر اور ہماری تقریر مین اثر دے اور ہم سے رسوم بیجا و اصراف ناجائز شادی و غمی چھڑا دے اور اپنے سچے دین کے سچے ہادی نبی برحق رسول شافع مطلق کی پیروی جملہ حاضرین و جمیع مومنین و مسلمین کو نصیب فرما اور سب کے صدقے مین مجکو۔ اور ہمارے عمل مین اخلاص عطا فرما اور یہ رسوم بیجا و تصارف بیجا جو ہمارے مسلمان بھائیون مین رائج ہین دور کر اور انکو خوش حال رکھ۔ وصلے اللہ تعالی علی خیر خلقہ سیدنا محمد و آلہ و صحبہ اجمعین۔

اس تقریر کے بعد مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری نے تجویز بالا کی تائید مین نہایت معقول اور برجستہ تقریر فرمائی۔ آپ نے اثنائے تقریر مین یہ بھی فرمایا کہ مین نے اس تجویز کی جو تائید کی ہے اسکا روئے سخن علما۔ امرا۔ اور عوام سب کی جانب ہے علما

کی جانب سے تومین حلف اُٹھانے کو تیار ہون کہ یہ اِسکے خلاف نہ کرین گے مگر اور حضرات کو بھی اسکا معاہدہ کرنا چاہیے"۔ اس فقرے پر خان بہادر شیخ خدا بخش صاحب ڈسٹرکٹ جج گورداسپور کو جوش آگیا اور اپنی کرسی سے اُٹھ کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ "مین مناسب سمجھتا ہون کہ علما کے ہمزبان ہمارے ملک کے رؤسا بھی ہون اور مین وعدہ کرتا ہون کہ جن علمای کرام کی معرفت عادی لوگ ان رسوم سے باز آئین اُنکی تعداد کے معلوم ہونے پر مین فی کس ایک روپیہ ندوۃ العلما کے تعلیمی فنڈ کو دونگا" جسکے لیے وعدون کے غیر مستقل ہونے پر نظر کرکے سو روپیہ کا نوٹ اُسیوقت پیش کیا اور وعدہ کیا کہ سو روپیہ پھر دینگے۔

شاہ صاحب ممدوح کے بعد مولوی غلام محمد صاحب ہوشیارپوری نے تجویز مذکورۂ بالا کی تائید مین عمدہ اور بسیط تقریر فرمائی اور بہت خوبی سے رسوم مضرہ کے نقصانات بیان کیے جس سے تمام حضرات متاثر ہوئے۔ مولوی سید جماعت علی شاہ صاحب نقشبندی نے اُسی وقت کھڑے ہوکر بیان کیا کہ وہ ہمیشہ اس تجویز کی تعمیل مین دل وجان سے کوشش کرتے رہینگے۔

سبکے بعد مولوی حبیب الرحمن خانصاحب رئیس بھیکن پور نے تجویز بالا کی تائید مین تقریر فرمائی اور اسمین اعلان کیا کہ جو عالم کوشش کرکے اِن رسوم قبیحہ مین سے ایک رسم بھی کسی گھرانے سے مٹا دین گے تو مین بشرط تصدیق دفتر ندوۃ العلما سو روپیہ اُنکی خدمت مین بطور نذر کے پیش کرونگا۔ تقریر حسب مندرجۂ ذیل ہے۔

تقریر مولوی محمد حبیب الرحمن خان صاحب رئیس بھیکن پور

جناب صدر انجمن و دیگر حضرات!

جو تجویز اسوقت آپکے سامنے پیش ہے وہ نہایت اہم اور ضروری ہے اُسکی کامیابی سے جسقدر نفع مسلمانون کو پہونچ سکتا ہے اُسکا اندازہ کرنا مشکل ہے۔ جو رسوم قبیحہ ہم مین

رائج ہین اُنھون نے مختلف قسم کی مضرتین ہمکو پہونچائی ہین۔ بُرے رسوم کے اثر سے اخلاق بالکل تباہ ہوگئے۔ بہت سے رسوم ایسے ہین کہ اس مجلس مین اُنکا نام لینا بھی سوءادب ہے تاہم وہ رواج کے زور مین قوم مین رائج ہین اُنکا اہتمام کیا جاتا ہے۔ بچے۔ جوان اور بوڑھے سبھی اُنمین شریک ہوتے ہین۔ جب یہ حالت ہے تو ہمارے اخلاق کی پاکیزگی کا قائم رہنا ناممکن ہے۔ دوسری قباحت یہ ہے کہ ان ناشدنی رسوم کی زیر باریون سے مسلمانون مین اتنی سکت باقی نہین رہتی کہ وہ کسی مفید کام مین بیش بہا مدد دیسکین۔ تجربہ اس امر کا شاہد ہے کہ مسلمان روپیہ کو بہت زیادہ عزیز نہین سمجھتے ہین پھر بھی وہ مفید کامون مین خرچ کرنے مین سب سے پیچھے ہین۔ بہت سے لوگ ایسے ہین جو نیک کامون مین حوصلے کے ساتھ روپیہ صرف کرنے کے متمنی ہین تاہم رسم ورواج کی پابندی اُنکے تمام حوصلے پست کردیتی ہے اور وہ اُس درماندہ مسافر کیطرح رہجاتے ہین جو منزل طے کرنا چاہتا ہو لیکن قوت ساتھ نہ دیتی ہو۔

سب سے زیادہ زبون نتیجہ ہماری بُری رسم ورواج کا یہ ہوا ہے کہ غیر قومون کو اُسنے خود مذہب اسلام سے بیزار کردیا۔ جب وہ لوگ ہماری ناشدنی رسوم کو دیکھتے ہین تو یہ خیال کرکے کہ یہ تعلیم اسلام کا اثر ہے خود اسلام سے بیزار ہوجاتے ہین اور اسلام کی ساری خوبیان اُنکی نظر سے پوشیدہ ہوجاتی ہین۔ پہلے بزرگ اپنے پاکیزہ طرز زندگی سے غیرون کو اسلام کا گرویدہ بنا دیتے تھے ہم اپنے طرز معاشرت سے اُنکو متنفر بنا رہے ہین۔

یہ تجویز جسقدر اہم اور ضروری ہے اُسیقدر دشوار اور معرکہ خیز ہے۔ رسم ورواج کا پنجہ ایسا قوی اور زبردست ہے کہ اُس سے نکلنا آسان کام نہین۔ ہم رات دن اُسکی وجہ سے مصیبتین اُٹھاتے ہین۔ مالی نقصان سہتے ہین تاہم اُسکے زور کے آگے سر جھکائے ہوئے ہین۔ دنیا مین انسان کو اولاد نہایت عزیز ہوتی ہے اُسکے آرام وآسایش کیخاطر وہ ہر قسم کی زحمت اپنے اوپر گوارا کرتا ہے ساری عمر مسلسل محنت فراہمی سرمایہ مین اس غرض سے کرتا ہے کہ

مرنے کے بعد اولاد کے کام آئے مگر جب رسم و رواج کا حکم ناطق صادر ہوتا ہے تو وہ اولاد کی طرف سے آنکھین پھیر کر اُسی حکم کی بجاآوری مین سرگرم ہوجاتا ہے۔ وہ اپنی آنکھ سے بیسیون دولتمندون کو (صرف رسم و رواج کی پابندی اور فضول خرچی کے سبب) خوار و خستہ دیکھتا ہے اور یہ بھی جانتا ہے کہ اُسکی فضول خرچیون کا انجام بھی یہی ہونا ہے پھر بھی رسم کے حکم کو بالا رکھتا ہے۔ جہان رسم و رواج اسقدر مضبوط و اُستوار معلوم ہوتا ہے وہان اک پہلو اُسکے ضعف کا بھی ہے۔ ایک رسم و رواج ایک خاندان مین نہایت ہی ضروری سمجھا جاتا ہے وہی دوسرے خاندان والون کے نزدیک قابل مضحکہ قرار پاتا ہے۔ اسی طرح جب مختلف خاندانون کی رسم و رواج کو دیکھا جائے اور اُنکے بنائین پر غور کیا جائے اور نیز یہ سوچا جائے کہ کسطرح جو قوت ایک کو دباتی ہے وہ دوسرے کے واسطے پارۂ کاہ سے بھی زیادہ حقیقت ہی تو اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ رسم و رواج مین کوئی اصلی قوت نہین ہے بلکہ محض عارضی اور خیالی قوت ہے۔

اگر تحمل کے ساتھ مسلسل رسوم بیجا کی قباحتین لوگون کے ذہن نشین کیجائین تو ضرور نتیجہ خاطرخواہ پیدا ہوسکتا ہے۔ اس بارے مین نمونہ اور مثال بہت زیادہ موثر ہوسکتی ہے یہ دیکھا ہے کہ جب کسی جوانمرد نے استقلال اور ہمت سے کام لیکر رسم و رواج کو توڑا اور ایک مثال قائم کردی تو اُسکا اثر ایک گروہ کثیر پر مفید پڑتا ہے۔ میرا جس خاندان سے تعلق ہے وہ باعتبار رسم و رواج کے نہایت سادہ روش رکھتا ہے۔ شادی غمی کے رسوم اُس مین اس قدر کم ہین کہ گویا نہین ہین۔ شادیون مین رقص و سرود اور آتشبازی کی مطلق رواج نہین۔ سہرہ۔ کنگنا وغیرہ باندھکر نوشہ کو بہروپیہ نہین بنایا جاتا۔ اسی طرح غمی کے رسوم سادہ ہین۔ اِس سے پیشتر اِس خاندان مین بھی ہر قسم کی رسوم قبیحہ جاری تھین جب چند بزرگونکو اُنکے انسداد کا خیال ہوا تو اُنھون نے یہ تدبیر کی کہ اپنے عزیزون مین سے ایک صاحب کو (جنکے یہان تقریب شادی ہونے والی تھی) آمادہ کیا کہ وہ فلان فلان قبیحہ رسوم کو نہ کرین

وقت پر اُس خدا کے بندے نے ہمت کی اور ایک رسم کا بھی اہتمام نہین کیا جن بزرگون نے اُنکو آمادہ کیا تھا وہ ہمت سدہاے رہی نتیجہ یہ ہوا کہ سارے خاندان سے (جسمین صدہا نفوس ہین) وہ رسوم جاتی رہین اور اب تک عرصۂ دراز سے موقوف ہین۔

علماے کرام کا جو اثر قوم مین ہے وہ اس بارے مین بہت کچھ مفید ہو سکتا ہے۔ رسم و رواج کی زیادہ گرویدہ عورتین ہین اُسیکے ساتھ مذہب پر بھی وہ زیادہ شیفتہ ہین پس اگر ذی اثر علما اُن رسوم کی قباحتین از روے احکام مذہبی اُنکے ذہن نشین کردین تو ضرور اُنکی ضد مین کمی ہو جائے گی۔ مین اس تجویز سے اتفاق کرتا ہون کہ جو علما اس جلسے مین تشریف فرما ہین اُنسے استدعا کیجائے کہ وہ اپنے اپنے حلقۂ اثر مین اس بارے مین کوشش کرین اور جو رسوم زیادہ قبیح ہین اولاً اُنکے رفع کرنے کی ہدایت فرمائین وہ رفع ہولین تو اور رسوم کو لین اسی طرح رفتہ رفتہ اصلاح کیجائے۔ اسی مضمون کی ایک تحریر تیار کرکے سب علماے شریک جلسہ کے دستخط کرا لیے جائین تاکہ ہماری اس تجویز کو قوت حاصل ہو۔ جو مجالس معین الندوہ جا بجا ملک مین قائم ہین اُنسے بھی اس بارہ مین کوشش کرنے کی استدعا کیجائے۔

خان بہادر شیخ خدا بخش صاحب جج نے یہ نہایت عمدہ خیال ظاہر فرمایا ہے کہ عُلما کی کوشش اس معاملے مین اُسوقت تک کما حقہ بار آور نہین ہو سکتی جب تک کہ دنیا دار اُنکا ساتھ نہ دین۔ جو نظیر اُنھون نے قائم کی ہے اُسکی پیروی مین بھی کرتا ہون اگر کسی عالم کی کوشش سے کسی گھر سے ایک رسم قبیحہ بھی موقوف ہو جائے گی تو مین (بشرط تصدیق ندوۃ العلما) سو روپے اُنکی خدمت مین پیش کرونگا۔

مولوی حبیب الرحمن خانصاحب کی تقریر ختم ہونے پر تمام علما و مشائخ و حاضرین جلسہ نے اس سے اتفاق کیا اور بہت گرمجوشی کے ساتھ باتفاق عام یہ تجویز منظور ہوئی۔

اِسکے بعد شیخ غلام قادر صاحب گرامی شاعر دربار خاص حضور نظام دکن نے اپنی دلاویز نظم پڑھی جسکی فصاحت و بلاغت نے سُننے والون کو دنگ کر دیا مگر افسوس ہو کہ باوجود کوشش کے ہمکو وہ نظم نہین ملی۔

اجلاس چہارم

۷۔ رجب سنہ ۱۳۲۰ھ مطابق ۱۱۔ اکتوبر سنہ ۱۹۰۲ء عیسوی

۲½ بجے سے ۴½ بجے تک

صدر انجمن

مولانا مسیح الزمان خان صاحب اُستاد حضور نظام دکن

حسب معمول قاری سید میران شاہ صاحب نے کلام مجید کی چند آیتین تلاوت کرکے جلسے کی کارروائی شروع کی۔ اِسکے بعد مولوی حفیظ اللہ صاحب مہتمم دارالعلوم نے دارالعلوم کی سالانہ کارروائی پیش کی جو حسب مندرجۂ ذیل ہے۔

کارروائی دارالعلوم ندوۃ العلما بابت سنہ ۱۳۱۹ و ۱۳۲۰ھ

جناب صدر انجمن و ارکان ندوۃ العلما و معزز حاضرین!

مجھے اسوقت اِس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ مین آپکی خدمت مین سال زیر بیان کی وہ کارروائیان جو دارالعلوم سے متعلق ہین پیش کرون اور اُسکی رپورٹ پڑھ کر سناؤن۔

اگرچہ وہ پیمانہ دارالعلوم کا جو اُسکے قائم ہونے سے پہلے قوم کے سامنے پیش ہوا تھا اسوقت آپکے پیش نظر ہوگا جس سے آپ خیال فرماتے ہونگے کہ یہ رپورٹ ایک ایسے بڑی مدرسے کی

رپورٹ ہے جسکا خاکہ ایک بڑے وسیع پیمانے پر اس سے چند سال قبل شائع ہوا تھا
قبل اسکے کہ مین اسکی معذرت کرون کہ دارالعلوم ابتک اپنے مفروضہ حدود کی
چہار دیواری تک بھی نہین پہونچا ہے آپکی انصاف پسند طبائع سے خود فیصلہ چاہتا ہون
کہ اسمین کس حدتک بانیان دارالعلوم کی سُستی یا کاہلی نے حصہ لیا ہے اور کہان تک قوم
کی لاپروائی۔ سہل انکاری شریک ہے۔ آپکو معلوم ہے کہ بانیان دارالعلوم نے ایک ایسا عظیم الشان
کام اپنے ذمہ لیا ہے جسکو اسوقت کی حالت اور موجودہ زمانے کی رفتار سے مدد ملنے کی
توقع بہت کم ہے مگر ہمیشہ انسان کا خیال اپنے افراد قوم کی جانب ہر کام مین متوجہ ہوتا ہے
کہ ہماری قوم اس کام مین ہماری کہان تک دستگیری کرے گی اور اس کام کی نوعیت خود
اُن افراد کو کس درجے تک اُبھارے گی۔ اور اپنی طرف متوجہ کرے گی۔؟
مسلمانونکی عام حالت مین جس قدر تباہی کے آثار اسوقت بادی النظر مین محسوس
ہوتے ہین اس سے قبل اسکا عشر عشیر بھی نہ تھا۔ آزادی۔ تدہّر۔ لاپروائی۔ دینی احکام پر
نکتہ چینی جس حدتک اسوقت مین موجود ہے اس سے قبل ہرگز نہ تھی۔ اسکی علت یا علۃ العلل جو
کچھ ہو لیکن اس بربادی مین کیسکو بھی مطلق شک وشبہہ نہین۔
اسکے ساتھ ہر مبصر زیرک کو یقینی طور پر معلوم ہے کہ کسی مذہب کی وقعت اُس مذہب کے
جاننے والون کے قلوب مین کم نہین ہوسکتی یا اُسکے ارکان اُسوقت تک متزلزل نہین ہوسکتے
جب تک اُس مذہب کی خوبیان۔ اُسکے برکات۔ اُسکے وعدو وعید اُس قوم کے افراد کے
پیش نظر ہون جنکی طرف اُنکے قلوب خود بخود کھنچتے رہین۔ بانیان ملت و مذہب کا دوام یا
استمرار تو ایک ایسی فرضی مثال ہے جسکا وجود اسوقت تک محال ثابت ہوا ہے لیکن مذہبی
ہدایات۔ مذہبی کتابین۔ مذہبی علوم وفنون ہر ملت و مذہب کے کم وبیش ہمیشہ یا ایک مدید زمانے
تک باقی پائے جاتے یا باقی رہنے کے قابل ہوسکتے ہین بشرطیکہ اُسکے پابند اُسکو عزت و
منزلت کی نگاہ سے دیکھتے رہین۔

آج اِسوقت تک جس قدر مذاہب آسمانی ہدایات کو اپنا راہبر سمجھتے ہین اُنکے بانیان مذہب کبھی کا اس عالم کو ترک فرما چکے ہین۔ اگر اُن اہل مذاہب کے ہاتھ مین ہین تو وہی عُلوم و فنون جو دینی پیشواؤن نے اُنکے ہاتھ مین بطور دستاویز عطا فرمادے رکھے۔

ان آسمانی مذاہب مین مسلمانون کو ہمیشہ سے فخر اِس بات کا رہا ہے کہ ہمارے دین و مذہب کو عقل نقل حکمت فلسفہ۔ تمدن اور سیاست نے پسند کیا ہے ایسا کبھی کوئی مذہب نہ تھا جسمین یہ ساری خوبیان موجود ہون مگر افسوس ہے کہ اس بات کے کہنے والونکی عمرین بھی اب قریب ختم ہین اور اِسکے پہچاننے والے بھی زمانے کے سیلاب مین اپنے ہمراہیون کے ساتھ دینے کو تیار ہین لیکن قوم ہے کہ اُسکو ذرا پروا نہین ہے۔ نہ اسکا احساس ہے کہ کل کو ہمپر یا ہمارے مذہب پر کیا بلا آنے والی ہے۔ اگر یہی حالت رہی تو جسقدر مذہبی پابندی آج باقی ہی کل کو وہ بھی فنا ہو جانے والی ہے اور اسلام کے نام لینے والے بھی باقی نہ رہین گے۔

اِس خیال سے بانیان دارالعلوم نے چاہا کہ ایک ایسا عظیم الشان دارالعلوم قائم کیا جائے جسمین مذہبی تعلیم کے ساتھ تربیت اور شائستگی بھی اسلامی طرز پر پیدا کیجائے اور رسمی قابلیت دنیاوی علوم و فنون مین بھی پیدا کرائی جائے تاکہ ایک اعلیٰ نمونہ قائم ہو۔ اور شائستگی اور تہذیب اخلاق مین بھی جسکی اسوقت بڑی ضرورت ہی۔ یہانکے طلبا ایک جدید مثال قائم کرین۔

افسوس ہے کہ یہ سارے منصوبے صرف ذہن ہی مین رہے اُنکے ظہور کا کوئی موقع نہین مل سکا نہ قوم نے اس طرف توجہ کی نہ اُن ارادون کے عملی صورت مین لانے کا کوئی پہلو ہاتھ آیا۔ کون یہ کہہ سکتا ہے کہ جس ہندوستان مین آج چھ کرور سے زیادہ مسلمان آباد ہین وہان اُنکی مذہبی تعلیم کا ایک ایسا مدرسہ جو اُنکی اسلامی ضرورتون کو حاوی ہو نہ قائم ہو۔ کسقدر تعجب انگیز بات ہی کہ عیسائیونکی صدہا مشنریان آج قائم ہین اور اُن ملکون مین قائم ہین جہان عیسائی قومین برائے نام آباد ہین اور مسلمانان ہندوستان جنکی آبادی اس ہندوستان مین

صدیون سے ہے وہان ایک بھی ایسا مدرسہ نہین جسمین قابل اطمینان مذہبی تعلیم کے ساتھ علوم وفنون قدیمہ وجدیدہ کی تعلیم ہوتی ہو اور تربیت اور درستی اخلاق کے پورے پورے سامان اُسمین موجود ہون۔ افسوس۔ صد افسوس !!!

اے مسلمانو! اے اسلام کے شیدائیو!! تم اپنے ہاتھون سب کچھ کر سکتے ہو مگر جب کرنا بھی چاہو۔ خیال کرو کہ اس سے پہلے اس ہندوستان مین بیسیون درسگاہین موجود تھین اور ایک ایک درسگاہ مین بہت بہت طالب علم تعلیم پاتے تھے اور لطف یہ ہے کہ اُنمین بڑی تعداد اُن طلبہ کی ہوتی تھی جو مسافر۔ غریب الوطن۔ بعید المسکن ہوتے تھے اور ہر طرح سے اُنکا تکفل اُنھین ہندوستان کے مسلمانونکی طرف سے ہوتا تھا۔ کون بتا سکتا ہے کہ اون درسگاہون پر سلطنت کی جانب سے کوئی جائداد وقف تھی یا کوئی ماہوار رقم سلطنت سے ملتی تھی؟ حالانکہ ہندوستان بھی اُن ملکون مین شمار کیا جاتا تھا جو علم اور قابلیت کے اُس وقت مرکز مانے جاتے تھے۔

اے مسلمانان ہندوستان! اب بھی خدا کے واسطے انکھین کھولو اور جسقدر جلد ممکن ہو اِس طرف توجہ کرو ورنہ دینداری تو رخصت ہو ہی چکی ہے۔ تمہارا قومی شعار اور اسلامی خصوصیات جو برائے نام باقی ہین عنقریب تمہارے قبضے سے جاتے رہین گے۔

اب مین آپکے خیالات دوسری طرف متوجہ کرنا چاہتا ہون اور جس بات کی اجازت مجھے دی گئی ہے اور جو میرا منصبی کام ہے اُسے پیش کرتا ہون اور یہ دکھاتا ہون کہ اس سال اُسکی کیا حالت رہی۔ اگرچہ گذشتہ سال مین امتحان سالانہ نہین ہوا جسکی وجہ یہ تھی کہ آخر ماہ رجب اور اوائل شعبان مین جو امتحان کی تیاری کے دن ہین یک بیک لکھنؤ مین ہیضہ اس شدت سے شروع ہو گیا کہ مجبوراً ارکان دارالعلوم نے دارالعلوم کو بند کرا دیا اور جہان تک جلد ممکن ہوا ہر طالب العلم اپنے وطن کو رخصت کر دیا گیا اور اُسوقت یہی مناسب تھا۔ تاہم طلبہ کی استعداد ایک ایسے مختصر امتحان کے بعد جانچ کی گئی تھی جسمین مولانا مسیح الزمان خان صاحب

نائب ناظم اور بعض دیگر اراکین بھی موجود تھے اور اسی بنا پر ترقی مدارج طلبہ کی بنیاد قائم کی گئی۔ شوال ۱۳۲۰ھ سے باضابطہ تعلیم شروع ہوئی اور ایک درجہ دارالعلوم کے متوسط درجون مین سے ترقی یافتہ طلبہ کا جدید کھولا گیا اور جو طلبہ سال اول درجۂ متوسط کے اندر تعلیم پاچکے تھے وہ سال دوم درجۂ متوسط مین داخل ہوئے اور درجۂ ابتدائی کے سال سوم مین پڑھنے والے طلبہ ترقی پاکر درجۂ اوسط کے سال اول مین داخل کیے گئے۔ علیٰ ہذا ہر درجے نے ترقی پائی۔ البتہ اُن درجات مین جو طلبہ قابل ترقی نہ تھے وہ علی حالہٖ اُسی درجے کی تعلیم مین باقی رکھے گئے جسمین اس سال تعلیم پاچکے تھے۔ ابتداے سال سے انھین چار مدرسین عربی اور ایک مہتمم اور ایک مدرس ریاضی ایک انگریزی ماسٹر سے تعلیم متعلق رکھی گئی جو گذشتہ سال مین اس خدمت پر مامور رہتے آئے تھے۔ اور جہان تک ممکن ہوا اس خدمت کے انجام دینے مین اُنکی توجہ درستی تعلیم کیطرف قائم رکھی گئی جس سے اُنھون نے اپنی متعلقہ خدمت بخوبی انجام دی۔

الحمد للہ اسوقت تک کہ آخر سال ہے تعلیمی حالت اچھی ہے۔ اِس ماہ کے بعد شعبان مین سالانہ امتحان ہوگا۔ امید ہے کہ اِس سال نتیجۂ امتحان اچھا ہو۔ اور تعلیمی نتائج کے لحاظ سے دارالعلوم کی کارگذاریان قابل اطمینان ہون۔

اِس سال ماہ محرم کے آغاز سے طلبۂ دارالعلوم مین سے دو طالب العلمون کا وظیفہ امیرالامرا ناصرالاسلام خان بہادر شیخ بہاؤالدین صاحب بہادر سی۔ آئی۔ ای۔ وزیر ریاست جوناگڑھ نے اپنے جیب خاص سے مقرر فرمایا جو اب تک برابر جاری ہے۔ اُن مین ایک سید ابوظفر بہاری طالبعلم اور دوسرا عبدالستار طالبعلم ہے جو ضلع بستی کا رہنے والا ہے۔ اور دو طالبعلمون کا وظیفہ ضلع پٹنہ و ضلع شاہ آباد کے دو عالی ہمت بزرگون نے مقرر فرمایا ہے اور ایک طالبعلم مسمی سید مصطفےٰ علی کا وظیفہ خان بہادر حاجی شیخ قادر بخش صاحب آنریری مجسٹریٹ و رئیس فیض آباد نے اپنی جیب خاص سے اور ایک طالبعلم مسمی ابوالخیرات سیوانی کا وظیفہ مولوی حکیم

سید علی صاحب ناظم عدالت پربھنی صوبۂ اورنگ آباد واقع ریاست حیدرآباد دکن نے
اپنی عالی ہمتی سے مقرر فرمایا ہے اور اُن بیس طلبہ کو وظیفہ خاص دارالعلوم نے دیا ہو
جسکی منظوری سالہاے ماضیہ مین ہو چکی تھی۔ ان چھبیس طلبہ کے علاوہ اور جسقدر طلبہ
دارالعلوم مین مقیم دارالاقامہ ہین وہ مستطیع اور اپنے مصارف کے خود متکفل ہین اُس
سال فیس دارالاقامہ کی تین شرحین کردی گئین ایک صہ ماہوار جو اس سے پہلے قائم
تھی دوسری عہ ماہوار تیسری پندرہ روپیہ ماہوار۔ مگر تجربے نے اسوقت تک یہی
بتایا کہ عموماً اُس فیس کے طلبہ دارالعلوم مین داخل ہوئے جسکی مقدار کم ہے یعنی پانچ روپیہ
ماہوار عہ و دعہ ماہوار کا کوئی طالب علم داخل نہین ہوا۔ حالانکہ داخلۂ دارالعلوم مین مشتہر
کردیا گیا تھا کہ عہ و دعہ ماہوار دینے والے طلبہ کے طعام و قیام مین معقول و معتدبہ فرق
ہوگا۔ اسکے علاوہ چند طلبہ ہین جو خاص شہر مین رہتے ہین اور بوقت تعلیم دارالعلوم مین
آتے ہین اور بعد ختم اوقات تعلیم اپنے گھرون کو واپس جاتے ہین جنکی تعلیم تو البتہ دارالعلوم
مین ہوتی ہے لیکن تربیت و نگرانی اخلاق اُنکے اولیا خود کرتے ہین۔

طلبۂ مقیمین دارالاقامہ کے اوقات تعلیم و تربیت اور اُنکے طریقے بذریعۂ ایک قواعد
داخلہ شائع کردیے گئے ہین جسکے دیکھنے کے بعد اُنکی حالت اور انضباط اوقات کی
پوری کیفیت منکشف ہوگی۔

اسوقت جسقدر طلبہ زیر تعلیم ہین اُنکی تعداد ایک سو سولہ ۱۱۶ ہے اُنمین سے بیس طالبعلم
وظیفہ خوار دارالعلوم ہین اور چھ طالبعلمون کو اُن حضرات کیطرف سے وظائف ملتے
ہین جنکا ذکر پہلے ہو چکا ہے اور اُنتالیس طلبہ مستطیع ہین جو اپنے مصارف کو خود برداشت
کرتے ہین اور اکاون طلبہ خاص شہر کے رہنے والے ہین اُنمین سے بھی دو قسم کے
طلبہ ہین۔ اوّل وہ جنکا اصلی وطن خاص لکھنؤ ہے اور اُنکے اولیا کا مسکن خاص یہی شہر
ہے۔ دوسرے وہ طلبہ جو لکھنؤ مین اسوجہ سے مقیم ہین کہ اُنکے اولیا ملازمت یا اور کسی وجہ سے

شہر مین اقامت رکھتے ہین۔

دارالعلوم کی تعلیم و تربیت جس طور پر اسوقت تک ہوتی رہی وہ نہایت قابل اطمینان ہے آپ حضرات کو اور نیز محبان اسلام کو اسوقت جس چیز کیطرف توجہ کرنے کی زیادہ حاجت ہے وہ یہ بات ہے کہ دارالعلوم کا وہ مکان جو افتتاح دارالعلوم کے وقت خرید کیا گیا تھا نہایت ناکافی ہے۔ اگرچہ تعلیم اور درسگاہ کے لیے دو بڑے کمرے سردست موجود ہین جنمین سے ایک کمرہ امیرالامرا ناصرالاسلام خان بہادر شیخ بہاؤالدین صاحب سی۔ آئی۔ ای۔ وزیر ریاست جوناگڑھ نے اپنی جیب خاص سے تعمیر کرایا ہے اور اس بات کی مثال دارالعلوم مین قائم فرمادی ہے کہ ہمدردان اسلام کو اس طرح پر اعانت و امداد کرنی چاہیے لیکن دارالاقامۃ کی عمارت اور طلبہ کے رہنے کے کمرے بالکل ناکافی ہین۔ اوّل یہ کہ اُن کمرونکی تعداد بہت کم ہے جسکی وجہ سے ایک ایک کمرے مین کئی کئی طالبعلم رکھے گئے ہین۔

ثانیاً یہ کہ اُن کمرون کی حالت دارالعلوم کے کسی طرح مناسب حال نہین ہے اکثر انمین خس پوش ہین۔ یہ امور ایسے نہین ہین جنسے کسی وقت بھی تغافل کرنا زیبا ہو لہذا امید ہے کہ ہمارے شیفتگان اسلام مسلمان بھائی جلد سے جلد اسطرف توجہ فرمائین گے اور اپنے اپنے اسمائے گرامی پر ایک ایک دو دو کمرونکی تعمیر کرادین گے۔

اب مین ایک نقشہ آمدنی و مصارف دارالعلوم کا بابت سال زیر بیان کے پیش کرتا ہون (جو روداد کے آخر مین قبل فہرستون کے درج ہے) اور اس رپورٹ کو ختم کرتا ہون۔

محمد حفیظ اللہ عفی عنہ مہتمم دارالعلوم

مولوی حفیظ اللہ صاحب مہتمم دارالعلوم کارروائی ختم کرچکے تو حکیم امین الدین صاحب بیرسٹرو گورنمنٹ ایڈوکیٹ شاہپور اپنا مضمون سنانے کے لیے کھڑے ہوئے مگر وہ مضمون ایسا طولانی تھا کہ تھوڑے وقت مین پورا نہین ہوسکتا تھا۔ ہنوز دو چار منٹ وقت کے ختم ہونے کو

باقی تھے کہ مسجد پر عصر کی اذان ہوگئی اور علما نماز کے تہیہ کو اُٹھنے لگے علما کے اُٹھتے ہی جلسے مین ایک طرح کی جنبش پیدا ہوگئی اسکو دیکھ کر حکیم صاحب ممدوح نے قبل از وقت اپنے مضمون کو ختم کر دیا۔ اسوقت تک جو کچھ بیان کیا تھا اُسکا خلاصہ یہ تھا۔

خلاصہ تقریر حکیم امین الدین صاحب بہ سٹرو گورنمنٹ ایڈورکیٹ شاہپور

پہلے مقرر نے یہ شعر پڑھا ؎

جو کچھ نہ دیکھنا تھا دکھایا ہے اب تلک	اور آگے دیکھیے ابھی کیا کیا دکھائے دل

پھر معمولی تمہید کے بعد فرمایا کہ "مین مسلمانونکی ترقی کا اصلی سبب اُخوت اسلامی کو سمجھتا ہون میری حالت بعینہٖ اُس شخص کی سی ہے جو حالت نزع مین تمام اشیا کو حسرت کی نظر سے دیکھ رہا ہو۔ ہندوستان کی دو سو سالہ ہسٹری میرے بیان کی تصدیق کر رہی ہے۔ علامہ والٹر نے جب لندن کی سوسائٹی کو بدلنا چاہا تو اُسکے خیالات کا سرچشمہ اسلام تھا۔ تمام سوانح نگار اسکو متفق اللفظ بیان کرتے ہین۔ افسوس ہے کہ دوسری قومین تو ہمارے اصول کو اپنا راہ نما قرار دین اور ہم اُنسے بھاگین۔ علامہ ابن رشد کہتا ہے کہ کبھی کسی قوم کو بے وجہ زوال نہین ہوتا۔ یہ امر مسلمہ ہے کہ جسسے ہمنے مذہبی تخیل کو چھوڑ دیا ہے اُسیوقت سے تنزل شروع ہوا ہے جسکی سند اندلس کے حالات سے بھی مل رہی ہے"

اثنائے بیان مین یہ بھی کہا کہ "خواجہ حافظ شیعہ تبرائی تھے" اس فقرے پر لوگون کو حیرت ہوئی اور چونکہ اس سے ایک بزرگ کی نسبت غلط فہمی پیدا ہونے کا اندیشہ تھا اسواسطے مولوی قاضی علی احمد صاحب بدایونی نے صدر انجمن صاحب کی اجازت سے نہایت لطیف پیرائے مین اس بات کو ظاہر کر دیا کہ جس بنا پر یہ خیال پیدا ہوا ہے وہ صحیح نہین ہے۔ طبقات و سیر کی کتابین انکے مذہب کی نسبت وہی شہادت دے رہی ہین جیساکہ عام اہل سنت و جماعت کا انکی نسبت خیال ہے۔

اِسکے بعد شیخ محمد اقبال صاحب۔ ایم۔ اے۔ اسسٹنٹ پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور نے اپنی ایک نعتیہ غزل اور ایک حسرت آمیز نظم سنائی مگر چونکہ اس موقع کے لیے نہین لکھی گئی تھی اس واسطے ہمنے کوشش نہین کی کہ روداد مین درج کرنے کے لیے وہ ہمکو حاصل ہو۔ اور نہ خود شیخصاحب نے ہمکو دی۔

اِسکے بعد مولوی محمد شاہ صاحب رئیس و وکیل امرت سر نے اپنا مضمون پیش کیا جو تعلیم پر لکھا گیا تھا۔ وہ مضمون حسب مندرجۂ ذیل ہے۔

مضمون مولوی محمد شاہ صاحب رئیس و وکیل امرت سر

تعلیم

حضرات! لفظ "تعلیم" ایک ایسا وسیع اور معنی خیز لفظ ہے اور یہ جنس اعلیٰ اتنے انواع اور افراد پر حاوی ہے کہ اگر اسکو ہم اصل غرض وجود انسانی کہین تو بجا ہی ایسے عظیم الشان جلسے مین جہان مشاہیر علماے ہند تشریف فرما ہین فضل علم و تعلیم و تعلم آیات قرآنی و اخبار و آثار ثابت کرنا تحصیل حاصل ہے۔ حضرت علیؑ فرماتے ہین "فقر بعلم تعش حیا بہ ابدا۔ الناس موتے و اہل العلم احیاء"

اِس موقع پر یہ مسئلہ اہم درپیش ہے کہ تعلیم کس نوع کی ہونی چاہیے؟ کیا اہل اسلام مین کوئی ایسا سلسلۂ تعلیم قائم ہے یا قائم کرنا چاہیے کہ کوئی فرد انسانی مصنوعی قیود سے اپنی مخلصی حاصل نہ کر سکے؟ قدیمی سلسلۂ تعلیم پر تسلی بخش نہین اور فی زمانہ کئی لائق اور آزمودہ کار اصحاب اسلامی یونیورسٹی قائم کرنے مین ساعی ہین اور اپنے پرجوش خیالات کی ریشہ دوانی کر رہے ہین۔ مین اس موقع پر اپنے تمام خیالات کا اظہار کرنا مناسب نہین سمجھتا صرف اتنا عرض کرنا چاہتا ہون کہ اگر زمانۂ مستقبل مین کوئی ایسی یونیورسٹی قائم بھی ہو تو تعلیم کو ایسا محدود نہ کرنا چاہیے جس سے طلباء علم تنگ نظر یا مغرور پیدا ہون۔ اگر نوجوان طالب علمون کو علوم دینیہ سے مزین کرنا مقصود ہے تو دیگر مذاہب و عقائد سے واقفیت پر ضرور ہے تاکہ خیالات مین وسعت پیدا ہو اور تعصب مذہبی

کے عیب سے مبرا رہین۔ ابو ریحان البیرونی جو سلطان محمود غزنوی کے ہمرکاب ہندوستان مین وارد ہوا اپنی کتاب الآثار مین تحریر کرتا ہے کہ "مین نے ہندوستان مین آکر زبان و علم ادب سنسکرت مین مہارت حاصل کی اور اہل ہنود کی کتب مذہبی کا بغور و تعمق مطالعہ کیا کیونکہ دیگر مذاہب و ادیان سے واقفیت حاصل کرنا خالی از فائدہ نہین"

حضرات! اگر آپ اس کتاب لاجواب کا مطالعہ فرمائین تو آپ سخت متعجب ہونگے کہ کسطرح یہ فاضل عرب یونانی لسان الملک "ہومر" کی نظم کے حوالے دیتا ہے اور کس خوبی سے مسئلہ تناسخ کے متعلق مختلف فلاسفران ہند کے اقوال جمع کرکے فیثاغورث کے فلسفے سے انکی تطبیق کرتا ہے۔ مین اسلامی یونیورسٹی مین ایسے ادیب معقولی و وسیع الخیال علما کو دیکھنا چاہتا ہون نہ کہ ایسے اشخاص جو نشۂ علم مین سرمست و مغرور ہون اور اپنے زعم مین اورون کو حقیر سمجھین اور اپنے سطحی علم کو بحر بے پایان تصور کرین۔ آپ پر واضح رہے کہ ہمارے بزرگان دین کو آداب و اخلاق کے زیور سے ایسا آراستہ و پیراستہ ہونا چاہیے کہ دیگر اشخاص اُنسے نفور نہ ہون تعلیم اس قسم کی ہونی چاہیے کہ انکسار پیدا کرے نہ کہ بیجا غرور۔ وہ زمانہ گیا جبکہ ہمارے علما بحر العلوم کہلاتے تھے اُنکو فنون انواع علوم بہت قلیل التعداد تھے۔ ابن رشد اندلس مین قاضی تھے مشہور طبیب تھے اور اُنکے فلسفے کا غلغلہ اطراف و اکناف یورپ مین پیدا ہوا تھا۔ یہ اسی کے فلسفہ کی تاثیر تھی کہ فرانس۔ اطالیہ۔ المانیہ مین خیالات مذہبی مین سخت انقلاب پیدا ہوا مگر فی زمانہ علوم جدیدہ اسقدر وسیع ہوئے ہین اور اتنے انواع پر متفرع ہین کہ کوئی شخص اپنی تمام زندگی مین بھی کسی ایک شاخ مین کامل مہارت پیدا نہین کرسکتا۔ جب علم ایسا بحر بیکران ہے تو بجز مخالفت ماہران علوم مختلفہ و تبادلۂ خیالات مذہبی و علمی پوری تعلیم کا حاصل کرنا امر محال ہے اور نہ اصل غرض تعلیم یعنی تہذیب نفس متصور رہے۔ ایک مشہور انگریزی شاعر کا مقولہ ہے کہ "انسان کو انسان کا مطالعہ کرنا سب سے اعلیٰ تعلیم ہے" اور میرے خیال ناقص مین سب سے مشکل مضمون یہی ہے۔ یون تو نکتہ چینی ہر ایک شخص کرسکتا ہے اور ہر ایک فرد بشر اسکو

آسان امر خیال کرتا ہے مگر تبادلۂ خیالات سے پورا منکشف ہوتا ہے کہ ہر ایک متنفس کے خیالات کی بنا اسکی قومیت۔ اسکی تربیت۔ اسکی ابتدائی تعلیم اور اسکے والدین و دیگر اقربا کی طرز معاشرت پر مبنی ہے۔ ان جذبات مختلفہ پر ذرا غور کیجیے اور پھر فرمائیے کہ نکتہ چینی سے اجتناب کرنا کسقدر امر لازمی ہے؟۔

مین نے مضمون تعلیم مین اس امر پر اسواسطے بہت زور دیا ہے کہ مجھے کامل یقین ہے کہ ندوۃ العلما اس دقت کے دور کرنے مین سعی بلیغ عمل مین لائے گا۔ اسی کا ایک کرشمہ ہے کہ مجھ ایسا آدمی آپ ایسے علماے جلیل القدر کی سمع خراشی کر رہا ہے۔

ندوۃ العلما کا وجود ذیجود مغتنمات سے ہے اور اسکا انعقاد عین بروقت ہوا۔ کل امر مرہون بوقتہ۔ کیونکہ یہ امر اظہر من الشمس ہے کہ زمانے کے ساتھ نصاب تعلیم بھی بدلتا ہے۔ جبکہ اہل یونان اوج تہذیب پر تھے اور جن دنون کہ قطعۂ یونان مین علم کا آفتاب سمت الراس پر تھا۔ فلسفے کا دور دورہ تھا۔ اہل روما مین قانون کا بڑا چرچا تھا۔ قرون وسطی مین مطالعۂ کتب مذہبی پر بہت اعتنا کی جاتی تھی۔ اور ان دنون یورپ اور امریکہ مین علوم طبعی کا طبل شاہی بج رہا ہے۔ یہ چارون زمانے ہمپر بھی گذرے ہین فلسفے کا اسقدر زور رہا کہ امام غزالی تہافۃ الفلاسفہ لکھنے پر مجبور ہوے۔

شروع اسلام مین سواے تعلیم کلام مجید و احادیث کے اور کوئی مشغلہ نہ تھا مگر کتب مذہبی کی اشاعت اور انکی درس و تدریس خلفاے عباسیہ کے عہد مین بڑے زور ون پر تھی اندلس جو مرکز فلسفہ تھا اور جہانسے ابن رشد کا طنطنہ یورپ مین پھیلا تھا بالکل مذہبی رنگ مین ڈوبا ہوا تھا یہان تک کہ منطق کی تعلیم ممنوع کی گئی اور شائقین علم منطق نے جو کہ باوجود سخت ممانعت بادشاہی آہین مشغول رہتے تھے اسکا نیا نام یعنی فعل اختراع کیا تاکہ سزا سے بچے رہین طبیعات و ریاضیات مین چند بڑے بڑے علما نے اپنا اپنا کمال دکھایا ہے۔ اب حضرات سائنس کا عہد ہے اور ندوۃ العلما کو یہ امر مرکوز خاطر رکھنا چاہیے اور آپ پر فرض ہے کہ علم کلام کو مطابق

علوم جدیدہ کرین ورنہ کوئی عملی فائدہ متصور نہ ہوگا۔

کوئی تعلیم کامل خیال نہین کیجاتی جب تک کہ اسکا عمدہ اثر اخلاق پر نہ ہووے۔ حب الوطنی کا ولولہ دلون مین پیدا نہ ہو اور ذاتیات محو نہ ہو جائین۔ یورپ کی اعلی و شایستہ قومونکی طرف دیکھو یہ تعلیم محض عمدہ تعلیم پر منحصر ہے کہ کسطرح اور کس زودی کے ساتھ وہ ایک دوسرے کی مدد کرتے ہین

قوم اذا لتشر ابدی ناجذیہ لھم	طاروا الیہ زرافات و وحدانا
لا یسئلون اخاھم حین یندبھم	فی النائبات علے ما قال برھانا

یہ ہماری تعلیم کا نقص ہے کہ ہم لوث ذاتیات سے کبھی پاک نہین ہوتے ہین۔ اس مرض کا علاج مطالعہ کتب سیر و سوانح عمری سے ہو سکتا ہے۔ لارڈ بیکن کا قول ہے کہ "بندوق چلانے سے شش اور سینے مین قوت آتی ہے۔ آہستہ آہستہ چلنا معدے کے واسطے از حد مفید ہے اور سواری اسپ سے تقویت دماغ حاصل ہوتی ہے اسی طرح علم تاریخ آئینے کے مانند آپ پر روشن کردے گا کہ کیون اور کسطرح سلطنتون اور قومون کا زوال ہوا۔ اسکے کیا باعث تھے؟ اور کس نہج سے ایسی غلطیون سے بچنا چاہیے؟ جو مورث ادبار و انحطاط قوم و ملت ہوئین۔

حضرات! آپ بخوبی جانتے ہین کہ مسلمانون کے پاس ایک بڑا بھاری ذخیرہ کتب تاریخ کا فارسی اور بالخصوص عربی مین ہے مسلمانون مین ابن خلدون ایسے مورخ گذرے ہین۔ اسکے مقدمہ کا ترجمہ زبان لاطینی مین موجود ہے۔ فلنٹ اپنی کتاب موسومہ تاریخ فلسفہ تاریخ مین تحریر کرتا ہے کہ "ہلن یا یونانی کوئی مورخ اسکا ہم پایہ نہین۔ قرون وسطی مین بھی کوئی مصنف اسکا ہم پلہ نہ تھا۔ افلاطون اور ارسطاطالیس اسکے مدمقابل نہین اور دیگر مورخین کا تو یہ درجہ بھی نہین اور نہ انکی یہ قابلیت ہے کہ اس شہسوار میدان تاریخ کے ساتھ انکا نام لیا جائے" ابن خلدون کی کیون اسقدر تعریف کیجاتی ہے فن تاریخ مین تو دیگر مورخین اس سے زیادہ ماہر تھے مقری اور مقریزی کی اس سے زیادہ ضخیم کتابین ہین۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ اسنے اصول عامہ اقتباس کیے اور ثابت کر دکھایا کہ خیالات و شایستگی کے مدارج اور قواعد ہین۔

ندوۃ العلما یا اسلامی یونیورسٹی کو چاہیے کہ علم تاریخ کی ترویج انھین اصول پر مبنی رکھے۔
شاید مین غلطی پر ہون مگر جہان تک مجھے علم ہے ہمارے اکثر علما صرف ونحو پر تو بڑا زور دیتے
ہین اور علم تاریخ کیطرف بالکل توجہ مبذول نہین کرتے۔ ندوۃ العلما اپنے مقاصد مین بالکل
قاصر رہے گا اگر علم تاریخ کو جدید طرز پر ترویج دینے مین بے اعتنائی کی گئی۔ اسلام نے
ہمکو اخوت کی تعلیم دی ہے اور تاریخ جوش اخوت کو مرجزن کرے گی۔

میرے یہ مستحکم رائے ہے کہ کوئی قوم اعلی ترقی حاصل نہین کرسکتی تا وقتیکہ اسکا قومی علم
ادب نہ ہو۔ اس زمانے مین ہندوستان کے مسلمان اپنے علم ادب پر نازان نہین ہوسکتے
بجز چند دیوان اور قلیل التعداد ناولون کے اُردو مین اور کیا رکھا ہے۔ ہان اپنے خیالات
کی وسعت کے لیے انگریزی پڑھو یا عربی حاصل کرو۔ آپ جانتے ہین کہ منطق وفلسفہ و
ریاضیات وطبعیات کو بخوبی سمجھنے اور ذہن نشین کرنے کے واسطے انگریزی یا عربی مین کامل
مہارت حاصل کرنی پڑے گی اور یہ کامل مہارت برسونکی محنت اور جانکاہی کا نتیجہ ہوسکتی ہے
اگر یہ علوم اُردو زبان مین ہون تو کسقدر وقت عزیز ہم بچا سکتے ہین اور انگریزی وعربی کے
ادب حاصل کرنے کے واسطے ہمکو کسقدر سہولت ملسکتی ہے۔ جہان تک مجھے کتب تواریخ پر
عبور ہے مین نے کسی قوم کو بذریعۂ زبان اجنبی اکتساب علوم وفنون مین یدطولے حاصل کرتے
نہین دیکھا۔ الا ماشا اللہ۔ یہ ہمپر فرض ہے کہ زبان اُردو کو ترقی دین بجاے اسکے کہ ہم
انگریزی یا فرانسیسی سے عربی مین ترجمہ کرین کیون نہ ہم سیدھا اُردو مین تصانیف یا تراجم کو
اشاعت دین۔ انگریزی زبان مین رباعیات عمر خیام اور مثنوی مولانا روم کا ترجمہ ملسکتا ہی
فرانسیسی زبان مین اعلی اعلی درجے کی عربی کتابون اور تاریخون کا ترجمہ موجود ہے۔ مترجمون نے
اپنے حواشی سے اپنے ترجمون کو اصل کتب سے زیادہ مفید بنایا ہے۔ دہلی کے چاندنی چوک مین
جوہری اپنی دکان کو بہت سجا رکھتے ہین تاکہ گاہکون کی طبیعت للچائے اسی طرح پر مصنفین کو
چاہیے کہ اپنی تصانیف عمدہ مطابع مین بھیجین اور خوشخط اور عمدہ کاغذ استعمال کرین تاکہ طالبعلمو

کتاب کے دیکھنے ہی سے اسکے پڑھنے کا شوق پیدا ہو سستی اور بدخط غلط کتابین ذوق تعلیم کو سخت ضرر پہونچاتی ہین - مولوی فیض الحسن صاحب سہارنپوری نے جو یکہ تاز مضمار ادب تھے شرح حماسہ طبع کرائی کاغذ ردی اور زرد - کاتب بے علم نتیجہ یہ ہوا کہ کوئی صفحہ غلطیون سے خالی نہین اور کوئی شعر صحیح نہین - اتنے بڑے ادیب کی محنت رائیگان گئی اور وہ شرح پڑیون کے کام آئے گی - مجھے علم عروض کا شوق دامنگیر ہوا مین نے عربی مین علم عروض کی ایک کتاب کا مطالعہ شروع کیا - کتاب تو تین چار آنے مین خرید لی مگر اصل مطلب مفقود املا غلط اور ترازے پرکار کے دوائر - ہر ایک خانے کے دوائر نہایت تنگ تھے - ان تنگ خانون سے جان بتنگ ہو کر مین نے فرانسیسی مین موسیو ٹی سی کی تصنیف کا مطالعہ کیا جسمین مختلف بحور اور زحافات کو بڑی خوش اسلوبی سے بیان کیا ہے - یہ موسیو ٹی سی وہ فرنسوی عالم ہے جسنے سر سید احمد کے آثار الصنادید کا ترجمہ فرانسیسی زبان مین کیا ہے - اکسفورڈ اور کیمبرج کے مطابع مین خاصے عالم مصحح مقرر ہوتے ہین - اشاعت علوم کے واسطے اسلامی یونیورسٹی کو اپنا خاص مطبع جاری کرنا پڑے گا اور دیگر مطابع پر نگرانی لازمی ہوگی -

جنکو ہم ہندوستان مین مسلمانون کے علوم کہتے ہین وہ دراصل مغربی علوم ہین پانچون وقت ہم سب کلمۂ توحید کے قائل مغرب کیطرف اپنا سر جھکاتے ہین مغرب کے ساتھ ہمکو خاص وابستگی ہے

الغرب احسن ارضی ولے دلیل علیہ القمر یرقب منہ والشمس تسعی الیہ

ندوۃ العلما پر فرض ہے کہ پرانے علوم مغربیہ کو علوم جدیدہ کے ساتھ مربوط کرے - منطق نے اپنا قالب بدلا ہے - ارسطاطالیس کا وہ قدیمی مرتبہ یورپ مین جاتا رہا ہے - ندوۃ العلما کی خدمت مین یہ عرض کرنا مناسب ہے کہ منطق کا طرز قابل اصلاح ہے اور نہ پرانی وضع کی کتابین دلپسند ہو سکتی ہین - متن کسی مصنف کا اور حاشیہ کسی دوسرے کا اور پھر اس حاشیہ پر حواشی بلم جرا - منطق ہے یا کہ نحو کا کوئی رسالہ ہے - دیباچہ مین اگر حمد ہی تو الف ولام کے مختلف اقسام پر ایک طویل حاشیہ ہے - ان و دیگر نقصون کے رفع کرنے مین کوشش فرمانی چاہیے فلسفہ

ذہنی مین آجکل بڑا انقلاب ہوا ہے علم تشریح و فزیالوجی و بائیالوجی یعنی علم حیات کے ذریعہ سے بہت سے مشکل مسائل کی وضاحت کی گئی ہے اور عام فہم عبارت مین کتب فلسفہ و سائنس کی اشاعت کیجاتی ہے۔ ندوۃ العلما کو چاہیے کہ عام فہم سلیس اُردو مین ایسے مسائل ادق عامہ خلائق مین شائع کرے۔ آپکو معلوم رہے کہ بدو تہذیب مین ایک نیم وحشی آدمی اپنے بدن کی آراستگی کو اصلی آسائش پر مقدم رکھتا ہے۔ وہ برہنہ پھرتا ہے مگر مختلف انواع کے پر اپنے سر اور بدن پر رکھتا ہے تمام جسم کو گوفتہ کرکے طرح طرح کے نقش و نگار اپنی جلد مین پیدا کرتا ہے۔ لباس کا استعمال سردی اور گرمی سے بدن کا محفوظ رکھنا اسکے وہم و گمان مین نہین آتا اسی طرح تعلیم مین پہلے آرایش و بعد ازان آسایش کے مضامین کو ترقی ہوتی ہے۔ ذرا عربی کے علم ادب کیطرف توجہ فرمائیے۔ ملک عرب مین قبل از بعثت سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نسا فن ترقی پر تھا؟ فصاحت و بلاغت و شعر گوئی۔ اسنے بجز آرایش اور کچھ مقصود نہ تھا جب علوم مفیدہ کا زمانہ آیا تو عبارت سلیس مین مطلب ادا کیا جاتا تھا عبارت کی رنگینی کیطرف ساری توجہ مبذول نہین کیجاتی تھی علی ہذا زمانۂ حال کی فارسی روانی مین بڑی صاف ہے ملا طغرا کا فردوسیہ یا بہاریہ کون پڑہتا ہے اور دورۂ نادرہ کے دُر دور مین کون غرق ہوتا ہے۔ کتابون کا نصاب اس نہج سے مقرر کرنا چاہیے کہ مذاق علمی مین خاص شستگی پیدا ہو۔

ان لوازمات تعلیم پر مین نے خاص زور دیا ہے کیونکہ علم کے فوائد کی نسبت آپ جیسے فضلا کی مجلس مین تقریر کرنا فلفل بہ ہندوستان بردن کے برابر ہے۔ آپ میدان علم مین فوارس جانباز ہین۔ آپکے آلۂ حرب توپ میکسیم کے مشابہ فوج جہالت کو گھائل کرنے کے قابل ہونے چاہئین۔ آپکے آلات حرب وضرب عمدہ کتابین اور عمدہ اشاعت ہین۔ سواے اسکے اصلی فائدہ بعید از امکان ہے مسلمان تعلیم مین دیگر اقوام سے دور پیچھے رہگئے ہین۔ مردون کا تو یہ حال ہے وائے بر حال زنان۔ خلفاے عباسیہ کے عہد مین مسلمان خاتونین بڑی بڑی عالمہ ہوتی تھین۔ یہی وجہ ہے کہ انکی اولاد لیاقت اور شجاعت مین بے نظیر ہوتی تھی۔ ایک عالم کا

قول ہے کہ ایک بچے کی تربیت رحم مادر مین شروع ہوتی ہے اور اخلاق شیر مادر کے ساتھ اسکے تمام جسم مین سرایت کرتے ہین۔ جتنے مشہور آدمی گذرے ہین اگر آپ اُنکی سوانح عمری کو بالاستیعاب ملاحظہ کرین تو آپ پر بخوبی عیان ہوجائے گا کہ انکی لیاقت۔ انکی شجاعت انکا عالی حوصلہ اور انکے اخلاق پاکیزہ محض انکے والدین کا ظہور اور تربیت کا نتیجہ ہے۔

اب رہا یہ کہ تعلیم نسوان کسطرح اور کس درجہ پر ہونی چاہیے ہم نہین چاہتے کہ خاتونان اسلام یورپ اور بالخصوص امریکہ کی عورتون کی طرح کھلے بندون آزاد پھرین اور انکی طرح ناول پڑھتی رہین اور نہ ہم مناسب سمجھتے ہین کہ مسلمانونکی لڑکیان مردونکی طرح اعلی درجہ کی تعلیم حاصل کرین کیونکہ اول تو خود یورپ اور امریکہ مین عالی خیال بیحد آزادی کے مخالف ہین۔ ہربرٹ اسپنسر جسکا ہم پلہ فے زمانہ کل انگلستان مین کوئی فلسفی نہین اور جسکی شہرت کل یورپ اور امریکہ مین پھیلی ہوئی ہے ایسی آزادی کا سخت مخالف ہے۔ اُسکا بیان ہے کہ "اگر کوئی امریکن لیڈی ریل کی کسی گاڑی مین داخل ہو اور کل مسافر از قسم ذکور اسکی تعظیم کے واسطے سر و قد نہ کھڑے ہون تو وہ انکو گھورنے لگتی ہے گویا کہ اسکے زعم مین ہر ایک مرد پر فرض ہے کہ خواہی نخواہی اسکی خدمت مین آداب بجالائے"

اس جلیل القدر فاضل کی یہ بھی راے ہے کہ "عورتونکی ایسی تعلیم ہونی چاہیے کہ وہ اپنی اولاد کو بموجب قواعد حفظان صحت پرورش کرسکین"۔ واقعی یہ راے قابل وقعت ہے۔ فرض کیجیے کہ ایک عورت بڑی بھاری ادیب ہے یا مشہور منطیق ہے مگر اُصول طبابت اور حفظان صحت سے بالکل ناواقف۔ اگر اسکی جہالت کے باعث اسکا کوئی عزیز بچہ بیمار ہوجائے اور وہ جانبر نہ ہو تو فرمائیے اسکا علم ادب و علم معقول کس کام آیا؟۔ علاوہ برین مشہور اطبا اور اہل سائنس کی یہ راے ہے کہ زیادہ تعلیم سے عورت بانجھ ہوجاتی ہے۔

میری راے ناقص مین عورتونکو مذہبی تعلیم کے علاوہ کتب اخلاق و حفظان صحت اور پرورش اولاد کے اُصول و قواعد سے آگاہ کرنا بہ ضرور ہے۔ صدہا بچہ والدین کی جہالت

اور ناواقفیت کے باعث یا تو ہلاک ہو جاتے ہین یا ایسے امراض مین مبتلا ہوتے ہین کہ وہ اپنی تمام زندگی سخت تلخ کامی کے ساتھ بسر کرتے ہین۔

اب مین آپکی زیادہ سمع خراشی کرنا نہین چاہتا ممکن ہے کہ آپ بعض مقام مین مجھ سے اختلاف فرمائین گے۔ اختلاف آرا ہمیشہ سے چلا آتا ہے متنبی کے یہ اشعار کیسے معنی خیز اور برمحل ہین ؎

تخالف الناس حتی لا اتفاق لهم		الا علی اشجب والخلف فی اشجب	
فقیل تخلص نفس المرء سالمة		وقیل تشرک جسم المرء فی العطب	

مگر مین نے اپنے رطب و یابس خیالات آپکے سامنے پیش کیے ہین اور اُمید ہے کہ آپ لغزش و اعثار اقدام سے درگذر فرمائین گے ؎

بوکہ بر حال ما ببخشایند		مورد طعنہا نہ فرمایند	

۴½ بجے جلسہ برخاست ہوا اور اُسی خوشنما مسجد مین جو احاطۂ مدرسۃ المسلمین مین واقع ہے عصر کی نماز بہت شان و شوکت سے ادا کی گئی۔

جلسۂ عام

شیخ خیر الدین صاحب مرحوم کی مسجد مین

½ ۸ بجے شب سے ۱۱ بجے شب تک

آج شب کو مولوی اسرار الحق صاحب وکیل انجمن حمایت اسلام مونگیر۔ مولوی سراج الحق صاحب صوفی کرنالی اور مولوی ثناء محمد سلیمان صاحب چشتی قادری نے اپنے وعظ و بیان سے حاضرین کو مستفید فرمایا۔ حاضرین کی تعداد پہلے دن سے بہت زیادہ تھی اور گیارہ بجنے پر بھی لوگون کے اشتیاق مین کمی نہین ہوئی۔ وہ چاہتے تھے کہ رات بھر یہ مجلس گرم رہے مگر

اُنکے اشتیاق کو اپنی حالت پر چھوڑ کر مجلس کو برخاست کیا گیا

اجلاس پنجم

۸ - رجب سنہ ۱۳۲۰ھ مطابق ۱۱ - اکتوبر سنہ ۱۹۰۲ع

۷ ½ بجے سے ½ ۱۱ بجے دن تک

صدر انجمن

مولانا محمد مسیح الزمان خانصاحب استاد حضور نظام دکن

حسب معمول قاری سید میران شاہ صاحب مجود دارالعلوم نے کلام مجید کی چند آیتین اپنے معمولی دلگداز لہجے مین تلاوت کین اور قلوب مین ایک قسم کی جنبش پیدا کر دی -

آج کے روز شمس العلما مولوی محمد شبلی صاحب کی تقریر موعود کے لیے پھر وقت نکالا گیا تھا مگر اتفاق سے انکے آنے مین دیر ہوئی اور اُسی وقت مولوی حافظ غلام صمدانی صاحب امام جامع مسجد پشاور نے یہ خواہش ظاہر کی کہ اُنکو کچھ تھوڑا وقت دیا جائے تاکہ وہ رسوم قبیحہ کے انسداد کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار فرمائین چونکہ وہ ایک مفید اور کارآمد تجویز پر اظہار خیالات فرمانا چاہتے تھے جو معمولی وعظ و خطب سے مہتم بالشان اور ضروری چیز تھی اسواسطے جناب صدر انجمن نے مولوی صاحب ممدوح کو اجازت دی - یہ امر تعجب خیز ہے کہ مولوی صاحب اُردو کے زبان دان نہین تھے مگر اُنھون نے اپنے بیان کو ایسی صاف اور فصیح اُردو مین شروع کیا جس سے سامعین کو حیرت ہوتی تھی اور ایسے پاکیزہ خیالات ظاہر فرمائے جنکے لیے اتفاق سے اگر وقت نہ نکالا جاتا تو بعد کو افسوس ہوتا - آپ کا بیان ہنوز ختم نہین ہوا تھا کہ مسٹر

برڈ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع امرت سر اور مسٹر نکل صاحب سکریٹری مینوسپلٹی امرت سر تشریف لائے۔ شیخ غلام صادق صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ امرت سر صاحب ممدوح کا خیر مقدم کرکے اُنکو نشست علما کے قریب لائے۔ جسوقت وہ زینے کے پاس پہونچے صاحب صدر انجمن نے اُٹھکر مصافحہ کیا اور نشست علما کے قریب اُنکو تشریف رکھنے کی تکلیف دی اور شیخ غلام صادق صاحب نے مختصر لفظون مین صاحب ممدوح کا شکریہ ادا کیا۔ اِسکے بعد شمس العلما مولوی محمد شبلی صاحب نعمانی کھڑے ہوئے اور آپنے ناسازی طبع کا عذر اور سامعین سے بیحد انتظار کی معافی طلب کرنے کے بعد فرمایا کہ مین ختم نبوت پر تقریر کرنے سے پہلے ندوۃ العلما کی ضرورت پر گفتگو کرنا چاہتا ہون جو ہمیشہ ندوۃ العلما کے نظام کا ایک جزو رہا ہے اور اس مرتبہ چھوٹ گیا ہے۔ اِسکے بعد مندرجۂ ذیل تقریر فرمائی۔

ندوۃ العلما کی ضرورت پر شمس العلما مولوی شبلی صاحب نعمانی کی تقریر

حضرات! ۔ ندوۃ العلما کے جلسے مین جو سب سے زیادہ ضروری مضمون ہے وہ خود ندوۃ العلما کی ضرورت کا ظاہر کرنا ہی۔ آجتک ندوہ کے جتنے سالانہ اجلاس ہوئے سب مین اس ضرورت کا لحاظ رکھا گیا اور اس مضمون پر پرزور تقریرین کی گئین حقیقت یہ ہے کہ ندوے کی تمامتر کامیابی کا مدار اسی پر ہے کہ یہ مسئلہ پوری طرح سے حل کر دیا جائے۔

ندوہ جب اوّل اوّل قائم ہوا تو قدیم اور جدید گروہ نے اسکو حیرت اور تعجب کی نگاہ سے دیکھا۔ قدیم گروہ کا خیال تھا کہ اگر ندوے کا مقصد علوم قدیمہ کو ترقی دینا ہے تو ہندوستان مین آج سیکڑون عربی مدارس موجود ہین جو اس مقصد کو بخوبی انجام دے رہے ہین۔ جدید گروہ کہتا تھا کہ بڑی مشکل اور بڑی ہاے پکار سے مسلمان خواب غفلت سے چونکے تھے اور جدید تعلیم کیطرف مائل ہوئے تھے۔ کیا ندوے کی یہ خواہش ہے کہ ترقی کی جس حد تک ہم

پہونچگئے تھے اُس سے ہٹ کر پھر پہلے مرکز پر آجائین اور قدیم تعلیم کے جس شکنجے مین ہم گرفتار تھے دوبارہ پھر آسمین پھنس جائین۔

اِس قسم کا استعجاب جو ندوے کے متعلق ظاہر کیا گیا کوئی نئی بات نہ تھی۔ دنیا مین ہمیشہ جب کوئی نئی تحریک ہوئی ہی تو زمانہ نے اسیطرح حیرت کی نگاہ سے دیکھا ہے۔ اسلام کا سب سے بڑا ضروری کام قرآن کا جمع کرنا تھا لیکن اوّل اوّل جب حضرت عمرؓ کے دلمین یہ خیال آیا تو حضرت ابوبکرؓ اور خود کاتب وحی نے اِس ارادے پر سخت حیرت ظاہر کی اور کہا کہ جو کام جناب رسول اللہ نے نہین کیا دوسرا شخص اُسکے کرنے کی کیونکر جرأت کر سکتا ہے لیکن بالآخر سب نے اوسی کام کو ضروری سمجھا اور اُسکو انجام دیا۔

اِسی طرح فقہ۔ حدیث۔ اسماء الرجال۔ علم کلام کی بنیاد قائم ہوئی اور انمین سے ہر علم کے قائم ہونے کے وقت ابتدا مین مخالفت کی گئی۔

اب مین دونون گروہونکی طرف الگ الگ خطاب کرتا ہون۔ قدیم گروہ کا یہ خیال کہ اِس موجودہ مین علوم قدیمہ کی تعلیم کافی طور سے ہو رہی ہے اِسلیے ندوے کی کیا ضرورت ہے صحیح نہین۔ ندوے کا مقصد صرف علوم قدیمہ کی تعلیم نہین ہے بلکہ کچھ اور بھی ہے۔ آپ جانتے ہین کہ اسلام مین جتنے علم پیدا ہوئے سب زمانے کی خاص خاص ضرورتون سے پیدا ہوئے مثلاً علم کلام صرف اِس ضرورت سے پیدا ہوا تھا کہ فلسفہ یونان کی تعلیم نے لوگون کے مذہبی خیالات متزلزل کر دیے تھے اس بنا پر آج بھی چونکہ فلسفۂ جدیدہ کی تعلیم نے ہزارون آدمیون کو مذہب کیطرف سے بیدل کر دیا ہے اسلیے ضرور ہی کہ فلسفۂ جدیدہ کے مقابلے مین ایک نیا علم کلام ایجاد کیا جائے۔ نہ صرف اِسی قدر بلکہ اس بات کی بھی ضرورت ہی کہ جسطرح ہمارے قدمانے یونان۔ مصر۔ ایران اور ہندوستان کے علوم و فنون اپنی زبان مین منتقل کیے تھے اسیطرح یورپ مین جو نئے علوم و فنون ایجاد ہوئے ہین ہماری زبان مین منتقل کیے جائین۔

اِس موقع پر مجکو ایک عالمگیر غلطی کا رفع کرنا ضرور ہے۔ عام خیال یہ ہے کہ ہمارے علما انگریزی تعلیم تعصب کی وجہ سے نہ خود حاصل کرتے ہین نہ دوسرون کو اجازت دیتے ہین اِس دعوے کا اسقدر حصہ تو بدیہی اور حقیقت واقعی ہے کہ علما انگریزی تعلیم سے بالکل الگ ہین لیکن بحث طلب یہ ہے کہ اِسکی کیا وجہ ہے؟ کیا جیسا کہ عام خیال ہے اِسکی وجہ تعصب ہے؟ اگر تعصب ہی ہے تو ہمارے علما جن علوم و فنون کی تعلیم مین رات دن مشغول ہین اور جسکو وہ اپنا مایۂ ناز سمجھتے ہین کیا وہ اسلامی علوم ہین؟ منطق۔ فلسفہ۔ ریاضی۔ ہیئت یہ وہ علوم ہین جنکے پڑھنے پڑھانے مین ہمارے علما کی تمام عمر صرف ہوتی ہے اور علما اُن علوم کو اُسی شوق اور محنت اور سرگرمی سے سیکھتے ہین جسطرح خالص مذہبی علوم مثلاً تفسیر اور فقہ اور حدیث کو پس جبکہ ہمارے علما نے تمام غیر قومون کے علوم و فنون کے حاصل کرنے مین اِسقدر بے تعصبی اور فیاض دلی ثابت کی ہے تو کیونکر کہا جا سکتا ہے کہ انگریزی علوم و فنون کے سیکھنے سے اُنکو تعصب نے باز رکھا ہے؟۔

حقیقت یہ ہے کہ علما نے انگریزی تعلیم کا جو نمونہ دیکھا اور اُس تعلیم کا جو سرسری تجربہ اُنکو ہوا اُسنے اُنکو یقین دلا دیا ہے کہ انگریزی زبان مین دقیق علوم اور نازک مسائل کا وجود نہین بلکہ صرف سرسری اور عامیانہ باتین ہین جو درس و تدریس کے قابل نہین۔ جغرافیہ۔ زمین کے نقشے۔ جانورون کا حال معمولی تاریخی واقعات۔ بخاری اور حدّادی وغیرہ یہی انگریزی کی کل کائنات ہے۔

علما کا یہ خیال اگرچہ بالکل غلط ہے لیکن اسکا منشا انتزاع ضرور ہے انگریزی خوانون کا جو گروہ ملک مین موجود ہے اس سے ایک ناواقف شخص اور کیا قیاس کر سکتا ہے؟۔ آج ملک مین سیکڑون بلکہ ہزارون انگریزی اعلیٰ درجے کے تعلیم یافتہ ہین لیکن کیا ان مین ایک بھی فلسفہ دان ہے؟ منطقی ہے؟ شاعر ہے؟ اور اگر نہین ہے تو اس نمونے کو دیکھکر ہمارے علما اور کیا قیاس کر سکتے تھے؟ بہت بڑی چیز جو علم کا معیار ہے وہ علمی ذوق ہے

ہمارے علما علانیہ دیکھ رہے ہین کہ انگریزی خوان جماعت مین علمی ذوق بالکل مفقود ہی یعنے ایک شخص بھی علم کو علم کی غرض سے نہین پڑھتا یہان تک کہ اگر گورنمنٹ کیطرف سی نوکرین کے لیے انگریزی دانی کی قید اُٹھالیجائے تو اِس سرے سے اُس سرے تک تمام اسکول اور کالجز دفعۃً خالی ہوجائین گے۔ اِس سے ایک ناواقف شخص خواہ مخواہ یہ قیاس کرے گا کہ انگریزی مین دقیق۔ لطیف۔ نازک اور دلچسپ مسائل علمی نہین ہین ورنہ یہ کیونکر ممکن تھا کہ ایک مدت تک مشغول رہنے کے بعد ایک شخص کو بھی علمی ذوق نہ پیدا ہوتا۔

اِس بنا پر ہمارے علما کو انگریزی تعلیم کیطرف متوجہ کرنے کا صرف یہ طریقہ ہے کہ یہ ثابت کیا جائے کہ اِس زبان مین بھی علوم وفنون لطیفہ موجود ہین۔

اب مین علما سے مخاطب ہوکر کہتا ہون کہ یورپ مین بہت سے ایسے علوم وفنون ہین کہ ہمارے ہان اُنکا نام ونشان نہین ملتا۔

خود ہمارے فن ادب مین بھی یورپ والون کا قدم ہمسے آگے بڑھا ہوا ہے۔ لغت مین ہمارے یہان سب سے زیادہ جامع تصنیف علامہ مجدالدین فیروزآبادی کی کتاب "قاموس" ہے اور اس سے بڑھکر "لسان العرب" "صحاح جوہری" مین الفاظ عربی کے چالیس ہزار مادے تھے لسان العرب کے مولف نے چالیس ہزار مادے بڑھاکر اسّی ہزار کردیے۔ آجکل فرانس کے پروفیسر "دوزی" نے پچاس برس کی سخت محنت مین ایک ایسی کامل کتاب عربی فن لغت مین لکھی جسمین مذکورۂ بالا کتب لغت کے اوپر صدہا کیا بلکہ ہزارہا الفاظ کا اور بھی اضافہ کردیا۔ یہ کتاب میرے پاس موجود ہے۔

ہمارے فن ادب مین سب سے قیمتی ذخیرہ شعرائے جاہلیت کا کلام ہے لیکن اُمین سے ہمارے پاس بہت تھوڑا سا حصّہ ہے مثلاً سبعہ معلقہ متبنی۔ حماسہ وغیرہ۔ لیکن یورپ نے "زہیر بن ابی سلمہ" کے اُستاد "اوس بن حجر" اور "لبید ابن ربیعہ" اور بہت سے شعرا کا کلام معہ شرح اور حلّ لغات طبع کیا ہے اور صدہا کتابین اِس فن کے متعلق ایسی تلاش کرکے شائع کین

جو بالکل نایاب تھین۔

جب ہمارے علما پر یہ بات ثابت ہو جائے گی کہ یورپین زبانون مین ہر قسم کے علوم و فنون موجود ہین اور خود ہمارے اسلامی علوم کے متعلق یورپ نے نہایت بیش بہا تحقیقات کی ہین تو یقیناً ہمارے علما یورپ کے علوم و فنون کو بھی اُسی ذوق اور سرگرمی سے حاصل کرینگے جسطرح اُنھون نے یونانی علوم و فنون کو حاصل کیا تھا۔

ندوے کے مقاصد مین سے ایک بہت بڑا مقصد یہ ہے کہ یورپ کے سرمایہ علمی سے فائدہ اُٹھایا جائے اور یہ وہ چیز ہے جو اور مدارس عربیہ مین موجود نہین اور نہ ہو سکتی کیونکہ اِسکے لیے جو سامان درکار ہے وہ ہر مدرسہ مہیا نہین کر سکتا بلکہ اِسکے لیے تمام قوم کی مجتمعہ قوت درکار ہے۔

اِس موقع پر مجکو ایمانًا یہ بھی ظاہر کر دینا ضرور ہے کہ ندوے کا اگرچہ بڑا مقصد یہی تھا لیکن ابھی تک اُسمین مطلق کامیابی نہین ہوئی بلکہ یہ کہنا صحیح ہے کہ اب تک اُسکا شائبہ بھی موجود نہین جسکی وجہ یہ ہے کہ تمام ملک مین جو علما درس و تدریس مین مشغول ہین اُنکو ابتک یورپ کی نسبت وہی بداعتقادی ہے اور اس وجہ سے ندوے کو باوجود سخت کوشش کے ایک بھی روشن خیال مدرس ہاتھ نہین آتا۔ اب مین جدید گروہ کیطرف خطاب کر کے ندوے کی ضرورت ثابت کرتا ہون۔

جدید گروہ نے یہ غلط خیال کیا ہے کہ ندوہ مسلمانون کو پھر قدیم تعلیم کے گڑھے مین ڈھکیلنا چاہتا ہے۔ ندوے کا اصلی مقصد یہ ہے کہ مشرقی اور مغربی تعلیم کی دانڈے ملا دیے جائین۔ یہ قطعی ہے کہ جدید تعلیم اسلامی علوم اور اسلامی اثر سے بالکل خالی ہے اِسلیے اگر محض جدید تعلیم پر قناعت کیجائے تو مسلمانون مین قومیت اور مذہب کی روح قائم نہین رہ سکتی۔

نہ صرف اِسی قدر بلکہ جدید تعلیم بجاے خود بھی نوکری اور غلامی کے سوا اور کسی کام کی نہین انگلش حکمرانون نے سیکڑون بار علی رؤس الاشہاد کہا کہ علم کو علم کے لیے سیکھو لیکن

اِس ہدایت اور نصیحت کا کیا اثر ہوا؟ کیا ہندوستان مین اِس سرے سے اُس سرے تک ایک شخص نے بھی علم کو علم کیغرض سے پڑھا یا اب پڑھ رہا ہے؟ جدید تعلیم کا جو اسلوب ہے وہ ثابت کر رہا ہے کہ یہ حالت ماضی اور حال پر محدود نہین بلکہ آیندہ بھی اِس فرقے سے کبھی یہ امید نہین کیجا سکتی کہ وہ علم کو علم کیغرض سے پڑھین گے۔

اے حضرات! (انگریزی خوانون کیطرف مخاطب ہوکر) یہ خدمت اور یہ فرض جس کی ہدایت بڑے بڑے والیسرایان ہند نے کی ہے اُسکو وہی غریب اور مسکین گروہ ادا کریگا جسکو آپ پُرانی تعلیم والا کہہ کر یاد کرتے ہین۔ اِسی غریب گروہ نے ہمیشہ علم کو علم کی غرض سے پڑھا ہے اور یہی اب بھی اِس خدمت کو انجام دے گا۔ ہر شخص اپنی آنکھون سے دیکھ رہا ہے کہ عربی علوم و فنون آجکل محض بیکار ہین اور اُنسے دنیاوی معاش کی ضرورت مین کچھ مدد نہین ملتی۔ تاہم آج بھی سیکڑون ہزارون طلبہ انھین علوم کی تحصیل مین مصروف ہین کیون؟ صرف اِسلیے کہ وہ علم کو علم کی غرض سے سیکھتے ہین نہ زر و مال اور جاہ و جلال کیلیے شاید کسیکو خیال ہو کہ یہ مذہبی جوش کا اثر ہے اور صرف مذہبی خیال سے یہ علوم حاصل کیے جاتے ہین۔ لیکن اُن لوگونکی نسبت کیا کہیے گا جو منطق۔ فلسفہ۔ ریاضی اور ادب کی تحصیل مین نہایت سرگرمی سے مشغول ہین اور جنھون نے صرف اِنھین علوم مین اپنی عمرین صرف کردی ہین۔ ان علوم مین کون علم مذہب سے تعلق رکھتا ہے؟۔

حقیقت یہ ہے کہ جدید تعلیم یافتہ گروہ کوئی علمی گروہ نہین بلکہ ایک کاروباری گروہ ہے اور اِسی وجہ سے وہ علم کو صرف اِس غرض سے پڑھتا ہے کہ کاروبار مین کام آئے اِسلیے انکو علم کی تحصیل سے اصل مین کچھ غرض نہین علمی گروہ وہی غریب علما ہین جو فاقے کرکے علوم کی تحصیل کرتے ہین صرف اِس بات کی ضرورت ہے کہ اس فرقے کو علوم جدیدہ کی فضیلت اور اُسکی ضرورت ذہن نشین کرادی جائے پھر یہی گروہ ان علوم جدیدہ کو بھی اُسی ذوق شوق اور سرگرمی سے سیکھے گا جسطرح وہ آج علوم قدیمہ کو حیرت انگیز کوششون سے حاصل کر رہا ہے

اور یہی ہندوے کی تمامتر غرض اور تمامتر غایت ہی۔

شمس العلما مولوی محمد شبلی صاحب نعمانی چاہتے تھے کہ صرف اسی تقریر پر اکتفا کرین۔ مگر حاضرین جلسہ کے بیحد اصرار سے ختم نبوت پر تقریر شروع فرمائی جس پر دو از پر تقریر فرما رہے تھے اسکا نتیجہ یہ تھا کہ تقریر ناتمام رہے۔ باوجودیکہ ایک گھنٹہ صرف اسی عنوان پر تقریر فرماتے رہے مگر تقریر کے بعض حصے چھوٹ گئے اور بعض بہت مجمل طریقے پر بیان ہوئے تاہم جسقدر بیان ہوئے وہ ایسا فاضلانہ مضمون تھا جسکے سُننے کے لیے سامعین ہمہ تن گوش ہو رہے تھے اور اس عالم خاموشی مین بھی حُسن بیان کا یہ اثر تھا کہ سبحان اللہ اور جزاک اللہ کی صداؤن سے تمام ہال گونج جاتا تھا۔ افسوس ہے کہ اُردو مین اب تک آواز نویسی کا طریقہ ایجاد نہین ہوا اسوجہ سے ایسی دلاویز تقریرین اُسیوقت تک کے لیے ہوتی ہین جبتک کہ اُنکی آواز کانون مین گونجتی رہے۔ یہ تقریر اس قابل تھی کہ حرفاً حرفاً قلمبند کیجاتی۔ مگر باوجود کوشش کے نہین ہوسکی۔ جسقدر حصے قلمبند ہوئے وہ ایسے نامربوط ہین جنمین زیادہ لُطف نہین آسکتا۔ مولوی صاحب نے وعدہ کیا ہے کہ وہ اِس تقریر کو مستقل رسالہ کی صورت مین قلمبند کردین گے۔

اِس تقریر دلپذیر کے بعد ڈاکٹر چراغ الدین صاحب جوہر امرت سری نے اپنا ترکیب بند موثر لب و لہجے مین سُنایا جسکو چھپوا کر ڈاکٹر صاحب ممدوح نے جلسے مین تقسیم کیا۔

ترکیب بند ہنوز ختم نہ ہوا تھا کہ مسٹر غلام حسین عارف صاحب آنریری پریسیڈنسی مجسٹریٹ کلکتہ نے سال گذشتہ کے موعودہ چندے کی دوسری قسط یعنی ایک ہزار روپے کے نوٹ پیش کیے۔ اُنکے دیتے ہی ہر طرف سے لوگون نے چندہ دینے کے واسطے ہاتھ بڑھایا۔ اگرچہ چندے کی تحریک ابھی نہین ہوئی تھی لیکن جو جوش پیدا ہو چکا تھا

وہ اسکا منتظر نہین رہا۔

جب ڈاکٹر صاحب اپنی نظم ختم کر چکے تو شیخ غلام صادق صاحب آنریری مجسٹریٹ و رئیس امرت سر نے نظام جلسہ کے قائم رکھنے کے لیے باضابطہ بہم رسانی سرمایہ کی تجویز پیش کی اور خان بہادر خواجہ یوسف شاہ صاحب آنریری مجسٹریٹ امرت سر نے اسکی تائید کی۔ اِنکے بعد مولوی محمد الدین صاحب میر منشی دربا بہاولپور تائید ثانی کے لیے کھڑے ہوئے۔ میر منشی صاحب نے اس موقع کے لیے ایک بیش بہا مضمون تیار کیا تھا مگر افسوس ہے کہ اسکو بہت کم سننے پائے۔ چندہ دینے والون کا ایسا ہجوم تھا کہ مضمون کیسا ہی بیش بہا ہو لوگون کو اُسکی طرف توجہ کرنا دشوار تھا۔ ہمنے چاہا تھا کہ اُس مضمون کو اس موقع پر درج کرین مگر مولوی صاحب ممدوح نے باوجود اصرار کے اُسکو عنایت نہین فرمایا۔

میر منشی صاحب کے بعد مولوی محبوب عالم صاحب ایڈیٹر پیسہ اخبار لاہور چندے کے طریقون پر گفتگو کرنے والے تھے مگر مجلس کا رنگ دیکھ کر خاموش رہے اسلیے مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری کھڑے ہوئے اور اسی تجویز کی تائید مین تقریر شروع کی مگر وہ بھی پورے طور پر اسمین کامیاب نہین ہوئے۔

اسی اثنا مین شیخ غلام صادق صاحب سکریٹری معین الندوہ و بابو نظام الدین صاحب اسسٹنٹ سکریٹری معین الندوہ نے اپنا چندہ پیش کیا اور مسٹر غلام حسین عارف صاحب ممدوح الصدر گلے مین جھولی ڈالکر چندہ لینے کو اُٹھے۔ خان بہادر خواجہ یوسف شاہ صاحب نے بھی باوجود پیرانہ سالی کے انکی تقلید کی۔ ہمارے نوجوان ممبرنے مارا ۲۶۷/۲ اور خواجہ صاحب نے ۹/۹ وصول کیے۔ جن حضرات نے ان جھولیون مین چندہ ڈالا ہے اُنکے نام ہمکو معلوم نہین نہ اُن بزرگون نے اس غرض سے ڈالا تھا کہ اُنکے نام شائع ہون اسوجہ سے ہم اِسکی اشاعت نہین کر سکتے البتہ اسقدر معلوم ہے کہ خان بہادر منشی اطہر علی صاحب وکیل لکھنؤ نے بیس روپیہ اور مولوی حبیب الرحمن خانصاحب

رئیس بھیکن پور اور مولوی انشاء اللہ خانصاحب ایڈیٹر اخبار وطن نے پانچ پانچ روپے ڈالے تھے۔ اسی چندے مین ایک دوانی بھی ایک غریب بڑھیا کیطرف سے آئی تھی جسکو خان بہادر منشی اظہر علی صاحب نے ایک اشرفی کو خرید لیا اور وہ دوانی بھی ندوۃ العلما کو پھر نذر کر دی۔ چندے مین داروغہ سید عبد الرحمن صاحب رئیس مونگیر اور مولوی اسرار الحق صاحب وکیل انجمن حمایت اسلام مونگیر نے گھڑیان نذر کین اور ڈاکٹر عبد الوہاب صاحب صوفی ہاسپٹل اسسٹنٹ سالی لینڈ (افریقہ) نے علاوہ نقد کے جو پہلے دیچکے تھے کوٹ و انکٹ اور ٹوپی اُتار دی۔ اِس کوٹ کو بابو صفدر جنگ صاحب کوتوال امرت سر نے گیارہ روپے کو خرید کر چاہا کہ ڈاکٹر صاحب موصوف کو پہنا دین مگر ڈاکٹر صاحب کی ہمت نے گوارا نہ کیا کہ دی ہوئی چیز کو واپس لین اُنھون نے کہا کہ مجکو اسکی تمنا ہے کہ اب محشر مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک سے پہنون۔ لطف یہ ہے کہ اِس کوٹ مین گھڑی اور ایک بٹوہ چرمی تھا جسمین معہ نقد اور واپسی کا ریلوے ٹکٹ اور سارٹیفکیٹ تھے ڈاکٹر صاحب نے اِسکو بھی گوارا نہین کیا کہ واپسی کا ٹکٹ واپس لین اسکو اُنھون نے لیہ کو خرید لیا جو اُسکی پوری قیمت تھی۔ ڈاکٹر صاحب کے اس دلی جوش اور عالی ہمتی کو دیکھکر تمام مجلس ششدر تھی اور جب لوگون کو یہ بات معلوم ہوئی کہ وہ صرف ندوۃ العلما مین شریک ہونے کے لیے عدن سے تشریف لائے ہین تو مجلس پر عجب کیفیت طاری ہوئی۔ یہ جلسہ ساڑھے گیارہ بجے تک رہا اِسکے بعد برخاست کیا گیا۔

اجلاس ششم

۸۔ رجب ۱۳۲۰ھ روز شنبہ ۲ ½ بجے سے ۴ ½ بجے تک

صدر انجمن

مولانا مسیح الزمان خان صاحب استاد حضور نظام دکن

سب سے پہلے قاری عبد الکریم صاحب امام مسجد احاطۂ مدرسۃ المسلمین اور انکے ایک خرد سال شاگرد نے کلام مجید کی چند آیتین تبرکاً تلاوت کین اسکے بعد رکن الدین صاحب شہسرامی طالب العلم دار العلوم نے جناب صدر انجمن صاحب کی اجازت سے اپنی نظم سنانی شروع کی جو انھون نے اس موقع کے لیے تیار کی تھی اور اسمین علم کے فضائل اور دار العلوم کی اعانت کا ذکر کیا تھا۔ یہ نظم طوالت کی وجہ سے پوری نہین ہوسکی۔ اسکے بعد مولوی عطاء اللہ صاحب شاگرد مولانا مفتی غلام رسول صاحب امرت سری نے علم دین و دنیا کی ضرورت" پر مندرجۂ ذیل مضمون پیش کیا اور جناب صدر انجمن صاحب کی اجازت سے پڑھ کر سنایا۔

مضمون مولوی عطا اللہ صاحب کشمیری

"علم دین اور دنیا کی ضرورت"

حضرات! آپ صاحبان بالاعنوان سے اجمالاً سمجھ گئے ہونگے کہ یہ قلیل البضاعت خدمات عالیہ مین کیا التماس کرنا چاہتا ہے لیکن میرے خیال مین تاہم اس اجمال کی تفصیل بے فائدہ قرار نہین دیجاسکتی۔ علم دین سے در اصل میری مراد وہی علم ہے جو انسان کو صراط مستقیم پر چلنے کی استعداد بخشتا ہے وہ درحقیقت علم القرآن ہے اور اسمین شک نہین ہے کہ یہ شریف

علم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے کلمات طیبات اور آثار اور احاطہ اقسام نظم ولغات وقواعد عربیت وامثالہا پر موقوف ہی گویا فی الواقع حقیقی عالم القران وہ حضرات ہین جو درجۂ اجتہاد اور مرتبۂ تحقیق پر پہونچے آجکل جہان تک میرے خیال کی رسائی ہے ایسا عالم کہین بھی موجود نہین ہے اگر موجودہ اور حالیہ مصنفات اور تفاسیر القرآن کو مدِ نظر رکھ کر میرے اس بیان کی تردید کیجاے تو مین ہرگز اسمین متفق نہین ہون۔ سب پر ظاہر ہی کہ ہماری تفسیرین یا اور تصنیفین سلف صالحین کی تحقیقات اور متفرق استدلالات کا مجموعہ ہین جو کچھ انمین درج کیا جاتا ہے وہ دراصل کتب متقدمین ومحققین ومتاخرین سے لیا گیا ہے۔ پھر بعض نے وہ اقوال لیے ہین جو جمہور سلف نے خلاف شرع سمجھ کر داخل دفتر کیے ہین بہرحال آجکل کی تصنیفین خواہ مدلل ہون یا نہ وہ پیشینیان کے علمی احاطہ کا نتیجہ ہے اور بس جب علم دین کی یہ نوبت ہوئی تو کیا ضرور نہ تھا کہ اہل اسلام عموماً اور علما خصوصاً کمربستہ ہوکر وہ صورت پیدا کرتے کہ مسلمان بروجہ کمال تحصیل علوم سے حصہ لین۔ ہان ضرور تو ہے مگر فی زمانناً دنیوی علوم کی ضرورت درپیش آنے سے بھی مجھے امید نہین کہ کہ ہمسے کوئی بھی علم دین سے کامل حصہ لے سکے۔ انصاف فرمائیے کہ جب بڑا حصہ عمر کا خواہ کتابین منتخب بھی کیجائین تحصیل علوم اسلامیہ مین صرف ہوا تو دنیوی علوم (انگریزی) کے حاصل کرنے کے واسطے بھی کم ازکم بقدر ضرورت کوئی عمر کا حصہ ہونا چاہیے۔ یہ دشواری یا استحالہ جب بصورت انتخاب کتب پیش آتا ہے بحالت عدم انتخاب بطریق اولے پیش آئے گا۔ رہی یہ بات کہ انتخاب کیصورت مین جب کمال علمی حاصل ہونا دشوار ہے پھر عدم انتخاب کی حالت مین کیا ہوگا۔ تو اسپر خود غور فرمائیے میرے اس بیان سے نہ سمجھا جاوے کہ مین انگریزی علوم پڑھنے سے مانع ہون۔ مین صاف کہے دیتا ہون کہ اوّل اشد ضرورت علم دین کی ہے کیونکہ اسکے حاصل ہونے سے ہمارا دین ودنیا معمور ہوتا ہی جو لوگ کتب فقہ پر نظر ڈالتے ہین اُنپر واضح ہوجاتا ہے کہ علوم دینیہ دین ودنیا کا مدار ہین

عُلوم اسلامیہ کو اِس بات کا بوجہ احسن فخر حاصل ہے کہ وہ ہمکو بادشاہی سے لیکر فقر تک اور عقبیٰ اور عالم برزخ کے ضروریات اور کارآمد قوانین پر متنبہ فرماتے ہین ہمنے اگر فائدہ نہ اُٹھایا وہ اُنکا قصور نہین بلکہ ہمارا قصور ہے۔

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم	چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

علم دین کے بعد یا اِسکے ساتھ ہی فی زمانا انگریزی علوم کی بھی ضرورت ہے۔ انگریزی علوم گو فی نفسہ ضروری نہ ہون لیکن اِسمین شک نہین کہ انکی ضرورت بالتبع لاحق ہوگئی ہے کیونکہ صنعت وتجارت کی ترقی درین زمانہ جو اہل اسلام کو مفید ہے بغیر انکے نہین ہوتی اور یورپ جیسے ملک مین اِنکے حصول کے سوا اشاعت اسلام نہین ہوسکتی۔ آخر جب وہ ہماری نہ سمجھین اور نہ ہم اُنکی سمجھین تو افادہ اور استفادہ کیسے ہوگا؟ پیشوایان دین رضی اللہ عنہم اجمعین نے جو اسلامی دنیا کے باہر اسلام پھیلایا ہے وہ کسطرح پھیلایا؟ بعض خواہان اسلام نے اسلامی زبان سیکھنے کے بعد داعیان اسلام کو لبیک کہکر اسلام قبول کیا اور بعض داعیان اسلام نے اِن لوگونکی زبان حاصل کرکے انکو اپنے وعظ ونصائح وتحریر پر تاثیر سے متاثر فرمایا۔ خاصان اسلام کو بخوبی معلوم ہے کہ فارسیون وترکیون وغیرہ کی زبانین دراصل اسلامی بولیان نہین اور جب سابق طریقے سے اِنمین اسلام داخل ہوا تو پھر اِنھین زبانون مین اسلامی علوم خود انھون نے اور دوسرے مسلمانون نے شائع فرمائے۔ دور کیون جائین یونانی فلسفے کی نظیر کو ہی مدنظر رکھین علماے اسلام نے جو اس علم کو اپنی زبان مین مدون فرمایا وہ کسطرح فرمایا۔ صورت تو یہ ہے کہ اُنھون نے اول اِس زبان کے علم کو حاصل کیا اور پھر اسکا ترجمہ عربی زبان مین کردیا۔ نظر برین حالات علوم انگریزیہ کی تحصیل کو اگر ضروری قرار دیا جائے تو مضائقہ کیا ہے۔ بعض لوگون کا خیال ہے کہ علوم انگریزیہ پڑھنے سے آدمی گمراہ ہوجاتا ہے۔ یہ ایک ایسا خیال ہے کہ اگر اُسے نکما کہا جائے تو بجا ہے۔ فلسفۂ یونانی مین جس حالت مین عقول اور ہیولے اور طبیعت کو ازلی

وابدی اور افلاک کو ناقابل خرق والتیام قرار دیا گیا ہے جو بالکل خلاف اسلام ہے جب اسکے پڑھنے سے علماے اسلام گمراہ نہین ہوئے بلکہ بلکہ اُنھون نے اسکی تردید کی اور اُسکے مقابلے پر علم کلام کو کھڑا کر دیا ہے تو مسلمان باوجود اہل علم ہونے کے دنیوی اور انگزی علوم کو پڑھ کر کیا اسکے مقولات باطلہ کی تردید نہین کر سکتے ؟ اور کیا یہ صورت اسلام کی اور بھی صداقت ظاہر نہین کر سکتی ہے لہذا انگریزی علوم کا جو ترقی دنیا اور اشاعت اسلام کے لیے فی زماننا سبب بن سکتے ہین پڑھنا لازمی ٹھرا۔ دین اور دنیا کو لڑا دینے اور انکو آپسمین ضد قرار دینے سے دنیوی بہتری سے روکنا نہایت ہی نامناسب ہے۔ مولانا روم علیہ الرحمہ کے اس شعر کو "اہل دنیا چون سگان مطلق اند الخ" آڑ بنانا خود مولانا علیہ الرحمہ کے قول سے اسکو ٹکرانا ہے۔ ذرا اسطرف بھی وہ لوگ اپنی توجہ کو منعطف فرما دین کہ وہ اور بھی کیا فرماتے ہین ؎

چیست دنیا از خدا غافل بدن	نے قماش و نقرہ و فرزند و زن

خداوند تعالے بھی ہمکو دنیوی و اُخروی ترقی کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ دیکھو "ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الآخرۃ حسنۃ" ہان یہ مین کہہ سکتا ہون کہ دنیا کو سن مقدم کر حرام ہے اور شب و روز دنیا مین منہمک رہنا اور دین سے مُنہ پھیر لینا مسلمان کا کام نہین ہے غرضکہ جو لوگ ہر دو ترقی کو اپنا شیوہ بناتے ہین وہ ہرگز قابل ملامت نہین ٹھہرتے بلکہ قابل تحسین ہین۔ ہان بعض حضرات نے جو بالکل دنیا کے سر پر لات ماری اور مولا جل شانہ کی اطاعت اور سامان آخرت مہیا کرنے مین مصروف ہو گئے ہین انپر کیا چینی کرنا اور اُنکو رہبان بتانا بھی شیوۂ دینداری نہین ہے۔ نہین دیکھتے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب صفہ رضی اللہ عنہم کسطرح دنیا چھوڑے پڑے تھے اور صرف آخرت کی بہتری مین ساعی تھے۔ اگر یہ امر بُرا ہوتا تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اُنکو ضرور ہی اس سے روکتے۔ ولم یقل بہ احد۔

حضرات! مین دور نکل گیا ہون اور اپنے مطلب سے بعید ہوا جاتا ہون اسواسطے مین پھر اِس بات پر آتا ہون کہ ہر دو قسم علوم مین کمالیت کے مرتبے پر پہونچنا زیر نظر رکھنا چاہیے یا نہ مین سابقاً اجمالاً کہہ چکا ہون کہ دونون مین حقیقی کمال پیدا کرنا محال ہے یا دشوار ہے اِسلیے فرصت کو غنیمت سمجھ کر کم از کم اتنی تو کوشش ہونی چاہیے کہ علوم اسلامیہ مین عروجہ کمال کے ساتھ علوم انگریزیہ مین بقدر معتدبہ مہارت ہوتا کہ اہل اسلام تجارت و حرفت مین ترقی کرین اور اسلام کی اشاعت کرسکین مگر کس اسلام کی نہ اِس اسلام کی جو آجکل خود تیار کیا جاتا ہے نہ وہ اسلام جو جبریل کو قوت قدسیہ کہتا ہے نہ وہ اسلام جو بہشت کو صرف راحت سے نامزد کرتا ہے اور نغماے بہشت کو نسخ مین اُڑاتا ہے۔ نہ وہ اسلام جو معجزات و خوارق صلحا کو قوت دماغیہ مقناطیسیہ کا نتیجہ بتاتا ہی نہین وہ اسلام جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک سے مسلم چلا آیا ہی میرا جہان تک خیال ہے وہ یہ ہے کہ ندوۃ العلما نے اِس قدیم اسلام کی خدمت کا بیڑا اُٹھایا ہے خداوند تعالے اُسے اس ارادے مین کامیاب فرمائے بنابران کافہ اہل اسلام پر عموماً اور حاضرین پر خصوصاً لازم ہے کہ ندوۃ العلما کی امداد مین گرمجوشی اور جلدی سے کام لین یہ انکا ذاتی کام نہین ہے بلکہ اسلام کی خدمت ہی۔ ساتھ ہی مین گورنمنٹ کا شکریہ ادا کرتا ہون کہ جسنے اپنی رعا کو اشاعت اسلام کی اجازت دے رکھی ہے خداوند تعالے اُسکو آخرت کی بہتری کیطرف بھی توجہ دلائے۔ آمین

اس مضمون کے تمام ہوتے ہی منشی عبدالعزیز صاحب منیجر کارخانہ پیسہ اخبار نے صبح کا موعودہ چندہ وصول کرکے پیش کیا جس سے پھر تحریک چندے کی پیدا ہوگئی اور کچھ کتابین اور کچھ روپیہ اسوقت بھی فراہم ہوا۔ اِسی کارروائی کے ساتھ مولوی حافظ سید جماعت علی شاہ صاحب نقشبندی تصوف پر تقریر کرنے کو کھڑے ہوئے

اور نہایت خوبی سے اس مضمون کو ادا کیا۔ مولوی صاحب ممدوح کی تقریر کا خلاصہ یہ تھا "اصل تصوف تمام پیغمبروں کی شریعت مین پایا جاتا ہے اور حضرت عیسٰی علیہ السلام کی شریعت مین تو اسنے اچھی خاصی رہبانیت اختیار کرلی تھی۔ ہمارے ہادی برحق صلے اللہ علیہ وسلم نے رہبانیت کے اصول کو توڑ کر دلی تعلق پر تصوف کا مدار رکھا تھا" التصوف ان تکون خالی علاقۃ بما سوے اللہ"

سید صاحب کی تقریر کے بعد شیخ عبدالقادر صاحب ایڈیٹر ابزرور لاہور نے تقریر فرمائی۔ انکی تقریر کا عنوان "تاثیر فغان" تھا جو حسب مندرجۂ ذیل ہے۔ اسکی سلاست و روانی اور مضمون کی پاکیزگی کا اندازہ خود ناظرین کرسکتے ہین

تقریر شیخ عبدالقادر صاحب ایڈیٹر ابزرور لاہور

"تاثیر فغان"

بلبل ہین تو ہین بلبل تصویر خموشی — گل ہین تو گل شمع شبستان وفا ہین
محرومی تقدیر سے اس باغ جہان مین — جس رنگ مین دیکھو ہمین بے برگ و نوا ہین

گو مین بالعموم اس حکمت عملی سے کچھ بہت اتفاق نہین رکھتا کہ ہر وقت زمانے کی شکایت اور محرومی تقدیر کا گلہ کیا جائے۔ اپنی حالت کی پستی کے مبالغہ آمیز بیانات پیش کیے جائین اور اسطرح قوم کے حوصلون کو پہلے سے بھی پست کردیا جائے۔ ناصبوری کا شیوہ ویسے بھی کچھ پسندیدہ نہین۔ اور جس قوم کو بجائے شکر کے شکایت کی اور بجای تحمل کے ناصبوری کی عادت ہو وہ بسا اوقات ہمچشمون مین نگاہ حقارت سے دیکھی جاتی ہے اور اُسکی نسبت کوئی اچھی راے قائم نہین ہوتی۔ مگر بعض دفعہ واقعات اپنا اثر بے طرح جماتے ہین اور کسیطرح ٹالے نہین ٹلتے اور دل سے بے اختیار ایک آہ نکل ہی جاتی ہے۔ اس قطعہ بند مین جو مین نے ابھی عرض کیا ہے مصرعۂ چہارم ایک

بے اختیار آہ ہے جو تسلیم کے دل سے نکلی ہے اور جو عجیب انداز سے ہمپر صادق آتی ہی
جس رنگ مین دیکھو ہمین بے برگ و نوا ہین۔ زمانۂ حال کے مسلمانونکی حالت کے
اسقدر مطابق ہے کہ سمجھ مین نہین آتا کہ ایک شاعر نے جسکی غزلین قومی غزل کا رنگ
ملک مین پھیلنے سے پہلے لکھی گئی ہین کیسے یہ مصرع لکھ دیا جو دل پر خود بخود بیٹھا جاتا ہے
یہ قصے تو پرانے ہین کہ مسلمانونکی سلطنتین باستثنائے معدودے چند (جنھین خدا تا دیر آباد
رکھے اور سنبھلنے اور ترقی کرنے کی توفیق دے) مٹ گئین یا اُنکے صاحبان جاہ و مال
و منال اِس جہان سے چل بسے اور صرف چند ٹوٹی پھوٹی یادگارین اُنکی باقی ہین۔ یا یہ کہ
اُنکے مدرسے خراب و خستہ ہو گئے اور اُنکی خانقاہین غیر آباد ہو گئین۔ اِسی طرح یہ شکایت
بھی اب کچھ نئی نہین کہ تعلیم مروجہ مین پیچھے رہگئے اور لوگ اُنسے کہین آگے نکل گئے ملازمت
سرکار مین بھی یہ آجتک تو پھسڈی ہی رہے کل کی خبر نہین۔ غرض کہان تک اس قصۂ غم
کی تفصیل کرکے آپ کا دل دُکھاؤن اور اُن داستانون کو جو مجالس قومی مین بار بار روئی
جا چکی ہین آپ کے روبرو دُھراؤن۔ مگر جس رنگ مین دیکھو کے معنی تو یہ بات سوچنے
سے سمجھ مین آتی ہے کہ اور تو اور مذہب اور اُسکی ترقی کے سامانون مین بھی ہماری
بے برگ و نوائی درجۂ کمال کو پہونچ گئی ہے۔ یہی ایک شاخ ایسی تھی جسمین امید ہوسکتی
تھی کہ باوجود عام انحطاط کے مسلمان گرنے نہ پائین گے کیونکہ وہ عرب کے سرچشمۂ فیض
سے بس یہی ایک دولت لازوال ساتھ لیکر نکلے تھے اور اگر وہ اِسکی پوری خبر گیری
کرتے رہتے تو یہ دولت نہ صرف خود صدمات سے محفوظ رہتی بلکہ انکی دولت دنیا ہی
کو بھی بچا لیتی۔ لیکن یہ انھین کا کام تھا کہ اُس بڑے دستور العمل کو جو دنیا کے سب سے بڑے
ربانی مقنن نے اُنکو لاکر دیا تھا نہایت ادب اور احتیاط سے ریشم کے تہ در تہ غلافون
مین بند کرکے طاق نسیان پر دھر دیا اُسپر عمل کرنا اُسکے آیات بینات پر غور کرنا تو درکنار
اُسکے پڑھنے اور معنی سمجھنے تک کی کوشش چھوڑ دی اور یہ قرار دے لیا کہ کلام پاک کی

اُس ظاہری صورت کا جو چھاپے خانون سے چھپ کر نکلتی ہے اور جسپر چمڑے کی جلد ہوتی ہے غلافون مین لپیٹ کر رکھنا۔ ستم کے وقت سر پر دھر لینا۔ بہت ہوا تو چوم کر آنکھون سے لگا لینا اُنکے مسلمان رکھنے کو کافی ہے۔ ع پڑین پتھر سمجھ پر ایسی ہم سمجھے تو کیا سمجھے"

اِس کلام پاک کا سب سے بڑا معجزہ اسکی فصاحت تھی جسنے قوم عرب کو جو اُس زمانے مین اگر شجاعت کے بعد کسی چیز کا لوہا مانتے تھے تو فصاحت کا اور کسی ہنر پر نازان تھے تو فصاحت پر اور جنمین ایسے ایسے ادیب اور سخنور موجود تھے جنکا جواب مشکل سے پیدا ہوا اپنے زور کلام سے دبا لیا۔ ایک برق تجلی تھی جو الفاظ کا لباس پہنکر آنکھون کو خیرہ کر گئی اور جسکے آگے بڑے بڑے متکبر شاعرون اور جادو بیانون کے سر بیساختہ جھک گئے اور وہ عاجز آکر بول اُٹھے "ماہذا قول البشر" عرب کے اُس پہلے شوق وذوق کلام نے تو ضرورت اس بات کی پیدا کی کہ خدا بھی اپنا پیغام ایسے الفاظ مین بھیجے جنکی خوبی کو۔ جنکی چستی کو۔ جنکی برجستگی کو زمانے کے فصحا مان لین۔ اور پھر خود کلام پاک نے مسلمانون مین ایک ایسی خوش بیانی کی طرح ڈالی اور اسکے لیے ایک ایسا ختم نہ ہونے والا سامان مہیا کیا جس سے صدیون تک مسلمان فائدہ اُٹھایا کیے۔ عرب مین مجالس منعقد کرنے اور اُنمین اپنی لسانی کے جوہر دکھا کر داد پانے کا دھنگ تو پہلے سے موجود تھا۔ اسلام نے اُسکو اپنے لیے کارآمد چیز بنا لیا۔ پہلے تو صرف اپنے بڑونکی مبالغہ آمیز تعریفین کیجاتی تھین اپنی بہادری یا اپنی سخاوت کے گیت گائے جاتے تھے۔ اب بجاے اِسکے ویسے ہی پر زور یا اُنسے بھی زیادہ پُرزور الفاظ مین مسلمان خدائے بلند وبرتر کی حمد وثنا کرنے لگے اور اس جادو بیانی سے لوگون کے دلونکو دین برحق کیطرف کھینچنے لگے۔ اِس پاکیزہ اور نتیجہ خیز فصاحت کی ابتدا خود اُس زبان مبارک سے ہوئی جسکی شان مین "ما ینطق عن الہوی" آیا ہو اور خدا جانے اُس زبان معجز بیان مین کیا تاثیر

تھی کہ جو سامنے آیا مفتوح جو سامنے آیا مغلوب۔ لوگ تلاش کرنے لگے کہ کونسا سحر کونسا منتر اِس بندۂ خدا کو ایسا یاد ہے جسکے پھونکتے ہی ہر شخص اپنے پہلے خیالات کو ہمیشہ کے لیے خیرباد کہکر اُس نئی راہ کو اختیار کرتا ہے جو اُسنے نکالی ہے۔ جب منبر پر چڑھ کر ایک شکستہ سی مسجد کے پُرانے سے ستون کے ساتھ ٹیک لگا کر وہ ذات مبارک درافشانی کرنے لگتی تھی تو تاثیر کا یہ عالم تھا کہ سُننے والون کے رونگٹے کھڑے ہوجاتے تھے اور رقیق القلب تو ایک ظرف بڑے بڑے سنگدل بے اختیار روتے تھے۔ انسان کیا در و دیوار شجر و حجر کو وہ آواز پسند آتی تھی اور ستون جس سے ٹیک لگاتے تھے روتا اگر وہ اس فخر سے محروم کر دیا جاتا جو اُسے حاصل تھا۔ اور رو دیا جس دن محروم کر دیا گیا۔ خیر وہ تو ایک ایسی ذات بابرکات کا ذکر ہے جسپر خدا کا سایہ تھا اُن لوگون کو لیجیے جو اُس خضر طریقت کی محبت سے فیضیاب ہوئے تھے اُنھون نے وہی طریقہ جاری رکھا۔ مسلمانون کو اسلام پر ثابت قدم رکھنے اور غیر مسلمون کو مسلمان بنانے کے لیے اُسی طریقے سے کام لیتے تھے وہی منبر تھا وہی مسجد تھی وہی محراب اُسمین رسول مقبول کے جانشین اُسیطرح آیات قرآنی تلاوت فرماتے تھے اُسی طرح اُسکے معنی لوگون کے ذہن نشین کرتے تھے اُسی طرح روتے تھے لوگون کو رولاتے تھے اور کونسی مہم ملکی یا قومی تھی جسکے سر کرنے کا مسجد مین بیٹھے بیٹھے اور منبر پر کھڑے کھڑے تہیہ نہین ہوجاتا تھا۔ بیت المال مین کچھ ضرورت نظر آئی۔ غربا و مساکین و یتامےٰ کی پرورش کے لیے سرمایۂ قومی درکار ہوا۔ برسرمنبر جماعت سے درخواست کی گئی۔ کون تھا جو نہ دے۔ اور معلوم بھی ہے کیا دیتے تھے؟ یہ نہین ہمارے ہان کا دینا کہ بیسیون آدمی مہینون چیخین۔ پکارین۔ خوشامدین کرین۔ عذاب سے دھمکائین۔ ثواب کے لالچ دین اور ہم پسیجین اور مانگنے والون پر اور اُس جماعت پر جسکے وہ قائم مقام ہین اور اُنکے باپ دادا اُون پر مستقل اور پائدار احسان رکھین اور اُسکو اچھی طرح درج فہرست کرائین اور اخبار والون سے درخواست کرین کہ ذرا ہمارے اِس عطیے کو اچھی طرح مشتہر کیجیے گا۔ اور ہماری

دریادلی کی ذرا فراخ حوصلگی سے داد دیجیے گا - اِسطرح تو ہم دین - اور کیا دین ؟ اپنے مال کا دسوان حصہ ؟ نہین - بیسوان حصہ ؟ نہین - پچاسوان حصہ ؟ نہین - سوان حصہ ؟ نہین - اجی ہزارواں حصہ ہو تو بھی غنیمت ہے ورنہ عموماً تو یہ کہ یہان ہین تو لکھ پتی اور فہرست چندہ جو سامنے آئی تو لکھدیے پانچ روپے - کسینے کہا اجی حضرت آپ ایسے بڑے آدمی - آپ اور پانچ روپے - دیکھے فلان بزرگنے جو ۵۰ روپے کے ملازم ہین دس روپے لکھدیے ہین تو فرمانے لگے جی ہان اُنکو ذرا ایسے کامون سے بیحد دلچسپی ہے - مین نے تو آپکی خاطر سے لکھدیا ورنہ مجھے ایسے جلسون سے کچھ دلچسپی نہین - بخلاف اِسکے جنکے ہم نام لیتے ہین اور جنکے فضائل یاد کرکے آنسو بہاتے ہین اُنکی کیا کیفیت تھی - آنحضرت صلعم نے کسی ضرورت کے لیے سرمایہ چاہا - سب دوڑے کہ جو کچھ ہوسکے لاکر حاضر خدمت کرین اور بھاگے ہوے آئے کہ سب سے پہلے کون داخل سعادت ہوتا ہے - اور لائے کیا ؟ ایک صدیق ہی ہین کہ گھر کا گھر اُٹھا لائے اور خود کملی مین مست ہین - اور لاکے قدمون پر ڈالدیا - اُنھین باتون سے تو قیامت تک اسماے مبارک اِن بزرگوارون کے زندہ ہین اور روز خطبون مین افضلہم بالتحقیق کا چرچا رہتا ہے - مگر افسوس خطبون مین جانیوالے کتنے ہین ؟ پھر اُنمین کتنے ہین جو اِسکے معنی سمجھتے ہین اور کتنے ہین جو غور کرتے ہین ؟ کہ اِس سے محض یہ مطلب تو نہین کہ اُنکی شان بڑھائی جاے - اُنکی شان ارفع ہے اس سے کہ ہم لوگ آہین کچھ اضافہ کرسکین جب خدا خود اُنکا قدرشناس ہے - مگر مطلب یہ تھا کہ یہ سوچین کہ وہ فضائل کیا تھے جنھون نے اُنھین درجۂ افضلیت دلایا اور جنکی تقلید سے ہم آپ بھی فیض اُٹھا سکتے ہین -

خیر صاحب تو یہ تھے وعظ اور خطبے اُن لوگون کے اور ایسے تھے سننے والے اُنکے اب تو وہ کہنے والے رہے نہ سُننے والے اور اسپر تو حسرت آتی ہے کہ اس رنگ مین بھی جو اہل اسلام کا حصہ ہوچکا تھا یہ بے برگ و نوا ہو بیٹھے اور آج اُس ترکیب سے فائدہ کون اُٹھا

رہے ہین۔ عیسائی۔ آپ تو یہان بیٹھے بیٹھے ہنس دیتے ہین کہ واہ عیسائیونکی دعا کیا ہے "اے خدا دے ہمین تو آجکی روٹی" اور اُنکا طرز عبادت کیا ہے۔ اور گرجا مین یہ فقرہ ہے اور یہ خرابی ہے۔ کوئی محض مبتلاے فیشن ہے کہ کھنچا چلا جاتا ہے مگر اُسے کچھ دلبستگی گرجا سے نہین۔ مگر ذرا گرجے کے اندر تو چلکے دیکھیے باوجود ان نقائص کے پادری صاحب کیا ستم ڈھا رہے ہین۔ چشم تصور کو آج سے دو ڈیڑھ برس پہلے کسی نگلستان کے گرجے تک پہونچائیے۔ ایک کثیر جماعت خوبصورت سیاہ لباس مین اہتمام اور احتیاط کے ساتھ ملبوس بیٹھی ہے اور ایک پادری برسر منبر کھڑا تقریر کر رہا ہے۔ آیئے ذرا سنین کہ وہ کیا کہتا ہے اُسنے ابھی انجیل کی ایک آیت پڑھی ہے "بابرکت ہین امن کرانے والے۔ کیونکہ آسمانی بادشاہت اُنکی ہوگی" اور اب اِسکی بنا پر اپنا خطبہ شروع کرنے کو ہے یہ خطبہ ایک لکھی ہوئی تقریر ہے جسکی تیاری مین اُسنے بیسیون کتابونکی ورق گردانی کی ہے جسمین اُسنے اپنے اخبار بینی کے نتائج بھی کھپائے ہین اور جسکی تیاری مین اُسنے ہفتہ بھر کوشش کی ہے۔ پہلے اُسنے لکھا ہے اور پھر حفظ کیا ہے۔ اب کاغذ اِسکے سامنے احتیاطاً رکھے ہین ورنہ وہ باضابطہ تقریر کر رہا ہے آنکھین ہین کہ سامعین پر اثر ڈال رہی ہین۔ ہاتھ ہین کہ مناسب حرکات سے تقریر کی تاثیر بڑھا رہے ہین۔ آواز باقاعدہ کھٹتی اور بڑھتی ہے۔ کوئی بات زور سے کہی جاتی ہے کوئی کسیقدر آہستگی کے ساتھ۔ فقرے ہین کہ جنچے تُلے ہوئے ایک لفظ باعتبار انشا کے اِدہر سے اُدہر کرنے کو کسی کا جی نہ چاہے۔ عبارت دلنشین اور طرز ادا دلپسند۔ اب سننے والے کو سمجھین تو کیا معنی۔ منوانا یہ چاہتا ہے کہ جنوبی افریقہ مین جو لڑائی ہو رہی ہے وہ شان عیسویت کے خلاف ہے کیونکہ حضرت عیسیٰ امن کے پیغمبر تھے اور جنگ ایک نیک عیسائی قوم سے ہے جو پارسائی اور حُسن عقیدت و عمل مین اہل انگلستان پر بھی فائق ہے اور اِسلیے لڑائی ایسے حالات مین اور ایسے لوگون کے ساتھ کار شیطانی ہے اور صلح کی کوشش فوراً ہونی چاہیے پادری ایک ایک کے دل مین جب اِس خیال کو جاگزین کر لیتا ہے اور منوا لیتا ہے تو منبر سے اُترتا ہے

حقیقت یہ ہے کہ اُن دنون انگلستان مین پولیٹکل یعنی سیاستی اعتبار سے دو فریق تھے۔ ایک جو لڑائی کو حق بجانب سمجھتا تھا اور اسکی امداد اپنا مذہبی۔ قومی اور ملکی فرض۔ دوسرا وہ جو اسے ناجائز سمجھتا تھا اور اسکی امداد کو گناہ اور ناواجب۔ یہ پادری صاحب اِس دوسرے فریق کے ہم خیال ہین اور اپنے فریق کے خیالات کو قوم مین پھیلا رہے ہین اور مذہب کے زبردست اثر سے فائدہ اُٹھا رہے ہین۔ بس صلح کا وعظ سُنکر لوگ نشۂ صلح مین سرشار گرجا سے نکلتے ہین اور بڑے بڑے مجمع کرکے گورنمنٹ مین درخواستین بھجواتے ہین کہ صلح کی طرح ڈالی جائے اور ملک کو اس بیجا خرچ سے بچایا جائے۔ دوسری طرف شہر کے کسی اور حصے مین گرجا ہے جسمین ایک ایسے خطیب گفتگو کر رہے ہین جو جنگ کے موئد ہین۔ ایک برقی اثر ہے کہ جماعت بھر مین پھیلا ہوا ہے اور وہ لوگ خود والنٹیر بنکر جانین لڑا دینے۔ جتنا روپیہ امداد سپاہیان و مجروحین کے لیے درکار ہو دیدینے اور ہر طرح سے فوج کی مدد کرنے کو آمادہ ہین۔ ان حالات مین وہ فصاحت جسپر آپکے بزرگون کو ناز تھا اگر عیسائیون کے حصے مین چلی جائے تو تعجب کیون ہو؟

باغبان گر یون ہی امید اثر ہے دلفریب	آسمان سر پر اُٹھالے گی فغان عندلیب

ہمین آج اگر رونا ہے تو اِس بات کا کہ اور باتین تو گئی ہی ہین یہ طاقت فغان کیون کم ہوگئی اور تاثیر فغان کیون سلب ہوگئی۔ ہم مین اب کتنے واعظ کتنے خطیب ایسے باقی ہین جو یہ فصاحت اور یہ اثر رکھین کہ قوم کی قوم جدھر چاہین ہانک لین اور اگر کچھ ہے بھی تو وہ خال خال۔ وہ بھی چراغ سحری۔ خداداد قابلیت اور اتفاق مشق سے کچھ سگے ہین اور آگے جانشین اُنکے متیقن نہین۔ اور وہان خاص قابلیت کے نامور آدمیونکا تو ذکر ہی جانے دیجیے۔ اِس انداز کے آدمیون کا جنکا ذکر اوپر کیا گیا ہے۔ جو ضرورت وقت کے مطابق مذہبی تقریر کرکے قوم کو اُبھار سکین تعداد ہزارون تک پہونچی ہے۔ ایک محکمے کا محکمہ ہے جسکا انتظام ایسا ہی منضبط ہے جیسے محکمہ پولیس کا یا فوج کا۔ فسر ہین

ماتحت ہین - موقوفیان ہین - بحالیان ہین - نگرانیان ہین - ریوٹین ہین - تنخواہین ہین وظیفے ہین - انگریزون کی دنیوی حالت پر تو رشک کرنے والے یہان بہت لوگ موجود ہین اور اُنکے مذہب پر رشک کرنے والا شاید کوئی مسلمان نہ ہو - مگر ایمان کی تو یہ ہے کہ مین اُنکے کلیسے کے انتظام اور اسکی خوشحالی پر تو رشک کرتا ہون ؎

سخن درست بگویم نمی توانم دید	کہ می خورند حریفان و من نظارہ کنم

مجھے سخت ضرورت اِس بات کی محسوس ہوتی ہے کہ ایک معقول جماعت ایسے لوگونکی پیدا ہو جو علوم دین سے بہرہ ور ہونے کے ساتھ علوم مروجہ سے باخبر ہون اور حالات زمانہ پر نظر رکھتے ہون - فن تقریر و وعظ کو بطور فن کے تحصیل کرین اور پھر تسخیر قلوب کا عمل شروع کر دین - یہ خیال ایک عرصے سے میرے دل مین جاگزین تھا اور جب مجھے پہلی دفعہ اجلاس ندوے مین بمقام عظیم آباد شریک ہونے کا موقع ملا تو مین چاہتا تھا کہ اِس عنوان سے ایک مضمون پڑھون کہ "وعظ کیسا ہونا چاہیے" مین نے اپنے کرمفرما مولوی عبدالحی صاحب کو اِس عنوان سے مطلع کیا مگر اُنکو میرا مطلب سمجھنے مین کسیقدر دقت ہوا اور وہ ڈرے کہ کہین ایسا نہ ہو کہ یہ ایک دنیا دار آدمی اہل دین کو خاص اُنکے کام کے متعلق نصیحت کرنے کھڑا ہو جائے اور طبقہ علما کی ناراضگی کا باعث ہو - اُنھون نے مجھے لکھا کہ مین کوئی اور عنوان منتخب کر لون - مین نے اُنکے حکم کی تعمیل تو کر دی مگر یہ مضمون برابر میرے سینے مین باعث خلش رہا - وجہ اِسکی یہ تھی کہ آئے دن دو طرح سے مجھے اِسکی ضرورت کا احساس ہوتا رہتا تھا - ایک تو وہ صورت جو عرض کیگئی کہ جہان عیسائی مذہب کے معتقدین کو اپنے مذہبی پیشواؤن کے اثر سے بڑے بڑے کام لیتے دیکھا تو خیال آیا کہ ہم کیون ایسا نہین کر سکتے ؟ اور دوسری صورت یہ کہ جب کبھی مختلف مقامات مین اپنے ہان کے واعظون کے وعظ سُننے کا اتفاق ہوا تو خیال آیا کہ کیسے اچھے موقع لوگون پر اثر ڈالنے کے ہاتھ سے نکلے جاتے ہین - اُنکے اِسطرح ہاتھ سے نکلجانے پر افسوس ہوا اور مین یقین کرتا ہون

کہ ہمارے علما مین سے بھی روشن خیال اور دور بین حضرات اس بات کا اعتراف فرمائینگے کہ ہماری مجالس وعظ مین اور خطبون مین وہ مطلب جو اسنے اوائل سنین اسلام مین لیا جاتا رہا اور جو اب لیا جا سکتا ہے اور جسکی اب پہلے سے بھی زیادہ ضرورت قوم کی حالت کو سنبھالنے اور سنوارنے کے لیے لاحق ہوئی ہے نہین لیا جاتا اور اسلیے انھین اس شاعر کے ساتھ ہمزبان ہونا پڑے گا جسنے کہا ہے اور خوب کہا ہے ؎

اے دل بکوے دوست گذاری نکردۂ	فرصت ز دست دادہ و کاری نکردۂ
میدان فراخ دیدہ و گوی نہ بردۂ	شاہین بدست و عزم شکاری نکردۂ

اور جو مجھے عرض کرنا ہے اُسکا سب سے ضروری حصہ یہی ہے کہ وعظ مین وہ رنگ پیدا کرنے کی ایک کوشش خاص ہونی چاہیے جس سے وعظ و خطبے وہ کام دینے لگین جسکے لیے یہ تجویز ہوئے تھے اور اس نالہ و فغان مین جو ہم آپ اپنے مجالس مین برپا کرتے ہین تاثیر بھی موجود ہو۔ اِسلیے مین نے آجکی تقریر کا عنوان "تاثیر فغان" پسند کیا ہے۔

دل مین جا کر گھر کرے ایسی تو ہو تقریر وعظ	جسکو جو چاہے منالے یہ تو ہو تاثیر وعظ

مین کئی قومی جلسون مین دیکھتا ہون کہ ہمارے واجب الاحترام بزرگ جناب قاری شاہ سلیمان صاحب مجلس کو بے خود کر دیتے ہین اور اثنائے تقریر مین بعض ایسی مقبول گھڑیان آتی ہین کہ ایک بڑے مجمع کو جہان چاہین لیکر جھونک دین۔ اُسکا باعث یہ ہے کہ ان کو خداداد خصوصیتون کے ساتھ اِس فن کی مناسب تربیت حاصل ہوئی ہے اور اس پر ایک پرجوش دل جو محبت اسلام اور شوق محمدی سے سرشار ہے اضافہ ہے ؎

دلنشین شد سخنم تا تو قبولش کردی	آرے آرے سخن عشق نشانے دارد

مگر آپنے دیکھا ہوگا کہ انکو ایک ہی جلسے مین کتنی دفعہ آپ کے روبرو کچھ کہنا پڑا ہے۔ یہی ایک بڑا ثبوت اِس بات کا ہے کہ ہمارے پاس بہت سے شاہ سلیمان نہین ہین ورنہ انکو اتنی مرتبہ تکلیف نہ دینی پڑتی ایک آدھ دفعہ اپنا حصہ لیکر یہ بھی آپ حضرات

کیطرح عافیت کے ساتھ سامعین مین بیٹھے رہتے اور تقریرین سننے کا لطف اُٹھاتے آپ فرمائیے کہ چار پانچ اچھے واعظون سے ہندوستان جیسے بڑے ملک مین جسمین چھ کروڑ سے زیادہ مسلمان آباد ہین کیا ہوسکتا ہے۔ بارہا ایسا ہوا کہ انجمن حمایت اسلام لاہور نے جسکی کارنامون کا پرسون سے کئی دفعہ تذکرہ آیا ہے اور جسکی بابت مختلف مقررون نے نہایت ہمدردی اور قدردانی کے الفاظ استعمال فرمائے ہین اعلان کیا کہ اُسے واعظونکی ضرورت ہے مگر ہندوستان بدین وسعت مطلوبہ ڈھنگ کے آدمیون کے مہیا کرنے سے قاصر رہا کچھ عرصہ ہوا ٹرنسوال سے جہانکی لڑائی ابھی ختم ہوئی ہے کچھ معقول رقمین چندے کی انجمن مین پہونچین اور ساتھ ہی تحریک آئی کہ چند ایسے اصحاب کا ایک وفد جنوبی افریقہ مین جہان بہت سے خوشحال مسلمان تاجر ہین آئے جو انگریزی مین مذہب اسلام پر وعظ کرسکتے ہون اور کئی دن تک ہم لوگ شش و پنج مین رہے کہ ایسے آدمی کہان سے لائین ایک دفعہ یہان امرت سر مین جنوبی امریکہ سے ایک پیغام آیا تھا جو وہان کے ایک مقبول مسلمان سوداگر نے بھیجا تھا کہ ہمین ایک انگریزی دان عالم درکار ہے کیونکہ مسلمانونکی بہت سی آبادی ہے جو مختلف ممالک کے رہنے والے ہین اور جنمین مشترک زبان انگریزی ہے۔ وہ معقول تنخواہ بھی دینا چاہتے تھے مگر کوئی آدمی تیار موجود نہ تھا۔ اسی طرح امریکہ شمالی مین جیسا کہ آپ کل پرسونکی بعض تقریرون مین سُن چکے ہین ایک خاص شوق تلاش مذہب کا موجود ہوگیا ہے اور وہان کے لوگ آب حیات مذہب حق کی تشنگی مین العطش العطش پکار رہے ہین۔ مگر کوئی ایسا نہین جو اسلام کے سرچشمۂ رحمت سے پیاسے ہونٹون تک چند قطرۂ آب پہنچادے یہ اور ایسی بہت سی ملکی اور غیر ملکی ضروریات ہین جو چاہتی ہین کہ ذی علم اور بااثر واعظون کی جماعت بڑھائی جاوے جو موجودہ خموشی کے سناٹے کو مبدل بہ فغان کردے اور آسمان سر پر اُٹھالے اور مذہب حق کا وہ غلغلہ بلند ہو جسکی تاثیر سے پھر ایک دفعہ دنیا مین اسلام کی دھاک بندھ جائے۔

اچھا اگر آپ پُر تاثیر فنان کی ضرورت کو تسلیم کرتے ہین تو اِسکے لیے جو وسیلہ مناسب ہو
اُسکو استعمال کیجیے۔ وہ وسیلہ کیا ہے؟ کوئی ایسی تعلیم گاہ قائم کرنا جو اس مطلب کے لیے مخصوص
ہے اور یہ مطلب دارالعلوم مجوزہ ندوہ کے مقاصد مین موجود ہے مگر اسکے متعلق اتنا جتا دینا
ضروری ہے کہ ایک علوم مذہبی کے مدرسے مین کتب دین اور کتب علم ادب عربی و بعض دیگر
کتب کا پڑہا دینا ہی کافی نہ ہوگا۔ اِسکے لیے اس فن کی خاص تربیت اور مشق علاوہ نصاب
معمولی کے ہونی چاہیے اور ساتھ ہی خاص طلبہ جو اس مذاق سے مناسبت رکھتے ہون
منتخب کیے جانے چاہیین اور اُنکا حوصلہ زمانہ مشق مین بذریعۂ انعامات و وظائف بڑہایا
جانا چاہیے اور اُنکی مشق بذریعۂ مقابلہ باہمی و مباحثہ و مناظرۂ دوستانہ پختہ کرانی چاہیے
شاید کوئی کہے کہ اگلے زمانے کے جو علما وعظ مین کمال رکھتے ہین اُنکو کونسی ایسی تربیت
ملی تھی؟ اور اُنکے لیے کونسی خاص درسگاہ قائم کی گئی تھی؟ تو اُسکا جواب یہ ہے کہ ہر زمانے
اور ہر وقت مین بعض خاص طبائع تو ایسی ہوئی ہین جو بغیر زیادہ باضابطہ تعلیم کے محض جودت
ذہن و ذکا کی بدولت عروج کمال کو پہونچ گئی ہین مگر ایسے نمونے کمیاب ہین اور کبھی کوئی گروہ
علما یا واعظین کا اس اُصول پر پیدا نہین کیا جا سکتا۔ خصوصًا ایسے زمانے مین جب فن تعلیم نے
بے انتہا ترقی کی ہے اور ہر علم کی شاخ کے لیے ایک ٹرمینگ کالج قائم ہوا ہے۔ یا بعد از تعلیم
تجربے کا موقع نکالا گیا ہے۔

ہم دیکھتے ہین کہ آجکل مدارس سرکاری مین معلمی پر کسیکو محض بی۔ اے یا ایم۔ اے ہونے
کی حیثیت سے مقرر کرنے مین تامل کرتے ہین اور یہ پرسش ہوتی ہے کہ اُسنے مدرسۂ تعلیم المعلمین سے
بھی سند حاصل کی ہے یا نہین۔ صیغۂ قانون کے متعلق ولایت مین یہ دستور ہے کہ پہلے تو
بذریعۂ امتحانات کے کتب قانونی کے علم کا ثبوت مانگا جاتا ہے اور پھر خاص طور پر پاس شدہ
شخص جو وکالت کیا چاہتا ہے تجربہ کار وکیلون کے ساتھ رہکر فن وکالت کی مشق کرتا ہے
اور کچھ سالون خاص محنت کے بعد خود سند پاتا ہے کہ علیحدہ کام شروع کر سکے۔ طب کے لیے

محض اُن زبانون کا جاننا جنمین کتب طبی موجود ہین کافی نہین بلکہ دیگر علوم سے فارغ ہونے کے بعد ڈاکٹر یا طبیب کو خاص اُس فن کے لیے علیحدہ تعلیم حاصل کرنی پڑتی ہے۔ انگریزون کے دینیات کے متعلق بھی یہی قاعدہ ہے۔ بی۔ اے۔ ایم۔ اے پاس کرنے کے بعد لوگ مدارس دینیات مین جاتے اور وہان سے بی۔ ڈی۔ اور ایم۔ ڈی کی ڈگریان پاتے ہین جب اُنھین پادری سمجھا جاتا ہے اور کلیسہ کی خدمت کا کام اُنکے سپرد ہوتا ہے۔ جب علوم و فنون کے متعلق اہل فن کے لیے تربیت خاص ضروری سمجھی جاتی ہے تو علم الادیان کیون مستثنےٰ ہو۔ آپ اگر علم الادیان کو افضل تسلیم کرتے ہین تو اسکے واسطے دوسرے علوم سے بڑھکر اہتمام ہونا چاہیے نہ یہ کہ یہ بالکل اتفاقی حالت پر چھوڑ دیا جائے اور جید علما کے نکلنے کی خود رَو سبزے کیطرح توقع کیجائے۔

اگر ایسے علما کے پیدا کرنے کی آپ کوشش کرینگے جو تاثیر وعظ رکھتے ہون اور اِس برقی طاقت کا ٹھیک استعمال کرینگے تو جتنے رونے قوم کی پستی کے متعلق ہین اُنکا مداوا ہو جائیگا یہی افسردہ و پژمردہ اور افلاس زدہ مسلمان وہ وہ ہمتین وہ وہ جرأتین دکھائین گے کہ آپ دیکھکر دنگ رہجائین گے ۵

ہزار پیری مٹا چکی ہے تپ محبت ہو دل مین باقی ہنوز خاکستر کہن ہین وہ آگ جو تھی دبی ہوئی ہے	

اِس تقریر کے بعد مولوی ثناء اللہ صاحب امرت سری مصنف تفسیر ثنائی نے نہایت دلچسپ تقریر فرمائی جسکا عنوان تھا "ہم کون ہین" یہ تقریر وقت کی تنگی سے ناتمام رہی مگر چونکہ مولوی صاحب ممدوح نے اِسکو پہلے سے قلمبند کر رکھا تھا اسواسطے ہم اِسکو درج روداد کرتے ہین۔

تقریر مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اللھم لک الحمد انت قیم السموات والارض ومن فیھن ولک الحمد انت رب السموات والارض ومن فیھن۔ اللھم صل علے محمد وعلے آل محمد کما صلیت علے ابراہیم وعلی آل ابراہیم انک حمید مجید۔ اللھم آت نفسی تقوٰھا وزکھا انت خیر من زکٰھا انت ولیھا ومولٰھا۔ حضرات صدر انجمن ومحترم علماے کرام ومعزز ناظرین السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مین اپنے مضمون کے بیان کرنے سے پہلے حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے شعر مین تھوڑا سا تصرف کرکے ندوۃ العلما کی تشریف آوری کا شکریہ اظہار کرتا ہون۔ حضرت حسان شاعر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہا کرتے تھے ؎

کفے بنا فضلا علے من غیرنا		حب النبی محمد ایانا ؛	

مین اس شعر کے معنی کو مسلم رکھ کر مجازی معنے مین ندوے کا خیر مقدم کہتے ہوئے یون کہتا ہون

کفے بنا فخرا علے من غیرنا		تشریف ضیف الندوۃ ایانا	

یعنی ہم اہالیان امرت سر کو یہ فخر کافی ہے کہ ندوۃ العلما نے ہمکو اپنے قدوم میمنت لزوم سے مشرف کیا ؎

گر بر سر چشم ما نشینے ؛ ؛		نازت بکشم کہ نازنینے	

اسکے بعد مین اپنے مضمون پر آنا چاہتا ہون۔ میرے مضمون کا عنوان ہے "ہم کون ہین" اس عنوان سے چار دفعہ سوال ہونگے اور چارون سوالون کے جوابات مین باتباع قرآن شریف آپ ہی دونگا۔ پہلا سوال یہ ہے کہ "ہم کون ہین"؟ جسکا جواب ہے کہ ہم انسان ہین۔ اس جواب کی صحت مین کسیکو کلام نہ ہوگا۔ موجودہ حاضرین سے قطع نظر کل دنیا کے ذی عقل بلکہ ذی جان اس جواب کی صحت کے قائل ہین۔ کیونکہ انسانکا مصداق بننا ہمارے حق مین کسبی یا ارثی نہین بلکہ قدرتی اور وہبی ہے جو کسی طرح

چھیننے سے چھن نہین سکتا سلب کرنے سے سلب نہین ہو سکتا۔ مگر خدا کی پاک کتاب ہم انسانون مین سے بہت سے افراد کو انسانیت سے خارج بتلاتی ہے تو آخر اسکی بھی تو کوئی وجہ ہے۔ کسی اہل دل نے ان معنی کو ان لفظون مین بیان کیا ہے ؎

انچہ بر جستیم و کم دیدیم و بسیار ست و نیست ؛	
نیست جز انسان درین عالم کہ بسیار ست و نیست	

ہم انسانون ہی مین سے ایک بدبخت وہ بھی ہین جنکی حق مین ارشاد ہے "ان شر الدواب عند اللہ الصم البکم الذین لا یعقلون" سب حیوانون سے بدترین وہ لوگ ہین جو خدا کی دی ہوئی عقل سے کام نہین لیتے بلکہ غفلت مین ضائع کر رہے ہین۔ اسکی وجہ کیا ہے کہ ایک ایسا نام یا لقب جو ہمکو قدرتی طور پر ملا تھا جو بغیر کسی کسب اور دخل کے ہم پر صادق آتا تھا۔ ہم انسانون مین سے بہت سے افراد سے چھین کر خداوند عالم اونکو بدترین خلائق فرما رہا ہے۔

حضرات! انسان (عام اس سے کہ مسلمان ہو یا غیر) قدرتی طور پر بہت سے تعلقات مین وابستہ ہے۔ کچھ شک نہین کہ ایک تعلق اسکا اپنے خالق سے ہے تو دوسرا مخلوق سے۔ ایک حاکم سے ہے تو دوسرا محکوم سے۔ ایک ماں باپ سے ہے تو دوسرا اولاد سے۔ ایک بیوی سے ہے تو دوسرا خاوند سے۔ ایک دوست سے ہے تو دوسرا دشمن سے ایک ہمسائے سے ہے تو دوسرا اجنبی سے۔ ان سب تعلقات مین سے خالق کا تعلق بہت بڑا گہرا تعلق ہے۔ مگر افسوس کہ جیسا کچھ گہرا اور مضبوط ہے ویسا ہی اکثر انسان اسے بھولے ہوئے ہین۔ مگر کیا یہ تعلق بھول جانے سے بھول سکتا ہے؟ توڑنے سے ٹوٹ سکتا ہے؟ ہرگز نہین۔ بلکہ اسے بھولنے اور توڑنے والے کی مثال بالکل اس احمق کی سی ہوگی جو یہ سمجھ کر کہ بارہ بجے کی گاڑی کا وقت ہو گیا ہے گھڑی کی سوئی کو پیچھے کر کے گاڑی کے وقت پر ملنے کی ہوس کرے۔ صاحبو! جسطرح اس بیوقوف

کی اِس حرکت سے وقت پر کوئی اثر نہ پڑے گا اسیطرح کسی بیوقوف کے اُس تعلق اور نسبت ازلی کو بھولنے سے کوئی اثر نہ ہوگا۔ ایسے ہی احمقوں کے کان اینٹھنے کو خداوند عالم فرماتا ہے "ام حسب الذین اجترحوا السیات ان نجعلھم کالذین آمنوا وعملوا الصالحات سواء محیاھم ومماتھم ساء ما یحکمون" کیا کھلے جی بدکاریان کرنے والے یہ سمجھ رہے ہین کہ ہم اُن کا جینا اور مرنا ایمان دارون۔ بھلے آدمیون کیطرح کرینگے؟ ہرگز نہین۔ بہت ہی بُری رائے جمائے بیٹھے ہین۔ ایک لوگ ایسے بھی تھے کہ اُنکو اس تعلق نے ایسا کچھ حواس باختہ کر رکھا تھا کہ اُنکو دنیا بھر مین کوئی اور تعلق تو کیا کوئی چیز وجود پذیر نظر نہ آتی تھی اسلیے وہ کہتے تھے ؎

لا آدم فی الکون ولا ابلیس فالکل عبارۃ وانت المعنے		لا ملک سلیمان ولا بلقیس یا من ہو للقلوب مقناطیس	

اِسی رباعی کا مطلب کسی پنجابی اہل دل نے کیا ہی اچھا ادا کیا ہے ؎

دل بھی توئین نے دلبر بھی توئین دید توئین دکھ تیرا
نیٹر پرانڑ جہانے توئین اک حرف نہیون وچہ میرا

گو یہ اشعار بظاہر مختلف زبانون مین کہے گئے ہین مگر مطلب دونون کا ایک ہی جیسا کسی بزرگ نے کہا ہے ؎

عبارا تنا شتے وحسنک واحد وکل الے ذاک الجمال یشیر			

اِسی تعلق کے کامل نباہنے کی تعلیم اور تکمیل کو خدا نے سلسلہ نبوت ورسالت قائم فرمایا۔ اِسی تعلق کی تعلیم دیتے ہوئے ہزارہا انبیا وصلحا جان پر کھیل گئے مگر اپنے خیال کی دُھن سے نہ رُکے۔ صحابۂ کرام ہی کو دیکھیے کیا رصحابہ بلکہ رجال صحابہ تو بجاے خود تھے عورتونکی نوع عموماً بہادری اور دینداری اور پختگی سے کم بہرہ یاب ہوتی ہے مگر صحابہ مین عورتین بھی ایسے دل وگردے والی ملین گی کہ آجکل کے بہادر سے بہادر مردون کو مات کرین۔ حضرت عمار یاسر

رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ کا حال عموماً طلبا کو معلوم ہوگا کہ مشرکون نے ایسی ایذا رسانی کی کہ مرحومہ کی دونون ٹانگین رسیون سے جکڑ کر اونٹون سے باندھ دین اور اونٹون کو پتھر و نیزہ دوڑایا۔ اس تکلیف کے علاوہ ایک شقی نے مرحومہ کے مقام محفوظ پر برچھی چلا کر اوسے داخل جنت کیا رضی اللہ عنہا وارضاہا۔ مگر اُس مرحومہ کا حوصلہ دیکھیے کہ اُسنے اس تعلق کو ایسا نباہا کہ اُف تک نہ کی۔ آہ ؎

بنالرد نہ خوش رسمے بخاک وخون غلطیدن	خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

حضرات! اس تعلق کی بڑی شاخ بلکہ اصل ایک فعل قلبی ہے جسکا نام توحید اور امامت الی اللہ ہے۔ یہی توحید ہے جسکی بابت ارشاد ہو کہ اس الطاعات توحید کیا ہو؟ کسی بزرگ نے مختصر لفظون مین بتلا دیا ہے ؎

بندۂ عشق شدی ترک نسب کن جامی	کہ درین راہ فلان ابن فلان چیزی نیست

قرآن شریف مین یہ بھی ایک کمال اعجاز ہے کہ مسائل کو اصول کی صورت مین بیان کرتا ہے مسئلہ توحید کو ایک اصول کی صورت مین یون بیان کیا ہے کہ "لاتدع من دون اللہ مالا ینفعک ولا یضرک فان فعلت فانک اذا من الظالمین" یعنی کسی ایسی چیز کو مت پکار جو تجھے نہ تو نفع دیسکے اور نہ نقصان۔ اگر تو نے ایسا کیا تو تو بھی ظالمون مین شمار ہوگا۔ اس آیت سے جہان تک میرا ناقص علم راہنمائی کرتا ہے ایک عام اصول مفہوم ہوتا ہے کہ جو شخص دون شخص یا شئے دون شئے سے تعلق نہین رکھتا یعنے یہ کہ جو چیز یا جو شخص ہمارے نفع نقصان رسانی پر قادر نہ ہو اُسکو کسی حال مین پکارنا یا اُس سے کسی حاجت روائی کی دعا کرنا یہی ناپسندیدۂ پروردگار ہے جسکو دوسری لفظون مین شرک یا نقیض توحید کہتے ہین۔ اب صرف یہ بات دریافت طلب ہو کہ آیا مخلوق مین سے کسی شخص کو بھی ہمارے نفع یا نقصان رسانی کا اختیار ہے یا قدرت ہو۔ مخلوق کے طبقات لاتعد ولاتحصے کو تو کیا ہی دیکھو گے ہم مسلمانونکا اجماعی عقیدہ ہے کہ تمام مخلوق سے افضل انبیا علیہم السلام ہین۔ اور انبیا مین سے سید الانبیا

حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے افضل اور اکمل ہین حضور نے فرمایا ہی انا سید ولد آدم ولا فخر یعنے مین بلا فخر کہتا ہون کہ مین تمام بنی آدم کا سردار ہون۔ حضور نے فرمایا لو کان موسے حیا لما وسعہ الا اتباعی۔ اگر حضرت موسے بھی زندہ ہوتے تو بجز میرے اتباع کے اُنکو بھی کچھ نہ سوجھتا۔ قرآن شریف مین آپ کے حق مین صاف ارشاد ہے۔ انک لعلے خلق عظیم (تو تو بڑے ہی خلق پر ہے) حضور نے فرمایا کہ قیامت کے روز سب انبیا اپنے اپنے ہی نفس کی بہتری چاہین گے مگر مین اُسوقت بھی اُمتی اُمتی ہی کہون گا۔ غرض مختصر یہ کہ آپکی تعریف و توصیف کے دفتر اس ایک ہی فقرے مین ختم ہین ؎

لا یمکن الثناء کما کان حقہ		بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر	

پس جو وصف کمال آپ کی ذات ستودہ صفات مین بھی نہ ہوگا وہ کسی دوسرے مین خواہ وہ کیسے ہی عالی مرتبے پر پہونچا ہو تلاش کرنا بالکل بیہودہ اور لغو حرکت ہی نہین بلکہ معنیً حضور کی بے ادبی بھی ہے پس اب یہ دیکھنا ہے کہ قرآن مجید نے حضور اقدس فداہ ابی و امی کی شان مین کیا فرمایا ہے۔ صاف اور کھلے لفظون مین ارشاد ہے "قل انی لا املک لکم ضرًا ولا نفعًا" یعنی اے رسول علیہ السلام تو ان تمام دنیا کے لوگون سے کہدے کہ مین تمہارے نفع یا نقصان کا اختیار نہین رکھتا بلکہ ایک مقام پر یون فرمایا "قل لا املک لنفسی نفعًا ولا ضرًا الا ما شاء اللہ" یعنے مین اپنے لیے بھی نفع یا نقصان کا اختیار نہین رکھتا پس اس آیت نے بھی مثل پہلی آیت کے ہمین ایک اصول کلی پر اطلاع دی کہ خدا کے سوا مخلوق مین سے کوئی بھی ہمارے نفع یا نقصان کا اختیار نہین رکھتا اسی لیے حضرت مولانا فرید الدین رحمۃ اللہ علیہ نے توحید کے مضمون کو ان لفظون مین بیان فرمایا ہے ؎

غیر حق را ہر کہ خواند اے پسر		کیست در دنیا ازو گمراہ تر	
در بلا یاری مخواہ از ہیچکس		زانکہ نبود جز خدا فریاد رس	

یہ توحید بھی جسکا مختصر سا ذکر مین نے کیا ہے علماے ظاہر یہ کا بیان ہے۔ علماے باطن

یعنی اہل دل اصحاب صوفیائے کرام کو پوچھیں تو وہ اسپر بھی قانع نہین حضرت مولانا محبوب سبحانی قطب ربانی شیخ سید عبدالقادر جیلانی قدس اللہ سرہ العزیز فرماتے ہین "لیس الشرک عبادۃ الاصنام فحسب بل اذا رکنت الی غیر اللہ فقد اشرکت بہ عزوجل۔ یعنی شرک بت پرستی ہی نہین بلکہ جب تو کسی مخلوق کیطرف ذرا بھی مائل ہوا یعنے اُس سے ذرا بھی بیم وامید کی تو تو مشرک ہو چکا مولانا روم اِس سے بھی کسیقدر وضاحت سے اِسی مضمون کو فرماتے ہین ؎

تا ہوسے تازست ایمان تازہ نیست	کاین ہوی جُز قفل آن دروازہ نیست
ہر کہ خود را از ہوسے خود باز کرد	گوش خود را آشنائے راز کرد

یعنی جب تک انسان اپنی خواہشات کا بندہ ہے اُسکا ایمان مردہ ہے یا دوسرے لفظون مین یون کہین کہ وہ مشرک ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی فرمایا ہے کہ "لا یومن احدکم حتی یکون ہواہ تبعا لما جئت بہ" یعنی جب تک انسان اپنی دلی امنگ کو بھی میری تعلیم کے تابع نہ کرے گا ایمان دار نہ ہو گا۔

یہ ہے مختصر بیان اُس تعلق کا جو انسان کو اپنے خالق سے ہے جس سے کسی طرح انکار نہین ہو سکتا اِسکے بعد بنی نوع کے تعلقات کا بیان بھی قرآن شریف نے جا بجا بتلایا ہے چنانچہ ارشاد ہے

واعبدوا اللہ ولا تشرکوا بہ شیئاً وبالوالدین احساناً وذی القربی والیتمی والمساکین والجار ذی القربی والجار الجنب والصاحب بالجنب وابن السبیل وما ملکت ایمانکم ان اللہ لا یحب من کان مختالاً فخوراً۔ یعنی خدا کی خالص عبادت کرو اور اُسکے کسی چیز کو ساجھی نہ بناؤ اور ماں باپ سے اور قرابت والون سے اور یتیمون سے اور مسکینون سے اور نزدیکی ہمسایون اور دور کے ہمسایون سب سے احسان کرو اور راہ مین اور مجلس مین ساتھ بیٹھنے والون سے اور مسافرون سے اور غلامون سے اور ماتحتون سے سلوک اور احسان سے پیش آیا کرو کیونکہ متکبر اور مغرور خدائے تعالےٰ کو نہین بھاتے حضرات یہ ہین وہ احکام اور فرائض جو انسان کو من حیث الانسان لازم آتے ہین جسمین کمال رکھنے والا کامل انسان ہے اور نقصان کرنے والا ناقص حتےٰ کہ بالکل غفلت سے زندگی گذارنے

تو ایسے انسان کی انسانیت بھی چھن جائے تو تعجب نہین گو وہ جسم اور روح اپنے اندر رکھتا ہو اور سیکڑون نہین لاکھون اور کرورون کی تجارت کرے اربون پر حکمران ہو مگر خدا کے نزدیک وہ "کالانعام بل ہم اضل" یعنی چارپاؤن کیطرح ہین بلکہ اُنسے بھی بدتر۔ کا مصداق ہے۔ گو وہ عجیب وغریب نکات سوچے آہستہ سے آہستہ آواز کو سُنلے باریک سے باریک چیز کو دیکھ سکے مگر خداوند تعالے کیطرف سے یہی کہا جاوے گا کہ لہم قلوبٌ لایفقہون بہا ولہم اعین لایبصرون بہا ولہم اذان لایسمعون بہا (اُنکے دل ہین پر وہ اُنسے سمجھتے نہین اُنکی آنکھین ہین مگر وہ دیکھتے نہین۔ اُنکے کان ہین لیکن اُنسے سُنتے نہین) غرض یہ کہ ان فرائض کے پورا کرنے کا نام انسان ہے اور انسے غفلت جسدرجے تک ہوگی اُسی قدر انسانیت مین نقص لازم آئے گا۔

دوسرا سوال بھی میرا اسی عنوان سے ہے کہ "ہم کون ہین"۔ جسکا جواب ہے کہ ہم مسلمان ہین۔ اس جواب کی صحت پر بھی کل اہل الرائے متفق ہونگے۔ کچھ شک نہین کہ الحمد للہ ہم مسلمان ہین۔ گو کوئی شخص اسلام کو نہ مانے مگر میرے اس جواب کی صحت کو مانے گا کہ ہم مسلمان ہین اور ہم بھی اس لقب کو بڑی خوشی سے قبول کرتے ہین کہ اگر کوئی شخص ہمین کسی ایسے لفظ سے یاد کرے جو اس لقب کے خلاف ہو تو ہم اُسکو ہتک عزت سمجھ کر قانونی چارہ جوئی کرنے پر بھی آمادہ ہین مگر کیا ہم جو مسلمان ہین صرف اسلیے کہ ہمارے باپ دادا مسلمان تھے یا اسلیے کہ ہمارے نام عبداللہ۔ عبدالرحمن ہین یا کوئی اور وجہ ہے۔ کچھ شک نہین کہ اس سوال کا جواب کتاب اللہ قرآن شریف سے بہتر کوئی نہین دے سکتا کہ مسلمان جو کہلاتے ہین کون کہلاتے ہین اُنکا اس لفظ کی نسبت کیا استحقاق ہے۔ حضرات اسلام کے معنی ہی سمجھنے سے صاف سمجھ مین آجاے گا کہ اہل اسلام کون ہین اور کیون ہین خدا نے قرآن شریف مین بتلادیا ہے اور ایک ایسا نشان قائم کیا ہے کہ مجھے افسوس آتا ہے کہ مین جو اسوقت اُس نشان کو بیان کرنا چاہتا ہون خود اُس سے محروم ہون اُس نشان کے بتلانے سے پہلے میری دعا ہے کہ اللہم اجعلنا مسلمین (یا اللہ ہمکو مسلمان بنا) خدا نے کیا نشان بتایا ہے؟ توجہ سے سننے کے

قابل ہے۔ ارشاد ہے "انما المومنون الذین اذا ذکر اللہ وجلت قلوبھم واذا تلیت علیھم آیاتہ زادتھم ایمانا وعلی ربھم یتوکلون" (مسلمان اور مومن تو بس وہی لوگ ہین جنکے دل اللہ کا ذکر سننے سے کانپ جاتے ہین اُسکی عظمت اور شہنشاہی اُنکے دلپر جاگیر ہوجاتی ہے اور اپنی خاکساری اور ناپائداری کا نقشہ سامنے کھنچ جاتا ہے اور جب اُنکو اللہ کے حکم سنائے جاتے ہین تو اُنکا ایمان تازہ ہوتا ہے اور یقین بڑھتا ہے اور بڑی بات یہ ہے کہ اپنے پروردگار ہی پر بھروسہ کرتے ہین) صاحبو! یہ تو مسلمانونکی پہچان کی مختصر سی علامت ہی مگر یہ علامت جیسی کچھ ضروری اور لابدی ہے ویسی ہی دوسرونکی نظر سے غائب ہی اسلیئے خداوند عالم نے جو بندونکی حرکتون سے خوب واقف ہے۔ انکے ریا اور اخلاص سے ایسا آگاہ ہے کہ خود یہ بھی نہ ہونگے اِسلیے اُسنے ایک مقام پر ایک اور علامت مسلمانی کی قائم کی ہے جو ہر ایک کی نظر مین آسکے چنانچہ ارشاد ہے "انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین آمنوا الذین یقیمون الصلوٰۃ ویوتون الزکوٰۃ وھم راکعون" مسلمانون کو ارشاد ہے کہ تمہارے حقیقی خیرخواہ اور سچے دوست تو اللہ اور رسول ہین اور جو لوگ ایمان لائے وہ بھی تمہارے دوست ہین چونکہ ایمان بھی ایک فعل قلبی کا نام تھا اِسلیے اِسکی توضیح کرنے کو کہ کون ایماندار مسلمانون کے دوست اور برادری بننے کے قابل ہین۔ یہ لفظ بھی بڑھا دیا کہ جو لوگ نماز پڑھتے ہین اور زکوٰۃ دیتے ہین اور دیتے ہوئے دل سے عاجزی کرتے ہین کہ خدا معلوم ہمارا یہ ناچیز ہدیہ قبول ہو یا نہ ہو شیخ سعدی مرحوم نے کیا ہی ٹھیک کہا ہے ؎

منت منہ کہ خدمت سلطان ہمیکنے		منت ازو بدان کہ بخدمت گذاشتت	

جب تک مسلمانونکی قسمت نیکاور انکے بخت یاور رہے کہ انمین اس آیت نے ایسا اثر کیا تھا جو سعدی رحمہ اللہ کے اشعار مندرجہ ذیل سے ثابت ہوتا ہے۔

دامش مدہ آنکہ بے نماز ست		گرچہ دہنش ز فاقہ باز ست	
کو فرض خدا نمے گذارد		از فرض تو نیز غم ندارد	

ائمۂ اسلام کا اختلاف دربارۂ حکم تارک الصلوۃ کیا ہے اسکے بیان کا موقع نہین لیکن یہ تو سب کے سب بیک زبان کہتے ہین ؎

بے نماز و کیا غضب کرتے ہو تم	حق تعالے سے نہین ڈرتے ہو تم
کچھ نہ تمنے اپنے رب کی یاد کی	عمر اپنی مفت مین برباد کی
سر جھکا کا ہل نہ ہوا تو سہی	بندہ ہونے کی علامت ہی یہی

مسلمان ہونے کی حیثیت سے جو ہمپر فرائض لازم ہوئے ہین وہ دو قسم کے ہین ایک تو عبادات دوسرے معاملات۔ عبادات کا ذکر تو مختصر آپ حضرات سُن چکے ہین معاملات کی بابت سُنیے حضور علیہ السّلام کا ارشاد ہے المسلم من سلم المسلمون من لسانہ و یدہٖ مسلمان تو وہی ہے جسکے ہاتھ اور زبان سے لوگ محفوظ رہین) نہ کسیکو ہاتھ سے ایذا دے نہ زبان سے جیسا حافظ شیرازی فرماتے ہین ؎

مباش در پے آزار و ہر چہ خواہی کن	کہ در شریعت ما غیر ازین گناہے نیست

اگر کیا ہم ان سب احکام عبادات اور معاملات کے پابند ہین؟ اسکا جواب دینا میرا کام نہین ہر ایک صاحب کو اپنا اپنا علم حضوری ہے ع محتسب را درون خانہ چہ کار قرآن مجید مین نبوت کے منکرون کو ایک ایسے طریق سے سمجھایا گیا ہے کہ میرے خیال مین اگر ہم بھی اُس طریق سے غور و فکر کرین تو اپنی حالت کا جلد علم ہو سکتا ہے۔ ارشاد ہے قل انما اعظکم بواحدۃ ان تقوموا للہ مثنی و فرادی ثم تتفکروا ما بصاحبکم من جنۃ (یعنی تم اے منکرو اگر مل مل کر اور اکیلے اکیلے اس امر پر فکر کرو تو تم اس نتیجہ پر پہونچ جاؤ کہ مین جو تمہاری راے کی مخالفت کرتا ہون مجھے جنون نہین بلکہ مین سچا اور رسول ہون) ٹھیک اسیطرح اگر ہم علیحدہ علیحدہ بیٹھکر جسوقت ہم یا وہ ذات ستودہ صفات ہمارے ساتھ ہو جس سے ہمارا اصل معاملہ ہے جو بار بار ہمین متنبہ کرنے کو کہتا ہے کہ "ان الی ربک الرجعی" تو بہت جلد ہماری سمجھ مین آسکتا ہے کہ ہم کیا ہین مسلمان ہین یا ننگ مسلمانان۔ آیت مرقومہ کے

مصداق ہین یا حافظ شیرازی کے قول کے حقدار ؎

وائے برمن وائے برسلام من	کفر دارد عار از ایمان من

مولانا روم نے حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کی ایک حکایت لکھی ہے کہ اُنکے پڑوس مین ایک کافر ہمسایہ رہتا تھا۔ حضرت موصوف کے مریدون مین سے ایک نے اُسے اسلام کی دعوت دی تو اُسنے جواب دیا کہ اگر تو جنید جیسا اسلام چاہتا ہے تو مجھ سے محال ہے اور اگر تو اپنے جیسے کا خواستگار ہے تو مجھے اِسکی حاجت نہین۔

حضرات سلف صالحین مین یہی بڑا کمال تھا جو کفار کے مقابلے پر سو نہین ہزار دلیل منطقی اور فلسفی سے زیادہ کام دیتا تھا کہ اُنکے اپنے حالات صاف ہوتے تھے۔ وہ جو کچھ لوگون کو سکھاتے تھے خود پہلے اُسپر عامل ہوتے تھے۔ آپ لوگون نے دیکھا اور سُنا ہوگا کہ ایران کا بادشاہ یزدگرد جب عربی فوج کے مقابلے سے جسکو وہ نہایت ہی حقارت کی نگاہ سے دیکھتا تھا شکست پر شکست کھاکر بھاگا تو اُسنے دریافت کیا کہ ان عربون مین کیا کمال ہے کہ یہ لوگ باوجود ناتربیت یافتہ ہونے کے ہماری جرار افواج قاہرہ کو روندتے چلے آتے ہین؟ تو جو اُسکو جواب ملا وہ ہمارے بھی کان اینٹھتا ہے اور ہماری ناکامیونکی وجہ بتاتا ہے۔ لوگون نے کہا ہمنے اُنمین اور تو کوئی بات نہین دیکھی البتہ یہ ہے کہ دن کو سواری کی پیٹھ پر سوار ہوتے ہین رات کو جاے نماز پر جا بیٹھتے ہین۔ دن کو میدان جنگ کے غبار سے خاک آلودہ ہوتے ہین تو رات کو خدا کے آگے ناک رگڑتے ہین۔ اُس دانا بادشاہ نے کہا کہ بس یہی وجہ ہے اور کچھ نہین۔ بخلاف اِسکے ہم کیا ہین اِسکے جواب مین مجھے وہی فقرہ یاد آتا ہے کہ ع محتسب را درون خانہ چہ کار + مگر افسوس کہ ہمارے کام اب درون خانہ کے مصداق بھی نہین رہے بلکہ ایسے فاش ہوئے ہین کہ محتسب کے اختیارات کے اندر سب سے پہلے وہی داخل ہین۔ قومی مجالس مین قومی مضامین پر لکچر یا وعظ کہنے یا کوئی نظم سنا دینے مین تو ہم مشاق ہین لیکن جب دوسرا پہلو عمل کا دیکھا جائے تو بس

لم تقولون مالا تفعلون کے مخاطب۔ مین سچ عرض کرتا ہون اور خدا کو شاہد کرکے کہتا ہون وکفےٰ باللہ شہیدا۔ مجھے تو یقین ہے کہ مین ہی اُس حدیث کا مصداق ہون جو حضورؐ نے ارشاد فرمائی ہے کہ "بڑا مبغوض اللہ تعالےٰ کا وہ شخص ہے جو بڑا فصیح زبان ہو اور جو زبان چبا چبا کر تقریر کرے کیونکہ ایسی تقریرون سے ہم خدا کی حجت اپنے پر پوری کرتے ہین۔ میری مراد سب سے نہین خدا کے نیک بندے بھی ہین "خدا پنج انگشت یکسان نہ کرد" ہان مین اپنی اور اپنے جیسے قومی گیت گانے والونکی حالتِ زار کا بیان کرتا ہون۔ مجھے یاد ہے کہ مین نے ایک دوست سے جنکی دوستی کو مین صلحا کی دوستی جانتا ہون کچھ مدت ہوئی ندوے کے جلسے مین تقریر کرنے کی ترغیب دی تو اُنھون نے انکار کیا۔ مجھے اُنکا انکار ناگوار سا گزرا۔ مین نے اصرار کیا۔ آخر اُنھون نے کہا کہ "اخلاص مشکل ہے"۔ یہ اُنکا کہنا تھا کہ میرے دل پر ایسا اثر ہوا کہ شاید جبتک مین زندہ رہون مجھے نہ بھولے۔ حضرات! یہی ایک کمی ہے جسکو ہم سب ملکر بھی رو رہے ہین تو تھوڑا ہے کہ ہم مین اخلاص نہین۔ دنیا کے کام تو ہم دنیا کی نیت سے کرین گو خدای تعالےٰ کی مہربانی سے ہمارے ہادی کامل فداہ ابی وامی نے ہمین دنیا کے کامون مین بھی ایسا طریق بتا دیا تھا کہ وہ بھی دین ہی ہو جاتا۔ مگر افسوس ہمنے اُس تعلیم سے ایسا خلاف کیا کہ دین کو بھی دنیا کی نیت سے کرنے لگے۔ حضرات! یہ امر کوئی قابل ذکر نہین کہ کوئی کام ہو اخلاص کے بغیر وہ کچھ بھی نہین۔ اخلاص ہی ایسی چیز ہے جسکے ہم سب مکلف ہین۔

تیسرا سوال مین پھر اُسی عنوان سے کرتا ہون کہ "ہم کون ہین"؟ جس کا جواب یہ ہے کہ ہم علماے کرام ہین۔ غالباً اِس جواب کی صحت مین بھی کسی کو اختلاف نہ ہوگا۔ واہ واہ یہ نام تو ایسا بابرکت اور قابلِ عزت نام ہے کہ ؎

ہزار بار بشویم زبان بمشک و گلاب	ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبیست

علما کی اِس سے زیادہ فضیلت کیا ہوگی کہ خدا تعالےٰ نے ایک ضروری کام مین اُن کو اپنی ذات والا صفات کے ساتھ شامل کیا ہے چنانچہ ارشاد ہے "شہد اللہ انہ لا الہ الا ہو

الملائکتہ واولوا العلم قائماً بالقسط" بغور دیکھین تو یہی ایک فضیلت علما کے لیے کافی ہے کہ خداوند عالم نے جہان اپنی گواہی کا ذکر کیا ہے ان کو بھی اپنے ساتھ گواہ بنایا ہے ۵+

گدایان را ازین معنی خبر نیست		کہ سلطان جہان با ماست امروز	

علما ہی وہ گروہ ہے جنکی بابت حضور اقدس نے فرمایا ہے کہ انکی سیاہی جس سے یہ فتاوی اور تصنیف کتب مذہبی کرتے ہین شہیدون کے خون سے وزن کیجاوے گی علما ہی کا گروہ ہی جسکو حضور نے اپنا سچا جانشین فرمایا ہے اور اگر بغور دیکھین تو یہ امر ذرہ بھی مخفی نہین اسوقت اسلام کا نام جو اطراف واکناف سے کانون مین پہونچتا ہے کسکی کوشش کا نتیجہ ہے ؟ ہی گروہ علما کا۔ کچھ شک نہین کہ علما کا احسان اسوقت تمام مسلمانون پر ہے چاہے وہ ہند مین ہون یا سندھ مین۔ ایران مین ہون یا افغانستان مین۔ ایشیا مین ہون یا یورپ مین۔ کیا یہ امر مخفی ہے کہ ایک عالم جو ہندوستان مین کسی کافر کی کتاب کا جواب لکھ کر اسلام کی حمایت کرتا ہی اُسکا احسان روم والون پر نہین ؟ یا روم مین بیٹھا ہوا ایک عالم کسی شخص کو مسئلہ بتاتا ہے اُسکا احسان ہند والون پر نہین ؟ بیشک ہی۔ اُس سے بڑھ کر ہے جتنا کہ لارڈ رابرٹس کا قندہار کے فتح کرنے سے انگلستان کے ایک معمولی باشندہ پر تھا۔ ٹرنسوال فتح کرنے سے ہندوستان مین رہنے والے انگریزون پر ہے۔ اسلیے کہ جسطرح انگریز بحیثیت قوم اُس فتح سے متمع ہوسکتے ہین یا اُنکی عزت دوسری قومونکی نگاہ مین بڑھتی ہے اُس سے بدرجہا مسلمانون کو فائدہ پہونچتا ہے کیونکہ انگریزون کا یا اُنکی اولاد کا کسی وجہ سے اُن فتوحات سے محروم ہوجانا ممکن ہی مگر مسلمانونکا اُن فوائد سے بے نصیب ہونا غیر ممکن ہے پس چونکہ ہم مسلمانون مین دین اسلام سب مین مشترک سرمایہ ہے جسکی کوٹھیان خدا کے فضل سے دنیا کے ہر حصے مین قائم ہین اسلیے جو کوئی اسکی حفاظت کریگا اُسکا ہم سب مسلمانون پر احسان ہوگا۔ مگر کیا علما اس فضیلت و شرافت کے ہر حال مین مستحق ہین یا اُنکے لیے بھی کچھ فرائض ہین ؟ نہین بیشک عام مسلمانون سے بڑھ کر اُنکی ذمہ داریان ہین۔ چونکہ علما وارث انبیا ہین اسلیے جو فرائض انبیا کے ہونگے وہی اُنکے ہونگے۔ انبیا کے فرائض

کو قرآن مجید مین کئی جگہ بتایا گیا ہے پہلی آیت مین ارشاد ہے۔ یا ایہا الرسل کلوا من الطیبات واعملوا صالحا انی بما تعملون علیم (اے رسولو! حلال کھاؤ اور نیک عمل کیا کرو مین تمہارے کامون سے واقف ہون) ایک مقام پر ارشاد ہے "بلغ ما انزل الیک من ربک وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ (اے رسول جو کچھ تجھے خدا کے ہانسے ملا ہے وہ سب کا سب لوگون کو پہونچا دے اور اگر تو نے اُسمین کچھ تھوڑا سا بھی نہ پہونچایا تو گویا کچھ بھی نہ پہونچایا) بڑی بات جسکو خداوند تعالے نے بڑی تاکید کے صیغے سے فرمایا ہے یہ ہے کہ جاہلونکی لوٹ پر نہ چلین بلکہ اُنکو اپنی چال پر چلانے کی کوشش کرین چنانچہ ارشاد ہے "لاتتبعان سبیل الذین لایعلمون (جاہلونکی روش اختیار نکرنا) انھین آیات سے علما کے فرائض کا بھی مختصر سا بیان معلوم ہوتا ہے۔ اول یہ کہ وہ خود نیک عمل کرین یا کم سے کم یہ کہ اپنے کہے پر آپ عامل ہون۔ حلال کی روزی کھائین۔ جاہلون کے لحاظ سے حق بات کو چھپایا نہ کرین یا اُنکے لحاظ سے خواہ مخواہ کی تاویلات بارده سے کام نہ لیا کرین بڑی بات یہ ہے کہ کلام ربانی لوگون کو پہونچا دین لیکن سوال ہے کہ کتنے ایک علما اسوقت ہین جو اِن فرائض کو انجام دیتے ہین ہر ایک بجاے خود سوچ سکتا ہے۔ محتسب را درون خانہ چہ کار البتہ یہ بات ذرا تفصیل کے قابل ہے کہ قرآن مجید کا پہونچانا دو طرح سے ہوا ایک تو مسلمانون کو قرآن مجید کے مضامین سے آگاہ کرنا خواہ بذریعۂ تقریر ہو یا بذریعۂ تحریر۔ دوسرا طریق قرآن مجید کے پہونچانے کا یہ ہے کہ قرآن کے منکرون تک قرآن پہونچایا جاے اُنکے ذہن نشین کیا جاے اسی کی فرع یہ ہوگی کہ اُنکے سوالات و اعتراضات کو احسن پیرائے مین حل کیا جائے اُنکی مذہبی کتابون سے واقفیت ہو بلکہ زیادہ بلند پروازی کرین تو اُنکی زبان سے واقف ہونا اسکی فرع ہے۔ یہی وہ مناظرہ ہے جسکی بابت ارشاد ہے "جادلھم بالتی ہی احسن" مگر ہمارے علما اِس فرض کو پورا کرنے نہین جہان تک میرا علم ہے علما اِس فرض سے بہت ہی کم واقف ہین۔ بہت سا حصہ ہمارے علما کا تو ایک ایسے دھندے مین پھنسا ہوا ہے جس سے اُنکو شاید حشر تک بھی فرصت نہ ہو۔ وہ کیا ہے؟ صدرا اور قاضی مبارک کی ورق گردانی

جسکو بڑے فخر سے علم فلسفہ اور حکمت اور منطق کہا جاتا ہے جسکے پڑھنے والون کو "من یوت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا" کا مصداق بنایا جاتا ہے حالانکہ اس فلسفے کی ساری تحصیل سے اتنی فلسفہ دانی بھی حاصل نہین ہوتی جتنی پرائمری کے طلبہ کو ہوتی ہے۔ جزو لا یتجزے کا فضول جھگڑا اور اُسکے ابطال کے دلائل سے طومار بھرے ہین صورت نوعیہ کے ثبوت سے دفترون کے دفتر پُر ہین پھر طرفہ یہ کہ نہ تو پڑھنے والون کو خبر ہے اور نہ اکثر پڑھانے والون کو کہ متکلمین اسکے قائل کیون ہین اور حکما اس سے منکر کیون ہین۔ پھر وہ اقرار متکلمین کا اس زمانہ مین بھی بدستور مفید ہوسکتا ہے یا فضول۔ یہ ہے ہمارا علم طبعیات جسکی ہمارے طلبہ کو نہ ابتدا معلوم ہے نہ انتہا صرف اجمالی علم اتنا ہی کافی ہے کہ ہمنے تحصیل کی تمام کتابین پڑھ لی ہین اور بس مجھے یاد ہے کہ کانپور کے جلسۂ دستار بندی پر جس روز ندوۃ العلما کی عمارت کا بنیادی پتھر رکھا گیا تھا مولانا عبدالحق صاحب مصنف تفسیر حقانی نے ہم سب طلبہ کو جنکی دستار بندی تھی مخاطب کرکے ایک نہایت ہی پر معنے نصیحت فرمائی تھی کہ یہ مت سمجھنا کہ ہم تحصیل علم سے فارغ ہوگئے ہین بلکہ یہ سمجھو کہ آج تم میدان علم مین آئے ہو مین نے جو مولانا صاحب کی اس نصیحت کو یاد رکھا تو بالکل سچ اور نہایت ہی مفید پایا۔

حضرات! ہمکو غیر قومون کے علما سے سبق حاصل کرنا چاہیے کہ وہ کیا کر رہے ہین کہانتک ہمارے فرائض کی انجام دہی مین وہ مستعد ہین۔ مثال کے لیے مین سوامی دیانند سرسوتی کا ذکر کرتا ہون۔ اس شخص کی ہمت پر مجھے رشک آیا کرتا ہے۔ اُردو فارسی سے ناواقف انگریزی اور عربی سے محض بے خبر صرف سنسکرت کا عالم مگر اس بے خبری نے اُسکو کسی فرض کی انجام دہی سے نہ روکا۔ اسنے جہان ہندوؤن مین ویدکے (بخیال خود) صحیح معنے کی اشاعت کی اور ایسے مشکلات کا سامنا کیا جو کسی بڑے ہی باہمت آدمی کا کام ہے دوسری طرف اُسنے تمام دنیا کے مذاہب کا رد لکھا اور ایک جامع کتاب اپنے پیروون کے ہاتھ مین دیدی۔ جسکا نام ستیارتھ پرکاش ہے۔ اس کتاب مین اس باہمت آدمی نے اپنے مذہبی

مسائل کو بھی بیان کیا اور عیسائیون اور مسلمانون کا بالاستیعاب رد کیا ایسا کہ بائبل کے پہلے ورس سے آخر مکاشفات تک رد کرتا چلا گیا۔ اسیطرح قرآن شریف سے بسم اللہ سے آخر تک اسنے وہی معاملہ کیا۔ جن نونین اسکی کتاب سیتارتھ پرکاش کا جواب لکھ رہا تھا مجھے اسکے اعتراضات پر تو بے ساختہ ہنسی آتی تھی مگر ساتھ ہی اسکی ہمت پر غبطہ بھی آتا تھا کہ کس ہمت اور استقلال سے اس باہمت مرد نے تراجم کو ناکری مین کرایا اور پھر ایک ایسی جامع کتاب لکھ کر اپنی قوم کے ہاتھ مین دی۔ بخلاف اسکے ہم ہین کہ ہمین خبر تک نہین کہ ہمارے فرائض کیا ہین۔ ادائے فرائض تو ایک بڑی بات ہے اس آزادی کے زمانے مین بھی ہم غافل رہین گے تو کب بیدار ہونگے۔ حضرات مین سچ عرض کرتا ہون کہ اس زمانے مین ہمارا فرض ہے کہ ہم میدان مین آئین تو ہمارے دونون ہاتھون مین بائبل اور وید ہو اور سر پر قرآن شریف۔ ان تینون کتابون کے مضامین کا ایمانداری سے مقابلہ کرکے بلند آواز سے پکارین کہ "ائتونی بکتاب من قبل ہذا او اثارۃ من العلم"۔ حضرات! آپ صاحبون کو معلوم ہے کہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو نعمت خدا تعالے کسی بندے کو دیتا ہے اسکو دیکھنا پسند کرتا ہے۔ حدیث کے الفاظ یہ ہین "ان اللہ یحب ان یری اثر نعمتہ علے عبدہ او کما قال"۔ پس یہ آزادی تقریر و تحریر بھی تو کوئی نعمت ہے اسکا اثر بھی دکھاؤ مین سچ کہتا ہون کہ اگر آپ تمام ہندکے بڑے حاکم ویسرائے کو بھی چلتے چلتے یہ کہین کہ مین حضور کی خیر خواہی سے عرض کرتا ہون کہ آپ اسلام قبول فرمائین تو بہتر ہوگا وہ بھی آپکا شکریہ کرکے تھینکس کہتے ہوئے آپسے جدا ہونگے۔ پچھلے ہی سال کا ذکر ہے کہ مین نے ایک رسالہ "اسلام و برٹس لایعنے سیاست محمدیہ اور قوانین انگریزیہ کا مقابلہ" لکھ کر سب سے پہلے ویسرائے بہادر کو بھیجا تو بڑے شکریے سے اسکی رسید پہونچی۔ پھر کمال یہ کہ ۹۔ تاریخ کو یہانسے روانہ ہوا گیارہ کو وہان پہونچا تیرہ کو مجھے جواب پہونچ گیا۔ ہان یاد آیا کہ ہم نے بھی اس آزادی کی پوری قدر کی کہ جو کوئی شخص یا جماعت ہماری اصلاح کو اٹھی اسکا ہمنے دل کھولکر مقابلہ کیا

جہان تک بس چلا اُنکو اپنے اردگرد سے نکالدیا بلکہ دور و دراز ملکون تک اُنکا تعاقب کیا۔ گویا کسی اُستاد کے شعر کو ہمنے اِسی معنی مین سمجھا ؎

ہم اور غیر دونون یکجا بھسم نہ ہونگے	ہم ہونگے وہ نہ ہونگے وہ ہونگے ہم نہونگے

اِسی مجلس ندوۃ العلما سے کیا ہوا اور کیا ہو رہا ہے۔ طرح طرح کے بُہتان لگائے جاتے ہین نئی نئی قسم کے افترا گڑھے جاتے ہین مگر ممبران ندوہ ہین یا کوہ وقار کہ اسکی ذرا بھی پرواہ نہین کرتے کیونکہ یہ جانتے ہین ؎

پانی مین ہے آگ کا لگانا دشوار	بہتے دریا کو پھیر لانا دشوار
دشوار تو ہے مگر نہ اتنا جتنا	بگڑی ہوئی قوم کا بنانا دشوار

اب مین ان شکایات سے گزر کر علماے حقانی اور غیر حقانی کی تعریف اور تفصیل ایک جلیل القدر بزرگ کے کلام سے بیان کرتا ہون۔ حضرت مولانا امام ربانی مجدد الف ثانی قدس اللہ سرہ العزیز ارشاد فرماتے ہین "علما را محبت دنیا و رغبت دنیا و رغبت دران کلف چہرہ جمال شان ست۔ خلائق را اگرچہ از ایشان حصول فوائد ست اما علم شان در حق ذاتہاے ایشان نافع نیاید۔ ہرچند تائید شریعت و تقویت ملت بر ایشان مترتب ست اما گاہ ست کہ این تائید و تقویت از اہل فجور و ارباب فتور ہم می آید چنانچہ سید الانبیا علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ و التسلیمات از تائید آن مرد فاجر خبر دادہ اند و فرمودہ "ان اللہ لیؤید ہذا الدین بالرجل الفاجر" در رنگ سنگ پارس اند کہ از مس او آہن و ہرچہ بابرسد زر گردد و آن فی حد ذات بر خبریۂ خود ست و ہمچنین آتشے کہ در سنگ و نی مودع ست عالم را ازان آتش حصول منافع ست اما آن سنگ و نے ازان آتش درونے بے نصیب اند بلکہ گویم کہ این علم در حق ذات ایشان مضر آمد کہ حجت را بر ایشان تمام ساخت "ان اشد الناس عذابا یوم القیامۃ عالم لم ینفعہ اللہ بعلمہ" چگونہ مضر نباشد علمی کہ نزد خداے عزّ و جل عزیز ست و اشرف موجودات آن را وسیلہ دنیاے دنیہ از مال و جاہ و ریاست ساختہ اند و حالانکہ دنیا نزد حق تعالے ذلیل و خوار ست

وبدترین مخلوقات پس عزیز خدارا عزوجل خوار ساختند و ذلیل را عزت دادند بغایت مستقبح ست فی الحقیقۃ معارضہ است بحق سبحانہ تعالے۔ تدریس وافتا وقتے نافع آید کہ حالصًا لوجہ اللہ سبحانہ باشد واز شائبۂ حب جاہ وریاست وحصول مال ورفعت خالی باشد وعلامت این خلوز ہد دنیاست وبے رغبتی بودن ست از دنیا ومافیہا۔ علمائیکہ باین بلا مبتلا اند وبہ محبت این دنیا گرفتار از علماے دنیا اند۔ ایشانند علماے سوء وشرار مردم ولصوص دین حال آنکہ ایشان خود را مقتداے دین میدانند وبہترین خلائق مے انگارند ویحسبون انھم علے شئی الا انھم ھم الکاذبون استحوذ علیھم الشیطان فانسٰھم ذکر اللہ اولئک حزب الشیطان الا ان حزب الشیطان ھم الخاسرون "عزیز بے شیطان لعین را دید کہ فارغ نشستہ است واز تضلیل واغوا خاطر جمع ساختہ آن عزیز مرآنرا پرسید لعین گفت کہ علماے سوء درین وقت درین کار ما من مدد عظیم کردند ومرا ازین مہم فارغ ساختہ اند۔ والحق درین زمان ہر سستی وبد آئینی کہ در امور شرعیہ واقع شدہ وہر فتورے در ترویج ملت ودین ظاہر گشتہ است ہمہ از شومی علماے سوء ست وفساد نیات ایشانست آرے علما کہ از دنیا بے رغبت اند واز حُب جاہ وریاست ومال ورفعت آزاد از علماے آخرت اند وورثۂ انبیا اند علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات وبہترین خلائق ایشانند کہ فردائے قیامت سیاہی ایشان را بخون شہدائے فی سبیل اللہ وزن خواہند کرد ویلۂ این سیاہی خواہد رسید ونوم العلماء عبادۃ" در شان ایشان متحقق ست ایشان اند کہ جمال آخرت در نظر شان مستحسن آمدہ وقباحت دنیا وشناعت آن مشاہد گشتہ الخ (جلد اول مکتوب ۳۳)

چوتھا سوال مین پھر انھین لفظون سے کرتا ہون کہ ہم کون ہین؟" جسکا جواب یہ ہے کہ ہم مشائخ عظام ہین" یہ جواب اگرچہ میری زبانی اصالۃً صحیح نہ ہوگا مگر وکالتًا تو اسکی صحت مین بھی کلام نہین۔ مشائخ کے فرائض حقیقت مین وہی ہین جو حضرت مجدد صاحب کی عبارت مرقومۂ بالا مین علماے آخرت کے ہین یعنی دنیا ومافیہا سے بے رغبتی اور توحید وسنت کی اشاعت عام طور پر ناواقف لوگ تصوف کے معنے سمجھنے مین غلطی کرتے ہین وہ جانتے ہین کہ صوفیہ اور

علما مین تضاد یا تناقض کی نسبت ہے مگر حقیقت مین یہ اُنکی غلطی ہے حضرت مجدد صاحب فرماتے ہین "کل حقیقیہ ردتہا الشرعیہ فھی زندقۃ" (جس حقیقت اور تصوف کو شریعت رد کرے وہ الحاد ہے) بس علماے حقانی اور مشائخ ربانی مین تسادی کی نسبت ہے پس جو علماے حقانی کے فرائض ہین وہی مشائخ ربانی کے فرق صرف اصطلاحی ہے یعنی شریعت مطہرہ کی حفاظت اور امت کی نصیحت، فطوبے للغربا الذین یصلحون ما افسد الناس من سنتی اللھم اجعلنا منھم۔ آمین۔

تجویز شکریہ جناب نواب صاحب بہاولپور دام اقبالہٗ

خان بہادر منشی اظہر علی صاحب وکیل لکھنؤ نے تحریک کی کہ اس جلسے کیطرف سے عالی جناب نواب محمد بہاول خان صاحب بہادر عباسی فرمانروائے ریاست بہاولپور دام اقبالہ کا شکریہ بابت اس توجہ کے ظاہر کیا جائے جو اس سال جناب ممدوح نے ندوۃ العلما کی طرف فرمائی ہے۔ مولوی حبیب الرحمن خان صاحب رئیس بھیکن پور نے اسکی تائید فرمائی اور جناب نواب صاحب ممدوح کی روشن دماغی اور فیاضی کا اعتراف کرتے ہوئے امید ظاہر کی کہ جناب ممدوح کی توجہ سے آیندہ ہمکو بہت مدد ملے گی۔ اس تجویز کو حاضرین جلسہ نے بہت گرمجوشی سے قبول فرمایا اور یہ تجویز بالاتفاق منظور ہوئی۔

اسکے بعد مولوی حبیب الرحمن خان صاحب رئیس بھیکن پور نے ندوۃ العلما کی جانب سے روساے امرت سر کا اس مہمانداری کے بابت شکریہ ادا کیا جسکو اُنھون نے تکلیف اُٹھاکر خوشی سے گوارا کیا تھا۔ اور اسی کے ضمن مین اس بات کا بھی ذکر کیا کہ نارتھ ویسٹرن ریلوے اور اودھ روہیلکھنڈ ریلوے کے رعایتی ٹکٹ جاری کرنے سے شرکاے جلسہ کو بہت نفع ہوا اور اسکے لیے ہم سب افسران ریلوے کے شکرگذار ہین۔

شیخ غلام صادق صاحب رئیس امرت سر و سکریٹری انجمن معین الندوہ نے روساے امرتسر

کیطرف سے اسکے جواب مین بہت متانت ومعقولیت سے تقریر فرمائی جسمین ارکان انتظامیہ کے شکریے کا جواب دیتے ہوئے بیان کیا کہ ہم ان علماے کرام کے شکرگزار ہین جو ہماری دعوت پر یہان تشریف لائے اور جلسے مین شریک ہوئے۔ ہمسے انکی مدارات خاطرخواہ نہین ہوسکی مگر وہ ہمسے رضامند اور خوشنود ہین۔ یہ بھی بیان کیا کہ ہمنے مہانداری مین قصداً میانہ روی اختیار کی ہے تاکہ ندوۃ العلما کے لیے آیندہ ایک بنا راستہ پیدا ہو اور جو لوگ زیادہ مقدرت نہین رکھتے وہ بھی اسکے برکات سے فائدہ اُٹھا سکین۔ یہ بھی کہا کہ جو خدمت یہان ہوئی ہے وہ شہر کے تمام مسلمانونکی طرف سے ہوئی ہے اور سب ہمارے مدد ومعاون رہے ہین خاصکر وہ حضرات جنھون نے استقبال اور پخت طعام کی اہم خدمتین انجام دی ہین اسلیے کہ وہ اپنے فرائض مین ایسے مشغول تھے کہ جلسے کا بھی لطف نہین اُٹھا سکے میرے نزدیک ایثار کی یہ بے نظیر مثال ہے اور وہ شکرگزاری کے مستحق ہین۔ اسکے بعد دعا پر جلسہ برخاست کیا گیا

جلسۂ عام

آج کا مجمع سب دنون سے زیادہ تھا اور مسجد کی شان وشوکت قابل دید تھی سب سے پہلے قاضی مولوی علی احمد صاحب بدایونی نے مختصر مگر نہایت خوبی سے وعظ فرمایا اُسکے بعد مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری نے حضرت کے فضائل اور معجزات اور اسلام کی خوبیونکو اِس خوش اسلوبی سے بیان کیا کہ حاضرین پر وجد کی سی کیفیت طاری تھی۔ اُنکے بعد مولوی اسرارالحق صاحب وکیل انجمن حمایت اسلام مونگیر نے اپنے خاص طرز واسلوب سے حاضرین کو محظوظ ومستفید کیا۔ آخر مین کچھ چندہ بھی ہوا اور گیارہ بجے کے بعد دعا پر جلسہ برخاست ہوا

جلسۂ خاص

دن کو علماے کرام کی خدمت مین اطلاع دی گئی تھی کہ بعد نماز مغرب کے نشستگاہ علما مین جلسۂ

خاص منعقد ہو گا۔ روشنی کا انتظام معقول طریقے سے بابو نظام الدین صاحب اسسٹنٹ سکریٹری معین الندوہ نے کر دیا اور چاے کا انتظام مولوی منظور النبی صاحب سہارنپوری سابق طالب العلم دارالعلوم کے متعلق کیا گیا۔ وقت موعود پر علماے کرام تشریف لائے اور جو حضرات دور تر مقامون پر فروکش تھے اور کبرسنی کیوجہ سے شب کو تشریف نہین لا سکتے تھے اُنھون نے معذرت فرمائی۔ بہرحال تقریباً ڈیڑھ سو علما و مشائخ اسوقت موجود تھے اُسوقت یہ مناسب سمجھا گیا کہ اپنے معزز میزبانون مین سے بھی بعض حضرات کو اِس مجلس مین شریک کیا جائے۔ چنانچہ شیخ غلام صادق صاحب سکریٹری معین الندوہ بابو نظام الدین صاحب اسسٹنٹ سکریٹری اور خان بہادر خواجہ یوسف شاہ صاحب کو جو وہان موجود تھے تکلیف دی گئی اور وہ مہربانی کر کے شریک مجلس ہوئے۔

سب سے پہلے باہم تعارف کی رسم ادا کی گئی اسکے بعد انسداد رسوم قبیحہ کے طریقون پر گفتگو کی گئی اور مندرجۂ ذیل محضر دستخطون کے واسطے پیش کیا گیا جسپر بہت خوشی کے ساتھ علمانے دستخط فرمائے اور حضرات علماے پیشاور نے اِس بات کا یقین دلایا کہ وہ ان رسوم کو اپنی حدود سے یکقلم اُٹھا دین گے۔

محضر انسداد رسوم قبیحہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریبات شادی مین اُمور محرمہ مثل رقص و سرود و آتشبازی اور موقع غمی مین محض نام و نمود کے لیے اسراف کرنا از روے شرع ناجائز ہے کل مسلمانونکو اِس سے احتراز رکھنا چاہیے۔

علماے دین اپنے مواعظ مین اِن رسوم کی بُرائی مسلمانون کے ذہن نشین فرمائین اور اُنکو تاکید کرین کہ وہ اِن رسوم کو ترک کر دین اور ہم بھی انشاء اللہ العزیز اپنے حدود اثر مین اِن رسوم کے ترک کرنے کی کوشش کرین گے۔

فہرست اُن علما کے دستخطوں کی جو اِس محضر پر ثبت ہوئے ہین

خادم علماے ربانی حافظ علام صمدانی واعظ و امام مسجد مہابتخان شہر پشاور بقلم خود۔

خادم شرع رسول اللہ قاضی صفی اللہ ساکن شہر پشاور مدرس مسجد میان حاجی میر احمد صاحب بازار کلان قریب پل پختہ شہر پشاور بقلم خود۔

العبد الراجی الے رحمۃ الغفور خادم شرع مولوی محمد نور مدرس و امام مسجد قاسم علیخان پشاور۔

عاجز خادم علما حکیم محمد عبد اللہ پشاوری بقلم خود

خادم السادات والعلما والراجی من عفو ربہ الکریم عبدہ محمد عبد الحکیم پشاوری مدرس مدرسۂ نعمانیہ سکنہ محلۂ گاڑی خانہ۔

محمد ذکریا عفے عنہ ساکن لدھانہ۔

ابو سعید محمد حسین عفے اللہ عنہ۔

انشاء اللہ کوشش ہوگی۔ (مفتی حکیم) سلیم اللہ لاہور۔ مورخہ ۲۰۔ اکتوبر سنہ ۱۹۰۲ء

خادم سنت محمد ابراہیم میر خاص شہر سیالکوٹ

عبد الضعیف الملتجی الے ربہ الغنی غلام العلی عفے اللہ

الولی عن ذنبہ الخفی والجلی افیسر منشی السنہ مشرقیہ راولپنڈی۔

مفتی عبد الرحیم مدرس ساکن شہر پشاور محلہ قاضی خیلان بقلم خود۔

العبد راجی الے اللہ مولوی کرامت شاہ ساکن پیر پیائی تحصیل نوشہرہ ضلع پشاور۔

من خالف سواد الاعظم وشذ شذ فی النار کتبہ

خادم العلما پیر احمد علی شاہ ساکن مردان ضلع پشاور۔

خادم العلما ابو الفیض محمد عبد الرحمن ساکن پنڈے سر ہال مدرس اول عربی مدرسۂ اسلامیہ راولپنڈی

حقیر قاضی سربلند ساکن پشاور علاقہ کریم پورہ

حافظ گل محمد مدرس و امام۔

جماعت علی عفی عنہ ساکن علی پور سیداں ضلع سیالکوٹ

بدیع الدین۔ محمد فضل الرحمن عفے عنہ کرنالی۔

محمد ابراہیم کرنالی۔ خادم العلما محمدن المدعو عبد اللہ جگرانوی۔

عبد السلام رفیقی کشمیری متوطن نور پور ضلع کانگڑہ ضلع پنجاب۔

محمد ابراہیم قریشی ہاشمی نقشبندی مجددی ساکن چک قریشیان مدرس مدرسۂ اسلامیہ لاہور۔

محمد حیات مدرس مدرسۂ اسلامیہ قصور۔

عاجز عبد الحمید سوہندوی شاگرد حافظ عبد المنان
صاحب محدث وزیر آباد۔
ابو القاسم سید احمد دہلوی بقلم خود۔
رحیم بخش۔
محمد ظہور الاسلام مہتمم مدرسۂ اسلامیہ فتحپور۔
محمد مفتعت علی دیوبندی بقلم خود
محمد سعید بقلم خود (ناظر مدرسہ صولتیہ مکہ مکرمہ)
بدر الاسلام بقلم خود (ملازم کتبخانۂ شاہی استنبول)
برادر زادہ مولوی رحمۃ اللہ صاحب مہاجر مکہ)
محمد مبارک حسین حسینی قادری چھپروی مدرس ضلع
اسکول دربھنگہ۔ انشاء اللہ تعالے مین بدل و
جان کوشش کرونگا۔
عبد السلام عفی عنہ انصاری۔ (بانی پتی)
ذلک ما کنا نبغ
خاکسار ابو الوفاء ثناء اللہ امرتسری
ابو محمد زبیر غلام رسول الحنفی القاسمی الامرتسری
عفی عنہ۔
ابو العبید حمد اللہ عفی عنہ۔
مفتی محمد عبد اللہ عفی عنہ ٹونکی۔

محمد فاروق۔ عباسی چریاکوٹی۔
خادم العلماء علی احمد۔ بدایونی۔
عاجز عبد المنان خادم سنت وزیر آبادی ضلع
گجرانولہ۔
اضعف عباد اللہ ابو الحسنین غلام اللہ قصوری
عفی عنہ۔
غلام احمد مدرس اول مدرسۂ نعمانیہ لاہور۔
نور محمد عفی عنہ مہتمم مدرسۂ حقانی لدھیانہ۔
حافظ سید محمد قصوری مجددی بقلم خود۔
فتح محمد تائب لکھنؤ
سید ابو ظفر دہلوی عفی عنہ۔
غلام محمد شملوی۔
غلام محمد ہوشیار پوری۔
محمد سلیمان قادری چشتی غفر اللہ لہ ساکن پھلواری
ضلع عظیم آباد پٹنہ۔
نور احمد عفی عنہ پسروری۔
انشاء اللہ الرحمن حتے الامکان ازالۂ رسومات
منہیہ مین کما ینبغی سعی مبذول کیجاویگی واللہ الموفق
والہادی المعین عبد الحقیر کریم بخش عفی عنہ و والدیہ شاہ پوری

گوشوارۂ آمد و صرف ندوۃ العلما بابت سال ۱۳۲۰ و ۱۳۱۹ھ من ابتدائے یکم شوال ۱۳۱۹ھ لغایت سلخ رمضان المبارک ۱۳۲۰ھ

آمد سے											صرف								کیفیت
بقایا سال گذشتہ	چندہ و کنٹ عطیات متفرق	عطیہ کلکتہ کا بابت سال گذشتہ و امسال	فروخت کتب و اوراق وغیرہ	زکوٰۃ	متبنیٰ فرکان یزد	زیادہ جو کتب فاضل مرحوم کی فروخت سے وصول ہوئی	یزدان کل معہ بقایا سال گذشتہ	تنخواہ ملازمین	مدد خرچ پنج وکلا	مدد خرچ متبنیٰ فرکان یزد	طبع	ڈاک	متفرقات	مہمان داری	خرید کتب	سفر خرچ	کتب خانہ	میزان کل مصارف	
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	
الماما ۹/۸ھ	للعلما ۱۳/۲ھ	للعلما ۱۳/۲ھ	للعلما ۱۳ھ	للعلما ۱۳/۲ھ	للعلما ۱۳/۲ھ	صمالعلما ۴/۲ھ	معہ اللعلما ۱۳/۱۱½ھ	للعلما ۱۳/۲ھ	للعلما ۱۳/۲ھ	لاعلما ۱۳/۲ھ	للعلما ۱۳/۲ھ	للعلما ۱۳/۲ھ	لاعلما ۱۳ھ	للعلما ۱۳/۲ھ	لاعلما ۱۳/۲ھ	للعلما ۱۳/۲ھ	للعلما ۱۳/۲ھ	للعلما ۱۳/۲ھ	جلسہ سالانہ میں بمقام امرتسر صرف آٹھ مہینے کا جمع خرچ پیش کیا گیا تھا پورے سال کا ہے اور آئندہ سے سال کا ہی حساب کی تعین علی الحساب کی رقمیں شامل تھیں تعین نہیں ہیں۔

میزان کل آمدنی مع بقایا سنوات
معہ اللعلما
۱۳/۱۱½ھ

مصارف بابت سال ۱۳۲۰ و ۱۳۱۹ھ من ابتدائے یکم شوال ۱۳۱۹ھ لغایت سلخ رمضان ۱۳۲۰ھ
صمالعلما
۱۳/۲ھ

باقی سلخ رمضان ۱۳۲۰ھ
للعلما
۱۳/۹½ھ

بقایا سال گذشتہ
الاطبا
۹/۹½ھ

آمدنی سال حال
صمالعلما
۱۳/۴ھ

تحویل الہ آباد بنک لمیٹڈ
صمالعلما
۱۳/۶½ھ

تحویل دفتر
صالعلما
۱۳/۱۱ھ

نزدات
سالعلما
۱۳/۹ھ

محمد علی محرر ندوۃ العلما

گوشوارۂ آمد وصرف دارالعلوم بابت سال سنہ ۱۳۱۹ھ من ابتدائے شوال سنہ ۱۳۱۹ھ لغایت سلخ رمضان المبارک سنہ ۱۳۲۰ھ

	آمد سے										صرف										کیفیت
۱	بقایا سال گذشتہ	۲	چندۂ دارالعلوم	۳	فرزائد محصلہ	۴	فیس طلبہ بابت خوراک	۵	کرایۂ مکانات موقوفہ	۶	فروخت کتب	۷	وظیفۂ طلبہ	۸	فروخت اشیا	۹	میزان کل مع بقایا سال گذشتہ	۱۰	تنخواہ ملازمین	۱۱	انفرقہ سیاحت و پیچ و ڈاک
۱۹	میزان کل مصارف	۱۸	کتب خانہ	۱۷	سفر حج	۱۶	تعمیر	۱۵	خرید اسباب دارالعلوم	۱۴	طبع	۱۳	مصارف ادویجات مع اجرت طبیب طلبہ غیر مقیم	۱۲	مرمت و صفائی مکان	۱۳	انفرقہ سیاحت و پیچ و ڈاک	۱۰	تنخواہ ملازمین	۹	میزان کل مع بقایا سال گذشتہ

میزان کل آمدنی مع بقایا سنوات

مصارف بابت سال سنہ ۱۳۱۹ھ من ابتدائے یکم شوال سنہ ۱۳۱۹ھ لغایت سلخ رمضان سنہ ۱۳۲۰ھ

باقی سلخ رمضان سنہ ۱۳۲۰ھ

بقایا سال گذشتہ

آمدنی سال حال

تحویل الہ آباد بنک لمیٹڈ

تحویل دفتر

نزدات

محمد علی محرر ندوۃ العلما

فہرست ارکان قسم اوّل ندوۃ العلما بابت سال نہم

نمبر شمار	اسمائے گرامی	تعداد
	الف	
۱	مولوی محمد امانت اللہ صاحب خلف مولانا مفتی محمد لطف اللہ صاحب مدظلہ علیگڑھ۔	عمار
۲	مولوی سید ابو ظفر صاحب ہلوی کلکتہ	عمار
۳	مولوی احمد زمانخاں صاحب رئیس شاہجہانپور	عمار
۴	مولوی امام الدین صاحب رئیس ضلع گجرات	عمار
۵	صاحبزادہ مولوی سید احمد شاہ صاحب سجادہ نشین خانقاہ قصور۔	عمار
۶	مولوی میر امانت علی صاحب جج علاقہ مدار المہام مرحوم حیدرآباد دکن	عمار
۷	مولوی احمد الدین صاحب سیالکوٹ	عمار
۸	مولوی امانت علی صاحب نکودر	
۹	مولوی سید اشرف علی صاحب مدرس عربی گورنمنٹ اسکول امرتسر۔	
۱۰	مولوی حکیم احمد علی صاحب نور محل	
۱۱	مولوی سید احمد علی صاحب پروفیسر عربی اسلامیہ کالج لاہور۔	
۱۲	مولوی پیر احمد علیشاہ صاحب مردان	
۱۳	مولوی احمد اللہ صاحب امرتسر	
۱۴	مولوی احمد الدین صاحب فتح گڑھ	
۱۵	مولوی اللہ دتا صاحب صوفی و واعظ وزیرآباد	
۱۶	مولوی ابو الابرار محمد اسرار الحق صاحب وکیل انجمن حمایت الاسلام مونگیر	
۱۷	مولوی سید ابو القاسم صاحب ہنسوہ۔	
۱۸	مولوی امیر حسن صاحب گنگوہی مہتمم مطبع دائرۃ المعارف حیدرآباد۔	
۱۹	مولوی انوار الحق صاحب۔	
۲۰	مولوی ابو الخیر سید انوار حسین صاحب مدرس اول مدرسۂ اسلامیہ پٹیالہ	
۲۱	مولوی حکیم امیر حسن صاحب بہاری مقیم اسلامبول	
۲۲	مولوی اشرف الحق صاحب رئیس ڈانوان	عمار
۲۳	مولوی الٰہی بخش صاحب بڑاکری	
۲۴	مولوی شاہ ابو الخیر صاحب فصیحی غازیپوری	
۲۵	مولوی شاہ ابو البرکات صاحب فصیحی غازی پوری۔	
۲۶	مولوی حکیم سید ابو حبیب صاحب سنوی	
	ب	
۲۷	مولوی بدیع الدین صاحب کرنال	عمار
۲۸	مولوی بدر الاسلام صاحب برادرزادہ مولوی رحمۃ اللہ صاحب مرحوم مہاجر مکہ ملازم کتبخانۂ سلطانی استنبول۔	

۲۹	مولوی قاضی بشیر الدین صاحب میرٹھی	
	ت	
۳۰	مولوی تاج الدین صاحب امرتسری	
۳۱	مولوی سید شاہ تجمل حسین صاحب دسنوی	
۳۲	مولوی سید شاہ تجمل حسین صاحب نزیل ریاست مہونہ۔	
	ث	
۳۳	ابوالوفا مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری	عام
	ج	
۳۴	میر جعفر شاہ صاحب سجادہ نشین حضرت شاہ دولہا صاحب شہر گجرات (پنجاب)	عام
۳۵	مولوی جمال الدین صاحب اول مدرس فارسی مدرسہ چونیان۔	عام
۳۶	مولوی سید جماعت علی شاہ صاحب سجادہ نشین علی پور سیداں۔	
	چ	
۳۷	مولوی چراغ علی شاہ صاحب رئیس مہت پور ضلع جالندھر۔	عام
	ح	
۳۸	مولوی محمد حبیب الرحمن خانصاحب شروانی رئیس بھیکن پور۔	صہ
۳۹	مولوی ابوالفضل محمد حفیظ اللہ صاحب اعظم گڑھی مہتمم دارالعلوم ندوۃ العلما	
۴۰	مولوی حمید الزمان خانصاحب رئیس شاہجہانپور	عام
۴۱	مولوی حبیب اللہ صاحب جگرانوان	
۴۲	مولوی شاہ حبیب الحق صاحب خلف مولانا شاہ رشید الحق صاحب قادری مونگیری	
۴۳	مولوی محمد حفیظ اللہ صاحب اعظم گڑھی نزیل پٹنہ۔	
	خ	
۴۴	مولوی خلیل الرحمن صاحب خلف مولوی احمد علی صاحب مرحوم محدث سہارنپوری	ع
۴۵	مولوی خدا بخش صاحب امرتسری۔	
۴۶	مولوی خیر الدین صاحب مدرس دولی	
	د	
۴۷	مولوی داؤد صاحب امرتسری۔	
	ر	
۴۸	مولوی رسول شاہ صاحب امرتسری	
۴۹	مولوی مفتی رحیم بخش صاحب مدرس گورنمنٹ اسکول الموڑہ	
۵۰	مولوی رحمت اللہ صاحب لدھیانہ	
۵۱	مولانا شاہ رشید الحق صاحب عمادی قادری سجادہ نشین خانقاہ پٹنہ۔	
۵۲	مولوی ریحان رضا صاحب بدایونی	
۵۳	مولوی حکیم رشید النبی صاحب بانکی پوری	
۵۴	مولوی سید شاہ رحمۃ اللہ صاحب	

	ز	
۵۵	مولوی زاہد حسین صاحب مقیم مچھوا بازار کلکتہ	
	س	
۵۶	مولوی ابوالقاسم سید احمد صاحب دہلوی واعظ	عکہ
۵۷	مولوی حکیم مفتی محمد سلیم اللہ صاحب جنرل سکریٹری انجمن نعمانیہ لاہور۔	عکہ
۵۸	مولوی قاضی سربلند خانصاحب رئیس پشاور۔	
۵۹	مولوی سرور شاہ صاحب کشمیری	
۶۰	مولوی سراج الدین صاحب ہیڈ مولوی سوسائٹی اسکول مظفر پور	
۶۱	مولوی حکیم سید علی صاحب ناظم عدالت پرگنہ علاقۂ حیدرآباد	
۶۲	مولوی سید سخاوت حسین صاحب ساکن کاکو ضلع پٹنہ۔	
۶۳	مولوی سلطان احمد صاحب مدرس مدرسۃ العلوم مئو ضلع اعظم گڑھ	
۶۴	سید سردار علی شاہ صاحب ہوشیار پور	
	ش	
۶۵	مولوی محمد شفقت اللہ صاحب بدایونی از بریلی بابت سال گزشتہ وحال	للعہ
۶۶	شمس العلما مولوی شبلی صاحب نعمانی ناظم سررشتہ علوم و فنون حیدرآباد	عکہ
۶۷	مولوی محمد شہاب الدین صاحب رئیس قصبۂ غورغشتی۔	عکہ
۶۸	مولوی سید شیر علی شاہ صاحب مدرس ڈکی شریف خان پشاور۔	
۶۹	مولوی شمس الدین صاحب نقشبندی دہلوی جالندھر۔	
۷۰	مولوی شمس الاسلام صاحب کیتھل ضلع کرنال۔	
۷۱	مولوی شمس الحق صاحب رئیس ڈیانوان ضلع پٹنہ۔	
۷۲	مولوی حافظ شاہ شہود الحق صاحب صاحبزادۂ شاہ قیام اصدق صاحب سجادہ نشین پیرگھ۔	
	ص	
۷۳	مولوی قاضی صفی اللہ صاحب پشاور	
۷۴	مولوی صدرالدین صاحب قصور	
۷۵	مولوی صدرالدین صاحب واعظ ضلع لدہیانہ۔	
	ظ	
۷۶	مولوی سید ظہور الاسلام صاحب فتحپوری	
۷۷	مولوی ظہیر احسن صاحب شوق نیموی	

	ع				
۷۸	مولوی عبدالرحمن خانصاحب آنالیق سرکار عالی ہز ہائینس نواب صاحب بہاولپور	عہ	۹۰	مولوی عبدالعظیم صاحب پسروری	عار
	مولوی حافظ محمد عنایت اللہ صاحب		۹۱	مولوی عبدالغفور صاحب خلف مولوی قاضی عبدالکریم صاحب چھاونی راولپنڈی	عار
۷۹	حکم عدالت ریاست بھوپال بابت دو سال گذشتہ و سال حال	سے سر	۹۲	مولوی عبدالحکیم صاحب مدرس عربی بورڈ اسکول سیالکوٹ۔	عار
۸۰	مولوی سید عبدالرحمن بن جعفر مولا خیلہ العلوی رئیس بھاؤنگر کاٹھیاوار	للعہ ر	۹۳	مولوی حکیم محمد عبداللہ صاحب رئیس پشاور	عار
۸۱	مولوی شیخ عبداللہ صاحب جیتیکر رئیس بمبئی۔	للعہ ر	۹۴	مولوی محمد عزت اللہ خانصاحب رئیس بنارس	عار
۸۲	مولوی قاری عبدالسلام صاحب انصاری پانی پتی۔	عار	۹۵	مولوی عبدالعزیز صاحب امرتسر	
۸۳	حافظ عبدالرحمن صاحب سیاح امرتسری	عار	۹۶	مولوی عبدالرحمن صاحب امرتسر	
۸۴	مولوی سید عبدالحی صاحب مدگار ناظم ندوۃ العلما۔	عار	۹۷	مولوی قاری عبدالکریم صاحب امام مسجد مدرسۃ المسلمین امرت سر	
۸۵	سید عیدروس ابن علی القادری رئیس بہڑوچ۔	عار	۹۸	مولوی مفتی سید عبدالقیوم صاحب جالندھری۔	
۸۶	مولوی محمد عبدالجبار صاحب عمرپوری از رنگون	عار	۹۹	مولوی عبداللہ صاحب امرتسری	
۸۷	مولوی عبدالعزیز صاحب پیلی بھیت	عار	۱۰۰	مولوی عبداللہ صاحب غزنوی امرتسری	
۸۸	مولوی عبدالغفور صاحب اکبرآبادی نیکم گڑھ	عار	۱۰۱	مولوی علی گوہر صاحب مدرس مدرسۂ تائید الاسلام امرت سر۔	
۸۹	مولوی عبداللہ صاحب پسروری	عار	۱۰۲	مولوی قاضی علی احمد محمود اللہ شاہ صاحب رئیس بدایون۔	
			۱۰۳	مولوی حکیم ابوتراب محمد عبدالحق صاحب امرتسری۔	

۱۰۴ مولوی عبدالعزیز صاحب دینانگری
۱۰۵ مولوی عبدالقادر صاحب ساکن موضع لکھوکھی۔
۱۰۶ مولوی عبدالاحد صاحب ساکن ضلع پشاور۔
۱۰۷ مولوی عبدالرحمن صاحب واعظ پنجابی الوری۔
۱۰۸ مولوی عزیزالدین احمد صاحب نظر جلیسری۔
۱۰۹ مولوی عبدالحمید صاحب وزیرآبادی
۱۱۰ مولوی سید عبدالرسول صاحب جالندھری
۱۱۱ مولوی حاجی حافظ عبدالمنان صاحب محدث وزیرآبادی
۱۱۲ مولوی عبدالحمید صاحب خلف محدث ممدوح۔
۱۱۳ مولوی حافظ عبدالجبار صاحب "
۱۱۴ مولوی عبدالستار صاحب "
۱۱۵ مولوی عبداللہ صاحب مدرس مدرسہ نعمانیہ لاہور۔
۱۱۶ مولوی عبدالعزیز صاحب امام مسجد لاہور
۱۱۷ مولوی مفتی عبداللطیف صاحب مدرس دارالعلوم ندوۃ العلما۔
۱۱۸ مولوی عبدالرحمن صاحب سابق مدرس عربی اسلامیہ سکول راولپنڈی
۱۱۹ مولوی علاءالدین صاحب مدرس جوالاپور ضلع سہارنپور۔
۱۲۰ مولوی حاجی حافظ عبدالحکیم صاحب مدرس اول مدرسۂ اسلامیہ پشاور
۱۲۱ مولوی مفتی عبدالرحیم صاحب پشاور
۱۲۲ مولوی عبدالسبحان صاحب مدرس مدرسۂ اسلامیۂ بٹالہ۔
۱۲۳ مولوی عبداللہ صاحب کشمیری
۱۲۴ مولوی حکیم عبداللہ صاحب مینوپیل کمشنر جگرانوان۔
۱۲۵ مولوی عبداللہ صاحب پشاور
۱۲۶ شمس العلما مولوی مفتی محمد عبداللہ صاحب ٹونکی پروفیسر اورینٹیل کالج لاہور۔
۱۲۷ مولوی حافظ سید عبدالعزیز صاحب امام جامع مسجد مونگیر۔
۱۲۸ مولوی ابوالجمیل عبدالجلیل صاحب شیفتہ بھگوانپوری۔
۱۲۹ مولوی قاری عبداللہ صاحب مدرس مدرسۂ صولتیہ مکہ معظمہ۔
۱۳۰ سید شاہ عبدالرشید صاحب رائے بریلوی
۱۳۱ مولوی عبدالغفور صاحب پشاوری کانپوری
۱۳۲ مولوی عبداللطیف صاحب کرایہ وڈ کلکتہ

۱۳۳ شمس العلما مولوی عطاء الرحمن صاحب کلکتہ

۱۳۴ مولوی عبداللہ صاحب مقیم کلکتہ

۱۳۵ مولوی علی اکرم صاحب مقیم خضرپور کلکتہ

۱۳۶ مولوی عبدالماجد صاحب بھاگلپوری

۱۳۷ مولوی عبدالنور صاحب مدرس احمدیہ آرہ

۱۳۸ مولوی ابو محمد عبدالحق صاحب مولف تفسیر حقانی - دہلی

۱۳۹ مولوی حافظ عبدالمنان صاحب ساکن بخشی بازار کٹک۔

۱۴۰ مولوی سید عبدالقدوس صاحب ساکن کملاپور کشتیا ضلع ندیا بنگال۔

۱۴۱ مولوی عبدالغفار صاحب گنج مرادآباد ضلع اُناؤ۔

۱۴۲ الشیخ عمر آفندی اردہار مجاور مکہ مکرمہ

۱۴۳ مولوی عبدالجبار صاحب ساکن شیخپورہ

۱۴۴ مولوی شاہ عین الحق صاحب صاحبزادۂ شاہ علی حبیب صاحب پہلواروی رح

۱۴۵ مولوی علی نعمت صاحب پہلواروی

۱۴۶ مولوی عبدالاحد صاحب زمانوی مدرس دوم مدرسۂ اسلامیہ پٹیانا

۱۴۷ مولوی سید شاہ ابوالفتح سراج الدین عبدالقادر صاحب سجادہ نشین خانقاہ اسلام پور۔

۱۴۸ مولوی ابوالانوار عبدالغفار صاحب مدرس انوار العلوم نوانگر۔

۱۴۹ مولوی حکیم عبدالحمید صاحب دیوبندی

۱۵۰ مولوی حکیم عبدالرزاق صاحب جونا گڑھی

۱۵۱ مولوی حکیم عبدالباری صاحب نگرنہسوی

۱۵۲ مولوی حکیم عبداللہ شاہ صاحب کرنالی

۱۵۳ مولوی عنایت اللہ صاحب مدرس مدرسۂ قادریہ علاقہ سندھ

۱۵۴ مولوی عبدالماجد صاحب مونگیری

۱۵۵ مولوی حکیم عبدالعزیز صاحب بہاری نزیل مونگیر

۱۵۶ مولوی حافظ عبداللہ صاحب غازیپوری

۱۵۷ ابوالفیاض مولوی عبدالقادر صاحب ساکن مئو

۱۵۸ مولوی عبدالحق صاحب پشاوری

۱۵۹ ابوالحسنات مولوی عبدالغفور صاحب داناپوری

۱۶۰ ابوالخیر مولوی سید عبدالوہاب صاحب

۱۶۰/۲ مولوی عبدالغنی صاحب بہاری متوسل

۱۶۱ ریاست حیدرآباد دکن۔

۱۶۲ مولوی شاہ عبدالواحد خان صاحب رئیس شاہجہان پور۔

۱۶۳/۱ مولوی سید عبدالحق صاحب قصور

۱۶۴/۱ مولوی عبدالرحیم صاحب قصور

عمر

۱۶۳/۲	مولوی علاء الدین صاحب نورمحل ضلع جالندھر	
۱۶۴/۲	مولوی عبدالکریم صاحب جالندھری	
۱۶۵	مولوی سید عبدالحی صاحب قصوری	
	ع	
۱۶۶	مولوی غلام نبی صاحب تاجر کتب امرتسر چندہ سہ سالہ حال و دو سال بعد	۷
۱۶۷	مولوی غلام محبوب صاحب پشاوری	عار
۱۶۸	مولوی غلام محی الدین صاحب مدرس اول فارسی بورڈ اسکول نورمحل	عار
۱۶۹	مولوی غلام محمد صاحب ہیڈ مولوی بورڈ اسکول شملہ۔	عار
۱۷۰	حکیم سید غلام نبی شاہ صاحب حسینی قادری جالندھر۔	عار
۱۷۱	مولوی حافظ غلام صمدانی صاحب سیٹھی رئیس پشاور	عار
۱۷۲	مولوی حکیم غلام محی الدین صاحب لاہور	عار
۱۷۳	مولوی مفتی غلام احمد صاحب مدرس اوّل دارالعلوم نعمانیہ لاہور۔	عار
۱۷۴	مولوی غلام محی الدین صاحب امرتسر	
۱۷۵	مولوی غلام مصطفےٰ صاحب	〃
۱۷۶	مولوی غلام رسول صاحب	〃
۱۷۷	مولوی غلام محمد صاحب ہوشیارپوری	
۱۷۸	مولوی غلام اللہ صاحب قصوری	
۱۷۹	مولوی غلام حسین صاحب پنجابی کانپور	
۱۸۰	مولوی مفتی غلام رسول صاحب عرف رسل بابا مرحوم امرتسری	
۱۸۱	مولوی غلام حسین صاحب لاہور	
۱۸۲	مولوی مفتی غلام مرتضےٰ صاحب ضلع شاہ پور	
۱۸۳	مولوی سید غلام علی شاہ صاحب	〃
۱۸۴	مولوی حافظ غلام ربانی صاحب پشاور	
۱۸۵	مولوی حافظ غلام صمدانی صاحب حافظ و امام مسجد مہابت خان پشاور	
	ف	
۱۸۶	مولوی فیروزالدین صاحب فیروز ڈسکوی سیالکوٹ	عار
۱۸۷	صاحبزادۂ مولوی سید فیض محی الدین صاحب بٹالہ	عار
۱۸۸	مولوی فضل الدین صاحب مدرس مدرسۂ قصور۔	عار
۱۸۹	مولوی فضل الرحمن صاحب مدرس اوّل مدرسۂ عربی کرنال۔	
۱۹۰	مولوی فضل الدین صاحب مدرس اوّل فارسی بورڈ اسکول قصور	
۱۹۱	مولوی شاہ فیض اللہ صاحب ساکن مکان شریف۔	

۱۹۲	مولوی فتح محمد صاحب تائب مہتمم فاہ المسلمین لکھنؤ		
۱۹۳	مولوی حافظ فضل حق صاحب راولپنڈی		
۱۹۴	مولوی سید فدا حسین صاحب مدرس مدرسۂ امدادیہ دربھنگہ۔		
۱۹۵	مولوی فیض محمد صاحب موضع بہدرا ضلع ہوشیارپور۔		
	ق		
۱۹۶	مولوی محمد قطب الدین صاحب مدرس غورغشتی ضلع راولپنڈی۔	عام	
۱۹۷	مولوی حکیم قادر بخش صاحب شہرامی		
	ک		
۱۹۸	مولوی حاجی کریم بخش صاحب سیٹھی رئیس پشاور۔	عام	
۱۹۹	مولوی میر کرامت علی شاہ صاحب مکان شریف۔		
۲۰۰	مولوی حکیم حاجی پیر کریم عطا صاحب پانی پت۔		
۲۰۱	مولوی کریم بخش صاحب ممبر کمیٹی سیٹھی پشاور۔		
۲۰۲	مولوی پیر کرامت شاہ صاحب سجادہ نشین پیر پایے نوشہرہ۔		
۲۰۳	مولوی کریم بخش صاحب ضلع گجرات		
۲۰۴	مولوی کمال الدین صاحب لُدھیانوی		
۲۰۵	مولوی کرم علی صاحب گجرانولہ		
۲۰۶	مولوی کرامت علی صاحب چانگامی		
۲۰۷	مولوی کوثر علی صاحب نگینوی مجاور مکۂ معظمہ۔		
	ل		
۲۰۸	جناب مولانا محمد لطف اللہ صاحب مفتی عدالت عالیہ حیدرآباد دکن	للعہ	
۲۰۹	مولوی حکیم لطف الرحمن صاحب بانکی پور		
۲۱۰	مولوی حکیم لطیف حسین صاحب پٹنوی		
	م		
۲۱۱	مولوی قاضی محمد سلیمان صاحب افسر محکمۂ قواضع پٹیالہ۔	عہ	
۲۱۲	مولوی محمد اسحاق صاحب پروفیسر عربی مہندرو کالج پٹیالہ	صہ	
۲۱۳	شمس العلما مولوی ابوالخیر محمد صدیق صاحب پروفیسر پریسیڈنسی کالج کلکتہ	عام	
۲۱۴	مولوی حکیم محمد زکریا صاحب مقیم الور راجپوتانہ۔	عام	
۲۱۵	مولوی محمد حسن صاحب مدرس اول مدرسۂ حمیدیہ لاہور	عام	
۲۱۶	مولوی حاجی حافظ سید محمد شاہ صاحب سجادہ نشین قصور	عام	
۲۱۷	مولوی محمد ابراہیم صاحب مفتی سیالکوٹ	عام	

۲۱۸	مولوی محمد حسین صاحب پروفیسر مشن کالج گجرانولہ۔		
۲۱۹	مولوی محمود علی صاحب پروفیسر اورینٹل کالج کپورتھلہ۔	عار	
۲۲۰	مولوی محمد جعفر صاحب معتمد نوابصاحب کرنال۔	عار	
۲۲۱	مولوی منظور النبی صاحب رئیس سہارنپور	عار	
۲۲۲	مولوی محمد مسیح الزمان خانصاحب استاد حضور نظام دکن و رئیس شاہجہانپور	عار	
۲۲۳	مولوی سید محمد علی صاحب ناظم ندوۃ العلما	عار	
۲۲۴	مفتی محمد ایوب صاحب پشاور	عار	
۲۲۵	مولوی محمد الدین صاحب مدرس اول مدرسہ اسلامیہ پشاور۔	عار	
۲۲۶	مولوی حافظ محمد الدین صاحب مدرس مدرسہ حقانی لدہیانہ۔	عار	
۲۲۷	مولوی محمد یحیی صاحب مدرس اول مدرسہ اسلامی پانی پت۔	عار	
۲۲۸	مولوی محمد سعید صاحب مکی مہتمم مدرسہ صولتیہ مکہ۔	عا	
۲۲۹	مولوی محمد مبارک حسین صاحب قادری مدرس اول اسکول دربھنگہ۔		
۲۳۰	مولوی محمد ابراہیم صاحب مہتمم مدرسہ قرأت و تجوید کرنال		
۲۳۱	مولوی حافظ محمد گل صاحب پشاور		
۲۳۲	مولوی محمد ابراہیم صاحب مدرس دینیات جامع مسجد بٹالہ		
۲۳۳	مولوی حافظ محمد رمضان صاحب امام مسجد گجرات پنجاب		
۲۳۴	مولوی محمد ابراہیم صاحب قریشی مدرس مدرسہ انجمن حمایت اسلام لاہور۔		
۲۳۵	مولوی محمد حیات صاحب مظفر گڑھی مدرس مدرسہ اسلامیہ قصور۔		
۲۳۶	مولوی محمد ایوب صاحب پشاوری ملازم محکمہ جنگلات جموں۔		
۲۳۷	مولوی مفتی محمد نور صاحب تراہی مدرس و امام مسجد قاسم علیخان پشاور۔		
۲۳۸	مولوی محمد فاضل صاحب راولپنڈی		
۲۳۹	مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی		
۲۴۰	مولوی محمد الدین صاحب امرتسری		
۲۴۱	مولوی محمود الحسن صاحب سہارنپوری		
۲۴۲	مولوی شیخ محمد صاحب انصاری یمانی مہتمم مدرسہ حدیثیہ بھوپال۔		
۲۴۳	مولوی منفعت علی صاحب دیوبندی		
۲۴۴	مولوی محمد عمر صاحب مدرس اول مدرسہ انجمن حمایت الاسلام مونگیر۔		
۲۴۵	مولوی حافظ محمد صدیق احمد صاحب علیگڑھ		

۲۴۶ مولوی محمد فاروق صاحب عباسی پرپاکوٹی
مدرس اعلی دارالعلوم ندوۃ العلما

۲۴۷ مولوی حافظ محمد اسحاق صاحب نگینوی

۲۴۸ مولوی حافظ محمود احمد صاحب علیگڑھ

۲۴۹ مولوی محمد حسین صاحب پسروری

۲۵۰ مولوی حافظ محمد بخش صاحب پشاور

۲۵۱ مولوی محمد بخش صاحب امام مسجد
شیخان سیالکوٹ

۲۵۲ مولوی مراد علی صاحب بگوال ریاست
کپورتھلہ

۲۵۳ مولوی سید میر حسن شاہ صاحب
مدرس بورڈ اسکول سیال کوٹ

۲۵۴ مولوی ابو یوسف محمد مبارک علی صاحب
سیالکوٹ

۲۵۵ مولوی محمد عمر صاحب ساکن بھدرک
ملک اڑیسہ۔

۲۵۶ مولوی محمد یوسف صاحب جعفری
چیف مولوی ایگزامینر کلکتہ

۲۵۷ مولوی سید محمد اشرف صاحب رئیس
کانپور۔

۲۵۸ مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی
قادری رئیس پھلواری۔

۲۵۹ مولوی حکیم محمد ایوب صاحب رئیس پھلواری

۲۶۰ مولوی محمد یعقوب صاحب رئیس ڈیانوان۔

۲۶۱ مولوی محمد زبیر صاحب "

۲۶۲ مولوی محمد احسن صاحب مطیع فاکہ معظمہ

۲۶۳ مولوی حکیم سید محمد رفیق صاحب اسلامپور

۲۶۴ مولوی سید شاہ محمد یٰسین صاحب
سجادہ نشین خانقاہ نوآبادہ۔

۲۶۵ مولوی معین اظہر صاحب رئیس مین ضلع پٹنہ

۲۶۶ مولوی حاجی سید شاہ محمد واجد صاحب
رئیس نوآبادہ۔

۲۶۷ مولوی مقیم الدین صاحب نزیل سندیلہ

۲۶۸ مولوی مرتضیٰ حسن صاحب مدرس مدرسۂ
عربیۂ دیوبند۔

۲۶۹ مولوی مبارک کریم صاحب بہار

۲۷۰ مولوی حکیم شاہ محمد عمر صاحب سکریٹری
معین الندوہ ستی پور

۲۷۱ مولوی سید محمد احسن صاحب بہار

۲۷۲ مولوی محمد اشرف صاحب رئیس ڈیانوان

۲۷۳ مولوی حافظ ابوالخیر محمد مکی صاحب مہتمم
مدرسۂ دینیہ جونپور۔

۲۷۴ مولوی حکیم محمد اسحق خانصاحب رئیس
دربھنگہ۔

۲۷۵ مولوی حاجی محمد یونس خانصاحب
رئیس دتاولی ضلع علی گڑھ

۲۷۶	مولوی محمد اشرف خان صاحب واعظ		۲۸۳	مولوی نورالحسن صاحب سہارنپور	
۲۷۷	مولوی محمد یٰسین صاحب مدرس مدرسۂ اشاعۃ العلوم بریلی۔		۲۸۴	مولوی مفتی نور محمد صاحب مہتمم مدرسۂ حقانی لدہیانہ۔	
	ن		۲۸۵	مولوی نورالدین صاحب لدہیانہ	
۲۷۸	مولوی نور احمد صاحب رئیس بہاولپور	۷ر	۲۸۶	مولوی نور احمد صاحب بھیروی مدرس مدرسۂ حمیدیہ لاہور	
۲۷۹	مولوی ابوسراج شاہ نظام الدین احمد صاحب چشتی صابری جھجھری			**و**	
۲۸۰	مولوی حافظ نور محمد صاحب مدرس اول مدرسۂ اسلامیہ فتحپور۔		۲۸۷	مولوی حکیم ولی اللہ صاحب رائے بریلوی	
۲۸۱	مولوی نور احمد صاحب پسر وریٰ مرحوم امرتسر		۲۸۸	مولوی سید وزیر شاہ صاحب امام مسجد شیخان والی لاہور۔	
۲۸۲	مولوی نذیر احمد صاحب جالندھر		۲۸۹	مولوی سید وارث حسین صاحب نزیل بنارس۔	

فہرست ارکان قسم دوم ندوۃ العلما

نمبر شمار	نام مع پتا	مقدار عطیہ	نمبر شمار	نام مع پتا	مقدار عطیہ
	(الف)		۲۹۴	محمد امداد حسین صاحب رئیس اوساس ضلع گیا۔	عام
۲۹۰	خان بہادر منشی اطہر علی صاحب مشیر قانونی انجمن ہند تعلقداران اودھ لکھنؤ	۵۰ر	۲۹۵	منشی سید ابوالعاص صاحب سکریٹری اینگلو اورینٹل لائبریری پٹنہ	عام
۲۹۱	میاں احمد صاحب جنجیانہ زمیندار کھرانولہ ضلع جھنگ	۵۰ر	۲۹۶	منشی امیر علی شاہ صاحب محرر جوڈیشل پھلور۔	عام
۲۹۲	منشی احمد حسن صاحب رئیس ہسنوہ بابت سال گذشتہ وحال	۱۰۰ر	۲۹۷	میاں الہ دین صاحب سوداگر چرم پھلور۔	عام
۲۹۳	ڈاکٹر احمد بخش صاحب رسالہ نمبر ۲ نوشہرہ	۷ر			

۲۹۸	سید احمد علی شاہ صاحب پٹواری ریاست پھلور۔	عکس	
۲۹۹	حافظ سید وصاف علی صاحب نگینوی اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کرنال	عکس	
۳۰۰	شیخ امین الدین صاحب میونسپل کمشنر قصور۔ لاہور	عکس	
۳۰۱	حاجی امان اللہ خانصاحب گورہ رئیس قصور۔ لاہور	عکس	
۳۰۲	شیخ ایزد بخش صاحب رئیس کوٹ عثمان خان تحصیل قصور۔	عکس	
۳۰۴	مرزا احمد بیگ صاحب سوداگر شمینہ لاہور	عکس	
۳۰۵	مولوی انشاء اللہ خانصاحب ایڈیٹر وطن لاہور۔	عکس	
۳۰۶	منشی احمد حسین خانصاحب بی۔ اے ریڈر ڈویژنل کورٹ پنجاب۔ لاہور	عکس	
۳۰۷	مسٹر احمد الدین صاحب ہیڈ ماسٹر اسلامیہ اسکول لاہور۔	عکس	
۳۰۸	میاں امین الدین صاحب رئیس باغبان پورہ۔	عکس	
۳۰۹	قاضی امام الدین صاحب رئیس نو دہرہ	عکس	
۳۱۰	شیخ اللہ بخش صاحب سوداگر جنت امرت سر۔	عکس	
۳۱۱	میاں احمد الدین صاحب امرت سر	عکس	
۳۱۲	میاں الہ بخش صاحب فوگر امرتسر	عکس	
۳۱۳	منشی الٰہی بخش صاحب خزانچی شیخ غلام صادق صاحب رئیس امرت سر	عکس	
۳۱۴	سید میر امیر شاہ صاحب امرت سر	عکس	
۳۱۵	ماسٹر احمد اللہ صاحب فورتھ ماسٹر مدرسۃ المسلمین امرت سر۔	عکس	
۳۱۶	مرزا آغا حسین صاحب داروغہ نزل امرت سر۔	عکس	
۳۱۷	میاں امیر الدین صاحب امرت سر	عکس	
۳۱۸	سید امام علی شاہ صاحب پشاوری امرت سر۔	عکس	
۳۱۹	میاں الٰہی بخش صاحب امرت سر	عکس	
۳۲۰	اے شیخ حسین صاحب مدراسی امرتسر	عکس	
۳۲۱	منشی امیر خانصاحب مشلخوان کچہری صدر امرت سر۔	عکس	
۳۲۲	میاں احمد اللہ صاحب سوداگر شمینہ امرت سر۔	عکس	
۳۲۳	منشی احمد الدین صاحب ملازم میر حبیب اللہ صاحب رئیس امرت سر	عکس	
۳۲۴	میاں امیر بخش صاحب معمار ٹھیکہ دار امرتسر	عکس	
۳۲۵	میاں احمد اللہ صاحب۔ امرت سر	عکس	
۳۲۶	میاں امیر بخش صاحب رئیس میونسپل کمشنر امرت سر۔	عکس	

۳۲۷	میان احمد بخش صاحب دلال ریلی برادرس امرت سر۔	عمر	۳۴۱	منشی اللہ یار خان صاحب ناظر گرداسپور	عمر
۳۲۸	میر اسد اللہ صاحب بخاری ایجنٹ سنگر کمپنی امرت سر۔	عمر	۳۴۲	مرزا آغا محمد صاحب ایلد "	عمر
۳۲۹	منشی حسن شاہ صاحب امرت سر	عمر	۳۴۳	میان اللہ بخش صاحب رئیس دہرم کوٹ رندھاوا۔	عمر
۳۳۰	مولوی احمد شاہ صاحب ایجنٹ سنگر کمپنی امرت سر۔	عمر	۳۴۴	مولوی سید احمد خانصاحب کاکاخیل اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر جالندھر	عمر
۳۳۱	حافظ احمد اللہ صاحب سوداگر پشمینہ امرتسر	عمر	۳۴۵	حکیم سید امیر شاہ صاحب رئیس جالندھر	عمر
۳۳۲	منشی الہ یار صاحب مسلخوان شن جج امرت سر۔	عمر	۳۴۶	بابو شیخ احمد بخش صاحب وکیل "	عمر
۳۳۳	منشی اکبر خان صاحب نائب شرف ترنتارن۔	عمر	۳۴۷	اللہ بخش صاحب طالبعلم مڈل کلاس "	عمر
۳۳۴	مولوی الٰہی بخش صاحب محرر رجسٹری ترنتارن۔	عمر	۳۴۸	سید احمد شاہ صاحب مترجم کمشنری "	عمر
۳۳۵	منشی امداد اللہ صاحب منصرم عدالت مراد آباد	عمر	۳۴۹	مستری امام الدین صاحب دوکوہ ضلع "	عمر
۳۳۶	مولوی الف الدین صاحب پلیڈر راولپنڈی۔	عمر	۳۵۰	نواب اسد علیخان صاحب بہادر رئیس اعظم کرنال	عمر
۳۳۷	سیٹھ آدم جی صاحب رئیس اعظم راولپنڈی	عمر	۳۵۱	میر امجد علی صاحب سپرنٹنڈنٹ کرنال	عمر
۳۳۸	سید اکبر شاہ صاحب رئیس موضع مرزا	عمر	۳۵۲	بابو احمد الدین صاحب "	عمر
۳۳۹	میان اقبال علی صاحب پٹواری حلقہ کامل پور۔	عمر	۳۵۳	منشی احمد حسن صاحب "	عمر
۳۴۰	منشی احمد الدین صاحب قارق گرداسپور	عمر	۳۵۴	شیخ احمد بخش صاحب خیاط "	عمر
			۳۵۵	منشی امام الدین صاحب ایجنٹ وکیل ہوشیار پور۔	عمر
			۳۵۶	چودھری احمد بخش صاحب ایجنٹ وکیل ہوشیار پور	عمر
			۳۵۷	حاجی احمد بخش صاحب سوداگر جفت ہوشیار پور	عمر

۳۵۸	منشی مرزا امیر اللہ خانصاحب سرشتہ دار ڈویژنل کورٹ ہوشیار پور	عمر	۳۷۴	حکیم امین الدین صاحب بیرسٹرایٹ لا شاہ پور۔	عمر
۳۵۹	میان امام الدین خان صاحب رئیس خان پور۔	عمر	۳۷۵	مرزا احسن اللہ خان صاحب وزیرآباد	عمر
۳۶۰	مولوی آلہی بخش صاحب وکیل ہوشیار پور	عمر	۳۷۶	میان احمد علی صاحب طالبعلم "	عمر
۳۶۱	سید اصغر علی شاہ صاحب رئیس گجرات ملک پنجاب	عمر	۳۷۷	مولوی آلہی بخش صاحب منشی تحصیلدار گجرانولہ۔	عمر
۳۶۲	سید اکبر علی شاہ صاحب "	عمر	۳۷۸	خان احمد جان صاحب ڈپٹی انسپکٹر قلعہ پھلور۔	عمر
۳۶۳	میان امیر بخش صاحب ٹھیکہ دار "	عمر	۳۷۹	نواب بہادر سید امیر حسین خانصاحب سی۔آئی۔ای۔ رئیس کلکتہ۔	عمر
۳۶۴	منشی احمد الدین صاحب "	عمر	۳۸۰	سید اقبال حسین صاحب خلف نواب صاحب ممدوح۔	عمر
۳۶۵	مولوی حافظ امام الدین صاحب "	عمر	۳۸۱	ایم۔اللہ بخش صاحب ایل۔ایس آسام بنگال ریلوے۔	عمر
۳۶۶	قاضی امیر بخش صاحب "	عمر	۳۸۲	منشی احمد الدین صاحب سوداگر چرم ملتان۔	عمر
۳۶۷	میان امیر خان صاحب رئیس پشاور	عمر	۳۸۳	مولوی احمد بخش صاحب صدر عدالت بہاول پور۔	عمر
۳۶۸	مولوی امیر الدین صاحب رئیس اکوڑہ	عمر	۳۸۴	مولوی اعجاز احمد صاحب رئیس ہمایون	عمر
۳۶۹	میان اللہ بخش صاحب ٹھیکہ دار صدر نوشہرہ	عمر	۳۸۵	اہلیہ حافظ محمد یحیی صاحب رئیس پانی پت۔	عمر
۳۷۰	میان امان اللہ خان صاحب رئیس گڑھی حبیب اللہ خان	عمر	۳۸۶	منشی احسان الحسن صاحب رامپور	عمر
۳۷۱	مولوی آلہی بخش صاحب بی۔اے ایل۔ایل۔بی۔وکیل جھنگ	عمر	۳۸۷	ملک امیر بن ملک حیات بندر ہرڑوج	عمر
۳۷۲	شیخ احمد الدین صاحب میونسپل کمشنر جھلم۔	عمر			
۳۷۳	خواجہ احد شاہ صاحب رئیس لدہیانہ	عمر			

۳۸۸	پٹیل آدم بھائی ولد نجش بھائی بندر بھڑوچ۔	عہ	
۳۸۹	میر امتیاز علی صاحب پنشنر منصف افروٹہ	عہ	
۳۹۰	ملا احمد صاحب عباسی خاص رئیس صاحب بھیکن پور۔	عہ	
۳۹۱	سید محمد امیر علی صاحب در بھنگوی مترجم ہائی کورٹ کلکتہ۔	عہ	
۳۹۲	راجہ محمد اکرام اللہ خان صاحب رئیس اعظم وزیر آباد۔	عہ	
۳۹۳	منشی اللہ بخش صاحب محرر خزانۂ ریاست بہاول پور۔	عہ	
۳۹۴	میر افضل حسن صاحب ہلوی بہاولپور	عہ	
۳۹۵	منشی انعام باری صاحب "	عہ	
۳۹۶	منشی ایوب احمد صاحب مثل خوان چھاؤنی فیروز پور	عہ	
۳۹۷	چودھری الٰہی بخش صاحب ہوشیار پور	عہ	
۳۹۸	سید امام علی شاہ صاحب "	عہ	
۳۹۹	مولوی امیر علی صاحب مدرس "	عہ	
	ب		
۴۰۰	میر برکت اللہ صاحب ناظر مال ریاست بہاولپور۔	صہ	
۴۰۱	مولوی بہادر علی صاحب مہتمم تیم خانہ ریاست بہاولپور۔	صہ	
۴۰۲	منشی برکت علیخان صاحب پیشیانہ	صہ	
۴۰۳	سید بہادر شاہ صاحب گیلانی میر منشی ایجنسی کاشغر از جھنگ۔	صہ	
۴۰۴	منشی بدر الدین صاحب محرر حسبڑی پھلور۔	عہ	
۴۰۵	منشی بڈھے شاہ صاحب ملازم میان غلام نبی حبیب اللہ صاحبان امرتسر	عہ	
۴۰۶	میان بوعلی بخش صاحب امرت سر	عہ	
۴۰۷	ڈاکٹر بشارت احمد صاحب گرداسپور	عہ	
۴۰۸	سید برکت علی صاحب اکونٹنٹ امرتسر	عہ	
۴۰۹	سید باقر حسین صاحب ٹھیکہ دار روپڑ	عہ	
۴۱۰	سید برکت حسین صاحب "	عہ	
۴۱۱	منشی بقا محمد صاحب اکونٹنٹ دفتر امرت سر	عہ	
۴۱۲	میان بوٹا صاحب سوداگر چوب بگرانان ریاست کپورتھلہ۔	عہ	
۴۱۳	منشی برکت علی صاحب نقشہ نویس ورکشوپ امرت سر	عہ	
۴۱۴	قاضی باقی شاہ صاحب رئیس وزیر آباد	عہ	
۴۱۵	سید باقر حسین صاحب سارجنٹ پولیس ترتارن۔	عہ	
۴۱۶	منشی بدر الدین صاحب ٹھیکہ دار ریلوے ملک برہمانزیل امرتسر۔	عہ	

۴۱۷	سیٹھ بانکی عبدالقادر صاحب مدراسی تاجر چرم امرت سر۔	عمر
۴۱۸	ماسٹر باغ دین صاحب ٹیچر گورنمنٹ اسکول پشاور۔	عمر
۴۱۹	منشی برکت علی صاحب مدرس اسکول نورمحل۔	عمر
۴۲۰	منشی شیخ برکت علی صاحب ولد شیخ عظیم بخش صاحب امرت سر۔	عمر
۴۲۱	بشیر احمد صاحب زبیری متعلم محمدن کالج علیگڑھ۔	عمر
۴۲۲	ملک بوٹا خان صاحب جوتا فروش وزیر آباد۔	عمر
۴۲۳	خان بہادر محمد برکت علیخانصاحب رئیس اعظم لاہور۔	عمر
۴۲۴	بلوخان صاحب جمعدار فیلخانہ پٹیالہ	عمر

پ

۴۲۵	شیخ پیر علی ابن شیخ حسین بخش صاحب گوٹہ فروش پٹنہ۔	عمر
۴۲۶	منشی پیر بخش صاحب پھلور	عمر
۴۲۷	مستری پیر بخش صاحب پھلور	عمر
۴۲۸	حاجی پیر محمد صاحب پٹولی شہر پشاور	عمر
۴۲۹	ڈاکٹر پیر بخش خانصاحب گجرات	عمر
۴۳۰	پردہ نشین نامعلوم الاسم از بہاولپور	عمر

ت

۴۳۱	سید تمیز علی صاحب سب رجسٹرار سنبھل	عمر
۴۳۲	خواجہ تصدق حسین صاحب میر منشی گورنمنٹ پنجاب لاہور۔	عمر
۴۳۳	شیخ تفضل حسین صاحب تاجر چرم گجرانولہ۔	عمر
۴۳۴	سید تاج محمد صاحب ہیڈ ماسٹر اسلامیہ اسکول ہوشیارپور۔	عمر
۴۳۵	میاں تاج الدین صاحب ولد شیخ عظیم بخش صاحب امرتسر۔	عمر
۴۳۶	منشی شیخ تاج الدین صاحب متولی خان منصفی صدر جالندھر۔	عمر
۴۳۷	میاں محمد تاج الدین صاحب تحصیلدار یاغبانپورہ۔	عمر

ج

۴۳۸	منشی جان محمد صاحب ڈپٹی انسپکٹر دلیل ماسٹر پھلور۔	عمر
۴۳۹	منشی جہانگیر خانصاحب ڈپٹی انسپکٹر پولیس گرداسپور	عمر
۴۴۰	میاں جمال الدین صاحب سوداگر پشمینہ امرت سر۔	عمر
۴۴۱	میاں جلال الدین صاحب آئیسر و رکشوپ امرت سر۔	عمر

۴۴۲	میان جیون بخش صاحب ٹھیکہ دار شہر گجرات۔	عار
۴۴۳	میان جان محمد صاحب فوگرا مرتسر	عار
۴۴۴	میان جلال الدین صاحب امرتسر	عار
۴۴۵	میان جان محمد صاحب بوٹ فروش لاہور۔	عار
۴۴۶	میر جیون علی صاحب سپرنٹنڈنٹ ضلع امرتسر۔	عار
۴۴۷	مستری جھنڈا صاحب ملازم غلام قادر صاحب امرتسر۔	عار
۴۴۸	میان جان محمد صاحب امرتسر	عار
۴۴۹	ڈاکٹر جلال الدین صاحب 〃	عار
۴۵۰	میان جمال الدین صاحب 〃	عار
۴۵۱	میان جیون صاحب ٹھیکہ دار نکھا کامل پور۔	عار
۴۵۲	منشی شیخ جان محمد صاحب انسپکٹر ڈاکخانہ نجات لدھیانہ۔	عار
۴۵۳	منشی جمال الدین صاحب خوشنویس لاہور	عار
	چ	
۴۵۴	حاجی چراغ دین صاحب ٹھیکہ دار اعظم لاہور۔	عار
۴۵۵	ڈاکٹر چراغ دین صاحب جوہر سرجن اینڈ فزیشن امرتسر۔	عار
۴۵۶	ملک چراغ دین صاحب چیف والہ امرتسر	عار
۴۵۷	شیخ چراغ دین صاحب شہر گجرات	عار
۴۵۸	چودھری چراغ دین صاحب میونسپل کمشنر ترنتارن۔	عار
۴۵۹	سیٹھ چندہ میان صاحب سوداگر چرم امرتسر۔	عار
۴۶۰	قاضی چراغ دین صاحب وثیقہ نویس ہوشیارپور۔	عار
۱۶۱	منشی چراغ دین صاحب سبزی منڈی امرتسر۔	عار
۴۶۲	ماسٹر چراغ دین صاحب روشن مترجم چیف کوٹ پنجاب لاہور۔	عار
	ح	
۴۶۳	شیخ حسین بخش صاحب سپرنٹنڈنٹ جیل ریاست بھاول پور۔	عم
۴۶۴	مولوی حبیب احمد صاحب ثمین بنارس	صر
۴۶۵	منشی حداد خانصاحب نائب محافظ دفتر سلطان پور	عار
۴۶۶	شیخ حسن صاحب ولد شیخ چاند صاحب مدرس مدرسہ سرکاری بندر بہڑوچ	عار
۴۶۷	محمد حمید اللہ خانصاحب مختار چندوسی	عار
۴۶۸	شیخ حسین بن شیخ رسول صاحب بندر بہڑوچ	عار

۴۶۹	میان حبیب اللہ صاحب سوداگر اعظم امرت سر۔	عمر	۴۸۱	میان حبیب اللہ صاحب سوداگر امرتسر	عمر
۴۷۰	حسین محمد خانصاحب رئیس خانپور	عمر	۴۸۲	ماسٹر خواجہ حمید اللہ صاحب ایم اے تھرڈ ماسٹر مدرسۃ المسلمین امرت سر۔	عمر
۴۷۱	منشی حاکم الدین صاحب ملازم دفتر پیسہ اخبار لاہور۔	عمر	۴۸۳	میان حبیب خانصاحب عطار امرتسر	عمر
۴۷۲	بابو حاکم الدین صاحب اکونٹنٹ انگریز سروس پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ لاہور۔	عمر	۴۸۴	ملک حبیب اللہ صاحب چین والہ امرت سر۔	عمر
۴۷۳	منشی سید حمزہ علی صاحب امین منصفی چندوسی۔	عمر	۴۸۵	میر حبیب اللہ صاحب آنریری مجسٹریٹ وسکریٹری معین الندوہ امرتسر۔	عمر
۴۷۴	منشی سید حاکم شاہ صاحب مترجم چیف کورٹ لاہور۔	عمر	۴۸۶	میان حبیب اللہ صاحب میونسپل کمشنر امرت سر۔	عمر
۴۷۵	منشی حسین شاہ صاحب سارجنٹ ریلوے پولیس امرت سر۔	عمر	۴۸۷	چودھری حیدر بخش صاحب نمبردار جالندھر	عمر
۴۷۶	منشی شیخ حسن احمد صاحب مختار عدالت دیرہ دون۔	عمر	۴۸۸	میان حسام الدین صاحب خلف میان نظام الدین صاحب ٹھیکہ دار اعظم شہر گجرات۔	عمر
۴۷۷	منشی حبیب اللہ صاحب سکریٹری معین الندوہ شاہ آباد ضلع کرنال	عمر	۴۸۹	شیخ حبیب اللہ صاحب سوداگر امرتسر	عمر
۴۷۸	شیخ حبیب اللہ صاحب رئیس گورہ قصور۔	عمر	۴۹۰	شیخ حسین بخش صاحب بقال سوداگر چرم امرت سر۔	عمر
۴۷۹	شیخ حاجی محمد صاحب گورہ منیجر کارخانہ روئے قصور۔	عمر	۴۹۱	میان حافظ محمد خان صاحب رئیس شہر پشاور۔	عمر
۴۸۰	میان حیات بخش صاحب دلال،	عمر	۴۹۲	منشی حبیب النبی صاحب صولت گڑا پہ روڈ کلکتہ	عمر
			۴۹۳	چودھری حیات محمد صاحب میونسپل کمشنر وزیر آباد۔	عمر

۴۹۴	میان حفیظ اللہ صاحب وکیل امرتسر	عمر
۴۹۵	میان حبیب اللہ صاحب مختار عدالت امرتسر۔	عمر
۴۹۶	منشی حکمت اللہ خانصاحب تحصیلدار چنگی امرتسر۔	عمر
۴۹۷	خواجہ حسین بخش صاحب نائب شرف صدر امرتسر۔	عمر
۴۹۸	مرزا حمید الدین صاحب گرگانی نقشہ نویس تعمیرات ریاست بہاولپور	عمر
۴۹۹	مرزا حسین بیگ صاحب خزانچی صدر ریاست ناہہ۔	عمر
	خ	
۵۰۰	ڈاکٹر خدا بخش صاحب ریاست بہاول پور	صہر
۵۰۱	شیخ خورشید علی صاحب پٹیالہ	صہر
۵۰۲	خان بہادر شیخ خدا بخش صاحب دسٹرکٹ جج گرداسپور۔	عمر
۵۰۳	مولوی خادم حسین صاحب رئیس سہارنپور	عمر
۵۰۴	میان خیر اللہ صاحب رئیس اکوڑہ	عمر
۵۰۵	میان خدا بخش صاحب کیمپ میٹھڑ	عمر
۵۰۶	شیخ خدا بخش صاحب تاجر چرم گجرانولہ۔	عمر
۵۰۷	میان خدا بخش صاحب فوگرا امرتسر	عمر
۵۰۸	چودہری خدا بخش صاحب تاجر چرم امرتسر	عمر
۵۰۹	میان خواص خانصاحب رئیس موضع سامان ضلع راولپنڈی۔	عمر
۵۱۰	سید خلیل الرحمن صاحب مترجم ہائی کورٹ کلکتہ۔	عمر
۵۱۱	منشی خدا بخش صاحب معرفت حاجی غلام حسین صاحب وغیرہ۔	عمر
۵۱۲	میان خورشید عالم صاحب پیڈاکٹر امام الدین صاحب امرتسر۔	عمر
۵۱۳	میان خیر اللہ صاحب علیگڑھ	عمر
۵۱۴	ملک خدا بخش خانصاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر امرتسر۔	عمر
۵۱۵	بابو خداداد صاحب انسپکٹر آف ریلوے ورکس بیاس ریور۔	عمر
	د	
۵۱۶	منشی دین محمد صاحب پٹواری حلقہ گنسی بند پھلور۔	عمر
۵۱۷	منشی دین محمد خانصاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر قصور۔	عمر
۵۱۸	شیخ دوست محمد صاحب سوداگر چرم امرتسر۔	عمر
۵۱۹	شیخ دین محمد صاحب سوداگر چرم امرتسر	عمر

۵۲۰	مستری داد محمد صاحب چھتری ساز امرت سر۔	عمر		مدار تلی بنارس۔	عمر
۵۲۱	میان دوست محمد صاحب خلف شمس الدین صاحب تاجر چرم امرت سر	عمر	۵۲۳	حاجی رحمۃ اللہ حاجی قاسم صاحب میمن احمد آباد	عمر
۵۲۲	میان دین محمد صاحب خیاط امرتسر		۵۲۴	شیخ رحیم بخش صاحب دکھادنہ رئیس قصور۔	عمر
۵۲۳	میان دلاداد خان صاحب ولد میان دین محمد صاحب رئیس پشاور	عمر	۵۲۵	شیخ رحیم بخش صاحب سوداگر ادویات انارکلی لاہور۔	عمر
۵۲۴	میان دین محمد صاحب کوچہ دھوبیان امرت سر	عمر	۵۲۶	شیخ رحمۃ اللہ صاحب ٹھیکہ دار بصیغہ شملہ	عمر
۵۲۵	سید دین محمد شاہ صاحب ہوشیار پوری از بھاولپور	عمر	۵۲۷	بابو رحمت حسین صاحب اسٹور کیپر ورکشوپ ڈویژن امرت سر۔	عمر
۵۲۶	میان دین محمد صاحب ہوشیار پور	عمر	۵۲۸	شیخ رحیم بخش صاحب ایم اے کسٹرا اسسٹنٹ کمشنر پشاور۔	عمر
۵۲۷	منشی زین محمد صاحب ایڈیٹر صدائے ہند لاہور۔	عمر	۵۲۹	شیخ رکن الدین صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر افسر مال کرنال۔	عمر
۵۲۸	میان دین محمد صاحب شاہ آباد ضلع کرنال۔	عمر	۵۴۰	ملک رکن الدین صاحب اکونٹنٹ دفتر نہر امرتسر۔	عمر
۵۲۹	میان دین محمد صاحب رئیس باغبانپورہ لاہور۔	عمر	۵۴۱	منشی روح الحق صاحب کرنال	عمر
۵۳۰	اسٹر دولت خانصاحب بہاولپور	عمر	۵۴۲	شیخ رحمت علی شاہ صاحب اوفس قانونگو ترنتارن	عمر
۵۳۱	سردار سید دین محمد شاہ صاحب رسالدار بھاول پور۔	عمر	۵۴۳	صوفی رحیم شیخصاحب نان پز امرتسر	عمر
	ل		۵۴۴	میان روشن الدین صاحب خلف چودھری عبدالخالق صاحب حکاک امرت سر۔	عمر
۵۳۲	منشی رضی الدین احمد صاحب رئیس				

۵۴۵	حکیم رحیم بخش صاحب لاہوری مرتسر	عار
۵۴۶	منشی رحمت علی صاحب اسمال کاز کوٹ کلکتہ۔	عار
۵۴۷	شیخ رحیم بخش صاحب فاضل پوری چھوٹی عدالت کلکتہ۔	عار
۵۴۸	ڈاکٹر رحیم بخش صاحب خلف ڈاکٹر محمد اکبر صاحب امرت سر۔	عار
۵۴۹	منشی رحیم اللہ صاحب ٹھیکہ دار شیر کوٹ۔	عار
۵۵۰	شیخ رحمت علی صاحب سوداگر ہوشیار پور	عار
۵۵۱	خان بہادر میاں رحیم شاہ صاحب صدر بازار نوشہرہ۔	عار
۵۵۲	مولوی رحیم بخش صاحب ضلعدار نہر ضلع لاہور سیکشن جامن۔	عار
۵۵۳	رحمت اللہ خان صاحب امید وار ضلعداری نہر جامن سب ڈویژن	عار
۵۵۴	رحمت علی صاحب خلف خان بہادر بابو فتح الدین صاحب امرت سر	عار
۵۵۵	قاری رشید احمد صاحب بی۔ اے ٹرانسلیٹر گورنمنٹ پنجاب سول سکریٹریٹ لاہور۔	عار
۵۵۶	حافظ رحمن بخش صاحب تہانہ بھون	عار
۵۵۷	سید رحمت علی شاہ صاحب مصطفی آباد۔	عار
۵۵۸	منشی رحیم بخش صاحب موچی دروازہ لاہور سردار رب نواز خان صاحب رسالدار بہاولپور۔	عار عار
	ز	
۵۵۹	حافظ زین العابدین صاحب تہانہ دار شہر پشاور	عار
	س	
۵۶۰	پیرزادہ سلطان احمد صاحب ڈپٹی انسپکٹر مدارس ضلع جھنگ۔	للعہ
۵۶۱	منشی ساقی داد خانصاحب رئیس قائم گنج۔	عار
۵۶۲	جمعدار سلیمن صاحب بن محمد علی الرومی بروده گجرات	عار
۵۶۳	میان سراج الدین صاحب رئیس و مینوسپل کمشنر لاہور۔	عار
۵۶۴	شیخ سراج الدین صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر لاہور۔	عار
۵۶۵	نواب مرزا سعید الدین احمد خانصاحب رئیس دہلی	عار
۵۶۶	منشی سید عالم خانصاحب ڈپٹی انسپکٹر پولیس راولپنڈی۔	عار
۵۶۷	صاحبزادہ سلطان احمد صاحب رئیس جالندھر۔	عار

۵۶۸	ملک سلطان صاحب چیف والا مرتسر	عمر
۵۶۹	منشی حافظ سیف اللہ صاحب تحصیلدار ریاست لس بیلہ ضلع کراچی۔	عمر
۵۷۰	منشی سعید اکبر صاحب مترجم عدالت ششن جج پشاور۔	عمر
۵۷۱	میان سبحان جیو صاحب کشمیری تاجر امرت سر۔	عمر
۵۷۲	منشی سید احمد خان صاحب ایجنٹ بابو سندر سنگھ وکیل پشاور	عمر
۵۷۳	چودھری سلطان محمد خان صاحب بیرسٹرایٹ لا جہلم	عمر
۵۷۴	چودھری سلطان محمد صاحب رئیس ضلع ہوشیارپور۔	عمر
۵۷۵	شیخ سکندر بخش صاحب رئیس "	عمر
۵۷۶	سید سردار علی شاہ صاحب انجنیر شکارپور سندھ	عمر
۵۷۷	میان سیف الدین صاحب طالبعلم انٹرنس کلاس امرت سر۔	عمر
۵۷۸	چودھری سردار خان صاحب مختار عدالت سیالکوٹ۔	عمر
۵۷۹	میان سعد اللہ صاحب ٹھیکہ دار صدر نوشہرہ۔	عمر
۵۸۰	منشی سراج الحق صاحب خلف حافظ محمد یوسف صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر امرت سر۔	عمر
۵۸۱	مولوی سخاوت حسین صاحب ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ اسکول سہارنپور۔	عمر
۵۸۲	مولوی حکیم سلطان علی صاحب سکریٹری انجمن اسلام وزیرآباد۔	عمر
۵۸۳	مولوی سراج الدین صاحب رئیس باغبان پورہ لاہور۔	عمر
۵۸۴	حاجی سعید احمد صاحب کرنال	عمر
۵۸۵	چودھری سردار خان صاحب رئیس پلاسور ضلع امرت سر۔	عمر
۵۸۶	سید سکندر شاہ صاحب رئیس ضلع جالندھر۔	عمر
۵۸۷	میان سمندر خان صاحب رئیس پشاور	عمر
۵۸۸	بابو سراج الدین صاحب اکونٹنٹ میونسپل آفس امرت سر۔	عمر
۵۸۹	فقیر سعید الدین صاحب بی۔اے لاہور۔	عمر
۵۹۰	محمد سلطان جان صاحب پشاور	عمر
۵۹۱	میان سعد اللہ صاحب۔ پٹیالہ۔	عمر

ش

۵۹۲	حاجی شکور طاہر صاحب میمن صانع الہنات بھاؤنگر۔	صر

۵۹۳	میانجی شرف الدین صاحب ڈپٹی انسپکٹر قلعہ پھلور۔	عام	
۵۹۴	میان شیخا صاحب سوداگر چرم پھلور	عام	
۵۹۵	شیر محمد صاحب ولد حسن صاحب خوہری گاڑیبانان پھلور۔	عام	
۵۹۶	منشی حاجی شمس الدین صاحب جنرل سکریٹری انجمن حمایت الاسلام لاہور	عام	
۵۹۷	میان شہباز خان صاحب رئیس قصور	عام	
۵۹۸	میان شیر محمد صاحب رئیس بٹالہ	عام	
۵۹۹	حکیم شیخ احمد صاحب ملازم میونسپل کمیٹی راولپنڈی۔	عام	
۶۰۰	قاضی سید شاہ محمد صاحب رئیس و نمبردار جالندھر۔	عام	
۶۰۱	منشی شہاب الدین صاحب ناطق کوٹ رکن الدین خان۔	عام	
۶۰۲	میان شیر خان صاحب گجرات	عام	
۶۰۳	منشی شیخ شریف احمد صاحب محرر جوڈیشل ترنتارن۔	عام	
۶۰۴	میان شمس الدین صاحب وہرہ امرتسر	عام	
۶۰۵	میان شرف الدین صاحب ولد میان حاکم علی صاحب امرتسر۔	عام	
۶۰۶	خواجہ شمس الدین صاحب سوداگر پشمینہ امرتسر۔	عام	
۶۰۷	میان شمس الدین صاحب بازار پٹرنگان امرتسر۔	عام	
۶۰۸	سید شیر علی شاہ صاحب پشاور	عام	
۶۰۹	منشی شاد محمد خان صاحب عرضی نویس ضلع پشاور۔	عام	
۶۱۰	مسٹر شاہ نواز صاحب بیرسٹر ایٹ لا لاہور۔	عام	
۶۱۱	میان شیر خان صاحب رئیس اُڑمڑ۔	عام	
۶۱۲	منشی شہاب الدین خان صاحب نائب تحصیلدار ہوشیارپور	عام	
۶۱۳	مولوی شرف الدین صاحب کلرک دفتر اکونٹنٹ جنرل لاہور	عام	
۶۱۴	میان شرف الدین صاحب کاپی نویس روز بازار پریس امرتسر۔	عام	
۶۱۵	منشی شہاب الدین صاحب کاپی نویس روز بازار پریس	عام	
۶۱۶	شیخ شمس الدین صاحب سوداگر پشمینہ امرتسر۔	عام	
۶۱۷	بابو شیر محمد صاحب کلرک دفتر نہر چناب سرکل لاہور	عام	
۶۱۸	مولوی حکیم شہباز دین صاحب لاہور	عام	
۶۱۹	میان جی شاہ ولی صاحب گرداور حلقہ اپرہ پھلور۔	عام	

۶۲۰	میاں شمس الدین صاحب امرت سر	عمر
۶۲۱	مسٹر محمد شاہ دین صاحب بیرسٹر ایٹ لا رئیس باغبان پورہ۔	عمر
۶۲۲	محمد شبیر علی خان صاحب منصف کوئٹہ بلوچستان	عمر
۶۲۳	مستری شہاب الدین رحمت اللہ صاحب ٹھیکہ دار بھاول پور۔	عمر
۶۲۴	چودھری شام چوراسی صاحب بہاولپور	عمر

ص

۶۲۵	صاحب خان صاحب مشیر خاص حضور پرنس حضور سرکار عالی نواب صاحب ریاست بہاولپور دام ملکہ۔	صمر
۶۲۶	شیخ صادق حسن صاحب خلف شیخ غلام صادق صاحب آنریری مجسٹریٹ امرتسر۔	عمر
۶۲۷	حاجی صدرالدین صاحب امرتسر	عمر
۶۲۸	میاں صدرالدین صاحب سوداگر۔	
۶۲۹	میاں صدرالدین صاحب پنشنر اکال گڑھ۔	عمر
۶۳۰	منشی صغیر حسین صاحب سب اوورسیر جامن سب ڈویژن۔	عمر
۶۳۱	حافظ صدیق اکبر صاحب نائب محافظ دفتر کرنال۔	عمر
۶۳۲	مولوی سید ضمیر الدین احمد صاحب رئیس پٹنہ	عمر
۶۳۳	مستری ضیاء اللہ صاحب امرتسر	عمر
۶۳۴	خواجہ ضیاء الدین خانصاحب رئیس ضلع جالندھر	عمر
۶۳۵	شیخ ضمیر الدین حسین صاحب رشتہ دار بندوبست پٹیالہ	عمر
۶۳۶	منشی ضیاء الحسن صاحب محرر چکبندی محکمۂ نہر ڈویژن نمبر ۳ باری دواب	عمر

ط

۶۳۷	منشی طفیل احمد صاحب سپرنٹنڈنٹ چنگی چندوسی۔	عمر
۶۳۸	بابو طالب علی صاحب کلرک محکمۂ نہر جہلم۔	عمر
۶۳۹	منشی طالع مند خانصاحب تحصیلدار ضلع ہوشیارپور۔	عمر

ظ

۶۴۰	حکیم ڈاکٹر ظہور الاسلام صاحب پٹیالہ	عمر
۶۴۱	مولوی ظہور الحسن صاحب رئیس پانی پت	صمر
۶۴۲	منشی ظفر علی صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسۂ پانی پت۔	عمر
۶۴۳	مرزا ظفر اللہ خان صاحب اکسٹرا	عمر

	اسسٹنٹ کمشنر کرداس پور	عار	
۶۴۴	حکیم ظہورالدین صاحب مہاجر ادویہ کرنال	عار	
۶۴۵	محمد ظہورالدین صاحب رئیس غبا نپور	عار	
	ع		
۶۴۶	کرنل عبدالعزیز صاحب کمانڈر افواج ریاست پٹیالہ	عہ	
۶۴۷	میان حاجی عبدالرحیم صاحب سیٹھی سوداگر اعظم پشاور مع صاحبزادگان وہمراہیان پنج کش۔	عہ	
۶۴۸	مولوی سید عبداللطیف صاحب رئیس دلمؤ ضلع رائے بریلی۔	صہر	
۶۴۹	منشی عبدالمجید صاحب ڈپٹی انسپکٹر پانی پت	صہر	
۶۵۰	میان عبدالحمید صاحب بہادر پریذیڈنٹ ای۔ اے۔ سی جھنگ۔	صہر	
۶۵۱	ڈاکٹر عبدالستار صاحب بہاولپور	للعہر	
۶۵۲	میان عبدالرحیم صاحب سوداگر و مینوسپل کمشنر حضرو	للعہر	
۶۵۳	داروغہ سید عبدالرحمن صاحب مفتی از مونگیر۔	للعہر	
۶۵۴	میمن عیسیٰ علی بن غلام رسول تاجر بھاؤنگر۔	سے ر	
۶۵۵	مولوی عطاءاللہ صاحب سپرنٹنڈنٹ مطبع ریاست بہاولپور	سے ر	
۶۵۶	مرزا علی محمد صاحب مختار جھنگ	سے ر	
۶۵۷	حافظ عبدالرحیم صاحب مدرس مدرسۂ سرکاری بہڑوچ بندر	عار	
۶۵۸	سید عبداللہ عرف پیر صاحب رئیس بہڑوچ۔	عار	
۶۵۹	حافظ عبدالرحیم خان صاحب رئیس آمان آباد۔	عار	
۶۶۰	منشی علی حسن صاحب ظہورآبادی	عار	
۶۶۱	شیخ عمر علی صاحب رئیس ہاپوڑ	عار	
۶۶۲	شیخ عبدالحلیم صاحب رئیس بنارس	عار	
۶۶۳	سید عبداللہ بن صالح بوبکر العلوی الحضرمی بھاؤنگر۔	عار	
۶۶۴	میمن عبداللہ صاحب گاوا تاجر بھاؤنگر۔	عار	
۶۶۵	میمن عثمان آلانہ صاحب تاجر "	عار	
۶۶۶	میمن عیسیٰ بھائی جیوا جان تاجر بھاونگر	عار	
۶۶۷	منشی محمد عبداللہ خان صاحب مینیجر جیٹھ تحصیل چندسی۔	عار	
۶۶۸	محمد عبدالرحمن صاحب بن حاجی ہاشم مرحوم تاجر اپی ملک ملابار	عار	
۶۶۹	حافظ عبدالغفور صاحب کارخانہ دار	عار	

	قفل علے گڑھ	عار
۶۷۰	مولوی عمرالدین صاحب انسپکٹر مدارس حلقہ پشاور۔	عار
۶۷۱	میان عمرالدین صاحب سوداگر چرم پھلور۔	عار
۶۷۲	بابو عبدالکریم صاحب فورتھ ماسٹر اسکول پہادر۔	عار
۶۷۳	میان عنایت اللہ خان صاحب سفید پوش رئیس تلون تحصیل پھلور	عار
۶۷۴	عنایت علیخان صاحب ذیلدار تلون	عار
۶۷۵	منشی عبدالکریم صاحب رئیس و مینوسپل کمشنر لاہور	عار
۶۷۶	حافظ عبداللہ صاحب رئیس و مینوسپل کمشنر قصور	عار
۶۷۷	شیخ علی محمد صاحب تاجر کتب قصور	عار
۶۷۸	میان عظیم الدین صاحب چوڑی گر "	عار
۶۷۹	میان عبداللہ صاحب بزاز "	عار
۶۸۰	مولوی عبدالقادر صاحب وکیل و مینوسپل کمشنر قصور	عار
۶۸۱	مولوی عبدالحق صاحب وکیل گجرانولہ	عار
۶۸۲	مولوی علاءالدین صاحب "	عار
۶۸۳	شیخ علی محمد صاحب تاجر چرم امرتسر	عار
۶۸۴	ماسٹر عبدالرحمن صاحب ہیڈ ماسٹر مشن اسکول امرتسر۔	عار
۶۸۵	منشی عبدالاحد صاحب اپیل نویس امرتسر	عار
۶۸۶	بابو علی بخش صاحب سوداگر امرتسر	عار
۶۸۷	سیٹھ عبدالاحد صاحب تاجر ظروف چینی امرتسر	عار
۶۸۸	میان عزیزالدین غلام محمد صاحب تاجر امرتسر	عار
۶۸۹	میان عبدالغنی و ثناءاللہ صاحبان تاجران امرتسر۔	عار
۶۹۰	میر عبادا للہ صاحب وکیل امرتسر	عار
۶۹۱	حافظ عنایت اللہ صاحب مختار عدالت امرتسر	عار
۶۹۲	منشی عبدالخالق صاحب ملازم شیخ غلام صادق صاحب	عار
۶۹۳	ڈاکٹر ملک عبدالستار صاحب امرتسر	عار
۶۹۴	شیخ عبدالرحمن صاحب "	عار
۶۹۵	بابو علی گوہر صاحب انسپکٹر ڈاکخانجات امرتسر۔	عار
۶۹۶	ڈاکٹر سید عبدالرحیم صاحب پولیس اسپتال امرتسر	عار
۶۹۷	میان عزیز اللہ صاحب بی۔ اے وکیل امرتسر۔	عار

۶۹۸	میر عبدالوحید صاحب ڈپٹی کلکٹر محکمۂ نہر امرت سر۔	عکار	۷۱۳	ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب جنرل ڈسپنسری امرت سر۔	عکار
۶۹۹	خواجہ عبدالصمد صاحب داگر پشمینہ امرت سر۔	عکار	۷۱۴	منشی عباد اللہ صاحب معرفت حاجی غلام حسین وغیرہ	عکار
۷۰۰	میر عبدالعزیز صاحب قلعہ بھنگیاں امرت سر۔	عکار	۷۱۵	میاں عبداللہ صاحب قصاب امرتسر	عکار
۷۰۱	مستری عیدا صاحب امرت سر	عکار	۷۱۶	شیخ عبدالواحد صاحب خلف خان بہادر شیخ خدا بخش صاحب امرت سر	عکار
۷۰۲	سیٹھ عبدالرحیم صاحب تاجر چرم"	عکار	۷۱۷	شیخ عبدالروف صاحب خلف خان بہادر ممدوح امرت سر	عکار
۷۰۳	حاجی عنایت اللہ صاحب تلفنویس صدر امرت سر	عکار	۷۱۸	عزیز شاہ صاحب سوداگر چرم"	عکار
۷۰۴	شیخ عبدالرزاق صاحب نبیرۂ خان بہادر شیخ خدا بخش صاحب	عکار	۷۱۹	سردار عبدالرحمن صاحب ڈپٹی کلکٹر نہر ڈویژن نمبر ۲- امرت سر	عکار
۷۰۵	منشی علی بخش صاحب مدرس پرائمری اسکول امرت سر۔	عکار	۷۲۰	ڈاکٹر عباد اللہ صاحب امرت سر	عکار
۷۰۶	سیٹھ عبدالرحمن صاحب مدراسی امرت سر	عکار	۷۲۱	سیٹھ عبدالہادی صاحب تاجر چرم"	عکار
۷۰۷	مولوی عبدالعزیز صاحب سوداگر بوٹ امرت سر۔	عکار	۷۲۲	بابو عبدالفتح صاحب ڈپٹی انسپکٹر ترنتارن ضلع امرت سر۔	عکار
۷۰۸	مستری عبدالغنی صاحب امرت سر	عکار	۷۲۳	منشی عزیزالدین صاحب محرر لوکل بورڈ اجنالہ امرت سر	عکار
۷۰۹	شیخ علی بخش صاحب سوداگر چرم گوال منڈی امرت سر۔	عکار	۷۲۴	شیخ علی محمد صاحب بی۔اے منصف اجنالہ امرت سر۔	عکار
۷۱۰	میاں عبداللہ متو صاحب کشمیری	عکار	۷۲۵	قاضی عبدالحکیم صاحب سوداگر چھاؤنی جالندھر	عکار
۷۱۱	بابو عبداللہ صاحب ملازم چنگی امرتسر	عکار	۷۲۶	میاں علم الدین صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ	
۷۱۲	میاں عبدالرحیم صاحب آہنگر "	عکار			

	کمشنر افسر مال جالندھر	عمر	
۴۲۷	منشی سید عطا محمد صاحب ڈپٹی انسپکٹر پولیس جالندھر۔	عمر	
۴۲۸	میان علی گوہر صاحب سوداگر جالندھر	عمر	
۴۲۹	منشی علی بخش صاحب مدرس نورمحل ضلع جالندھر	عمر	
۴۳۰	حکیم قاضی علی اکبر صاحب رئیس مہت پور جالندھر	عمر	
۴۳۱	مولوی عبدالمجید صاحب وکیل لاہور	عمر	
۴۳۲	مولوی عبدالواحد صاحب 〃	عمر	
۴۳۳	عبدالغنی صاحب 〃	عمر	
۴۳۴	حاجی عبدالصمد صاحب رئیس 〃	عمر	
۴۳۵	خواجہ عبدالصمد صاحب رئیس 〃	عمر	
۴۳۶	شیخ عبدالقادر صاحب بی۔اے ایڈیٹر ابزرور لاہور۔	عمر	
۴۳۷	مرزا عبدالرحیم صاحب سپرنٹنڈنٹ محکمۂ انہار لاہور و وایس پریسیڈنٹ انجمن حمایت اسلام	عمر	
۴۳۸	منشی علی الدین صاحب لاہور	عمر	
۴۳۹	مولوی عبداللطیف صاحب از دکان میان محکم دین امیر دین صاحبان سوداگران چرم لاہور۔	عمر	
۴۴۰	میان علی بخش صاحب ایجنٹ مسرز والٹر کمپنی لاہور	عمر	
۴۴۱	شیخ عطاء اللہ صاحب ایجنٹ مسٹر شاہ دین صاحب بیرسٹر لاہور	عمر	
۴۴۲	بابو عبدالرحیم صاحب۔ بی۔اے 〃	عمر	
۴۴۳	میان علم الدین صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر رئیس باغبان پورہ	عمر	
۴۴۴	شیخ عبدالرحیم صاحب رئیس قصور	عمر	
۴۴۵	شیخ عمر بخش صاحب وکیل ہوشیارپور	عمر	
۴۴۶	شیخ عزیزالدین صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ہوشیارپور	عمر	
۴۴۷	مولوی عصمت اللہ صاحب مدرس فارسی اسلامیہ اسکول ہوشیارپور	عمر	
۴۴۸	شیخ عزیزالدین صاحب متلخوان صدر ہوشیارپور۔	عمر	
۴۴۹	شیخ عبدالمجید صاحب ہوشیارپور	عمر	
۴۵۰	میان عبداللہ خان صاحب رئیس خان پورہ۔	عمر	
۴۵۱	منشی علی محمد خان صاحب نقلنویس فارسی خان پورہ۔	عمر	
۴۵۲	میان عزیزالدین خان صاحب رئیس میان خیلان	عمر	
۴۵۳	شیخ عبدالکریم صاحب معرفت شیخ غلام حیدر صاحب میونسپل کمشنر گجرات	عمر	

۷۵۴	منشی مرزا عباس بیگ صاحب گجرات	عکر	۷۶۹	خان عبدالحمید خان صاحب رئیس موضع بدرشی	عکر
۷۵۵	میان عمر بخش صاحب رئیس سارو گی ضلع گجرات	عکر	۷۷۰	شیخ عبدالرحیم صاحب قصاب نوشہرہ	عکر
۷۵۶	بابو عزیز الدین صاحب نقشہ نویس ملیٹری ورکس راولپنڈی	عکر	۷۷۱	ڈاکٹر عالم شاہ صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ شہر جہلم۔	عکر
۷۵۷	خان عبدالحمید خان صاحب رئیس اعظم موضع سامان ضلع راولپنڈی	عکر	۷۷۲	شیخ علی احمد صاحب وکیل گرداسپور	عکر
۷۵۸	مسٹر عبداللطیف صاحب ہیڈ ماسٹر ہائی اسکول کوہاٹ۔	عکر	۷۷۳	منشی عبدالرحمن صاحب "	عکر
۷۵۹	میان علی گوہر صاحب ہیڈ کلرک دفتر ڈپٹی کمشنری کوہاٹ	عکر	۷۷۴	شیخ علی بخش صاحب مختار عدالت سیال کوٹ	عکر
۷۶۰	قاضی عبدالرحمن صاحب۔ پشاور	عکر	۷۷۵	میان عبدالحمید خان صاحب انبالہ	عکر
۷۶۱	مرزا عبدالحکیم خان صاحب مسلخوان ڈپٹی کمشنری پشاور	عکر	۷۷۶	حافظ عبداللہ و عبدالسلام صاحبان سوداگر چرم صدر بازار انبالہ	عکر
۷۶۲	سید عبدالمنان خان بادشاہ صاحب ضلع پشاور۔	عکر	۷۷۷	حافظ عاشق علی صاحب خیاط کرنال	عکر
۷۶۳	حاجی عبدالحکیم صاحب سوداگر پشاور	عکر	۷۷۸	مولوی عظمت اللہ صاحب مدرس ریاضی اسکول کرنال	عکر
۷۶۴	میان عبدالحبیب خان صاحب رئیس ضلع پشاور۔	عکر	۷۷۹	میر عبدالصمد صاحب کرنال	عکر
۷۶۵	میان عنوان الدین صاحب "	عکر	۷۸۰	بابو عبدالکریم صاحب کلرک دفتر ضلع کرنال	عکر
۷۶۶	سید عبداللہ شاہ صاحب "	عکر	۷۸۱	میر عبدالمجید صاحب مسلخوان مع حفاظ کرنال۔	عکر
۷۶۷	مرزا عبدالحکیم صاحب رئیس اکوڑہ	عکر	۷۸۲	بابو سید علی احمد صاحب ہیڈ کلرک پولیس کرنال	عکر
۷۶۸	شیخ عزیز الدین صاحب ٹھیکہ دار نوشہرہ	عکر	۷۸۳	بابو عبدالغنی صاحب وکیل کرنال	عکر

۷۸۴	سید عنایت علی صاحب عرضی نویس تھانیسر ضلع کرنال	عمر		کلرک سپرنٹنڈنٹی بہاولپور .	عمر
۷۸۵	بابو عبدالسبحان صاحب کلرک دفتر نہر پانی پت	عمر	۷۹۸	سردار علیشیر خانصاحب جمعدار "	عمر
۷۸۶	میان عبدالوہاب صاحب رئیس کوٹلہ سفید اضلع ہزارہ	عمر	۷۹۹	مولوی عبداللہ صاحب مدرس انگریزی مہندر کالج پٹیالہ	عمر
۷۸۷	میان عبدالکریم صاحب رئیس "	عمر	۸۰۰	میان عبداللہ خان صاحب کوٹ حولدار پٹیالہ	عمر
۷۸۸	میان عمر بخش صاحب تاجر چوب وزیر آباد	عمر	۸۰۱	میان عبدالغنی صاحب جمعدار بگی خانہ پٹیالہ	عمر
۷۸۹	مرزا عصمت اللہ خان صاحب "	عمر	۸۰۲	مولوی محمد عبدالقیوم صاحب نبیرہ مولی	عمر
۷۹۰	بابو عبدالرحمن صاحب اورسیر "	عمر	۸۰۳	منشی عنایت اللہ خان صاحب "	عمر
۷۹۱	بابو عزیز بخش صاحب بی - اے کپورتھلہ -	عمر	۸۰۴	حکیم عبدالحکیم صاحب سنامی از نابھہ	عمر
۷۹۲	شیخ عبدالرحمن صاحب ضلعدار نہر رہتک -	عمر	۸۰۵	سردار غلط محمد خان صاحب صوبہ دار رائل گارڈ نابھہ -	عمر
۷۹۳	ڈاکٹر عبدالوہاب صاحب صوفی ہاسپٹل اسسٹنٹ زیلا سمالی لینڈ - افریقہ	عمر	۸۰۶	میان علی محمد صاحب ہیڈ کلرک محکمہ پولیس جھنگ -	عمر
۷۹۴	عبدالصمد صاحب صوفی خلف ڈاکٹر صاحب ممدوح بہاولپور -	عمر	۸۰۷	حافظ عبدالرحیم صاحب وکیل علیگڑھ	عمر
۷۹۵	مولوی عبدالمجید صاحب صوفی معرفت ڈاکٹر صاحب ممدوح -	عمر	۸۰۸	حافظ عبداللہ صاحب کارخانہ دار آفل بریلی علیگڑھ	عمر
۷۹۶	منشی عبدالخالق صاحب بہاولپور	عمر	۸۰۹	میان عبدالوہاب صاحب حقیقت فروش علیگڑھ	عمر
۷۹۷	مرزا عثمان اشرف صاحب گورگانی		۸۱۱	شیخ عبدالحکیم صاحب ملازم پوسٹل ورکشوپ علیگڑھ	عمر
			۸۱۱	حاجی علی بخش صاحب تاجر چرم علیگڑھ	عمر

۸۱۲	حافظ عبداللطیف خان صاحب بہمورومی علیگڑھ	عمر
۸۱۳	مولوی عبدالحی صاحب وکیل چندوسی	عمر
۸۱۴	شیخ عبداللہ صاحب رئیس "	عمر
۸۱۵	مولوی عبداللہ جان صاحب وکیل سہارن پور۔	عمر
۸۱۶	مسٹر عنایت اللہ جان صاحب خلف مولوی صاحب ممدوح سہارنپور	عمر
۸۱۷	مولوی عبدالجبار صاحب خلف خان بہادر عبدالحامد خان صاحب ڈپٹی کلکٹر سہارنپور	عمر
۸۱۸	بابو عبدالرحمن صاحب نیٹری سسٹنٹ سرجن مظفرنگر۔	عمر
۸۱۹	میان عبدالرزاق صاحب رئیس شاہجہانپور	عمر
۸۲۰	شیخ عبدالرحمن صاحب تاجر چکن لکھنؤ	عمر
۸۲۱	حکیم عبدالمجید صاحب رئیس لکھنؤ	عمر
۸۲۲	منشی عبدالحفیظ صاحب اورسٹیرہ بنکی	عمر
۸۲۳	خواجہ عبدالرحمن صاحب سوداگر چرم کلکتہ۔	عمر
۸۲۴	حاجی عبدالرحمن صاحب نمبر ۲ منشی صدرالدین لین کلکتہ۔	عمر
۸۲۵	سید علی حسین صاحب خلف نواب بہادر	
	سید امیر حسن خان صاحب سی آئی ای۔ رئیس کلکتہ۔	عمر
۸۲۶	منشی محمد عبداللہ صاحب گرداور قانون گو تحصیل بھاور	عمر
۸۲۷	حکیم محمد عبداللہ صاحب طبیب مینجر میل کمپنی ہوشیارپور۔	عمر
۸۲۸	منشی محمد عباداللہ صاحب اختر۔ بی اے ہیڈ ماسٹر بورڈ اسکول علی پور	عمر
۸۲۹	حافظ محمد عبداللہ صاحب امرتسر	عمر
۸۳۰	میان عبدالرحیم صاحب سوداگر پارچہ ضلع ہوشیارپور	عمر
۸۳۱	میان عبدالقدوس صاحب سوداگر پشمینہ امرتسر	عمر
۸۳۲	میان عبدالرحیم صاحب جہازی سوداگر پشمینہ امرتسر	عمر

غ

۸۳۳	ڈاکٹر شیخ غلام نبی صاحب سہارنپور	صر
۸۳۴	مستری غلام محی الدین صاحب ہوشیارپور۔	ے
۸۳۵	سید غلام مرتضی شاہ صاحب رئیس بھاول پور۔	ے
۸۳۶	چودہری غلام نبی صاحب فیلدار بہلولپور	عمر
۸۳۷	حاجی غلام علی صاحب " "	عمر

۸۳۸	مرزا غلام غوث صاحب ٹھیکہ دار پھلور	عمر	۸۵۱	میان غلام محمد صاحب سوداگر پشمینہ امرت سر۔	عمر
۸۳۹	مرزا غلام نبی صاحب پٹواری حلقہ عقلپور پھلور	عمر	۸۵۲	میان غلام حبیب خان صاحب ٹھیکہ دار ککے زئی امرت سر	عمر
۸۴۰	چودھری غلام قادر صاحب عرف دولتمند ذیلدار پھلور	عمر	۸۵۳	میان غلام حسن صاحب امرت سر	عمر
۸۴۱	غلام محمد صاحب پٹواری حلقہ کورکھ پھلور۔	عمر	۸۵۴	غلام مصطفےٰ صاحب سوداگر پشمینہ "	عمر
۸۴۲	شیخ غلام رسول صاحب مالک مطبع راست گفتار امرت سر۔	عمر	۸۵۵	غلام محمد صاحب سوداگر پشمینہ کٹرہ مہان سنگھ امرت سر	عمر
۸۴۳	شیخ غلام صادق صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ امرتسر۔ و ناظم معین المسندہ امرت سر۔	عمر	۸۵۶	شیخ غلام حیدر صاحب نائب شرف امرت سر۔	عمر
۸۴۴	شیخ غلام محمد صاحب منشی فاضل ایڈیٹر و وکیل امرت سر۔	عمر	۸۵۷	مستری غلام محمد صاحب امرتسر۔	عمر
۸۴۵	میان غلام محی الدین رفوگر امرت سر	عمر	۸۵۸	غلام حسن صاحب سوداگر پشمینہ "	عمر
۸۴۶	مولوی غلام محمد صاحب اختر ایڈیٹر اخبار پنجاب امرت سر۔	عمر	۸۵۹	غلام علی صاحب رنگریز "	عمر
۸۴۷	مولوی غلام رسول صاحب گوال منڈی امرت سر۔	عمر	۸۶۰	غلام نبی صاحب سوداگر پشمینہ "	عمر
۸۴۸	میان غلام محمد صاحب سب اورسیر "	عمر	۸۶۱	منشی غلام محی الدین صاحب محرر رام سرنداس بیرسٹرایٹ لا امرت سر	عمر
۸۴۹	غلام محی الدین صاحب سوداگر "	عمر	۸۶۲	میان غلام حسن صاحب کلاہ ساز "	عمر
۸۵۰	میان غلام نبی صاحب میونسپل کمشنر "	عمر	۸۶۳	منشی غلام محمد صاحب ولد میان حاکم علی صاحب امرت سر	عمر
	میان غلام محی الدین صاحب تانگہ	عمر	۸۶۴	میان غلام تین صاحب خلف میان غلام حسن صاحب مرحوم آنریری مجسٹریٹ امرت سر	عمر
			۸۶۵	شیخ غلام محمد صاحب رئیس امرت سر	عمر

۸۶۶ منشی غیاث الدین صاحب ولد منشی محبت بابا صاحب امرت سر۔ عکاس
۸۶۷ میاں غلام نبی صاحب حکاک ۔ عکاس
۸۶۸ میاں غلام محمد صاحب فوگر المعروف مہندا امرت سر عکاس
۸۶۹ میاں غلام نبی صاحب فوگر امرتسر عکاس
۸۷۰ میاں غلام حسن صاحب خلف عبداللہ متو صاحب کشمیری امرتسر عکاس
۸۷۱ میاں غلام قادر و غلام نبی صاحبان سوداگران پشمینہ امرت سر عکاس
۸۷۲ میاں غلام حسن صاحب کلرک ڈویژنل کورٹ امرت سر۔ عکاس
۸۷۳ خواجہ غلام محی الدین صاحب امرتسر عکاس
۸۷۴ غلام محمد صاحب بقال ۔ عکاس
۸۷۵ میاں غلام رسول صاحب نورپوری ۔ عکاس
۸۷۶ منشی غلام قادر صاحب ورسیر ۔ عکاس
۸۷۷ غلام قادر صاحب مکنڈی ۔ عکاس
۸۷۸ خواجہ غلام محی الدین صاحب وکیل ۔ عکاس
۸۷۹ غلام قادر صاحب خلف ولی جیو صاحب رنگریز امرت سر عکاس
۸۸۰ ڈاکٹر غلام مصطفے صاحب اسسٹنٹ سرجن ترنتارن۔ عکاس
۸۸۱ منشی غلام محمد خان صاحب منصرم چک بندی دویزن اول گگر بہتہ امرتسر عکاس
۸۸۲ زبدۃ الحکما حکیم ڈاکٹر غلام نبی صاحب لاہور عکاس
۸۸۳ منشی غلام نبی صاحب عرضی نویس منصفی لاہور عکاس
۸۸۴ میاں غلام محی الدین صاحب مکب سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ پنجاب لاہور عکاس
۸۸۵ مولوی غلام محمد صاحب کلرک دفتر اکونٹنٹ جنرل لاہور عکاس
۸۸۶ نواب غلام محبوب سبحانی صاحب مرحوم رئیس اعظم لاہور عکاس
۸۸۷ میاں غلام محمد صاحب ولد ملک بسّو صاحب لاہور عکاس
۸۸۸ منشی غلام حسین صاحب معرفت منشی حاکم الدین صاحب متعلق دفتر پیسہ اخبار لاہور۔ عکاس
۸۸۹ میاں غلام فرید صاحب رئیس باغبان پورہ عکاس
۸۹۰ میاں غلام حسین خان صاحب رئیس و میونسپل کمشنر قصور۔ عکاس
۸۹۱ شیخ غلام فرید صاحب میونسپل کمشنر قصور۔ عکاس
۸۹۲ مولوی غلام محی الدین صاحب عرضی نویس عکاس

۸۹۳	میان غلام قادر صاحب برادر مولوی صاحب ممدوح قصور	عکر		تحصیلدار جھلم	عکر
۸۹۴	مولوی غلام دستگیر صاحب عرضی نویس قصور۔	عکر	۹۰۴	شیخ غلام یٰسین صاحب وکیل جھنگ	عکر
۸۹۵	سردار غلام قادر صاحب زمیندار مبو کی تحصیل قصور۔	عکر	۹۰۵	میان غلام خان صاحب رئیس کوٹلہ سیفد ضلع ہزارہ	عکر
۸۹۶	مولوی شیخ غلام قادر صاحب گرامی شاعر خاص حضور نظام دکن و رئیس امرت سر۔	عکر	۹۰۶	میان حاجی غلام جیلانی صاحب سیٹھی رئیس اعظم پشاور	عکر
			۹۰۷	حکیم غلام رسول خان صاحب پشاور	عکر
۸۹۷	سید غفور اللہ شاہ صاحب پنشنر انسپکٹر پولیس صدر انجمن معین الندوہ جالندھر۔	عکر	۹۰۸	میان غلام ربانی صاحب اخوندزادہ موضع سامان ضلع راولپنڈی	عکر
			۹۰۹	شیخ غلام علی صاحب ٹھیکہ دار موضع بدرپشی ضلع پشاور	عکر
۸۹۸	منشی سید غلام جیلانی شاہ صاحب ناظر جالندھر	عکر	۹۱۰	میان غلام محمد صاحب قانونگو اکوڑہ	عکر
			۹۱۱	مولوی غلام علی صاحب آفیسر منشی السنۂ مشرقی راولپنڈی	عکر
۸۹۹	حکیم سید غلام جیلانی شاہ صاحب جالندھر۔	عکر	۹۱۲	بابو غلام اللہ صاحب ڈپٹی انجنیر بیاس ریور امرت سر۔	عکر
۹۰۰	ڈاکٹر غلام نبی صاحب دندان ساز جالندھر۔	عکر	۹۱۳	حکیم غلام باری صاحب کلرک اوذری کورٹ گرداسپور	عکر
۹۰۱	چودھری غلام محمد خانصاحب کوٹ انسپکٹر جالندھر۔	عکر	۹۱۴	منشی غلام محی الدین صاحب قارق گرداسپور	عکر
۹۰۲	بابو غلام محی الدین خانصاحب بی۔ اے وکیل جالندھر	عکر	۹۱۵	بابو غلام محمد صاحب کورٹ انسپکٹر گرداسپور۔	عکر
۹۰۳	بابو غلام جیلانی خان صاحب		۹۱۶	شیخ غلام محی الدین صاحب سوداگر خانپور	عکر

۹۱۹	بابو غلام حسن صاحب اسٹور کیپر ریلوے وزیر آباد۔	عکر
۹۲۰	شیخ غلام قادر صاحب سوداگر "	عکر
۹۲۱	بابو غلام مصطفےٰ صاحب "	عکر
۹۲۲	میان غلام رسول صاحب بگرات	عکر
۹۲۳	میان غلام رسول صاحب ٹھیکہ دار سری نگر کشمیر۔	عکر
۹۲۴	خواجہ غلام محی الدین صاحب رئیس لدھیانہ۔	عکر
۹۲۵	مولوی غلام جیلانی صاحب منصف بٹالہ۔	عکر
۹۲۶	میان غلام محمد صاحب کارخانہ دار برف لدھیانہ۔	عکر
۹۲۷	مستری غلام محی الدین صاحب ٹکنکل اسکول لدھیانہ	عکر
۹۲۸	بابو غلام قادر صاحب " "	
۹۲۹	غلام قادر صاحب بہیروی نزیل امرت سر۔	عکر
۹۳۰	حکیم غلام نبی خانصاحب رئیس خانپور	عکر
۹۳۱	میر غلام بھیک صاحب نیرنگ بی۔اے۔ایل۔ایل۔بی۔ وکیل انبالہ	عکر
۹۳۲	میان غلام نبی خانصاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ سنام پٹیالہ ریاست	عکر
۹۳۳	میان غلام طاہر صاحب پٹیالہ	عکر
۹۳۴	مولوی غلام محی الدین صاحب اول مدرس فارسی نورپور	عکر
۹۳۵	مسٹر غلام حسین عارف صاحب رئیس اعظم کلکتہ۔	عکر
۹۳۶	خواجہ غلام صادق صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ وسوسائٹی امرت سر	عکر
۹۳۷	منشی غلام محمد صاحب کلرک سپرنٹنڈنٹی بہاولپور۔	عکر
۹۳۸	شیخ غلام حیدر صاحب پنشنر "	عکر
۹۳۹	حافظ غفور الدین صاحب پنشنر ڈپٹی انسپکٹر بانس بریلی۔	عکر
۹۴۰	بابو غلام محی الدین صاحب کلرک الاونس بنک شملہ۔	عکر

ف

۹۴۱	ڈاکٹر فیض محمد خانصاحب مہتمم شفاخانہ ریاست نابھہ	صہر
۹۴۲	نواب فاخر احمد خان صاحب رئیس پانی پت	صہر
۹۴۳	میان فقیر محمد صاحب ناندیڑ	للعہر
۹۴۴	معرفت بابو فضل الرحمن خانصاحب اکونٹنٹ ڈسٹرکٹ بورڈ امرت سر بابت دو صاحب بروقت جلسہ	للعہر

۹۴۵	ڈاکٹر فخر الحسن صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ سردار شہر راجپوتانہ	عار	۹۵۷	میاں فضل عظیم صاحب پٹیالہ	عار
۹۴۶	مولوی فدا حسین صاحب ایس ریتی ضلع گیا۔	عار	۹۵۸	ڈاکٹر فتح محمد صاحب گرداسپور	عار
۹۴۷	مولوی فتح الدین صاحب مختار قانونی پھلور	عار	۹۵۹	فضل احمد خانصاحب ایس سامان ضلع راولپنڈی۔	عار
۹۴۸	منشی فضل کریم صاحب سیاہہ نویس پھلور۔	عار	۹۶۰	مولوی فضل الدین صاحب گجرات	عار
۹۴۹	منشی فتح الدین صاحب پٹواری حلقہ منگل پھلور	عار	۹۶۱	میاں فیروز الدین صاحب آنریری مجسٹریٹ امرت سر۔	عار
۹۵۰	ملک فضل الدین صاحب تاجر کتب قومی لاہور	عار	۹۶۲	منشی فتح الدین صاحب انسپکٹر پولیس کرنال	عار
۹۵۱	شیخ فضل الدین صاحب مالک کارخانۂ ردی قصور۔	عار	۹۶۳	چودہری فتح علی صاحب ذیلدار گجرات	عار
۹۵۲	قاضی شیخ فضل حق صاحب سپرنٹنڈنٹ گجرانولہ	عار	۹۶۴	منشی شیخ فضل الدین صاحب "	عار
۹۵۳	شیخ فضل کریم صاحب تاجر چرم گجرانولہ	عار	۹۶۵	مولوی فخر الدین صاحب سوداگر "	عار
۹۵۴	شیخ فتح دین صاحب سوداگر چرم امرت سر۔	عار	۹۶۶	سیٹھ فقیر صاحب مدراسی تاجر چرم امرت سر	عار
۹۵۵	منشی فرزند علی صاحب سر دفتر کمانڈنگ جنرل راولپنڈی	عار	۹۶۷	میاں فضل الرحمن و فضل احمد صاحبان ملازم کمسریٹ پشاور	عار
۹۵۶	میاں فضل الرحمن صاحب - پٹیالہ	عار	۹۶۸	مرزا فقیر محمد صاحب سیستانی رئیس پشاور	عار
			۹۶۹	مفتی فدا محمد خان صاحب بیرسٹر پشاور	عار
			۹۷۰	میاں فدا محمد صاحب دکاندار پشاور	عار
			۹۷۱	شیخ فضل محمد صاحب رئیس اُڑمڑ	عار
			۹۷۲	منشی فوجدار خان صاحب کلرک دفتر اکونٹنٹ جنرل لاہور۔	عار
			۹۷۳	منشی فضل الدین صاحب امرت سر	عار

۹۷۴	میان فضل الٰہی صاحب چوب فروش وزیرآباد۔	عمر
۹۷۵	حافظ فیروزالدین صاحب بی۔اے ڈپٹی انسپکٹر پولیس امرت سر	عمر
۹۷۶	میان فتح محمد صاحب سوداگر چرم	عمر
۹۷۷	حاجی فقیر محمد خان صاحب کلرک پوسٹل ورکشوب علی گڑھ	عمر
۹۷۸	منشی شیخ فیروزالدین صاحب بی اے رئیس قصور۔	عمر
۹۷۹	میان فضل حق صاحب لک سو ڈاوائس مشین لاہور۔	عمر
۹۸۰	بابو فتح شاہ خان صاحب ایگزیکٹیو انجنیرس اوفس ہیڈ کلرکس ام بتسر	عمر
۹۸۱	شیخ فضل الٰہی صاحب بی۔اے مدرس بورڈ اسکول گجرات	عمر
۹۸۲	خانصاحب ڈاکٹر فضل احمد خانصاحب وزیرآباد۔	عمر
۹۸۳	میان فضل الدین صاحب خیاط	عمر
۹۸۴	سید فدا علی صاحب رئیس کندرکی	عمر
۹۸۵	منشی فخرالدین صاحب مسلخوان آنریری مجسٹریٹ لاہور۔	عمر
۹۸۶	منشی فتح محمد صاحب نقلنویس انگریزی ڈویزنل کورٹ لاہور۔	عمر
۹۸۷	میر فیاض حسین صاحب مشنر انسپکٹر پانی پت	عمر
۹۸۸	میان محمد فیروزالدین صاحب معرفت حاجی غلام حسین وخدا بخش صاحبان امرت سر۔	عمر

ق

۹۸۹	حاجی شیخ قدرت اللہ صاحب پٹیالہ	صر
۹۹۰	میر قمرالدین صاحب آنریری مجسٹریٹ روپڑ مع ہمراہی	للصر
۹۹۱	خان بہادر حاجی شیخ قادربخش صاحب رئیس فیض آباد اودہ	عمر
۹۹۲	سید قلندر حسین صاحب گجرانولہ	عمر
۹۹۳	حافظ قمرالدین صاحب سوداگر چرم امرت سر	عمر
۹۹۴	میان قادربخش صاحب ضلعدار ہوشیارپور	عمر
۹۹۵	منشی قادربخش صاحب کلرک دفتر نوٹ گھر لاہور	عمر
۹۹۶	حاجی قطب الدین صاحب عطار امرت سر۔	عمر
۹۹۷	میان قادربخش صاحب رئیس شیرگڑھ	عمر
۹۹۸	حاجی قادربخش صاحب رئیس لاہور	عمر
۹۹۹	میان قمرالدین صاحب امرت سر	عمر

۱۰۰۰	منشی محمد قائم الدین صاحب سابق مترجم امیر کابل لاہور	عکر
۱۰۰۱	شیخ قدرت اللہ صاحب سررشتہ دار عدالت صدر ریاست نابھہ	عکر
	ک	
۱۰۰۲	حکیم ڈاکٹر حاجی کریم اللہ صاحب پانی پتی از پٹیالہ۔	عکر
۱۰۰۳	ڈاکٹر کریم الدین صاحب پٹیالہ	صہر
۱۰۰۴	میاں کریم بخش صاحب رئیس و میونسپل کمشنر لاہور۔	للعہ
۱۰۰۵	کریم بخش صاحب روغن فروش نابھہ	عکر
۱۰۰۶	شیخ کامل الدین صاحب منیجر کارخانہ روئی قصور۔	عکر
۱۰۰۷	حاجی کریم اللہ صاحب قصور	عکر
۱۰۰۸	کریم بخش صاحب دریای باف "	عکر
۱۰۰۹	شیخ کریم بخش صاحب خلف حافظ محمد بخش صاحب قصور	عکر
۱۰۱۰	حاجی کریم بخش صاحب قصور	عکر
۱۰۱۱	میاں کرم الدین صاحب ٹھیکہ دار گجرانولہ۔	عکر
۱۰۱۲	میاں کریم بخش صاحب سوداگر چرم امرت سر۔	عکر
۱۰۱۳	میاں کرم الٰہی صاحب رئیس پشاور	عکر
۱۰۱۴	بابو کریم بخش صاحب مختار عدالت امرت سر۔	عکر
۱۰۱۵	شیخ کریم بخش صاحب بقال سوداگر چرم امرت سر۔	عکر
۱۰۱۶	ڈاکٹر کلن خان صاحب دندان ساز لاہور۔	عکر
۱۰۱۷	میاں حاجی کریم بخش صاحب میونسپل کمشنر پشاور۔	عکر
۱۰۱۸	منشی کرم دین صاحب میونسپل کمشنر جہلم۔	عکر
۱۰۱۹	حافظ کریم بخش صاحب لدھیانہ	عکر
۱۰۲۰	حکیم کریم بخش صاحب رئیس باغبانپورہ	عکر
۱۰۲۱	مولوی کریم بخش صاحب مالک اسلامیہ پریس لاہور۔	عکر
۱۰۲۲	ڈاکٹر قاضی کرم الٰہی صاحب سینیر ہاسپٹل اسسٹنٹ امرت سر شفاخانہ ڈب کھٹکان۔	عکر
۱۰۲۳	میاں کریم بخش صاحب رئیس امرت سر	عکر
۱۰۲۴	منشی کریم بخش صاحب ایڈیٹر رسالہ انوار الاسلام سیالکوٹ۔	عکر
۱۰۲۵	میاں کریم بخش صاحب پشاور	عکر
۱۰۲۶	میاں کریم اللہ خان صاحب رئیس ضلع ہزارہ	عکر

۱۰۲۵	میان کمال خان صاحب رئیس ہزارہ	عکر
۱۰۲۶	مستری کرم الٰہی صاحب ضلع انبالہ	عکر
۱۰۲۷	میان کرم الٰہی صاحب معرفت منشی حاکم الدین صاحب لاہور	عکر
۱۰۲۸	شیخ کرم الٰہی صاحب نقلنویس فارسی ڈویزنل کورٹ لاہور	عکر
۱۰۲۹	ڈاکٹر حاجی کفایت اللہ صاحب پہلور	عکر
۱۰۳۰	حکیم کریم الدین صاحب پٹیالہ	عکر
۱۰۳۱	میر کرامت علی صاحب "	عکر
۱۰۳۲	حاجی کلب حسین صاحب بانس بریلوی	عکر
۱۰۳۳	شیخ کریم بخش صاحب مختار جھنگ	عکر

گ

۱۰۳۴	میان حاجی گل محمد صاحب پٹیالہ	صکر
۱۰۳۵	میان گل محمد صاحب بہاولپور	سےکر
۱۰۳۶	میان گیلانی بخش صاحب گجرات	عکر
۱۰۳۷	ملک حاجی گل محمد خان صاحب رئیس ضلع پشاور۔	عکر
۱۰۳۸	چودہری گامے خانصاحب لدھیانہ	عکر
۱۰۳۹	شیخ گلاب دین صاحب وکیل لاہور	عکر
۱۰۴۰	منشی گلاب خانصاحب اپیل نویس امرت سر	عکر
۱۰۴۱	بابو گل محمد صاحب پہلوری ملازم ریلوے دہوری لین۔	عکر
۱۰۴۲	لطیف احمد صاحب خلف مولوی محمد اشرف صاحب ڈسٹرکٹ انسپکٹر گرداسپور۔	عکر
۱۰۴۳	منشی لال دین صاحب بھاٹیہ دار بگرانولہ۔	عکر
۱۰۴۴	میان لبھا صاحب خیاط بگرانولہ	عکر
۱۰۴۵	میان لیکڑ صاحب تاجر برنج جالندہر	عکر
۱۰۴۶	لطف علی خان صاحب ٹھیکہ دار پشاور	عکر
۱۰۴۷	چودہری لیکڑ خان صاحب رئیس ضلع ہوشیارپور۔	عکر
۱۰۴۸	خان صاحب لیاقت علیخان صاحب نابھہ	عکر

م

۱۰۴۹	خان بہادر مشیر الدولہ آنریبل خلیفہ سید محمد حسین صاحب ممتاز الملک ممبر کونسل آف ایجنسی پٹیالہ	۵۰کر
۱۰۵۰	سردار محمود خان صاحب خاکوانی مشیر مال بہادر ریاست بہاولپور	۵۱کر
۱۰۵۱	سید محمد نواز شاہ صاحب چیف جج بہادر ریاست بہاولپور	۵۲کر
۱۰۵۲	ڈاکٹر محمد الدین صاحب میڈیکل افسر	

	ریاست بہاول پور	صدر	۱۰۶۶	منشی محمد اسحق صاحب قانونگو گنگا پور ضلع بنارس۔	للعہ
۱۰۵۳	سردار محمود خان صاحب جسلوانہ نائب شیر مال ریاست بہاولپور	عہ	۱۰۶۷	منشی محمد اسمعیل صاحب لائبریرین یونائیٹڈ سروس انسٹیٹیوشن آف انڈیا شملہ۔	ے
۱۰۵۴	مرزا محمد اشرف صاحب گورگانے ہیڈ کلرک وزارت بہاولپور	صدر	۱۰۶۸	شیخ محمد حبیب صاحب پٹیالہ	عگر
۱۰۵۵	ملک محمد الدین صاحب سب جج ریاست	صدر	۱۰۶۹	قاضی محمد یوسف صاحب تحصیلدار مروت ضلع بنوں۔	عگر
۱۰۵۶	قاضی مہر الدین صاحب پرائیوٹ سکریٹری سرکار بہاول پور	صدر	۱۰۷۰	مولوی مقبول عالم صاحب بی اے ڈیل۔ایل۔بی۔وکیل بنارس	عگر
۱۰۵۷	شیخ مہدی حسن صاحب تحصیلدار بند و بست جھنگ	صدر	۱۰۷۱	حکیم مولوی مہدی حسن صاحب "	عگر
۱۰۵۸	مولوی محمد الدین صاحب بی اے میر منشی دربار بہاولپور۔	صدر	۱۰۷۲	قاضی محمد اسمعیل صاحب رئیس سنبھل	عگر
۱۰۵۹	بابو محمد اسمعیل صاحب اسٹیشن ماسٹر اودکی سدرن پنجاب ریلوے۔	صدر	۱۰۷۳	منشی محمد رضا خان صاحب رئیس چندوسی۔	عگر
۱۰۶۰	میان منیر الدین صاحب رئیس نورپور پوسٹ اوفس گڑھڑہ	صدر	۱۰۷۴	محمد یعقوب خان صاحب خانسامان ہوٹل اسٹیشن پھلور	عگر
۱۰۶۱	شیخ محمد عمر صاحب رئیس و مینوسپل کمشنر بنارس۔	صدر	۱۰۷۵	منشی محمد اسمعیل خان صاحب ڈپٹی انسپکٹر پھلور	عگر
۱۰۶۳	منشی ممتاز احمد صاحب رئیس بنارس	صدر	۱۰۷۶	میان محمد بخش صاحب تالیہ پھلور	عگر
۱۰۶۳	شیخ محمد اسمعیل صاحب رئیس بنارس	صدر	۱۰۷۷	مولوی محمد ابراہیم صاحب سب رجسٹرار پھلور۔	عگر
۱۰۶۴	مولوی محمد عمر صاحب وکیل و مینوسپل کمشنر بنارس	للعہ	۱۰۷۸	منشی محمد جان صاحب سارجنٹ پولیس پھلور۔	عگر
۱۰۶۵	منشی محب الحق صاحب مختار عدالت بانکی پور	للعہ			

۱۰۷۹	خلیفہ محمد ایوب صاحب امام جامع مسجد پھلور۔	عمر	۱۰۹۱	شیخ محمد حسین صاحب سوداگر امرتسر	عمر
۱۰۸۰	منشی محمد حسین صاحب ہیڈ ماسٹر اسکول پھلور	عمر	۱۰۹۲	میاں محمد عمر صاحب حکیم و سوداگر "	عمر
۱۰۸۱	بابو محمد علی صاحب اسسٹنٹ گڈس کلارک اسٹیشن پھلور	عمر	۱۰۹۳	میاں محمد سلطان صاحب سوداگر "	عمر
			۱۰۹۴	سیٹھ محمد رمضان صاحب تاجر چرم "	عمر
			۱۰۹۵	بابو مولا بخش صاحب سب اورسیر ڈسٹرکٹ بورڈ امرتسر	عمر
۱۰۸۲	چودھری محمد بخش صاحب پھلوری ڈپٹی انسپکٹر تھانہ راہون	عمر	۱۰۹۶	حافظ محمد بخش صاحب تاجر چرم "	عمر
			۱۰۹۷	ماسٹر مولا بخش صاحب سیکنڈ ماسٹر مدرسۃ المسلمین امرت سر	عمر
۱۰۸۳	منشی محمد اعظم صاحب پٹواری حلقۂ میانی تحصیل پھلور۔	عمر	۱۰۹۸	منشی مہر الدین صاحب ملازم حاجی غلام حسین وغیرہ صاحبان امرتسر	عمر
۱۰۸۴	حافظ محمد اسحاق صاحب خلف چودھری قطب الدین صاحب ذیلدار پھلور۔	عمر	۱۰۹۹	سید میر حسن شاہ صاحب اندرانی امرت سر۔	عمر
۱۰۸۵	مولوی محمد صدیق صاحب اسسٹنٹ انجنیر پورٹ ٹوائی عدن۔	عمر	۱۱۰۰	ملا محمد رمضان صاحب ملازم ریلی برادرس امرت سر	عمر
۱۰۸۶	حاجی محمد جیو صاحب سوداگر امرتسر	عمر	۱۱۰۱	منشی محمد بخش صاحب برادر شیخ الہ بخش صاحب امرتسر سوداگر	عمر
۱۰۸۷	مولوی محمد اسمٰعیل صاحب ملازم ریلے برادرس امرتسر۔	عمر	۱۱۰۲	منشی محمود خان صاحب معرفت شیخ محمد شاہ صاحب وکیل امرتسر	عمر
۱۰۸۸	شیخ محمد اسمٰعیل صاحب سوداگر بوٹ امرت سر۔	عمر	۱۱۰۳	شیخ محمد صادق صاحب خلف شیخ غلام صادق عماحت آنریری مجسٹریٹ امرت سر	عمر
۱۰۸۹	میاں مولا بخش صاحب صابونیا امرت سر	عمر			
۱۰۹۰	حکیم مرید احمد صاحب امرت سر	عمر	۱۱۰۴	مولوی محمد اعظم صاحب مختار عدالت "	عمر

۱۱۰۵ منشی محمد بابا صاحب سوداگر پشمینہ امرت سر۔ عمار

۱۱۰۶ میاں مولا بخش صاحب تاجر چرم امرتسر عمار
معرفت حاجی غلام حسین و خدا بخش و

۰ شمس الدین صاحبان عمار

۱۱۰۷ سیٹھ مدار صاحب 〃 〃 عمار

۱۱۰۸ شیخ مہر بخش صاحب 〃 〃 عمار

۱۱۰۹ شیخ محمد شاہ صاحب وکیل چیف کورٹ امرت سر۔ عمار

۱۱۱۰ بابو میران بخش صاحب مختار عدالت امرت سر۔ عمار

۱۱۱۱ میاں محمد عبداللہ صاحب خلف صلاح محمد صاحب امرت سر عمار

۱۱۱۲ شیخ میاں محمد صاحب تاجر چرم امرتسر عمار

۱۱۱۳ میاں محمد ملک صاحب سوداگر پشمینہ عمار

۱۱۱۴ میاں مولا بخش صاحب کارچوب عمار

۱۱۱۵ میاں محمد الدین صاحب معرفت حاجی غلام حسین وغیرہ صاحبان امرتسر عمار

۱۱۱۶ حافظ محمد یوسف صاحب سکریٹری انجمن حامی نومسلمان امرت سر۔ عمار

۱۱۱۷ میاں محمد رمضان صاحب سوداگر گلوالی امرت سر عمار

۱۱۱۸ محمد بخش صاحب معرفت غلام رسول و صدر الدین صاحبان امرت سر عمار

۱۱۱۹ میاں محمد بخش صاحب نورپوری 〃 عمار

۱۱۲۰ حافظ محمد وزیر صاحب 〃 عمار

۱۱۲۱ مرزا محمد حسین صاحب گورگانی 〃 عمار

۱۱۲۲ محمد رمضان صاحب بٹ رفوگر 〃 عمار

۱۱۲۳ منشی مصباح الحق صاحب بی۔اے عمار

۱۱۲۴ شیخ محمد عمر صاحب بی۔اے بیرسٹر 〃 عمار

۱۱۲۵ حافظ محمد یٰسین صاحب حسنرانجی چنگی خانہ امرت سر عمار

۱۱۲۶ حکیم محمد بخش صاحب امرت سر عمار

۱۱۲۷ منشی مولا بخش صاحب ڈویژنل کورٹ امرت سر عمار

۱۱۲۸ مولوی محمد زمان صاحب امرت سر عمار

۱۱۲۹ منشی محمد عمر خان صاحب۔ایل ایل بی۔وکیل امرت سر۔ عمار

۱۱۳۰ حکیم مظہر الدین احمد صاحب عرف موج دریا۔ امرت سر عمار

۱۱۳۱ منشی مصباح الحق صاحب خلف حافظ محمد یوسف صاحب ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر امرت سر عمار

۱۱۳۲ بابو محکم الدین صاحب مختار عدالت امرت سر۔ عمار

۱۱۳۳ مولوی محمد حسن صاحب اول مدرس فارسی

۱۱۸۵	میان محمد انوار الحق صاحب پٹیالہ	عکر	۱۲۰۰	قاضی محمد معین صاحب کرنال	عکر
۱۱۸۶	میان فخر حیات خان صاحب "	عکر	۱۲۰۱	حاجی محمد ابراہیم خان و نذر محمد خان صاحبان ٹھیکہ دار چھاؤنی جالندہر	عکر
۱۱۸۷	مولوی محمد حسین صاحب مسلخوان گرداسپور۔	عکر	۱۲۰۲	حکیم محمد حسن صاحب رئیس قصبہ بیہالہ	عکر
۱۱۸۸	مولوی محمد اشرف صاحب ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس گرداسپور	عکر	۱۲۰۳	قاضی محمد اسمٰعیل صاحب میونسپل کمشنر "	عکر
۱۱۸۹	منشی محمد صادق صاحب نقشہ نویس پٹیالہ۔	عکر	۱۲۰۴	منشی مشتاق نظر صاحب سارجنٹ پولیس ترنتارن	عکر
۱۱۹۰	سید مملوک علی صاحب مملوک دہلوی جالندہر	عکر	۱۲۰۵	محمد مسیح صاحب سیالکوٹ	عکر
۱۱۹۱	سید مہتاب علی شاہ صاحب جالندہر	عکر	۱۲۰۶	ڈاکٹر محمد فاضل صاحب سیالکوٹ	عکر
۱۱۹۲	شیخ میران بخش صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر پنشنر جالندہر۔	عکر	۱۲۰۷	نواب محمود علی خان صاحب بی اے۔ وکیل الہ آباد۔	عکر
۱۱۹۳	منشی میران بخش صاحب شرف عدالت جالندہر۔		۱۲۰۸	مولوی محمد شریف صاحب سارووگی ضلع گجرات	عکر
۱۱۹۴	مولوی محمد بخش صاحب وکیل جالندہر	عکر	۱۲۰۹	قاضی محمد [illegible] صاحب رئیس بھاگلپور	عکر
۱۱۹۵	قاضی محمد یعقوب صاحب ناظم ریاست رئیس کرنال۔	عکر	۱۲۱۰	سید محمد اشرف صاحب وکیل کوہاٹ۔	عکر
۱۱۹۶	بابو محمد اسمٰعیل صاحب کرنال	عکر	۱۲۱۱	ماسٹر محمد امین صاحب گجرات	عکر
۱۱۹۷	محمد یوسف صاحب کرنال	عکر	۱۲۱۲	شیخ مولا بخش صاحب کارخانہ دار کارچوب لاہور۔	عکر
۱۱۹۸	قاضی محمد یامین صاحب کرنال	عکر	۱۲۱۳	حافظ محمد مقبول صاحب سوداگر لدھیانہ۔	عکر
۱۱۹۹	قاضی سید محبوب عالم صاحب میونسپل کمشنر جالندہر	عکر	۱۲۱۴	حافظ محمد عظیم صاحب سوداگر لدھیانہ	عکر
			۱۲۱۵	میان محمد امین صاحب کلاہ فروش پشاور	عکر

۱۲۱۶	سید محمد عمر خان صاحب جاگیردار پشاور	عکس		ہوشیار پور۔	عکس
۱۲۱۷	محمد ذکریا صاحب طالب العلم اسلامیہ اسکول پشاور۔	عکس	۱۲۳۱	میان محمد عمر صاحب معرفت میر امیر شاہ صاحب شملہ	عکس
۱۲۱۸	منشی محمد عاشق صاحب جوڈیشل قانون گو ضلع پشاور۔	عکس	۱۲۳۲	مستری میران بخش صاحب زیر آباد	عکس
۱۲۱۹	سید میر اکبر شاہ صاحب پشاور	عکس	۱۲۳۳	مولوی محمد خلیل صاحب۔ ایم اے کلکتہ۔	عکس
۱۲۲۰	شیخ محمد صاحب وکیل گرداسپور	عکس	۱۲۳۴	مجید احمد صاحب مجددی مصاحب رئیس بھیکن پور۔	عکس
۱۲۲۱	محمد عظیم صاحب پاکی ساز پشاور	عکس	۱۲۳۵	محمد اسمٰعیل خان صاحب پٹواری پرگنہ پانی پت۔	عکس
۱۲۲۲	مرزا محمد زرین صاحب اپیل نویس پشاور۔	عکس	۱۲۳۶	قاری محمد ابراہیم صاحب دہلی	عکس
۱۲۲۳	سید محمد صادق صاحب کلاہ فروش پشاور۔	عکس	۱۲۳۷	خواجہ مختار شاہ صاحب رئیس لدھیانہ	
۱۲۲۴	میان محمد بخش صاحب سوداگر پشاور	عکس	۱۲۳۸	محمد یٰسین صاحب ملک جالندہر	عکس
۱۲۲۵	قاضی محمد اسلم خان صاحب۔ سی ایم۔ جی۔ ڈویزنل جج جہلم	عکس	۱۲۳۹	منشی شیخ محمد بخش صاحب مسلخوان صدر ہوشیار پور	عکس
۱۲۲۶	بابو محمد اسمٰعیل صاحب کلرک جہلم	عکس	۱۲۴۰	حاجی محمد مکنت حسین صاحب رئیس ضلع مونگیر۔	عکس
۱۲۲۷	سید مقبول شاہ صاحب کلاہ فروش پشاور۔	عکس	۱۲۴۱	منشی محمد اسحاق صاحب مختار مونگیر	عکس
۱۲۲۸	میان محمد شفیع صاحب بیرسٹرایٹ لا رئیس باغبانپورہ۔	عکس	۱۲۴۲	میان محمد اکبر صاحب ٹھیکہ دار اکوڑہ	عکس
۱۲۲۹	منشی محمد بخش صاحب شرف محکمہ ڈویزنل کورٹ ہوشیار پور۔	عکس	۱۲۴۳	میان محمد زمان خان صاحب رئیس اکوڑہ	عکس
۱۲۳۰	منشی محمد علی صاحب ڈسٹرکٹ جج		۱۲۴۴	بابو محمد عثمان صاحب اوورسیر محکمہ ریلوے نوشہرہ۔	

۱۲۴۵	حافظ محمد نقی صاحب سوداگر علیگڑھ	عکر
۱۲۴۶	حافظ محمد یحیی صاحب "	عکر
۱۲۴۷	حافظ منظور احمد صاحب مالک نیو پریس سہارن پور۔	عکر
۱۲۴۸	منشی محمد جان صاحب شوخ سوداگر عظیم آباد پٹنہ۔	عکر
۱۲۴۹	منشی محمد سعید صاحب سب پوسٹ ماسٹر مرغہ۔	عکر
۱۲۵۰	مولوی محمد محسن صاحب عباسی وکیل گورکھ پور	عکر
۱۲۵۱	مستری میران بخش صاحب اڑمڑ	عکر
۱۲۵۲	شیخ مہر علی صاحب رئیس اعظم ہوشیارپور	عکر
۱۲۵۳	منشی محمد اسمعیل صاحب سارجنٹ پولیس کرنال	عکر
۱۲۵۴	منشی محمد عباس صاحب ڈپٹی اسسٹنٹ منٹگمری۔	عکر
۱۲۵۵	محمد مہر الدین صاحب ٹھیکہ دار میان اقرند ضلع امرت سر	عکر
۱۲۵۶	محمد سعید خان صاحب رئیس شاہجہانپور	عکر
۱۲۵۷	منشی مولا بخش صاحب اہلمد ڈویژنل کورٹ ہوشیارپور۔	عکر
۱۲۵۸	شیخ ملک یار صاحب پنشنر انسپکٹر جالندہر۔	عکر
۱۲۵۹	منشی منظور الحق صاحب چک نمبر ۱۱ ضلع جھنگ۔	عکر
۱۲۶۰	میان محمد شریف صاحب ترکھان	عکر
۱۲۶۱	حافظ محمد اسمعیل صاحب وکیل ججے شاہجہان پور۔	عکر
۱۲۶۲	منشی محمد یعقوب صاحب رئیس خلف حافظ محمد اسمعیل صاحب وکیل شاہجہانپور	عکر
۱۲۶۳	میان محمد بخش صاحب اول پشاور	عکر
۱۲۶۴	میان محمد بخش صاحب دوم "	عکر
۱۲۶۵	میان محمد جان صاحب "	عکر
۱۲۶۶	منشی مہر الٰہی صاحب رئیس روپڑ	عکر
۱۲۶۷	شیخ محمد یعقوب صاحب امرت سر	عکر
۱۲۶۸	محمد نصیر خان صاحب تحصیلدار پلیگ ڈیوٹی اجالہ۔	عکر
۱۲۶۹	سید مردان علی شاہ صاحب رئیس ضلع ہزارہ	عکر
۱۲۷۰	شیخ میران بخش صاحب کلاک مرچنٹ ہوشیارپور۔	عکر
۱۲۷۱	شیخ مظفر عمر صاحب لدھیانہ	عکر
۱۲۷۲	سید محمد صادق علی صاحب پال ضلع امرت سر۔	عکر
۱۲۷۳	میان محمد نواز خان صاحب ٹکٹ کلکٹر اسٹیشن چھاؤنی جالندہر۔	عکر

۱۲۷۴	حافظ محمد حسن صاحب خیاط سیالکوٹ	عکر
۱۲۷۵	خواجہ مقبول شاہ صاحب بی۔اے ڈسٹرکٹ انسپکٹر میانوالی	عکر
۱۲۷۶	میمن محمد گیگیہ صاحب پٹیل بہاؤنگر	عکر
۱۲۷۷	منشی مقبول الزمان صاحب وکیل درجۂ اول گوالیار	عکر
۱۲۷۸	منشی محمد علی صاحب سررشتہ دار دربار گوالیار	عکر
۱۲۷۹	حاجی محمد یوسف خان صاحب رئیس بڈھانسی ضلع علیگڑھ	عکر
۱۲۸۰	منشی محمد عمر صاحب رئیس ہاپوڑ محافظ ریاست ناگود	عکر
۱۲۸۱	منشی محمد اسمٰعیل خان صاحب رئیس چندوسی بابت سالگذشتہ وحال	للعہ
۱۲۸۲	مولوی محمد اسمٰعیل صاحب رئیس پانی پت	عکر
۱۲۸۳	محمد ابراہیم خان صاحب پانی پت بابت سالگذشتہ۔	عکر
۱۲۸۴	حافظ محبوب الٰہی صاحب ہیڈ کلرک میڈیکل ڈیپارٹمنٹ بہاولپور	عکر
۱۲۸۵	مولوی محمد اکرم صاحب صدر عدالت بہاولپور۔	عکر
۱۲۸۶	سردار محمد امین خان صاحب رئیس بہاول پور۔	عکر
۱۲۸۷	منشی محمد زکریا صاحب رحمت آبپنی ملک ملابار	عکر
۱۲۸۸	محمد عمر بن حاجی ہاشم مرحوم تاجر	عکر
۱۲۸۹	محمد یونس بن حاجی ہاشم مرحوم "	عکر
۱۲۹۰	ڈاکٹر محمد خان صاحب پٹیالہ	عکر
۱۲۹۱	مولوی محمد حسن صاحب سپرنٹنڈنٹ پٹیالہ	عکر
۱۲۹۲	بابو محمد اسمٰعیل خان صاحب سب اوورسیر محکمہ نہر۔ نابھ	عکر
۱۲۹۳	شیخ محمد حسین صاحب ڈپٹی انسپکٹر جھنگ۔	عکر
۱۲۹۴	میاں مبارک علی صاحب ذیلدار جھنگ۔	عکر

ن

۱۲۹۵	نواب ناصر احمد خان صاحب ذیلدار و رئیس پانی پت	صہر
۱۲۹۶	میر نذر الباقر صاحب کمرشیل ایجنٹ صدر نوشہرہ	صہر
۱۲۹۷	نواب خان صاحب رسالدار نمبرہ رسالہ رشتران صدر نوشہرہ	سے ر
۱۲۹۸	چودھری نصر اللہ خان صاحب وکیل سیالکوٹ	سے ر
۱۲۹۹	مہر بنی بخش صاحب گرداسپور	عکر

۱۳۰۳	سید محمد نیاز علی صاحب اہل کانگڑہ امرتسر۔	عمار
۱۳۰۴	سید محمد نجم الدین صاحب رئیس ضلع مظفر نگر	عمار
۱۳۰۵	منشی محمد نظام الدین صاحب فنانشنل سکریٹری انجمن حمایت اسلام لاہور	عمار
۱۳۰۶	محمد نصر اللہ صاحب پٹواری حلقہ بوند والہ بھلور	عمار
۱۳۰۷	حافظ تدبر حسن صاحب فرخ آباد	عمار
۱۳۰۸	میاں نیاز محمد صاحب ٹھیکہ دار ریلوے بہٹنڈہ	عمار
۱۳۰۹	مولوی نبی بخش صاحب مدرس اول فارسی اسکول بھلور	عمار
۱۳۱۰	میاں نور احمد صاحب ٹھیکہ دار بھلور	عمار
۱۳۱۱	میر نذر علی صاحب ہیڈ محرر چنگی امرتسر۔	عمار
۱۳۱۲	بابو نظام الدین صاحب نائب ناظم معین الندوہ امرتسر	عمار
۱۳۱۳	شیخ نور احمد صاحب امین معین الندوہ امرتسر۔	عمار
۱۳۱۴	میاں نظام الدین صاحب ٹھیکہ دار امرتسر۔	عمار
۱۳۱۵	میاں نبی بخش صاحب سوداگر چرم امرتسر	عمار
۱۳۱۶	میر نعمت اللہ صاحب خلف میر محمود صاحب آنریری مجسٹریٹ امرتسر	عمار
۱۳۱۷	نادر شاہ صاحب امرتسر	عمار
۱۳۱۸	حکیم نظام الدین صاحب امرتسر	عمار
۱۳۱۹	میاں نور الدین صاحب ولد رحیم بخش صاحب امرتسر	عمار
۱۳۲۰	میاں نبی بخش صاحب گھڑی ساز امرتسر۔	عمار
۱۳۲۱	حکیم نیاز علی خان صاحب تاجر کتب امرتسر۔	عمار
۱۳۲۲	میاں نبی بخش صاحب پہلوان امرتسر	عمار
۱۳۲۳	میاں نظام الدین صاحب ہوٹل والہ امرتسر۔	عمار
۱۳۲۴	چودھری نبی بخش صاحب ذیلدار ترنتارن۔	عمار
۱۳۲۵	ڈاکٹر نواب شاہ صاحب سینیر اسسٹنٹ سرجن ترنتارن	عمار
۱۳۲۶	خان نجم الدین صاحب ٹھیکہ دار لاہور۔	عمار
۱۳۲۷	سید نادر شاہ صاحب لاہور	عمار
۱۳۲۸	میاں نظام الدین صاحب دسٹرکٹ جج لاہور۔	عمار
۱۳۲۹	مولوی نذیر حسین صاحب میونسپل	عمار

	کمشنر دامام مسجد گجرانولہ	عکر
۱۳۳۰	شیخ نورالدین صاحب مدرس گجرانولہ	عکر
۱۳۳۱	شیخ نبی بخش صاحب تاجر چرم "	عکر
۱۳۳۲	بابو نورالدین صاحب شملہ	عکر
۱۳۳۳	ملک نواب خان صاحب رئیس ضلع پشاور۔	عکر
۱۳۳۴	نبی جنگ خان صاحب رسالدار نمبر ۲ ترپ اول بنگال نوشہرہ	عکر
۱۳۳۵	چودہری نورحسین صاحب رئیس نوشہرہ	عکر
۱۳۳۶	شیخ نبی بخش صاحب وکیل گرداسپور	عکر
۱۳۳۷	میان نظام الدین صاحب ٹھیکہ دار شہر گجرات	عکر
۱۳۳۸	سید نذیر اللہ شاہ صاحب چشتی جالندہر	عکر
۱۳۳۹	منشی نذیر احمد صاحب ہیڈ کلرک عدالت ضلع جالندھر	عکر
۱۳۴۰	مولوی نیاز علی صاحب ڈپٹی انسپکٹر مدارس حلقۂ جالندہر۔	عکر
۱۳۴۱	حکیم نور احمد صاحب جالندہر	عکر
۱۳۴۲	منشی نیاز احمد صاحب مدرس بورڈ اسکول نورمحل	عکر
۱۳۴۳	منشی نیاز محمد خان صاحب بی۔اے وکیل و رئیس ضلع جالندہر۔	عکر
۱۳۴۴	شیخ نعمت علی صاحب معرفت شیخ رحمت علی صاحب سوداگر ہوشیارپور	عکر
۱۳۴۵	منشی نظر محمد خان صاحب کورٹ انسپکٹر کرنال۔	عکر
۱۳۴۶	منشی نامدار خان صاحب سارجنٹ کرنال۔	عکر
۱۳۴۷	قاضی نسیم الدین صاحب مسلخوان منصفے کرنال۔	عکر
۱۳۴۸	مولوی نور احمد صاحب مہتمم مدرسۂ اسلامیہ لکھوکے ضلع فیروزپور	عکر
۱۳۴۹	مولوی نادر شاہ خان صاحب رئیس امروہہ۔	عکر
۱۳۵۰	منشی نہال احمد صاحب علوی حمیدے رئیس کڑا	عکر
۱۳۵۱	مولوی نثار احمد صاحب معرفت خان بہادر منشی اطہر علی صاحب وکیل لکھنؤ	عکر
۱۳۵۲	منشی نیاز محمد خان صاحب بی۔اے وکیل سہارنپور	عکر
۱۳۵۳	منشی ناظم علی صاحب پنشنر ڈپٹی انسپکٹر نگینہ۔	عکر
	و	
۱۳۵۴	شاہزادۂ والاگوہر صاحب ڈسٹرکٹ جج جھنگ۔	صر

۱۳۵۱	سید ولی شاہ صاحب بہادر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ضلع جھنگ	صدر	
۱۳۵۲	کرنیل واحد بخش خان صاحب کمانڈنٹ کیل پور بہاولپور	ملتہ	
۱۳۵۴	منشی وزیر بخش صاحب رئیس شہر گجرات۔	عام	
۱۳۵۵	مولوی وہاب الدین صاحب اول مدرس فارسی اسکول قصور۔	عام	
۱۳۵۶	میاں وزیر محمد صاحب رفوگر امرتسر	عام	
۱۳۵۷	میر ولی اللہ صاحب برادر میر عبد السمد صاحب امرتسر۔	عام	
۱۳۵۸	میاں ولی جیو صاحب نگریز امرتسر	عام	
۱۳۵۹	حاجی وزیر محمد صاحب خیاط "	عام	
۱۳۶۰	منشی وزیر علی صاحب ڈپٹی انسپکٹر ریونیو پولیس امرتسر	عام	
۱۳۶۱	حافظ محمد ولایت علی صاحب پنشنر انسپکٹر پولیس امرتسر۔	عام	
۱۳۶۲	سید ولایت شاہ صاحب متعلق محکمہ ششن جج پشاور۔	عام	
۱۳۶۳	میاں ولی محمد خان صاحب رئیس ضلع پشاور۔	عام	
۱۳۶۴	قاضی وارث علی صاحب رئیس دینہ پرانا	عام	
۱۳۶۵	میاں ولی محمد صاحب صوفی آہنگر جالندہر۔	عام	
۱۳۶۶	مولوی ولی محمد صاحب گھڑی ساز ڈیانہ	عام	
۱۳۶۷	مولوی ولی محمد صاحب اسٹیشن خانپور	عام	
۱۳۶۸	منشی حید الحسن صاحب رئیس آسیون	عام	
۱۳۶۹	سید ولی احمد صاحب رئیس کنڈہ ضلع مونگیر	عام	
۱۳۷۰	منشی وحید الدین احمد صاحب رئیس شہسرام	عام	
۱۳۷۱	میر وزیر علی صاحب میر منشی ریاست ناہن	عام	
۱۳۷۲	شیخ محمد وزیر الدین صاحب ڈپٹی کلکٹر انبالہ	عام	

ہ

۱۳۷۳	میاں ہیرا صاحب سوداگر چرم پھلور	عام	
۱۳۷۴	خانصاحب ہدایت اللہ خانصاحب قصور	عام	
۱۳۷۵	قاضی ہدایت اللہ صاحب رئیس ہریانہ	عام	
۱۳۷۶	ڈاکٹر میر ہدایت اللہ صاحب سرجن جہلم	عام	
۱۳۷۷	ڈاکٹر ہاشم علی صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ نورمحل	عام	
۱۳۷۸	شیخ ہدایت اللہ صاحب جفت فروش علیگڑھ	عام	

ی

۱۳۷۹	میر یوسف علی صاحب وکیل کرنال	صدر	
۱۳۸۰	بابو یعقوب خانصاحب وکیل گرداسپور	عام	
۱۳۸۱	خان بہادر خواجہ یوسف شاہ صاحب آنریری مجسٹریٹ امرتسر۔	عام	
۱۳۸۲	حکیم یار محمد صاحب امرتسر	عام	
۱۳۸۳	سردار یار محمد خان صاحب رئیس شہر گجرات	عام	

فہرست عطیات بابت سال نہم ۱۳۱۹ سنہ ۱۳۲۱ ہجری قدسی

نام و لقب	مقدار عطیہ	نام و لقب	مقدار عطیہ
ہز ہائینس نواب صاحب بہادر والی ریاست بہاولپور دام ملکہ۔	۵۰۰	میر احمد صاحب سیٹھی رئیس پشاور۔	۵۰۰
مسٹر غلام حسین عارف صاحب رئیس کلکتہ	۱۰۰	حاجی محمد سعید صاحب سوداگر شاہجہانپور	۵۰۰
شیخ غلام صادق صاحب آنریری مجسٹریٹ امرتسر و ناظم معین الندوہ۔	۱۵۰	مرزا ظفر اللہ خانصاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر گورداسپور	۵۰۰
چندۂ متفرق در جلسۂ امرتسر معرفت مسٹر غلام حسین عارف صاحب۔	۱۱۲ ۶ ۲	مولوی رفیع الدین صاحب وکیل علی گڈھ	۵۰۰
میان حاجی کریم بخش صاحب سیٹھی رئیس اعظم پشاور۔	۱۰۰	مولوی محمد حبیب الرحمن خانصاحب شروانی رئیس بھیکن پور ضلع علی گڈھ	۵۰۰
میان امیر بخش صاحب میونسپل کمشنر امرتسر	۱۰۰	میان حاجی پیر محمد صاحب سوداگر ابریشم پشاور	۵۰۰
شیخ مہر علی صاحب رئیس اعظم ہوشیارپور	۱۰۰	خان بہادر شیخ خدا بخش صاحب سرکٹ جج گرداسپور و رئیس امرتسر بعوض ٹی پارٹی	۵۰۰
کرائی نواب محمد علی خان صاحب قزلباش رئیس اعظم لاہور۔	۱۰۰	خان بہادر محمد وحید بتائید علم دین۔	۵۰۰
چندۂ متفرق در جلسۂ معرفت خان بہادر خواجہ یوسف شاہ صاحب آنریری مجسٹریٹ امرتسر	۹۰ ۹ ۲	شیخ عبدالواحد صاحب و شیخ عبدالرزاق صاحب پسران خان بہادر شیخ خدا بخش صاحب رئیس امرتسر	۱۵۰۰
چندۂ متفرق بموقع وعظ مولوی سراج الحق صاحب در مسجد شیخ خیر الدین مرحوم امرتسر	۵۰ ۱۰ ۲	شیخ محمد سلطان صاحب سپرنٹنڈنٹ ریلوے ورکس سرو قلعہ خرد بمعرفت ایڈیٹر صاحب وکیل امرتسر	۵۰۰
بابو نظام الدین صاحب نائب ناظم معین الندوہ و رئیس امرتسر۔	۵۰۰	میان نظام الدین صاحب ٹھیکہ دار امرتسر	۴۰۰
مولوی حافظ غلام صمدانی صاحب میان حاجی		حافظ محمد یوسف صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر امرتسر	۴۰۰
		منشی محمد علی صاحب ڈسٹرکٹ جج ہوشیارپور	۴۰۰
		مولوی الٰہی بخش صاحب وکیل ہوشیارپور	۴۰۰
		مولوی حکیم شیخ احمد جینکر مرحوم رئیس بمبئی	۴۰۰
		شیخ عزیز الدین صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر امرتسر	۴۰۰

نام ولقب	مقدار عطیہ	نام ولقب	مقدار عطیہ
میان غلام نبی صاحب رئیس امرتسر	عہ ر	بابو صفدر جنگ صاحب انسپکٹر پولیس امرتسر	لہ عہ ر
منشی برکت علی صاحب نقشہ نویس سنٹرل ورکشوپ محکمۂ نہر امرتسر۔	عہ ر	مولوی محبوب عالم صاحب ایڈیٹر پیسہ اخبار لاہور	عہ ر
مولوی غلام جیلانی صاحب منصف بٹالہ	عہ ر	میان ولی محمد صاحب رئیس چارسدہ ضلع پشاور	عہ ر
شیخ عبدالقادر صاحب بی اے ایڈیٹر آبزرور لاہور۔	عہ ر	میان غلام رسول صاحب نورپوری مترجم ڈویژنل کورٹ مقیم امرتسر۔	عہ ر
وزیرزادہ سردار یار محمد خانصاحب رئیس شہر گجرات	عہ ر	حافظ عبدالغفور صاحب کارخانہ دار علی گڈھ	عہ ر
ملازمان گلکاری کارخانۂ میان حاجی شیخ کریم بخش صاحب سلیمی رئیس پشاور اجرت یکروزہ مجموعی	عہ عہ	شیخ محمد نقی صاحب رئیس و میونسپل کمشنر لاہور	عہ ر
مولوی حاجی محمد بخش صاحب جد رئیس حاجی ٹولہ ضلع راولپنڈی۔	عہ ر	پنڈت برھاپوری صاحب اور سیر چھاؤنی میان میر ۱ از ربیع الاول سنہ ۲ لغایت آخر رمضان سنہ ۲ بابت (۷) ماہ بدرفعات۔	ہے ر
خان بہادر منشی محمد اطہر علی صاحب وکیل لکھنؤ قیمت دوائی نیلام شدہ۔	ایکسا ور ان	میان کریم بخش صاحب میونسپل کمشنر لاہور	ہے ر
منشی محمد حکمت اللہ خانصاحب تحصیلدار جگی امرتسر	ر عہ عہ	حکیم یار محمد صاحب امرتسر	ہے ر
شیخ علی محمد صاحب خلف شیخ بڈھا صاحب مرحوم تاجر چرم امرتسر۔	عہ عہ	میان محمد عمر صاحب رئیس شملہ۔	مہ ۱۴ ر
نواب غلام محبوب سبحانی صاحب مرحوم رئیس لاہور	عہ ر	ڈاکٹر عبدالوہاب صاحب صوفی عطیہ	مہ ۲ ر
چندۂ متفرق آمدۂ از بہاولپور جس کی تفصیل معلوم نہیں ہوسکی۔	لہ عہ ۱۰ ر	کوٹ کے جیب میں تھے نقد۔	مہ ر
ڈاکٹر عبدالوہاب صاحب صوفی ہاسپٹل اسسٹنٹ	لہ عہ ۲ ر	مولوی فضل الدین صاحب پلیڈر چیف کورٹ لاہور۔	مہ ر
زیلا بھالی لینڈ افریقہ قیمت ٹکٹ ریل ورکمپنی ریلوے ٹکٹ	۱۲ ر	شیخ عمر بخش صاحب پلیڈر ہوشیار پور	مہ ر
جو عطیہ کوٹ کی جیب میں تھے بقیمت واپس لیے	۱۲ ر	میان محمد ملک صاحب سوداگر لکھنیہ امرتسر	ہے ر
		حافظ عبداللہ صاحب علی گڈھ	صہ ر
		خانصاحب ڈاکٹر فضل احمد خانصاحب وزیرآباد	صہ ر
		منشی شیخ رحمت علی صاحب قانون گو ضلع امرتسر	صہ ر

نام ولقب	مقدار عطیہ
میان حبیب اللہ صاحب رئیس و مینوسپل کمشنر امرتسر	۵ر
فیروزالدین احمد ابن مولوی غلام مصطفےٰ صاحب ایم۔او۔ایل۔ بتقریب نیاز۔ امرتسر۔	۵ر
میان بڈھے شاہ صاحب امرتسر۔	۵ر
مرزا فقیر محمد خانصاحب سیستانی رئیس پشاور	۵ر
مولوی حکیم محمد عبداللہ صاحب رئیس پشاور	۵ر
میان کریم بخش صاحب سوداگر چھاؤنی امرتسر	۵ر
خان بہادر محمد زمان خان صاحب نصرت جنگ مدار المہام ریاست ٹیکم گڑھ۔	۵ر
منشی شیخ فیروزالدین صاحب محرر جوڈیشل امرتسر	۵ر
مولوی چراغ علی صاحب رئیس ہت پور جالندھر	۵ر
سردار بہادر خانصاحب امرتسر	۵ر
سید ولی احمد صاحب رئیس گنڈہ ضلع مونگیر	۵ر
رحمت علی نابالغ پسر خان بہادر فتح الدین صاحب	۵ر
سابق انسپکٹر محکمہ پولیس راجپوتانہ ساکن امرتسر	
مولوی بدیع الدین صاحب مسل خوان افسر مال کرنال۔	۵ر
ملک غلام محمد صاحب سوداگر امرتسر	۵ر
چودھری نبی بخش صاحب رئیس ترن تارن	۵ر
مرزا عبدالرحیم صاحب سپرنٹنڈنٹ محکمہ انہار و ائس پریسیڈنٹ انجمن حمایت اسلام لاہور۔	۵ر

نام ولقب	مقدار عطیہ
شیخ عبدالسبحان صاحب معرفت خان بہادر	۵ر
شیخ خدا بخش صاحب رئیس امرتسر۔	
نامعلوم الاسم پانچ اصحاب از امرتسر فی کس ۵ر۔	۵ر
شیخ الٰہی بخش صاحب وکیل جھنگ۔	۵ر
میان عبداللہ صاحب قصاب امرتسر۔	۵ر
منشی اللہ دتا صاحب جمعدار لاہور۔	۱۵ر
معلوم الاسم صاحب	۱۵ر
میان غلام رسول غلام قادر صاحبان سوداگران پشمینہ امرتسر۔	۱۵ر
منشی سید احمد خانصاحب پشاور	۳ر
شیخ عبدالاحد صاحب معرفت خان بہادر	۳ر
شیخ خدا بخش صاحب رئیس امرتسر	
چودھری سلطان محمود صاحب رئیس ضلع ہوشیارپور	۳ر
منشی طاہر محمد صاحب منشی ساکن کمال پور ضلع ہوشیارپور۔	۳ر
میان شیر خانصاحب رئیس اڑمڑ۔	۳ر
میان فضل الرحمن و فضل احمد صاحبان ملازم کمسریٹ پشاور۔	۳ر
قاضی عبدالرحمن صاحب رئیس پشاور	۳ر
حاجی عبدالصمد صاحب رئیس لاہور۔	۳ر
منشی وزیر بخش صاحب شہر گجرات	۳ر

منشی لالہ گیان چند صاحب منصف گرداسپور	۱۰	نامعلوم معرفت منشی محمد بخش صاحب ہوشیار پوری	۱۰
خواجہ عبدالقدوس صاحب سوداگر پشمینہ امرتسر	۱۰	بابو ہری شنکر صاحب موری گنج امرتسر	۱۰
میان غلام محمد صاحب عرف مہندار فوگر امرتسر	۱۰	مسٹر سندر داس صاحب بیرسٹرایٹ لا کرنال۔	۱۰
متفرق معرفت منشی محمد حسین صاحب مسلخوان گورداسپور	۱/۲		
میان محمد بخش ملازم رئیس صاحب بھیکن پور	۱۰	خواجہ عبدالاحد و منشی علی محمد صاحبان ارشلہ	۳۰
مولوی نور احمد صاحب پسروری امام مسجد شیخ بدھا صاحب مرحوم امرتسر۔	۱۰	سید ابن علی صاحب ایڈیٹر نیر اعظم مرادآباد قیمت یک پیسہ نیلام شدہ در جلسہ۔	۱۰
قاری عبدالکریم صاحب امام مسجد مکہ المسلمین امرت سر۔	۱۰	نامعلوم الاسم	۱۰
والدہ شیخ عبدالنعیم صاحب سلمہ کٹڑہ ہمیند امرتسر معرفت خان بہادر شیخ خدا بخش صاحب	۱۰	منشی میران بخش صاحب امرتسر۔	۱۰
		مولوی سراج احمد صاحب رئیس مہوہ	۱۰
مستری میران بخش صاحب سکنہ اڑمڑ	۱۰	منشی الہ بخش صاحب ایل۔ ایس۔ آسام بنگال ریلوی مای لنگ ڈیلہ۔	۱۰
نامعلوم الاسم صاحب۔	۱۰	الہ دین صاحب نقاش امرتسر۔	۱۰
مولوی امام الدین صاحب شہر گجرات	۱۰	منشی عزیز الدین صاحب انبالہ۔	۱۰
میان احمد بخش صاحب خیاط میرٹھ	۱۰	حاجی قادر میر صاحب سیالکوٹ۔	۱۰
سید ولایت شاہ صاحب مدرس اسلامیہ اسکول پشاور۔	۱۰	محمد شریف صاحب طالب علم ہائی اسکول کوہاٹ۔	۱۰
عبداللطیف خان صاحب بھیکن پوری۔	۱۰	مولوی حبیب الرحمن خانصاحب شروانی رئیس بھیکن قیمت یک پیسہ نیلام شدہ۔	۱۰
شیخ فضل محمد صاحب رئیس ہوشیار پور۔	۱۰	شیخ رحمت علی صاحب نقشبندی سوداگر ہوشیار پور۔	۱۰
نام چھپایا گیا۔	۱۰		
سید محمد نجم الدین صاحب رہیڑی ضلع مظفر نگر	۱۰	میان کریم بخش صاحب سبزی فروش	۱۰
منشی غلام نبی خانصاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ سنام ریاست پٹیالہ۔	۱۰	میان کریم بخش صاحب شبر فروش	۱۰

نام ولقب	مقدار عطیہ	نام ولقب	مقدار عطیہ
شیخ غلام محمد صاحب دکاندار	عہ/	پیرزادہ عبداللہ صاحب قنوج	عہ/
چودھری حاکم صاحب ۔	عہ/	مولوی حافظ سید محمد صادق علی صاحب بدایونی	عہ/
چودھری غلام رسول صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ	عہ/	عرب علی بن بوبکر الیافعی بھاونگر	عہ/
منشی عبدالحکیم صاحب اسٹیٹ پلیڈر نابھہ	عہ/	شیدی جوہر بلال الحبشی 〃	عہ/
میانجی نادر علی صاحب وکیل ۔ 〃	عہ/	مولوی غلام محی الدین صاحب پنجابی امام مسجد چوبداران ۔	عہ/
میان گلاب صاحب حجام ۔ 〃 〃	عہ/		
مولوی مجیب اللہ صاحب مفتی شہر 〃	عہ/	بابو ابرج لال صاحب ٹھیکہ دار ہپلور	عہ/
حکیم رمضان علی صاحب ۔ 〃	عہ/	دو سو نرسنے شاہ کمہار ۔	عہ/
شیخ عبدالغنی صاحب جوناساز ۔ 〃	عہ/	منشی سجاد علی صاحب محرر میٹی ۔ 〃	عہ/
ڈاکٹر عبداللطیف صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ نابھہ	عہ/	ڈاکٹر امیر الدین صاحب امرتسر	عہ/
مولوی عبدالغفور صاحب ناظر بخشی خانہ 〃	عہ/	میان فضل الدین صاحب خیاط 〃	عہ/
محمد حسین صاحب ٹھیکہ دار تنباکو فروش 〃	عہ/	میان غلام محمد صاحب پہلوان سوداگر بوٹ امرتسر ۔	عہ/
حکیم نظام الدین صاحب وکیل ۔ 〃	عہ/		
نعمت اللہ صاحب چودھری منڈیان 〃	عہ/	شیخ خلیل الرحمن صاحب سوداگر بوٹ امرتسر	عہ/
میان پیر دصاحب بلوچ میر محلہ بلوچاں 〃	عہ/	میان مولاداد صاحب تاجر ادویات انگریزی	عہ/
خانصاحب عبدالمجید خانصاحب 〃	عہ/	میان رحیم بخش صاحب گھڑی ساز 〃	عہ/
بابو نظیر حسین صاحب افسر تعمیرات 〃	عہ/	شیخ نورالہی صاحب ۔ 〃	عہ/
حکیم عبدالکریم صاحب ۔ 〃	عہ/	مولوی محمد شفیع صاحب طبیب سیالکوٹ	عہ/
میان فتح محمد صاحب قصاب 〃	عہ/	بابو لال الدین صاحب 〃	عہ/
منشی صادق علی صاحب قنوج ضلع فرخ آباد	عہ/	فتح محمد صاحب ملازم ڈیوڈ اینڈ کو سیالکوٹ	عہ/
حاجی شیخ احمد اللہ صاحب 〃	عہ/	منشی عزالدین صاحب اکبنٹ ہوشیارپور	عہ/
منشی مقبول احمد صاحب 〃	عہ/	نور محمد صاحب پٹیالہ	عہ/

نام ولقب	مقدار عطیہ	نام ولقب	مقدار عطیہ
میان محمد علی صاحب امام مسجد بٹھانان سیالکوٹ۔	۲ر	میان انگا قصاب پٹیالہ	۲ر
حافظ محمد عظیم صاحب۔	۲ر	میان اللہ داد صاحب "	۲ر
دین محمد صاحب نومسلم۔ نابھ	۲ر	حافظ غلام مصطفےٰ صاحب "	۲ر
نانک صاحب گولہ والہ "	۲ر	گمان صاحب کوفت گر نابھ	۱ر
مولا بخش صاحب چپراسی "	۲ر	مارڑا صاحب راجپوت "	۱ر
غلام علی صاحب "	۲ر	نتھو خانصاحب جمعدار نوبت نوازان	۱ر
پنڈت گاہیا رام صاحب ہوشیارپور	۲ر	میان خدا بخش صاحب پٹیالہ	۱ر
		نامعلوم در جلسۂ امرتسر۔	—ر

فہرست چندۂ اعانت ندوۃ العلما جلسۂ نہم سالانہ

شیخ عبدالرحمن صاحب امرتسر	۵۰ر	عبدالسبحان صاحب وائین امرتسر	۵۰ر
میان الہ دتا صاحب سکنہ ضلع امرتسر	۵۰ر	غلام رسول صاحب ولد احمد جیو صوفی "	۵۰ر
منشی علم دین صاحب امرتسر	۵۰ر	میران بخش صاحب ولد کریم اللہ صاحب عطار امرتسر۔	۵۰ر
میان اللہ دتا صاحب ڈبل روٹی والا "	۵۰ر		
میان شہاب الدین صاحب خیاط "	۵۰ر	میان نور احمد صاحب امرتسر	۵۰ر
منشی غلام قادر صاحب "	۵۰ر	معرفت ملک احمد اللہ صاحب سوداگر پشمینۂ امرتسر۔	۵۰ر
احمد میر صاحب "	۵۰ر		
میان ولی محمد صاحب "	۵۰ر	محمد حسن صاحب کرۂ جیمل سنگھ امرتسر	۵۰ر
عبدالرحمن صاحب "	۵۰ر	نظام الدین صاحب نان بائی "	۵۰ر
خواجہ غلام مصطفےٰ صاحب "	۵۰ر	مولوی کریم بخش صاحب "	۵۰ر
میر حسن شاہ صاحب "	۵۰ر	میان عزیز الدین صاحب "	۵۰ر
ملک عبدالعزیز صاحب "	۵۰ر	غلام قادر صاحب صوفی "	۵۰ر

نام ولقب		مقدار عطیہ	نام ولقب		مقدار عطیہ
نواب دین صاحب	امرتسر	عہ	مولوی محمد عمر صاحب مدرس	امرتسر	عہ
اسد اللہ صاحب کلاہ ساز	〃	عہ	محمد خلیل صاحب قلعی گر	〃	عہ
حکیم رحیم بخش صاحب	〃	عہ	رکن الدین صاحب اخبالہ	〃	عہ
مولوی خدا بخش صاحب	〃	عہ	محمد بخش صاحب	〃	عہ
کالو صاحب	〃	عہ	شیخ محمد ہمایون صاحب نواسہ خان بہادر		عہ
بابو فتح الدین صاحب منیجر	〃	عہ	شیخ خدا بخش صاحب رئیس	〃	
بابو بشیر محمد صاحب	〃	عہ	مولوی فیض دین صاحب	〃	عہ
غلام محمد بھا صاحب	〃	عہ	میران بخش ولد کریم اللہ صاحب عطار	〃	عہ
میاں تاج الدین صاحب خلف میاں		عہ	چوہدری عبد اللہ صاحب ترنتارن	〃	عہ
نظام الدین صاحب	〃		چراغ دین صاحب پٹواری نہر	〃	عہ
غلام محمد صاحب ترنتارن	〃	عہ	عبد الکریم صاحب	〃	عہ
ڈاکٹر سراج الدین صاحب ایم۔ڈی	〃	عہ	نور الدین صاحب	〃	عہ
فضل احمد صاحب طالب علم	〃	عہ	میاں جان محمد صاحب	〃	عہ
صدر الدین صاحب طالب علم	〃	عہ	غلام حسن صاحب کشمیری	〃	عہ
نبی بخش صاحب۔	〃	عہ	مہر علی و مشیر محمد صاحب ہوشیار پوری	〃	عہ
غلام نبی صاحب	〃	عہ	غلام رسول صاحب اپیل نویس	〃	عہ
احمد شیخ ولد عثمان شیخ صاحب	〃	عہ	مہر میران بخش صاحب	〃	عہ
علی محمد صاحب موضع شہل	〃	عہ	سید عبد الجلیل صاحب	〃	عہ
اللہ دتا صاحب	〃	عہ	خانصاحب سندھی خانصاحب	〃	عہ
فضل دین صاحب	〃	عہ	لطیف احمد صاحب	〃	عہ
نبی بخش صاحب اخبالہ	〃	عہ	محی الدین صاحب	〃	عہ
ابراہیم صاحب اخبالہ	〃	عہ	فضل الٰہی صاحب	〃	عہ

نام ولقب		مقدار عطیہ
فضل الدین صاحب	امرتسر	عہ ۱
غلام حسن صاحب	〃	عہ ۱
امیر الدین صاحب	〃	عہ ۱
محمود شاہ صاحب	〃	عہ ۱
گل محمد صاحب	〃	عہ ۱
اللہ یار صاحب	〃	عہ ۱
نواب حسین صاحب	〃	عہ ۱
خیر الدین صاحب	〃	عہ ۱
حیدر حسین صاحب اخبار	〃	عہ ۱
اللہ داد صاحب اخبار	〃	عہ ۱
مولوی قائم الدین صاحب	〃	عہ ۱
رحیم بخش خان صاحب فتحپور راجپوتانہ	〃	عہ ۱
عبد الواحد صاحب ملازم دفتر نہر	〃	عہ ۱
منشی تفخر احمد صاحب مدرس	〃	عہ ۱
ملک شمس الدین صاحب موری گنج	〃	عہ ۱
میان غلام نبی صاحب بے باف	〃	عہ ۱
میان غلام حسن صاحب	〃 〃	عہ ۱
میان عبد العزیز صاحب خیاط	〃	عہ ۱
پیر عبد اللہ صاحب	〃	عہ ۱
میان محمد رمضان صاحب سادہ باف	〃	عہ ۱
میان عبد الغفار صاحب سوداگر	〃	عہ ۱
میان احمد شاہ صاحب جلد ساز	〃	عہ ۱

نام ولقب		مقدار عطیہ
غلام محمد صاحب زرگر	امرتسر	عہ ۱
فضل الدین صاحب قصاب	〃	عہ ۱
میان احسن اللہ صاحب سوداگر	〃	عہ ۱
میان اللہ دتا صاحب	〃	عہ ۱
میان کریم بخش صاحب پشاوری	〃	عہ ۱
میان محمد رمضان صاحب	〃	عہ ۱
غلام حیدر صاحب پشاوری	〃	عہ ۱
خواجہ جمیل شاہ صاحب سوداگر	〃	عہ ۱
میان کرم الدین صاحب نجار	〃	عہ ۱
میان عمر بخش صاحب پہلوان	〃	عہ ۱
میان امام بخش صاحب	〃 〃	عہ ۱
میان پیر بخش صاحب	〃	عہ ۱
حضور داد امین صاحب	〃	عہ ۱
کریم بخش صاحب درزی	〃	عہ ۱
نواب علی خانصاحب	〃	عہ ۱
غلام محمد صاحب ولد صمد میر صاحب	〃	عہ ۱
احمد بابا صاحب سوداگر	〃	عہ ۱
منشی عبد اللہ خانصاحب	〃	عہ ۱
منشی شمس الدین صاحب	〃	عہ ۱
منگا گوجر صاحب ساکن ضلع	〃	عہ ۱
میان محمد یعقوب صاحب گلی زنی امرتسر		عہ ۱
میان احمد جیو صاحب	〃	عہ ۱

نام ولقب	مقدار عطیہ	نام ولقب	مقدار عطیہ
میان عبدالرحیم صاحب سوداگر پشمینہ امرتسر	عہ ر	شیخ مولا بخش صاحب سوداگر امرتسر	عہ ر
میان عزیزالدین صاحب "	عہ ر	شیخ فضل الٰہی صاحب چہرہ "	عہ ر
میان عبدالرحمن صاحب رنگریز "	عہ ر	میان عیسی صاحب چودھری "	عہ ر
عبداللہ ولی بخش صاحبان "	عہ ر	عبدالرزاق صاحب نقاش "	عہ ر
میان خیر جیو صاحب حکاک "	عہ ر	میان سراج الدین صاحب گوہر "	عہ ر
منشی غلام احمد صاحب ملازم عبدالغفار صاحب امرتسر۔	عہ ر	احداللہ صاحب قلعی گر تالاب ٹنڈہ "	عہ ر
		رسول میر صاحب دلال پشمینہ "	عہ ر
میان بہیرجو صاحب قلعی گر امرتسر	عہ ر	میان حیدر حسین صاحب گورنمنٹ اسکول امرتسر	عہ ر
میان الٰہی بخش صاحب رنگریز "	عہ ر		
میان غلام نبی صاحب حکاک "	عہ ر	میان محمد خلیل صاحب سوداگر معرفت ملک احداللہ صاحب۔	عہ ر
میان محمد اسمعیل صاحب " "	عہ ر		
میان دین محمد صاحب رفوگر "	عہ ر	میان غلام محمد صاحب سوداگر "	عہ ر
میان سکندر خانصاحب چکن ساز "	عہ ر	غلام محمد صاحب " "	عہ ر
ولی محمد صاحب رفوگر "	عہ ر	میان غلام شیخ صاحب ڈیوڑھی کرموں "	عہ ر
معرفت " "	عہ ر	پیرزادہ محمد علی صاحب ملازم جذام خانہ ترنتارن۔	عہ ر
حاجی محمد بخش صاحب "	عہ ر		
رسل شاہ صاحب "	عہ ر	غلام نبی صاحب دکان دار " ترنتارن	عہ ر
شیخ نتھو صاحب "	عہ ر	حاجی سفیرالدین خانصاحب پانی پت	عہ ر
معرفت حاجی غلام حسین خدا بخش شمس الدین صاحبان "		حافظ عبدالرحمن صاحب "	عہ ر
		حافظ خدا بخش صاحب "	عہ ر
شیخ عظیم بخش صاحب "	عہ ر	حاجی محمد ابراہیم صاحب "	عہ ر
میان فتح محمد صاحب پٹارہ "	عہ ر	قاضی عبدالخالق صاحب "	عہ ر

نام ولقب	مقدار عطیہ
سید گوہر علی شاہ صاحب بہرام پور ضلع گرداسپور	عہ
محمد حسین صاحب "	عہ
نبی بخش صاحب "	عہ
شیخ نبی بخش صاحب "	عہ
اللہ بخش صاحب "	عہ
مولوی عبداللہ شاہ صاحب "	عہ
نعمت اللہ صاحب "	عہ
علی احمد صاحب "	عہ
حافظ خدا بخش صاحب بٹالہ	عہ
علی بخش صاحب لوہار "	عہ
محمد خیرات اللہ صاحب واعظ بٹالوی	عہ
عبدالحی صاحب خلف مولوی محمد حسین صاحب مسلخوان گرداسپور۔	عہ
محمد جان صاحب پٹواری موضع جوگر ضلع گرداسپور۔	عہ
عبدالعزیز خانصاحب لاہور	عہ
عبدالکریم صاحب مختار "	عہ
محمد جمال صاحب سوداگر "	عہ
شیخ محمد شریف صاحب سوداگر پٹو "	عہ
عبدالحق صاحب	عہ
مولوی غلام مصطفےٰ صاحب ایم او ایل "	عہ
مظفرالدین صاحب مظفر مرزنگ "	عہ

نام ولقب	مقدار عطیہ
محمد سعید صاحب لاہور	عہ
منشی کریم بخش صاحب "	عہ
منشی محمد حسین صاحب "	عہ
حامد علی صاحب چشتی ریلوی آفس "	عہ
مولوی جان محمد صاحب "	عہ
حافظ اللہ بخش صاحب "	عہ
محمد جلال الدین صاحب "	عہ
حاکم علی صاحب مطبع سول ملیٹری گزٹ "	عہ
عبدالرحیم خانصاحب دارونہ صفائی "	عہ
علی محمد صاحب طویلۂ شاہ نواز	عہ
محمد سعید صاحب طویلۂ شاہ نواز لاہور	عہ
مولا بخش صاحب	عہ
محمد الدین صاحب موچی دروازہ "	عہ
میاں اللہ بخش صاحب بازار سید مٹھہ "	عہ
خواجہ خلیل شاہ صاحب ئیس لدھیانہ "	عہ
بابو محمد جعفر صاحب "	عہ
سلیم الدین صاحب ایم بی اسکول "	عہ
محمد مکرم صاحب "	عہ
رحیم بخش صاحب جلد ساز "	عہ
حافظ محمد امین صاحب پشاور	عہ
حافظ عبدالکریم صاحب "	عہ
فضل الرحمن صاحب "	عہ

نام ولقب	مقدار عطیہ	نام ولقب	مقدار عطیہ
غلام احمد صاحب پشاور	عہ ر	شیخ محمد الدین صاحب وکیل جہلم	عہ ر
حافظ خیر اللہ صاحب "	عہ ر	ملک محمد حیات صاحب ٹھیکہ دار "	عہ ر
حافظ فضل رب صاحب "	عہ ر	مولوی فقیر محمد صاحب سرای امیر "	عہ ر
حافظ بزرگ شاہ صاحب "	عہ ر	بابو غلام حسین صاحب سب اوورسیر جہلم	عہ ر
میر بادشاہ صاحب "	عہ ر	بابو میران بخش صاحب ٹھیکہ دار "	عہ ر
ولایت علی شاہ صاحب "	عہ ر	مستری عبد الکریم صاحب "	عہ ر
عبد الصمد صاحب "	عہ ر	شیخ محمد الدین صاحب نومسلم ٹھیکہ دار "	عہ ر
عبد الرحیم صاحب "	عہ ر	مستری عمر بخش صاحب جالندھر	عہ ر
شیر احمد صاحب "	عہ ر	محمد احمد خانصاحب "	عہ ر
مولوی عبد الاحد صاحب چارسدہ "	عہ ر	سید رحمت اللہ شاہ صاحب "	عہ ر
قاضی سید علی شاہ صاحب نوشہرہ	عہ ر	مولوی غلام رسول صاحب مدرس مشن اسکول جالندھر	عہ ر
محمد سعید صاحب ٹھیکہ دار "	عہ ر		
عنایت علی خانصاحب رسالہ دار رسالہ نمبر ۱ نوشہرہ	عہ ر	علی بخش صاحب جالندھر	عہ ر
		خیر الدین صاحب کمہار پھڑی والا "	عہ ر
حاجی محمد خان صاحب نوشہرہ	عہ ر	ماسٹر رحمت علی صاحب سمی پور "	عہ ر
قاضی حسین دین صاحب ایم - بی اسکول سیالکوٹ	عہ ر	حکیم سید عطا محمد شاہ صاحب علاول پور "	عہ ر
		سید محمد شاہ صاحب انسپکٹر پولیس "	عہ ر
علی بخش صاحب سیالکوٹ	عہ ر	منشی جنگ باز خانصاحب بستی شیخ "	عہ ر
امانت علی شاہ صاحب "	عہ ر	منشی نبی بخش صاحب مسلخوان جج "	عہ ر
رحمت اللہ صاحب چندر کی شہر ضلع "	عہ ر	منشی شمس الدین صاحب محرر معاینہ مسل "	عہ ر
بابو حبیب علی خان صاحب ڈپٹی انسپکٹر جہلم	عہ ر	منشی مرزا عباد اللہ بیگ صاحب "	عہ ر
		منشی عطا محمد خانصاحب مسلخوان بستی دانشمندان "	عہ ر

نام ولقب	عطیہ مقدار
میر امام الدین صاحب بدرجہ اعلیٰ جالندھر	عہ
منشی محمد یامین صاحب ناظر تحصیل "	عہ
میان محمد بخش صاحب وکیل "	عہ
حاجی مراد بخش صاحب "	عہ
منشی علی گوہر صاحب پنشنر انسپکٹر "	عہ
امین خان صاحب قصور	عہ
حافظ حاجی محمد صاحب "	عہ
محمد شفیع صاحب خلف مولوی فضل الدین صاحب قصور	عہ
حافظ محمد عثمان صاحب "	عہ
حافظ احمد صاحب "	عہ
حافظ محمد شریف صاحب "	عہ
مولوی عبدالعزیز صاحب گوجرانوالہ	عہ
میان نبی بخش صاحب ہوشیارپور	عہ
معرفت میان عبدالحمید صاحب خلف بابو میران بخش صاحب مختار عدالت امرتسر از ہوشیارپور حسب ذیل -	
شیخ سلطان احمد و نور احمد سوداگر پان و پارچہ پالم پور -	عہ
میان نور الٰہی صاحب ساکن دوسوہہ	عہ
امام دین صاحب سوداگر چرم	عہ
میان نور الٰہی صاحب طالبعلم بی ای کلاس	عہ

نام ولقب	عطیہ مقدار
منشی فقیر احمد صاحب نقل نویس	عہ
محمد حسین صاحب سوداگر چرم	عہ
علی بخش صاحب متعلم بی اے کلاس	عہ
غلام محمد صاحب	عہ
میان عبدالعزیز صاحب نمبردار موضع ضرب دیال ضلع ہوشیارپور	عہ
محمد بخش صاحب مختار ملتان	عہ
میان کریم بخش ظروف فروش ملتان	عہ
محمد بخش صاحب خانپور ضلع ہوشیارپور	عہ
محمد سعید صاحب ملازم رئیس بھکین پور	عہ
محمد بخش صاحب "	عہ
چودھری کالو خانصاحب راجپوت	عہ
نذیر احمد صاحب بانس بریلی	عہ
فدا حسین صاحب "	عہ
مصلح الدین صاحب "	عہ
محمد اسمٰعیل صاحب "	عہ
مولوی قمر الزمان صاحب "	عہ
کبیر خانصاحب بہاولپور	عہ
مولوی عبدالولی صاحب لکھنؤ	عہ
حسین بخش ملازم شیخ عبداللہ صاحب رئیس چھند وسی	عہ
دین محمد صاحب پسرور ضلع سیالکوٹ	عہ

نام ولقب	مقدار عطیہ	نام ولقب	مقدار عطیہ
محمود شاہ صاحب سہارنپور	عہ	شمس الدین ملازم مولوی مسیح الزمان	عہ
قاضی خادم حسین صاحب "	عہ	خان صاحب رئیس شاہجہان پور	
علی محمد صاحب ملازم مولوی محمد یار خان صاحب وکیل الموڑہ	عہ	بشارت ملازم مولوی بدیع الزمان صاحب کرنالی	عہ
نور باہی صاحب نائب مدرس اسکول تلونڈی	عہ	یار محمد خانصاحب گجرات	عہ
محمد صابر صاحب روپڑ	عہ	حافظ عبد القدیر صاحب ایڈیٹر الملک ٹاپوڑ	عہ
جلال الدین صاحب "	عہ	محمد اصغر صاحب پٹیالہ	عہ
عبد الرشید صاحب چھاونی انبالہ	عہ	سید عبد العلی صاحب رئیس ہسوہ	عہ
لشکری اسلام صاحب "	عہ	سید راحت علی صاحب امروہہ	عہ
خبیر احمد صاحب سہارنپور	عہ	شرافت اللہ خانصاحب شاہجہانپور	عہ
شیخ اللہ بخش ملازم حکیم عبد الحمید صاحب لکھنؤ۔	عہ	مظہر علی بیگ صاحب "	عہ
شیخ سالار بخش ملازم خان بہادر منشی اطہر علی صاحب لکھنؤ۔	عہ	رحمت حسین صاحب سہارنپور	عہ
شیخ رمضان علی۔ "	عہ	نیاز محمد صاحب رای پوری "	عہ
شیخ محرم علی ملازم ناظم صاحب ندوۃ العلما	عہ	چودھری عبد الکریم صاحب علاقہ پٹیالہ	عہ
		شیخ محمد حسین صاحب ملازم شیخ منیر الدین صاحب پٹیالہ۔	عہ
		حکیم محمد اسمعیل صاحب وفس قانونگو محمودان	عہ

فہرست چندۂ دار العلوم بابت سال نہم سنہ ۱۳۱۹ و سنہ ۱۳۲۰ھ

شیخ نظیر حسن صاحب تعلقدار گلہ ضلع بارہ بنکی	فہ	معرفت حافظ شیخ باقر علی صاحب مجسٹریٹ
منشی عبد الغفار صاحب رئیس شیخپورہ ضلع مراپور	عہ	و متولی وقف مذکور بحساب عہ ماہوار من
از جائداد وقف شیخ ولایت علی مرحوم رئیس کانپور	للوعہ	ابتدای محرم سنہ ۱۳۱۹ انقاشعبان سنہ ۱۳۲۰ بابت ۸ ماہ

نام و لقب	مقدار عطیہ
منشی محمد عمر صاحب رئیس ہاپور محافظ دفتر ریاست ناگور بدرفعات	۳۰۰ر
مسماۃ معلوم الاسم صاحبہ از پانی پت	۱۰۰ر
بقیہ چندۂ علی گڈھ معرفت حافظ محمد صدیق صاحب	۵۰ر
ملک میر خانصاحب پنشنر سوار قائم گنج	۴۰ر
سید حافظ اکبر صاحب مالک مڈیکل ہال بلند شہر	۴۰ر
میر محمود الحسن صاحب بی اے بی ایل فتح گڑھ	۴۰ر
بابو گلزار احمد صاحب سوداگر خیمہ "	۴۰ر
منشی عاشق علی صاحب اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پوسٹ آفس	۴۰ر
مولوی لطف اللہ صاحب مہتمم مدرسۂ اسلامی پانی پت	۴۰ر
سید علی حسین صاحب پانی پت	۴۰ر
قاضی محمد رزق اللہ صاحب علی نمبردار "	۴۰ر
نواب نذیر احمد خانصاحب رئیس "	۴۰ر
مولوی عبدالسلام صاحب عباسی "	۴۰ر

فہرست وظیفہ دہندگان دارالعلوم

نام و لقب	مقدار عطیہ
امیر الامرا ناصر الاسلام خان بہادر شیخ بہاء الدین صاحب سی آئی ای وزیر ریاست جوناگڈھ	نامعہ ۱۲۰ر
خان بہادر حاجی شیخ قادر بخش صاحب رئیس و ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ فیض آباد اودھ	۱۰۰ر
مولوی سید عبدالقدیر صاحب ایم اے	۶۰ر

نام و لقب	مقدار عطیہ
مولوی محمد عمر خانصاحب پرس پانی پت	۴۰ر
مولوی امام الدین صاحب فرخ آباد	۱۲ر
متفرق چندہ معرفت پیر ظہور احمد صاحب از پانی پت	۱۰ر ۰
قاضی دکاء الاسلام صاحب پانی پت	۸ر
حاجی محمد مستقیم صاحب "	۸ر
منشی منور حسن صاحب معلم بی اے کلاس "	۸ر
حافظ نور محمد صاحب فرخ آباد	۸ر
اہلیہ حاجی اکبر صاحب پانی پت	۴ر
محمد حسین صاحب نوربافت پانی پت	۴ر
مسمات خیرا توخادمہ "	۴ر
چندۂ متفرق "	۳ر ۹پائی
" " "	۳ر ۲پائی
اکبر بیگ صاحب "	۲ر
رئیس بیلا ضلع گیا۔	
مولوی حکیم سید علی صاحب ناظم عدالت پرھنی	۵۰معہ ر
صوبہ اورنگ آباد (دکن) بدرفعات	
حاجی ساقی داد خانصاحب رئیس قائم گنج	۵۰معہ ر
جناب مولوی سید محمد علی صاحب ناظم ندوۃ العلما	۴۰معہ ر

فہرست خزانۂ محمدیہ بابت سال ہفتم

نام و لقب	مقدار عطیہ
منشی محبوب الٰہی صاحب سب انسپکٹر تھانہ کوہ خراج	۴۰ر

نام ولقب	مقدار عطیہ
مولوی محمد عمر صاحب رئیس مارہرہ	۵۰۰
منشی محمد احتشام علی صاحب کاکوری	۲۵۰
منشی محمد اشرف علی صاحب "	۱۱۱

فہرست عطیات بمد یتیم خانہ اسلامیہ بابت سال ہشتم و نہم

موسی حاجی اسمٰعیل صاحب معرفت محمد زکریا صاحب رحمت۔ ایلی ملک طیبار۔	۵۰۰
میمن حاجی شکور طاہر صاحب تاجر نبات بھاونگر کاٹھیاواڑ۔	۵۰۰
منشی سید محمد سرفراز علی صاحب رئیس فیض آباد	۱۰۰
مولوی فدا حسین صاحب رئیس رتی ضلع گیا	۵۰

فہرست آمدنی مد زکوۃ بابت سال ہشتم و نہم

عبدالرشاہ خانصاحب رئیس قائم گنج	۵۰۰
منشی سید فیض محمد صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ گورڑگانوہ	۵۰۰
مولوی عبدالغنی صاحب بہاری متوسل ریاست حیدرآباد دکن۔	۵۰۰
سید علی احمد صاحب ہیڈ کلرک دفتر پولیس کرنال	۱۰۰
قیمت کھال قربانی معرفت سید صاحب ممدوح	۱۲
منشی کرم عظیم صاحب مدرس اول ہاپوڑ	۱۳
مرزا قاسم بیگ صاحب چغتائی ڈپٹی کلکٹر لکھنؤ قیمت ۲ عدد کھال بھیڑ۔	۲

نام ولقب	مقدار عطیہ
میر عثمان علی صاحب مختار عام مہاراجہ اجودھیا	۱۴
منشی عمران خانصاحب تھانہ دار سینگ ضلع کرنال	۲
منشی محمد ثریا بخت صاحب سارجنٹ کرنال	۲
حافظ محمد یعقوب صاحب پانی پتی	۲
مرزا محمد فصیح صاحب وکیل لکھنؤ ۲ عدد دکھال بکری	۱۵
مولوی سید ظہور احمد صاحب وکیل لکھنؤ ۱ عدد کھال گائے	۴
مولوی محمد عمر صاحب رئیس مارہرہ قیمت کھال قربانی	۴
معرفت منشی ظہیر الدین صاحب قیمت کھال قربانی	۴
منشی علی احمد صاحب سب انسپکٹر لکھنؤ ایک کھال	۲
حافظ نذیر حسن صاحب فرخ آبادی قیمت کھال قربانی	۰

فہرست عطیات اشیاء رجلسۂ امرتسر

ڈاکٹر عبدالوہاب صاحب صوفی	کوٹ ۱
"	ویسٹ کوٹ ۱
"	فلٹ ٹوپی ۱
میاں عبدالصمد صاحب صوفی خلف ڈاکٹر صاحب موصوف	جیبی گھڑی ۱
میاں مہر بخش صاحب خیاط امرتسر	"
مولوی نور احمد صاحب پسروری امرتسر	جبہ سفید ۱
ہمراہی قاری عبدالسلام صاحب پانی پتی	صدری ۱
دارو غہ سید عبدالرحمن صاحب ساکن مونگیر	جیبی گھڑی ۱ متعہ چین ۱
مولوی محمد اسرار الحق صاحب داعظ انجمن حمایت اسلام مونگیر۔	"
محمد اسمٰعیل صاحب طالب علم مدرسۃ المسلمین امرتسر	کوٹ ۱ ایک کوٹی ۱ ٹوپی ۱

قیمت فروخت اشیای عطیات جلسہ وغیرہ	مقدار رقم	قیمت گھڑی آمدہ در جلسہ المرتسر امداد ندوۃ العلما	۱۲
قیمت زیورات طلائی و نقرئی آمدہ از پانی پت	۳۰	قیمت گھڑی آمدہ جلسہ پٹنہ بمدد دار العلوم یک	۳
در امداد دار العلوم۔		قیمت گھڑی آمدہ جلسہ امرتسر بمدد ندوۃ العلما	۱۱
قیمت فروخت گھڑی آمدہ جلسہ کلکتہ بمدد دار العلوم یک	۴	قیمت گھڑی ریلوے ریگولیٹر آمدہ جلسہ پٹنہ	۸
قیمت فروخت پارچہ جات عطیۂ اصحاب راکین	۳	قیمت زیورات نقرئی آمدہ جلسہ عام مسجد	۸
در جلسہ امرتسر معرفت بابو نظام الدین صاحب		شیخ خیر الدین مرحوم امرتسر۔	

فہرست کتب عطیۂ اصحاب ہمم برای کتبخانۂ ندوۃ العلما و دار العلوم بابت سال نہم

نام معطی مع پتا	اسمای کتب مع تعداد جلد	کیفیت
سید ابن علی صاحب ایڈیٹر نیر اعظم مراد آباد	افسون صغرا بیگم علی تره جذبۂ دل یک جلد، سفرنامہ شاہ جرمنی سوانح عمری ہندا یک جلد، بابا جوشی نگار خانۂ منصور سوانح عمری حضرت سعدی رحمہ اللہ یک جلد، سوانح عمری مولوی غلام محمد سوانح جمشید الخارون سوانح راجہ رام موہن یک جلد، پرشاد بوستان غوثیہ وقائع ناگری تاریخ بغداد محاربۂ فرانس و پروشیا یک جلد، تاریخ بابل و نینوی تریاق السم رسالہ کیمسٹری کنز الاسرار یک جلد، مرآت خیال دیوان دلدار علی مزاق دکھنی کی بکار مناجات باسمای یک جلد، باری تعالی دار السلام فلاح دارین رسالہ النجم الغنی منتہی القواعد یک جلد، مناقب سلیمانی فوائد الفواد منہاج السالکین ذکر رحمانی یک جلد، تحفۃ المتقین تائید الاسلام حقیقت کتاب اسہر کلام مجید عربی یک جلد، صلوۃ غوثیہ صلوۃ المحمدیہ الغوثیہ شرح چہل کاف قاطع البدعات یک جلد، مجز الحسنات صلوۃ احمدیہ افسانۂ قیس عامری جوشش رحمت یک جلد، عدد التاریخ زنبیل تاریخ آداب المریدین مجربات تبسی در طب یک جلد، تسہیل الدراسہ شرح دیوان الحماسہ التعلیقات علی السبع المعلقات یک جلد، خیابان آفرینش تذکرہ تلقین المتعین انوار الجنان فی رد البدعات اختر اقبال تاریخ بھوپال	جملہ ایک سو دس نسخے قیمتی لہ ۲۵ جلسہ میں دعدہ کیا تھا اور بعد میں بھیجدیں ۱۰ شعبان سنہ ۱۳۲۰ھ کو داخل کتبخانہ ہو گئیں۔

نام معطی مع پتا	اسمای کتب مع تعداد جلد	کیفیت
	فوائد السالکین ۔	
مولوی محمد اللہ خان صاحب نبیرہ امیر افغانستان مرحوم	محاربات پلونا ہر سہ حصہ محاربات تھسلی ہر سہ حصہ تاریخ خاندان عثمانیہ ہر دو حصہ تاریخ مراکش اسلامی دنیا کا فوٹو مفروضہ مظالم ارمینیہ قسطنطنیہ واقعات ردم سلطنت عثمانیہ کی موجودہ حالت کوہ قاف کی پری مظالم انگریزی بست سالہ عہد حکومت نقشہ ریلوے مجاز	ایک نقشہ ۱۷ جلدیں قیمتی للہ عیسہ جلسہ میں عطا کی تھیں۔
منشی محمد اختر صاحب منجھولی ڈاکخانہ نیپور ضلع پٹنہ۔	پنج گنج زبدہ (کافیہ مجموعہ منطق مصدر رفیوض) میر قطبی بانکل کرم خوردہ اخلاق محسنی سکندر نامہ بری مجلد شرح سکندر نامہ مجلد (صفوۃ المصادر قواعد فاسی دیوان غنی مجلد) (مراح الارواح فصول اکبری لغز کبیر سعدی شرح ظہوری۔ رقعات عالمگیری ارژنگ فرنگ شبنم شمیر داب قلمی نصاب مثلث مجموعہ خلاصۃ الفقہ خلاصۃ القرات مفردات ریزاتی تہذیب تفسوس نظم پروین رقعات مرزا قتیل بہار دانش) (رسالہ مناظرہ قلمی واقعۃ الفتوی مجموعہ نحو کافیہ مطبوعہ قدیم) (گلستان بوستان) (میزان منشعب پنج گنج زبدہ صرف میر ہدایۃ النحو فصول اکبری) (عمدۃ الفصاح اختر محمدی شرح گلستان حدیقۃ الاولیا اردو ٹائم ٹیبل ریلوے	
مولوی احمد الدین صاحب ایلیٹ ایڈیٹر اخبار اہلحدیث مکس صد ضلع سیالکوٹ	اسلامی طہارت اردو ۲ جلد	جلسہ امرتسر
منشی نیاز علی خان صاحب مالک مطبع افغانی امرتسر	کتاب تعلیم الدین (فارسی) مطبوعہ کے اسّی نسخہ قیمتی بمصدر روپیہ	
منشی کریم بخش صاحب ایڈیٹر رسالہ انوار الاسلام سیالکوٹ	انسان اور اسکی تقدیر پیارے نبی کے پیارے حالات قرآن مجید کے کلام الٰہی ہونیکا ثبوت پچاس مذہبی سوالات کے جوابات۔	معرفت مولوی محمد صدر الدین صاحب رئیس دیالگڑھ ضلع گورداسپور
سید غلام نبی شاہ صاحب حسینی قادری نوشاہی آنریری مجسٹریٹ جالندھر	رسالہ کبریت احمر شرح انوار العاشقین ۲۰۰ نسخے ۱۰۰ نسخے	خود بذات خاص دفتین عطا کئے مقام امرتسر

نام معطی مع پتا	اسامی کتب مع تعداد	کیفیت
مولوی محمد حسن صاحب پروفیسر	اختراع ریاضی (قیمتی حصہ روپیہ کی) ۴۸ نسخے	جلسہ امرتسر میں
ایم بی کالج امرتسر		عطا کیں
خواجہ حمید احمد صاحب ایم اے	انگلش ٹرانسلیشن برای دفعہ چہارم انگلش ٹرانسلیشن برائے دفعہ پنجم ۱ جلد	جلسہ مقام مرتسر
مدرس اسلامیہ اسکول امرتسر	انگریزی ترکیب ہینڈ بک ترجمہ اردو اور مینٹ ریڈر نمبر ہفتم ۱۰ جلد	اشتہار تقسیم کئے
مولوی حافظ حکیم ابوبکر محمد صاحب شاہجہانپور	ارشاد (برای کتب خانہ) ۱ جلد یک جلد	عطا کیں ۴ شعبان ۱۳۱۲ھ
مولوی ظہیر حسن صاحب	آثار السنن لانیع الانوار یک	۱۰ جمادی الآخر
شوق نیموی عظیم آبادی		
حکیم اکبر فضل حسین صاحب مظفر پور	الکھل (مؤلفہ خود) یک	۱۱
مولوی نور محمد صاحب مہتمم مدرسہ حقانی لدھیانہ	قرآن مجید کی تعلیم کا قاعدہ اردو کا قاعدہ طریقہ تعلیم قاعدہ قرآن مجید ۲۳ نسخے ۴ نسخے	جلسہ امرتسر
حافظ فضل اکرم صاحب وکیل بسولی ضلع بدایون	تحصیل المنال باصلاح حسن المقال ۱ جلد ڈائجسٹ ویکلی نوٹ اردو پانزدہ سالہ من ابتدای ۱۸۸۱ء لغایت ۱۸۹۵ء ۴ جلد	جلسہ امرتسر
مولوی محمد عبدالحی صاحب وکیل چندوسی	خیر الکلام فی احوال العرب والاسلام۔ ۲ جلد	۱۱
مولوی غلام نبی صاحب حنفی قادری کلانوری امام مسجد کٹڑہ موتی رام امرتسر	اظہار کمال محمدی موسوم بہ گلزار احمدی نظم پنجابی میں معارج النبوۃ کا ترجمہ ہر دو حصہ یک یک	۱۱
نامعلوم الاسم عزرات بموقع جلسہ امرتسر	جلد اول سراج منیر اردو ترجمہ تفسیر کبیر فتاوی علمای حنفیہ فی جواب استفتای شمسیہ شمس القصص مع خطبۃ الجمعہ تحقیق الاسلام ۵۰ نسخے یک ادفوحات وانجیل۔	۱۱

فہرست چندۂ مرسلۂ معین الندوۂ شملہ بابت سال ہشتم گزشتہ ۱۳۱۸ھ و سنہ ۱۳۱۹ ہجری

نمبر شمار	پتہ نام اور لقب	مقدار عطیہ	نمبر شمار	پتہ نام اور لقب	مقدار عطیہ
رکنیت	بابو عبد الکریم صاحب نقشہ نویس پبلک ڈسٹرکٹ شملہ	۶ر	دار العلوم تیامی	وتیامی چندۂ متفرق روز عید الفطر از مساجد شملہ	للعلم ۵
دار العلوم	〃	۱۲ر	〃	چندۂ 〃 عید الضحیٰ 〃	صہ ۳۵ ۳ ۱۳
〃	متفرق از بازار معرفت مولوی غلام محمد صاحب و میر ہاشم علی صاحب و منشی محمد رمضان صاحب		〃	قیمت چرمہائے قربانی عطیۂ حضرات مندرجۂ ذیل بحساب عہ فی چرم ۱۲ر	صہ ۱۵ ۸ ۱۳
〃	و منشی احمد حسین صاحب	صہ ۶۵ ۱۲ر ۳ ۹	〃	بابو عبد العزیز صاحب - یک	
〃	منشی امیر احمد صاحب کمپازیٹر سکشن نمبر ۴ گورنمنٹ پریس	عہ ۴ر	〃	بابو محمد جہانگیر صاحب - یک	
دار العلوم تیامی	مولوی منعم الدین صاحب انگیز امتر		〃	محمد صابر حبیو صاحب - یک	
وظیفہ رکنیت	گورنمنٹ پریس -	عہ ۵	〃	منشی حبیب اللہ صاحب - یک	
دار العلوم	متفرق از گورنمنٹ پریس معرفت		〃	ڈاکٹر نظام الدین صاحب - یک	
وتیامی	مولوی صاحب ممدوح	للعلم ۲ر ۱۲ ۹	〃	بابو نور بخش صاحب - یک	
دار العلوم	〃 〃 منشی حبیب اللہ صاحب	للعلم ۱۱ر	〃	محمد خان صاحب رنگریز - یک	
〃	معرفت بابو غلام محی الدین صاحب	عہ ۵ر	〃	مرزا عبد اللہ بیگ صاحب - یک	
〃	بابو عبد الغنی صاحب سب اوورسیر مینو سپل کمیٹی شملہ	صہ ۱۰ر	〃	چرم گاؤ یک قیمتی ہے	۱۸ر
دار العلوم	مولوی غلام محمد صاحب - مدرس		دار العلوم	معرفت میر ہاشم علی صاحب از گورنمنٹ پریس -	۲ر
وظیفہ رکنیت	عربی - ایم - بی - اسکول	عہ ۵	تیامی	منشی محمد بخش صاحب طالبعلم ایم - بی اسکول	۸ر
دار العلوم	متفرق در محافل میلاد و واقع یونیہ اسکول	صہ ۹ ۵ ۲ ۹	رکنیت	مختار حسین صاحب خلف منشی امداد حسین صاحب اخگر -	۶ر
〃	منشی اعلیٰ صاحب کمپازیٹر گورنمنٹ پریس	عہ ۱۲ر	〃	منشی عبد الغفار صاحب ریڈر گورنمنٹ پریس -	

دارالعلوم	بابو نور محمد خان صاحب ریوائزر	۴/	دارالعلوم	منشی یعقوب علی صاحب "	۴/
رکنیت و دارالعلوم	سید فرزند علی شاہ صاحب پیڈر	۸/	"	میر تقی الدین صاحب "	۲/
دارالعلوم	بابو حفیظ اللہ صاحب "	۲/	"	منشی عبدالکریم صاحب اول "	۲/
"	ماسٹر سلطان خان صاحب "	۲/	"	منشی عبدالکریم صاحب دوم "	۲/
"	میر الطاف حسین صاحب "	۴/	"	منشی وزیر خان صاحب "	۴/
"	بابو کرم بخش صاحب "	۸/	"	صوفی محمد شفیع صاحب "	۱/
"	منشی محمد عظیم صاحب "	۸/	"	محمد وزیر صاحب "	۱/
"	منشی نور محمد صاحب "	۸/	"	سید تجمل حسین صاحب "	۴/
"	منشی خضر محمد صاحب "	۸/	"	منشی بشیر احمد صاحب سیکشن نمبر ۲	۲/
"	منشی دین محمد صاحب "	۴/	"	منشی غلام مصطفیٰ صاحب "	۲/
"	منشی محمد اکبر صاحب "	۴/	"	منشی آلہ دین صاحب کمپازیٹر	۱/
"	سید جلال الدین شاہ صاحب "	۲/	"	منشی الٰہی بخش صاحب "	۱/
"	سید محمد علی صاحب "	۴/	"	منشی پیر بخش صاحب "	۴/
"	پیر ظہور احمد صاحب پریس ریوائزر "	۸/	"	منشی محمد دین صاحب سیکشن نمبر ۲	۲/
رکنیت و دارالعلوم	منشی سید حاکم علی شاہ صاحب "	۸/	"	منشی سید ولایت شاہ صاحب "	۲/
دارالعلوم	منشی مخدوم احمد صاحب فورمین فارن سیکشن "	۸/	"	منشی سید اکبر علی صاحب "	۱/
رکنیت	سید محمد عمر صاحب جنرل فورمین "	۸/	"	منشی روشن علی صاحب سیکشن نمبر ۲	۲/
دارالعلوم	منشی عبدالرزاق صاحب کمپازیٹر	۲/	رکنیت	منشی محمد رمضان صاحب "	۸/
"	نامعلوم الاسم صاحب	۳ پائی	دارالعلوم	منشی محمد ابراہیم صاحب "	۴/
دارالعلوم	منشی عبدالمغنی صاحب سیکشن نمبر ۱ گورنمنٹ پریس	۸/	"	منشی حشمت اللہ صاحب "	۲/
تیامی	منشی خدا بخش صاحب اسسٹنٹ	۴/	"	منشی عبدالغنی صاحب	۲/
دارالعلوم	منشی ولی محمد خان صاحب کمپازیٹر	۲/	دارالعلوم	منشی عمر دین صاحب کمپازیٹر سیکشن نمبر ۳ گورنمنٹ پریس	۴/
			"	منشی عبدالشکور صاحب "	۸/
			"	منشی کلوسیان صاحب "	۲/

دارالعلوم	منشی سراج الدین صاحب دوم	〃	۴/	دارالعلوم	میان چھجو صاحب 〃 ۴/
رکنیت	منشی آلہ بخش صاحب کمپازیٹر	〃	۶/	〃	منشی عبدالرحمن صاحب 〃 ۲/
وزارالعلوم	صوفی کرم الٰہی صاحب سیکشن نمبر ۵		۲/	〃	سائین خدا بخش صاحب 〃 ۴/
〃	منشی جلال الدین صاحب	〃	۱/	〃	منشی سراج دین صاحب 〃 ۲/
〃	منشی محمد بشیر صاحب	〃	۲/	〃	منشی قطب علی صاحب ۲/
〃	منشی سعید الدین صاحب	〃	۲/	〃	منشی محمد حفیظ صاحب اسسٹنٹ
〃	منشی محمد حسین صاحب سیکشن نمبر ۹		۴/		سیکشن نمبر ۹ ۴/
〃	منشی حبیب اللہ صاحب سوم		۲/	رکنیت	حافظ عبدالکریم صاحب کمپازیٹر 〃 ۶/
〃	منشی نور احمد صاحب	〃	۲/	دارالعلوم	منشی ابراہیم خان صاحب 〃 ۸/
〃	منشی سراج الدین صاحب	〃	۲/	〃	منشی محمد عثمان صاحب 〃 ۸/
〃	منشی کفایت اللہ صاحب	〃	۱/	〃	منشی اکبر علی صاحب 〃 ۴/
〃	منشی وزیر بیگ صاحب	〃	۱/	〃	منشی محمد یوسف صاحب 〃 ۲/
〃	منشی شیخ الدین صاحب	〃	۴/	〃	منشی محمد اسمٰعیل صاحب 〃 ۲/
〃	منشی بخش صاحب سوم	〃	۴/	〃	منشی محمد دین صاحب 〃 ۲/
〃	منشی عطا محمد صاحب	〃	۲/	〃	منشی حبیب اللہ صاحب 〃 ۴/
〃	منشی محبوب احمد صاحب	〃	۱/	〃	منشی میان صاحب 〃 ۲/
〃	منشی مولا بخش صاحب	〃	۱/	〃	منشی سید محمد حسین صاحب 〃 ۱/
〃	منشی غلام حسن صاحب	〃	۲/	〃	منشی جمن خان صاحب 〃 ۲/
〃	منشی شیخ گلن صاحب	〃	۴/	〃	متفرق از گورنمنٹ پریس شملہ ۴/
〃	منشی محمد اسحٰق صاحب	〃	۱/	〃	از پوٹینیہ اسکول معرفت
〃	منشی خدا بخش صاحب سیکشن نمبر ۲		۲/		خانسامان صاحبان 〃 ۶/
دارالعلوم	منشی عبدالکریم صاحب کمپازیٹر			رکنیت و دارالعلوم	شیخ رحمت اللہ صاحب ٹھیکہ دار بیضہ متصل مارکٹ للعہ ۲/
	سیکشن نمبر ۶ گورنمنٹ پریس		۴/	نیامئی	بابو غلام محی الدین صاحب
〃	منشی معراج دین صاحب	〃	۴/		کمپ کلرک گورنمنٹ پنجاب شملہ ۶/
〃	میان ملک صاحب	〃	۱/		

دار العلوم	محمد صدیق صاحب ملازم یونیفیہ اسکول	۴۰	رکنیت و	مستری وزیر خانصاحب وکماندار	
رکنیت	میر جمال الدین صاحب نقشہ نویس پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ	۴۰	دار العلوم	روٹی گودام "	۵۰
"	مرزا شیر محمد صاحب ہیڈ ڈافٹس مین	۴۰	رکنیت	ڈاکٹر نظام الدین صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ مشمولہ	۴۰
دار العلوم	سید لطف علی شاہ صاحب کلرک دفتر آبپاشی	۴۰	"	بابو عبد اللہ بیگ صاحب کلرک پراونشیل ڈویژن	۴۰
رکنیت	کرنل راجہ محمد عطاء اللہ خانصاحب رئیس اعظم وزیر آباد	۴۰	یتیم خانہ کانپور مخصوص	منشی محمد صابر حسین صاحب امین معین الدولہ شملہ	۵۰
"	منشی عبد الرحمن خان صاحب کمپازیٹر گورنمنٹ پریس	۴۰	"	حاجی شہاب الدین صاحب "	۵۰
دار العلوم	منشی محمد حسین صاحب "	۲۰	رکنیت	بابو عبد العزیز صاحب اسٹور کیپر میونسپل کمیٹی	۴۰
تیامئی	لالہ رلا رام صاحب "	۴۰	"	بابو تاج الدین صاحب "	۴۰
"	بابو چراغدین صاحب سیکشن نمبر ۲	۸۰	دار العلوم	سارجنٹ نجف خان صاحب	۸۰
رکنیت	منشی عبد الرب صاحب خلف مولوی منعم الدین صاحب شملہ	۴۰	"	محمد اسمٰعیل صاحب "	۴۰
"	منشی عبد القادر صاحب نائب	۴۰	رکنیت وعطیہ	بابو عبد القادر صاحب سکرٹری معین الدولہ شملہ "	۵۰
دار العلوم	مسٹر محمد اکبر نظر علی صاحب حیدری انگریز امرتسر گورنمنٹ پریس اکاونٹ	۵۰	رکنیت	بابو نور الدین صاحب "	۴۰
"	بابو عابد شاہ صاحب ڈافٹس مین شملہ کالکا ریلوے	۴۰	دار العلوم	قیمت فروخت کتب آگرہ ایجنسی	۱۱۰
رکنیت	بابو احمد شاہ صاحب کلرک دفتر آبپاشی ہوا	۴۰	رکنیت	بابو شہاب الدین صاحب کلرک دفتر آبپاشی ہوا	۴۰
دار العلوم	منشی فخر الدین خانصاحب رئیس وائس پریسیڈنٹ میونسپلٹی	۵۰	"	منشی عبد الغفار صاحب میسمٹی متعمل شملہ	۴۰
رکنیت	بابو برکت علی صاحب کلرک دفتر سپرنٹنڈنٹی کمشنر	۴۰	"	حسین بخش صاحب مدرس ایم بی اسکول	۴۰
"	منشی محمد حسین صاحب کلرک ایگزیمر سل آفس	۴۰		از دفتر عمدۃ العلماء بابت اجرت طبع شہادات	۴۰
"	حافظ محی الدین صاحب مدرس فارسی ایم بی اسکول	۴۰			

میزان کل آمدنی سالانہ ۳۲۹ ۱۰۵

کل روپیہ دفتر مذکورہ نے اپنے یہانسے خرچ کیا لہذا یہان آمدنی مین لیکر حساب خرچ مین بھی دکھانا پڑا۔

فہرست چندۂ مرسلہ معین الندوہ شملہ بابتہ سال نہم سنہ ۱۳ و ۱۴ مطابق سنہ ۱۹۰۲ء

نمبر	نام ولقب مع پتہ	مقدار چندہ
	رکنیت	
	گورنمنٹ اوف انڈیا پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ۔	
۱	منشی فضل رحمٰن صاحب نقشہ نویس بابتہ سنہ ۱۹۰۱ء و سنہ ۱۹۰۲ء	للعہ
۲	منشی میر جمال الدین صاحب نقشہ نویس	عہ
۳	منشی مرزا شیر محمد صاحب ہیڈ ڈرافٹس مین	عہ
۴	بابو عبدالکریم صاحب نقشہ نویس	عہ
۵	بابو نور بخش صاحب نقشہ نویس	عہ
۶	بابو محمد حسین خان صاحب کلرک	عہ
۷	بابو محمد حسین صاحب سپرنٹنڈنٹ رکارڈ برانچ	عہ
	دفتر گورنمنٹ پریس شملہ	
۸	منشی عبدالغفار صاحب ریڈر	عہ
۹	مولوی منعم الدین صاحب ایگزیمنر	عہ
۱۰	بابو سید فرزند علی شاہ صاحب گیلانی ریڈر	عہ
۱۱	بابو سید حاکم علی شاہ صاحب گیلانی ریڈر	عہ
۱۲	منشی عبدالغنی صاحب کمپازیٹر سیکشن نمبر ۳	عہ
۱۳	منشی محمد رمضان صاحب کمپازیٹر	عہ
۱۴	پیر ظہور احمد صاحب لیبر یوائزر	عہ
۱۵	منشی عبدالرب صاحب خلف مولوی منعم الدین صاحب	عہ
۱۶	منشی حبیب اللہ صاحب کمپازیٹر	عہ
۱۷	حافظ عبدالکریم صاحب کمپازیٹر	عہ
۱۸	میر ہاشم علی صاحب ملازم گورنمنٹ پریس شملہ	عہ
	دفتر آب و ہوا شملہ	
۱۹	بابو سید لطف علی شاہ صاحب گیلانی کلرک	عہ
۲۰	بابو خواجہ احمد شاہ صاحب کلرک	عہ
	گورنمنٹ اوف انڈیا ملیٹری ڈیپارٹمنٹ شملہ	
۲۱	مولوی ابو المعالی حماد صاحب کلرک	عہ
۲۲	بابو محمد حسین خان صاحب اسسٹنٹ مترجم در "تاریخ جنگ روم و یونان" در "ہاجرہ" و در "توزک عبدالرحمانی" وغیرہ	عہ
۲۳	بابو محمد حسین صاحب کلرک دفتر ایگزیمنر ملٹری ورکس ڈیپارٹمنٹ شملہ	عہ
۲۴	بابو عبدالغنی صاحب ریسیونگ سیکشن شملہ	عہ
۲۵	بابو برکت علی صاحب کلرک دفتر سینٹری کمشنر گورنمنٹ اوف انڈیا شملہ	عہ
۲۶	منشی محمد عبداللہ صاحب ہاسپٹل شملہ	عہ
۲۷	مسٹر مرزا کاظم حسین صاحب بیرسٹرائٹ لا۔ شملہ	عہ
۲۸	ڈاکٹر نظام الدین صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ رپن ہاسپٹل شملہ	عہ

۲۹	خواجہ عبدالاحد صاحب رئیس شملہ	عکر	
۳۰	خواجہ عبدالغفار صاحب رئیس "	عکر	
۳۱	منشی عبدالقادر صاحب نائب مالک آرمی پریس شملہ	عکر	
۳۲	مرزا عبداللہ بیگ صاحب کلرک دفتر پولیٹیکل ڈویژن شملہ	عکر	
۳۳	بابو عبدالاحد صاحب سب ڈویژنل افسر نمبر ۲ سب ڈویژن شملہ	عکر	
	میزان	۶۸ ۵	

چند ہ دار العلوم

متفرق از بازار معرفت مولوی غلام محمد صاحب مدرس عربی بورڈ اسکول و میر ہاشم علی صاحب و منشی احمد حسین صاحب و منشی محمد رمضان صاحب کمپازیٹران گورنمنٹ پریس۔ ۵ ۴ ۴

بابو عبدالکریم صاحب نقشہ نویس پبلک ورکس ڈپو شملہ۔ عہ

چندہ بروز عید الفطر از مساجد شملہ ۳۵

منشی عبدالقادر صاحب نائب مالک آرمی پریس شملہ۔ ۱۳

معرفت مولوی منعم الدین صاحب از گورنمنٹ پریس۔ ۳۲ ۱۳

اہلیہ محمد صدیق صاحب مرحوم شملہ ۱۳

چندہ بروز عید الفطر از عید گاہ شملہ ۳۲ ۹

مولوی منعم الدین صاحب ایگزامنر گورنمنٹ پریس۔ ۱۴ ۹ عکر

	بابو عبدالغنی صاحب منوسپل کمیٹی شملہ	۴
	خواجہ احسن شاہ صاحب ریڈر گورنمنٹ پریس	عہ
	منشی محرم علی صاحب دفتری ہوم ڈیپارٹمنٹ شملہ	عہ
	منشی محمد حسین صاحب ساکن پٹیالہ اسکول شملہ	عہ
	بابو پیر محمد صاحب شملہ اکسیٹنٹ ڈویژن	عہ
	میاں آلہ بخش صاحب	۴
	نامعلوم الاسم	۲
	دراز خان صاحب ملازم روٹی گدام شملہ	عہ
	بابو سید لطف علی شاہ صاحب گیلانی کلرک دفتر آب و ہوا شملہ	۴
	بابو خضر محمد صاحب ایگزامنر گورنمنٹ پریس	عہ
	خواجہ حفیظ اللہ صاحب ریڈر گورنمنٹ پریس	عہ
	منشی مداد حسین صاحب فمگر ریڈر گورنمنٹ پریس	عہ
	بابو نور محمد خان صاحب تبتی ریڈر گورنمنٹ پریس	عہ
	ماسٹر سلطان خانصاحب ریڈر گورنمنٹ پریس	۴
	بابو نانک چند صاحب ریڈر گورنمنٹ پریس	۴
	بابو شیخ محمد اکبر صاحب ریڈر گورنمنٹ پریس	عہ
	میاں نبی بخش صاحب خیاط نور بازار شملہ	عکر
	بابو محمد عظیم صاحب ایگزامنر گورنمنٹ پریس	عہ
	سید محمد علی صاحب ریڈر گورنمنٹ پریس	۴
	سید امجد حسین صاحب ریڈر	۸
	بابو انبکا چرن صاحب سوپرنٹنڈنٹ ایگزامنر	۸
	سید مجید حسین صاحب ریڈر گورنمنٹ پریس شملہ	۲
	سید فرزند علی شاہ صاحب گیلانی ریڈر گورنمنٹ پریس	۸

منشی مخدوم احمد صاحب سیکشن ہولڈر گورنمنٹ پریس	۱۰ر	قیمت چرمنامی قربانی یا عدد بتفصیل ذیل	۱۹۰
بابو نور محمد صاحب ریڈر گورنمنٹ پریس	۱۰ر	از خانہ بابو عبدالقادر صاحب سکرٹری ایک	
حافظ محمد یوسف صاحب آنریری سکریٹری انجمن حامی مسلمانان امرتسر	۵ر	بابو محمد رحمانگیر صاحب کلرک ایک	
بابو کرم بخش صاحب ریڈر گورنمنٹ پریس شملہ	۴ر	منشی حبیب اللہ صاحب کمپازیٹر ایک	
ولایت خانصاحب بدار بونا ٹیڈ ورکس شملہ	۵ر	منشی محی الدین صاحب ایک	
محمد صابر جیو صاحب سوداگر پشمینہ شملہ	۱۰ر	مرزا اشیر محمد صاحب ایک	
منشی محمد اسحٰق صاحب کمپازیٹر سیکشن نمبر ۶ گورنمنٹ پریس	۲ر	محمد صابر جیو صاحب سوداگر ایک	
مسماۃ کریمن صاحبہ خانساماں شملہ	۵ر	از خانہ گاؤری در شملہ ایک	
معلوم الاسم صاحب از شملہ	۵ر	خواجہ عبدالاحد صاحب رئیس ایک	
خواجہ غلام حسین صاحب کمپازیٹر سیکشن نمبر ۶ گورنمنٹ پریس	۲ر	نامعلوم ایک	
منشی احمد حسین صاحب	۲ر	محمد خانصاحب رنگساز ایک	
منشی عبدالرحیم صاحب کمپازیٹر سیکشن نمبر ۶ گورنمنٹ پریس	۸ر	منشی عبدالرحیم صاحب کمپازیٹر گورنمنٹ پریس سیکشن نمبر ۱	۵ر
محمد حسین صاحب خیام کمپ فتحگڈھ	۲۰ر	منشی یعقوب علی صاحب کمپازیٹر گورنمنٹ پریس سیکشن نمبر ۱	۴ر
بابو عبداللہ صاحب ڈارکلرک ملیٹری ورکس ڈپو	۵ر	سید تجمل حسین صاحب 〃 〃 〃	۴ر
مرزا عبداللہ بیگ صاحب کلرک فورپرووشنل ڈویژن	۵ر	منشی سکندر خانصاحب 〃 〃 〃	۲ر
بابو عبدالقادر صاحب اسٹور کیپر آنریری سکرٹری معین النسوہ شملہ	۵ر	صوفی محمد شفیع صاحب 〃 〃 〃	۲ر
		مرزا کفایت اللہ بیگ صاحب 〃	۱ر
		منشی نواب حسین صاحب 〃 〃	۱ر
		میر تقی الدین صاحب 〃 〃 〃	۱ر
		منشی رحیم الدین صاحب کمپازیٹر گورنمنٹ پریس شملہ سیکشن نمبر ۲	۴ر
		منشی عبداللہ جو صاحب 〃 〃 〃	۴ر
		منشی محمد نذیر صاحب 〃 〃 〃	۲ر

لہ یہ رقم محمد حسین صاحب ماجر خیمہ فتحگڈھ نے ندوہ کو اسوجہ سے عطا فرمائی کہ ندوۃ العلما کے بعض دلسوز اراکین مثل منشی احمد حسن خانصاحب فرخ آبادی وغیرہ نے اونکے کارخانہ کی امداد وصول زر کے بارہ میں کی تھی

سید ولایت شاہ صاحب	کمپازیٹر سیکشن نمبر ۲	۴/	
منشی غلام رسول صاحب	〃 〃 〃	۲/	
منشی سعادت خانصاحب	〃 〃 〃	۲/	
منشی عبدالرزاق صاحب	〃 〃 〃	۱/	
منشی میران بخش صاحب	〃 〃 〃	۱/	
میر حسن علی صاحب	کمپازیٹر سیکشن نمبر ۳	۸/	
منشی عمر دین صاحب	〃 〃 〃	۸/	
منشی محمد طفیل صاحب	〃 〃 〃	۸/	
منشی چراغ الدین صاحب	〃 〃 〃	۴/	
منشی حشمت اللہ صاحب	〃 〃 〃	۴/	
منشی عبدالشکور صاحب	〃 〃 〃	۲/	
منشی امیر بخش صاحب	〃 〃 〃	۲/	
منشی مبارک مند صاحب	〃 〃 〃	۲/	
منشی نظام الدین صاحب	〃 〃	۶ یائی	
منشی سلطان حسین صاحب	سیکشن ہولڈر سیکشن نمبر ۳ گورنمنٹ پریس	〃	۸/
منشی لیاقت حسین صاحب	کمپازیٹر	۸/	
منشی ولایت علی صاحب	کمپازیٹر سیکشن نمبر ۴	〃 〃 〃	۴/
منشی غلام کبریا خان صاحب	〃 〃 〃	۲/	
منشی عطا محمد صاحب	〃 〃 〃	۲/	
منشی قدرت اللہ صاحب	〃 〃 〃	۲/	
منشی عبدالغفار خان صاحب	〃 〃 〃	۱/	
منشی سید اکبر علی صاحب	کمپازیٹر گورنمنٹ پریس شملہ سیکشن نمبر ۴	۲/	
منشی وزیر خانصاحب	کمپازیٹر سیکشن نمبر ۵	۴/	
صوفی کرم الٰہی صاحب	〃 〃 〃	۲/	
منشی وزیر محمد صاحب	〃 〃 〃	۲/	
منشی عبدالرزاق صاحب	〃 〃 〃	۱/	
منشی عبدالرحمن صاحب	〃 〃 〃	۱/	
منشی بشیر الدین صاحب	〃 〃 〃	۴/	
مولوی عبدالکریم صاحب	〃 سیکشن نمبر ۶	۸/	
منشی شیخ کلن صاحب	کمپازیٹر	۸/	
منشی معراج الدین صاحب	〃 〃 〃	۸/	
منشی سراج الدین صاحب	〃 〃 〃	۴/	
منشی خدا بخش صاحب	〃 〃 〃	۲/	
سائین خدا بخش صاحب	〃 〃 〃	۴/	
منشی عبدالکریم صاحب	〃 〃 〃	۲/	
منشی عبدالغفور صاحب	〃 〃 〃	۲/	
منشی مولا بخش صاحب	〃 〃 〃	۲/	
منشی دین محمد صاحب	〃 〃 〃	۲/	
منشی شیخ الہ دین صاحب	〃 〃 〃	۴/	
منشی نور احمد صاحب	〃 〃 〃	۴/	
قاضی قطب علی صاحب	〃 سیکشن نمبر ۷	۴/	
منشی نبی بخش صاحب	〃 〃 〃	۲/	
منشی الٰہی بخش صاحب	〃 〃 〃	۲/	
میان چھجو صاحب	〃 〃 〃	۲/	
منشی جمال الدین صاحب	〃 〃 〃	۱/	
مولوی محمد حفیظ اللہ صاحب	اسسٹنٹ سیکشن ہولڈر سیکشن نمبر ۸ گورنمنٹ پریس شملہ	۸/	

منشی عبدالرحمن صاحب کمپازیٹر سیکشن نمبر ۱	۱ر	بابو عبداللطیف صاحب کلرک	
مسٹر بنجمن صاحب کمپازیٹر گورنمنٹ		آرڈیننس ڈپو شملہ	۸ر
پریس سیکشن نمبر ۸	۴ر	سید محمد عمر صاحب فورمین گورنمنٹ	
منشی محمد عثمان صاحب	۸ر	پریس شملہ	عہ ر
منشی حیدر خانصاحب	۴ر	عابد خان صاحب خانسامان شملہ	عہ ر
مولوی میر محمد صاحب	۴ر	معرفت منشی حبیب اللہ صاحب	
مولوی حبیب اللہ صاحب	۴ر	از گورنمنٹ پریس	۱۰ر ۱۳ عہ
منشی عبدالستار صاحب	۲ر	محمد حسین صاحب ملازم پوٹینیہ اسکول شملہ	۸ر
منشی میان صاحب	۲ر	میزان کل	۱۱۸ر ۱۳ عہ
منشی افضل حسین صاحب	۱ر		
منشی حبیب اللہ صاحب نمبر ۳	۲ر		
منشی عبدالکریم صاحب	۶ پائی		
منشی عبدالعزیز صاحب کمپازیٹر گورنمنٹ			
پریس شملہ سیکشن نمبر ۹	۴ر		
منشی محمد دین صاحب	۲ر		
منشی غلام محمد صاحب	۸ر		

چندۂ یتامےٰ

		مولوی واحد علی صاحب ساکن گونتی ضلع	
		پرتابگڈھ ملازم گورنمنٹ پریس شملہ	عہ ر
		مسٹر کوائڈ صاحب ہیڈ ایگزیمنرس	
		گورنمنٹ پریس شملہ	۱۰ر
		میزان	۱۰ر عہ
		میزان کل آمدنی معین النبدہ شملہ	۱۲۸ر ۱۳ عہ

اُن رقموں کی فہرستیں جو بوجہ بدیر آنے کے فہرست ترتیب وار میں درج نہو سکیں

نام ولقب	چندہ	کیفیت	نام ولقب	چندہ	کیفیت
زر چندہ فرخ آباد و فتحگڈھ بابت		۴ ذیقعدہ ۱۳۱۹ھ	مولوی رستم علی خانصاحب ادیب	عہ ر	
سال نہم مرسلہ نواب اصغر حسین صاحب		کورفرمین	شیخ امین الدین صاحب مختار عدالت	عہ ر	
رئیس فرخ آباد		للعہ بالتفصیل آیندہ	منشی عبدالغفار خانصاحب ڈپٹی کلکٹر	عہ ر	
تفصیل چندۂ مذکورۂ بالا مرسلہ		شوال ۱۳۱۹ھ و ذیقعدہ ۱۳۱۹ھ میں آئی۔	حکیم عشرت حسین صاحب	عہ ر	
حافظ نذیر حسین صاحب فرخ آبادی			اشرف نور خانصاحب عرف چھمن سلمہ	عہ ر	
چندۂ رکنیت سنہ ۱۳۲۰ و ۱۳۲۱ھ کی بابت			منشی احمد حسین صاحب فرخ آبادی		
قاضی سید مراد علی صاحب جج بہرائچ فرخ آباد	عہ ر		ملازم گورنمنٹ پریس شملہ	عہ ر	

مولوی محمد اسمٰعیل صاحب وکیل	سعادت یار خاں صاحب فرخ آباد	۴/
فرخ آباد " " "	میزان	للعہ ۹
حافظ فضل حق صاحب ظریف	میزان کل	للعہ ۶۴ ۹
میزان ۱۳۱۵		
چندۂ اصلاح دار العلوم	منشی محمد سلیم اللہ خانصاحب ریکوزیر بریلی	۱/ یہ چندہ
متفرق چندۂ عیدگاہ فتحگڈھ ۳۱۵	مولوی محمد خانصاحب ہیڈ کلرک ریلوے بریلی	۱/ بہت
متفرق چندۂ عیدگاہ فرخ آباد معہ	مولوی محمد رضی الدین احمد خانصاحب	بعد آیا
متفرق چندہ جسکی تفصیل ابھی ہونا ہے ۴۰ معہ	ڈپٹی کلکٹر ساکن بریلی۔	۱/ اسلئے
عبد الغفار خان صاحب ڈپٹی کلکٹر	بابو عبد الرحمن صاحب کلرک ریلوے بریلی	۱/ بالترتیب
فرخ آباد " " معہ	مولوی محمد صدر الدین احمد خانصاحب	درج
متفرق چندہ جامع مسجد	رئیس پیلی بھیت " "	۱/ ہوا۔
فرخ آباد " "	منشی محمد نعیم اللہ خان صاحب	
	پنشنر ڈاکٹر بریلی " "	۱/

فہرست چندۂ میزبانی جلسۂ امرتسر

چندہ شہر امرتسر	میان نظام الدین صاحب ٹھیکہ دار	۵/
شیخ محمد جمیل صاحب ڈاگر و مینوسپل کمشنر	میر محمد جلال الدین صاحب " "	۵/
شیخ غلام صادق صاحب آنریری مجسٹریٹ	میان شمس الدین و چراغ الدین صاحبان	۵/
ناظم معین الندوہ " "	میان غلام رسول صاحب سوداگر قسط	للعہ
حاجی غلام حسین خلف بخش شمس الدین صاحبان	شیخ فتحدین بابو علی بخش صاحبان	۵/
میان غلام قادر صاحب آنریری مجسٹریٹ	ملک میران بخش صاحب " "	۵/
میان غلام نبی میان حبیب اللہ صاحبان سوداگران	میر حبیب اللہ صاحب آنریری مجسٹریٹ	۵/
حاجی پیر محمد و احمد دین صاحبان	نائب ناظم معین الندوہ "	۵/
بابو نظام الدین صاحب نائب ناظم معین الندوہ	شیخ فتح محمد و دوست محمد صاحبان	۵/
خواجہ محمد غلام صادق صاحب آنریری	حاجی محمد جو میان حبیب اللہ صاحبان	۵/
اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر " "	میان محمد سلطان صاحب سوداگر	۵/
میان فیروز الدین صاحب آنریری مجسٹریٹ	میر امان اللہ صاحب سوداگر "	۵/

میان عزیز الدین و غلام محمد صاحبان سوداگر صدر
میان محمد عمر صاحب سوداگر " " " ۳۰
میان خدا بخش صاحب رفوگر " " عکر
میان عبد الغنی ثناء اللہ صاحبان سوداگر ۳۰
میان صدر دین غلام نبی صاحبان سوداگر ۲۰
میان ولی جو صاحب رنگریز " " عکر
میان نور الٰہی صاحب " " عصر ۸
چودھری عبد اصاحب حلوائی " عصر ۹۶
میان عبد الاحد و غلام محمد صاحبان سوداگر ۲۰
میان جمال الدین صاحب سوداگر " صدر
میان محمد میر صاحب سوداگر " " عکر
چودھری صمد شیخ صاحب سوداگر عصر
میان عبد الفتح صاحب رنگریز " عصر
میان غفار جو صاحب " " عصر
میان محمد اسمٰعیل صاحب سوداگر " " عصر
میان غلام مصطفیٰ صاحب سوداگر " عکر
میان احد قاضی صاحب " " " عکر
میان محمد رمضان صاحب سوداگر " عصر
میان محمد رمضان صاحب کڑہ راگھڑیان عکر
میان محمد خلیل صاحب سوداگر " " عکر
میان وزیر شیخ صاحب سوداگر " ۳۰
میان محمد صدیق صاحب سوداگر " عصر
مفتی دولت علیصاحب معرفت شیخ دوست محمد صاحب صدر
خواجہ عبد الصمد صاحب " " " صدر
میان عبد السبحان خان صاحب " ۲۰

شیخ دین محمد صاحب سوداگر " " " صدر
میان عبد اللہ صاحب متوسوداگر " ۲۰
خواجہ عبد الصمد صاحب سوداگر " " صدر
منشی فتح بابا صاحب " " " صدر
میان عبد الصمد و تاج الدین صاحبان صدر
میان غلام محمد صاحب ملک معرفت
میر امیر شاہ صاحب ۔ ۲۰
میان احمد اللہ صاحب " " عکر
میان کریم بخش صاحب " " عکر
خواجہ غلام قادر صاحب " " ۳۰
میان حبیب اللہ صاحب " " ۳۰
میان منور شاہ صاحب " " عکر
میان محمد مختار صاحب " " عکر
میان محمد سلطان صاحب " " ۲۰
میر محمد شاہ و عبد اللہ شاہ صاحبان ۲۰
مستری عیدا صاحب " " صدر
میان غلام محمد و غلام رسول صاحبان صدر
میان محمد اسمٰعیل صاحب سوداگر ۳۰
میان عبد الرحمٰن و محمد شاہ صاحبان ۲۰

میزان ۲۰ ۶ ۸ پار

از تحصیل نرنتارن ضلع امرت سر
معرفت مولوی غلام محمد صاحب ہوشیارپوری
چودھری ہیرا خان صاحب عطار " ۲۰
چودھری بھولا صاحب " " ۲۰
[illegible] " " ۲۰

منشی دل محمد صاحب ،، ،، ،، ۴ر
منشی دھرتارام صاحب ،، ،، ،، ۴ر
چودھری رحمت علی صاحب ،، ،، ،، ۴ر
چوھڑرام صاحب کنسٹبل ،، ،، ۴ر
میان اللہ دتا صاحب نانبائی ،، ،، ۸ر
منشی کرم دین صاحب ،، ،، ،، ۴ر
بھائی دیال سنگھ صاحب ،، ،، ۸ر
منشی فقرالدین صاحب ،، ،، ،، ۸ر
میان جیون صاحب باغبان ،، ،، ۴ر
میان میران بخش صاحب ،، ،، ۴ر
میان محمد بخش صاحب ،، ،، ۴ر
میان مہدو صاحب ،، ،، ۴ر
میان جمعہ ڈوماشکی ،، ،، ۴ر
میان ارڈرہ ماشکی ،، ،، ۴ر
بخشی ملازم جزام خانہ ،، ،، ۴ر
میان نورالدین صاحب ،، ،، ۴ر

میزان ۱۲ر معہ

از شہر لاہور معرفت مولوی غلام محمد صاحب
ہوشیارپوری ،، ،، ،،
خان بہادر محمد برکت علی خان صاحب ،، عہ
حاجی محمد وزیر خان صاحب ،، ،، عہ
میان سراج الدین صاحب میونیسپل کمشنر ،، عہ
حکیم غلام نبی صاحب زبدۃ الحکماء عہ
سید حیدر علی شاہ صاحب پنشنر عہ
خواجہ تصدق حسین صاحب میر منشی گورنمنٹ پنجاب ،،

شیخ رحیم بخش صاحب سوداگر ،، ،،

میزان ۱۵ر

از شہر قصور معرفت مولوی
غلام محمد صاحب ہوشیارپوری
مولوی عبدالقادر صاحب وکیل میونیسپل کمشنر عہ
شیخ دین محمد صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ،،
شیخ امین الدین صاحب میونیسپل کمشنر ،،
حافظ حاجی سید محمد شاہ صاحب سجادہ نشین ،،
حاجی امان اللہ صاحب رئیس ،، عہ
شیخ کامل الدین صاحب ،، ،،
حاجی محمد فرید صاحب ،، ،،
میان عظیم الدین صاحب ،، ،،
میان محمد عظیم خانصاحب ذیلدار مجسٹریٹ ،،
میان غلام حسین خانصاحب میونیسپل کمشنر ،،
میان شہباز خان صاحب رئیس ،، عہ
چودھری گھسیٹا صاحب ،، ،، عہ

میزان ۱۵ر معہ

از شہر گوجرانوالہ۔ معرفت مولوی
غلام محمد صاحب ہوشیارپوری
مولوی عبدالحق صاحب وکیل ،،
شیخ فضل کریم صاحب سوداگر ،،
میان کرم دین صاحب ٹھیکدار ،، عہ
شیخ مولا بخش صاحب سوداگر ،، عہ
چودھری کرم الٰہی صاحب ،، عہ
میان جیون صاحب عطار ،، ،، عہ

مرزا فوجدار بیگ صاحب " " عصر
میان نظام الدین صاحب بزاز " عصر
مولوی غلام حسین صاحب " " عصر
مولوی محمد اشرف صاحب آنریری مجسٹریٹ عصر
مولوی غلام قادر صاحب " " عصر
قاضی غلام غوث صاحب " " عصر
شیخ عیسیٰ صاحب سوداگر " " عصر
شیخ چراغ الدین صاحب سوداگر " عصر
شیخ میران بخش صاحب سوداگر " عصر
شیخ سکندر صاحب سوداگر " عصر
چودھری امام الدین صاحب گنگو " عصر
مولوی احمد علی صاحب " " عصر
میان امام الدین صاحب خیاط " عصر
ڈاکٹر فیروز الدین صاحب " عصر
شیخ عیسی صاحب گرجاگیہ " " عصر
میان غلام محمد صاحب سارجنٹ " ۸ر
میان فضل صاحب عطار " " ۴ر
مولوی عبد العزیز صاحب ڈرس " ۴ر
شیخ بدھو صاحب سوداگر " عصر

میزان لعہ

از شہر کرنال معرفت مولوی

غلام محمد صاحب شملوی " "
مولوی عبد الغنی صاحب وکیل " مار
شیخ رکن الدین صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر عہ
منشی نذر محمد خان صاحب " " عکر
بابو سید علی احمد صاحب " " عہر
معرفت منشی حبیب اللہ صاحب " عہر

میزان مامعہ

از شہر جہلم معرفت مولوی

عبد الرحمن صاحب " " "
قاضی محمد اسلم خان صاحب بہادر ڈویژنل جج عہ
چودھری سلطان محمد خان صاحب بیرسٹرایٹ لا ہے

میزان عہ

از شہر گجرات - معرفت میان

نظام الدین خان صاحب " "
میان نظام الدین خان صاحب ٹھیکہ دار عہ
ڈاکٹر پیر بخش خان صاحب " " صر
منشی شیخ فضل الدین صاحب " " صر

میزان عہ

از شہر شاہ پور۔

حکیم امین الدین صاحب بیرسٹرایٹ لا ہے
از کوہ شملہ معرفت مولوی
غلام محمد صاحب شملوی " "
مولوی غلام محمد صاحب سفیر ندوہ " صر
شیخ رحمت اللہ صاحب " " صر
مستری وزیر خان صاحب " " صر
بابو نور الدین صاحب " " ہے
منشی محمد شعبان صاحب " " عر

لعہ میزان

از شہر راولپنڈی۔ معرفت مولوی

غلام محمد صاحب ہوشیارپوری

سید مہدی شاہ صاحب رئیس براڑہ عہ

سیٹھ آدم جی صاحب سوداگر " عہ

میزان عہ

از حضرو۔ معرفت مولوی صدرالدین صاحب

میاں فضل خان صاحب " " عہ

میاں بوستان خان صاحب " " عہ

معرفت میاں فضل الٰہی صاحب " عہ

میاں سراج الدین صاحب " " عہ

میاں محمد گل صاحب " " عہ

میر داد خان صاحب " " عہ

معرفت میاں سراج الدین صاحب عہ

میاں محمد عظیم خان صاحب " عہ

شیخ محمد صدیق صاحب سوداگر " عہ

میاں محمد خان صاحب " عہ

میزان

از شہر جالندھر۔ معرفت حکیم

فضل محمد صاحب

سید احمد خان صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر عہ

ڈاکٹر کمال الدین صاحب " عہ

میزان

از شہر بھاگل پور عہ

قاضی محمد عمر صاحب موضع سمریا (عہ)

خرچ میزبانی جلسۂ امرتسر

کاغذات وچھپائی اشتہارات وسرٹیفکیٹ ہا وغیرہ

محصول ڈاک وخرچ تار ہا

کرایہ کرسی ہا وچارپائی ہا بمحنتانہ اخراجات سامان نیچر

کل خرچ — منہائی بابت فروختگی لٹھہ وغیرہ

باقی

خرچ تیاری پنڈال حسب ذیل

کل خرچ — منہائی بابت فروختگی دلہا وچوبلنس وغیرہ

باقی

خرچ طعام مہمانان حسب ذیل

کل خرچ بابت منہائی فروختگی اشیاء بچتہ شدہ — قیمت طعام فروخت شدہ

باقی

کرایہ گاڑی ہا

خرید سامان گلی مشکہ صراحی وغیرہ

کل قیمت — منہائی قیمت بچتہ شدہ اشیاء

باقی

گوشوارہ آمد و خرچ میزبانی

میزان کل آمدنی	میزان کل خرچ
۲۶ ۹۷	۱۵۷۳
اعه ۱۴/ ۹ پا	الصا ۶/ ۹ پا

باقی بعد وضع کل اخراجات

الما ۱۴ للعه

منجملہ اسکے ہین صاحب معین الندوہ امرتسر کے پاس واسطے اخراجات آیندہ رکھے گئے۔ صه

نقد بطور عطیہ ندوۃ العلما کو دیے گئے

المعه ۱۰

لٹھ سفید چھ تھان خرید کردہ بابت فرش علماء ندوۃ العلماء حوالہ ندوۃ العلماء للعه ۱۴/

متفرقات

	عه ۱۳/ ۶ پا
پولیس	معه ۲۹/ ۳ پا
خرچ تیاری تمغہ ہاے والنٹران	عه ۶/ ۹ پا
تیل لیمپ برائے روشنی	عه ۴/ ۲ پا
خرید تیل	منہائی فروخت باقی ماندہ
معه ۹/ ۲ پا	۶/ ۴ پا
	باقی
	عه ۳/ ۱۴ پا

میزان کل خرچ

۱۵۷۳

الصا ۶/ ۹ پا

چندہ مونگیر مرسلہ ناظم معین الندوہ مونگیر جو بلا تفصیل ہین۔ له ۸/ ۱۰ پائی

فہرست اخبارات و رسائل

نمبر	نام اخبار	مقام اشاعت	نمبر	نام اخبار	مقام اشاعت
۱	اودھ اخبار	روزانہ لکھنؤ	۱۵	مسلم کرانیکل	ہفتہ وار کلکتہ
۲	وطن	ہفتہ وار لاہور	۱۶	ریاض الاخبار	ہفتہ مین دوبار گورکھپور
۳	وکیل	〃 امرتسر	۱۷	علی گڈھ انسٹیٹیوٹ گزٹ	ہفتہ وار علی گڈھ
۴	پنجہ فولاد	〃 لاہور	۱۸	چودھوین صدی	〃 راولپنڈی
۵	گلزار ہند	〃 〃	۱۹	نیر اعظم	〃 مراد آباد
۶	مشیر ہند	〃 〃	۲۰	ایڈورڈ گزٹ	〃 شاہجہانپور
۷	صکری ہند	〃 〃	۲۱	روہیلکھنڈ گزٹ	〃 بریلی
۸	رفیق ہند	〃 〃	۲۲	صادق الاخبار	〃 ریواڑی
۹	بیسوین صدی	〃 〃	۲۳	صحیفہ	〃 بجنور
۱۰	آئینہ رور	بائی ویکلی 〃	۲۴	عروج مہر نیمروز	〃 〃
۱۱	رسالہ انجمن ہدایت اسلام لاہور	〃 〃	۲۵	البنیج	〃 بانکی پور
۱۲	〃 〃 نعمانیہ	〃 〃	۲۶	البیان عربی محلہ	ماہوار لکھنؤ
۱۳	شمس الاخبار	ہفتہ وار مدراس	۲۷	محدثن	ہفتہ وار مدراس
۱۴	احسن الاخبار	ہفتہ وار کلکتہ	۲۸	ایکسپرس	〃 لکھنؤ

نوٹ یہ اخبارات و رسائل دفتر ندوۃ العلما مین آتے ہین۔

بقایائے فہرست

نام و پتہ	رقم
منشی عبدالغفار صاحب ساکن کلکتہ چندۂ رکنیت سال نہم	۱۰
منشی میر محمد علی صاحب ساکن مجھلت ضلع مظفر نگر بمد وضائف دارالعلوم	۱۰۰
منشی حبیب اللہ صاحب پیروکار عام خیراتی کام در جلسۂ امرتسر	۱۹
آمدنی جلسۂ کلکتہ ذریعۂ منی آرڈر نمبر ۱۰۳ منشی حبیب اللہ صاحب	۷۰
خلف پیر محمد صاحب۔ امانت بوجہ عدم تفصیل۔	
بقیۂ چندۂ میزبانی وفد الہ آباد معرفت مولوی احمد حسن صاحب	۱۵۰
از دولت خانۂ مولوی غلام مجتبیٰ صاحب وکیل ہائی کورٹ الہ آباد	
ڈاکٹر سید فخر الحسن صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ سردار شہر بابت قیمت رسالہ	۱۰

بسم الله الرحمن الرحيم

قصيدۂ مولوی شیخ محمد عبداللہ صاحب جتیکر رئیس بمبئی

هُوَ الموفق

يَا شَوْقُ بَلِّغْ اِلَى سَادَاتِى الْعُلَمَا ... سَلَامَ عَبْدٍ كَئِيبٍ كَابَدَ الْاَلَمَا

وَاللّٰهِ تَرَاهُمْ وَاَخْبِرْهُمْ بِحَالَتِهِ ... عَسَى يَزِيلُونَ عَنْهُ مَا بِهِ كَسَرَمَا

قَدْ زَادَ عَوْدُ رَبِيعٍ فِى لَوَاعِجِهِ ... وَشَقَّ عَنْ قَلْبِهِ زَهْرًا اِذَا ابْتَسَمَا

اَبْكَاهُ حُزْنًا غَنَاءُ الْعَنْدَلِيبِ عَلَى ... وَرْدِ الرِّيَاضِ وَقَدْ سَالَ الْعُيُونُ مَا

شَدَا الْمُطَوَّقُ فَوْقَ الْبَانِ هَيَّجَهُ ... شَجْوًا عَلَى الْغُصْنِ قَدْ بَانَ مُنْصَرِمَا

اَلِفٌ بِهِ كَانَ حَبْلَ الْاُنْسِ مُتَّصِلًا ... فَرَّاعَهُ الدَّهْرُ حَتَّى حَبْلُهُ جُذِمَا

وَالدَّهْرُ يَجْرِى بَيْنَ اثْنَيْنِ مَا اجْتَمَعَا ... وَلَا يَزَالُ مُجِدًّا فِى تَرَاقُبِهِمَا

حَتَّى تَرَى مَا مَضَى كَالطَّيْفِ مُدَّتُهُ ... اَوْ لَمْ يَكُنْ قَبْلُ قَطُّ الْمُتَّصِلُ مُلْتَئِمَا

قَدْ ضَاعَ مِنْ يَدِهِ الدُّرُّ النَّفِيسُ وَلَا ... مَا اغْتَاضَ مِنْهُ بِدِيلًا هَامَ وَهْوَ عَمَى

وَمَا لَهُ اَحَدٌ يَشْفِى مِنْ كَرَبٍ ... اِلَّا اَسَاكِنَ نَادِى سُدَّةِ الْعُلَمَا

لِلّٰهِ نَادٍ سَمَاءُ الْفَضْلِ مَحْفِلُهُ ... وَكُلُّ رُكْنٍ لَهُ فَوْقَ السَّمَاكِ سَمَا

قَامُوا بِهِ شُكْرًا لِلْمَوْلَى مَسَاعِيَهُمْ ... جِهَادًا وَاسْتَقَامُوا مُقْتَفِى الْقَدَمَا

وَلَمْ يَزَالُوا يَشُدُّونَ الْعَزَائِمَ فِى ... تَنْقِيفِ اَحْوَالِ قَوْمٍ اَفْسَدُوا هِمَمَا

مَاذَا يُقَالُ وَلُطْفُ اللّٰهِ يَشْمَلُهُمْ ... وَكَانَ اَمْدَادُهُمْ بِاللّٰهِ مُنْتَظِمَا

كَمْ قَدْ جَرَى فَيَضُمُّ بَيْنَ الْاَنَامِ وَمَا ... قَدْ اَصْلَحُوا مِنْ فَسَادٍ عُقِّبَ النَّدَمَا

فَيَا اَخِلَّاءَ خَلُّوا عَنْكُمُ جَدَلًا ... مَاذَا التَّعَصُّبُ مِنْكُمْ ضَيَّقَ اللَّقَمَا

اَلَمْ تَزَوْا فَاتَ عَنْكُمْ مِنْ تَشَاجُرِكُمْ ... فَوَائِدٌ وَاسْتَفَادَ الْغَيْرُ مُغْتَنِمَا

قَدْ حَيَّرَتْنِى اُمُورٌ مِنْكُمْ صَدَرَتْ ... وَقَدْ تَرَكْتُمْ وَرَاءَ الظَّهْرِ مَا اَلِمَا

كَانَ اخْتِلَافُكُمُ لِلْقَوْمِ رَحْمَتَهُمْ ... فَصُحِّفَتْ لِنِزَاعٍ بَيْنَكُمْ دَهَمَا

اَمَا لَدَيْكُمْ كِتَابٌ جَلَّ مُنْزِلُهُ ... هُدًى وَّ نُورٌ وَّ تَفْصِيلٌ حَوَى حِكَمَا

كَمْ اٰيَةٍ خَاطَبَتْكُمْ فِى اِقَامَتِهِ ... اَنَّ الْبَشِيرَ وَقَدْ اَحْيَى بِهِ اُمَمَا

فَاصْلِحُوا مَا اسْتَطَعْتُمْ ذَاتَ بَيْنِكُمْ ... وَارْعَوْا حُقُوقَ اِخَاءٍ وَاحْفَظُوهُمَا
اَلَمْ ذَا الْخِصَامُ وَكَمْ ذَا الْخُلْفُ بَيْنَكُمْ ... لَقَدْ فَشِلْتُمْ وَرُزْءٌ فِيكُمْ عَظُمَا
اَكَمْ فِي الْفَنَا وَى وَكَمْ تَكْفِيرُ بَعْضِكُمْ ... بَعْضًا وَكَيْفَ اِذَا شَدَدْتُمُ الرَّصَمَا
قَوْمُوا فَكُونُوا كَنَفْسٍ وَهِيَ وَاحِدَةٌ ... اِنَّ التَّفَرُّقَ مِنْكُمْ ضَيَّعَ الْحُرُمَا
اَمَا رَعَيْتُمْ كِتَابَ اللّٰهِ نُفُوسَكُمْ ... يَشُدُّ بَعْضُكُمْ بَعْضًا اِذَا الْتَزَمَا
اَمْ قَدْ نَسِيتُمْ يَدَ الرَّحْمٰنِ خَالِقَنَا ... فَوْقَ الْجَمَاعَةِ اَوْ لَمْ يُكْفِكُمْ كَلَمَا
تَعَاكَسُوا اللّٰهَ اِنَّا يَا لِتَفَاقُكُمُ ... تَرْجُوا نَكِيشَاتَ الَّذِي يَا لِلْقَوْمِ قَدْ رَمَا
لِلّٰهِ قَلْبَانِ اِلْصَلَاحُ عَزْمُكُمْ ... مَا اَحْسَنَ الْجَزْمَ مِنْ نَهْجٍ اِذَا عَزَمَا
وَاِنْ اُرِيدُ سِوَى الْاِصْلَاحِ مُتَّكِلًا ... عَلَى الْعَزِيزِ وَنَوْفِيقِي بِهِ اِتَّسَمَا

مِنْ نظمِ الاقل عبد اللہ الجنید کرعفی عنہ

قصیدہ مولوی محمد عبد الرحمن صاحب راولپنڈی

قصیدہ من الطویل

نَسِيمُ الصَّبَا مَرَّتْ عَلَى قَبْرِ اَحْمَدٍ ... بِاَبِي صَلٰوةٍ وَالسَّلَامِ الْمُجَدَّدِ
مِنَ الدُّرِّ اَزْكَى مِنْ رِضَابٍ فَوَائِحٌ ... وَاَطْيَبُ مِنْ اَلْحَانِ خُورٍ مُعَرَّدِ
وَاَعْذَبُ مِنْ خَدِّ الْعَذَارَى يُقَبَّلُ ... وَاَحْسَنُ مِنْ سِلْكِ اللَّآلِي الْمُنَضَّدِ
مِنَ الْاُسِّ وَالنَّسْرَيْنِ ثُمَّ لِبَنْقَسِجٍ ... وَمِنْ وَرْدِ جُورَى اِلَى النَّسْرِ بِالْيَدِ
عَلَى سَيِّدِ الْكَوْنَيْنِ يَنْبُوعِ رَحْمَةٍ ... وَمَعْدِنِ اَلْطَافٍ يُسَمَّى بِاَحْمَدِ
عَلَيْكَ سَلَامُ اللّٰهِ يَا رُوحَ مُهْجَتِي ... سَلَامًا دَوَامًا جَارِيًا غَيْرَ نَافِدِ
كَذٰلِكَ كَانَتْ مِنْ اِلٰهٍ سَلَامَةٌ ... عَلَى اٰلِهٖ وَالصَّحْبِ صَحْبِ مُحَمَّدٍ
اُرَجِّبُ ثُمَّ بَعْدُ اِنِّي اُبَشِّرُ ... جَمَاعَةَ اِصْلَاحٍ لِدِينٍ مُصَمَّدِ
بِلُطْفِ اِلٰهٍ كَانَ صَدْرًا مُكَرَّمًا ... عَلَيْهِمْ وُرُودُ فَضْلِ اللّٰهِ مِنْهُ الْمُؤَبَّدِ
لِاِعْلَاءِ دِينِ اللّٰهِ بَعْدَ انْهِدَامِهٖ ... وَتَنْوِيرِ سِرِّ اٰنِ كَشَمْسٍ مُشَمَّدِ
جَمَاعَةُ فَضْلٍ قَدْ حَوَتْ كُلَّ حُسْنِ ... اَدِيبٍ وَقَارِئٍ شَيْخٍ مُجَاهِدِ
فَصِيحٍ بَلِيغٍ شَاعِرٍ وَمُنَاظِرٍ ... مَسِيحٍ اَصِيلٍ لَا مَثِيلٍ مُجَرَّدِ
وَفِيهَا غُلَامٌ لِلرَّسُولِ مُحَمَّدٍ ... عَلَى وَجْهِهٖ نُورٌ وَسِمْتُ التَّهَجُّدِ
وَسَيِّدُنَا ذُو الرُّشْدِ فِيهَا مُحَمَّدٌ ... عَلِيًّا اَتَاهُ الرُّشْدُ مِنْ فَيْضِ مُرْشِدِ
سُبْحَانَ رَبِّي الْحَيِّ اَحْيَى بِعَبْدِهٖ ... لِتَشْيِيدِ دِينِ اللّٰهِ بَعْدَ التَّبَلُّدِ
وَحَقَّقَ عَبْدُ اَحَقَّ اَمْرًا مُحَقَّقًا ... بِتَفْسِيرِ قُرْاٰنٍ وَفِكْرٍ مُسَهَّدِ

وَ فِيهِمَا غُلَامٌ صَادِقٌ لِمُحَمَّدٍ ۔۔۔ كَرِيمٌ شَرِيفٌ وُدُّهُ مَاغٌ مُسَمَّدٍ
هُمُوا اَهْلُ فَضْلٍ هُمْ يَنَابِيعُ حِكْمَةٍ ۔۔۔ مَعَانِيهِمْ عِلْمٌ فِي شَرِيعَةِ اَحْمَدٍ
فَوَاللّٰهِ هٰذِي جَلْسَةُ بُورُ رَبِّنَا ۔۔۔ يُحِيطُ بِهَا مِنْ كُلِّ طَرْفٍ وَّ مَوْرِدٍ
لَهَا كُلُّ رُكْنٍ مِثْلُ شَمْسٍ تَلَأْلَأَتْ ۔۔۔ وُجُوهُهُمُوا فِي اَمْرِ دِينٍ مُشَيَّدٍ
هُمُ السَّابِقُونَ الْاَوَّلُونَ اُولٰئِكَا ۔۔۔ مَدَارِجُهُمْ عِنْدَ الْاِلٰهِ الْمُوَحَّدِ
جِنَانٌ وَّ حُورٌ مِثْلُ مَكْنُونِ لُؤْلُؤٍ ۔۔۔ مِنَ الْبِرِّ بَيْتٌ قَصْرُهُ مِنْ زَبَرْجَدٍ
وَ يُسْقَوْنَ كَاسًا مِنْ زَنْجَبِيلٍ مِزَاجُهَا ۔۔۔ يُطَافُ عَلَيْهِمْ سَلْسَبِيلٌ بِعَسْجَدٍ
لِبَاسُهُمُوا فِيهَا حَرِيرٌ وَّ سُنْدُسٌ ۔۔۔ وَ اِسْتَبْرَقٌ خَتْمُ لِمِسْكٍ مِنَ النَّدِ
اَدَامَ لَهُمْ رَبٌّ بِخَيْرٍ وَّ بَرَكَةٍ ۔۔۔ مُعِينِينَ فِي دِينِ الرَّسُولِ الْمُمَجَّدِ
عَلَى اَهْلِ اِسْلَامٍ مِنَ اللّٰهِ وَاجِبٌ ۔۔۔ اِعَانَتُهُمْ بِالْمَالِ وَ الرَّجْلِ وَالْيَدِ
وَ اٰخِرُ دَعْوَانَا مِنْ اَبِي الْفَيْضِ اِنَّهٗ ۔۔۔ اِنِ الْحَمْدُ اِلَّا لِلْاِلٰهِ الْمُوَحَّدِ

قومی مسدس مصنفہ ڈاکٹر چراغ الدین صاحب جوہر امرتسری

اے خوشا اسلام کیا کہنا ہی کیا کہنا ترا ۔۔۔ ہر ہر اک کے قلب پر بیٹھا ہو اسکہ تو را
ربع مسکون مین تری شہرت ہی اور چرچا ترا ۔۔۔ ماہ سے ماہی تلک ہے ایک ہی جلوہ ترا
سب سے پہلے عین کعبہ مین ہوا تیرا نزول
فی الحقیقت تو ہے انوار الٰہی کا نزول

ہو سکین کس سے بیان اسلام تیری خوبیان ۔۔۔ صاف بتلاتا ہی تیرا نام تیری خوبیان
جانتے ہین دل سے خاص و عام تیری خوبیان ۔۔۔ کر نہین سکتا قلم ارقام تیری خوبیان
دین کی دولت تری ہاتھ سے ہاتھ آئی ہمین
معرفت کی راہ سیدھی تو نے دکھلائی ہمین

تو نے اسلامی اخوت کا سبق ہمکو دیا ۔۔۔ تو نے یکجہتی و الفت کا سبق ہمکو دیا
تو نے ہی قانون قدرت کا سبق ہمکو دیا ۔۔۔ تو نے ہی مہر و محبت کا سبق ہمکو دیا
تو نے اے اسلام اخلاق سے دیا ہمکو ملا
سچ تو یہ ہی تیرے باعث سے خدا ہمکو ملا

جب سے اے اسلام آیا ہند مین تیرا قدم ۔۔۔ وسعت عالم مین تیرا نور پھیلا دم بدم
شان و شوکت مین رہا برتر تیرا جاہ و حشم ۔۔۔ تو نے کفر و باطل و ظلمت مٹا دی یکقلم
تو نے اے اسلام! آئین جہان کو دی جلا
تو نے اپنے نور سے ہندوستان کو دی جلا

وہ حجازی شان وہ کی حمیت واہ وا ۔۔۔ وہ رسالت کی نیابت اور خلافت واہ وا

وہ مسلمانون کی ہمت اور جرات واہ وا | ہند پر نازل ہوئی یون حق کی رحمت واہ وا

ورنہ اے اسلام ہیچ ہے تو کہان اور ہم کہان
آج جو کچھ ہو رہا ہے پھیر یہ کل عالم کہان

تجھکو تیرہ سو برس گذرے ہین اے اسلام آج | ملک ہندستان مین جب سے ہوا تیرا رواج
تونے اکثر غیر قومون سے لیا دین کا خراج | تونے ہی کفر و جہالت کا کیا اچھا علاج

تونے ڈالی ہند مین قومی مجالس کی بنا
سارے عالم مین ترے ہی نام کا ڈنکا بجا

جا بجا تیری ترقی کے وسائل ہین عیان | مہربان تجھ پر رہا ہر دم خدائے مہربان
ہر جگہ ہر شہر مین ہے مجمع اسلامیان | ہر طرف برپا ہین قومی مجلسین رفعت نشان

ہر جگہ ہر ملک مین ہے دھوم تیرے نام کی
ہر طرف قائم ہوئی ہے انجمن اسلام کی

کر رہی ہین اپنا اپنا کام باجاہ و جلال | ہے انھین ہر وقت اخلاقی ترقی کا خیال
ہم سے لاکھون کو لیا قعر جہالت سے نکال | ہے بجائے دیندار و شکر رب ذوالجلال

جس نے ہمکو دولت ایمان سے شادان کیا
کفر سے ہمکو بچایا۔ صاحب ایمان کیا

اے عزیز و یہ خدا کی مہربانی ہے سوا | جس نے ہم سبکو فقط اسلام پر پیدا کیا
ہے ہمین لازم کہ ہون اسلام کے اوپر فدا | جب تلک جیتے رہین ہم دم بھرین اسلام کا

جان دین اسلام پر گر ہم پر ین اسلام پر
دولت دین لین جو سر صدقہ کرین اسلام پر

ہے خدا کا اک یہ احسان ہمپہ سو احسان کا | حافظ و ناصر ہے جو اسلام کا بے انتہا
ندوۃ العلما ہمارے واسطے قایم ہوا | شہر امرتسر مین ہے جس نے قدم رنجہ کیا

اسکی خاطر ہین ہماری دیدہ و دل فرش راہ
مدتون سے منتظر تھے اسکے ہم حق ہے گواہ

اپنی تشریف آوری سے کر دیا ہمکو نہال | جلوۂ روئے خدا ہے سر بسر اُس کا جمال
آج ہین پیش نظر وہ جلوہ ارباب کمال | جنکو کہتا ہے جہان خاصان رب ذوالجلال

لمعۂ انوار ربانی ہین اُنکی صورتین
جذبا کیا خوب نورانی ہین انکی صورتین

فاضل فضل و فضیلت عالم علم خدا | واقف راز و رموز حضرت رب العلا
حامئ دین محمد بادشاہ انبیا | ہین ہمارے واسطے یہ دین حق کے پیشوا

جانتے ہو یا نہین کس کام کو آئے ہین یہ
ہم بتائین۔ دعوت اسلام کو آئے ہین یہ

انکا مقصد بس ہی ربط و اتحادِ عالمان ؛ کرنے آئے ہین بلند اسلام کا نام و نشان
باہمی جھگڑون کو کھونے آئے ہین یہ بیگان ؛ مدتون سے پڑ رہے ہین جو ہمارے درمیان

ہین یہ شوکت دین کی یہ شان ہین اسلام کی
جان ہین اسلام کی یہ جان ہین اسلام کی

تھی تنزل کی گھٹا مدت سے جو چھائی ہوئی ؛ کشت اسلامی جو تھی عرصہ سے کملائی ہوئی
تھی نفاق و بغض کی آفت بلا آئی ہوئی ؛ تھی خصومت باہمی اور بار جو لائی ہوئی

ندوۃ العلماء نے سبکو کر دیا گم آن مین
روشنی پھیلائی اپنی سارے ہندوستان مین

ہان مسلمانون کرو کچھ قدر اُسکے کام کی ؛ ہی ترقی گر تمھین منظر اسلام کی
دھوم ہو جائے زمانے مین تمھارے نام کی ؛ دیکھتے بھی ہو کچھ حالت کیا ہی غیر اقوام کی

تم سے سو درجہ ترقی کر کے آگے بڑھ گئین
متفق ہو کر ارے بھر کے آگے بڑھ گئین

اتفاق باہمی سب نے کیا اپنا اُصول ؛ چھا رہا تھا مدتون سے جن پہ بار و جہول
آج وہ شادان ہین اور تم اے مسلمانون ملول ؛ ملت اسلام کو دیکھے گئے افسوس بھول

اپنے ہاتھون ہی تمھاری آہ یہ حالت ہوئی
بغض نخوت سے تمھاری آہ کیسی گت ہوئی

ہم عرب سے ہند مین کیا لائے کیا لائے تھے ساتھ ؛ پیروی مصطفےٰ حکم خدا لائے تھے ساتھ
اک نمونہ آسمانی علم کا لائے تھے ساتھ ؛ سب کمال فضل و زہد و اتقا لائے تھے ساتھ

ہند مین آتے ہی ہمنے کھو دیے سبکے نشان
بے نشان اُنکو کیا ہم ہو گئے خود بے نشان

آج ہمپر غیر قومین خندہ زن ہین بر ملا ؛ علم بھی جاتا رہا ہم سے ہنر بھی کھو گیا
سب سے بڑھکر اور یہ آئی تباہی بر ملا ؛ برگمانی بڑھ گئی بغض و حسد پیدا ہوا

قوم مین نا اتفاقی نے تباہی ڈالدی
دلمین ہر اک کے کدورت کی سیاہی ڈالدی

ایک کا ہر ایک دشمن ایک سے اک بدگمان ؛ کاوشون پر کاوشین ہین سبکے دلکے درمیان
غیر قومین کس لیے ہم پر نہون خندہ زنان ؛ باہمی نا اتفاقی سے ہین سب نیم جان

در بہم و برہم ہوئین ساری ہماری کوششین
ہو گئین بیفائدہ سب سود ساری کوششین

جانفشانی سے جو کوئی کام اب کرتے ہین ہم ؛ اپنی ہی تعریف اپنا نام اب کرتے ہین ہم
گو سمجھ کر اکثر رفاہ عام اب کرتے ہین ہم ؛ سربراہی گو پئے اسلام اب کرتے ہین ہم

ہم مین ہی ایسے مین جو ہوتے ہین ہمسے بدگمان

ہو جو یہ حالت تو کیا کام آئین خسرانہ یشان

ہائے سخت افسوس ہی بھولی ہین ہم قرآن کو
رکھدیا بالائے طاق اللہ کے فرمان کو
خود ہی سوچو تقویت ہو کس طرح ایمان کو
ہی خیال عاقبت لازم ہر اک انسان کو

حب دنیا حب زر مین کھو دیا ایمان بھی
ہائے اس غفلت مین ہم دینگے اکدن جان بھی

جان سے بڑھکر جو ہی اے دوستو ایمان ہی
کچھ سنا بھی تم نے کیا اللہ کا فرمان ہے
برخلاف دین جو انسان ہی شیطان ہے
جو نہین ہی عاقبت اندیش وہ نادان ہے

ہی اگر خواہش تمھین تکمیل ہو ایمان کی
تو کرو تم دل سے عزت دوستو قرآن کی

ہر طرف لازم ہی ہو علم الٰہی کا رواج
ملکے آپس مین کرو نا اتفاقی کا علاج
ہر طرح علمی ترقی سے کرو ہر کام کاج
پاسداری دین کی لازم ہی گر رکھتے ہو لاج

ہمتون سے کام لو کچھ ہمتون سے کام لو
آؤ اپنی ڈوبتی کشتی کو پار و تھام لو

ناخدا ہو **نلدۃ العلماء** تمہارا ناخدا
خوبئ قسمت سے ہاتھ آیا ہی کیسا ناخدا
آج دنیا مین نہین ہی اس سے اچھا ناخدا
اے مسلمانون اسے سمجھو تم اپنا ناخدا

اب تمھین قعر جہالت سے نکالیگا یہی
اب تمھین اس پست حالت سے اچھالیگا یہی

متفق ہو کر کرو اسکی اعانت دوستو
حوصلہ سے کام لو ہمت دکھاؤ دوستو
اپنی یہ بگڑی ہوئی حالت بناؤ دوستو
جو تمھارے پاس ہی اسوقت دو دوستو

اب ذرا چیلین ٹٹولو پاکٹون کو کھولو!
نعمت دین الٰہی آؤ دوڑو مول لو!

سنیکڑون دنیا کے کامونمین دیے ہونگے گنوا
دین کے بھی کام مین ہمت دکھاؤ اب ذرا
پاس ہی جو کچھ وہ دو گر پاس ہی اسلام کا
سہل ہوتا ہی تمھارا دین دنیا مین بھلا

روشنی ہوگی تمھارے ہی دیے کی جان لو
عاقبت سوچو مآل کار کو پہچان لو

کسلیے خاموش تم بیٹھے ہو کیون سرشار ہو
خواب غفلت سے اٹھو اے دوستو ہشیار ہو
ہمتین دکھلاؤ ایسی جس سے پیرا پار ہو
آؤ اسلامی ترقی کے لیے تیار ہو

اب بھی گر سوچو تو پھر یہ کام کچھ مشکل نہین
ہو وہی تم اور وہی اسلام کچھ مشکل نہین

یاد آیا میکہ تھا اللہ کا اسلام ایک
ابتدا تھی ایک اسکی اسکا تھا انجام ایک
اصل اسکی ایک تھی اسکی تھا اسکا نام ایک
فی الحقیقت جتنے تھے اسکو خاص و عام ایک

آج اُس اسلام کے فرقے بہتر ہو گئے
باہمی نااتفاقی سے سب ابتر ہو گئے

یہ کدورت باہمی اچھی نہیں اچھی نہیں
یہ کپٹ نااتفاقی خودسری اچھی نہیں
یہ عداوت یہ عناد باطنی اچھی نہیں
مردشنی اچھی دلوں میں تیرگی اچھی نہیں

خیر اب بھی مرتے ہو مگر آبرو پر نام پر
ایک ہو جاؤ اگر ایمان ہے اسلام پر

یوں ملو جیسے ملے بھائی سے بھائی پیار سے
غائن کیا دشمنی سے کام کیا تکرار سے
ہو عیاں یکجہتی دینِ نبی رفتار سے
ہو نمایاں وحدت حق قول سے گفتار سے

ہو طریقہ ایک سب کا ایک سب کی چال ہو
ایک ہی اقوال ہو اور ایک ہی افعال ہو

صورتِ شیر و شکر ملکر بڑھاؤ اتفاق
چھوڑ دو نااتفاقی اب دکھاؤ اتفاق
کیا تعجب ہے کہ ایسا پھر نہ پاؤ اتفاق
اس سے بڑھکر اور کیا ہوگا بتاؤ اتفاق

جمع ہیں دُنیا کے عالم پاسدارِ دین حق
آئے ہیں یہ ملکے سب یاں بہکار دین حق

دیکھتے ہو چیونٹی کی کیسی ننھی جان ہے
راتدن بس اپنی آسایش کا اُسکو دھیان ہے
کیا بساط اُسکی ہے کیا جرأت خدا کی شان ہے
اسکی ہمت پر بشر کی عقل بھی حیران ہے

کھینچکر اک ایک دانہ کرتی ہے خرمن بہم
آدمی سے بڑھکے سچ پوچھو تو ہے عالی ہمم

جسجگہ دانہ نظر آئے پونہچتی ہے وہان
جھیلتی ہے اُونچے نیچے راستے کی سختیان
گرتی پڑتی ٹھوکریں کھاتی ہوئی وہ بیگمان
اپنے استقلال اور ہمت سے ہوکر کامران

کھینچکر لیجاتی ہے اپنے سے بھاری جنس کو
الغرض پونہچاتی ہے یہ بل میں ساری جنس کو

کیا مآل اندیش ہے کیا اُسکی ہمت دیکھیے
کیا جفاکش ہے یہ کیا ہے اُسکی جرأت دیکھیے
اسکی طاقت دیکھیے اُسکی فراست دیکھیے
یہ تگ و دو اور کوشش یہ فراغت دیکھیے

ایک اک دانہ بہم کرتی ہے ننھی چیونٹی
واہ ری ہمت ستم کرتی ہے ننھی چیونٹی

ہم بشر ہیں اشرف المخلوق کہلاتے ہیں ہم
رات دن ادبار کے نیچے دبے جاتے ہیں ہم
جہل و نادانی سے پیہم ٹھوکریں کھاتے ہیں ہم
چیونٹی کے بھی برابر نہیں آتے ہیں ہم

ہو ہمارا ایک سان ہونا نہ دوستو!
اس ہمارے حال پر آتا ہے رونا دوستو

حیف ہے انسان ہو کر ہم نہ سمجھیں کچھ بھال
حیف ہے ہمکو نہ کچھ اپنی بھلی کا خیال

حیف ہی ہم آپ ہون اپنے لیے وجہ ملال
حیف ہی ہم پر پڑے اپنے ہی ہاتھون سے وبال

کچھ سمجھ ہمکو نہین انجام کیا ہے دیکھیے
دین کہتے ہین کسے اسلام کیا ہے دیکھیے

ہو گئی سب عمر دنیا ہی کے دھندونمین بسر
ہاے ہمکو کچھ نہ سوجھا نفع کیا ہی کیا ضرر
اب بھی کچھ بگڑا نہین ہی کچھ بھی سوچین ہم اگر
ہی ہمین لازم کرین اس اپنی پستی پر نظر

اگر کے اٹھین اٹھ کے سنبھلین بلکہ ہمت کرین
دولت دنیا سے حاصل دین کی دولت کرین

کچھ نہین مشکل اگر سب متفق ہوجائین ہم
غیر قومون کی ترقی دیکھ کر شرمائین ہم
عاقبت سوچین مآل کار پلٹا کھائین ہم
احمدی اُمت مین شان احمدی دکھلائین ہم

ایک ہوجائین یہ نحوت یہ جہالت چھوڑدین
چھوڑدین ہان اہ کفر و شرک و بدعت چھوڑدین

جان سے دل سے کرین ہردم حمایت قوم کی
سب کے دلمین ایک ہے باہم محبت قوم کی
ہی ہمارے ہاتھ مین سب شان و شوکت قوم کی
قوم ہی ہمت ہماری ہم ہین ہمت قوم کی

ہی بجا گر ہم کرین قایم اصول سیلف ہلپ
ہی ہمارے واسطے لازم اصول سیلف ہلپ

ہی رحیم و مہربان ہم پر ہماری گورنمنٹ
ظل سبحانی ہی سرتاسر ہماری گورنمنٹ
ہی خدا کی رحمت سے جوہر ہماری گورنمنٹ
ہی حق آگاہ و جہان پرور ہماری گورنمنٹ

اُسکے سایہ مین ہی ہم کو آزادی کمال
اے خدا ہردم بلند اُسکا رہے جاہ و جلال

ہو جب ایسا عہد ایسا دور ایسا سمان
ہی کمال افسوس پھر سوچین نہ ہم سود و زیان
ہی ہمین درکار بس فضل خداوند جہان
اُسکی رحمت ہی سے ہونگی دوسری سختیان

ہی توجہ شرط ہمت شرط استقلال شرط
ہی مآل کار جو ہر خوبی اعمال شرط

اپنی دلسوزی سے لکھے ہین یہ چند بند
خادم اسلام ہون ہین قوم کا ہون دردمند
سب سے بڑھکر ہی مجھے بس قوم کی خدمت پسند
اے خدا اے دوجہان اے خالق پست و بلند

ہر طرح ہر حال ہمکو تیری رحمت چاہیے
پیر دی حضرت سردار امت چاہیے

تمام شد

قصیدۂ مولوی عبد العلی صاحب مدرّسی و فلسفی عربی مدرسۂ رامپور

سلامی علیکم و قلبی لدیکم ... و دمعی الیکم کما تعلمونا
سخن آن که بینید اگر شوخی او ... فرامش کنید آهوانِ ختن را
ز گلبانگ خوش نغمۂ جوشش قمری ... بشورم آورم بلبلانِ چمن را
هم از مشعل افروزی بزم ندوه ... فروزان کنم انجم انجمن را
درین جلسه هر عالم از نورِ علمی ... زند چشمک از ضوء شمسِ یمن را
در امرت سراز سرفرازان ندوه ... سرافرازی آمد سرِ علم و فن را
درین سال فرّخ چه خوش نوبت آمد ... نهم جلسۂ ندوۂ مؤتمن را
چه ندوه که از وعظ و پند و نصیحت ... باصلاح آورده هر مرد و زن را
چه مرد و زنے کاندرا فساد بودند ... به صلح آمده ترک کرده فتن را
زهے سرفرازانِ این تازه گلشن ... سرافراز کردند سرو و سمن را
چه سرو و سمن نونهالان ندوه ... چه ندوه که دارد چراغ سُمن را
چراغ آنکه سرو چراغان روشن ... چه روشن که برکرد شمع و لگن را
چه شمع و لگن کان دین را دو جوهر ... چه جوهر که گوهر کند جان و تن را
چه جان آنکه جسمی ست از جانِ جانان ... چه تن آنکه جانے ست سرو علن را
چه سرو علن جذبۂ ذوق و شوقے ... چه شوقے که ذوقے ست قند و لبن را
چه قند و لبن لفظ و معنے ندوه ... چه ندوه که آمد بهار این چمن را
بهار آنکه جانم ز سادات آمد ... چمن آن که گوئی تو این انجمن را
زهے انجمن کانجمِ آسمانش ... دهد گل ز انجم (نباتات) زمین دمن را
محمد علی ناظم ندوه آمد ... مشرّف نمود آمدش آمدن را
به ندوه بده یارب از جامِ عرفان ... مے چار یارِ دلِ پیخبتن را
همین ست و بس مدعاے دعایم ... پس آمین برین ختم گردان سخن را

مقاصد ندوۃ العلما

ندوۃ العلما کے پانچ مقصد ہین (۱) ترقی تعلیم (۲) طریقۂ تعلیم کی اصلاح ضروری (۳) درستی اخلاق (۴) رفع نزاع باہمی (۵) اہل اسلام کی بہبودی عام اور طے شدہ امر ہو کہ اسکو امور سیاست سے تعلق نہوگا ہر ایک مقصد کے مناسب عملی تجویزین قرار دی گئی ہین جن کا اجرا مسلمانون کی حالت موجودہ کے لیے نہایت ضروری اور اُنکی دینی و دنیوی ضرورتون کے پورا کرنے کے لیے کافی ہین اگر فضل ایزدی انکے جاری کرنے اور قائم رکھنے مین موید ہوا تو قوم کو اس سے فوائد کثیر حاصل ہونگے جنکا اجمالی اندازہ حسب مندرجۂ ذیل ہے (۱) ترقی اسلام (۲) دہریت و الحاد کی بیخکنی (۳) علمای باکمال کا موجود ہونا (۴) احکام شرعیہ کی پابندی (۵) خلاف شرع رسوم اور اسراف سے بچنا (۶) صنعت و تجارت کی ترقی (۷) حسب ضرورت زمانہ مفید مسائل اور اختراعات جدیدہ کی تحقیق (۸) برباد کُن نزاعون اور جھگڑون کا موقوف ہوجانا اور مسلمانونکا معاش اور معاد کی اصلاح مین مشغول ہونا

ندوۃ العلما کی رکنیت کے قواعد حسب مندرجۂ ذیل ہین

(۱) علماے کرام جنکو ندوۃ العلما کے ساتھ ہمدردی ہو اور تحریر یا تقریر کے ذریعہ سے اسکو مدد پہنچا سکتے ہون وہ جہان ہون اور جس حال مین ہون ندوۃ العلما کے رکن سمجھے جائینگے (۲) ہر دیندار مسلمان ندوۃ العلما کا شریک سمجھا جائیگا بشرطیکہ کم از کم عمّا مصارف ضروری کے لیے سالانہ دیتا رہے اور عطیے کی مقدار ہر شخص کی مقدرت اور فیاضی پر موقوف ہو (۳) ارکان ندوۃ العلما کے فرائض حسب مندرجۂ ذیل ہین (الف) احکام شرعیہ کا پورا احترام کرنا (ب) باہمی اتحاد اور ارتباط کو بڑہانا (ج) ندوۃ العلما کے مقاصد و اغراض کی انجام دہی مین پوری کوشش کرنا (۴) روداد جلسۂ سالانہ ارکان ندوۃ العلما کو بلا قیمت دیجائے گی اور جلسۂ عام مین تجویز پیش کرنے اور پیش شدہ تجویزون پر راے دینے کا حق ہوگا اور جلسۂ انتظامیہ مین ممبری کیواسطے منتخب ہوسکین گے بشرطیکہ پوری ہمدردی اور پابندی ندوۃ العلما سے رکھتے ہون اور رکنیت جلسۂ انتظامیہ کے فرائض ادا کرسکتے ہون (۵) اراکین کو وہ کتابین جو رکنیت سے پہلے شائع ہوچکی ہین پوری قیمت پر اور سال رکنیت کی کتابین باستثناے روداد کے نصف قیمت پر ملسکینگی

سرورہ رحیمدکس
۹۱۶
آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔
۱۷-۱۰-۵۴